

بِوَالِدِهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْبَارِي لَمْ يَخْلُقْ

الملك القدوس. الشاهد المومن المنصور العزيز
له الاستمرار الحقيق - الغفلة القهارة الخبيثة



كنز العرفى

مؤلف

صاحبزاده محمد سليم شامى. اهل ديسى نقشبندى

خليفه مجاز

تاج العارفين قطب الاقطاب

حضرت عبد النبي شامى نقشبندى
رضى الله تعالى عنه

استانة شامى

۲۳۴ - جى گلشن راوى لاهور
فون: ۳۷۱۵۰۳۷

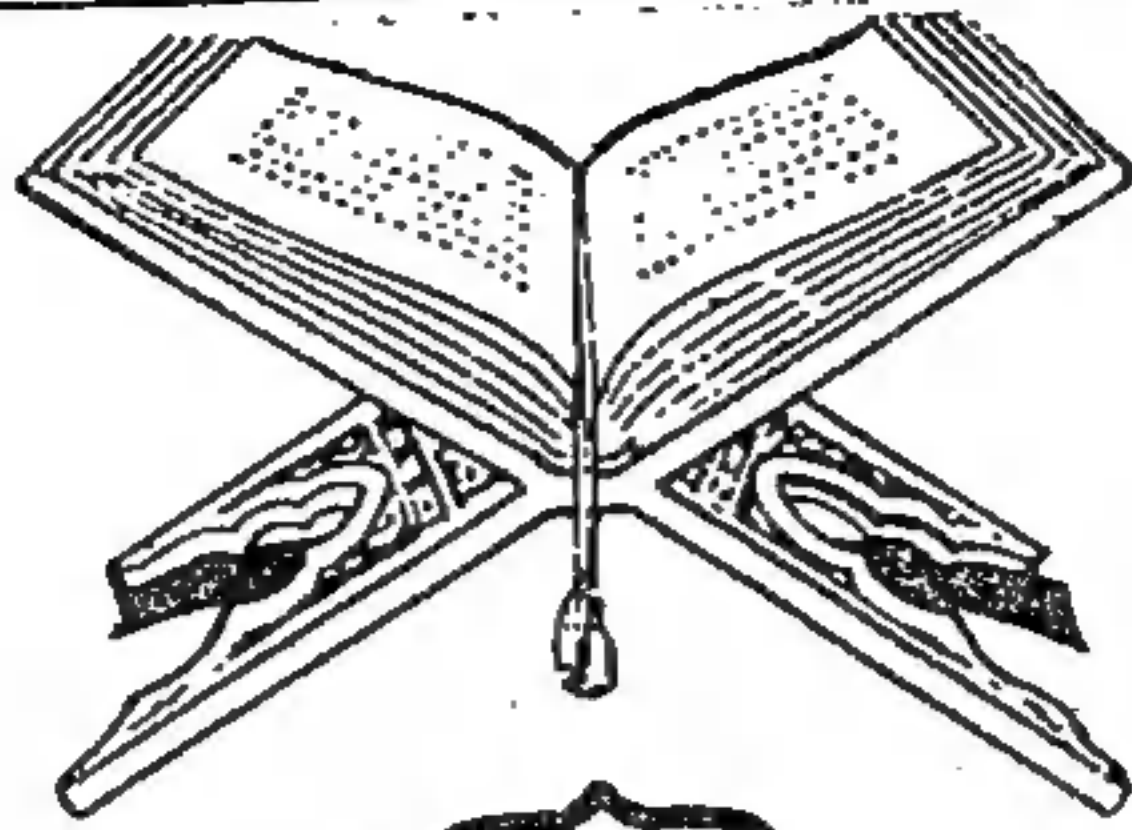
الضوء
الزبد
الوارث
الباقي
اليد
الهادي
النور
التاثير
الغنى
المغنى
الجامع
المفصل
عابك
الملك
التوفيق
الغفور
المتكبر
التواب
اليسر
المتعالى
الواحي
الباطن
الظاهر
الاخذ
الاول
المؤيد
المقدم
المتبر
القادر
الصمد
الواجد
الخبير
الغنى
الغنى

الوعاب
الرزاق
الفتاح
العليم
العابض
الباسط
الحافض
الرافع
المعز
الذل
القيوم
الخبير
الحكم
العدل
اللطيف
الخبير
العليم
الغنى
الغفور
الشكور
العلي
الكبير
الحيط
القيوم
الخبير
الجميل
الكرم
الزبير
الخبير
الوسيع
الخبير
الغنى
الغنى
الغنى
الغنى

الماجد - الواجد القيوم - اليقيد المعنى الواحي - المتين - الوكيل - الباعث - المعيد

هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم
الحق - الكثير - الخالق - البارئ - المصور

الملك القدوس - السميع - البصير - المهيمن
له الاسماء الحسنى - الفعلة القهار - الحميد



مؤلف

صاحبزاده محمد مسلم شامی . اہل ولسی نقشبندی

خليفة مجاز

تاج العارفين قطب الاقطاب

حضرت عبد اللہ بن سہیل رضی اللہ عنہ
نقشبندی

۲۴۴ - جی گلشن راوی لاہور
فون: ۳۶۰۳۵۰۱۵

استاذ شامی

الوهاب
الرزاق
الفتاح
العلیم
القابض
الباسط
الحافض
الرازق
المعز
المذل
الشیع
الخبیر
الحکم
العبد
اللطیف
الخبیر
الخالق
الغفور
الشکور
القہار
الکبیر
الحفیظ
القہر
المجیب
المجیب
الکریم
الزیب
الوسیع
الحکیم
الودود
الغنی
الحق
الشید

الضیور
الزبیر
الوارث
الباقی
الیدیع
الہادی
النور
التابع
العقیق
المغنی
الجامع
المسیر
ما یلک
الملك
التوفیق
الغفور
المتقین
التواب
البر
التعالی
الوالی
المباین
الظاهر
الاجد
الأول
الوحد
المقدم
المتقد
القادر
القمم
الوحد
الخالق
البارئ
المعنی
المتدی

المجاہد - الواحد القیوم - المیت العید - المعنی - الوہی - المتین - الوکیل - الباعث - المتحید

Marfat.com

مَوَالِدُ الذِّكْرِ لِذِي الْأَمْرِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، (٢) الْبَيْتُ الْمَشْهُورُ الْمَشْكُورُ الْخَالِقُ الْبَارِيُّ الْمُصَوِّرُ
 الْكَلْبُ الْقَدْوَسُ وَالسَّادَةُ الْيَوْمُ الْهَيْسُ الْغَزِينُ
 لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحَسَنَى - الْغَنَاءُ الْبَارِيُّ الْخَيْرِيُّ

الوعاب
 الرزاق
 الفتح
 العليم
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المعز
 المذل
 السميع
 البصير
 الحكيم
 العدل
 اللطيف
 الخبير
 الغني
 العظيم
 الغفور
 الشكور
 العلي
 الكبير
 الحفيظ
 القيت
 الحيب
 الجليل
 الكريم
 الرقيب
 الحسيب
 الواسع
 الحكيم
 الودود
 القوي
 الحق
 الشيد

الصورة
 الرشيد
 الوارث
 الباقي
 اليدع
 الهادي
 النور
 النافع
 الغني
 المعني
 الجامع
 الميسر
 مالك
 الملك
 الوهاب
 الغفور
 المتكبر
 التواب
 البر
 المتعالي
 الوالي
 الباطن
 الظاهر
 الأخر
 الأول
 الموجد
 المقدم
 القدير
 القادر
 الصمد
 الوحد
 الخالق
 الخبير
 المعني
 الشيد

DATA CENTER 2024/1/1
 جملہ حقوق بحق مولف محفوظ

نام کتاب — کنز العقبی (آخرت کا خزانہ)
 مؤلف — صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل اویسی نقشبندی عفی عنہ
 ناشر — صاحبزادہ مجیب الرحمن شامی خلف الصدق فیض الرحمن شامی
 پیش لفظ — جناب جسٹس میاں محبوب احمد، چیف جسٹس فیڈرل شریعت کورٹ پاکستان
 تقریظ — الشیخ حضرت میاں عبدالغفور عرشی قادری، فاضلی، سروری، سلطانی مدظلہ العالی
 سیاح لامکاں — الحاج فقیر ساجد جاوید اکبر نوری، سروری، قادری، قلندری، چشتی مدظلہ العالی
 سیکرٹری حکومت پنجاب
 کمپیوٹر کمپوزنگ — جناب رانا مقصود سرور قادری و جناب محمد عقیل صاحب
 طبع — چوہدری احسان الحق خلف الصدق چوہدری رحمت علی، مالک فائن پرنٹنگ
 پریس ۲۸ لورنال، لاہور

اشاعت سوم - رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ مطابق دسمبر ۲۰۰۰ء
 تعداد — ۱۱۰۰

تقسیم — فی سبیل اللہ برائے پنجاب مؤلف و معاونین
 منجانب — ① صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل اویسی نقشبندی عفی عنہ
 آستانہ شامی ۲۲۲ جی، گلشن راوی لاہور
 ② الحاج محمد نذیر، مالک مکتبہ شامی (شالیمار نوٹ بک)
 خالد کمپلیکس ۴۰ اردو بازار، لاہور

نوٹ — ① ہر سورۃ مبارکہ کے دائیں بائیں ترتیب نزول و مصحفی ملاحظہ فرمائیں۔
 ② سلسلہ اشاعت عام کے لئے عطیات بشکریہ قبول کئے جائیں گے

المُجِدِّ - الْوَاحِدُ الْمَقْدِمُ - الْبَيْتُ الْمَشْكُورُ - الْخَالِقُ الْبَارِيُّ - الْوَالِي - الْغَنِيُّ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمَجِيدُ

نمبر شمار	عنوانات و صفحات نمبر	نمبر شمار	عنوانات و صفحات نمبر
	تم بھی درود و سلام بھیجو: ۸۹۶		پیش لفظ: ۲۸
۱۶	ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جسکا انسان کو علم تک نہیں: ۵۹۱	۱۶	تقریظ: ۳۱
۱۷	ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہ ہو: ۹۹۸	۱۷	ہدیہ سپاس: ۳۴
۱۸	بادلوں سے پینہ اور بجلی اور پہاڑوں سے جہاں بھی چاہتا ہے اولے نازل کرتا ہے: ۱۰۲۱	۱۸	تاج العارفین کی تشریف آوری: ۳۶
۱۹	بلاشبہ تم کو انصاف اور نیکی کرنیکا اور قربت داروں کو امداد دینے کا حکم دیتا ہے: ۶۱۰		الف
۲۰	بچے کو ماؤں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں شکلیں بناتا ہے: ۴۷۷		اللہ جل جلالہ:
۲۱	بر کی بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا سو اس شخص کے کہ وہ مظلوم ہو اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے: ۹۵۰	۱	اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے: ۱۰۰۵
۲۲	بہترین تدبیر کرنے والا ہے: ۶۲۱، ۸۱۷، ۸۳۵، ۹۸۷	۲	آسمان سے زمین تک ہر بات کا انتظام کرتا ہے پھر ہر بات اسکے حضور پیش ہوگی: ۶۶۲
۲۳	پاک صاف رہنے والے کو پسند کرتا ہے: ۱۱۵۲	۳	آسمانوں اور زمین کا نور ہے: ۱۰۱۹
۲۴	توبہ قبول فرماتا ہے: ۱۱۵۱، ۵۲۳	۴	اگر چاہتا تو سب کو ہدایت دے دیتا: ۹۸۴
۲۵	تمہارا مالک ہے سو اچھا نیا مالک ہے اور اچھا ہی بدو نگار ہے: ۱۰۴۱	۵	انسان کی آزمائش کرتا ہے: ۷۶۲
۲۶	جسکو چاہتا ہے دانائی بخش دیتا ہے: ۸۰۲	۶	انسانوں کو خوف و ہراس بھوک کی تکلیف مال و جان کے نقصان اور پھلوں کی کمی سے امتحان لیتا ہے: ۷۶۲
۲۷	جسکو چاہے لڑکے دے جس کو چاہے لڑکیاں دے یا محروم رکھے: ۵۲۸	۷	انسان کی شہ رگ سے بھی قریب ہے اور وہ فرشتے اس کے دائیں بائیں بیٹھے رہتے ہیں: ۱۰۳
۲۸	جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف اسکی راہنمائی کرتا ہے: ۳۲۱	۸	انسانوں کو ہدایت کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے: ۱۰۱۹
۲۹	جس کو چاہے گا خش دے گا جس کو چاہے گا سزا دے: ۱۰۷۵، ۸۰۸	۹	انسانوں کے اعمال پر مواخذہ کرنے لگے تو ان پر جلد عذاب بھیج دے مگر ان سے ایک وعدہ مقرر ہے: ۵۸۲
۳۰	جس قدر علم انکو دینا چاہے دیدے: ۷۹۵	۱۰	آنکھوں کی خیانت اور سینوں کی باتوں کو بھی جانتا ہے: ۲۹۴
۳۱	جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے: ۸۵۰	۱۱	اور بندے کے مابین محبت: ۷۷۶، ۷۷۷، ۸۲۱، ۸۶۷
۳۲	جسے چاہتا ہے علم غیب میں سے کچھ دے دیتا ہے: ۸۷۵، ۸۷۴		۱۰۵۲، ۸۷۱
۳۳	جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا کرتا ہے: ۸۲۹	۱۲	اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی سزا: ۷۹۰، ۷۹۱
۳۴	جسے چاہے عزت دیدے اور جسے چاہے ذلیل کر دے: ۸۳۹		۱۰۳۶، ۹۱۱، ۱۰۳۹، ۱۰۴۷
۳۵	جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے: ۹۸۷	۱۳	اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانیوں کا ٹھکانہ جہنم میں ہے: ۱۷۵
۳۶	جہاد میں شہید ہونے والے یا غلبہ پانے والے دونوں کو برابر ثواب دے گا: ۹۲	۱۴	اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں کوئی فرق نہیں ہے: ۹۳، ۱۰۴۳
۳۷	در گزر کرنے والا ہے: ۵۲۶	۱۵	اور اسکے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو

۲۰-۵۵۹

۱۱

۸۰۸'۷۸۷	۳۸	دونوں مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے: ۹۸۹'۶۸۲
۶۲ کسی پر ظلم نہیں کرتا: ۳۲۶'۳۳۳'۵۵۱'۵۵۷	۳۹	رات کو موت دیتا ہے پھر دن کو زندہ کرتا ہے: ۴۸۵
۹۱۹'۸۷۲'۸۶۰'۸۵۸'۶۵۴	۴۰	رزق دیتا ہے طلب نہیں کرتا: ۵۶۶'۲۳۳
۶۳ کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں مکر تا: ۵۷۵	۴۱	روحوں کو انکی اموات کے وقت اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے
۶۴ کن کی دعا قبول فرماتا ہے: ۵۲۳	۴۲	اور ان روحوں کو بھی جو موت سے دوچار نہیں ہوتیں: ۴۸
۶۵ کو بن دیکھے ڈرنے والوں کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہوگا: ۶۷۱	۴۳	رحمت کھول دے کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے
۶۶ کو مصیبت کے وقت پکارتے ہو جب نجات دیتا ہے بھول جاتے ہو: ۴۶۰	۴۴	وہ بند کر دے اسے کوئی جاری کرنے والا نہیں: ۱۹۸
۶۷ کو اگر آزمائش مقصود نہ ہوتی تو اس کو ایک ہی امت ہدایت: ۱۰۹۷	۴۵	سچ بولنے والے کو سچ کا معاوضہ دیگا: ۸۸۷
۶۸ کی باتوں کو لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائے پھر بھی تمام نہ ہوں: ۵۹۰	۴۶	سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے: ۸۰۴
۶۹ کی آزمائش کی صورت میں کیا کرنا چاہیے: ۷۲۰	۴۷	سے آسمانوں اور زمین میں زبردہ چیز او جھل نہیں: ۴۶۵
۷۰ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی یہی تو بڑی کامیابی ہے: ۳۳۰	۴۸	سے ڈرو اور کسی سے نہ ڈرو: ۷۱'۷۵'۷۷'۸۵
۷۱ کی حلال قرار دی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ: ۱۱۰۸	۴۹	سے جو ڈرے گا اس کے لئے مخلصی کی کوئی صورت پیدا کر
۷۲ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو: ۱۰۸۱	۵۰	دے گا: ۹۹۸
۷۳ کی راہ میں مظلوموں کی حمایت میں جہاد کرنا چاہیے: ۹۲۸'۹۲۷	۵۱	سے سچی محبت کرتے ہو تو حضور ﷺ کی پیروی کرو: ۸۴۱
۷۴ کی مدد مومن کو ملنی لازمی ہے: ۷۰۱	۵۲	سے ڈرو اور بات کہو تو سید ہی اور بچتہ وہ تمہارے اعمال
۷۵ کی نشانیاں: ۳۰۴'۳۱۰'۳۸۶'۴۶۴'۷۷۲'۹۷۷	۵۳	ستوار دے گی: ۹۰۰
۷۶ کی شان کن فیكون: ۱۸۵'۵۹۹'۷۵۱'۸۴۴	۵۴	شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں: ۸۳۶
۷۷ کی پکڑ ایسے طریقہ سے ہے کہ انسان کو یہ بھی نہیں لگتا: ۴۱	۵۵	ظالموں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا: ۱۱۵۲
۷۸ کی نافرمانی سے عذاب آتا ہے: ۴۱۲	۵۶	ظلم اور نا انصافی سے ایسی حالت میں بستیوں کو تباہ نہیں
۷۹ کی نعمتیں: ۸۳'۱۹۸'۵۹۱'۶۰۷'۶۰۹'۶۱۰	۵۷	کرنا چاہتا کہ وہ بے خبر ہوں: ۴۳۳
۸۰ کی حاکمیت: ۲۷۰'۲۷۱'۲۷۲'۲۷۳'۲۷۴'۲۷۵'۲۷۶'۲۷۷'۲۷۸'۲۷۹'۲۸۰'۲۸۱'۲۸۲'۲۸۳'۲۸۴'۲۸۵'۲۸۶'۲۸۷'۲۸۸'۲۸۹'۲۹۰'۲۹۱'۲۹۲'۲۹۳'۲۹۴'۲۹۵'۲۹۶'۲۹۷'۲۹۸'۲۹۹'۳۰۰	۵۸	فساد کرنیوالوں کو محبوب نہیں رکھتا: ۱۱۰۱
۸۱ کی مہلت: ۳۱۸'۳۲۳'۳۲۴'۳۲۵'۳۲۶'۳۲۷'۳۲۸'۳۲۹'۳۳۰'۳۳۱'۳۳۲'۳۳۳'۳۳۴'۳۳۵'۳۳۶'۳۳۷'۳۳۸'۳۳۹'۳۴۰'۳۴۱'۳۴۲'۳۴۳'۳۴۴'۳۴۵'۳۴۶'۳۴۷'۳۴۸'۳۴۹'۳۵۰'۳۵۱'۳۵۲'۳۵۳'۳۵۴'۳۵۵'۳۵۶'۳۵۷'۳۵۸'۳۵۹'۳۶۰'۳۶۱'۳۶۲'۳۶۳'۳۶۴'۳۶۵'۳۶۶'۳۶۷'۳۶۸'۳۶۹'۳۷۰'۳۷۱'۳۷۲'۳۷۳'۳۷۴'۳۷۵'۳۷۶'۳۷۷'۳۷۸'۳۷۹'۳۸۰'۳۸۱'۳۸۲'۳۸۳'۳۸۴'۳۸۵'۳۸۶'۳۸۷'۳۸۸'۳۸۹'۳۹۰'۳۹۱'۳۹۲'۳۹۳'۳۹۴'۳۹۵'۳۹۶'۳۹۷'۳۹۸'۳۹۹'۴۰۰	۵۹	کا شکر کرتے رہو اور جو شکر گزار ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع
۸۲ کی باتیں سچی اور انصاف میں پوری ہیں: ۴۲۸	۶۰	کیلئے شکر گزار ہوتا ہے: ۴۵۸
۸۳ کی باتوں کی وسعت: ۴۶۱	۶۱	کا حکم بیکبارگی ایسا ہوتا ہے جیسے آنکھ جھپکنا: ۱۱۲
۸۴ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم: ۷۹۵	۶۲	کا پیغمبروں سے عہد لینا: ۸۸۲'۸۵۳
۸۵ کی راہ میں بہترین مال دینا چاہیے: ۸۰۱'۸۰۲'۸۵۵	۶۳	کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں: ۱۰۷۲
۸۶ کی رحمت سے بھی نا امید نہیں ہونا چاہیے: ۴۸۷	۶۴	کا پتلا گھر: ۸۵۶
	۶۵	کا تخت حکومت آسمان اور زمین پر چھایا ہوا ہے: ۷۹۵
	۶۶	کا فروں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا: ۱۱۳۰
	۶۷	کسی انسان پر اسکی طاقت سے زیادہ جوہ نہیں ڈالتا: ۶۵۴

۸۷	کی راہ میں کتنا خرچ کرنا چاہیے: ۷۸۱	۱۱۱	نافرمانوں اور بدکار لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھایا کرتا: ۱۰۶۵
۸۸	کی نافرمانی کی پاداش میں بنی اسرائیل چالیس سال تک جنگوں میں بھٹتے رہے: ۱۰۹۰ (شرح ۱۰۹۱)	۱۱۲	نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ اپنی حالت خود نہ بدل دیں: ۸۲۳
۸۹	کی نعمتوں کی گنتی ناممکن ہے: ۵۹۳	۱۱۳	نے انسان کو زمین پر اپنا جانشین بنایا: ۴۴۲
۹۰	کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی: ۳۳۰	۱۱۴	نے سات آسمان اور پر تلے بنائے تو خدا کی صنعت میں کوئی نقص نہیں دیکھے گا: ۶۷۰
۹۱	کی راہی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو: ۸۵۸	۱۱۵	نے زمین کو مخلوق کے واسطے بچھلایا: ۹۸۸
۹۲	کی راہ میں ناقص و ناپاک چیزیں دینے کا ارادہ نہ کرو: ۸۰۲	۱۱۶	نے دو سمندروں کو اس طرح ملا دیا کہ ملتے ہیں دونوں کے درمیان صرف ایک پردہ ہے: ۹۸۹
۹۳	کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے وہ پورا پورا تمہیں دیا جائے گا: ۸۲۵	۱۱۷	نے قریب کے آسمانوں کو چراغوں سے سجا رکھا ہے اور ان کو شیطاں کے مارنے کا ذریعہ بنا دیا: ۶۷۰
۹۴	کے پاس نہ قربانی کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون بلکہ پرہیز گاری پہنچتی ہے: ۱۰۳۴	۱۱۸	نے من و سلوانازل کیا: ۱۶۰
۹۵	کے ہاں ہر چیز کے خزانے بیکے خزانے ہیں: ۳۹۳	۱۱۹	نے زیتون کے درخت کو تیل اور سالن کے لئے طور سینا میں پیدا کیا: ۶۳۸، ۶۳۹
۹۶	کے نزدیک ایک روز دنیاوی نعمتی کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوتا ہے: ۱۰۳۵	۱۲۰	نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا: ۱۳۶
۹۷	کے نزدیک سب سے عزت والا کون: ۱۰۵۵	۱۲۱	نے انسان کو آنکھیں زبان اور ہونٹ دے کر خیر و شر کے دونوں راستے دکھادیئے: ۱۰۶
۹۸	کے ذمے رزق ہے: ۵۶۶، ۳۴۱	۱۲۲	نے ہر چیز کی دو دو قسمیں بنائیں: ۱۸۰، ۵۶۶، ۹۷۶
۹۹	کے فرشتے مسلمانوں پر رحمت بھیجتے ہیں: ۸۹۳	۱۲۳	نے ستاروں کو جنگلوں اور دریاؤں و سمندروں کو تاریکیوں میں راستے معلوم کرنے کے لئے بنایا: ۴۲۴، ۵۹۳
۱۰۰	کے پیام: ۱۰۳۵، ۶۷۹، ۶۶۲	۱۲۴	نے قرآن کو اپنے علم سے نازل فرمایا: ۹۵۳
۱۰۱	کے سیدھے راستے پر قائم رہو: ۶۹۸	۱۲۵	نے تمام مخلوق کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں: ۴۶۰
۱۰۲	کے ساتھ شریک ٹھہرائے اس پر جنت قطعی حرام ہے: ۱۱۰۴	۱۲۶	نے سچی کتاب اور ترازوئے عدل نازل کی: ۵۲۱
۱۰۳	کے حضور میں عاجزی اور ادب سے کھڑا ہوا کرو: ۷۸۹	۱۲۷	نے ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانے کے لئے نہریں راستے زمینی نشانات اور ستارے بنادیئے: ۵۹۳، ۵۹۴
۱۰۴	کے رسول ﷺ اور اس نور پر جو نازل کیا ایمان لاؤ: ۱۰۶۱	۱۲۸	نے بعض کو بخش پر روزی کے معاملہ میں فضیلت دے رکھی ہے: ۶۰۶
۱۰۵	کے دینے ہوئے مال کو موت سے پہلے اسکی راہ میں خرچ کرو: ۱۰۴۴	۱۲۹	نے تم ہی میں سے عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ہاں حیلہ ساز یوں کو لگتے جاتے ہیں: ۳۲۰
۱۰۶	کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ تم کھائیں گے: ۳۲۰	۱۳۰	آرام محسوس کرو: ۶۹۶
۱۰۷	لوگوں کو گناہ کے سبب پکڑے اور کسی کو نہ چھوڑے مگر مہلت دیتا ہے: ۶۰۳		نے قوم عاد کو تباہ کرنے کیلئے سات دن اور رات تیز اور
۱۰۸	منکروں کو یقیناً پسند نہیں کرتا: ۵۹۵		
۱۰۹	مگر کی سزا بہت جلد دیا کرتا ہے یاد رکھو کہ ہمارے فرشتے حیلہ ساز یوں کو لگتے جاتے ہیں: ۳۲۰		
۱۱۰	دوستوں کا دوست ہے: ۳۳۰، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۷۹۵		
			۱۰۹۹، ۹۲۱

۱۴۹	اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں کافی ہیں: ۸۰۶	آندھی کو جاری رکھا: ۶۷۵	۱۳۱	قرآن مجید نازل کیا: ۱۷۷
۱۵۰	آپس میں تعلقات: ۵۳۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۱۰۰۲، ۱۰۱۵	۵۵۳، ۵۴۷، ۵۱۳، ۵۰۸، ۵۰۷، ۳۹۲، ۳۷۶	۱۳۲	جن چیزوں کی قسم اٹھائی: ۵۲، ۴۰، ۶۱، ۶۰، ۵۷
۱۵۱	آپس میں تنازع نہ کرو ورنہ تمہارے پاؤں پھسل جائیں گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی: ۸۲۱	۱۰۶، ۱۰۱، ۹۸، ۹۴، ۹۱، ۸۸، ۸۶، ۷۸، ۶۸، ۶۷، ۶۴	۱۳۳	کسی کے سینے میں دودل نہیں رکھے اور نہ تمہاری عورتوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے: ۸۸۱
۱۵۲	اپنے گناہ کو دوسروں کے ذمہ نہ لگاؤ: ۹۳۹	۵۳۲، ۵۳۰، ۴۴۴، ۳۹۸، ۲۳۹، ۱۷۷، ۱۱۲، ۱۰۸	۱۳۴	نے کہا تھا اے علیؑ میں تمہیں بزرگی بخشنے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں: ۸۴۷
۱۵۳	ابلیس اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش: ۱۲۶، ۱۲۷	۶۹۱، ۶۸۶، ۶۸۲، ۶۷۸، ۶۶۶، ۵۶۲، ۵۶۱	۱۳۵	نے حضور ﷺ کو نبوت کا اعلان کر دینے کا حکم دیا: ۵۰
۱۵۴	ابلیس جنوں میں سے تھا: ۵۸۰		۱۳۶	وہ ہے جس نے تم کو مٹی سے پھر پانی کے ایک صاف اور مصفیٰ قطرے سے پیدا کیا پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا: ۱۹۹
۱۵۵	اپنے رویے میں غرور سے اجتناب کرو: ۴۵۹		۱۳۷	ہر ایک پوشیدہ سے پوشیدہ بات کو بھی جانتا ہے: ۱۱۳۵
۱۵۶	اپنے گھروں میں داخل ہونے پر گھر والوں کو سلام کرو: ۱۰۲۵		۱۳۸	نیک کام کرنے والوں کو یقیناً محبوب رکھتا ہے: ۱۰۸۶
۱۵۷	اپنے گھروں والوں کو نماز کا حکم دیجئے: ۲۳۳		۱۳۹	فرمائے گا کہ زمین پر کتنے سال تم رہے وہ کہیں گے کہ ہم ایک دن یا ایک دن سے کم: ۶۵۹
۱۵۸	ابن رسول کریم ﷺ کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے: ۸۴۱		۱۴۰	واحد ہے: ۵۶، ۱۱۳، ۲۲۶، ۵۰۸، ۵۹۰، ۵۹۵، ۶۳۶، ۶۴۳
۱۵۹	انثار قدیمہ سے نصیحت اور عبرت حاصل کرنی چاہئے: ۶۹۳		۱۴۱	ہر بات کو دیکھتا اور جانتا ہے: ۸۹۶
۱۶۰	آدم: ۱۳۱، ۲۵۶، ۲۲۶، ۵۳۸، ۸۰۴، ۸۰۳، ۹۳۹، ۱۰۸۱		۱۴۲	ہی ساری کائنات کا خالق و کار ساز ہے: ۲۶۹، ۲۶۸
۱۶۱	جبر: ۷۸، ۷۹، ۳۷۹، ۳۷۸، ۵۰۸، ۶۰۰، ۷۰۰، ۷۳۷، ۸۷۲		۱۴۳	ہی ہے جو انسان اور نباتات کی پیدائش پر پوری قدرت رکھتا ہے: ۱۰۲۸
۱۶۲	احسان: ۲۸۸، ۵۰۳، ۷۳۳، ۹۹۳، ۱۰۸۵		۱۴۴	ہی کے بھروسہ پر کام کرنا چاہیے: ۸۷۱
۱۶۳	احکام الہی ایک امانت ہے: ۹۰۰		۱۴۵	ہی کے اوپر مومن لوگ توکل کرتے ہیں: ۱۰۶۳
۱۶۴	اختلافات زوجین: ۹۱۳، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۳۳		۱۴۶	لبابیل کا لشکر اصحاب فیل کو تباہ کرنے آیا: ۷۳، ۷۴
۱۶۵	اختیار کل مختار کل: ۸۰۸، ۸۳۱، ۸۶۳، ۹۲۳		۱۴۷	آباد اجناد کے فرسودہ رسم و رواج: ۱۲۹، ۲۲۷
۱۶۶	اخلاص: ۷۶، ۷۹، ۴۷۳، ۵۰۳		۱۴۸	آب (ﷺ) سے پہلے ہم نے کسی لڑکے کو پیشگی نہیں بخشی: ۶۳۷
۱۶۷	اخلاق: ۳۰۴، ۵۱۳، ۶۱۶، ۷۱۳، ۹۳۰			
۱۶۸	اخلاق نبوی ﷺ: ۸۷۱، ۸۷۱			
۱۶۹	آداب گفتگو: ۴۵۹، ۷۴۲			
۱۷۰	آداب مجلس: ۸۹۶، ۱۰۱۶، ۱۰۴۷			
۱۷۱	اپنے اہل و عیال کی طرف سے راحت حاصل کیلئے دعا کرنی چاہئے: ۱۹۶			
۱۷۲	ازان: ۱۰۷۰، ۱۱۰۱			
۱۷۳	ارتکاز دولت: ۹۶، ۹۷، ۱۱۳۰			

۱۹۸	اصحاب القریہ کا قصہ: ۱۷۸	۱۶۴	آزادیء فکر و مذہب: ۷۹۵، ۱۰۴۱
۱۹۹	اصول تجارت: ۳۰۰، ۳۶۰، ۳۳۹، ۱۸۰، ۷۱، ۹۸۸	۱۶۵	استخارہ غیب: ۴۱۴
۲۰۰	اصول حکمرانی: ۸۷۱، ۱۰۳۵	۱۶۶	اعراف: ۱۷۸، ۲۵۲، ۳۱۸، ۳۳۵، ۳۳۵، ۵۴۵، ۵۴۹
۲۰۱	اطاعت امیر: ۹۲۴	۱۶۷	اسلام کا پھیلاؤ: ۱۰۶۵
۲۰۲	اطاعت رسول ﷺ: ۸۱۵، ۸۳۱، ۹۲۵، ۹۲۶	۱۶۸	اسلامی طرز حیات کا اجراء: ۸۵۹، ۱۰۳۵
۲۰۳	اطمینان قلب: ۷۹۷، ۹۸۳	۱۶۹	اسماء و صفات باری تعالیٰ: ۸۹، ۱۲۲، ۲۰۱، ۲۳۱، ۲۹۱
۲۰۴	اعتکاف: ۷۵۴، ۷۷۱	۱۷۰	آسمان: ۳۰۲، ۳۹۳، ۴۷۰، ۴۸۹، ۶۹۶، ۷۲۷
۲۰۵	اعراف: ۱۳۴، ۱۳۵	۱۷۱	آسمان میں دو روزے اور راستے ہیں: ۳۹۱، ۵۶۱
۲۰۶	اعمال کا وزن: ۹۳، ۱۲۵، ۶۵۹	۱۷۲	آسمان کو بغیر ستون کے بنایا: ۴۵۷
۲۰۷	اعمال بد سے دل کو زنگ لگ جاتا ہے: ۷۱۸	۱۷۳	آسمانی کتابیں: ۵۹، ۳۰۴، ۳۲۴، ۸۳۱، ۱۰۹۲، ۱۱۰۴، ۱۱۵۵
۲۰۸	اعمال تو لے جائیں گے ذرہ بھر عمل بھی لایا جائے گا: ۶۳۹	۱۷۴	آسمانوں کی حفاظت: ۳۹۳
۲۰۹	افتراء: ۴۰۹، ۴۲۲، ۵۲۳، ۶۱۴	۱۷۵	آفرینش کے وقت اللہ نے اپنی روح پھونک دی: ۶۶۲
۲۱۰	انک: ۱۰۱۲، ۱۰۱۳	۱۷۶	اسیران جنگ: ۸۲۶، ۸۲۸
۲۱۱	اقتدار و دولت اور کب حلال پسندیدہ ہیں: ۷۹۱، ۸۳۶، ۸۳۹	۱۷۷	استغفار کا حکم: ۳۹، ۳۳۰، ۳۵۲، ۳۵۵، ۳۶۰، ۵۰۸، ۵۰۱
۲۱۲	اقرباء: ۲۹۷، ۵۲۳، ۶۱۰، ۶۹۸، ۷۲۲، ۷۶۸	۱۷۸	اسمائے حسنہ: ۱۶۵، ۳۱۳، ۱۰۱۰
۲۱۳	اگر اپنے اندر ایمان رکھتے ہو تو مجھ سے ڈرو: ۸۷۴	۱۷۹	اسود حسنہ: ۸۸۶، ۹۰۱
۲۱۴	اگر تمہیں افلاس کا ڈر ہو تو اللہ نے اگر چاہا تو وہ جلد تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دیگا: ۱۱۲۸	۱۸۰	اس بات کے پیچھے نہ بڑو جکا تمہیں علم نہ ہو: ۳۰۰
۲۱۵	اگر تم اللہ کی راہ میں خوش دلی سے خرچ کرو تو وہ تم کو کونسا دیگا: ۱۰۶۳	۱۸۱	امانت کی حفاظت کرنے والوں کی تعریف: ۶۲۸، ۶۸۰
۲۱۶	اگر کھیل تماشہ ہی بنانا چاہتے تو اپنے ہاں کیلئے بناتے: ۶۳۵	۱۸۲	آسودگی میں اللہ تعالیٰ کو بھول جانا: ۱۸۸
۲۱۷	اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں، جنگیں تو انکے درمیان صلح کرادو: ۱۰۵۲	۱۸۳	اصحاب الحجر: ۳۹۹
۲۱۸	آگ: ۷۲۳، ۷۲۳، ۷۲۳، ۷۲۳، ۷۲۳، ۷۲۳، ۷۲۳	۱۸۴	اصحاب کعب کا واقعہ: ۵۷۵، ۷۵۷
۲۱۹	آگے بڑھنے والے جنت کے کون سے باغ میں ہو گئے: ۲۳۵	۱۸۵	اصحاب الاخدود: ۸۸
۲۲۰	الہام کے ذریعے خدا کلام کرتا ہے: ۵۲۸	۱۸۶	اصحابِ مسطفیٰ: ۷۲۳، ۷۵۲، ۷۵۳، ۸۱۰، ۸۶۸
۲۲۱	الہاد: ۵۵۱	۱۸۷	۹۵۹، ۱۰۰۵، ۱۰۵۱، ۱۰۸۰، ۱۰۸۵، ۱۱۵۱، ۱۱۵۶
		۱۸۸	اصحاب ایکے اور حضرت شعیب علیہ السلام: ۲۵۳، ۷۱۰

۲۲۲	اسلام: ۷۵۴'۳۰۷'۱۹۶	۲۲۲	انسان سب سے زیادہ جھگڑنے والا ہے: ۵۸۱'۱۸۴
۲۲۳	المانت: ۸۱۶'۸۰۷'۶۸۰'۶۴۸'۶۴۸	۲۲۳	انسان جلد باز ہے: ۲۹۴
۲۲۴	المانت لوٹا دینے کا حکم: ۹۲۴	۲۲۴	انسان بہت تنگدل ہے: ۳۱۲
۲۲۵	امتی مسلمہ: ۱۰۴۱'۱۰۴۰'۷۵۴'۳۳۲	۲۲۵	انسان بڑا ظالم اور ناشکر ہے: ۱۰۳۹
۲۲۶	امثال قرآن: ۶۱۳'۶۰۶'۵۷۹'۳۲۱'۱۶۵'۱۶۴	۲۲۶	انسان بڑا ظالم اور نادان ہے: ۹۰۰
۲۲۷	۸۶۰'۸۰۰'۷۹۹'۷۲۵'۷۲۴'۷۱۱'۶۲۶'۶۲۴	۲۲۷	انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے: ۶۸۰
۲۲۸	۱۰۸۰'۱۰۷۹'۱۰۱۹'۱۰۰۹'۱۰۰۸'۹۷۹'۹۶۳	۲۲۸	انسان اکثر مصیبت میں رہتا ہے: ۱۰۶
۲۲۹	امر بالمعروف ونہی عن المنکر: ۸۵۸'۴۵۹'۱۷۰	۲۲۹	انسان کی پیدائش کا قصہ: ۶۹۵'۶۹۴'۵۹۱'۳۹۴'۲۳۲
۲۳۰	۱۱۴۲'۱۱۴۱'۱۰۳۵'۸۵۹	۲۳۰	انسان اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے جو پیٹھ اور سینے کے
۲۳۱	امن و سلامتی: ۱۰۸۷'۱۰۴۳'۹۳۰'۸۲۵'۴۳۱'۴۱۹'۱۹۵	۲۳۱	بیچ میں سے نکلتا ہے: ۱۰۸
۲۳۲	امن عالم کے بنیادی اصول: ۱۰۹۶'۹۰۳'۸۴۹'۵۴۹'۴۲۶	۲۳۲	انسان کو فائدہ یا نقصان یا مصیبت کیسے آتی ہے: ۹۳۰'۵۲۵
۲۳۳	امہات المؤمنین: ۱۰۵۷'۸۹۷'۸۹۶'۸۹۱'۸۸۸'۸۸۱	۲۳۳	انسان کے مدارج اعمال کے مطابق: ۵۵۷
۲۳۴	امور خانہ داوی: ۱۰۲۵'۱۰۱۶'۱۰۱۲	۲۳۴	انسانوں کے مدارج میں تفاوت: ۴۲۰'۴۱۲'۳۴۴
۲۳۵	امید و بیم: ۶۹۸'۵۱۷'۴۸۷'۳۹۶'۳۸۵'۳۰۹	۲۳۵	انسانوں کے مدارج میں تفاوت: ۶۰۶'۵۵۷'۵۵۰'۵۰۱'۴۸۲'۴۷۷'۴۳۳
۲۳۶	انبیاء کرام کے اسماء گرامی: ۲۰۸'۱۴۳'۱۳۹'۱۲۰	۲۳۶	انسان کی بیچارگی: ۱۰۴۳'۹۹۰'۹۲۹'۱۶۸'۱۰۳'۷۸
۲۳۷	۳۵۷'۳۴۶'۳۳۲'۲۶۱'۲۵۳'۲۵۲'۲۱۴'۲۱۳	۲۳۷	انشاء اللہ کہنے کا حکم: ۵۷۵'۵۷۴
۲۳۸	۷۳۰'۷۲۹'۶۴۳'۶۴۲'۴۵۲'۴۵۰'۴۱۸'۴۱۵	۲۳۸	انصاف الہی کے اصول: ۵۵۷'۴۳۳'۲۰۱'۸۱'۸۰
۲۳۹	۱۱۲۹'۱۰۶۵'۹۵۴'۸۹۱'۸۴۷'۷۵۶'۷۵۳'۷۳۳	۲۳۹	ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا پھر اس
۲۴۰	انبیاء کرام کو "بشر مثلکم" کہنا طریقہ کفار ہے: ۶۵۰	۲۴۰	نے انکو اپنے آپ سے بے خبر کر دیا یہی لوگ بدکار ہیں: ۱۰۰۹
۲۴۱	۱۰۶۱'۶۵۲	۲۴۱	ان عورتوں کے لئے عدت جن کو ہاتھ نہ لگایا گیا ہو: ۸۹۴
۲۴۲	انبیاء سب مرد تھے: ۳۸۹	۲۴۱	انفراوی ذمہ داری: ۵۲۵'۵۱۶'۲۰۱'۸۱'۵۲
۲۴۳	انتہاد وجہ کی گمراہی: ۱۰۳۰	۲۴۲	۷۰۸'۷۰۱'۵۴۹
۲۴۴	انتقام: ۱۰۳۸'۷۷۳	۲۴۳	انقلاب: ۹۷۸'۸۶۵'۴۳۳
۲۴۵	اندرون خانہ: ۱۰۲۵'۱۰۲۴'۱۰۱۶'۱۰۱۵'۸۹۶'۸۸۸	۲۴۴	انہوں نے ایک تجویز سوچی اور ہم نے بھی ایک تجویز
۲۴۶	انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے کو وہ کوشش کرتا ہے: ۸۱	۲۴۵	سوچ لی اور انکو کچھ خبر نہ ہوئی: ۲۶۶
۲۴۷	انسان کی تخلیق کا تذکرہ: ۹۴۸	۲۴۶	اولاد کے مال میں ماں باپ کا حق: ۷۷۹'۷۶۹'۷۶۸
۲۴۸	انسان کی فطرت: ۳۴۳'۳۱۸'۳۱۷'۸۳'۶۲	۲۴۷	اولاد کا قتل: ۴۳۳'۴۳۳'۴۰۰
۲۴۹	۶۸۰'۵۹۱'۵۳۱'۵۱۷'۴۷۷	۲۴۸	اولیاء اللہ: ۱۰۶۹'۳۳۰
۲۵۰	انسان جس چیز کی تمنا کرتا ہے وہی اسے مل جاتی ہے: ۷۸	۲۴۹	اولیاء کاملت: ۱۱۱۲'۹۴۲'۷۷۳'۴۳۴'۴۳۳
۲۵۱	انسان کہتا ہے کہ کیا میں مر جاؤں گا پھر جلدی زندہ ہو	۲۵۰	
۲۵۲	کر نکلونگا: ۲۱۶	۲۵۱	

کران پر زبردستی قبضہ کر لو: ۹۱۳	۲۶۸	اہل بیعت: ۸۸۸
انصاف پر پوری طرح قائم رہو اس حالت میں کہ اللہ کیلئے	۲۶۹	اہل بصارت کے لئے قدرت کی نشانیاں: ۱۰۲۱، ۲۰۰
گو اسی دو اگرچہ تمہارے اپنے یا تمہارے والدین اور رشتہ	۲۷۰	اہل سبا کے حالات: ۳۶۸، ۳۶۷
داروں کے خلاف ہی پڑے: ۹۳۷	۲۷۱	اہل کتاب زیادتی کریں تو کیا کرنا چاہئے: ۷۱۳، ۷۱۲
تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ جو اللہ نے تمہارے	۲۷۲	اہل کتاب: ۷۳۹، ۸۳۹، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴
لئے حلال قرار دیں ہیں: ۱۱۰۸	۲۷۳	اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز۔ ان کا کھانا حلال: ۱۰۸۲
اس کے آگے جھکنا اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت	۲۷۴	آئمہ کفر: ۳۱۸، ۳۳۵، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۰، ۵۵
کرو: ۱۰۴۰	۲۷۵	ایام کالٹ پھیر: ۸۲۵
تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ	۲۷۶	ایمان والے سب بھائی بھائی ہیں: ۱۰۵۲
میں خرچ کرو تو تم زمین پر گر جاتے ہو: ۱۱۳۲	۲۷۷	ایضاً عہد و نقص عہد: ۲۱۴، ۳۰۰، ۶۱۰، ۶۲۷، ۶۳۸
ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ ناراض ہے: ۹۰۴	۲۷۸	۷۳۱، ۸۳۳، ۸۵۱، ۹۸۱، ۱۰۸۱
تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جن پر تمہارا عمل نہیں: ۱۰۶۵	۲۷۹	آیات قرآنی کو اہل علم کے سینوں میں محفوظ کر دیا گیا: ۷۱۳
تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ	۲۸۰	ایشور و قربانی: ۱۰۰۵
کرو: ۱۰۴۴	۲۸۱	ایذا دینا حرام ہے: ۸۹۶، ۱۱۳۹
ان لوگوں کی مانند نہ بنو جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو	۲۸۲	ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی شرائط: ۹۳۵
ازیت دی: ۸۹۹	۲۸۳	اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں اوروں سے ممتاز کر دے
تمہاری بیویوں میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض	۲۸۴	گا: ۸۱۷
تمہارے دشمن ہیں: ۱۰۶۳	۲۸۵	اے ایمان والو:
اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کو رازدار نہ بناؤ: ۸۶۰	۲۸۶	اپنے نیک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو: ۸۰۱، ۸۰۲
اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں بغیر	۲۸۷	اپنے اقراروں کو پورا کرو: ۱۰۸۱
اجازت داخل نہ ہو: ۱۰۱۶	۲۸۸	اکثر بد نظیروں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض بد نظیاں گناہ
جب ان لوگوں سے تمہارا مقابلہ ہو جائے جنہوں نے راہ	۲۸۹	ہیں: ۱۰۵۴
کفر اختیار کی تو انکو پیشہ نہ دیکھاؤ: ۸۱۴	۲۹۰	اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلہ میں
جب تم ایک دوسرے کے کان میں باتیں کرو تو گناہ اور	۲۹۱	کفر پسند کریں تو انکو رتیق نہ بناؤ: ۱۱۲۵
زیادتی اور رسول (ﷺ) کی نافرمانی باتیں نہ کرو: ۱۰۴	۲۹۲	صبر و صلوٰۃ سے مدد لیا کرو: ۶۲
جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ حصہ اس	۲۹۳	ان پاکیزہ اور حلال چیزوں میں سے جو ہم نے عطیہ کی ہیں
سے پہلے خرچ کر لو کہ وہ دن آجائے نہ خریدو فروخت نہ کی	۲۹۴	کھاؤ اور اللہ کا شکر بخالو: ۷۶
دوستی کام آئے گی: ۹۵	۲۹۵	اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح احسان جانے اور دکھ
کوئی جماعت کسی دوسری جماعت سے کسی نہ کرے ممکن ہے	۲۹۶	پہنچانے سے ضائع نہ کرو جو اپنا مال و دولت دکھاوے کیلئے
کہ وہ اس سے بچے ہو: ۱۰۵۴	۲۹۷	خرچ کرتا ہے: ۸۸۰
ایمان والے اگر ۲۰ ہوں تو ۲۰۰ میرا مال آئیں گے اگر ایک	۲۹۸	تمہارے لئے یہ حلال نہیں کہ تم عورتوں کو میراث سمجھو

ہوں تو ایک ہزار پر غالب امیں کے ۸۶۶: اے مسلمانو:

۳۲۴ بائیں ہاتھ والے کہاں ہوں گے: ۲۳

۳۲۵ بائیں صلاح و مشورہ: ۸۷۱

۳۲۶ بھائی چارہ: ۷۸۱، ۸۵۸، ۸۸۱، ۱۰۵۲، ۱۱۲۲

۳۲۷ بت پرستی: ۲۴، ۲۱۸، ۲۳۰، ۲۳۰، ۲۳۱، ۱۰۳۳

۳۲۸ بت پرستی تو بہتان تراشا ہے: ۷۰۷

۳۲۹ بتوں کے نام: ۷۸، ۲۱۹

۳۳۰ بت و بت پرست ایک کبھی نہیں بنا سکتے: ۱۰۴۰

۳۳۱ عقل اور حرص تو ہر نفس میں موجود ہے: ۹۴۵

۳۳۲ بجلی: ۶۹۶، ۷۲۵، ۷۳۳، ۷۷۸

۳۳۳ بچپن: ۵۰۳، ۱۰۲۴

۳۳۴ بچے کو دودھ پلانے کی مدت: ۲۵۸، ۲۵۲، ۵۵۷

۷۸۷، ۹۹۸، ۹۹۹

۳۳۵ بچے پالنے والی عورت کا معاوضہ: ۷۸۷

۳۳۶ بحریات: ۱۹۴، ۲۰۰، ۲۶۸، ۲۶۳، ۵۲۹، ۹۸۹، ۱۰۱۹

۳۳۷ عقل اور اکتناز (ذخیرہ اندوزی) کی مذمت: ۶۰، ۹۲، ۹۷

۶۷۶، ۶۸۰، ۷۸۵، ۸۷۹، ۹۱۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۵

۳۳۸ بچپن سے مت کام لو: ۹۱۹

۳۳۹ بدعت: ۹۶۵، ۹۶۶

۳۴۰ بدستنی والوں کا قصہ: ۱۷۸

۳۴۱ بد اعمال آدمی کی مخالفت: ۴۰، ۴۱

۳۴۲ بد عہد قوموں سے سلوک: ۸۲۳

۳۴۳ بد گمانی (بد ظنی): ۳۲۲، ۳۲۸، ۳۳۷

۳۴۴ بدی کے بدلے نیکی: ۲۸۳، ۵۱۳، ۶۵۹

۳۴۵ بدی کرنے والا اپنے لئے ہی بدی کرتا ہے: ۲۹۲، ۵۱۶، ۵۲۹

۳۴۶ بدی کرنے پر شیطان اکساتا ہے: ۷۶، ۸۰۲

۳۴۷ بدی نادانی سے ہو تو معاف ہو جاتی ہے: ۶۱۵، ۹۱۳

۳۴۸ بدی کی مذمت: ۳۲۱، ۹۳۲، ۹۳۳

۳۴۹ بدی کا جواب عمدہ طریق سے دیتے ہیں اسکا فوری اثر یہ

ہوگا کہ وہ شخص آپ کے اور اسکے درمیان عداوت نہیں

ایسا ہو جائے گا کہ گویا وہ بڑا گہرا دوست ہے: ۵۱۴

۳۵۰ بد کردار کی لائی ہوئی خبر کی تحقیق کر لیا کرو: ۱۰۵۲

۳۰۷ تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم

سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے: ۷۷۰

۳۰۸ جب بھی تم ایک دوسرے کے ساتھ مقررہ معیاد کیلئے

لیں دین کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو: ۸۰۶

۳۰۹ تم سو دنہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو: ۸۶۴

۳۱۰ اللہ سے ڈرو اور اگر تمہیں خدا پر ایمان ہے تو جس قدر سود

باقی ہے اسے چھوڑ دو: ۸۰۴، ۸۰۵

۳۱۱ مقتول کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا ہے: ۷۶۸

۳۱۲ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر

رحم کیا جائے: ۱۱۲۳

۳۱۳ اے عقلمندو: قصاص میں تمہاری لئے زندگی ہے: ۷۶۸

۳۱۴ اے لوگو: تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہے

۳۲۱ اے نبی:

۳۱۲ ہم نے آپ کو شاہد، خوشخبری دینے والا اور آگاہ کرنے والا

بنا کر بھیجا ہے: ۸۹۲

۳۱۵ ہم نے آپ کے لئے وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے

مہر آپ نے ادا کر دیئے ہیں: ۸۹۴

۳۱۶ کی بیویو: تم میں سے جو کھلی ہوئی ناشائستہ حرکت کی

مرتب ہوگی اسکو دو گنی سزا دی جائیگی: ۸۸۸

۳۱۷ ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی

جائیں تو تمہیں ناگوار معلوم ہوں: ۱۱۱۲

۳۱۸ یہ دنیاوی زندگی کی اساس ہیں: ۳۲۱



۳۱۹ بادل: ۱۳۶، ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۲۳، ۲۲۳، ۲۲۳، ۱۰۲۱۹

۳۲۰ بادشاہی، عزت و ذلت اللہ کے اختیار میں ہے: ۸۳۹


۳۲۱ بارش: ۵۲۳، ۵۲۳، ۵۲۳، ۷۶۴، ۷۶۴، ۹۷۹


۳۲۲ باغ والوں کا قصہ: ۵۷۸، ۵۷۸، ۵۷۸

۳۲۳ باطل کے مٹنے کا اعلان: ۳۰۹، ۳۰۹، ۱۱۶۳

۲۵۱	برائی سے نکلنے کا سلوک: ۹۸۲'۸۶۳'۲۸۳	۳۵۲	بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اسکی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں: ۱۰۶۵
۳۵۲	برکت: ۸۵۶'۶۵۰'۵۰۹'۴۲۲'۲۹۲'۱۴۵'۱۰۱	۳۵۳	بلاشبہ اللہ تعالیٰ شریروں کے اعمال کو پینے نہیں دیتا: ۳۳۳
۳۵۳	برائی و بھلائی کا منبع: ۹۳۰'۶۰۱'۵۹۸'۴۰۵'۳۳۹	۳۵۴	بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی دعا باز، شکر گزار کو محبوب نہیں رکھتا: ۱۰۳۴
۳۵۴	برائی بات ماننے سے انکار کا حکم: ۷۵۲'۵۵۰'۵۴۹	۳۵۵	بھلائیوں میں سبقت: ۱۰۹۷'۷۶۰'۶۵۴
۳۵۵	برائی چیزیں ضرورت مند کو دینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے: ۷۲	۳۵۶	بھلا کوئی ایسا ہے جو مخلوقات کو ابتدا پیدا کرے اور اسکو دوبارہ بنائے: ۳۲۳
۳۵۶	برحمان: ۹۵۶'۷۵۰'۶۵۹'۶۳۵'۵۲۱'۲۶۹'۱۸۴	۳۵۷	بھول چوک سے غلطی سرزد ہونے پر مواخذہ نہیں کیا جائے گا: ۸۸۱
۳۵۷	بڑے گناہوں سے بچے رہو اللہ چھوٹے گناہ معاف کر دے گا: ۹۱۷	۳۵۸	بہرگی کی وسعت: ۳۶۶
۳۵۸	بڑے لوگوں کے ناپسندیدہ کام: ۴۷۲'۴۳۱	۳۵۹	بنی اسرائیل سب سے زیادہ زندگی کے حریص ہیں: ۷۴۵
۳۵۹	بڑھاپے میں ذہن کمزور ہو جاتا ہے اور پھر نادان بن جاتا ہے: ۶۰۴	۳۶۰	بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی انکو داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے ملعون قرار دیا گیا: ۱۰۶
۳۶۰	بھارت: ۷۶۲'۷۴۷'۷۲۷'۷۰۸'۶۸۰'۶۶۰'۶۴۰'۶۲۰'۶۰۰'۵۸۰'۵۶۰'۵۴۰'۵۲۰'۵۰۰'۴۸۰'۴۶۰'۴۴۰'۴۲۰'۴۰۰'۳۸۰'۳۶۰'۳۴۰'۳۲۰'۳۰۰'۲۸۰'۲۶۰'۲۴۰'۲۲۰'۲۰۰'۱۸۰'۱۶۰'۱۴۰'۱۲۰'۱۰۰'۸۰'۶۰'۴۰'۲۰'۰	۳۶۱	بول چال میں اعتدال رکھو: ۴۵۹
۳۶۱	بھارت دوسرے کسی: ۸۳۷'۵۲۳'۴۳۷'۳۲۱'۳۲۰'۱۳۱	۳۶۲	بہتان: ۱۰۱۵'۱۰۱۳'۱۰۱۱'۹۳۹'۹۰۴
۳۶۲	بھارت و عناد: ۱۱۰۸'۱۱۰۱'۱۰۸۷	۳۶۳	بہتان لگانے والے کھلے جرم کے مرتکب ہونگے: ۸۹۲
۳۶۳	بہت مال کی طلب تو انسان کو غافل کر دیتی ہے: ۷۱'۷۰	۳۶۴	بہشت میں موت نہیں ہوگی: ۵۴۶
۳۶۴	بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسانوں کی پیدائش سے نہیں بڑی چیز ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے: ۵۰۱	۳۶۵	بہشت میں چشمہ تخت وغیرہ: ۵۶۷
۳۶۵	بلاشبہ اللہ مومنوں سے انکی جانوں اور انکے مال و دولت کو اس عوض میں خرید لیا ہے کہ انکو جنت ملے گی یہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں: ۱۱۵۵	۳۶۶	بہشت اور روزخ کے حالات: ۳۱۵'۲۳۵'۲۱۵'۲۱۴
۳۶۶	بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکو کاروں سے بہت قریب ہے: ۱۳۶	۳۶۷	بہشت میں دودھ، شراب اور شہد کی نہریں ہونگی: ۹۶۹
۳۶۷		۳۶۸	بہشت اور روزخ کے درمیان ایک سرحد پر اصحاب الاعراف ہونگے: ۱۳۴
۳۶۸		۳۶۹	بیت المعمور (آباد گمر): ۶۶۶
۳۶۹		۳۷۰	بیعت کا جواز: ۱۰۷۲'۹۰۴
۳۷۰		۳۷۱	بے شک منافق روزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ڈالے جائیں گے: ۹۵۰
۳۷۱		۳۷۲	بیشک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے: ۶۶
۳۷۲		۳۷۳	بیشک پتھروں میں بعض ہیں جن میں سے پانی کی نہریں نکلتی ہیں: ۷۳۹

۴۱۵	ایک دامن: ۱۰۱۷'۶۳۸'۱۰۱۷	۳۹۳	بیوہ ہونے کے بعد مرد کے گھر میں رہائش: ۷۸۹
۴۱۶	پرامن معاشرہ: ۱۳۶'۲۵۶'۲۸۸'۲۳۹'۲۳۹	۳۹۵	بیوہ کو دیئے ہوئے مال سے واپس نہ لو: ۹۱۳
	۹۳۴'۹۳۰'۹۱۷'۸۵۸'۸۱۷'۷۸۳'۷۷۶'۷۷۱'۷۳۶	۳۹۶	بیوہ کے لئے عدت: ۹۹۸'۷۸۸
	۱۱۰۸'۱۱۰۱'۱۰۹۲'۱۰۸۱'۱۰۵۴'۱۰۵۲'۹۸۸'۹۸۲'۹۳۵	۳۹۷	بیوہ عورتوں سے نکاح کے پیغام کا طریقہ: ۷۸۸
۴۱۷	پردہ: ۱۰۲۵'۱۰۲۳'۸۹۸۵'۸۹۶'۸۸۸	۳۹۸	بیوہ کے ساتھ نکاح اور دیگر حلال اور حرام کے بارے میں: ۱۰۱۷'۷۸۸
۴۱۸	پردہ نشین: ۸۹۸'۸۹۷	۳۹۹	بیوی کے ساتھ تعلقات: ۷۸۶'۷۸۳'۷۸۳'۷۷۱'۶۹۶
۴۱۹	پرلے درجہ کی گراہی کو نہی ہے: ۱۰۳۰		۱۰۶۳'۱۰۵۷'۹۹۹'۹۹۸'۷۸۹'۷۸۷
۴۲۰	پرندے: ۱۰۲۱'۶۷۳'۶۰۷'۲۶۱'۷۳'۷۳	۴۰۰	بیوی کو ماں کہہ دینے کی صورت میں کفارہ: ۱۰۳۵
۴۲۱	پرہیزگاری کا لباس بہتر ہے: ۱۲۹	۴۰۱	بیوی کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرنے کی ہدایت: ۹۱۳
۴۲۲	پیڑوسی کے ساتھ سلوک: ۹۱۹	۴۰۲	بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ پھلو: ۴۳۹
۴۲۳	پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا اور نہ تم کو عذاب دیا جائے گا: ۲۵۶	۴۰۳	بے حیائی کی ممانعت: ۱۰۱۳'۶۱۰'۵۲۶'۴۳۰'۱۳۱'۱۲۹
۴۲۴	پس ان (بنی اسرائیل) کے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کر دی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا: ۱۰۸۶	۴۰۴	بے ثباتی حیاتِ ارضی: ۷۱۷'۶۵۹'۴۹۹'۴۶۳'۴۱۶'۴۰۹
۴۲۵	پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرے شکر گزار ہو اور کفر ان نعمت نہ کرو: ۷۶۱	۴۰۵	بے پس مردوں، عورتوں اور بچوں پر ظلم کے خلاف لڑائی کرو: ۹۲۸'۹۲۷
۴۲۶	پس جو شخص شیطان کا انکار کر دے اور اللہ پر ایمان لے آئے اس نے در حقیقت ایک ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو ہر گز ٹوٹنے والی نہیں: ۷۹۵	۴۰۶	بن الاقوامی تعلقات: ۱۱۱۹'۱۰۵۲'۹۳۳'۸۲۵
۴۲۷	پس ہم نے زور کی بارش سے آسمان کے دہانے کھول دیئے اور زمین سے چشمے بہا دیئے: ۱۰۹	۴۰۷	۱۱۲۴'۱۱۲۰
۴۲۸	پھلوں کے نام: ۱۰۱'۹۱'۲۲۵'۲۲۵'۲۳۵'۲۳۶'۲۰۴	۴۰۸	بیوہ لڑکچہ: ۶۳۸'۴۵۷
۴۲۹	پودے اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں: ۹۸۸	۴۰۸	بیشک اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہدایت سے بہرور نہیں کرتا جو جھوٹا ہو: ۲۷۶
۴۳۰	پھاڑنا ہے کہ زمین کہیں ملنے نہ پائے: ۷۳'۷۵۹۳'۴۵۷	۴۰۹	یابندی اوقات: ۹۳'۷۱۵۸'۱۵۵
۴۳۱	پھاڑوں کے نام: ۷۴۲'۷۳۷'۶۸۳'۶۳۹'۹۳	۴۱۰	پانچ چیزوں کا علم صرف خدا کو ہے: ۴۶۳
۴۳۲	پھاڑ اور پرندے بھی تسبیح کرتے ہیں: ۴۶۷	۴۱۱	پانی: ۶۲۹'۶۲۸'۵۹۳'۴۲۵'۴۲۴'۳۲۱'۲۳۷
۴۳۳	پہلے پیغمبروں کے ساتھ بھی استہزا کیا جا چکا ہے: ۷۷۱'۱۹۸	۴۱۲	۹۷۶'۷۶۳'۶۶۵'۶۳۷
	۱۰۳۵'۶۷۳	۴۱۳	پانی سے سب مخلوقات پیدا کی: ۷۳۷
۴۳۴	پیغمبروں کو اس لئے بھیجا گیا کہ اللہ کے خلاف کوئی امر ارض نہ رہے: ۹۵۳	۴۱۴	پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے: ۱۰۱۵
۴۳۵	پیغمبروں کے قصص حیات کا مقصد: ۶۲۱'۳۸۹'۳۶۶	۴۱۵	پاکیزگی: ۱۱۵۲'۱۰۸۱'۱۰۴'۹۲۲'۷۸۳'۲۰۱'۵۹'۵۰

۱۰۵۵'۱۰۵۳	۲۳۶	پیغمبروں کے آئے ہر سالہ منتقل ہونے کے بعد حضور ﷺ کے آنے کی روایت: ۱۰۸۷
تخلیق کائنات: ۱۳۶'۳۴۱'۳۵۷'۵۰۹'۵۵۳	۲۳۷	پہلی کتابوں کا مصدق و محافظ: ۲۲۲'۲۰۳
۷۰۸'۷۰۷'۶۹۶'۶۷۰'۶۳۵'۶۳۴'۵۶۶	۲۳۸	پہلی عورت سے مال کی واپسی کی ممانعت: ۹۱۳
۹۷۶'۹۷۵	۲۳۹	ہجرت کا زمانہ: ۲۳۳'۳۰۸'۳۰۹'۳۶۶'۶۹۵
تدبر و تفکر اور عقل و نظر: ۱۰۱'۱۱۸'۱۶۵'۱۶۸	۲۴۰	پیدائش دولت کے ذریعے: ۱۰۱'۱۲۵'۱۲۶'۱۲۹'۱۸۳'۲۰۳
ترکہ کے احکامات: ۹۱۰'۹۱۲'۹۵۶	۲۴۱	۲۹۳'۳۴۱'۳۹۳'۵۰۶'۵۲۰'۵۳۱'۵۳۹'۵۶۲
۱۹۶'۱۹۰'۳۰۰'۳۸۹'۳۱۲'۳۱۲'۳۱۲'۳۱۲'۳۱۲'۵۶۷	۲۴۲	۵۹۱'۵۹۳'۶۰۳'۶۰۳'۶۰۷'۶۱۳'۶۱۳'۶۲۹'۶۳۹
۹۷۲'۹۳۰'۸۱۵'۸۰۲'۷۸۱'۶۹۶'۶۹۳'۵۹۳	۲۴۳	۹۸۸'۹۶۳
۱۰۳۵'۱۰۰۳	۲۴۴	پیدائش مخلوق کے وقت عرش بانی پر تھا: ۱۹۳'۳۴۱
ترغیب و قناع: ۸۲۶'۸۲۸'۸۲۸'۸۲۸		
۸۷۹'۸۷۹'۹۲۸'۹۲۸'۹۳۰'۹۷۳'۹۷۳'۱۰۶۶'۱۰۳۴	۲۴۵	تاہوت کیلئے: ۲۲۲'۷۹۱ (تفصیل ۱۲۳۶'۱۲۳۷)
۱۱۶۱'۱۱۳۲'۱۱۲۵'۱۰۶۷	۲۴۶	تاریخی: ۲۰۲'۴۱۶'۴۲۴'۴۳۱'۴۳۱'۴۹۵'۷۰۹
ترکیہ نفس: ۸۶'۸۷'۸۷'۹۲۲'۹۲۲'۱۰۶۸	۲۴۷	تائید ایزدی: ۸۱۱'۸۱۴'۸۱۴'۸۱۹'۸۶۳'۸۷۷'۱۰۷۸
سبوح اور اس کے اوقات: ۵۸'۲۳۳'۳۰۲'۳۵۴	۲۴۸	تاریخ و اثرات: ۱۲۵'۲۰۶'۲۸۳'۳۰۳'۳۹۵
۸۹۳'۶۹۵'۶۶۹'۶۴۳	۲۴۹	۵۹۸'۶۹۳'۶۶۹
تسخیر کائنات: ۱۰۳۹'۶۲۹'۶۲۸'۵۴۹'۴۶۰	۲۵۰	تاریخ میں وقت کا حساب: ۱۰۳۵
تعبیر: ۳۸۷'۳۷۵	۲۵۱	تبلیغ: ۲۳۳'۲۵۶'۵۱۴'۶۱۶'۶۲۱'۶۶۸'۷۱۲
تعدد ازواج: ۹۴۵'۹۰۶	۲۵۲	۷۱۳'۸۵۸'۸۶۰'۱۰۳۹'۱۰۳۰
تعلیم: ۱۱۶۰'۱۰۳۷'۹۸۸'۲۳۱'۳۸	۲۵۳	تجارت: ۲۰۳'۷۷۵'۹۱۷'۱۰۶۶'۱۰۷۱'۱۱۲۵
تغیر و تبدل: ۸۷۸'۷۶۳'۶۹۶'۳۱۶	۲۵۴	تجارت میں انہماک اللہ تعالیٰ سے غافل نہ کر دے: ۱۰۱۹
تقدیر: ۹۲۰'۹۲۹'۶۶۳'۴۲۴'۱۸۶'۱۱۲'۵۸	۲۵۵	۱۰۷۰'۱۰۷۱
تقویٰ: ۷۷۳'۷۶۸'۶۹۸'۴۸۳'۲۹۱'۱۲۹	۲۵۶	تجارت میں قسم کھا کر حق نہ مارو: ۸۵۱
۷۷۳'۷۶۸'۶۹۸'۴۸۳'۲۹۱'۱۲۹	۲۵۷	تحریف: ۹۲۱'۱۰۹۳
۱۱۵۲'۱۱۰۸'۱۰۳۳'۷۷۵	۲۵۸	تحریف کلام الہی: ۷۶۷'۷۴۰
تقویٰ کی حقیقت: ۱۰۸۵'۱۰۳۳	۲۵۹	تحفظ ذات: ۱۹۹'۴۰۴'۴۳۹'۴۷۹'۴۸۸'۴۸۸
تقویٰ اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہے: ۱۰۳۳	۲۶۰	۵۲۶'۵۴۰'۶۱۶'۷۱۲'۷۷۳'۸۰۹'۸۰۹'۱۰۰۹'۱۰۵۷'۱۰۶۳'۱۱۱۲
تقویٰ اور پرہیزگاری کی روش اختیار کرنیوالوں کیلئے	۲۶۱	تحصیل علم و حکمت: ۲۰۳'۲۳۱'۲۳۱'۳۱۰'۳۸۲'۳۷۷
یہ کتوں کے دروازے کھول دیتا ہے: ۱۳۵	۲۶۲	۷۱۱'۷۲۹'۷۳۷'۷۹۱'۸۰۲'۸۰۲'۱۰۳۷'۱۱۱۰
تقویم: ۱۱۳۰'۷۷۳'۴۲۴'۳۱۶'۳۱۵	۲۶۳	تخلیق انسان: ۳۸'۶۸'۹۶'۱۰۸'۱۹۳'۳۹۳
تکبر نہ کرو اور نہ ہی بڑائی مارو: ۹۱۹	۲۶۴	۴۰۲'۴۷۷'۵۰۳'۶۴۸'۶۸۰'۹۰۶'۹۹۳
تلاوت: ۷۷۳'۷۵۲'۷۳۱'۶۱۱'۲۰۳'۱۷۰	۲۶۵	
تلاوت قرآن بوقت صبح: ۴۸		

۴۷۴	تم اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنا چاہو تو انکو پورا پورا نہ گن سکو گے: ۵۹۴	۴۹۵	توبہ کی بہترین صورت کیا ہے: ۱۰۵۹
۴۷۵	تم اس بات سے توبہ نہ کرو چھاپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان	۴۹۶	توبہ کی قبولیت کا حق کن کو پہنچتا ہے: ۱۱۳'۸۶۴
	آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی دینگے: ۵۱۱	۴۹۷	توحید اور واحد نیت: ۲۶۸'۲۶۸'۲۲۰'۱۸۶'۷۷'۷۶
۴۷۸	تم نے نیک کام کئے تو اپنی خاطر کے لئے اور بے کام کئے تو وہ بھی اپنے لئے: ۲۹۲		۳۲۵'۳۰۵'۳۷۵'۳۱۳'۳۰۲'۳۰۰'۲۹۵'۲۹۱
۴۷۹	تم نیکی کی بات کھلم کھلا کر دیا سے پوشیدہ رکھو پیرائی سے درگزر کرو اللہ پس درگزر کر نیوالا ہے: ۹۵۰		۹۵۴'۸۳۶'۷۶۳'۶۵۷'۶۳۵'۶۰۱'۵۹۰
۴۸۰	تم بہترین جماعت ہو جو پیدا کئے گئے ہو لوگوں کو نیکی کرنا حکم دیتے ہو: ۸۵۹	۴۹۸	توکل: ۸۶۳'۸۲۵'۸۲۳'۸۱۰'۵۲۰'۳۶۶'۱۹۴
۴۸۱	تمام فیصلے اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق کرو: ۱۰۹۶		۹۹۸'۹۳۰'۸۹۳'۸۷۴'۸۷۱
۴۸۲	تمام چیزیں انسان کے لیے پیدا کیں: ۷۲۷'۵۴۹'۱۸۴	۴۹۹	تہجد: ۳۰۹'۳۰۸'۲۹'۲۸'۲۶
۴۸۳	تمام جرائم کی سزا آخرت میں ہوگی: ۱۰۹۷	۵۰۰	تہمت لگانے والے کو ۸۰ کوڑے لگائے جائیں: ۱۰۱۲
۴۸۴	تمام نوع انسان کو حضور ﷺ پر ایمان لانے کا حکم: ۹۵۴	۵۰۱	تہمت لگانے والے فاسق ہیں اور انکی شہادت قبول نہ کی جائے: ۱۰۱۲
۴۸۵	تمام نمازوں کا خاص کردار میانی نماز (فجر) کی پابندی کرنی چاہیے: ۷۸۹	۵۰۲	تیسری بار طلاق دیئے جانے کے بعد دوبارہ زوجیت میں لیا جانا: ۷۸۵
۴۸۶	تمام وہ جاندار چیزیں جو آسمانوں میں ہیں یا زمین میں اللہ کے سامنے سجدہ کرتی ہیں اور فرشتے بھی اور وہ مطلقاً تکبر نہیں کرتے: ۶۰۰	۵۰۳	تیمم: ۱۰۸۵'۱۰۸۳'۹۲۱
۴۸۷	تمام ہوائیں اور غوطہ خور حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع تھے: ۱۱۸		
۴۸۸	تمہارا مال و دولت اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہے: ۸۱۶	۵۰۴	ثابت قدمی: ۸۲۶'۸۲۱'۸۱۳'۷۹۳'۳۶۶'۲۷۷'۲۷۷
۴۸۹	تمہاری بیویاں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں پس جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں آؤ: ۷۸۳	۵۰۵	ثابت قدم رہنے والوں کا صلہ: ۸۷۴
۴۹۰	تمہارے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا: ۲۹۷	۵۰۶	ثواب: ۱۰۶۳'۹۴۶'۹۴۵'۸۶۷'۶۱۶'۵۷۹'۲۱۶
۴۹۱	تمہاری تہذیب: ۱۰۲۸'۴۷۲'۴۶۳'۲۱۰	۵۰۷	جادو کی حقیقت: ۷۴۷
۴۹۲	تمگی میں بھی خیرات دو: ۸۶۴	۵۰۸	جادو گر کی فلاح نہیں: ۳۳۲
۴۹۳	توبہ: ۱۱۶۳'۱۱۵۱'۱۰۹۳'۷۸۳'۷۶۲'۷۳۰'۵۲۳	۵۰۹	جادو گر کامیاب نہیں ہو سکتا: ۲۲۴
۴۹۴	توبہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں: ۲۲۷'۲۱۳'۱۹۶'۱۵۸		جادو کرنے اور کروانے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں: ۷۴۷
	۱۰۹۳'۲۸۶	۵۱۰	جان کنی کے وقت کا نظارہ: ۶۸۶'۹۴
		۵۱۱	جان لو: جو چیز بطور قیمت کے تمہارے ہاتھ لگے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے: ۸۱۹

۵۲۱	جس طرح پہاڑوں کے سفید اور سرخ رنگ ہیں اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں۔ ۲۰۳	۵۱۲	جانور: ۶۰۴'۵۹۱'۴۳۷'۴۳۳'۲۷۱'۲۰۳'۱۸۴
۵۲۲	جس طرح تمہارا بولناہر حق ہے اسی طرح یہ (روز جزا کا آنا) برحق ہے: ۵۶۲	۵۱۳	۱۰۸۱'۱۰۳۲'۱۰۲۱'۸۳۶ جاہلوں سے سلوک: ۲۸۴'۱۹۵'۱۷۰
۵۲۳	جس مال میں وہ کنجوسی کر رہے ہیں یقیناً قیامت کے دن اسی کے طوق انکے گلے میں ڈالے جائیں گے: ۸۷۵	۵۱۴	جب کوئی اسلام و علیکم کے تو بہتر الفاظ میں جواب دو: ۹۳۰
۵۲۴	جس طرح ہم نے اول بار پیدا کیا تھا اسی طرح ہی دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے: ۶۳۶	۵۱۵	جب حکومت ملے تو انصاف سے کام لو خواہش کی پیروی مت کرو: ۱۱۷
۵۲۵	جس نے اپنی خواہش کو معبود بنایا اور اللہ نے اسکی سوجھ بوجھ کے باوجود گمراہ کر دیا: ۵۵۱	۵۱۶	جب قرآن پڑھا جائے تو تم اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے: ۱۷۰
۵۲۶	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی: ۹۳۰	۵۱۷	جب بات کرو حق اور انصاف کی کرو اگرچہ معاملہ قریبدار کے ہاتھ ہو: ۴۳۹
۵۲۷	جن سے نادانی کی وجہ سے برے کام سرزد ہوئے اور بعد ازاں تائب ہو گئے اور اپنی حالت درست کر لی اور اسکے بعد آپ کا رب یقیناً بخشنے والا ہے: ۶۱۵	۵۱۸	جب انکادنت آجائے گا تو نہ وہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے: ۶۰۳
۵۲۸	جس نے سرکشی کی ہوگی اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی تو دوزخ ہی اسکا ٹھکانہ ہے: ۶۸۸	۵۱۹	جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نکلیں چھینکی تھیں تو وہ آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے چھینکی تھیں: ۸۱۴
۵۲۹	جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راور است سے بھٹک گیا: ۹۴۲	۵۲۰	جب غیر مسلم صلح بکطرف مائل ہوں تو کیا ان سے صلح کرنی چاہئے: ۸۲۵
۵۳۰	جس نے اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا یقیناً اسے سیدھی داود کھادی گئی: ۸۵۶	۵۲۱	جبر و اختیار: ۱۰۲۸'۸۳۱'۸۱۴'۶۲۱'۵۹۸'۴۲۸
۵۳۱	جبل سازی: ۲۳۱'۴۵۶'۲۰۶'۱۹۹	۵۲۲	جبر اہل علیہ اسلام نے خدا کے حکم سے پیغمبر کے دل پر القا کیا: ۶۱۲'۶۷۸'۷۴۷
۵۳۲	جمعة المبارک: ۱۰۷۰	۵۲۳	جد حرم نہ کرو اور خدا کا منہ ہے: ۷۵۱
۵۳۳	جلاوطنی: ۱۰۳۵'۱۰۰۵'۷۷۳'۷۲۴'۶۲۴	۵۲۴	جدو جد: ۱۰۹۳'۹۴۳'۷۵۲'۷۱۷'۷۰۵'۵۲۱'۸۱
۵۳۴	جن کا پلہ بھاری ہو گا وہی نجات پانے والے ہونگے اور جن کا پلہ ہلکا ہو گا وہی خسارے میں ہونگے: ۱۲۵	۵۲۵	۱۱۶۰'۱۱۳۰'۱۱۲۲'۱۰۹۹
۵۳۵	جن: ۹۹۰'۵۶۶'۴۶۷'۴۳۱'۴۲۸'۳۱۰'۲۶۴	۵۲۶	جرم و سزا: ۴۳۷'۴۳۱'۳۱۸'۲۲۵'۲۱۸
۵۳۶	جنوں کی پیدائش آگ سے ہے: ۳۹۴	۵۲۷	۹۱'۷۱۸'۶۶۲
۵۳۷	جنت: ۵۹۰'۵۷۵'۳۹۶'۳۳۵'۱۳۳	۵۲۸	جزا: ۷۲۷'۷۱۵'۷۱۴'۴۷۳'۴۴۲
۵۳۸	۷۹۲'۸۶۵'۸۶۳'۷۲۷	۵۲۹	جزیرہ: ۱۱۲۰۸
۵۳۹	جنت پاکبازوں کے لئے قریب کر دی جائے گی اور کراہوں کے لئے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی: ۲۳۸	۵۳۰	جزئیات ایمان: ۹۴۸'۹۴۷'۸۰۸
			جس شخص نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ نے اسکی سوجھ بوجھ کے باوجود اسکو گمراہ کر دیا: ۵۵۱
			جس کو خدا ہدایت دیتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے: ۱۶۵
			۹۹۷'۴۳۱

۵۴۹	جنت میں سرسبز خالص شراب پینے کو دی جائیگی جس کی	۵۴۲	جو توبہ کرتا اور نیک عمل کرتا ہے وہ اللہ کی طرف رجوع
	ہر مشک کی ہوگی شراب میں نسیم کے پانی کی آمیزش ہو		کرتا ہے: ۱۹۶
	کی: ۷۱۸	۵۴۳	جو اللہ تعالیٰ کے آگے صاف دل سے توبہ کرتے ہیں: ۱۰۵۹
۵۵۰	جنت الفردوس کے حقداروں کا تذکرہ: ۶۳۸	۵۴۵	جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتا ہے سو وہ عظیم
۵۵۱	جنگ میں ثابت قدم رہو: ۷۶۸، ۸۲۱		الشان کامیابی حاصل کرتا ہے: ۹۰۰
۵۵۲	جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے اللہ کا ذکر کثرت سے	۵۴۶	جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت سنوار لے تو
	کرو: ۸۲۱		اللہ اسکی توبہ قبول کر لیتا ہے: ۱۰۹۳
۵۵۳	جنگ احد: ۸۶۳، ۸۶۵، ۸۶۸، ۸۷۱، ۸۷۳، ۸۷۴	۵۴۷	جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اللہ کا وعدہ ہے کہ
۵۵۴	جنگ احد میں اللہ نے دشمنوں پر ہوا بھیجی اور اپنے لشکر بھیجے		وہ انہیں اسی طرح دنیا کی خلافت عطا کریگا: ۱۰۲۳
	جو دیکھا نہ دیتے تھے: ۸۸۴	۵۴۸	جو بدگمانی کی بجائے حسن ظن سے کام لیتے ہیں: ۱۰۱۳
۵۵۵	جنگ بدر: ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۹، ۸۳۶	۵۴۹	جو ان لوگوں سے جن پر اللہ ناراض ہے دوستی نہیں
۵۵۶	جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں سے مدد		کرتے: ۹۰۴
	فرمائی: ۸۱۱	۵۸۰	جو آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی ہی تسبیح کرتے
۵۵۷	جنگ بدر صغریٰ: ۸۷۴		ہیں: ۱۰۰۹
۵۵۸	جنگ خندق: ۸۸۴، ۸۸۷	۵۸۱	جو خدائے رحمان کے ذکر سے غفلت اختیار کرے تو ہم
۵۵۹	جنگ بنو نضیر: ۱۰۰۵، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸		اس کیلئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں: ۵۳۵
۵۶۰	جنگ حنین: ۱۱۲۸	۵۸۲	جو لوگ زمین پر فساد پھیلاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت
۵۶۱	جنگ تبوک: ۱۱۳۲، ۱۱۳۶		ہے: ۹۸۲
۵۶۲	جنگ ہند: ۷۷۳، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸	۵۸۳	جو دنیا کی زندگی اور اسکی زیب و زینت چاہتا ہے ہم اس کے
۵۶۳	جنگ کے طریقے: ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۹۳۷		عملوں کا بدلہ دنیا میں پورا پورا لوے دیتے ہیں: ۳۴۳
	۱۱۳۴، ۱۱۳۶	۵۸۴	جو دنیا کی کھتی کا طالب ہو ہم اسکو دنیا میں دیدیں گے: ۵۲۳
۵۶۴	جنگی قیدی: ۷۴۲، ۸۲۶، ۸۲۸، ۹۶۷	۵۸۵	جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک محنی پر وہ حاصل کر دیتے
۵۶۵	جنگ کے آداب: ۷۷۳، ۷۸۱، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷		ہیں اور انکے دلوں پر غلاف چڑھادیتے ہیں: ۳۰۲
۵۶۶	جنسیت کا مقصد: ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۷۸۳	۵۸۶	جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے سہولت پیدا کرے گا: ۹۹۸
۵۶۷	جوا: ۷۸۱، ۱۱۰۸	۵۸۷	جو بیوی بیٹوں کی محبت کو دین کی راہ میں حائل نہیں
۵۶۸	جوانی: ۵۵۶، ۵۵۷، ۱۰۲۸		ہونے دیتے: ۱۰۶۳
۵۶۹	جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا اسکی آیتوں کو جھٹلائے بلا	۵۸۸	جو پرہیزگار عورتوں پر تہمت لگائیں ان کی گواہی
	شبہ ظالم فلاح نہیں پائیں گے: ۴۰۶		بھی قبول نہ کرو: ۱۰۱۱
۵۷۰	جو اللہ تعالیٰ کی مدد کرتا ہے اللہ بھی ضرور اسکی مدد کریگا: ۱۰۳۵	۵۸۹	جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کبھی یہ ہودہ جگہ کے
۵۷۱	جو بیوہ ہوانکے نکاح کر دیا کرو: ۱۱۱۷		پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز سے گزرتے ہیں: ۱۹۶
۵۷۲	جو توبہ کر کے اپنی حالت درست کر لیتے ہیں: ۹۵۰	۵۹۰	جو سو دکھاتے ہیں قیامت کے روز اپنے پاؤں پر کھڑے نہ

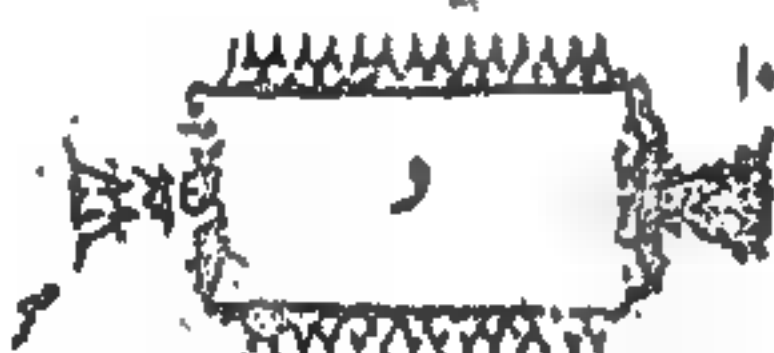
انکارے بھرتے ہیں: ۹۰۷	ہو سکیں گے: ۸۰۲
۴۰۷ جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانیکی قسم کھالیں انہیں چار ماہ کی مہلت ہے: ۷۸۴	۵۹۱ جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں: ۹۳۴
۴۰۸ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں انکے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے: ۱۰۷۲	۵۹۲ جو شخص روزہ نہ رکھے اسکے ذمے فدیہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے: ۷۷۰
۴۰۹ جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا: ۵۲۶	۵۹۳ جو شخص نیک کام کریگا مرد ہو یا عورت جنت میں داخل ہوئے گئے: ۹۳۳
۴۱۰ جو میری یاد سے منہ پھیرے گا اس کیلئے تنگی سے زندگی بسر کرنی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھائیں گے: ۲۳۲	۵۹۴ جو شخص نیک کام کریگا تو ہم اس میں اور خوبی بڑھادیں گے: ۵۲۳
۴۱۱ جو نصیب آتی ہے وہ پہلے لکھی ہوئی ہے اس لئے غم نہ کرو: ۹۶۳	۵۹۵ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ یقیناً عزیز و حلیم ہے: ۸۲۳
۴۱۲ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ وہ کوئی گناہ کریں ایذا دیتے ہیں وہ بہتان عظیم اور اثم حسین کے ارتکاب کا بار اٹھاتے ہیں: ۸۹۶	۵۹۶ جو شخص جو کچھ عمل کرتا ہے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا: ۴۴۲
۴۱۳ جو نیک کام کریگا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو سے ہم پاکیزہ زندگی عطا کریں گے: ۶۱۱، ۶۱۲	۵۹۷ جو چیز تم سے جاتی رہے اس پر غم نہ کھاؤ اور نہ اس چیز پر اتراؤ جو اس نے تم کو دی ہے: ۹۶۴
۴۱۴ جو نیک کام کرے گا اور وہ مومن بھی ہو تو اسے ظلم کا خوف ہوگا نہ نقصان کا: ۲۳۱	۵۹۸ جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہ توفیق اسکو ملتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے: ۵۱۴
۴۱۵ جو پاک باز ہوئی بھالی بے خبر اور ایماندار عورتوں پر تمہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت ہوگی: ۱۰۱۵، ۱۰۱۴	۵۹۹ جو بھی گناہ کرے یا اپنے اوپر ظلم ڈھائے پھر اللہ سے معافی کا طلبگار ہو وہ اللہ کو بخشے والا اور رحم کرنے والا پائیگا: ۹۳۹
۴۱۶ جنابت یا نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ: ۹۲۱	۶۰۰ جو کچھ خرچ کرو گے اسکا پورا پورا اجر دیا جائے گا: ۸۰۲
۴۱۷ جمالیات (دنیائی بوطہارت): ۵۰، ۱۹۳، ۷۸۳، ۸۴۳، ۸۸۸، ۹۲۱، ۱۰۳۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۵، ۱۱۵۶	۶۰۱ جو کچھ بھی خرچ کرو یا نذر نیاز کے طور پر دوسب کچھ اللہ کے علم میں ہے: ۸۰۲
۴۱۸ جموں ٹانڈی نبوت سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے: ۴۲۲	۶۰۲ جو گمراہ ہوتا ہے وہ اپنے ہی نقصان کیلئے گمراہ ہوتا ہے: ۲۹۵، ۲۹۴
۴۱۹ جموں ٹانڈی: ۷۶، ۸۳، ۳۸۳، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۴۰۳	۶۰۳ جو کوئی زمین و آسمان میں ہے اسی سے مانگتا ہے اور وہ ہر روز انی شان میں ہوتا ہے: ۹۹۰
۴۲۰ جموں ٹانڈی گواہی مت دو اور شہادت پر قائم رہو: ۶۸، ۱۹۶	۶۰۴ جو لوگ اللہ کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے انکو سخت عذاب ہوگا: ۸۳
۴۲۱ جہاز چھوٹ: ۷۶، ۸۵، ۹۳	۶۰۵ جو لوگ اللہ کو ماننے کی توقع نہیں رکھتے انہوں نے کہا ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کئے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے: ۱۸۹
۴۲۲ جہاز: ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰	۶۰۶ جو لوگ ظلم سے پیہوں کا مال کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں

۶۲۴	جماد سے انکار اور اس کی سزا: ۱۱۴۶، ۱۱۴۷
۶۲۵	جماد میں شمولیت کی معافی: ۱۱۴۸
۶۲۶	جماد سے مستثنیٰ اندھا لولا لنگڑا لیسار: ۱۰۷۵
۶۲۷	جماد زانی: ۹۸۹، ۵۹۳، ۵۴۹، ۵۲۵
۶۲۸	جمالت: ۷۱۵، ۳۴۹، ۲۸۴، ۱۹۵، ۱۷۰
۶۲۹	جنم: ۲۱۶، ۲۰۳، ۱۶۵، ۱۳۵، ۱۳۱، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۰۴
۶۳۰	چاردنوں میں تمام پیداوار کا اندازہ ٹھہرایا: ۵۰۹
۶۳۱	چار مہینوں کی حرمت: ۱۱۳۱، ۱۱۳۰، ۱۰۸۳، ۱۰۸۱، ۷۷۳
۶۳۲	چار ہواؤں کا تذکرہ: ۵۶۲، ۵۶۱
۶۳۳	چاند: ۱۰۳۰، ۹۷۵، ۴۲۴، ۳۱۵، ۱۳۶
۶۳۴	چاند کی منازل: ۱۸۰ (تفصیل ۱۸۱، ۱۸۲)
۶۳۵	چاند کے نواند اور اس کا گھٹنا بڑھنا: ۷۳۳
۶۳۶	چاند اور سورج ایک مقررہ حساب سے چلتے ہیں: ۹۸۸
۶۳۷	چاند سورج ستارے پہاڑ چوپائے اور بہت سے انسان سجدہ بخالتے ہیں: ۱۰۳۰
۶۳۸	چاند اور سورج اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں: ۶۳۷، ۱۸۰
۶۳۹	چاند گرہن اور قیامت: ۹۴
۶۴۰	چاہ کن راجاہ درپیش: ۲۰۵
۶۴۱	چھ دنوں میں آسمانوں اور زمین کو بنایا: ۹۵۹، ۳۱۵
۶۴۲	چیزیں کیسے وقوع پذیر ہوتی ہیں: ۷۵۱
۶۴۳	چوری اور اس کی سزا: ۱۰۹۳، ۹۰۴
۶۴۴	چیونٹی: ۲۶۱
۶۴۵	حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دعا اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئے: ۹۷۹، ۹۷۸
۶۴۶	حالت احرام میں خشکی کا شکار حرام ہے: ۱۱۱۰
۶۴۷	حاکم کی صفت اور اس کی اطاعت: ۵۷۵، ۲۶۳، ۱۱۷
۶۴۸	حب الہی: ۱۱۲۵، ۹۹۴، ۸۴۱، ۷۶۴
۶۴۹	حب زر: ۶۸، ۶۲
۶۵۰	حج اعمال: ۸۳۸، ۷۸۱، ۵۹۰، ۵۸۹، ۳۴۳، ۱۵۵
۶۵۱	حج اور عمرہ: ۱۰۷۹، ۱۰۳۲، ۸۵۲، ۷۷۷، ۷۷۳، ۷۶۲
۶۵۲	حج کے لئے راستے کا خرچ: ۷۷۵
۶۵۳	حج کی ادائیگی: ۷۷۶، ۷۷۵
۶۵۴	حج کس پر فرض ہے: ۸۵۶
۶۵۵	حد سے تجاوز نہ کرو اور تول ٹھیک رکھو اور وزن میں کمی نہ کرو: ۹۸۸
۶۵۶	حد شریعت سے تجاوز کر نیوالے دوزخی ہیں: ۴۹۹
۶۵۷	حدود: ۱۰۹۴، ۱۰۹۲، ۱۰۱۱، ۹۳۴، ۹۱۱، ۷۶۸
۶۵۸	حدیث: ۱۰۰۵، ۸۸۲، ۸۷۱، ۸۱۵
۶۵۹	حرام: ۱۱۰۸، ۱۰۸۱، ۷۶۷، ۷۶۶، ۴۳۷، ۴۲۹
۶۶۰	حرام باطل کی تکالیف سے پرہیز: ۱۰۹۳، ۹۵۲، ۹۱۷
۶۶۱	حرام اور حلال کے خود مختار نہ ہو: ۶۱۴
۶۶۲	حرم: ۱۰۶۳، ۱۰۰۵، ۹۴۵، ۷۴۵
۶۶۳	حرم سے مال جمع کر کے اسکو بار بار گننے والے آگ میں ڈالے جائیں گے: ۹۷، ۹۶
۶۶۴	حساب لینا خدا کا کام ہے: ۹۸۷
۶۶۵	حسد کی مذمت: ۹۲۴، ۹۲۳، ۷۴۹، ۷۵
۶۶۶	حسن عمل اور حسن ذوق: ۷۳۲، ۶۲۹، ۶۱۰، ۱۹۹
۶۶۷	حسن و زیبائش: ۹۷۰، ۵۹۱، ۵۷۰، ۲۰۳، ۱۳۱۵، ۱۲۹
۶۶۸	حسب و نسب: ۱۰۳۲، ۹۹۵، ۹۷۱
۶۶۹	حسب و نسب: ۱۰۵۵، ۱۰۵۴، ۹۰۱، ۶۵۹، ۴۶۳، ۱۹۴



حضرت مریم علیہا السلام کو دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت	۶۱۹: ۶۲۰
دی: ۸۴۴	۷۵۰: حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی تیار کرنے کا حکم
حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب 'عزیز مصر کی بیوی'	۷۵۰: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویاں نافرمان تھیں: ۱۰۵۹
خواب کی تعبیر کا تذکرہ: ۱۳۶۸، ۳۷۵، ۳۷۷، ۳۷۸	۳۴۹: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا جو دی پہاڑی پر ٹھہرا
حق مر مقرر ہونے کے بعد باہمی رضامندی سے کسی پیشی پر کوئی گناہ نہیں: ۹۱۵	۷۵۰: حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ کی وصیت: ۵۲۰، ۵۲۱
حق کی ثبات: ۹۷۹	۷۵۰: حضرت عزیر علیہ السلام کا تباہ شدہ گاؤں سے گزرنے کا واقعہ: ۷۹۷
حق کی خدمت: ۸۷۹	۷۵۰: حضرت ایوب علیہ السلام نے پاؤں مارا تو چشمہ پھوٹا جس کے پانی سے بیماری دور ہو گئی: ۱۲۰
حق بات کہنے کا حکم: ۸۸۳، ۵۷۵، ۸۸۷، ۸۹۰، ۹۰۰	۱۱۶: حضرت داؤد علیہ السلام کا دنیوں (عورتوں) کا ذکر: ۱۱۶
۱۱۵۹، ۱۱۱۸	۲۶۱: حضرت سلیمان علیہ السلام پر ندوں کی بولی جانتے تھے: ۲۶۱
۸۹۶، ۸۲۳، ۸۱۸، ۱۳۱، ۵۲: حق کے خلاف زیادتی	۴۶۷: حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا واقعہ: ۴۶۷
۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۳، ۸۹۳، ۷۸۹: حق مراد کرنے کا حکم	۴۶۷: حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے جنوں انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے جن کو روک روک کر رکھا جاتا تھا: ۲۶۱
۹۱۵، ۹۱۳	۱۱۸: حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم کے ماتحت ہوائیں چلتی تھیں
۹۲۴، ۹۱۷، ۹۰۶، ۶۹۸: حقوق العباد	۲۴۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا مکالمہ: ۲۴۲
۲۰۹۵، ۲۳۳، ۱۹۸، ۱۶۲، ۱۳۵، ۸۰، ۵۹: حقیقت دنیا	۵۸۳، ۵۸۵: حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہم السلام کا قصہ:
۵۲۳، ۴۹۹، ۴۶۳، ۴۱۶، ۴۰۹، ۳۴۳، ۳۲۱، ۳۱۶	۵۸۳، ۵۸۵: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات: ۱۳۷
۶۱۳، ۵۷۹، ۵۷۰، ۵۵۳، ۵۵۱، ۵۳۴، ۵۲۶	۱۹۸، ۵۳، ۲۶۷، ۳۰۲، ۳۱۳، ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۵۵: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے عصا کو پتھر پر مار کر بارہ چستے جاری کر دیئے: ۷۳۶
۸۳۶، ۷۷۸، ۷۷۶، ۷۱۶، ۶۸۸، ۶۵۹	۵۸۳: حضرت خضر علیہ السلام کو علم دیا گیا: ۵۸۳
۱۱۳۲، ۹۹۷، ۹۸۲، ۹۷۳، ۸۷۹، ۸۷۷	۸۳: حضرت آدم علیہ السلام کی نافرمانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ انکی برہنگی ان پر ظاہر ہو گئی اور لگے اپنے اوپر بہشت کے پتے چپکانے: ۲۳۳
۴۵۶، ۱۷۷: حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں: ۴۵۶، ۱۷۷	۹۰۱ (شرح ۹۰۲): حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ: ۲۳۲
۹۴۱، ۸۸۸، ۸۷۱، ۸۰۲، ۷۸۶، ۶۱۶: حکمت و دانائی	
۱۰۲۵، ۸۲۶، ۷۶۶، ۶۱۳، ۱۳۱: حلال	
۷۸۵: حلالہ	
۴۵۵، ۴۰۲، ۴۰۰، ۳۱۳، ۳۰۲، ۲۶۷، ۱۹۸، ۵۳: حمد	
۹۷۸، ۵۰۱، ۴۹۲	
۹۹۵، ۹۹۳، ۷۱۸، ۶۸۵: حور و غلمان شراب طہور وغیرہ کا تذکرہ	
۳۰۲، ۱۹۹، ۱۸۳، ۱۵۵، ۱۲۹، ۹۴: حیات بعد از ممات	
۱۰۶۱، ۱۰۲۸، ۷۹۷، ۵۷۹، ۵۵۲، ۵۵۱	
۷۸۳: جہنم کے دوران بیوی سے تعلقات	



۴۴۰	خودکشی کی مذمت: ۹۱۷'۳۰۰	۴۵۱	خاتم النبیین: ۸۹۱'۴
۴۴۱	خول کا واقعہ: ۱۰۴۵	۴۵۲	خاندان اور اس کے حقوق: ۷۷۹'۶۶۶'۲۹۷'۱۹۲
۴۴۲	خون کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں:	۴۵۳	خاندان کے سربراہ کی ذمہ داری: ۱۰۶۳'۹۷۸'۹۱۹'۸۸
۴۴۳	خیانت: ۸۸۲'۸۸۱'۸۲۸	۴۵۴	خدا اگر زیادہ ہوتے تو ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کر لیتے: ۶۵۷'۶۳۵
۴۴۴	خیانت کرنے والوں کے لیے ناکامی ہے: ۸۷۱'۳۷۸	۴۵۵	خدا ہرے بھرے درختوں سے آگ پیدا کر دیتا ہے:
۴۴۵	خیرات: ۷۲۱'۶۰۶'۴۷۳'۲۸۴'۱۸۱'۶۰'۴۹	۴۵۶	خدا کی قدرت مردہ کو زندہ سے نکالنے زندہ کو مردہ سے: ۱۸۵'۱۸۴
۴۴۶	خیرات دینے کا حکم: ۷۹۵	۴۵۷	خدا اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا: ۵۷۵
۴۴۷	خیرات کا ثواب سات سو گنا: ۸۰۰'۷۹۹	۴۵۸	خدا ان کے اعمال پر ان سے مواخذہ کرنے لگے تو ان پر جلد عذاب بھیج دے مگر ان سے ایک وعدہ مقرر ہے: ۶۰۳'۵۸۲
۴۴۸	خیرات جتا کر برباد نہ کرو: ۸۰۰	۴۵۹	خدا کا ڈر پیدا کرو تا کہ تمہیں فلاح حاصل ہو: ۷۷۳
۴۴۹	خیرات بغیر خسارے کے تجارت ہے: ۲۰۳	۴۶۰	خیر و فروخت کے وقت بھی گواہ کر لیا کرو: ۸۰۷
۴۵۰	خیرات دینے والے بے خوف اور بے غم ہونگے: ۸۰۴	۴۶۱	خیش و طیب: ۱۱۱۱'۱۰۱۵'۹۰۶'۸۷۴'۸۰۲'۸۰۱
۴۵۱	خیر خواہی و نصیحت: ۶۱۶'۳۵۰'۱۴۱'۱۳۹'۱۳۸	۴۶۲	خیرہ کی حالت میں نماز: ۷۸۹
		۴۶۳	خلافت: ۱۰۲۳'۷۹۱
۴۵۲	دائیں بازو والے جنت کے کونے باغ میں ہوں گے:	۴۶۴	خلع: ۹۴۵'۹۱۳'۷۸۵
۴۵۳	درخت: ۷۷۶'۲۳۵'۵۲	۴۶۵	خواہش پرستی کی مذمت: ۲۸۳'۲۱۴'۱۹۲'۱۱۷
۴۵۴	درست دین: ۵۲۱'۷۳	۴۶۶	خوراک: ۹۸۵'۹۶۹'۹۴۷'۹۱۶'۷۵۲'۶۹۸'۶۵۲
۴۵۵	درندے کا پھاڑا ہوا گوشت حلال ہے بشرطیکہ مرنے سے پہلے ذبح کر لیا جائے: ۱۰۸۱	۴۶۷	خوش گفتاری: ۸۷۱'۵۱۴'۳۰۴
۴۵۶	دریاؤں اور تہوں کا ذکر: ۹۷۱'۷۳۹'۵۹۳'۲۰۰'۱۹۴	۴۶۸	خوشبودار پتھول: ۹۸۸
۴۵۷	دست درازی کا بدلہ لینے کی حد: ۷۷۳	۴۶۹	خود ستائی: ۹۲۲
۴۵۸	درتھن: ۱۱۰۸'۱۱۰۶'۱۱۰۱'۱۰۸۵'۱۰۴۲'۹۰۱'۵۱۴		
۴۵۹	دشمنوں سے سلوک: ۱۰۸۵'۱۰۸۱'۵۱۴		
۴۶۰	دعا و استعاذہ و استعانت: ۱۹۶'۱۵۷'۱۰۹'۷۷'۷۷		
۴۶۱	دریاؤں اور تہوں کا ذکر: ۹۷۱'۷۳۹'۵۹۳'۲۰۰'۱۹۴		
۴۶۲	دست درازی کا بدلہ لینے کی حد: ۷۷۳		
۴۶۳	درتھن: ۱۱۰۸'۱۱۰۶'۱۱۰۱'۱۰۸۵'۱۰۴۲'۹۰۱'۵۱۴		
۴۶۴	دشمنوں سے سلوک: ۱۰۸۵'۱۰۸۱'۵۱۴		
۴۶۵	دعا و استعاذہ و استعانت: ۱۹۶'۱۵۷'۱۰۹'۷۷'۷۷		
۴۶۶	دریاؤں اور تہوں کا ذکر: ۹۷۱'۷۳۹'۵۹۳'۲۰۰'۱۹۴		
۴۶۷	دست درازی کا بدلہ لینے کی حد: ۷۷۳		
۴۶۸	درتھن: ۱۱۰۸'۱۱۰۶'۱۱۰۱'۱۰۸۵'۱۰۴۲'۹۰۱'۵۱۴		
۴۶۹	دشمنوں سے سلوک: ۱۰۸۵'۱۰۸۱'۵۱۴		

۸۱۲	دوسرے بے حیائی کریں تو سزا دو: ۹۱۳	'۶۳۰'۶۱۹'۵۵۷'۵۰۲'۵۰۱'۴۹۳'۴۹۲'۳۸۷	۸۱۲	دوسرے بے حیائی کریں تو سزا دو: ۹۱۳
۸۱۳	دوزخ والے اہل جنت کو پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا اسلامیاتی	'۸۳۹'۸۳۱'۸۰۹'۷۶۲'۷۳۱'۷۰۹'۶۵۹'۶۳۳	۸۱۳	دوزخ والے اہل جنت کو پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا اسلامیاتی
	انڈین دو: ۱۳۵	۹۰۱'۸۷۸'۸۶۷		انڈین دو: ۱۳۵
۸۱۴	دوسرا کوئی مذہب قبول نہیں ہوگا: ۸۵۴	۱۱۳'۷۱۱'۵۱۰'۴۲۲'	۸۱۴	دوسرا کوئی مذہب قبول نہیں ہوگا: ۸۵۴
۸۱۵	دوسرے گھروں میں بغیر اجازت اور سلام کے بغیر داخل	۱۰۶۵'۷۵۲'۶۳۰'	۸۱۵	دوسرے گھروں میں بغیر اجازت اور سلام کے بغیر داخل
	نہیں ہونا چاہیے: ۱۰۱۶	۹۳۹		نہیں ہونا چاہیے: ۱۰۱۶
۸۱۶	دوسرے پر جو فضیلت دی ہے اسکے بارے میں حسد نہ	۹۶۳	۸۱۶	دوسرے پر جو فضیلت دی ہے اسکے بارے میں حسد نہ
	کرو: ۹۱۷			کرو: ۹۱۷
۸۱۷	دوسروں کے گھر آنے جانے کے آداب: ۸۹۶		۸۱۷	دوسروں کے گھر آنے جانے کے آداب: ۸۹۶
۸۱۸	دوبارہ زندہ ہونے پر انسان خیال کرے گا کہ وہ دنیا میں	۲۹۴	۸۱۸	دوبارہ زندہ ہونے پر انسان خیال کرے گا کہ وہ دنیا میں
	تو کوئی گھڑی بھر ہی رہا تھا: ۳۲۶	۲۸۷'۲۷۲'		تو کوئی گھڑی بھر ہی رہا تھا: ۳۲۶
۸۱۹	دوستی: ۸۳۹'۸۶۰'۸۸۱'۸۸۱'۹۰۱'۹۵۰'۹۵۰'۱۰۹۹'۱۱۰۱'۱۱۲۲	۶۹۲'۵۰۳'۳۳۰'۲۹۴'	۸۱۹	دوستی: ۸۳۹'۸۶۰'۸۸۱'۸۸۱'۹۰۱'۹۵۰'۹۵۰'۱۰۹۹'۱۱۰۱'۱۱۲۲
۸۲۰	دودھ گوبر میں سے نکلتا ہے: ۶۴۹'۶۰۳'	۶۸۳'۱۹۳'	۸۲۰	دودھ گوبر میں سے نکلتا ہے: ۶۴۹'۶۰۳'
۸۲۱	دولت غلط ہاتھوں میں نہ دی جائے: ۹۰۶	۶۹۹	۸۲۱	دولت غلط ہاتھوں میں نہ دی جائے: ۹۰۶
۸۲۲	دولت کی پائیزگی کے لئے اس میں غریبوں کا حصہ نکالنا	۸۰۰	۸۲۲	دولت کی پائیزگی کے لئے اس میں غریبوں کا حصہ نکالنا
	ضروری ہے: ۱۱۵۱	آزمائش میں ضرور ڈالا جائیگا: ۸۷۷		ضروری ہے: ۱۱۵۱
۸۲۳	دولت کی گردش و تقسیم: ۱۰۰۵	۸۰۱	۸۲۳	دولت کی گردش و تقسیم: ۱۰۰۵
۸۲۴	دولت ضائع کرنے کی چیز نہیں ہے: ۴۳۷'۴۰۲'۲۹۸'۱۹۵'	۸۰۲	۸۲۴	دولت ضائع کرنے کی چیز نہیں ہے: ۴۳۷'۴۰۲'۲۹۸'۱۹۵'
۸۲۵	دولت کی تنگی و فراخی خدا کے قانون کے مطابق ہوتی ہے: ۲۸۹	مقام ہے: ۹۶۳	۸۲۵	دولت کی تنگی و فراخی خدا کے قانون کے مطابق ہوتی ہے: ۲۸۹
۸۲۶	دولت کی تقسیم: ۹۱۷'۶۹۸'۶۰۶'۵۳۴'۲۹۸'۲۹۵'	۸۰۳	۸۲۶	دولت کی تقسیم: ۹۱۷'۶۹۸'۶۰۶'۵۳۴'۲۹۸'۲۹۵'
۸۲۷	دولت حاصل کرنے کے لئے جدوجہد: ۶۸۳'۵۳۹'	۸۰۴	۸۲۷	دولت حاصل کرنے کے لئے جدوجہد: ۶۸۳'۵۳۹'
	۱۰۷۱'۱۰۷۰'۷۰۷'۶۹۶'	۸۰۵		۱۰۷۱'۱۰۷۰'۷۰۷'۶۹۶'
۸۲۸	دولت اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت ہے: ۲۹۸'۲۳۴'۲۰۰'	سے برسیا پھر وہ زمین کی روئیدگی کے ساتھ جسے انسان اور	۸۲۸	دولت اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت ہے: ۲۹۸'۲۳۴'۲۰۰'
	۴۶۳'۴۳۷'۴۳۵'۳۹۳'۳۴۱'۳۰۶'۳۰۰'	حیوان کھاتے ہیں مل گیا: ۳۲۱		۴۶۳'۴۳۷'۴۳۵'۳۹۳'۳۴۱'۳۰۶'۳۰۰'
	۷۰۷'۷۰۱'۶۹۹'۵۶۶'۴۷۳'۴۷۳'۴۷۰'	۸۰۶		۷۰۷'۷۰۱'۶۹۹'۵۶۶'۴۷۳'۴۷۳'۴۷۰'
	۱۱۰۳'۱۰۲۲'۱۰۱۹'۹۹۸'۹۱۷'۷۷۹'۷۷۵'۷۱۵'	دنیا کی اکثریت کا کہاں لینے سے گراہ ہو جاؤ گے: ۴۲۸		۱۱۰۳'۱۰۲۲'۱۰۱۹'۹۹۸'۹۱۷'۷۷۹'۷۷۵'۷۱۵'
۸۲۹	دولت کا مقام و صرف: ۴۴۸'۴۴۸'۴۴۸'۴۴۸'	۸۰۷	۸۲۹	دولت کا مقام و صرف: ۴۴۸'۴۴۸'۴۴۸'۴۴۸'
	۸۶۰'۸۳۶'۸۱۷'۶۲۱'۵۷۹'۵۳۴'۵۲۶'	دو آدمیوں کا قصہ: ۵۷۸'۵۷۷'		۸۶۰'۸۳۶'۸۱۷'۶۲۱'۵۷۹'۵۳۴'۵۲۶'
	۱۰۴۴'۹۸۲'۹۷۳'۹۶۳'۹۳۴'۸۷۵'	۸۱۰		۱۰۴۴'۹۸۲'۹۷۳'۹۶۳'۹۳۴'۸۷۵'
	۱۱۳۲'۱۱۳۰'۱۰۶۳'	دو دونوں میں سات آسمان بنائے: ۵۰۹		۱۱۳۲'۱۱۳۰'۱۰۶۳'
۸۳۰	دولت راہ خدا میں خرچ کرنے کیلئے ہے: ۸۵۵	۸۱۱	۸۳۰	دولت راہ خدا میں خرچ کرنے کیلئے ہے: ۸۵۵

۸۳۱ دولت کو مفید کاموں میں خرچ کرنے کا حکم: ۷۱۶۰

۸۳۲ دولت ناجائز طریقہ سے حاصل نہ کی جائے: ۷۱۷۰

۸۳۳ دولت مند لوگ ہی پیغمبروں کی مخالفت کرتے رہے ہیں: ۴۷۲

۸۳۴ دھاتیں: ۱۱۳۰

۸۳۵ دیدار الہی: ۷۰۵

۸۳۶ دین: ۸۱۹

۸۳۷ دین میں فرقہ بندی کی ممانعت: ۷۵۳

۸۳۸ دین میں فرقہ بندی اور تقسیم کرنیوالوں سے تعلق قائم نہ کرو: ۴۴۲

۸۳۹ دین میں جبر نہیں: ۷۹۵

۸۴۰ دین فروشی: ۸۷۷

۸۴۱ دین کے احکام میں کسی قسم کی تنگی نہیں: ۱۰۴۱

۸۴۲ دین کو دوسرے تمام دینوں پر غالب کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے: ۱۰۶۵

۸۴۳ دین کی تکمیل: ۱۰۸۱

۸۴۴ دین کی اشاعت کا صلہ نہیں لیا جاسکتا: ۴۷۵

۸۴۵ دین کے لئے تکالیف اٹھانے کا صلہ: ۸۷۹

۸۴۶ ڈرنے والوں کو نصیحت ہوئی ہے: ۴۱۹

۸۴۷ ڈرنے والوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے: ۸۵۱

۸۴۸ ذکیں: ۱۰۹۲

۸۴۹ ذاتی ذمہ داری: ۹۰۰

۸۵۰ ذبح: ۴۲۹

۸۵۱ ذبح کا طریقہ: ۱۰۳۲

۸۵۲ ذرا بھل و حرکت: ۵۹۳

۸۵۳ ذکر سے منہ پھیرنے والے کیلئے عذاب دوزخ: ۱۷۳

۸۵۴ ذکر الہی: ۱۱۸

۸۵۵ ذکر سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے: ۹۸۳

۸۵۶ ذکر سے غافل نہ ہونے کی تاکید: ۱۷۰

۸۵۷ ذکر خدا اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے کرو: ۸۷۸

۸۵۸ ذوالقرنین کا واقعہ: ۵۸۸

۸۵۹ رات اور دن: ۱۳۶

۸۶۰ رات پردہ ہے: ۶۸۳

۸۶۱ راست باز لوگوں کے ساتھ رہو: ۱۱۵۹

۸۶۲ راہی و رعایا کے باہمی تعلقات: ۹۲۳

۸۶۳ رب کی رحمت دنیا کے اس مال سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں: ۵۳۴

۸۶۴ رب کا عطا کردہ رزق بہتر اور باقی رہنے والا ہے: ۲۴۳

۸۶۵ رجوع الہی: ۱۰۱

۸۶۶ رحمت: ۱۳۶

۸۶۷ رحم دلی: ۱۰۸۰

۸۶۸ رویت ثابت: ۱۱۰۳

۸۶۹ رو شرک: ۷۷۸

۸۷۰ رزق: ۱۱۰۸

۸۷۱ رزق من جانب اللہ: ۹۹۸

۸۷۲ رزق و مال کی خواہش پوری ہونے پر خیرات کے بند کو اپنا



۹۱۸	زیادتی علم کیلئے دعا: ۲۳۱	۹۲۲	بچے لوگوں ساتھ دو: ۱۱۵۹
۹۱۹	زیادتی نہ کرنے کا حکم: ۱۰۵۲، ۱۱۶	۹۲۳	سخت و قیاضی: ۷۶۸، ۷۷۹، ۷۸۹
۹۲۰	زیادتی نہ کرو بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا: ۷۷۳	۹۲۴	سرکش عورت سے برتاؤ: ۹۱۸، ۹۱۹
۹۲۱	زیب وزینت: ۱۳۱، ۵۷۹، ۵۷۵	۹۲۵	سرگوشی: ۹۳۱، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷
۹۲۲	زیب و زینت اور تیل: ۶۳۸، ۶۳۹	۹۲۶	سزا دیتے وقت ہر گز رحم نہ آئے: ۱۰۱۱
۹۲۳	زیور: ۲۰۰، ۵۳۲، ۵۷۵، ۵۹۳	۹۲۷	سستی: ۸۱، ۲۹۵، ۵۸۹، ۶۳۶
۹۲۴	ساقوں آسمان اور زمین اور جو اسے مانتے ہیں وہ سب کے سب اسکی تسبیح کرتے ہیں: ۳۰۲	۹۲۸	سفارش: میں حصہ: ۹۳۰، ۹۳۹
۹۲۵	سائے دائیں سے اور بائیں سے لوٹتے رہتے ہیں اللہ کے سامنے جھکتے اور عاجزی اظہار کرتے ہیں: ۶۰۰	۹۲۹	سفر: ۷۷۰، ۷۷۱، ۸۰۷، ۹۲۱
۹۲۶	سایہ بھی سجدہ کرتا ہے: ۶۰۷، ۹۷۹	۹۵۰	سفر یا بیماری کے دوران روزہ کی قضا: ۷۷۰
۹۲۷	سایہ سورج کے باعث گھٹتا بڑھتا ہے: ۱۹۳	۹۵۱	سفر میں حادثہ سے موت کے امکانات: ۸۷۰
۹۲۸	سائل اور غربا کے ساتھ کیسا برتاؤ کرو: ۲۹۸	۹۵۲	سفر کے دوران وصیت: ۱۱۱۲
۹۲۹	سب اشیاء کے جوڑے پیدا کئے: ۱۸۰، ۵۶۶	۹۵۳	سکر اور موت سے حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے: ۱۰۳
۹۳۰	سبقت: ۱۶۱، ۱۶۲، ۷۳	۹۵۴	سلسبیل: ۹۹۵
۹۳۱	ستارے: ۱۰۸، ۲۳۹، ۲۳۳، ۵۹۳، ۵۹۴، ۱۰۳۰	۹۵۵	سلام کا جواب دینا تحفہ ہے: ۹۳۰، ۱۰۲۵
۹۳۲	ستارے صرف پہلے آسمان پر مزین کئے گئے: ۵۰۹	۹۵۶	سنت الہی: ۲۰۸، ۲۰۹، ۵۰۲، ۸۹۱، ۱۰۷۷
۹۳۳	سب تدابیر کا اللہ ہی مالک ہے اسے معلوم ہے کہ ہر ایک تشفی کیا کر رہا ہے: ۹۸۷	۹۵۷	سورۃ نور کے احکام کو فرض قرار دیا گیا ہے: ۱۰۱۱
۹۳۴	سجدہ سورج چاند کو نہیں صرف خدا کو ہے: ۵۱۴	۹۵۸	سوجونیک ٹل کر یگا اور مومن بھی ہوگا اسکا عمل ضائع نہیں جائیگا: ۶۳۶
۹۳۵	سجین کیا ہے: ۷۱۸	۹۵۹	سوجن لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف سے سخت ہیں انکے کیلئے خرابی ہے: ۸۲۲، ۸۲۱
۹۳۶	سج: ۳۸۲، ۷۸۸، ۸۹۰، ۱۱۱۸	۹۶۰	سود لینے کی ممانعت: ۶۹۸، ۸۰۳، ۸۶۳، ۹۵۲
۹۳۷	سج کو چھوٹ کا جامہ نہ پہناؤ: ۷۳۱	۹۶۱	سود کو حرام اور بیع کو حلال فرمایا: ۸۰۳
۹۳۸	سج باطل پر غالب رہتا ہے اور باطل کو کچل دیتا ہے: ۵۲۳	۹۶۲	سود اور زکوٰۃ میں فرق: ۸۰۳
۹۳۹	سج بات کہنے سے خدا اعمال سنوار دے گا: ۹۰۰	۹۶۳	سود اور تجارت میں فرق: ۸۰۳
۹۴۰	سجے دل سے گمانی ہوئی قسموں کا حساب دینا: ۸۲	۹۶۴	سورج اور چاند گردش میں ہیں: ۹۸۸
۹۴۱	سجے ہونوں کی خوبیاں: ۱۱۵۵، ۸۱۰	۹۶۵	سورج: ۱۳۶، ۱۸۰، ۱۵۳، ۷۷۵، ۱۰۳۰
		۹۶۶	سورج مسلسل مقررہ راستہ پر چل رہا ہے: ۱۸۰
		۹۶۷	سورج اور چاند اللہ نے انسانوں کیلئے م میں نکادے ہیں: ۶۲۹، ۵۹۳
		۹۶۸	سونا چاندی جمع کرنا عذاب الیم ہے: ۱۱۳۰
		۹۶۹	سیاسی قوت اللہ تعالیٰ کی تہمت ہے: ۱۰۲۳، ۱۰۸۹

۹۳۰'۲۸۵'۸۰: شفاعت ۹۸۸	۱۰۳۵'۷۷۳: سیاسی قوت کے مقاصد ۹۲۹
۴۰۰'۲۹۷: شفقت ۹۸۹	۲۷۴'۲۶۳'۲۵۱: سیاسی قوت کا غلط لور ناجائز استعمال ۹۷۰
۱۱۰ - ۱۰۹: شق القمر ۹۹۰	۹۷۲'۹۷۱
۱۱۱۰'۱۰۸۱: شکار ۹۹۱	۱۰۸۰'۸۷۱'۷۹۱'۲۵۶: سیاسی قوت کی شرائط ۹۷۱
۴۷۷'۳۶۷'۲۷۰'۲۶۴: شکر گزار ۹۹۲	۷۸'۷۰'۶۹'۶۶'۶۴'۴۰: سیرت النبی ﷺ ۹۷۲
۱۰۸۵'۹۵۰'۷۶۱'۶۲۸'۶۲۲'۶۰۷	۱۰۷۹'۸۹۶'۸۷۱'۷۵۹'۵۷۰'۴۰۹'۳۸۷
۴۸۹'۴۵۸: شکر کرنا حکم ۹۹۳	۱۱۶۱'۱۱۳۹'۱۱۳۲'۱۰۸۷'۱۰۸۰
۱۰۵۵'۱۰۵۴'۱۰۲۸'۹۷۹'۹۶۲'۴۰: شکر ۹۹۴	۸۶۵'۷۰۱: سیر و سیاحت ۹۷۳
۴۲۸'۳۳۳'۳۳۷: شکر کرنیوالوں میں سے نہ بنو ۹۹۵	ش
۴۲۴'۳۱۵: شمس و قمر گنتی ماہ و سال کے حساب سے ۹۹۶	۱۸۴: شاعری کی مذمت ۹۷۴
۸۷۱'۵۲۶: شوریٰ ۹۹۷	۹۷۵: شاعر کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں اکثر وہ باتیں کہتے جو خود نہیں کرتے ۲۵۶
۴۴۴'۳۹۳'۱۷۳: شہاب ثاقب ۹۹۸	۸۹۸: شاید قیامت قریب آگئی ہو ۹۷۶
۹۲۷'۹۲۶'۸۷۸'۸۷۲'۸۷۱'۷۶۲: شہادت ۹۹۹	۵۴۶'۴۴۷'۲۳۷: تہجرت قوم ۹۷۷
۱۱۵۲'۹۶۷'۹۶۲	۹۷۸: شراب اور قمار بازی میں برائیاں انکے فائدوں سے بڑھ کر ہیں لہذا حرام ہیں ۷۸۱
۸۰۷: شہادت کو چھپانا نہیں چاہیے ۱۰۰۰	۱۱۰۸'۹۹۴'۹۲۱'۷۸۱'۷۱۸'۴۴۷: شراب ۹۷۹
۱۰۱۳: شہادت کے بغیر یقین گناہ ہے ۱۰۰۱	۱۸۶'۱۷۵'۱۷۰'۱۶۹'۱۳۱'۷۸'۷۳: شرک ۹۸۰
۱۰۰۲: شہد کی مکھی کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگ کی ہوتی ہے اس میں لوگوں کی شفا ہے ۲۰۴	۴۴۲'۴۳۹'۴۳۸'۴۱۹'۴۰۵'۳۳۹'۲۵۶
۱۰۰۳: شہد میں شفا ہے ۹۶۹'۶۰۴	۵۱۴'۵۰۳'۴۸۹'۴۸۴'۴۸۲'۴۷۹'۴۷۶
شہدے ہوئے نہیں ہیں بلکہ ان کو رزق ملتا ہے:	۷۱۴'۷۰۷'۶۹۸'۶۲۸'۶۰۶'۶۰۱'۵۹۰'۵۵۹
۸۷۲'۸۷۱	۱۰۳۳'۹۷۸'۹۲۲
۱۰۰۵: شہید کا سود اللہ سے ہے ۱۱۵۵	۱۱۰۴'۹۴۲: شرک کی سزا ۹۸۱
۶۵۹'۴۲۹'۴۲۸'۲۵۶'۲۰۸'۱۲۹: شیاطین ۱۰۰۶	۱۱۰۴: شرک کرنے والوں پر جنت حرام ہے ۹۸۲
۶۱۱: شیاطین تسلط ۱۰۰۷	۱۰۱۶: شرم و حیا ۹۸۳
۸۰۲: شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا اور بے کام کی ترغیب دیتا ہے ۱۰۰۸	۵۵۰'۵۴۹'۵۲۳'۵۲۱'۵۲۰: شریعت ۹۸۴
۱۰۰۹: شیطان کی خصلت ۱۰۰۸	۶۰۹'۱۰۹۶'۱۰۴۱'۸۵۶'۷۵۹'۷۵۶
۸۲۲: شیطان جنگ بدر میں تھا پھر بھاگ گیا ۱۰۱۰	۱۰۸۱'۱۰۳۳'۱۰۳۲'۷۷۵'۷۶۲: شفا بر اللہ ۹۸۵
۱۰۱۱: شیطان کے فریب سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے ۵۱۴	۶۷۸'۲۵۶'۱۸۴: شعراء ۹۸۶
۳۰۴'۲۳۲'۱۹۸'۱۸۳'۱۲۷: شیطان بنی آدم کا دشمن ہے ۱۰۱۲	۱۱۲۲'۶۰۴'۵۱۴'۳۲۹'۳۰۹'۲۴۷: شفا ۹۸۷
۷۷۶'۷۶۶'۵۸۰'۵۳۸'۴۳۶	

۱۰۳۱	صلح حدیبیہ: ۱۰۷۲ تا ۱۰۷۳	۱۰۱۳	صلح حدیبیہ: ۱۱۰۲ تا ۱۱۰۳
۱۰۳۲	صلح حدیبیہ میں مصالحت تھی: ۱۰۷۲ تا ۱۰۷۳	۱۰۱۴	صلح حدیبیہ اور اولاد بخت میں نیکیوں کے ساتھ مل جائیں گے: ۹۲۳ تا ۹۲۴
۱۰۳۳	صدر رحمی: ۹۸۲ تا ۹۸۱	۱۰۱۵	صاحب فضل کو رشتہ داروں اور محتاجوں کے ساتھ ناراضگی کی حالت میں بھی خرچہ دینا چاہیے: ۱۰۱۲
۱۰۳۴	صلوٰۃ و زکوٰۃ: ۳۶ تا ۳۹، ۵۲، ۵۹، ۶۹، ۷۲، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰		
۱۰۳۵	صنعت: ۶۰۷ تا ۶۰۸	۱۰۱۶	صبح و شام: ۸۹۳ تا ۸۹۴
۱۰۳۶	صویر اسرافیل: ۱۸۳ تا ۱۸۴	۱۰۱۷	صبر و علو ہمت: ۵۰ تا ۵۱
۱۰۳۷	۶۸۳ تا ۶۸۴	۱۰۱۸	صبر کرنے کی تقنین اور اس کا اثر: ۱۴۳ تا ۱۴۴
۱۰۳۸	ضبط گفتگو: ۱۰۳	۱۰۱۹	صبر کرنا اور قصور معاف کر دینا ہمت کا کام ہے: ۵۲۶
۱۰۳۹	ضمانت: ۳۸۲	۱۰۲۰	صحابہ کرامؓ ذکر: ۵۹ تا ۶۰
۱۰۴۰	ضرورت مندوں کے ساتھ سلوک: ۲۹۸ تا ۲۹۹	۱۰۲۱	صحیح احکام چھپانے کی سزا: ۶۲ تا ۶۳
۱۰۴۱	طاغوت: ۹۰ تا ۹۱	۱۰۲۲	صدقات شعاری: ۲۱۳ تا ۲۱۴
۱۰۴۲	طاہریت: ۹۲ تا ۹۳	۱۰۲۳	۸۸ تا ۸۹
۱۰۴۳	طہارین کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں: ۵۲۳	۱۰۲۴	صدقات: ۶۲ تا ۶۳
۱۰۴۴	طعام کن گھروں سے کھا سکتے ہیں اور آداب طعام: ۱۰۲	۱۰۲۵	۱۱۵
۱۰۴۵	طعام اہل کتاب: ۱۰۸۲	۱۰۲۶	صدقہ خیرات دینے کا حکم: ۸۰۲
۱۰۴۶	طعن فی الدین: ۱۱۲ تا ۱۱۳	۱۰۲۷	صراط مستقیم: ۵۳ تا ۵۴
۱۰۴۷	طعنہ زنی نہ کرو: ۱۰۵۳	۱۰۲۸	۸۵۲ تا ۸۵۳
۱۰۴۸	طغیان: ۸۷ تا ۸۸	۱۰۲۹	صفا اور مرد کی سنی: ۶۲ تا ۶۳
۱۰۴۹	طلاق: ۸۷ تا ۸۸	۱۰۳۰	صلح حدیبیہ کو خدا نے فتح فرمایا: ۱۰۷۲ تا ۱۰۷۳
۱۰۵۰	طلاق کے تمام دارج: ۸۷ تا ۸۸		
۱۰۵۱	طلاق کن اوقات میں دینی چاہیے: ۹۹۸		
۱۰۵۲	طلاق کے بعد دوسری شادی کی آزادی: ۷۸ تا ۷۹		

(بقیہ صفحہ ۱۲۳۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمام رسولوں اور نبیوں کی سروری و سرداری ہمارے پیغمبر
میں مکرم رسول محترم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی اسی طرح تمام الہامی کتب
میں سے قرآن حکیم کو ممتاز اور بلند درجہ عطا فرمایا۔

علوم و معارف، حقائق و معانی اور اسرار و رموز کے سمندروں کو قرآن مجید کے
حرفوں اور لفظوں میں اس طرح سمویا گیا کہ اس کا ایک ایک لفظ اللہ اور اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائیوں پر دلیل کامل اور برہان ناطق بن گیا۔

پہلے آنے والے رسول خود بھی محدود زمانے کے لئے تھے اور ان پر اترنے والے
صحیفے بھی محدود زمانوں کے لئے ہدایت کے سرچشمے بنائے گئے۔ اسی لئے ان رسولوں کی
سیرتوں اور ان صحیفوں کے لفظوں کو محفوظ رکھنے کی ضرورت نہ پڑی۔

ہمارے رسول سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چونکہ تا
قیامت ساری انسانیت کا مقتدی و رہنما بنا کر بھیجا گیا اور قرآن پاک کو آنے والے تمام
زمانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کا مصدر و منبع بنایا گیا اس لئے مشیت ایزدی نے سیرت
مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم دونوں کی حفاظت کا بہترین انتظام فرمایا۔
یہی وجہ ہے کہ صدیوں پہ صدیاں گزر جانے کے باوجود اس سراج منیر کی کرنوں کو

الْحَادِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْهَيْبَةُ الْعَلِيَّةُ الْوَالِي - الْمُرْتَضَى الْوَكِيلُ الْبَلَاءُ - الْمُسْتَعِينُ

الْحَبِيبُ
الرَّزِيقُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَارِئُ
النُّورُ
التَّائِبُ
الْقَبِيضُ
الْمَغْنَمُ
الْمَجَامِعُ
الْمُسَيْطِرُ
مَالِكُ
الْمَلِكُ
الرَّؤُفُ
الْغَفُورُ
الْمُنْتَقِمُ
الْتَوَكُّلُ
الْبَرُّ
الْمُتَعَالِي
الْوَالِي
الْبَابِئُ
الْقَادِرُ
الْأَجْرُ
الْأَوَّلُ
الْمَوْجِدُ
الْمَقِيمُ
الْمُعْتَدِلُ
الْقَادِرُ
الْقَصْدُ
الْوَالِدُ
الْخَلْقُ
الْحَبِيبُ
الْبَعِيثُ
الْمُدَيِّنُ

الْوَعَابُ
الرَّزَاقُ
الْفَتَاحُ
الْعَلِيمُ
الْقَابِضُ
الْبَاسِطُ
الْمُخَافِضُ
الرَّافِعُ
الْمُنْزِلُ
الْمُزِيلُ
الْمُنْبِتُ
الْمُغْنِمُ
الْعَدْلُ
الْبَطِيفُ
الْمُخَيَّرُ
الْمُؤَلِّمُ
الْعَظِيمُ
الْغَفُورُ
الشُّكُورُ
الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ
الْحَنِيفُ
الْقَبِيضُ
الْمُسَيْبُ
الْمُجَلِّبُ
الْمُكْرِمُ
الرَّزِيقُ
الْحَبِيبُ
الْوَسِيعُ
الْحَكِيمُ
الْمُؤَدِّدُ
الْمُؤَيِّنُ
الْحَقُّ
السَّيِّدُ

مجلس دینی کی سعادت حاصل کی ہے۔

جس طرح قرآن پاک کا عدد ۹ اور اس کا متن بھی ۹ ہے اسی طرح قرآن پاک میں ۱۹ کا ہندسہ اور کائنات میں ۳ کا ہندسہ چھلایا ہوا ہے۔ چنانچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے الفاظ بھی ۱۹ ہیں اور عدد بھی ۱۹ ہیں۔ حقانیت قرآن الحکیم علم الاعداد کی روشنی میں آپ نے انتہائی محنت شاقہ سے زیر نظر کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ یہ انہی کا حصہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی اس محنت شاقہ سے تالیف کردہ کتاب سے ناظرین کے علم الاعداد اور روحانیت کے باطنی فیض میں اضافہ کرے اور مخلوق خدا کی رہنمائی کا ذریعہ بنائے آمین۔

عالمجانب الشیخ صاحبزادہ محمد سلیم شاہی صاحب مدظلہ العالی خلف الرشید عالمجانب الشیخ صاحبزادہ عبدالحکیم شاہی جو کہ حضور تاج العارفين قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شاہی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دسویں پشت میں ہیں آپ کے متعلق حضور تاج العارفين حضرت الشیخ عبدالنبی شاہی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ناچیز کو ۱۹۸۳ء میں بشارت دی کہ محمد سلیم شاہی کو ہم نے اپنا نائب اور خلیفہ مجاز نامزد کیا ہے۔ آپ یہ پیغام محمد سلیم شاہی کو پہنچادیں۔ چنانچہ صبح میرے مطب میں ایک مریضہ آئی جب میں نے ان کا اسم دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں بیگم حفیظ الرحمن شاہی ہوں تو مجھے فوراً رات کی بشارت کا خیال آگیا۔ میں نے اسی وقت ان سے دریافت کیا کہ بی بی صاحبہ آپ صاحبزادہ محمد سلیم شاہی کو جانتی ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ہمارے عزیز ہیں میں ان کو خوب جانتی ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ ان کو میرا یہ پیغام دے دیں کہ حکیم عرشی نے آپ کو یاد کیا ہے انہوں نے جناب شاہی صاحب کو میرا پیغام پہنچادیا۔ دوسرے روز محمد سلیم شاہی صاحب مدظلہ العالی تشریف لے آئے۔ اس وقت آپ کلین شیو تھے یعنی واٹر می وغیرہ نہیں تھی۔ میں نے دوران ملاقات جناب محمد سلیم شاہی صاحب کو مبارک بلا پیش کی اور بشارت سنائی کہ تاج العارفين قطب الاقطاب حضرت الشیخ عبدالنبی شاہی

الوعاء
الرزاق
الفتاح
العلیم
القابض
الباسط
الخافض
الذاب
الذاب
المغنی
الجامع
المقیط
مابک
الملك
التوفيق
الغفور
المتقن
التراب
البرک
المتعالی
الواحد
الباطن
القادر
الاحد
الاول
المؤيد
المقیم
المقدر
القادر
الصمد
الوحيد
خالق
الحي
المعنی
الشدید

الصور
الرشید
الوارث
المتالی
البدیع
المتالی
النور
التامی
الغنی
المتغنی
الجامع
المقیط
مابک
الملك
التوفيق
الغفور
المتقن
التراب
البرک
المتعالی
الواحد
الباطن
القادر
الاحد
الاول
المؤيد
المقیم
المقدر
القادر
الصمد
الوحيد
خالق
الحي
المعنی
الشدید

الساجد - الواحد القیوم - المیت البعید - المعنی الوالی - المنین - الوکیل - الباعث - المحسن

کہ ایک شخص کو حاکم وقت کا پروانہ ملتا ہے اور وہ ایسی زبان میں ہوتا ہے جس کے
ابجد سے بھی بیچارہ نا آشنائے محض ہے۔ یہی حال ہمارا ہے کہ قرآن پاک کو طاق یا
الماری میں بڑے ادب و احترام کے ساتھ رکھتے ہیں مگر ہم اس کی زبان کو جاننے سمجھنے
کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے بلکہ اس کی تعلیم سے یکسر بے بہرہ ہیں۔ اپنے طرز
عمل سے دوسرے مذاہب کے طریقوں کو اپناتے ہیں حالانکہ قرآن پاک کی تعلیم ہی
میں دین و دنیا پنہاں ہیں۔ جہاں جسم کو توانا و تندرست رکھنا ضروری ہے وہاں روح کو
بھی مردہ اور پڑ مردہ ہونے سے بچانا بھی از حد لازمی ہے۔

یہ ایک قدرتی امر ہے کہ ہر ماں باپ کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد
لائق ہو اور دنیا میں ان کا نام روشن کرے۔ اس خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ زندگی
کی تمام تر پونجی اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے
صرف کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اکثر لوگ حلال و حرام کی تمیز کو بھی یکسر بھول جاتے
ہیں۔ جو اولاد اپنے ماں باپ کی رہنمائی کے مطابق عمل کرتی ہے وہ کامران و کامیاب
ہوتی ہے اور جو اولاد اپنے ماں باپ کے تابع نہیں ہوتی وہ ساری عمر پریشان و پشیمان
ہی رہتی ہے یہی معاملہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان ہے۔ جس
نے اپنی مخلوق کی تعلیم و تربیت کیلئے اپنے انبیاء علیہم السلام اور رسول مبعوث فرمائے
اور انہیں کی زبان میں صحیفے اور الہامی کتابیں نازل فرمائیں تاکہ انسان ان پر عمل پیرا
ہو کر اپنی دنیوی و اخروی زندگی کے ثمرات سے بہرہ یاب ہو۔

آخر میں قرآن پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عربی زبان میں نازل فرمایا جو
انسان کیلئے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا سورۃ "ص" آیت ۲۹ میں
ارشاد ہے: **كُنْزٌ مِّنْ أَمْرِ رَبِّكَ لِتَدْرِكَ بِهِ الْبِرَّ وَتَذَكَّرَ أَهْلُهَا**
الالباب۔ یہ بابرکت کتاب (قرآن) ہے جو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کی طرف نازل کیا تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور عقلمند لوگ نصیحت حاصل
کریں۔

مندرجہ بالا فرمان ہائے خداوندی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ہندہ ناچیز قرآن پاک کی
۱۱۳ سورۃ مبارکہ کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح یہ عنوان "کنز القسی" (خزینہ آخرت)

السَّاجِدُ - الْوَالِدُ الْغَنِيُّ - الْبَيْتُ الْغَنِيُّ - الْوَالِدُ - الْمَسْتَعِينُ - الْوَالِدُ الْغَنِيُّ - الْبَيْتُ الْغَنِيُّ - الْمَسْتَعِينُ

آختر رسولی کے افادۃ الناس بلا معاوضہ پیش کر رہا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قبولیت تام عطا
الملا فرمائے۔ آمین۔

اس سے پیشتر چار کتابیں یعنی مجموعۃ الاسرار (مکتوبات شریف تاج العارفین
قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تذکرہ تاج
العرفین، جواہر شکر گنج و سلاسل انوار فی سیر الابرار اور کنز الطالبین من مرآة المتقین
کے افادۃ عام تقسیم فی سبیل اللہ کی جا چکی ہیں تاکہ نجات کا باعث بنیں۔

اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے بندۃ ناچیز کو اپنے خاص
فضل و کرم سے توفیق و سعادت عظیم بخشی کہ زیر نظر کتاب کو ترتیب نزول کی شکل
مکمل کر کے عوام الناس کی خدمت میں فی سبیل اللہ پیش کروں تاکہ میری اور
میرے معاونین کی دین و دنیا میں نجات کا باعث بن سکے۔ حقیقتاً یہ عظیم شرف و
سعادت محض میرے پیرو و مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت
سید محمد انبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کرم کا فیض و تصرف ہے جنہوں نے
فام الزہد کو عرصہ اڑھائی سو سال بعد یعنی سنہ ۱۹۸۳ء میں اپنا خلیفہ مجاز مقرر فرمایا اور

کے روز پیر بارہ بجے شب مورخہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۹۷ء کو اپنے ۲۷ سالہ عرس مبارک کے
موقع پر جلوہ افروز ہو کر نہ صرف مولف کو مبارک باد دی بلکہ بہ نفس نفیس اپنے سینہ
سے لگا کر مصافحہ بھی کیا۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا عین فضل و کرم ہے جسے
ظاہر چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

فیڈرل شریعت کورٹ کے چیف جسٹس عالیجناب میاں محبوب احمد صاحب نے
اپنی نجی اور سرکاری مصروفیات کے باوجود کتاب ہذا کی ”پیش لفظ“ رقم فرمائی جبکہ
الترمذی مولف کے پیر بھائی شیخ حضرت حکیم میاں عبدالغفور عرشی قادری مدظلہ العالی نے
تقریظ تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ میری اللہ تبارک و تعالیٰ سے صدق دل سے
وہ ہے کہ وہ ان حضرات کو دنیا و آخرت میں کامرانی اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔
سید المرسلین خاتم النبیین آنحضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

شکر
حسب
ضنی اللہ
نبی اللہ
ایمیں
صادق
نبی اللہ
توفیق
مشتودہ
مکتوبات شریف
تاج العارفین
قطب الاقطاب
حضرت عبدالنبی
شامی نقشبندی
رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی نگاہ
کرم کا فیض
و تصرف ہے
جنہوں نے
فام الزہد کو
عرصہ اڑھائی
سو سال بعد
یعنی سنہ ۱۹۸۳ء
میں اپنا خلیفہ
مجاز مقرر
فرمایا اور
کے روز پیر
بارہ بجے شب
مورخہ ۲۸
جولائی سنہ
۱۹۹۷ء کو
اپنے ۲۷ سالہ
عرس مبارک کے
موقع پر جلوہ
افروز ہو کر
نہ صرف مولف
کو مبارک باد
دی بلکہ بہ
نفس نفیس
اپنے سینہ
سے لگا کر
مصافحہ بھی
کیا۔ یہ اللہ
تبارک و تعالیٰ
کا عین فضل
و کرم ہے جسے
ظاہر چاہتا
ہے عطا کرتا
ہے۔
فیڈرل شریعت
کورٹ کے چیف
جسٹس عالیجناب
میاں محبوب
احمد صاحب نے
اپنی نجی اور
سرکاری
مصروفیات کے
باوجود کتاب
ہذا کی ”پیش
لفظ“ رقم
فرمائی جبکہ
الترمذی مولف
کے پیر بھائی
شیخ حضرت
حکیم میاں
عبدالغفور
عرشی قادری
مدظلہ العالی
نے تقریظ
تحریر کرنے
کی سعادت
حاصل کی۔ میری
اللہ تبارک و
تعالیٰ سے صدق
دل سے وہ ہے
کہ وہ ان
حضرات کو
دنیا و آخرت
میں کامرانی
اور اجر
عظیم عطا
فرمائے۔ آمین۔
سید المرسلین
خاتم النبیین
آنحضرت محمد
مصطفیٰ احمد
مجتبیٰ صلی
اللہ علیہ و آلہ
وسلم کا

والے گنہگار سرکش اور بدنام لوگوں کا جو لغو و انکار کی راہ پر چل رہے ہیں اب ہرگز کہنا نہ
 مانیں اور ان کے جھانے میں ہرگز نہ آئیں دین کے معاملہ میں مدد انت کیا معنی۔
 فرمایا اگر کوئی شخص مال و دولت رکھتا ہو، صاحب اولاد ہو، قوت و طاقت اور جتھ
 بندی کا مالک بھی ہو تو ضروری نہیں کہ وہ اتنا لائق بھی ہو جائے کہ اس کی ہریات کو مانا
 جائے اور خدا اور رسول کے احکام کے مقابلے پر اس کی رائے اور خیال کو بھی جگہ دی
 جائے۔
 فرمایا ایسے شخص یا اشخاص کو ہم دنیا میں ہی ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیتے ہیں۔ ولید
 بن مغیرہ قریش کا ایک سردار تھا جس میں یہ تمام اوصاف بد پائے جاتے تھے۔ فرمایا اے
 لوگو! مال و دولت اور جتھہ بندی کا ہونا انسان کی آزمائش کا ذریعہ ہے۔ انسان کو ان اشیاء
 پر مغرور نہیں ہونا چاہئے۔ ایسی آزمائشیں اس سے قبل بھی ہوتی رہی ہیں پھر ایک قصہ
 بیان فرمایا کہ ایک مخیر شخص کے بیٹے نہایت بخیل تھے ان کا ایک باغ تھا جب وہ پک کر تیار
 ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم اس میں سے بطور خیرات کے کسی کو کچھ نہیں دیں گے۔ ان
 میں سے بچھے بھائی نے کہا کہ اگر ہم نے ایسا کیا تو غلطی ہوگی۔ باپ کا طریقہ نیکو کاری پر
 مبنی تھا۔ فقیر فقراء کو دیں گے تو وہ دعا کریں گے ایسا ہرگز نہ کرو۔ مگر اکثریت نے یہی طے
 کیا کہ فقیروں کو کچھ نہ دیا جائے۔ اب انہوں نے سوچا کہ جب باغ میں فصل کاٹنے کو
 جائیں گے تو فقراء حسب عادت آ ہی جائیں گے پھر ان سے چھٹکارا مشکل ہوگا۔ لہذا
 بجائے دن کے رات کو چل کر پھل اتار لیں اور صبح ہونے تک تمام فصل گھر لے آئیں
 اس پر اتفاق ہو گیا اور ان کو صبح جا کر فصل کاٹ لانے کا اتنا یقین تھا کہ انشاء اللہ تک منہ
 سے نہ کہا چنانچہ وہ کچھ رات رہے اٹھے اور خوشی خوشی چل دیئے جب وہ وہاں پہنچے تو
 خلاف توقع وہاں کا منظر کچھ اور ہی دکھائی دیا۔ حیران و ششدر ہو کر رہ گئے اور کہنے لگے کہ
 ہونہ ہو ہم راہ بھول گئے ہیں مگر جب اوسان درست کر کے دیکھا تو سمجھے کہ نہیں راہ تو
 نہیں بھولے یہ تو ہماری قسمت پھوٹ گئی ہے۔ باغ ہی جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ اس پر
 جیسا کہ قاعدہ ہے وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ کوئی کہتا تم نے ایسا کہا تھا کوئی کہتا
 تم نے ایسا کہا تھا۔ اس بچھے بھائی نے کہا کہ بھائیو میں نے تم کو متنبہ کر دیا تھا۔ کہ یہ
 خطرناک قدم نہ اٹھانا مگر تم باز نہ آئے۔ یہ ہم سب کی غلطی ہے ہماری سرکشی اور غفلت

انہوں نے
 اللہ تعالیٰ سے
 دعا کی کہ
 تم کو
 اللہ تعالیٰ سے
 دعا کی کہ
 تم کو
 اللہ تعالیٰ سے
 دعا کی کہ
 تم کو
 اللہ تعالیٰ سے
 دعا کی کہ
 تم کو

اللہ تعالیٰ سے
 دعا کی کہ
 تم کو
 اللہ تعالیٰ سے
 دعا کی کہ
 تم کو
 اللہ تعالیٰ سے
 دعا کی کہ
 تم کو
 اللہ تعالیٰ سے
 دعا کی کہ
 تم کو

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جونا
مذموم
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
معدن
منیر
سراج
سید
خام الزیل
کیم
نعمت
نور
نور
نور
رسول
الرحمة
طین
مبین
مطلوب
قوی
رسول الرضا

شکور
حسین
ضی اللہ
نبی
امین
صادق
بی التوبہ
قوی
معدن
محب
خام الزیل
نور
عبد اللہ
کامل
حافظ
زین
حکم
طین
معدن
مبین
مطلوب
قوی
رسول الرضا

کی سزا سب کو مل گئی ہے۔ مگر یوں نہ ہونا چاہئے اپنے گناہوں سے توبہ کر لیں تو عین ممکن ہے کہ خدا ہم کو پھر خوشحال کر دے۔

ترجمہ آیات ۳۳-۵۲:- اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈرنے والوں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں سے معمور باغ ہوں گے۔ کیا ہم فرمانبرداروں کو گنہگاروں کے برابر کر دیں گے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ باتیں پڑھتے ہو کہ جو چیز تم پسند کرو گے وہ ضرور تم کو ملے گی۔ کیا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک چلی جائیں گی کہ تم کو وہ کچھ ملے گا جو تم فرمائش کرو گے۔ ان سے پوچھئے کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ لیتا ہے۔ یا انہوں نے خدا کے کوئی شریک ٹھہرا رکھے ہیں اگر ایسا ہے تو چاہئے کہ وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر وہ سچے ہیں جس دن پنڈلی سے پر وہ اٹھا دیا جائے گا اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوگی اور اس سے پہلے دنیا میں ان کو سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا اور اس وقت وہ اچھے خاصے تھے۔ سو مجھے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں ان سے نہپٹ لینے دو اور ہم آہستہ آہستہ ان کو جہنم کی طرف لے جائیں گے اور ان کو علم بھی نہ ہوگا۔ اور میں انہیں ڈھیل دیئے جاتا ہوں۔ بلاشبہ میری تدبیر محکم ہے کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں جو وہ اس مرتبے تاوان کے بوجھ سے دبے چلے جا رہے ہیں یا ان کے پاس غیب کی خبریں ہیں جو لکھتے جاتے ہیں۔ سو آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کیجئے اور مچھلی والے حضرت یونس کی طرح نہ ہو جائیے۔ جب اس نے تنگ آ کر نہایت غم میں پکارا۔ اگر اس کے رب کا احسان اس کی دستگیری نہ کرتا تو وہ چٹیل میدان میں پھینک دیئے جاتے اور ان کا برا مال ہوتا۔ پھر اسی کے رب نے اس کو نوازا اور پھر نیکو کاروں میں اسے کر دیا اور وہ لوگ جو کافر ہیں جب قرآن کو سنتے ہیں تو اپنی نگاہوں سے گھور گھور کر آپ کو پھسلا دینا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے اور یہ قرآن تو تمام جہان کے لئے نصیحت ہے۔

شرح :- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ یہ انسان کی خام خیالی ہے کہ وہ دنیاوی اشیاء کے پیچھے مارا مارا پھر رہا ہے۔ اگر وہ تقویٰ و طہارت کو اختیار کرے تو اس کے لئے بہشت منصورہ بریں کے نعمتوں بھرے باغات ہوں گے اور اے لوگو! یہ جو تمہارا خیال ہے کہ اگر ان

کی۔ اگر ہمارا فضل و کرم نہ ہوتا تو مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد بھی چھیل میدان میں ہی پڑے رہتے اور کوئی نہ پوچھتا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ لوگ آپ کو دیوانہ سمجھتے ہیں حالانکہ ان کی اپنی حرکات دیوانوں کی سی ہیں اور قرآن کریم میں کوئی چیز نہیں جس سے انسان غیض و غضب میں آئے۔

سورة المزمل (۲) (۴۳)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۱۹:- اے کپڑے میں لپٹنے والے رات کو بجز تھوڑے سے وقت کے نماز میں کھڑے رہا کرو۔ آدھی رات تک یا اس سے کچھ کم یا کبھی زیادہ اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ ہم آپ پر عنقریب ایک بھاری فرمان نازل کریں گے بلاشبہ رات کا اٹھنا نفس کو زیر کرتا ہے اور جو بات منہ سے نکلتی ہے درست نکلتی ہے۔ دن کے وقت بلاشبہ آپ کو بہت مصروفیت رہتی ہے اور اللہ کے نام کا ذکر کرو اور سب سے تعلق توڑ کر اسی کے ہو رہو۔ وہ مشرق اور مغرب کا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں سو آپ اس کو اپنا کار ساز بنائیں اور وہ جو باتیں کرتے ہیں آپ ان کو صبر سے برداشت کریں اور اچھے طریق سے ان سے مجتنب رہیں اور مجھے ان خوشحال جھٹلانے والوں سے نپٹ لینے دیں اور ان کو تھوڑی مہلت دیدیں۔ ہمارے پاس بلاشبہ ان کیلئے بیڑیاں ہیں اور آگ ہے اور ایسا کھانا ہے جو گلے میں پھنس جائے اور دردناک عذاب ہے۔ جس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ بھر بھرے ٹیلوں کی مانند ہو جائیں گے اس میں شک نہیں کہ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو قیامت کے دن گواہی دیں گے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا سو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بہت سخت پکڑا۔ پس اگر تم نے بھی انکار کیا تو اس دن سے کس طرح بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ جس دن آسمان پھٹ جائے گا۔ اس کا وعدہ عمل

ہے جو انسان اس دنیا میں گزار دیتا ہے۔ اس کے بعد کی زندگی کے وہ قائل نہیں اور نہ اس بات کو مانتے ہیں کہ خدا کے ہاں نیک کاموں کا اچھا صلہ اور برے کاموں کی سزا ہے مگر جس روز وہ دوزخ میں پڑیں گے تو ان سب باتوں کا اعتراف کریں گے کہ آج جبکہ ہم نے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے ہمیں یقین آ گیا ہے مگر اس سے قبل تو ہم مانتے ہی نہ تھے۔

فرمایا اس قسم کے لوگ ہوں گے جن کو شفاعت سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے حق میں شفاعت کریگا ہی کون اور جن بتوں پر ان کو ناز ہے وہ تو اتنے عاجز ہیں کہ اپنے نفع و نقصان پر اختیار نہیں رکھتے ان کو کیا فائدہ دیں گے۔ فرمایا ان کی یہ حالت ہے کہ جب ان کو نصیحت کی باتیں سنائی جاتی ہیں تو یہ ایسے بھاگ نکلتے ہیں جیسے وحشی گدھے شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں۔ فرمایا یہ قرآن سرگنا سر نصیحت ہے مگر نصیحت اس وقت حاصل کر سکتے ہیں جب خدا چاہے۔ فرمایا میں ہی ہوں جس سے انسان کو ڈرنا چاہئے اور میں ہی ہوں جو اپنے بندوں کی خطاؤں کو بخشتا ہے۔

⑤ سورة الفاتحة ①

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور اس میں سات آیتیں ہیں جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-
منظوم ترجمہ:-

خدا ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف زیبا ہے
وہ مولا، پالنے والا جو سارے عالموں کا ہے
بڑا ہی مہربان ہے وہ نہایت رحم والا ہے
”بہ ہر عنوان“ وہ مختار کل روز جزا کا ہے
خداوند عبادت کرتے ہیں ہم تو فقط تیری
تجھی سے ”اے خدا“ درخواست کرتے ہیں اعانت کی
دکھا دے ہم کو سیدھا راستہ ان نیک بندوں کا

المجادد - الواجد القیوم - البیت المعبود - الباقی

اے اللہ! ہم بالکل بے خبر ہیں ہم نہیں جانتے کہ کیا طرز زندگی اختیار کریں اور کس طرح تیرے غضب سے بچیں؟ اس لئے تو اپنے فضل و کرم سے ہمیں بے خار اور سیدھی راہ پر چلا اور ہمیشہ اسی طریق پر قائم رکھ۔

اے اللہ! ہم تیرے ان انعام یافتہ بندوں کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں جو تیری بارگاہ میں مقبول ہیں اور جن کو تو نے نگاہ غضب و غصہ سے نہیں دیکھا اور جو سیدھی راہ سے ہمک نہیں گئے۔ ہمیں توفیق عطا کر کہ ہم اس پاک مقصد میں کامیاب ہوں۔

اگر اس سورت کو قرآن پاک کا عطر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ عقائد اسلامی عبادت کی روح اور قرآنی تعلیمات کا خلاصہ کمال اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس چھوٹی سی سورت میں آگیا ہے۔ قرآن کریم کا باقی حصہ سورہ بقرہ سے والناس تک اسی اجمال کی تفصیل ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورت کے مطالب کو اچھی طرح سمجھ لے تو وہ اسلام کی حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہو سکتا ہے۔

٦ سورة اللهب ١١١

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں ہیں جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ:-

شکتہ بولب کے خود ہی دونوں ہاتھ ہو جائیں
"سراپا" بتلا ہو جائے وہ خود بھی ہلاکت میں
نہ دولت اس کے کام آئے نہ خود اس کی کمائی ہی
وہ ڈالا جائے گا اک شعلہ سماں آگ میں جلدی
اور "اس کے ساتھ" اس کی زوجہ "بدکیش و سرکش بھی"
کہ جو ہے پشت پر ایندھن کا گٹھا لادنے والی
پڑی ہے جس کی گردن میں کھجوروں کی بیٹی رسی
شرح:- ابولہب عبدالعزیٰ حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چچا تھا جو

آخدا
رسول
الملاحم
مشہد
مشیر
عادل
قائم
جید
مذمو
خلیل
قربیب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مستقیم
سیر
سید
خام الوداع
مکرم
مشہد
زید
نبی
تالیق
ذوالجبر
اشیر
اول
رسول
الرحمة
مطہر
مبین
حق
مقام
قوی
رسول الزمان

سورة النیل ۹

۹۲

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ:- قسم ہے رات کی جب چھا جائے اور دن کی جب روشن ہو اور اس کی جس نے نرا اور ماہ کو پیدا کیا۔ بیشک تم لوگوں کی کوششیں مختلف ہیں سو جس کسی نے اللہ کی راہ میں دیا اور ڈرتا رہا اور اچھی بات کو سچ جانا تو ہم بہت جلد اس کے لئے نیکی کی راہ مگر جس نے بخل سے کام لیا اور خدا کے احکام کی پرواہ نہ کی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اس کے لئے بدی کی راہ پر چلنا آسان کر دیں گے اور جب گڑھے میں گرے گا تو اس کی دولت اس کے کسی کام نہ آئے گی۔ سو راہ بھٹانا ہمارا کام ہے اور دنیا و آخرت دونوں ہمارے ہاتھ میں ہیں۔ سو ہم نے تم کو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے اس میں وہی گرنے کا جو بڑا شقی ہے یعنی وہ جس نے جھٹلایا اور منہ موڑ لیا اور پرہیزگار کو اس سے بچا لیا جائے گا۔ یعنی اس کو جو اپنا دل پاک کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں اپنا مال دیتا ہے اور کسی کا اس پر احسان نہیں جس کا بدلہ اتارنا اس کو مقصود ہو مگر اس کو تو صرف اپنے پروردگار عالیشان کی رضا جوئی مطلوب ہے اور بس اور خدا اس سے بہت جلد راضی ہوگا۔

شرح:- اس سورت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی ہے اور رات سے مراد اندھیرا ہے اس کے بعد دن کی قسم کھائی ہے کیونکہ رات کا لازمہ ہے یعنی جہاں رات کا ذکر آئے دن کا آنا ضروری ہے۔ اس کے بعد مذکور اور مونث کے پیدا کرنے والا وہی خدائے علیم و قدیر ہے۔ اس موقع پر اپنی قسم کھانے سے منشا غالباً اپنے علیم و محیط ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

فرمایا کہ انسان کی کوششیں مختلف قسم کی ہیں یعنی نیک اور بد، مفید اور مضر، مخلصانہ اور ریاکارانہ، تکذیبانہ اور تصدیقانہ، متقیانہ اور فاجرانہ، وہ جن کا انجام برا ہے اور جن کا انجام اچھا ہے۔

فرمایا جو کوئی حاجت مند کی حاجت پوری کرنے یا کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور

شکور
حبیب
نبی اللہ
حبیب اللہ
امین
صادق
بی اثر
قضی
مستقیم
محبیب
قائم الایمان
نجیب
کام اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زین
رحیم
مہ
مجتبی
مس
مرتب
مستقیم
مبین
اولی
مؤمل
ولی
مذیر
مبین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
یصباح
امیر

تو اس نے کر دیا خوشحال "تزوج خدیجہ سے"
لہذا آپ سختی سے یتیموں سے نہ پیش آئیں

اور "اس کے ماسوا" سائل کو بھی زہار مت جھڑکیں
اور اپنے رب کے انعامات کو بھی یاد فرمائیں

شرح :- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا میں جب وحی آئی شروع ہوئی تو اس کی
شدت کے باعث آپ اکثر اوقات گھبرا جایا کرتے تھے ممکن ہے یہی وجہ ہو کہ کچھ عرصہ
کے لئے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے وحی کا نازل کرنا موقوف کر دیا تھا۔

اعدائے اسلام نے جن کا کام ہی نکتہ چینی کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
مخالفت کرنا تھا یہ اڑانا شروع کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا نے اب اس کو چھوڑ
دیا ہے وہ اس سے ناراض ہو چکا ہے اب اس کو کوئی نہ الہام ہوتا ہے نہ ہوگا۔

حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اس سے کڑھتا اور آپ رنجیدہ خاطر نظر
آتے اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے دوپہر کی روشنی اور آدھی رات
کے اندھیرے کی قسم کھا کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ دن کی تھکاوٹ سے استراحت پانے
کے لئے آدھی رات کا اندھیرا بھی ضروری ہے۔ تاکہ قوی انسانی کی جو طاقت دن کی تک و
دو کے باعث خرچ ہو جاتی ہے وہ رات کو آرام کرنے سے عود کر آئے۔

چنانچہ اس عظیم الشان حقیقت کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں
کہ اے ہمارے رسول ہم نے آپ کو نہ اکیلا چھوڑا ہے نہ ہم آپ سے ناراض ہیں یہ
کچھ عرصہ تک جو وحی نازل نہیں ہوئی تو اس کا صرف یہ باعث تھا کہ آپ کی طبیعت پر وحی
کی شدت کے باعث جو بوجھ سا پڑ گیا تھا اسے ہلکا کر دیا جائے اور کچھ عرصہ تک آپ کو
آرام کرنے دیا جائے تاکہ اس سے زیادہ تیز رفتاری اور ہمت و حوصلہ سے تبلیغ جیسے
مشکل کام کو سرانجام دے سکیں آپ دیکھیں گے کہ آئندہ آپ کی ہمت بہت زیادہ ہوگی
اور آپ پر ہماری اتنی عنایات ہوں گی کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ خیال کرو کہ آپ
ایک یتیم تھے ہم نے اپنی حفاظت میں لیکر پرورش کیا پھر آپ قوم کی اصلاح اور یہودی
کے عشق و غم میں گھل رہے تھے سو آپ کو وہ سامان ہدایت دیا۔ سوا ب مایوس ہونے کی
کوئی وجہ نہیں بلکہ شکر کا مقام ہے لہذا اظہار تشکر کے طور پر یتیموں کے ساتھ حسن

الْقَبْرُ
الرَّيْبُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ
التَّافِعُ
الْمُعْتَبَرُ
الْمَعْنَى
الْمُجَامِعُ
الْمُقْسِطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلَكُ
التَّوْبَتُ
الْعَمُو
الْمُنْتَقِمُ
التَّرَابُ
الْبَيْتُ
الْمَتَعَالَى
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْقَاهِرُ
الْآخِرُ
الْأَوَّلُ
الْمَوْجِدُ
الْمُقْتَدِرُ
التَّوْبَتُ
الْقَادِرُ
الْمَصْمُومُ
الْوَالِدُ
خَلْقُ الْوَالِدِ
الْحَبِيبُ
الْمُعْتَبَرُ
الْمُعْتَبَرُ

آخند
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خانم
جول
مدعو
لیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
قام الزین
کیم
کریم
نیم
نبی اللہ
ناہن
ظاہر
انور
اقل
رسول
الزین
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الزین

شکوہ
حسین
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انور
نصی
نصی
مجتب
قام الای
مجتب
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زین
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مرفی
مرفی
مرفی
لین
اوی
مزیل
ولی
مدیر
متین
معدن
طیت
ناصر
منصور
بصاح
ایر

سلوک سے پیش آئیں اور حاجتمندوں کو اپنے دروازے سے بے نیل و مرام واپس نہ
لوٹنے دیں بلکہ ہم نے آپ پر جو عنایات کی ہیں ان کے جواب میں آپ بھی لوگوں پر ہر
ممکن مہربانی کرتے رہیں۔

۱۲) سورۃ الانشراح (۹۲)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع
ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔
منظوم ترجمہ :-

کشاہہ کیا نہیں فرمایا ہم نے آپ کی خاطر
”سراسر“ آپ کا سینہ ”بہ علم باطن و ظاہر“
اور اس بارگراں سے آپ کے خود آپ کو ہم نے
سکساری عطا فرما نہ دی کیا ”ہر طریقہ سے“
کہ جس نے آپ کی پشت مبارک توڑ رکھی تھی
اور ”اس کے ماسوا دنیا و عقبی میں بہ ہر معنی“
بڑھائی شان ہم نے آپ کے ذکر گرامی کی
تو بیشک ہر تھی دستی کے ہمہ اک فراخی ہے
یقیناً ”ہرکاب ہر ذیوں حالی بحالی ہے
تو جب بھی پائیے فرصت عبادت میں لگے رہنے

اور اپنے رب سے کیجئے عرض حاجت پوری رغبت سے
شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو دل کی تمام تنگیوں کو جو
انسان میں تقاضائے بشریت پائی جاتی ہیں بالکل دور کر دیا ہے۔ اور جسمانی قوت و طاقت کے
علاوہ ان تمام اوصاف سے آپ کو منصف کر دیا ہے۔ جو اخلاق عظیم کے لئے ضروری و لابدی
ہیں پھر قوم کی اصلاح کے غم اور فکر کا بوجھ بھی آپ سے دور کر دیا ہے۔ اور چار دانگ عالم میں

برداشت کرنے کی وصیت کرتے رہتے ہیں کوروی فی الحقیقت دنیاوی زندگی کے سوئے میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۱۴) سورۃ العنیت (۱۰۰)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔
منظوم ترجمہ :-

قسم ہے "غازیوں کے" اسپائے "برق فطرت" کی
تگ و دو کرتے ہیں جو ہانپ کر "وقت ہم آویزی"
وہ پھر کرتے ہیں ٹاپیں مار کر چنگاریاں پیدا
سحر کے وقت پھر کرتے ہیں حملہ "قیامت کا"
وہ پھر اپنی تگ و دو سے اڑاتے ہیں بھبار "آخر"
صف دشمن میں در آتے ہیں وہ درانہ وار "آخر"
یقیناً "سخت ناشکرا یہ انساں اپنے رب کا ہے
اور اس حالت سے پوری واقفیت بھی وہ رکھتا ہے
اور "از سر تا قدم" ہے غرق - دنیا کی الفت میں
تو آیا کیا نہیں واقف ہے وہ "اس روز محشر سے"
کئے جائیں گے زندہ سب یکیں جس روز قبروں کے
اور ان لوگوں کے دل کا حال ظاہر سرسبر ہوگا
کہ ہے اس روز کی حالت سے ان کی باخبر مولا
شرح :- اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھا کر انسان کی
توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ اگرچہ انسان اور حیوان میں بہت فرق ہے مگر غازی کا
گھوڑا زبان حال سے شہادت دے رہا ہے کہ جو لوگ مالک حقیقی کی دی ہوئی روزی کھاتے

شکر
حبیب
ضی اللہ
حبیب اللہ
امین
صادق
بنی التوبہ
نفسی
مفتی
محمد
قائم
اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
رون
حجیم
طہ
بجیبی
طہ
مفتی
سین
اولی
مزیل
ولی
مدین
متین
ممدین
طیب
ناصر
منصور
یضاح
ایم

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
وڈ
قلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مختر
مستور
منیر
سراج
سید
خام
کیم
کیم
نیل
ناہین
ظاہر
احمد
اقل
رسول
الرحمة
مطہر
متین
مستور
مغلام
قوی
رسول

آخند

رسول

الملائم

شہید

شہید

عاد

خانم

جولہ

مذعو

خلیل

قریب

مظہر

مذکر

مبشر

مکتب

مکتب

مکتب

مکتب

مکتب

مکتب

مکتب

مکتب

اور "اس کے راستہ میں پیش" کیجئے آپ قربانی

کہ بے نام و نشان تو آپ کا بدخواہ ہے خود ہی

شرح:- ابتر اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پیچھے کوئی اس کا نام لینے والا نہ ہو۔ حضور

رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی زینہ اولاد نہ تھی لہذا کفار کہا کرتے تھے کہ آپ

بعوز باللہ ابتر ہیں۔ آپ کے بعد کوئی آپ کا نام لینے والا نہیں۔ اس طعنہ آمیز باتوں کا

جواب اللہ تبارک و تعالیٰ نے یوں دیا ہے کہ خیر و برکت کی چیز جس سے انسان کا نام باقی

رہے صرف اولاد ہی نہیں اس کے علاوہ اور بھی بے شمار چیزیں ہیں۔

فرمایا ہم نے اپنے نبی کو خیر کثیر عطا کی ہے یعنی ہر وہ چیز عطا کر دی ہے جو اس کے

نام کو ہمیشہ لوگوں میں زندہ رکھے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا کہ اے پیغمبر!

لوگوں کی باتیں آپ کو ٹھکیں نہ کریں۔ جس چیز میں کچھ بھی خیر و برکت ہے ہم نے آپ کو

اس کا مالک بنا دیا ہے۔ لہذا شکرے کے طور پر آپ اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں اور

ہر قسم کی قربانی کو لازم قرار دیں اور یقین رکھیں کہ آپ کا نام کبھی اہل عالم کو نہ بھولے

گا۔ ہاں یہ آپ کے دشمن جو آج بیٹھے باتیں بناتے ہیں ان کا کہیں نام و نشان تک نہ رہے

گا۔

سورة التكاثر (۱۶) (۱۰۲)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ:-

تمہیں غافل بنایا ہے "بہ ہر تقدیر" کثرت نے
یہاں تک کہ تم اپنے مرقدوں تک ہوا پہنچ جاتے
نہیں، تم پر بہت ہی جلد کھل جائے گا حال اس کا

الرحمة

مطیع

مبین

خلق

معلوم

قوی

رسول الرحمة

منظوم ترجمہ:-

بھلا اس شخص کو بھی "اے مخاطب" تو نے دیکھا ہے
کہ جو دین خدا کی "سربر" تکذیب کرتا ہے
یہ وہ ہے جو جھڑکتا ہے "بہر عنوان" یتیموں کو

وہ کچھ ترغیب بھی قطعاً نہیں دیتا ہے لوگوں کو
مساکین "اور اہل فقر" کو کھانا کھلانے کی
لہذا ابتری ہے واسطے ان اہل طاعت کے

تساہل جو کہ برتا کرتے ہیں اپنی نمازوں سے
وہی افراد جو سب کام کرتے ہیں دکھاوے کے
جو روکا کرتے ہیں لوگوں کو ادنیٰ شے بھی دینے سے

شرح:- معمولی برتنے کی چیزیں جن کی عام طور پر لوگوں کو ضرورت رہتی ہے۔ عربی
زبان میں "ماعون" کہلاتی ہیں اس سورت میں ان منکبر و مغرور لوگوں کی مذمت کی گئی ہے
جو دنیاوی مال و دولت کے نشے میں نیک و بد اعمال کی جزا و سزا ہی کے منکر ہیں۔ اور اس
انکار کے نتیجہ کے طور پر یتیموں کو دھکے دے کر اپنے ہاں سے نکال دیتے اور مسکینوں کو جو
نان شبینہ کے محتاج ہوتے ہیں روٹی تک کے لئے نہیں پوچھتے۔

فرمایا ان کے لئے اور ان نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے بے
خبر ہیں اور جو کام بھی کرتے ہیں دکھاوے کے لئے کرتے ہیں اور اتنے بخیل اور لالچی ہیں
کہ کسی چیز کا دے دینا تو درکنار معمولی اور بے حقیقت چیزیں بھی عارضی طور پر دینے کے
لئے حوصلہ نہیں نکال سکتے۔

۱۸) سورة الكافرون ۱۰۹

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے
جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

مکمل
رسول تہای
آخرا
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جول
مذمو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
مبشر
سراج
مبید
فام الزیل
حکیم
کسیر
تین
نبی اللہ
تایین
ظاہر
آخرا
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حق
معلم
قوی
رسول الزمان

بس ان کو کر دیا کھائے ہوئے چارے کے مثل "اکرم"
شرح :- جبشہ کے عیسائی حاکم کا یمن میں ابرہہ نامی ایک گورنر تھا۔ جسے اپنی روز
افزوں ترقی پر بڑا ناز تھا حتی کہ اس نے یہ سوچا کہ تمام عرب کا مرکز اجتماع بجائے مکہ معظمہ
کے صنعا قرار دیا جائے جو اس کا اپنا پایہ تخت تھا۔ اس مقصد کے پیش نظر اس نے ایک
عظیم الشان گرجا بنایا اور تمام اردگرد کے ممالک کو دعوت دی کہ وہ آئیں اور اسی جگہ خدا
کی عبادت کریں مگر خانہ خدا کو چھوڑ کر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے مرجع
انام چلا آتا تھا۔ کوئی بھی صنعا کے گرجے کی طرف متوجہ نہ ہوا بلکہ اہل عرب نے تو اسے
نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کسی عرب نے گرجے کے قریب کہیں
آگ سلگائی تھی اس کی کوئی چنگاری ہوا میں اڑ کر گرجے میں جا پڑی جس سے اسے بہت
کچھ نقصان پہنچا۔ ابرہہ نے جمنجلا کر خانہ کعبہ پر لشکر کشی کر دی اور تہیہ کر لیا کہ خانہ کعبہ
کو منہدم کر کے چھوڑے گا۔ اس خیال سے اس نے ایک ایسا لشکر مرتب کیا جس میں کچھ
ہاتھی بھی تھے۔ یہ واقع حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک سے پچاس
روز قبل کا ہے۔ الغرض اس کا خوفناک لشکر مکہ معظمہ کے دامن کوہ میں اترا۔ ادھر غیرت
خداوندی نے چھوٹے چھوٹے جانور نمودار کئے جن کے پاؤں اور پروں میں کچھ اس قسم
کی چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں کہ وہ جس کے اوپر جا پڑتیں ہلاک ہی کر دیتیں۔ جن سے
اس لشکر جرار کا ایک بڑا حصہ ہلاک ہو گیا اور جو باقی رہے جان بچا کر صنعا کو بھاگے۔ ابرہہ
بھی زخمی ہو چکا تھا وہ بھی بھاگ گیا۔ مگر صنعا جا کر مر گیا۔

اس تاریخی قصہ کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کا مقصد اس قدر ہے کہ ہم اگر
چاہیں تو بڑی سی بڑی دنیاوی طاقت کو معمولی سے معمولی جماعت کے ہاتھوں ذلیل و رسوا
کر کے رکھ دیں۔ گویا مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ اگر تم ان مقاصد مقدسہ کو لیکر اٹھو جو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سکھائے ہیں تو دنیا میں بڑی سے بڑی طاقت تمہاری
راہ میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی۔

سورة الفلق (۲۰) (۱۱۳)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شکور
حبیب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
مبشر
سراج
مبید
فام الزیل
حکیم
کسیر
تین
نبی اللہ
تایین
ظاہر
آخرا
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حق
معلم
قوی
رسول الزمان

رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

منظوم ترجمہ:-

یہ کہتے مانگتا ہوں میں اماں اس "ذات یزداں" کی
 جو رب ہے جو ملک ہے جو کہ ہے معبود انساں کی
 سکھلا کے پیچھے ہٹنے والے کی شرارت سے
 کیا کرتا ہے پیدا دوسے جو دل میں انساں کے
 وہ شیطان خواہ قوم جن سے ہو یا نوع انساں سے
 شرح:- گزشتہ سورت میں اللہ کی ایک صفت بیان کر کے تین چیزوں کے شر سے پناہ
 مانگنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات بیان کی گئی ہیں اور
 صرف ایک چیز سے پناہ مانگنے کا طریق سکھایا گیا ہے۔

فرمایا! اے لوگو پروردگار عالم کی پناہ طلب کرو جو تمام انسانوں کا رب ہے۔ بادشاہ
 اور معبود ہے تم ہر شخص کے دوسواں کے شر سے میری پناہ میں آنے کی دعا کیا کرو۔ جو
 تمہارے دلوں میں دوسے پیدا کرے خواہ وہ از قسم جن ہو یا انسان، قلب انسان حیات کا
 مرکز ہے۔ اگر اس میں دوسے اور خیالات فاسدہ جاگزیں ہو جائیں تو ان کا اثر افعال
 پر لازمی طور سے پڑتا ہے اور انسان اعمال حسہ سے محروم ہو جاتا ہے۔

۲۲ **سورة الاخلاص** **۱۱۲**

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں چار آیات مبارکہ اور ایک
 رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا
 جاتا ہے:

منظوم ترجمہ:-

کہہ دیجئے کہ یکتا اور بے پرواہ وہ مولا ہے

صَوَّالَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
الْعَبْدُ - الشَّكِيرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

بِالْمَكَّةِ الْمَدِينَةِ - السَّادَةِ الرَّسُولِ الْكَرِيمِ
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَتْحُ - الْبَارُ - الْخَيْدُ

نہ اولاد اس کی ہے کوئی نہ ■ بیٹا کسی کا
اور اس کا کوئی ہمسر بھی نہیں ہے "ہستی میں"

شرح:- اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی واحدیت کو شرک کی تمام آلائشوں سے پاک صاف بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ قرآن کریم کے ایک تہائی حصہ میں توحید کے مضمون کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کو قرآن کریم کا تہائی بیان فرمایا ہے۔ کفار و ریافت کیا کرتے تھے کہ جس کی عبادت کا آپ حکم دیتے ہیں وہ کون ہے اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر فرمایا دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے سوا کوئی ہستی مرتبہ الوہیت میں اس کی شریک و ہبیم نہیں۔ کسی ہستی کے ساتھ دوسری ہستی کی شرکت تین وجہ سے ہو سکتی ہے یا تو وہ ہستی دوسرے کی محتاج ہو یا رشتہ توالد و تناسل رکھتی ہو یا کسی کے ساتھ مساوی الدرجہ ہو۔ اس سورت میں ان تینوں کی نفی کر دی گئی اور بتایا ہے کہ

(۱) وہ ذات واحد صمد یعنی بے نیاز ہے۔ اپنے افعال میں کسی کی دست نگر یا محتاج نہیں۔ اسی طرح اہل ہنود کے عقیدے کی تردید کی ہے جو خدا کو روح اور مادہ کی محتاج تسلیم کرتے ہیں۔

(۲) نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا اس طرح نصاریٰ کے عقیدے کی تردید کر دی گئی ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔
(۳) کوئی ہستی اس کے ساتھ ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ اسی طرح مجوسیوں کے عقیدے کی تردید کر دی گئی ہے۔ جو اہرمن کو خدا تعالیٰ کا مقابل تسلیم کرتے ہیں۔

اس مختصر سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کاملہ کا ایک ایسا جامع اور مانع بیان ہے کہ اب خدا کی الوہیت میں کسی کی شرکت کا امکان ہی باقی نہیں رہا۔

سورة النجم ۴۳

۵۳

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں بائیس آیتیں اور تیس رکوع

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْغَيْبُ الْمُبِينُ - الْوَلِيُّ - الْمَكِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُهَيَّبُ

ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

ترجمہ آیات ۱-۲۵۔۔۔ قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب ہونے لگے تمہارا رفت

نہ گمراہ ہوا ہے نہ بہکا ہے اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ وہ وحی ہے جو ان کی

طرف بھیجی جاتی ہے اس کو بڑی قوتوں والے نے تعلیم دی ہے۔ وہ جو بڑا زور آور ہے سو

وہ پورا نظر آیا اور وہ نیچے کنارہ پر تھا پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا یہاں تک کہ دو کمان کا

یا اس سے بھی کم فرق رہ گیا پھر اللہ نے اپنے بندے پر وحی کی جو وحی کرنا چاہی۔ رسول نے

جو کچھ دیکھا آپ کے دل نے اس سے دھوکہ نہیں کھایا۔ پھر کیا تم ان کی دیکھی ہوئی چیز

میں جھگڑتے ہو اور آپ نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا سدرۃ المنتہی کے پاس جس کے

قریب ہی آرام سے رہنے والی جنت ہے۔ جس وقت کہ سدرۃ المنتہی پر چھا رہا تھا جو چھا

رہا تھا آنکھ نے غلطی کی نہ اسے دھوکہ ہوا۔ انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں

دیکھیں پھر کیا تم نے لات اور عزیٰ کو بھی دیکھا اور تیسرے منات کو بھی۔ کیا تمہارے لئے

بیٹے ہیں اور اس کے لئے بیٹیاں تب تو یہ بے انصافی کی تقسیم ہے۔ یہ تو صرف نام ہیں جو

تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ ان کے لئے خدا نے کوئی سند نہیں بھیجی۔

یہ لوگ صرف وہم اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے

رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔ کیا انسان جس چیز کی تمنا کرتا ہے وہ اسے مل جاتی

ہے! سنو! آخرت کی اور اس دنیا کی بھلائی اللہ ہی کے پاس ہے۔

شرح:۔۔۔ گزشتہ سورت کا اختتام اس حکم پر ہوا تھا کہ ستاروں کے ڈوبنے کے بعد بھی

اے پیغمبر! آپ عبادت میں مشغول رہا کریں۔ اس جگہ ستاروں کی قسم کھا کر جو اللہ تعالیٰ

کی عزت و عظمت کے مظہر ہیں یہ کہا ہے کہ لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ گمراہ ہیں اور نہ

بکے ہوئے ان کی جو بات ہوتی ہے وہ وحی ہوتی ہے جو ہم بذریعہ وحی یا الہام بتا دیتے ہیں

اور وہ اپنی من مانی خواہشات کے قبیح ہو کر کوئی بات نہیں کرتے۔ یہ وحی کا سلسلہ اور پیغمبر

کی تعلیم و تربیت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے ہم کر رہے ہیں جو بڑا طاقتور اور نہایت

قوی ہے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی

اصلی سورت میں ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے اس شرقی افق پر دیکھا جہاں سے سورج نمودار

ہوا کرتا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے مستقر سے نیچے اترے اور حضور علیہ

محمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
حامد
جو
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مختار
مختار
منیر
براج
سید
فام الزیل
نکیم
کریم
یتیم
بی لولہ
ناہین
نار
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہر
مبین
حسن
معلوم
قوی
رسول

شکور
حسین
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
قضی
مستقیم
محبت
فام الامین
نکیم
کریم
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مطہ
مطہ
لیین
اولی
مذکر
ولی
مدین
متین
ممدق
طیت
ناصر
منصور
مفتاح
امر

آخرا
رسول
الملاحم
مشہد
شہیر
عادل
خاتم
جور
مدعو
ظلیل
تربیت
مشہد
باز
مبشر
مکرم
مبشر
بیرا
مشہد
فام الزیل
نکیمہ
کسیم
یقین
نور
باون
ظاہر
ایضاً
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
صیان
سقی
مقدم
قوی
رسول اللہ

شرح :- اس رکوع کی ابتدائی آیات ولید بن مغیرہ کے متعلق ہیں۔ اگرچہ حکم عام ہے شکر
مگر ایک خاص موقع پر جس کا ولید بن مغیرہ سے تعلق ہے نازل ہوئی۔ کہتے ہیں کہ ولید رضی اللہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مواعظ حسنہ سن سن کر آخر مائل بہ اسلام ہو گیا مگر تھوڑے
ہی عرصے کے بعد پھر انکار کر گیا اور پھر دل ہو گیا۔ فرمایا یہ لوگ کیوں بے خوف ہیں۔ کیا ہادی
ان کو معلوم نہیں کہ آخرت کا عذاب ضرور ہو کر رہے گا اور کیا قرآن سے پہلے جو کتابیں
نازل ہوئی ہیں ان میں انہوں نے نہیں پڑھا کہ اللہ کے ہاں اپنے اعمال کے لئے جو ابد فیضی
وہی ہے جو اکتساب کرتا ہے اور یہ کہ انسان کو اسی چیز کا ثمر ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش
کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کی محنت راہیگاں نہیں جانے دیتا۔ اس کے بعد بتلایا ہے کہ
انسان کی خوشی و غمی موت و حیات اور امیری اور غریبی سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا
ہی ہر چیز کا حقیقی مالک ہے اور اس نے گستاخ اور شریر قوموں کو اس سے پہلے ہلاک کیا
ہے۔ سو اگر تم نگاہ حق بین کو کھول کر دیکھو تو خدا کی کسی نعمت سے انکار نہ کر سکو گے۔
آخر میں فرمایا کہ تم کو چاہئے کہ قرآن پر ایمان لاؤ اور اس پر عمل پیرا ہو کر ہماری عبادت
اور فرمانبرداری میں مشغول ہو جاؤ۔

اس کے بعد ملک عرب میں بسنے والی ان اقوام گزشتہ کا ذکر کیا جو اپنے زور و قوت
اور عقل و دانش کی بنا پر یگانہ روزگار تسلیم کی گئی تھیں۔ مثلاً "عاد اور ثمود وغیرہ۔ ان
اقوام کے زور و قوت اور ان کے استحکام و دولت کی یہ کیفیت تھی کہ اور تو اور خود ان کو
بھی کبھی یہ وہم نہ گزر سکتا تھا کہ ایک دن آئے گا جب دنیا میں ہمارا نشان تک باقی نہ رہے
گا اور ہماری یہ تمام طاقت خاک میں مل کر رہ جائے گی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اقوام سابقہ کے ان حالات سے درس عبرت حاصل کرو اور منزل
یقین رکھو کہ خواہ تم کتنی ہی قوت و طاقت کے مالک کیوں نہ ہو جاؤ جب ہمارے عذاب
نے آکر گرفت کی تو تمہارے بچاؤ کی کوئی صورت باقی نہ رہے گی۔

بعض لوگوں کی عادت ہوا کرتی ہے کہ جب ان کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے متنبہ
ڈرایا جاتا ہے تو وہ بس ہنس دیتے ہیں اور بات ٹال کر نکل جاتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ
اے لوگو! یہ باتیں ہنسنے کی نہیں رونے کی ہیں سو تمہیں چاہئے کہ کل کو پیش آنے والے
واقعات سے ڈر کر ہمارے سامنے سجدہ میں گر جاؤ اور اپنے گناہوں کی معافی حاصل کر کے
بقیہ ایام زندگی ہماری فرمانبرداری اور عبادت میں گزار دو۔

بخاری۔ تباری۔ قریشی۔ مفسرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عادیہ۔ رشیدہ۔ نبی۔ داغ شایان۔ مہدی۔ مسیح۔ نبی۔

آخر شرح :- یہ سورت حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں الملائکہ نازل ہوئی ہے۔ جو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ نابینا تھے اور مہاجرین اول میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اکثر امامت کرایا کرتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدم موجودگی میں اذان دیا کرتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ معظمہ میں ہی تھے آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت قریش کے چند سردار عقبہ، شیبہ، ابو جہل، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ بیٹھے تھے۔ اس امید سے کہ یہ مسلمان ہو جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دعوت اسلام دے رہے تھے۔ ابن ام مکتوم نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا اور پڑھایا ہے مجھے بھی سکھایا اور پڑھا دیجئے اور مکرر کہہ کر اپنا مطالبہ دہرایا کیونکہ اسے معلوم نہ تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چند اشخاص کے ساتھ بیٹھے گفتگو کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کا بیچ میں دخل دینا ناگوار گزرا اور یہ ناگواری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک پر نمایاں ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ پھیر لی اس پر آیات نازل ہوئیں۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بصورت انتہاء فرمایا ہے کہ نابینا کا ضعف اور اس کا فقر سخت کلامی اور عدم توجہ کا باعث نہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ ایک نیک دل اور پاک طینت ہے۔ جب حکمت و دانش کی کوئی بات سنتا ہے تو اسے یاد رکھتا ہے جس سے شرک کی آلائشیں جاتی رہتی ہیں اور وساوس شیطانی اس سے دور ہو جاتے ہیں مگر یہ دولت مند جو بڑی طاقت والے ہیں۔ اکثر جھگڑالو اور کند ذہن ہیں ان کی طرف جانا اور ان کو پکارنا محض اس لئے کہ وہ صاحب اقبال ہیں۔ یہ فائدہ چیز ہے۔ کیونکہ انسان کی قوت اس کے دل کی زندگی اور اس کی ذکاوت طبع اذعان حق سے ظاہر ہوتی ہے۔ باقی مال و منال، جاہ و حشم اور تاج و تخت تو آنے جانے والی چیزیں ہیں۔ دولت ایک بھاتی پھرتی چھاؤں ہے آج یہاں کل وہاں گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دے رہے ہیں کہ اے نبی! اگر آپ قدم آگے بڑھانا چاہتے ہیں تو

شکوہ
سلیب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التورہ
نقضی
مکتوبہ
مجتب
قائم الایمان
مجتب
کلم اللہ
غید اللہ
کابل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرفض
مضیف
سین
اولی
مزمیل
دلی
مدبیر
متین
مصدق
طیب
ناصر
متمور
یضاح
ایر

حجرات: یزید، قریشی، مہتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - محمود، عاتق، شامد، رشید، بشیر، داغ شاف، ہمد، سبغ، عزیز

آخند
رسول
اللائم
شہید
شہید
عادل
خاتم
نبوت
مذکور
قربیل
قربیب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مستمر
منیر
سراج
سبید
خام الزیل
فکیما
کریم
یقین
نبی لرحمة
باہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حسن
مفلح
قوی
رسول الرحمة

شکوہ
حسب
ضنی اللہ
نبی اللہ
ایمن
صادق
بی اسراج
مظہر
قوسی
مظہر
مجبب
قام الایمان
مظہر
بیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ظہ
مجبب
طس
مظہر
مظہر
لیین
اقل
مزیل
دلج
مظہر
مذہب
مبین
ممدین
طیب
ناصر
منصور
یصباح
امر

تو میں دعا کروں گا اور امید ہے کہ وہ تجھے آنکھیں دیدے گا چنانچہ اس طرح کی کئی باتیں بادشاہ کے کانوں تک پہنچیں اس نے غصے میں آکر راہب لڑکے اور اندھے تینوں کو طلب کیا اور بحث و مباحثہ کے بعد راہب اور اندھے کو قتل کرا دیا اور لڑکے کے متعلق حکم دیا کہ اونچے پہاڑ سے گرا کر ہلاک کر دیا جائے مگر خدا کی قدرت یہ ہوئی جو لوگ اس کو گرانے کے لئے گئے تھے وہ خود گرا کر ہلاک ہو گئے مگر لڑکا صحیح و سالم بچ کر آیا۔ پھر دریا میں غرق کئے جانے کا حکم دیا مگر وہاں جو غرق کرنے گئے تھے وہ خود غرق ہو گئے اور لڑکا بچ گیا۔ آخر لڑکے نے کہا اگر مجھ کو مارنا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب لوگوں کو ایک وسیع میدان میں جمع کر کے اور مجھے سولی پر لٹکا کر مجھ پر تیر مارا جائے اور کہا جائے ”بسم اللہ رب العالمین“ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور لڑکا اپنے رب کے نام پر قربان ہو گیا۔ لوگوں کو پہلے سے لڑکے کے تمام حالات معلوم تھے۔ یہ حیرتناک واقعہ دیکھ کر بلا تکلف ہر ایک زبان سے نکلا کہ ”امنا رب العالمین“ کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے بادشاہ حیران ہوا کہ جس کی روک تھام کے لئے اتنا کچھ کیا تھا آخر وہی ہوئی پہلے تو کوئی اکا دکا مسلمان ہوا مگر اب تمام خلقت ہی مسلمان ہو گئی ہے۔ اس پر اس نے حکم دیا کہ بڑی بڑی خندقیں کھودی جائیں اور ان میں آگ بھردی جائے جو کوئی اسلام سے نہ پھرے اسے خندقوں میں ڈال دیا جائے۔ آخر پیشتر بیگناہ مسلمان اس آگ کی نذر ہوئے اور ظالم بادشاہ اور اس کے امرا کو قطعاً ڈرنہ آیا کہ ہم بے گناہوں کا خون بہا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو یہ ستم و ظلم منظور نہ تھا۔ آخر اس نے اس بادشاہ اور اس کے معاونوں کو بھی تباہ و برباد کر دیا۔ اس سورت میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اصحاب الاخذ و کی طرح کبھی بھی مسلمانوں کو تنگ کریں گے ان کے لئے علاوہ دنیاوی ہلاکت و بربادی کے اخروی عذاب بھی تیار ہے۔

سورة التین (۲۸) (۹۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جود
مدعو
خلیل
قربیب
منظوم
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
مبشر
سراج
سید
خاتم الزیل
مکرم
کریم
قربیب
نبی
ناہین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الترجمہ
طبع
طبع
طبع
مفکر
توی
رسول الزین

شکور
حسب
نبی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
نصی
نصیب
محبت
تمام الا
تجلی
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتب
مفکر
لین
اولی
مزمیل
ولی
مدبر
مبتین
ممدین
طیب
ناصر
منصور
یضاح
ایم

نیک و بد اعمال کی جزا سزا کے نتائج کو جھٹلا سکتا ہے اور کیا تم اب بھی نہیں سمجھتے کہ احکم
الحاکمین صرف خدا ہی ہے۔

۲۹ سورة القریش ۱۰۶

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے۔
جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔
منظوم ترجمہ:-

قریش قوم رکھتی ہے سفر سے چونکہ دلچسپی
وہ گرمی اور جاڑے کے سفر سے رغبت ان سب کی
تو لازم ہے عبادت وہ کریں اس گھر کے مولا کی
کہ جو ان کو عطا کرتا رہا ہے بھوک میں روزی
اور ان لوگوں کو ہر اک خوف میں جس نے بچایا ہے
شرح:- مکہ معظمہ کے رہنے والے اکثر قبائل قریش تھے جو اپنی معیشت کے لئے تجارت
کرتے تھے ان دنوں وسائل آمدورفت بہت محدود تھے اور سفر کرنا بڑی جان جو کھوں کا کام ہوتا تھا۔
تھا۔ چونکہ مکہ معظمہ خانہ خدا تھا اس واسطے تمام عرب اہالیان مکہ کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔
اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ ہمارا احسان
دیکھو کہ نہ تم زراعت کر سکتے ہو اور نہ تمہیں کوئی دستکاری آتی ہے پھر بھی تمہیں بہترین
روزی دیتے ہیں اور پھر تمہیں ہر طرح محفوظ بھی کر دیا ہے۔ لہذا تمہارا بھی فرض ہے کہ اس
خدائے قدوس کی عبادت کرتے رہا کرو۔

۳۰ سورة القارعة ۱۰۱

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

جن کا ترجمہ بصورت لفظ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔
منظوم ترجمہ۔

وہ شور انگیز شے، آخر وہ شور انگیز شے کیا ہے
ہوا کچھ آپ پر ظاہر وہ شور انگیز شے کیا ہے
سب انسان ہوں گے بکھری ٹیروں کی طرح سے جس دن
جبل ہو جائیں گے مانند دھنکے اون کے جس دن
لہذا پہلے اس دن جس کے ایماں کا گراں ہوگا
مزا پائے گا وہ اک عیش والی زندگانی کا
مگر ■ شخص، ہلکا ہوگا جس کے ایماں کا
تو اس کا دائمی مسکن "مقام" ہادیہ ہوگا
اور اس کی بھی خبر ہے آپ کو وہ ہادیہ کیا ہے؟
وہ اک شعلہ فشاں آتش "بحکم حق تعالیٰ ہے"

شرح:- القارۃ سے مراد قیامت ہے۔ جس کی گھبراہٹ سے دل لرز جائیں گے۔
فرمایا تم کو اس بات کا اندازہ نہیں ہو سکتا کہ یہ حادثہ کیسا ہوگا۔ بہر حال اس کی بعض
خصوصیات اور اوصاف بیان کئے جاتے ہیں تاکہ تم کو اس کا کچھ اندازہ ہو سکے۔ سنو! اس
دن لوگ اپنی گھبراہٹ اور پریشانی میں اس طرح مارے مارے پھریں گے جس طرح پتلی
اڑتے پھرتے ہیں اور پہاڑ دھنکی ہوئی روٹی کی طرح ہو جائیں گے۔

فرمایا اس دن پریشانی و بیقراری کے عالم میں وہ لوگ جن کے ترازو کا پلہ نیک
اعمال بھاری کر دیں گے ان کو ہر طرح کی سہولت دی جائے گی اور وہ مزے کی زندگی
گزاریں گے۔ مگر جن کے اعمال نیک کا پلہ ہلکا رہے گا ان کو ہادیہ یعنی دوزخ میں ڈالا
جائے گا۔ جس کی آتش سوزاں آپ اپنی نظر ہے۔

۴۵

سورة القیمة

۳۱

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چالیس آیتیں اور اور دو رکوع

المَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّوْمُ - الْمَبِيتُ الْمُبِيتُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ - الَّذِي - الْمَتِينُ - الْكَرِيمُ - الْبَاقِي - الْمُبِينُ

ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۳۰۔ مجھے روز قیامت کی قسم ہے اور قسم ہے اس نفس کی جو

برائی پر ملامت کرے۔ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے کیوں نہیں ہم اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اس کو پورا پورا درست کر دیں مگر انسان تو چاہتا ہے کہ آئندہ بھی نافرمانی کرتا رہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ بھلا قیامت کا دن کب ہو گا پھر جب اس کی آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاند ایک مقام پر اکٹھے ہو جائیں گے تو انسان کے گا کہ آج بھاگ کر کہاں جاؤں۔ کہیں بچاؤ کی جگہ نہیں اس دن خدا ہی کے پاس ٹھہرنے کی جگہ ہوگی۔ اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا بلکہ آدمی اپنا آپ گواہ ہے۔ گو کتنے ہی بہانے پیش کرے۔ اے نبی! آپ وحی کے نازل ہوتے وقت اپنی زبان کو نہ چلایا کریں کہ اس کو جلدی جلدی سیکھ لیں۔ اس کو جمع کرنا اور آپ کو پڑھارنا ہمارا کام ہے۔ پھر جب ہم اس کو پڑھ چکیں اس وقت آپ پڑھیں۔ پھر اس کو کھول کر بیان کرونا بھی ہمارا کام ہے۔

سنو! اے منکرو تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو ترک کئے دیتے ہو۔ سنو کتنے ہی چہرے اس روز تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور بہت سے چہرے اس روز اداس و بے رونق ہوں گے۔ کیونکہ ان کو یقین ہو گا کہ ان کے ساتھ ایسی سختی کی جائے والی ہے جو ان کی کمر توڑ دے گی۔ جس وقت جان گلے کی ہنسی تک آپہنچے گی۔ اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا اور اسے یقین آجائے گا کہ جدائی کا وقت آپہنچا ہے۔ اور ایک پنڈلی دوسری پنڈلی پر لپٹ جائے گی اس دن تمہارے رب کی طرف تمہیں جانا ہوگا۔

شرح:- جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس سورت میں قیامت کا ذکر آیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسان یہ خیال کرتا ہے کہ جب ■ مر کر مٹی میں مٹی ہو جائے گا تو دوبارہ اس کی ہڈیاں جمع نہ ہو سکیں گی۔ مگر اس کو معلوم نہیں کہ ہم اس کی انگلیوں کی پوروں تک ہو ہو اسی طرح بنا کر کھڑا کریں گے۔

فرمایا جب قیامت آئے گی تو نظام شمسی و قمری بھی درہم برہم ہو جائے گا اس دن انسان کو چھپ کر بیٹھنے کی کوئی جگہ بھی میسر نہیں آئے گی۔ اور دوزخ کی لپٹ سے نکلنا

احمد
رسول
السلام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جبر
مذکور
خلیل
قربیب
مذکور
مبشر
مفخر
مفخر
مبشر
سراج
سید
فام الزوال
فکیہ
کسیم
یتیم
بانی
بانی
اول
رسول
الترجمہ
مطہع
مبین
حسن
معلوم
قوی
رسول الزوال

شکور
خلیب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انور
قوسی
مستفید
محبوب
فام الزوال
مذکور
مبشر
مفخر
مفخر
مبشر
سراج
سید
فام الزوال
فکیہ
کسیم
یتیم
بانی
بانی
اول
رسول
الترجمہ
مطہع
مبین
حسن
معلوم
قوی
رسول الزوال

اور طبیوں کی تو کچھ چلتی نہیں نہ زور و قوت اور مال و دولت کام آتا ہے۔ اس وقت جھاڑ پھونک کرنے والوں کی تلاش تک لگ جاتے ہیں مگر مریض کو یقین کامل ہو جاتا ہے کہ اب اس کی جدائی کا وقت ہے پھر بیہوشی اور جان کی تکلیف سے اس کی پنڈلیاں ایک دوسرے پر چڑھ جاتی ہیں اور نہایت مشکل کا سامنا ہوتا ہے اور یہیں سے سفر آخرت کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔

ترجمہ آیات ۳۱-۳۲:- مگر وہ نہ یقین لایا اور نہ اس نے نماز پڑھی بلکہ خدا کی احکام کو اس نے جھوٹ سمجھا اور روگردانی کی پھر اڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف چلا بنا۔ افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے تجھ پر۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ قطرہ آب نہیں تھا جو پڑکایا گیا تھا۔ پھر لو تھرا ہوا پھر اس میں اللہ نے جان ڈالی اور اس کو درست کیا۔ پھر زور اور مادہ کی دو قسمیں بتائیں۔ کیا ایسا خدا مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی خام خیالی کی تردید فرمائی ہے۔ کہ جو کچھ ہے یہی جہان ہے۔ جس کی زندگی جس طرح گزر جائے وہی غنیمت ہے۔ فرمایا موت کے وقت جو بے حد تکلیف اور مصیبت کا وقت ہوتا ہے انسان کو یاد آتا ہے کہ وہ اپنے میں نے پیغمبروں کو بچ جاننا نہ خدا کی عبادت کی بلکہ ہمیشہ ان کو جھٹلاتا رہا اور نماز و عبادت سے پہلو تھی کرتا رہا۔ میں نے ہمیشہ غرور و تکبر کا اظہار کیا سوا ب مجھے خرابی پر خرابی نظر آرہی ہے۔

سورة الھمزہ (۳۲) (۱۰۴)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں نو آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ جن کا ترجمہ بصورت لفظ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔
منظوم ترجمہ:-

خرابی ہے بڑی اس عیب جو بدست غیبت کی
کمال حرص و رغبت سے اکٹھا جس نے دولت کی

”وفور شوق سے“ جو اس کو گنتا رہتا ہے ہم
سمجھتا ہے یہ مال اس کا رہے گا دائمی ہدم
نہیں ہرگز نہیں اس آگ میں وہ ڈالا جائے گا
جو کر دیتی ہے چکنا چور ”سارے جسم کے اعضا“
بھلا کیا اسے نئی واقف ہیں آپ ”اس کی حقیقت ہے“
خدا کی آگ دہکائی ہوئی ہے جو کہ شدت سے
دلوں تک جا پہنچتی ہے جو ”اکدم جسم کو چھو کر“
■ آتش بند کر دی جائے گی ان ”بدنہادوں“ پر
وہ سب اس آگ کے لمبے ستونوں میں گھرے ہوں گے

شرح:- بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے اعمال و افعال کو تو نہیں دیکھتے دوسروں
کو طعنے دینے اور ان پر نکتہ چینی کرنے کے لئے بڑے زبان دراز ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ
مغض یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں دنیاوی مال و اسباب موت کے خوف کو
ان کے دلوں سے محو کر دیتا ہے وہ اس حیات فانی کو حیات جاودانی سمجھنے لگتے ہیں۔ موت
ہی کا خوف ایک ایسا خوف ہے جو انسان کو افعال بد سے روک سکتا ہے۔ جب انسان موت
کو بھلا دے پھر کوئی چیز بد کاری سے اس کو مانع نہیں آسکتی۔ اس سورت میں اس قسم کے
لوگوں کی مذمت آتی ہے۔ اور متنبہ کیا گیا ہے کہ ان کا انجام بے حد برا ہونے والا ہے۔
فرمایا دولت مند طبقہ سمجھتا ہے کہ یہ مال کبھی ان سے جدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ ان کی
آفات ارضی و سماوی سے بچاتا رہے گا۔ حالانکہ یہ مغض ایک خام خیالی ہے۔ مال و دولت
کسی کو موت سے نہیں بچا سکتی۔ سب دولت یوں ہی پڑی رہ جائے گی اور ان کو دوزخ کی
آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

سورة المرسلات (۳۳) (۶۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہے۔
جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْمُبِيدُ - الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ - الْمُبِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَارِئُ - الْغَفَّارُ

الضُّوْرُ
الرَّشِيْدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْبَادِي
النُّوْرُ
التَّابِعُ
الْغَنِي
الْمَكْنِي
الْمُجَامِعُ
الْمُتَّسِقُ
مَا بَلَكَ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْعَفُو
الْمُنْتَقِمُ
الْتَرَابُ
الْبَسْبَسُ
الْتَمَالِي
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْقَابِضُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْمُوجِبُ
الْمُقَدِّمُ
الْمُعْتَدِلُ
الْقَادِرُ
الْقَائِمُ
الْوَالِدُ
خَلْقُ بَدَنِهِ
الْمُهَيَّبُ
الْمُعْتَبِيُّ
الْمُدَيِّنُ

الْوَالِي
الرَّوْفُ
الْعَفُو
الْمُنْتَقِمُ
الْتَرَابُ
الْبَسْبَسُ
الْتَمَالِي
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْقَابِضُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْمُوجِبُ
الْمُقَدِّمُ
الْمُعْتَدِلُ
الْقَادِرُ
الْقَائِمُ
الْوَالِدُ
خَلْقُ بَدَنِهِ
الْمُهَيَّبُ
الْمُعْتَبِيُّ
الْمُدَيِّنُ

سورة ق

۵۰

۳۴

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۱۵:- قسم ہے قرآن مجید کی بلکہ ان کو تعجب ہوا ہے کہ ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے۔ سو کافروں نے کہہ دیا کہ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ زندہ ہوں گے جو بعید از قیاس ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ زمین ان میں سے کتنا گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان تک پہنچا سو وہ الجھن میں پڑے ہیں کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کس طرح بنایا اور آراستہ کیا اور اس میں کوئی شکاف نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلا یا اور اس میں ہم نے پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی پر رونق چیزیں اگائیں تاکہ ہر رجوع ہونے والا انسان نشانات قدرت کو دیکھے اور اللہ کو یاد کرے۔ اور بادلوں سے ہم نے مینہ برسایا جس میں بڑی برکت ہوتی ہے پھر اس کے ساتھ ہم نے باغ اور کٹنے والی کھیتی کا اناج اگایا اور اونچی اونچی کھجوریں اگائیں جن کے گائے تہہ بہ تہہ ہیں۔ یہ بندوں کو روزی دینے کے لئے ہے اور اس پانی کے ساتھ ہم نے مردہ شجر کو زندہ کیا اسی طرح قبروں سے نکلنا ہوگا۔ اس سے پہلے نوح کی قوم کو میں والوں نے، ثمود نے، عاد، فرعون اور لوط کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور بن کے رہنے والوں اور تیج کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ سب نے رسولوں کو جھٹلایا سو وہ عذاب کے مستحق ہوئے۔ کیا ہم پہلی دفعہ پیدا کرنے سے تھک گئے ہیں؟ بلکہ یہ لوگ دوبارہ پیدائش کے بارے میں شبہ کر رہے ہیں۔

شرح:- تمام مکی سورتوں کی طرح اس میں بھی اعتقاد، حشر و نشر اور جزا سزا کا ذکر کیا ہے گزشتہ سورتوں میں بارہ حکم صادر کئے تھے۔ اس سورت میں بتایا ہے کہ اخروی زندگی میں نجات اس کے لئے ہے جو ان احکامات پر چلے اور جو خلاف ورزی کرے اس کے لئے جہنم اور مصیبت کی زندگی ہوگا۔

الضوء
الرشيد
الوارث
الباقي
اليدع
الهادي
النور
النافع
الغني
المعني
الحي مع
المقسط
ما بك
الملك
الزود
الغفور
المتقن
التراب
البر
المتعالى
الوالى
الباطن
الهادى
الاجد
الاول
الرحيم
المقيم
المتبر
القادر
الصدق
الوليد
خالق
الحي
المعنى
الهدى

دیتے ہیں بالکل اسی طرح ہم تم کو بھی قبروں سے نکال کھڑا کریں گے۔ دیکھو راہ انکار نہ اختیار کرو کیونکہ تم سے قبل جس جس قوم نے یہ راہ اختیار کی تھی وہ تباہ کر دی گئی۔

ترجمہ آیات ۱۶-۲۹:- اور البتہ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں کہ اس کے دل میں کیا خیالات آتے ہیں اور ہم تو اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں جب وہ ضبط کرنے والے فرشتے اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے رہتے ہیں وہ کوئی لفظ بھی منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر محافظ فرشتے اس کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے تیار رہتے ہیں اور موت کی بیہوشی فی الحقیقت آپہنچی یہ چیز ہے کہ جس سے تو بھاگا کرتا تھا اور صور پھونکا جائے گا یہی ہے عذاب کا دن اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہو گا تو بلاشبہ اس سے غفلت میں تھا سو ہم نے تجھ سے پردہ ہٹا دیا۔ آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اس کا ساتھی کہے گا کہ جو کچھ میرے پاس تھا حاضر ہے حکم ہو گا اے دونو فرشتو! ہر ناشکر گزار سرکش کو جنم میں ڈال دو جو لوگوں کو نیکی سے منع کرتا حد سے گزرنے والا اور شک کرنے والا تھا۔ جو اللہ کے ساتھ اوروں کو معبود ٹھہراتا تھا سو اس کو تم دونوں سخت عذاب میں ڈال دو پھر اس کا ساتھی شیطان کہے گا کہ اے ہمارے رب میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا وہ خود ہی پرلے درجہ کی گمراہی میں تھا۔ حکم ہو گا کہ میرے پاس مت جھگڑو اور میں تو تمہیں پہلے ہی تنبیہ کر چکا تھا۔ میرے ہاں حکمتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ میں اپنے بندوں پر ظلم کیا کرتا ہوں۔

شرح:- درحقیقت انسان خدائے لایزال کی بے انتہا قدرتوں کا ایک بڑا خزانہ ہے اگر یہ اپنے حالات میں غور کرے تو اس کو بیشمار دلائل صاف صاف مل جائیں گے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور اس کا علم بے انتہا ہے کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

فرمایا دیکھو ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اب اگر انسان اپنی پیدائش پر غور کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ نہ تو وہ از خود پیدا ہو گیا ہے نہ خدا کے سوا کوئی اور اسے پیدا کر سکتا ہے۔ پھر اس کا خدا اس سے اتنا قریب ہے کہ اس کے نہان خانہء دل میں بھی جو راز نہاں ہوتا ہے وہ اس سے بھی واقف ہوتا ہے۔ یوں سمجھو کہ اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہے۔ علاوہ ازیں ہر شخص کے ساتھ دائیں اور بائیں طرف ایک ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے دائیں طرف والا اس شخص کی تمام نیکیاں تمام افعال حسنة اور

الرومان
الرزاق
الفتاح
العليم
العالج
الواسط
النافع
الغني
الغني
الجامع
المتوسط
مالك
الملك
الزود
الغفور
المتكبر
التراب
النبس
المتفاني
الواحد
الباطن
الغافر
الاجود
الاول
الرحيم
المقيم
المتدبر
القادير
الضمد
الواحد
خالق
الغني
الغني
الغني

مکہ والے اگرچہ آپ کی مخالفت میں سر توڑ کوشش کر رہے ہیں مگر اس شہر کی عظمت و حرمت اور آپ کی موجودگی کے باعث ہم ان لوگوں کی اس طرح تربیت کریں گے جیسے باپ اپنے بیٹوں کی تربیت کرتا ہے۔

فرمایا انسان کو دیکھو شروع سے لے کر آخر تک اس کی زندگی سختیوں اور جھیلیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ نظر آتی ہے وہ پیدائش سے لے کر مرنے تک مختلف مصیبتوں اور تکلیفوں میں سے گزرتا ہے کہیں روزی کی فکر ہے کہیں بیماری کا غم کہیں اولاد کی تربیت کی فکر ہے۔ الغرض کسی دم انسان کو چین نہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ وہ منکسر المزاج ہوتا اور اس میں عجز و درماندگی پیدا ہوتی مگر یہاں الٹا معاملہ ہے وہ غرور نفس میں اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اپنے آپ سے اوپر کس کو سمجھتا ہی نہیں۔ اس کی یہ حالت ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ نیکی کی راہ میں کچھ خرچ کرو تو کہتا ہے کہ میں نے اپنی دولت اللہ کی راہ میں لٹادی ہے اور اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے۔

یہ ان دولت مند بخیل زر پرستوں کی حالت ہے جو دولت جمع کرتے رہتے ہیں اور جب کوئی ان سے کہتا ہے کہ اللہ کے لئے بھی کچھ خرچ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا کام ہی یہی ہے حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہوتا ہے۔ وہ خدا کی راہ میں قطعاً کچھ خرچ نہیں کرتے بلکہ اپنے نفس کے کہنے پر کرتے ہیں اور ذاتی مفاد یا نام و شہرت کے لئے کرتے ہیں۔

فرمایا کیا انسان کو خیال نہیں آتا کہ اس کے اعمال کا بدلہ اور اس کے جھوٹ کی سزا ضرور ملے گی۔ فرمایا انسان کو ہم نے دو آنکھیں زبان اور دو ہونٹ اس لئے دیئے ہیں کہ وہ ان کی مدد سے راہ حق کو دیکھے اور دوسروں کی رہنمائی کرے پھر اس کو نیکی اور بدی کی بھی راہیں دکھادی ہیں۔ نیکی کی راہ بڑی دشوار گزار گھاٹی کی مانند سمجھو کیونکہ شہوات نفسانی اور حرص و طمع سے بچنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ دشوار گزار گھاٹی سے گزرنا۔

فرمایا اس گھاٹی سے گزرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم غلاموں کو آزاد کرو۔ بھوکوں کو کھانا کھاؤ خستہ حال مسکینوں کی خبر گیری کرو۔ قریبی رشتہ دار یتیموں کی حفاظت کرو۔ اور پھر باہم نرمی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ فرمایا ایسے لوگ بابرکت اور بڑے نصیب والے لوگ ہوں گے مگر جو دوسری راہ اختیار کرتے ہیں جو اگرچہ بظاہر بڑی آسان ہے ان کو دوزخ کی آگ میں ڈال کر اوپر سے دروازے بند کر دیے جائیں گے کہ اس میں پڑے

Marfat.com

چوالمہ رہیں

سورة الطارق (۳۶) (۸۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔
جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ :- قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں آنے والے کی اور آپ کو کیا خبر کہ
اندھیرے میں آنے والا کیا ہے وہ چمکتا ہوا تارہ ہے۔ کوئی ایسا متنفس نہیں جس پر کوئی
نگہبان نہ ہو۔ پس انسان کو چاہئے کہ دیکھے وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک ایسے
آب سے پیدا کیا گیا ہے جو اچھل کر نکلتا ہے اور پیٹھ اور سینے کے بیچ سے نکلتا ہے۔ بیشک
وہ اس کو لوٹانے پر بھی قادر ہے جس دن انسان کے دل کے بھید جانچے جائیں گے تو اس
دن نہ اس کا کچھ زور چلے گا اور نہ کوئی مدد کرنے والا ہوگا۔ قسم ہے بارش لانے والے
آسمان کی اور زمین پھٹنے والی کی کہ بلاشبہ قرآن ایک قطعی بات ہے اور یہ کچھ ہنسی کی بات
نہیں ہے بلاشبہ لوگ داؤ بیچ کرنے میں لگے ہیں۔ اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں سو
آپ کافروں کو تھوڑی سی مہلت دے دیجئے اور کچھ عرصہ کے لئے ان کو چھوڑ دیجئے۔

شرح :- عالم سماوی اور مانیہا کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر شخص پر ہم نے
حافظ قائم کر رکھے ہیں جو اس کے نیک و بد اعمال کو دیکھتے رہتے ہیں اور ان کے اعمال لکھتے
رہتے ہیں۔ سو اعمال بد سے بچنے اور ہماری طرف رجوع کرنے کے لئے انسان کو چاہئے کہ
وہ دیکھے کہ اس کی اصلیت کیا ہے اور جس چیز سے اس کو پیدا کیا گیا ہے کیا اسے معلوم
نہیں کہ وہ ایک قطرہ منی سے پیدا ہوا ہے اور جس طرح وہ پہلے بے نام و نشان تھا۔ اسی
طرح خدا دوبارہ اس کو بے نام و نشان کرنے پر قادر ہے۔ سو اس بات کو بھولنا نہیں چاہئے
کہ جس روز اس کے اعمال کی تمام قلعی کھل جائے گی۔ اس دن نہ دنیا کی کوئی طاقت اس
کو فائدہ دے گی اور نہ کوئی مددگار کام آئے گا۔ اسکے بعد عالم علوی اور عالم سفلی دونوں کی قسم
کھا کر ارشاد ہوتا ہے کہ یہ قرآن قول فیصل ہے کوئی سرسری بات نہیں جو اس سے تم
اعتراض کرو۔ ان آیات میں الوہیت معاد اور رسالت تینوں عقیدوں کی توضیح کی ہے اور

احمد
رسول
الہام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جو
ہدو
قلیل
قریب
ماتر
مذکر
مبشر
مکرم
مستم
منیر
سراج
سید
قام الیل
حکیم
کریم
نیتم
نی لولہ
تالین
نما
آخذ
اقل
رسول
الرحمة
منیع
سین
حق
مفلام
قوی
رسول الرحمة

شکور
حسب
ضنی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
نی التوب
نفسی
نفسی
محب
قام الیل
نجمی
کلیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طی
جنتی
طی
مریض
مضیع
سین
اقل
مزیل
دلی
مدیر
مبین
ممدق
طیب
ناصر
مصور
مضاح
امیر

آخری دو تین آیات میں مکران حق کی مساعی اور ان کی حالت کا ذکر کیا ہے فرمایا جو لوگ اپنی عادات و خصائل کو نہیں چھوڑتے اور آپ کی بات نہیں مانتے اور لوگوں کو اپنی خواہشات پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیجئے ہم ان سے خود نپٹ لیں گے۔

سورة القمر (٣٤) (٥٢)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔
ترجمہ آیات ۱-۲۲:- قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر یہ لوگ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ ایک جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اپنی خواہشات پر چلے اور ہر ایک کام کا ایک وقت مقرر ہے اور ان کے پاس بہت سی ایسی خبریں پہنچ چکی ہیں جن میں کافی تنبیہ ہے۔ علاوہ ازیں سراسر نادانی کی باتیں ہیں۔ پس ڈرانے والی باتیں ان کے لئے مفید نہیں ہوئیں۔ سو آپ ان سے کنارہ کش رہئے جس وقت ایک بلانے والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی اس دن وہ قبروں سے اسی طرح نکل پڑیں گے کہ وہ گویا بکھری ہوئی ہڈیاں ہیں پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور کافر کہتے جا رہے ہوں گے کہ یہ دن تو بڑا ہی دشوار ہے۔ ان سے پہلے حضرت نوح (علیہ السلام) کی قوم نے پیغمبر کو جھٹلایا۔ انہوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور اسے دھمکی دی لہذا اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں ان کے مقابلے میں کمزور ہوں سو تو ان سے میرا انتقام لے۔ پس ہم نے زور کی بارش سے آسمان کے وہاں کھول دیئے اور زمین میں سے چشمے بہادیئے۔ پھر زمین و آسمان کا پانی ایک مقرر شدہ کام کے لئے مل گیا اور ہم نے اس کو ایک تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کیا جو ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی یہ انتقام کے لئے کیا گیا تھا۔ جس کو کافر نہیں مانتے تھے۔ اور البتہ ہم نے اس کو ایک نشان عبرت بنا چھوڑا پھر کوئی ہے جو سوچے سمجھے پھر کیا ہوا میرا

الْمُنْتَهَى - الْمُنْتَهَى - الْمُنْتَهَى - الْمُنْتَهَى

الْمُنْتَهَى - الْمُنْتَهَى - الْمُنْتَهَى - الْمُنْتَهَى

آخدا
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خانم
جولہ
مذموم
علیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختم
مبشر
سیرات
سید
نام الزیل
فکیہ
کیم
یتیم
بی لولہ
باہن
ذال صر
آخدا
اقل
رسول
الترجمہ
مطلع
مبین
مسن
معلوم
قوی
رسول الزلفا

عذاب اور میرا ڈرانا اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچنے والا۔ عادی نے جھٹلایا تھا سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا کہ ہم نے ان کے اوپر ایسے منحوس دن میں جس کی نحوست کسی طرح نہیں ملتی تھی ایک سخت آندھی بھیجی جس نے لوگوں کو اس طرح اکھاڑ مارا کہ گویا کھجور کے درختوں کی جڑ سے اکھڑے ہوئے تھے ہیں۔ سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچنے والا۔

شرح:- اس سورت میں چونکہ معجزہ شق القمر کا ذکر ہے اس لئے اس مناسبت کی بنا پر اس کا نام القمر ہے۔ ہجرت سے پیشتر کا واقعہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ رات کا وقت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر مخالفین بھی وہاں جمع تھے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی فوق العادہ نشانی کا مطالبہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا آسمان کی طرف دیکھو! انہوں نے جو نگاہ اٹھائی تو دیکھا چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ہے۔ ایک ٹکڑے ان میں مغرب کی طرف اور دوسرا مشرق کی طرف چلا گیا۔ جب لوگوں نے خوب اچھی طرح اس نظارہ کو دیکھ لیا تو پھر دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے مگر اس پر بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند پر یا ہم پر جادو کر دیا ہے۔ اس واقعہ کو معجزہ شق القمر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

بعض کے نزدیک یہ واقعہ قیامت کے روز ظہور میں آئے گا مگر حق یہ ہے کہ قیامت کے روز تو چاند کی کیا خصوصیت ہے تمام نظام شمسی درہم برہم ہو جائے گا۔ شق القمر کا وقوع پذیر ہونا قدرت خداوندی کے سامنے کچھ بعید نہیں کیونکہ نبی کے ہاتھوں ایسی بات کا ہو جانا معجزہ کہلاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ اے منکران حق تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ چاند کس طرح پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ہے۔ حالانکہ تمہارے نزدیک ایسا ہو جانا محض محال ہے۔ اسی طرح قیامت کے روز باقی تمام نظام شمسی کے توڑنے یا درہم برہم کرنے میں بھی ہمیں نہ کوئی دقت ہوگی اور نہ وقت خرچ ہوگا۔ مگر تم ایسے آدمی ہو کہ جب ایسا معجزہ تمہیں دکھا بھی دیا جاتا ہے تو پھر بھی تم یہی کہتے ہو کہ یہ ایک جادو ہے۔ جو اکثر مدعیان نبوت سے ظاہر ہوتا رہا ہے۔ سو جس طرح وہ جاتے رہے یہ بھی چلتا رہے گا۔

شکر
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
ایین
صادق
بی انور
تقصی
مغنی
محب
نام الایمان
نجم اللہ
کیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
رؤف
رحیم
مہ
مجتبی
طس
مرفض
مسطع
یسین
اودی
مزیل
دی
مدیر
مبین
مصدق
طیب
ناور
منصور
مباح
امر

الْقَبُورِ
الرَّيْبِ
الْوَارِثِ
الْبَاقِي
الْبَدِيحِ
الْبَادِي
النُّورِ
الْبَاقِ
الْغَبِي
الْمَغْنِي
الْبَاقِ
الْمَقْسُطِ
مَا بَلَكَ
الْمَكِيدِ
الرَّوْفِ
الْغَمُورِ
الْمَتَّقِي
الْتَرَابِ
الْبَسِ
الْمَتَّالِي
الْوَالِحِ
الْبَاطِنِ
الْقَابِضِ
الْأَجْدِ
الْأَوَّلِ
الْمُؤَيَّدِ
الْمَقْدِرِ
الْمَقْدِرِ
الْقَادِرِ
الْقَسْدِ
الْوَالِدِ
خَلْقِ الْبَدَائِدِ
الْحَبِي
الْمَغْنِي
الْبَدِي

کھٹی سوچنے والا اور ہر وہ کام جو یہ لوگ کر چکے ہیں تحریروں میں موجود ہے۔ اور ہر ایک چھوٹا اور بڑا کام لکھا جا چکا ہے۔ جو لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں بلاشبہ جنت کے باغوں اور اس کی نہروں میں جو عزت و صداقت کی جگہ ہے بادشاہ قادر مطلق کے نزدیک بیٹھے ہوں گے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح مذکورہ بالا واقعات سے ہر سمجھدار انسان یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ یہ چھوٹے پیمانے پر قیامت کا نمونہ ہیں۔ اسی طرح فرعون اور اس کی قوم کی تباہی بھی قیامت ہی کا نمونہ تھی۔ کیا فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو بھی خیال آسکتا تھا کہ وہ تاج و تخت اور عیش و عشرت سے محروم کئے جائیں گے اور دریا میں غرق ہو کر ایک حسرت ناک موت میں گئے۔ اگر کوئی شخص ان سے ایسی بات کہتا تو وہ گدگدی سے اس کی زبان کاٹ دیتے مگر جب ہمارے عذاب کی گرفت نے ان کو سختی سے پکڑا تو وہ اس سے بچ نہ سکے۔

فرمایا اے لوگو! کیا تم میں سے کافر پہلے کافروں سے کچھ اچھے ہیں جو کفر و عسیان کی سزا میں تباہ نہیں کئے جائیں گے؟ یا اللہ کے ہاں ان کو کوئی پروا نہ لکھ دیا گیا ہے کہ تم جو چاہو کرو تم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی یا وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہمارا مجمع یا جتھا بہت بڑا ہے سب مل کر ایک دوسرے کی مدد پر آجائیں گے۔

فرمایا ان سرکش اور باغی قوموں کی ہزیمت و شکست کے حالات تم قرآن میں پڑھ کر معلوم کر چکے ہو مگر یہ ہزیمت و شکست اس کے مقابلہ میں کوئی چیز ہی نہیں جو قیامت کے روز ان کو دیکھنی نصیب ہوگی۔ علاوہ ازیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کے لئے بھی اس میں ایک تنبیہ ہے کہ اگر تم مخالفت سے باز نہ آئے تو بہت جلد تمہاری جمعیت کو پریشان کر دیا جائے گا اور تم پشت پھیر کر بھاگ کھڑے ہو گے قیامت کا دن تمہارے لئے ایک آفت ہوگی اور تمہارے اوپر ایک بڑی تلخ گھڑی آئے گی۔ جو لوگ اس وقت غفلت کے نشہ میں پاگل بن رہے ہیں ان کا یہ سودا دماغ میں سے اس وقت نکلے گا جب اوندھے منہ دوزخ کی آگ میں گھسیٹے جائیں گے۔ دیکھو ہر وہ چیز جو پیش آنے والی ہے اللہ کے علم میں پہلے سے موجود ہے۔ وہ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ ہم چشم زدن میں جو چاہیں کر ڈالیں کسی چیز کے بنانے یا بگاڑنے میں ہم کو کچھ دیر نہیں لگتی نہ

الْمَاجِدِ - الْوَالِدِ الْقَيُّومِ - الْبَدِيحِ الْغَبِي - الْوَالِحِ - الْمَغْنِي - الْوَالِدِ - الْبَاقِ

Marfat.com

شرح :- حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ابو طالب بیمار ہوئے تو ابو جہل وغیرہ قریش ان کی بیمار پرسی کے لئے آئے۔ ان سے شکایت کی کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو باطل اور نکما کہتا ہے۔ آپ اسے منع کریں۔ چنانچہ ابو طالب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تو ایک ہی بات کہتا ہوں اور وہ بھی ایسی کہ اس کے دل سے قائل ہو جانے کے بعد تمام دنیا ہمارے زیر نگیں ہو سکتی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ ایک نہیں اگر دس ایسی باتیں بھی ہوں جن سے ایسا عظیم الشان نتیجہ نکل سکے تو ہم نہ صرف سننے بلکہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صرف اتنا ماننے کی ضرورت ہے "لا اله الا الله" اللہ تعالیٰ کی ہستی کے سوا کوئی اور عبادت و فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا تھا کہ تمام حاضرین چسپ بہ جیسے ہونے لگے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ چیز اس وضاحت سے بیان فرمائی کہ ہر ایک شخص دل سے دراصل قائل ہو گیا۔ اس پر اس سورت کی پہلی آٹھ آیتیں نازل ہوئیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ عظم الشان قرآن جو سراسر مفید نصیحتوں اور اچھی باتوں کا مجموعہ ہے۔ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ جو لوگ مجھے نہیں سمجھتے ان کی اپنی طبیعتیں غرور و نخوت اور معاندانہ مخالفت کا شکار ہیں۔ اگر یہ لوگ ان باتوں کو چھوڑ دیں تو انہیں راہ حق صاف نظر آنے لگے اور اگر یہ اپنی بات پر جمے رہے تو بھی ان کا نقصان ہے کیونکہ ان سے پہلے جن جن لوگوں نے ہمارے رسولوں کی مخالفت کی اور ہماری تعلیمات کو پس پشت ڈالا ان کو ہم نے سطح ارض سے مٹا دیا تھا۔ اب بھی اگر کوئی قوم وہی طرز عمل اختیار کرے گی تو ہم ان کو بھی ویسی ہی سزا دیں گے۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر جو جو شکوک و شبہات لاتے تھے ان کا تذکرہ ہے۔ فرمایا وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی فرشتہ آسمان سے اترتا اور آکر ہمیں کہتا کہ میں خدا کی جانب سے بشیر و نذیر ہوں تو ایک بات بھی ہوتی مگر ہم میں سے ایک آدمی اٹھتا ہے اور ہمیں ڈرانے اور دھمکانے لگتا ہے اور اپنے آپ خدا کا فرستادہ بن بیٹھا ہے اس کو سحر کاری اور جادوگری کے کچھ کلمات آگئے ہیں۔ جن کے زور سے یہ ہمیں مرعوب کر لیتا ہے۔ مگر تم اپنے آنائی مذہب پر جمے رہو اور اس کی بات کو نہ سنو۔

القبور
 الرزق
 الباقی
 الیدیع
 الباری
 السور
 البانی
 العقی
 المعنی
 البیاض
 القسط
 قالک
 الملک
 التوف
 الضم
 التسم
 التراب
 البتہ
 المتعالی
 الواح
 الباطن
 التامی
 الأجد
 الأول
 البیض
 المقیم
 المتجد
 القادر
 التسم
 الواحد
 الخلق
 البیض
 المعنی
 البیض

خدا تعالیٰ ازراہ تعجب ان سے دریافت کرتے ہیں کہ تم لوگ جو محض ایک بندہ مجبور ہو بڑی بڑی باتیں کیوں بناتے ہو۔ تمہارا کس چیز پر قبضہ ہے۔ کس چیز پر تمہیں اختیار ہے جو تم خدا کے کاموں پر نکتہ چینی کرنے کے لئے آتے ہو۔ تمہارا بس نہ آسمان پر چل سکتا ہے نہ زمین پر نہ تم کسی کا کچھ بگاڑنے پر قادر ہو اور نہ سنوارنے پر تو پھر خدائی معاملات و انتظامات میں تمہاری نکتہ چینی بیجا مداخلت کے برابر ہے۔ تم سے قبل قوم نوح علیہ السلام و عاد، فرعون، ثمود اور قوم لوط وغیرہ نے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ ان کو یہ سزا ملی کہ آج ان کا نام و نشان تک سطح ارض پر کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ سو اگر تم نے ہمارے رسول کی مخالفت کی تو تمہیں بھی ایسے ہی حالات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

ترجمہ آیات ۱۵-۲۶:- اور یہ لوگ صرف ایک حج کے منتظر ہیں جس میں کوئی

وقفہ نہ ہو گا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یوم حساب سے پہلے ہی ہمیں ہمارا حصہ دیدے۔ آپ صبر سے ان کی باتیں سنیں اور ہمارے بندے داؤد کو جو بڑی طاقت اور قوت والا تھا یاد کریں۔ بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا۔ ہم نے پہاڑوں کو اس کا تابع کر دیا جو صبح و شام اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور پرندے بھی اس کے ساتھ جمع ہو کر تسبیح کرتے سب اس کے تابع فرمان تھے اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کر دیا اور اس کو حکمت بخشی اور تقریر و فیصلہ کا سلیقہ دیا آپ کو ان و عویداروں کی بات معلوم ہے وہ دیوار پھاند کر عبادت خانہ میں آگئے جب وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ گھبرا گیا انہوں نے کہا آپ ڈریں نہیں ہم دو مخالف فریق ہیں ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ہمارے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی سے کام نہ لیجئے اور ہمیں سیدھی راہ دکھائیے۔ بیشک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس نانوںے دغیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دبی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دیدے اور گفتگو میں مجھ کو دباتا ہے۔ داؤد نے جواب دیا کہ وہ اپنی دنیوں میں تیری دبی بھی ملا لینے کو جو کہتا ہے تو یہ اس کا نعل ظالمانہ ہے اور اکثر شر کا ایک دوسرے پر ظلم کیا کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور داؤد نے سمجھا کہ ہم نے اس کی آزمائش کی ہے سو اس نے اپنے رب کی مغفرت طلب کی اور سجدے میں گر پڑا اور خدا کی طرف رجوع ہوا پھر ہم نے اس کو معاف کر دیا اور بلاشبہ ہمارے ہاں اس کے لئے

شکور
حسب
صنی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
خصی
مقیم
مجتب
نام الا
نجم اللہ
عظیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
رون
حجیم
مجتبی
طس
مریض
مضغ
لیین
اوی
مزیل
دی
مدیر
مبین
مدون
طیب
ناصر
منصور
بصاح
امر

آخذ
رسول
اللاہم
شہید
شہیر
عاد
خاتم
جود
مدعو
طلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختار
مہیر
سراج
سبید
خام الیل
حکیم
تسبیح
یتیم
بوا الرحمۃ
ناہین
ظاہر
انیر
اقل
رسول
الترنم
مطیع
صین
حق
معلوم
قوی
رسول الرضا

جبار، بیدار، قریشی، مضمیری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ثمود، عاقب، حامد، رشید، بشیر، داغ، شایان، مہدی، صبیح، عزیز

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
قلیل
قریب
مطہرا
مذکر
مبشر
مکرم
مترم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
کبیر
کریم
نیر
نبی
ناجین
ظالم
انور
اول
رسول
الترجمہ
مطیع
مبین
حق
معلوم
قوی
رسول الزمہ

ایسے تھے جن میں روحانی طاقت نام کو بھی نہ تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے تحت حکومت کے خلاف سازشیں ہونے لگیں اور حکومت کا بوجھ ان کو گراں معلوم ہونے لگا۔ یہ تکلیفیں محض اس واسطے فرو ہو گئیں کہ وہ ہر وقت ہماری طرف رجوع رہتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد ایسی سلطنت کسی کو نہ ملے۔ جس پر ہم نے ہوا اور جنات کو اس کے قابو میں کر دیا کہ جو چاہیں ان سے کام لیں اور ایسے وزیر مہیا کئے جو آنکھ جھپکنے سے پہلے ملکہ سہا کا تخت حاضر کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ جس کا ذکر آئندہ سورہ سہا میں آئے گا۔

ترجمہ آیات ۴۱-۶۴:- اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور تکلیف پہنچائی ہے ہم نے کہا کہ اپنا پاؤں زمین پر دے مار (اور لو) یہ ایک ٹھنڈا چشمہ نکل آیا نہانے اور پینے کو اور ہم نے اس کو اس کا اہل عیال بخشا اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی (یہ ان پر) ہماری طرف سے ایک مہربانی تھی اور عقلمندوں کے لئے سامان نصیحت (اور ہم نے کہا کہ) اپنے ہاتھ میں تیلیوں کا مٹھا لو اور اسے مارو اور قسم نہ توڑو۔ ہم نے واقعی اس کو بڑا صابر پایا۔ وہ بہت ہی اچھا بندہ تھا بیشک بہت رجوع ہونے والا تھا۔ اور ہمارے بندوں ابراہیم اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو صاحب قوت اور صاحب بصارت تھے۔ بلاشبہ ہم نے ان کو دار آخرت کی یاد کیلئے خاص طور پر چن لیا تھا اور بیشک وہ ہمارے ہاں برگزیدہ اور نیک بندوں میں ہیں اور اسماعیل اور ایسح اور زوا لکفل کو یاد کرو اور یہ سب نیک لوگ تھے۔ یہ حالات بجائے خود نصیحت ہیں اور پرہیزگاروں کے لئے واقعی عمدہ ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے۔ وہ وہاں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوں گے وہ وہاں بہت سے میوے اور ثمرات طلب کریں گے اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی اور کہا جائے گا یہ وہ چیز ہے جس کا تم سے روز حساب کو ملنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ بلاشبہ یہ ہماری بخشش ہے جو کبھی کم نہ ہوگی۔ یاد رکھو سرکشوں کے لئے بہت برا ٹھکانا ہے۔ جہنم کہ جس میں جائیں گے سو وہ بہت ہی بری جگہ ہے اس کا مزہ چکھو ابلتا ہوا پانی اور پیپ اور اس طرح کی کئی اور چیزیں ہوں گی۔ یہ ایک اور گروہ تمہارے ساتھ کھس رہا ہے ان کے لئے خوش آمدید نہیں یہ دوزخ میں پڑنے والے ہیں۔ کس گے بلکہ تم ہی ہو کہ تمہارے لئے

شکور
حسب
ضی اللہ
غیب اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
نوفی
مقیم
محبت
قام الا
نجی
کلیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتیض
مفطی
لین
اولی
مزمیل
ولی
مدیر
متین
ممدون
طیب
ناصر
منصور
میضاح
امیر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جولہ
مذکور
خلیل
قریب
فطرت
مذکور
مبشر
فکرتم
عزتم
منیر
سراج
سبید
قام الزل
نکیم
شیرم
تیم
نجم
بابین
ذیل
سیر
ایضاً
اقل
رسول
الترجمہ
مطبع
سین
حسن
مفہوم
قوی
رسول الزما

تامنے سجدے میں گر پڑے اور ادب بجالائے مگر ابلیس نے ایسا نہ کیا۔ سمجھا کہ میری
شان پھر سے کہیں اعلیٰ ہے۔ خدا کا یہ حکم مجھ پر عائد نہیں ہوتا اس کا یہ قیاس برتری اس کو
لے مرا اور وہ منکر حق ٹھہرا۔ حق تعالیٰ نے پوچھا کہ تو نے کیوں ایسا کیا ہے۔ تو اس نے
جواب دیا کہ خدایا! آگ ہر طرح سے مٹی سے افضل ہے تو نے مجھے آگ سے بنایا اور
اس کو مٹی سے پھر مجھے اس پر کیوں فضیلت نہ ہو۔

ارشاد ہوا! تیری یہ کج بخشی اور غرور تیری گمراہی کا باعث ہوئے ہیں۔ سو جا دور ہو
جا۔ اس نے گڑگڑا کر التجا کی کہ مجھے قیامت تک مہلت دی جائے اور مجھے آج ہی فوراً
ہلاک کر کے نہ رکھ دیا جائے۔ ارشاد ہوا کہ اچھا اسی طرح سہی تجھے قیامت تک مہلت
ہے جو کرنا چاہے کر لے۔ اس نے کہا کہ کروں گا کیا۔ اس بشر کو جس کی بدولت آج میں
رانندہ درگاہ قرار دیا گیا ہوں۔ تیرے مخلص بندوں کے علاوہ سب کو گمراہ کر کے چھوڑوں
گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یاد رکھ کہ قیامت کے روز میں تجھے اور تیری پیروی کرنے والوں کو
جہنم میں ڈالوں گا۔ اس تذکرہ کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوں
کو سنا دیجئے کہ تبلیغ پر میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا یعنی اس میں میری کوئی ذاتی غرض
نہیں ہے۔ پھر تم کو کیوں بدگمانی ہے۔ یہ قرآن ترجمان کے سمجھانے اور انہیں بھلائی کی
راہ بتلانے کے لئے نازل ہوا ہے اور اس کی صداقت کا علم تمہیں موت کے بعد معلوم ہو
جائے گا۔

سورة الاعراف (۳۹)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس
رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا
ہے۔

ترجمہ آیات ۲-۱۰:۔ یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی جانب نازل کی گئی ہے۔ سو
اس کی وجہ سے آپ کے سینے میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہئے تاکہ آپ اس کے ذریعہ سے
لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈرائیں اور ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے لوگو تمہارے

شکور
حسبنا
ضی اللہ
غیب اللہ
امین
صادق
بنی التوبہ
فوضی
مستبید
محبیب
قام الاز
تجلی اللہ
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
طہ
مجنبی
طس
مظن
مظن
لیین
اولی
مزیل
ولی
مدیر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
یضاح
امر

آخند
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مذمو
قلیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
براج
نبید
قام الزیل
فکیما
کریم
نیلیم
بناجین
نہا جہ
ایسر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول

تیرے جیسے نافرمانوں کے لئے جنت میں جگہ نہیں۔ یہاں سے نکل جا۔ ابلیس سٹ پٹایا اور اسے اپنی معزولی اور اخراج سے آدم پر اور غصہ آیا کیونکہ اس نے سمجھا کہ نہ اس کا معاملہ پیش ہوتا نہ آج مجھے یہ روز بد دیکھنا نصیب ہوتا۔ عرض کرنے لگا بار خدا یا تو نے مجھے ذلیل و خوار اور رائدہ درگاہ تو کر دیا مگر میری ایک آخری درخواست قبول کر لے۔ فرمایا کیا ہے؟ کہنے لگا کہ قیامت کے دن تک مجھے اور میری دریت کو یہ مہلت ملنی چاہئے کہ ہم آدم اور بنی آدم سے کسی نہ کسی طور پر انتقام لے سکیں۔ فرمایا جاؤ تمہیں مہلت ہے جو چاہو کرنا۔ ابلیس کہنے لگا خدا یا! جس طرح تو نے مجھے بے راہ کیا ہے میں بھی تیری صراط مستقیم کے سرے پر ڈیرا جما کر بیٹھوں گا اور بنی آدم کو جو تیری راہ اختیار کرنا چاہیں گے۔ دائیں سے بائیں سے آگے سے اور پیچھے سے آکر ورغلاؤں گا اور جس طرح ہو گا ان پر سیدھی راہ گم کر کے ہی چھوڑوں گا جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تو بہت ہی کم لوگوں کو شکر گزار اور ثابت قدم پائے گا۔

ارشاد ہوا! جا دور ہو اور جنت سے نکل جو تیری پیروی کرے گا تیرا شاگرد بنے گا اور تیرے نقش قدم پر چلے گا۔ ان سب کو تیرے سمیت آتش دوزخ کے حوالے کیا جائے گا۔ اور فرمایا کہ اے آدم! تم میاں بیوی جنت میں رہو اور باغ میں سے جو پھل کھانا چاہو کھاؤ۔ یہ ایک درخت ہے اس کا پھل کھانا تو ایک طرف رہا تم اس کے قریب تک نہ جانا ورنہ تمہیں نقصان پہنچے گا۔ کچھ عرصہ گزرا تو شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جو خلعت ان کو عطا ہوا ہے اور جو مقام عزت ان کو مل چکا ہے اس سے ان کو محروم کر دے۔ چنانچہ کہنے لگا کہ دیکھو! ہر شخص فانی ہے آج نہیں تو کل اسے موت کے گھاٹ اترنا ہے۔ باقی یا تو ذات خدا رہنے والی ہے یا وہ جو اس درخت کا پھل کھائیں گے۔ جس سے تمہیں منع کر دیا ہے اور منع کرنے سے مقصد بھی یہی تھا۔ کہ کہیں تمہیں بھی ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے۔ یا تم بھی فرشتہ نہ ہو جاؤ چنانچہ ان کے سامنے قسمیں کھائیں اور ان کو یقین دلایا کہ دیکھو میں تو صرف تمہاری خیر خواہی کے خیال سے ایسا کہتا ہوں ورنہ میرا ذاتی فائدہ اس میں کیا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کے قریب آگے اور شجر ممنوع کا پھل توڑ کر کھانے لگے۔ ابھی اس کا چکھنا ہی تھا کہ لباس جنت ان سے چھن گیا اور وہ ان واحد میں ننگے نظر آنے لگے اور مارے شرم کے باغ جنت کے

شکور
حسب
صنی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
توضی
محب
قام الا
تجلی
کلم اللہ
عید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
محبی
طس
مرفی
مضی
لین
اؤنی
مزیل
دینی
مدیر
مبتین
ممدن
طیب
ناہر
منصور
مضاح
امر

الحمد لله
 رسول تباري
 اخذ
 رسول
 الملاحم
 شهيد
 شير
 عادل
 قائم
 جواد
 مدعو
 خليل
 تربيت
 مطهر
 مذكر
 مبشر
 فخر
 مستم
 منير
 سراج
 سبب
 قائم الويل
 حكيم
 كريم
 نعيم
 نبى
 باطن
 ظاهر
 اخذ
 اول
 رسول
 الزمعة
 مطيع
 مبین
 حق
 معلوم
 قوی
 رسول الرفاع

کو آراستہ کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے باگے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں تخلیق انسان اور آدم علیہ السلام و ابلیس کا ایک بصیرت افروز قصہ بیان ہوا ہے۔ اس رکوع میں ان شاندار نتائج کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو اس قصہ سے ماخوذ ہوتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان جس طرح آدم علیہ السلام کو ہم نے ایک شاندار خلعت جنت میں پہننے کو کہا تھا۔ اسی طرح تمہیں بھی حکم دیا جاتا ہے کہ ایسا لباس زیب تن کیا کرو جس میں شرم و حیا پایا جائے اور تمہاری زینت کا بھی باعث ہو۔ مگر یاد رکھو دلوں پر لباس تقویٰ کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ لباس تقویٰ یہ ہے کہ تمہارا دل کبھی خدا کی نافرمانی کی بیزاری نہ کرے اور تم جو کچھ کھاؤ پیو اور پہنو محض اسی کی خوشنودی اور اسی کے احکام کی تعمیل میں کھاؤ پیو اور پہنو اور عبرت حاصل کرنے کے لئے یاد آؤم کا افسوسناک واقعہ ہمیشہ یاد رکھو۔ اے نبی آدم! اس بات کو کبھی نہ بھولو کہ شیطان آزمائشوں میں ڈالنے اور تمہارا لباس تقویٰ چھیننے کے لئے قسم کھا چکا ہے اور اس کی ذریت ہاتھ دھو کر تمہارے پیچھے پڑ چکے ہیں۔ وہ تمہارے ساتھ وہی کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے آدم علیہ السلام اور حوا کے ساتھ کیا تھا اور ہمارے ہاں یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ جو شیطان کی بات پر کان دھرے گا اس کا کمانے گا اس کے نقش قدم پر چلے گا۔ شیطان کا دوست شمار کیا جائے گا اور اس کا حشر بھی شیطان ہی کے ساتھ ہوگا۔ دیکھو شیطان خصلت انسانوں اور ان کے مریدوں کا یہ طریقہ ہوگا کہ جب وہ کوئی برا ممنوع اور بے حیائی کا کام کیا کریں گے اور انہیں منع کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کو یہی کرتے دیکھتے آئے ہیں اور خدا نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ نعوذ باللہ۔

اے بندگان خدا! یاد رکھو خدا کبھی ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جس میں بے حیائی اور برائی پائی جاتی ہو۔ یہ لوگ خدا کے متعلق ایسی بات کہتے ہیں جس کا انہیں مطلق علم نہیں۔ اے پیغمبر اسلام! اپنی امت سے کہہ دیجئے کہ حق و انصاف کو اپنا وطیرہ بناؤ اور عبادت کے اوقات میں نہایت مطیعانہ اللہ کی جناب میں کھڑے ہو جایا کرو اور اس کا نام پکارا کرو۔ اور اسی سے اپنی حاجات طلب کرو۔ یاد رکھو جس طرح اس نے تمہیں "نستی" سے پیدا کیا اسی طرح جب تمہارا نام و نشان تک مٹ چکا ہو گا تو وہ پھر تمہیں دوبارہ پیدا

شکر
 حبیب
 ضعی اللہ
 فیہ اللہ
 امین
 صادق
 نبی اللہ
 تقوی
 مقصد
 محبت
 قائم اللہ
 شکر
 کلیم اللہ
 خلیل
 حافظ
 زون
 رحیم
 طاہر
 محبتی
 طس
 مرتضی
 مفضل
 یسین
 اولی
 منزل
 دلجی
 مدبر
 متین
 ممدن
 طیب
 ناصر
 منصور
 مصباح
 امیر

حجراتہ برارہ قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزوی۔ عابد۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شابت۔ تہذیب سبغ۔ عزیز۔

آخند
رسول
اللام
شمید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکتوم
مکتوم
منیر
براج
سید
خاتم ال
حکیم
کریم
نیم
نجا لرحمہ
باہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمہ
مطیع
مبین
حق
معلوم
قوی
رسول

صداقت کے ساتھ آئے تھے اور ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا اے لوگو! یہ جنت ہے تمہارے اعمال کی وجہ سے تمہیں اس کا وارث ٹھہرایا گیا ہے اور جنت والے دوزخ والوں کو پکاریں گے کہ جو کچھ ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اسے سچا پایا؟ وہ کہیں گے کہ ہاں! پھر ایک آواز دینے والا ان میں آواز دے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت۔ جو لوگ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں کجی پیدا کرنے کے خواہش مند تھے اور آخرت کے بھی منکر تھے۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان ایک آڑ ہے یعنی اعراف اور اس اعراف پر بھی کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے نشانوں سے پہچان لیں گے اور اہل جنت کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ ابھی یہ جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور دلوں میں اس کے خواہشمند ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں دوزخ کی طرف جا پڑیں گی تو وہ کہہ اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کر۔

شرح: گزشتہ رکوع کا سلسلہ مضمون جاری رکھتے ہوئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ جو لوگ ہمارے احکام ماننے سے انکار کریں اور متکبرانہ زندگی گزاریں ممکن نہیں کہ ان کے لئے ہم اپنی رحمت کے دروازے کھولیں۔ انہیں کبھی جنت میں داخل نہ کیا جائے گا۔ ایسے لوگوں کے نیچے اور اوپر آگ ہی آگ ہوگی اور اسی طرح کے عذابوں سے ان کو ان کی زیادتیوں کی سزا دی جائے گی۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہوں گے اور عمل بھی نیک کرتے رہے ہوں گے وہ صرف انہیں امور کے لئے جو ابدا ہوں گے۔ جو ان کی طاقت کے برابر ہوں۔ اور انہی لوگوں کو جنتی قرار دیا جائے گا۔ یہ لوگ ہر قسم کی نجاست ظاہری و باطنی سے پاک و صاف ہوں گے اور اگر دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ کچھ کدورت رکھتے بھی ہوں گے تو وہ بھی اب ان کے دلوں سے نکال دی جائے گی اور ترانہ شکر گا گا کر کہیں گے کہ بار خدایا! تو ہی لائق تحمید و توصیف ہے جس نے ہمیں سیدھی راہ دکھائی۔ واقعی تیرے رسول حق و صداقت لے کر آئے تھے۔ ادھر فرشتہ غیب منادی کرے گا کہ سنو! تم نے دنیا میں جو نیک کام کئے تھے اس کے عوض میں تم جنت کے وارث بنائے گئے ہو۔ اہل جنت اہل دوزخ کو پکار کر کہیں گے دیکھ لو دنیا میں تم ہماری ہنسی اڑایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مرنے کے بعد کون دوبارہ اٹھے گا۔ اور کے جزا و سزا ملے گی مگر آج تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ہم سے جو وعدے کئے تھے وہ

شکور
حسب
صنی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی الشہ
توضی
مستقیم
محبت
قام ال
شہ
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مہ
مجتبی
طس
مرتضی
مستقیم
لیین
اولی
مؤمل
ولی
مدیر
مبین
مصدق
طیب
ناصر
مصور
بصباح
امر

حجرات۔ قرینی۔ ممبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاتق۔ شامد۔ رشیدہ بشیر۔ داغ شاف۔ مہدی مینع۔ عزیز

آخذ
رسول
اللاحم
شهير
شهير
عاد
خاتم
جول
مدعو
خليل
قريب
مظهر
مذكر
مبشر
مكرم
مكرم
مبشر
سراج
سبيد
خاتم الازل
حكيم
كريم
يتيم
نبي لونه
ناطين
ظاهر
اخبر
اول
رسول
الرحمة
مطيع
مين
حق
معلوم
قوي
رسول الرحمة

نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں یقیناً کھلی گمراہی میں دیکھ رہے ہیں۔ نوح نے کہا۔ اے میری قوم! مجھ میں تو کوئی گمراہی کی بات نہیں بلکہ میں تو تمام جہان کے پروردگار کی طرف سے رسول ہوں۔ تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور اللہ کی طرف سے مجھے ان باتوں کا علم ہے جن کو تم نہیں جانتے کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کوئی نصیحت کی بات تمہیں میں سے ایک آدمی کے ذریعہ سے آئی ہے تاکہ تمہیں ڈرائے تاکہ تم متقی بن جاؤ اور اس لئے بھی کہ تم پر رحمت ہو پھر انہوں نے اس کے بعد بھی نوح کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اور ان لوگوں کو جو کشتی میں ان کے ساتھ تھے نجات دی اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا یقیناً وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔

شرح:- شروع سورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخاطب فرمایا ہے کہ قرآن ذکر و نصیحت کا باعث ہے۔ اس کے بعد لوگوں کو تلقین کی ہے کہ بہر حال خدا کی اطاعت کریں۔ پھر عذاب کا ذکر کیا اور وزن اعمال کی بحث ہے۔ اس کے بعد قصہ آدم علیہ السلام اور شیطان کا تذکرہ ہے اور بنی آدم کو ضروری ہدایت دی ہیں۔ اس رکوع سے لے کر آخر تک ان تعلیمات خداوندی کا ذکر ہے جو مختلف انبیائے کرام اپنے اپنے زمانے میں دیتے چلے آئے ہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کی تعلیم کالب لباب یہی ہے کہ نیک عمل کی سچی روح پیدا کی جائے اور انسان کو فرض شناس، حق گو اور بے ضرر ہستی بنایا جائے وہ اپنے ہم جنس کی عزت، خیر خواہی اور آرام و سہولت کے لئے ایسا ہی کوشاں رہے جیسا کہ خود اپنے لئے ہے اور ساتھ ہی اس بات کا بھی یقین رکھے کہ دنیاوی زندگی ایک عارضی امتحان گاہ ہے جسے آن واحد میں چھوڑنے کا حکم آسکتا ہے اور پھر آگے چل کر نیک و بد اعمال کے نتائج بھگتنے ہیں جن سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان الفاظ میں احکام خداوندی پہنچائے اے لوگو! تم صرف اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا کسی کو عبادت کا حق نہیں پہنچتا اور اگر تم اس کی عبادت میں اور ہستیوں کا حق بھی سمجھو گے تو مجھے اس دن کا خیال کر کے بڑا ہی ڈر لگتا ہے جب تمہیں

شکور
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوب
قوی
مستعد
محب
خاتم الازل
نجم اللہ
حکیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زین
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرکز
مستعد
لین
اولی
مزیل
ولی
مدیر
مین
معدن
طیب
ناصر
منصور
یضاح
امر

لانے والے نہ تھے۔

شرح: - پھر اس کے بعد دنیا کی ایک عظیم الشان قوم عاد کی طرف ان کے اپنے ہی بھائی حضرت ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ انہوں نے بھی وہی تعلیمات دہرائیں اور کہا کہ اے لوگو! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی ہے ہی نہیں جس کی عبادت کی جائے۔ پس نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو۔ اور میری بات مان لو۔ قوم کے سردار جو آج کل کے بڑے سیاستدانوں اور وڈیروں کے بھائی بند تھے وہ کہنے لگے کہ ہم اور ہماری قوم تجھے یوقوف اور جھوٹا خیال کرتی ہے ہم تیری بات نہیں مانیں گے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اللہ کا فرستادہ ہوں مجھ سے یوقوفی کا کیا تعلق۔ میں تو تمہیں اللہ کے احکام پہنچاتا اور نصیحت کرتا ہوں مگر تم ہو کہ اس بات پر تعجب کئے بیٹھے ہو کہ ہم میں سے ایک نے نبوت کا دعویٰ کر لیا ہے یہ کیسے ممکن ہے سنو! قوم نوح کے بعد اللہ نے تمہیں دنیا بھر کے انسانوں پر فوقیت دی ہے اور اپنا نائب تمہیں مقرر کیا ہے۔ پس شکر بجا لاؤ اور خدا ہی کو یاد کرو کہ تمہاری اخروی زندگیاں بھی شاندار ہو جائیں۔ انہوں نے نہ مانا پر نہ مانا اور صاف کہہ دیا کہ جو کچھ ہمارے بڑے کرتے چلے آئے ہیں وہ درست ہے۔ تو غلط ہے تو ہم تو اسی کے پابند رہیں گے۔ جنوں سے استمداد اور انہیں پکارنے کو ہم نہیں چھوڑ سکتے۔ اگر اس بات پر ہمیں عذاب ہو سکتا ہے تو جاؤ عذاب لے آؤ۔

حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا جنوں کو تم نے خود تراش لیا ہے اور یہ محض نام ہیں نام ہمیں نہ نقصان دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کے معبود ہونے کے متعلق اللہ نے کوئی سند ہی نازل کی ہے۔ پس تم اس ضد کو چھوڑ دو اور اگر نہیں چھوڑتے تو آؤ عذاب الہی کا انتظار کریں۔ چنانچہ وہ نافرمان لوگ عذاب کی لپیٹ میں آکر تباہ ہوئے اور حضرت ہود علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بچا لیا۔

ترجمہ آیات ۷۳ - ۸۴: - اور تمہو کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے رب کی جانب سے تمہارے پاس روشن دلیل آچکی ہے۔ یہ خدا کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشان ہے اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے۔ اور برائی کی نیت سے اسے ہاتھ تک نہ لگاؤ کہ تم کو کہیں دردناک عذاب نہ آئے۔ اور اس وقت کو یاد کرو

شکور
حسب
صنی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی اثر
توضی
مقیم
محبت
قال الا نبی
نوحا
عظیم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
رون
رحیم
ط
جنتی
طس
مرنے
مضنے
لین
اڑی
مڑیل
دی
مدیر
میتین
مدین
طیت
ناصر
منصور
یصباح
امر

آخذ
رسول
السلام
شہید
شہیر
عاد
خاتم
جبر
مدعو
قلیل
قاریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
فام الزیل
حکیم
کرم
نیتم
نیا
ناون
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جو
مدعو
لیل
قریب
مظہر
مذکر
عاشق
مستتر
مستتر
سیر
سیر
خاتم الزل
حکیمہ
کرم
نیم
نی لوت
باہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
طبیع
سین
حق
مقدم
قوی
رسول الزمان

تمہارا ثانی کسی قوم کو پیدا نہیں کیا۔ تمہیں انتہائی درجہ کی عقلمندی اور زور و قوت عطا کی ہے۔ تم کو چاہئے کہ خدا کے احسانات کو یاد کرو اور زمین میں سرکشی و نافرمانی نہ پھیلاؤ مگر قوم کے سردار مخالفت پر تلے بیٹھے تھے وہ ایک بات بھی نہ مانتے تھے۔ انہوں نے قوم سے دریافت کیا کہ ان تعلیمات کے بارہ میں تمہارا کیا خیال ہے جو حضرت صالح علیہ السلام آج کل پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں اور ہمیں ان باتوں پر کلی ایمان ہے مگر متکبروں نے انکار کر دیا اور حضرت صالح علیہ السلام کے لائے ہوئے احکام سے منہ موڑا اور کہا کہ ہم تو صالح علیہ السلام کو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا نبی تسلیم نہیں کرتے۔ صرف انکار پر ہی صبر نہیں کیا بلکہ انکار کرنے والوں کو ساتھ لیا اور خدا کی نشانی یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو زخمی کر دیا۔ پس ان پر عذاب خداوندی آیا اور ان کو تمہ و بالا کر کے رکھ دیا اور دنیا کو ان کے فتنہ و فساد سے پاک کر دیا۔ اس وقت حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے قوم! میں نے تمہاری انتہائی خیر خواہی کی مگر تم اپنے خیر خواہوں کی قدر نہیں جانتے۔

اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا۔ اس زمانے میں فحاشی و بے حیائی کی حد ہو چکی تھی۔ بدکار قوم عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے عشق بازی کی عادی ہو گئی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ہر چند ان کے اس فعل بد کے خلاف جدوجہد کی اور ان کو سمجھایا اور کہا کہ تم ایسے فعل کا ارتکاب کر رہے ہو جو دنیا میں کسی نے نہیں کیا اور وہ یہ کہ تم شہوت کے وقت بجائے عورتوں کے مردوں سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہو۔ مگر ان لوگوں نے نہ یہ بات مانی تھی نہ مانی بلکہ انہیں حضرت لوط علیہ السلام کی پھبتیاں اڑاتے اور تمسخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میاں پاکباز! اگر ہماری حرکات ناشائستہ اور گندہ ہیں تو ہمارے شہر سے باہر نکل جاؤ۔ ہم تو اس فعل کو برا نہیں سمجھتے۔ نتیجہ وہی ہوا جو ہوتا تھا۔ یعنی خدا نے ان پر پتھروں کی بارش کی اور ان کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا۔ اور آج دنیا میں اس قوم کا کہیں نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔

کاش اس زمانے کے لوگ قوم لوط کے انجام کو دیکھتے اور خدا کے اس عذاب سے سبق لیتے جو اس قوم پر نازل ہوا۔ یہ اس کا دستور ہے کہ وہ جرم کی نوعیت کو دیکھتا ہے اور جرم کھلے والوں کو نہیں دیکھتا کہ کون ہے اور کون نہیں۔ پس اگر وہ جرم قابل سزا ہے تو

شکور
حسبنا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوب
نصی
تصدق
محبت
قام الایمان
تجلی اللہ
بکلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
تاج
مجتبی
طس
مرتضی
مفضل
لیلی
اولی
مزیل
ولی
مدیر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
یضاح
ایم

احمد
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جول
مذہب
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
تکیم
تکرم
یتیم
نبی لہو
ناہن
نہا
انہ
اول
رسول
الرحمة
مطہر
سین
حق
معلم
قوی
رسول الرحمة

ہوئے احکام بلاشبہ تمہیں پہنچا دیئے اور تمہاری خیر خواہی کی سوا میں نہ ماننے والی قوم پر کیوں کراںسوس کروں۔

شرح:- پھر مدین کے رہنے والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو احکام دے کر بھیجا اس زمانے میں بھی یہی مرض موجود تھا جو آج کل عام پھیلا ہوا ہے۔ یعنی بیوپار اور روز مرہ کے معاملات میں جھوٹ، دھوکا، فریب، کم تولنا، کم ماپنا، ناقص اور خراب چیز کا دینا اور اس کے عوض پوری قیمت وصول کرنا۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلائل لایا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ماپ تول میں کمی نہ کرو اور اس طرح دنیا میں فساد پیدا نہ کرو کیونکہ یہ گناہ عظیم ہے۔ اس سے بچو اور لوگوں کو ان کی چیزیں پوری پوری دیا کرو۔ نیز احکام خداوندی کو بیان کرنے والوں اور ان پر عمل کرنے والوں کی امداد کرو اور ان کی بات مانو۔

تم سے پہلے جن لوگوں کو نافرمانی کی سزائیں مل چکی ہیں ان کی مثال پیش نظر رکھو اور ان سے عبرت کا سبق حاصل کرو اور اگر کسی وقت حق و باطل، صدق اور کذب کا مقابلہ آجائے تو تم حق پر ثابت قدم رہو اور اس کے عوض ہر قسم کے مصائب اور تکلیف کو برداشت کرو مگر حق و انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو تا آنکہ بارگاہ خداوندی سے کوئی فیصلہ صادر نہ ہو جائے۔ ایک طرف تو حضرت شعیب علیہ السلام وعظ و نصیحت کر رہے تھے اور لوگوں کو تمام قسم کے اخلاقی عیوب سے نفرت دلا رہے تھے دوسری طرف سرکشوں اور گستاخوں کی شیطانی طاقتیں کام کر رہی تھیں۔ انہوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کا جواب دیا تو یہ کہ اے شعیب! تم ان باتوں سے باز آؤ اور لوگوں میں افتراق نہ ڈالو ورنہ یاد رکھو کہ تم اور تمہارے ساتھی جلا وطن کر دیئے جاؤ گے اور سب سے بہتر تو یہ بات ہے کہ باپ دادا کے مذہب کو نہ چھوڑو۔ حضرت شعیب علیہ السلام فرمانے لگے بھلے لوگو! میں نے تمہارے باپ دادا کے مذہب کو نفرت کی نظر سے دیکھا ہوں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے اور میرے متبعین کو ان خرافات سے بچایا اور اگر اب ہم پھر وہی مذہب اختیار کریں تو بھلا ہم سے بڑھ کر خدا کی تکذیب اور اس پر افترا باندھنے والا کون ہو گا۔ خدا ہمیں بچائے ہم تو حتی الوسع از خود ایسا کرنے والے نہیں پھر حضرت شعیب علیہ السلام

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
ایین
صادق
بی انتر
نفسی
مطہر
مکرم
کام اللہ
عید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طس
مرفض
مضطر
لیین
اولی
مزیل
ولی
مذہب
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
یصباح
امر

جبار۔ بزاز۔ قریشی۔ مضر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شاپ۔ مہدی۔ مبین۔ عزیز۔

اشھد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
قلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مخبر
منیر
سراج
سید
ذوالویل
حکیم
کریم
نقیح
ناہین
ظاہر
آئین
اول
رسول
الرحمۃ
مشیح
صین
حق
معلوم
قوی
رسول الرضا

ہمادیں پھر معلوم نہیں کہ اس دولت اور اس دنیائے فانی پر انسان کیوں اس قدر مرتا ہے اور اس کے نشہ میں کیوں اس قدر سرشار رہتا ہے کہ ہمیں بھی بھول جاتا ہے اور دنیائے دون میں تباہ و برباد بھی ہوتا ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! قرآن کریم میں ہم نے گذشتہ قوموں اور لوگوں کے جو حالات و قصص بیان کئے ہیں صرف اس لئے کہ آنے والی دنیا اس سے درس عبرت حاصل کرے اور جن غلطیوں اور کمزوریوں کا شکار پہلے لوگ ہو چکے ہیں ان سے آپ کی اتباع کرنے اور قرآن کے ماننے والے ہمیشہ بچے رہیں۔ سنو! جس طرح آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے اسی طرح آپ سے پہلے بھی کئی رسول بھیجے جا چکے ہیں۔ مگر لوگ ہمیشہ اپنے ہی خیالات و عقائد پر قائم رہے اور رسول کا پیغام سن لینے کے بعد بھی انہوں نے اپنے عقیدہ و عمل میں اصلاح نہ کی۔ نہ انہوں نے رسم و رواج کو چھوڑا۔ وہ تو ہم پرستی پر اسی طرح جے رہے جیسے پہلے تھے۔ سو وہ لوگ ہمیشہ سنگدلی کا صحیح نمونہ بنتے چلے آئے ہیں۔ سنگدلی یہی ہے کہ جب انسان کے سامنے حق و صداقت کو پیش کیا جائے تو بھی وہ راہ حق کی طرف نہ آئے اور اپنے پہلے غلط عقائد پر جما رہے۔

سنو! کتنے ہی پیغمبروں کے قصے تمہیں سنائے جا چکے ہیں موسیٰ اور فرعون کے حالات بھی تمہیں بتائے گئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کے امراء کو جو عوام پر اپنا پورا تسلط جمائے ہوئے تھے کہا کہ ”اے فرعون! مجھے اس پروردگار عالم نے تمہاری طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے جو ہم تم سب کا رب ہے۔ کئی نشانات مجھ کو عطا کئے ہیں۔ تمہارے لئے مناسب یہی ہے کہ تم میری ان باتوں کو بالکل درست مان لو۔ بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر کے میرے ساتھ جانے کی اجازت دے دو۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی بات کو نہ مانا اور کہا کہ اگر تمہارے پاس نبوت کے نشانات ہیں تو دکھاؤ محض تمہارے کہنے سے ہم کس طرح مان جائیں، موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے لو دیکھو اگر نشانات ہی دیکھنا ہے تو دیکھائے دیتا ہوں۔ آپ نے عصاء زمین پر پھینکا اس نے آن واحد میں اڑدھا کی شکل اختیار کر لی اور بھاگا کافروں کی طرف کہ انہیں نکل جائے۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے پکڑ کر فرعون اور اس کے درباریوں کی جانیں بچائیں۔ پھر ایک اور نشان بھی دکھایا وہ یہ کہ اچھ بخل میں دبا کر جو

شکوہ
خلیبا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
نضی
تعمد
محببت
قام الایمان
تجلیا
کلیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رجیم
شاہ
مجتبی
طس
مرتضی
مستفی
لین
اڈنی
مزیل
دلی
مدیر
میتین
مدین
طیت
ناصر
منصور
یضاح
ایمر

آنند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جور
مدعو
سلیل
تربیب
مکرم
مذکر
مبشر
مکرم
مذکر
سبیر
بیراج
سید
خاتم الزیل
تکبیر
کرم
نیر
نی لکھتہ
باطن
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمۃ
مطمع
مین
حسن
معلوم
قوی
رسول الزمان

دونوں بھائیوں کا تو کوئی فکر نہ کریں مگر تمام ملک میں ہر کارے اور ڈھنڈورچی بھیج دیں وہ ان تمام بڑے بڑے ماہر فن جادو گروں کو بلا لائیں جو آپ کے زیر سایہ بستے ہوں۔ آجاتے ہیں تو ابھی موسیٰ کا سب پل کھل جاتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جتنے بڑے بڑے شعبہ باز اور افسون ساز تھے دربار شاہی میں جمع ہو گئے ان سے ذکر کیا گیا کہ یہ معاملہ ہے وہ ہنس کر کہنے لگے ہم سب تماشہ آپ کو دکھائے دیتے ہیں مگر آپ ہم سے وعدہ کریں کہ اگر ہم نے موسیٰ پر غلبہ حاصل کر لیا تو کیا ہمیں انعامات ملیں گے؟ فرعون نے بڑے زور سے ان کو انعامات دینے کا وعدہ کیا اور کہا کہ علاوہ انعامات کے تمہیں دربار نشینی کا منصب بھی عطا کیا جائے گا۔ الحاصل دن مقرر ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے معجزات دکھانے کے لئے طلب کئے گئے۔ وہ آئے اور آتے ہی کہنے لگے۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ حق کو ہمیشہ باطل پر غلبہ دے گا تم اس بات کو مان جاؤ۔ جادوگر کہنے لگے پہلے آپ کوئی چیز دکھائیں گے یا ہم دکھائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم ہی پہلے دکھاؤ چنانچہ انہوں نے شعبہ بازی کر کے ایسا تماشہ دکھایا کہ لوگ حیران ہو گئے جب وہ اپنا کرشمہ دکھا چکے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے معجزات دکھائے جن کو دیکھتے ہی تمام جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ انہوں نے دکھایا ہے یہ جادو نہیں یہ چیز تو جادو گری سے کہیں بعید معلوم ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واقعی سچ کہا تھا۔ ہم تو صدق دل سے ایمان لاتے ہیں۔ چنانچہ اس پر فرعون اور اس کے حاشیہ نشینوں نے ان بیچاروں کو بہت ڈرایا دھمکایا اور اذیتیں بھی دیں مگر وہ آخر وقت تک یہی کہتے گئے کہ نہیں موسیٰ علیہ السلام جو کچھ کہتے ہیں بالکل ٹھیک ہے خدا ہم کو ایمان پر ثابت قدم رکھے خواہ ہماری جانیں بھی چلی جائیں اب پھر کفر و شرک اختیار نہیں کر سکتے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے پروردگار سے یوں دعا کی کہ خدایا! ہمارے دلوں کو صبر کی نعمت عظیم عطا فرما اور ہماری موت ایسی حالت میں آئے کہ ہم حقیقی معنوں میں تیرے فرمانبردار ہوں۔

ترجمہ آیات ۱۲۹-۱۲۸: اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ کیا تم موسیٰ اور اس کی قوم کو یونہی چھوڑ دو گے کہ وہ ملک میں فساد برپا کرتے پھریں اور تمہیں اور تمہارے معبودوں کو ترک کر دیں۔ کہنے لگا ہم عنقریب ان کے بیٹوں کو مار ڈالیں گے

شکر
حسب
صنی اللہ
حسب اللہ
ایمن
صادق
بی انور
توضی
تفسیر
مجتب
قام الایمان
تجلی
کام اللہ
عید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرتضی
مستغنی
سین
اولی
مزمیل
ولی
مدیر
متین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
میضاح
امر

حجارت۔ یاز۔ قریشی۔ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمودی۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شاہ۔ ممد۔ سبغ۔ عزیز

بن جاتے۔

ترجمہ آیات ۱۳۰-۱۳۱: اور ہم نے آل فرعون کو خشک سالی اور کی پیداوار کے عذاب میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کر لیں۔ پس جب ان کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارا حق ہے اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔ دیکھو اللہ کے نزدیک نحوست انہیں کی ہے لیکن ان میں اکثر اس بات کو نہیں مانتے اور فرعون کے لوگوں نے کہا کہ خواہ آپ کوئی بھی نشانی ہمارے پاس لائیں تاکہ اس کے ساتھ آپ ہم کو مسور کریں پھر بھی ہم آپ کو نہیں مانیں گے۔ پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور مڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کہ سب الگ الگ نشانیاں تھیں مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرموں کی قوم تھی اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہنے لگتے اے موسیٰ! ہمارے واسطے اپنے رب سے اس طور پر کہ اس نے آپ کو سکھا رکھا ہے دعا کیجئے اگر آپ نے ہم پر سے اس عذاب کو اٹھا دیا تو ہم ضرور آپ پر ایمان لے آئیں گے اور آپ کے ساتھ ضرور بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم نے ان سے اس عذاب کو ایک خاص وقت تک کہ وہ اس تک پہنچنے والے ہی تھے ٹال دیا تو انہوں نے فوراً "بد عہدی کی۔ پس ہم نے ان سے انتقام لیا سو ہم نے ان کو گہرے پانی میں غرق کر دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور ان سے غفلت برتتے تھے۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے اس زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس میں کہ ہم نے برکت رکھی ہے اور آپ کے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل پر پورا ہو گیا اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا اور جو محلات فرعون اور اس کی قوم بنایا کرتی اور جو بیلین وہ کوٹھے پر چڑھا کرتے تھے ان سب کو ہم نے ملیا میٹ کر کے رکھ دیا اور بنی اسرائیل کو سمندر پار پہنچا دیا تو ایک قوم پر ان کا گذر ہوا جو اپنے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ کہنے لگے اے موسیٰ! ہمیں بھی ایک معبود بنا دیجئے جس طرح کہ ان لوگوں کے معبود ہیں۔ انہوں نے کہا بلاشبہ تم بے سمجھ قوم ہو۔ بیشک یہ لوگ جس دین میں ہیں مٹ جانے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں محض باطل ہے۔ کیا میں اللہ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تم کو تمام اہل جہان پر فضیلت دی ہے اور جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات دلائی جو تمہیں سخت ایذا دیتے اور تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے

شکرت
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التورہ
توضی
تعمیر
محببت
تمام الایمان
نبی اللہ
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
عقبتی
طس
میرٹھے
مصطفیٰ
لین
ادنی
مزیل
دلی
مذہب
متین
ممدق
طیب
ناصر
منصور
بصاح
ایم

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جود
مذہب
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الریل
تکیم
کریم
یتیم
نبی اللہ
ناہین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

الوهاب
 الرزاق
 السامع
 العليم
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المعز
 المذل
 الشفيق
 الرحيم
 الغفور
 الشكور
 الجبار
 المتكبر
 العظيم
 الجليل
 الإله
 الغني
 المانع
 القهار
 الوهاب
 الرزاق
 السامع
 العليم
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المعز
 المذل
 الشفيق
 الرحيم
 الغفور
 الشكور
 الجبار
 المتكبر
 العظيم
 الجليل
 الإله
 الغني
 المانع
 القهار

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی۔
 شرح :- چنانچہ فرعون اور اس کی قوم کو بد اعمالیوں اور نافرمانیوں کی پاداش میں کئی سزائیں بھگتنی پڑیں اور یہ سزائیں محض اس واسطے دی گئیں کہ وہ ان سے درس عبرت حاصل کریں اور آئندہ کے لئے کفر و شرک سے توبہ کر لیں مگر قوم فرعون اس راستے پر ہرگز نہ آئی۔ چنانچہ جب کبھی ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی اور وہ کسی بلا میں گرفتار ہوتے تو کہہ دیتے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے ہم پر یہ وبال آرہا ہے۔ یہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعمال کی شامت ہے وہ ہمارے معبودوں کی نہیں مانتا اس واسطے ہمارے خدا ہم سے ناراض ہو کر یہ تکلیفیں ہم کو دے رہے ہیں اور کبھی خوشحالی کا دور دورہ ہوتا تو وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے اور کہتے کہ دیکھا کہیں وہ لوگ بھی خوشحال ہو سکتے ہیں جو خدا کے نافرمان اور محتوب و مقہور گردانے گئے ہوں۔ ہماری خوشحالی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارا طریق عمل غلط نہیں۔ جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام آل فرعون کو وعظ و نصیحت کرتے رہے یہی جواب سنتے رہے اور وہ برابری کہتے رہے کہ اے موسیٰ! ہمیں تم کوئی بھی معجزہ دکھاؤ ہم نہیں مانیں گے۔ پس ان پر یکے بعد دیگرے کئی عذاب نازل ہوئے۔ مثلاً "سب سے پہلے دریائے نیل میں ایک ایسا طوفان آیا کہ ان کے گھیت اور اکثر بستیاں تباہ کر کے رکھ گیا۔ پھر ٹڈی آئی اور جو کھیتیاں طوفان کی زد سے بچ گئیں تھیں ان کو کھا کر ختم کر گئی۔ اس کے بعد ان کے کپڑوں میں اس قدر جوئیں پڑیں کہ کوئی بھی نہ بچ سکا۔ پھر مینڈک اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں گھس جاتے اس طرح گویا ہم نے آل فرعون پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ سب سے آخر میں ان کی تمام چیزوں میں لہو نظر آنے لگا۔ تازہ میوے چیرو تو ان سے خون بسے کھانے کی چیزوں کو ہاتھ لگاؤ تو وہ خون آلودہ نظر آئیں۔ پانی پیتو تو اس سے خون کی بو اور مزہ آئے۔ آخر وہ تنگ آ گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کی کہ دعا کیجئے اور ہمارے سر سے گونا گوں عذاب کو ٹلاو دیجئے ہم آپ کو رسول برحق مان لیتے ہیں۔ چنانچہ خدائے عز و جل نے یہ عذاب بھی ان پر سے ٹال دیا۔ جب عذاب ٹل گیا تو پھر وہی کج بختیاں کرنے لگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر ایمان نہ لائے۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ

الضوء
 الزئبد
 الوارث
 الباقي
 اليبغ
 البادي
 النور
 الشافع
 الغني
 المعنى
 الجامع
 المقسط
 قائل
 الملك
 التوفيق
 الغفور
 المتعقم
 الثواب
 التيسر
 المتعالي
 الواح
 الباطن
 القامد
 الاعد
 الاول
 الموجد
 المقدم
 القدر
 القادر
 الصمد
 الوليد
 جل جلاله
 العلي
 المعنى
 الودي

المجاذ - الراجد القيوم - اليث الفيد الشيبى - الوجى - المينى - الوكيل - الامنى - المجدى

آخرا
رسول
اللام
شہید
شہید
عاد
خاتم
جود
مذمو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
نام الرسول
تکبیر
کریم
نیلیم
نی لولہ
ناطین
ظاہر
آخرا
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حق
مقدم
قوی
رسول الزمان

شاید اب کبھی ہم پر کوئی عذاب مسلط نہ ہوگا۔ مگر یہ ان کا خیال خام تھا ہم نے ان سب کو یہ سزا دی کہ سب کو دریائے نیل میں غرق کر دیا۔ ہمارے رسول اور ہمارے احکام کو جھٹلانے کی انہوں نے وہ سزا پائی کہ دنیا کے لئے ہمیشہ ان کی مثال درس عبرت بنی رہے گی۔ اس کے بعد دنیا نے دیکھا کہ فرعون اور اس کی قوم کو ان کی دولت و ثروت اور باغات و محلات سمیت صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا گیا۔ ان کے اسباب مادی بالکل ان کے کام نہ آئے۔ اور وہ بنی اسرائیل جو بالکل نئے، ننگے اور بھوکے تھے حاکم وقت بنا دیئے گئے اور ہر قسم کی نعمتوں سے سرفراز کئے جانے لگے۔ پھر دیکھو کہ یہی بنی اسرائیل خوشحالی اور کامیابی کے نشہ میں بد اعتدالیاں کرنے لگے چنانچہ کعبان کو آتے ہوئے راستے میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو بت پرست تھی۔ ان کو دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو بھی ایسے بت بنا دیجئے۔ ہم بھی اس طرح ان کی پرستش کریں گے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سخت ناراض ہوئے اور کہا کہ جاہلو! یہ لوگ اور ان کے بت سب کے سب عذاب الہی میں گرفتار ہو جانے والے ہیں اور دنیا دیکھے گی کہ ان کا طریقہ عمل محض باطل تھا۔ تم خدا کا شکر کرو کہ ہر طرح کی غلامی سے نجات پا کر آئے ہو۔ اب نئی غلامی میں کیوں پھنستے ہو۔ تم صرف خدائے واحد کا شکر کرو جو سب کائنات عالم کا پروردگار ہے اور جس نے رسالت و حکومت تمہارے خاندان کو عطا کر کے اہل عالم پر اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ تم ہی سب سے افضل و اعلیٰ ہو۔ دیکھو! ایک وہ زمانہ تھا کہ تمہارے لخت جگر بیٹوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے قتل کیا جاتا تھا اور تمہاری معصوم بچیوں کو لونڈیاں بنایا جاتا تھا۔ دیکھو اس میں تمہارے لئے کس قدر جانکاہی اور ذلت تھی اور اس مصیبت سے کس طرح بظاہر بچاؤ نظر نہ آتا تھا سو اگر خدا تمہاری مدد نہ کرتا تو ایک دن آتا کہ تم صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جاتے مگر اسی کے ساتھ تم شرک کرتے ہو۔ یاد رکھو اگر اس کی نافرمانی کرو گے یا اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ گے تو قبیلوں سے بھی زیادہ دردناک اور عبرت خیز سزا کا نزا چکھو گے۔

ترجمہ آیات ۱۲۲-۱۲۷: ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور ہم نے دس راتیں اور بڑھا کر ان کی تکمیل کر دی سو ان کے رب کا چالیس رات کا وعدہ پورا ہوا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے پیچھے میری قوم میں نیابت کرنا اور ان کی

شکر
حسینا
صنی اللہ
حسینا
امین
صادق
بی التوبہ
نفسی
مفتوح
محبت
قام الایمان
مخفی
بکرم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طے
مجتبی
طی
مرنے
طے
منیع
بین
اوی
مزیل
دلی
مدیر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
یصباح
ایم

اشھد
رسول
اللہ
مہدی
شیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قدیب
مطہر
مذکر
مبشر
مترجم
مترجم
مترجم
سراج
سید
فام الرسول
کینہ
کرم
یتیم
نبی اللہ
ناہون
فلاہر
آجندہ
اول
رسول
الرحمة
مبشر
مبین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

بہت جلد ان کے رب کی طرف سے عذاب نازل ہو گا اور دنیا کی زندگی میں ذلت بھی اور
اسی طرح ہم افترا پردازوں کو سزا دیا کرتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے برے کام کئے پھر
اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو بیشک آپ کا رب توبہ کے بعد بخش دینے والا
مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ کم ہوا تو ان تختیوں کو اٹھا لیا اور ان میں جو کچھ لکھا ہوا تھا
وہ ان لوگوں کے لئے سرمایہ ہدایت و رحمت تھا یہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے
اپنی قوم میں سے سزا دی ہمارے مقررہ وقت کے لئے جن لئے پھر جب ان کو زلزلے نے
آلیا تو کہا کہ اے میرے رب اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو بھی اس سے پہلے ہلاک کر دیتا۔
کیا ہم میں سے چند بیوقوفوں کی حرکت پر تو ہم کو ہلاک کر دے گا۔ یہ تو تیری طرف سے
محض ایک آزمائش تھی جس کو چاہے تو گمراہ کر دے اور جس کو چاہے سیدھی راہ دکھا دے
تو ہی ہمارا کار ساز ہے۔ سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بخشنے والوں
سے بہتر ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ اور آخرت میں بھی ہم فی الحقیقت
تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں اس کو پہنچاتا
ہوں اور میری رحمت ہر ایک چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ سو میں اس بھلائی کو ان لوگوں کے
واپسے ضرور لکھ دوں گا جو پرہیزگاری اختیار کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان لوگوں کے
لئے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ لوگ جو ایسے رسول نبی اُمّی کی پیروی کرتے
ہیں۔ جن کو وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ جو ان کو نیکی کے کام
کرنے کو کہتے اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال قرار
دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان کے لئے حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے ان کے بوجھ
اور طوق جو ان پر تھے اترواتے ہیں۔ سو وہ لوگ جو ان پر ایمان لاتے اور ان کو تقویت
پہنچاتے اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل ہوا
یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

شرح:- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے جواب میں خداوند عزوجل نے فرمایا کہ
وہ لوگ جنہوں نے پھڑے کی پوجا کی ہے وہ دنیاوی زندگی میں ذلیل و خوار ہوں گے اور
ان کے پروردگار کا غضب ان پر نازل ہوگا۔ اور جو لوگ اپنے مشرکانہ افعال پر تادم ہیں
اور آئندہ کے لئے انہوں نے توبہ کر لی ہے۔ ان کے لئے ہم گناہ معاف کرنے اور رحم

شکور
حسبنا
صنی اللہ
غیب اللہ
امین
صادق
بی انور
نقصی
مفتی
مجتب
فام الرسول
مفتی اللہ
بیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مترجم
مضطر
سین
اولی
مترجم
ولی
مدیر
مبین
مصدق
طیب
ناصر
مترجم
مباح
اور

کرنے والے ہیں۔

اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ فرو ہوا اور انہوں نے تورات کی ان تختیوں کو جو زمین پر غصے کے عالم میں دے ماری تھیں اٹھا لیا۔ جو اپنے اندر سراسر ہدایت و رحمت صرف ان لوگوں کے لئے تھی جو اس کے طالب تھے۔ اور جو اس کی طرف مائل ہی نہ تھے ان کو نہ ہدایت کا کوئی فائدہ ہوا اور نہ رحمت الہی کا۔ وہ جیسے پہلے تھے ویسے ہی کورے کے کورے بعد میں رہے۔ ہاں! تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تورت لینے کے لئے گئے تھے اپنے ساتھ بنی اسرائیل کے ستر آدمی لیتے گئے انہوں نے وہاں یہ گستاخانہ مطالبہ کیا کہ ہم تو خدا کو ان آنکھوں سے دیکھیں گے تب مانیں گے ورنہ نہیں۔ پس اس گستاخی کی پاداش میں ان پر ایک ایسا زلزلہ آیا کہ زمین ان کے پاؤں تلے سے نکل گئی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سمیت وہ سب کے سب بیہوش ہو کر زمین پر آ رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو جلدی ہوش میں آ گئے اور درگاہ باری تعالیٰ میں یوں عرض پرداز ہوئے کہ خدایا! ہم نے خود ہلاکت کا سامان پیدا کیا اور اگر تو چاہتا تو اس سے پہلے ہی ہم کو ملیا میٹ کر دیتا مگر تیری رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہی جس طرح اس سے پہلے تو ہماری لغزشوں کو معاف کرتا چلا آیا ہے اسی طرح اب بھی کر اور بے وقوفوں کی گستاخی کی وجہ سے ہم کو ہلاک نہ کر تیزی آزمائش ایسی ہے کہ بعض لوگ ان پر پورے نہیں اتر سکتے مگر بعض اولوالعزم اور نیک بندے باحسن وجوہ تمام مراحل و منازل طے کر جاتے ہیں اور راہ ہدایت پر گامزن رہتے ہیں تو سب کا پروردگار ہے۔ ہم کمزور انسانوں کے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر تیرے سوا اور کون ہے جن سے گناہوں کی معافی طلب کی جائے۔ تو ہی حاکم الحاکمین ہے۔ خدایا حکم دے دے کہ ہم دنیا میں بھی دکھ درد سے بچے رہیں اور آخرت میں بھی ہم پر عذاب نہ ہو۔

ارشاد ہوا اے موسیٰ! میری رحمت ہر شخص کے لئے ہے مگر میرا عذاب ان نافرمانوں کو ضرور ہو گا جن کو میں سزا دینا چاہوں گا۔ اور جو یہ کہتے ہو کہ ہمارے حق میں رحمت لکھ دو تو کسی فاجر شخص کے لئے ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں ان سب کے لئے رحمت لکھ دی جاتی ہے جو ہم سے ڈریں گے۔ زکوٰۃ ادا کریں گے اور ہمارے احکام کو مانیں گے۔ اور جو ہمارے بھیجے ہوئے رسول امی کی اتباع کریں گے جن کا ذکر تورت و انجیل میں ہے

الْمَاجِدُ - الْوَالِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهٌ لِّلْمَلِئِكَةِ الْإِنْسَانِ وَالْجِنِّ - الْمُبِينُ - الْكَافِرُ - الْبَاطِلُ - الْكَافِرُ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عاد
خانم
جول
مذمو
قلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
شہید
خام الیل
حکیم
کرم
یتیم
نہ لوم
بابین
ذاب
احمد
اول
رسول
الرحمة
طیغ
سین
حق
مفلوم
سوی
رسول

وہ ہر نیک کام کی ترغیب دے گا۔ ہر برے کام سے لوگوں کو منع کرے گا صاف ستھری اور پاکیزہ چیزوں کو لوگوں کے لئے حلال قرار دے گا اور گندی اور قابل نفرت چیزوں کو حرام ٹھہرائے گا۔ اور ان فضول عادات و رسوم کو مٹا دے گا جو ان کے گلے کا ہار بنی ہوں گی۔ پس اے موسیٰ! جو لوگ اس نبی امی پر ایمان لائیں گے اس کی مدد کریں گے اور اس کا دست راست بنیں گے اور قرآن یعنی اسی نور کی جو اس نبی امی کے ساتھ نازل کیا جائے گا اتباع کریں گے وہ لوگ شاد کام ہوں گے اور وہی نجات اخروی حاصل کر سکیں گے۔

ترجمہ آیات ۱۵۸-۱۶۲:- کہہ دیجئے اے لوگو! بلاشبہ میں تم سب کی طرف اللہ کا

رسول ہوں وہ اللہ جس کے لئے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی امی پر جو اللہ اور اس کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت حاصل ہو۔ اور موسیٰ کی قوم میں چند لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کے ساتھ راہ دکھاتے اور حق کے مطابق انصاف کرتے ہیں اور ہم نے ان کو بارہ قبیلوں میں گروہ در گروہ تقسیم کر دیا اور جب موسیٰ کی قوم نے اس سے پانی طلب کیا تو اس کی طرف ہم نے وحی کی کہ اپنے عصا سے پتھر کو مارو سو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کر دیا اور ان پر من و سلوا نازل کیا اور جو کچھ ہم نے تمہیں حلال اور طیب دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے آپ پر علم کیا۔ اور جب ان کو حکم دیا گیا کہ اس گاؤں میں رہو سو اور اس جگہ سے جہاں چاہو کھاؤ اور مغفرت طلب کرو۔ اور دروازہ میں عاجزانہ طور سے داخل ہونا ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے۔ ہم نیک کام کرنے والوں کو بہت جلد فراوانی دیں گے پھر ان میں سے ان لوگوں نے جو ظالم تھے۔ اس بات کو جو ان کی تلقین کی گئی تھی دوسری بات سے بدل دیا۔ تب ہم نے ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا۔

شرح:- سوائے پیغمبر! آپ دنیا کو سنا دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں سو اللہ وہی ہے جو زمین اور آسمان کا مالک اور معبود برحق ہے۔ وہی اشیاء عالم کو پیدا کرتا ہے اور وہی انہیں فنا کرتا ہے۔ پس تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس نبی امی کو جس کے

شکور
صنیہ
صنیہ
امین
صادق
بی انوار
نظری
مفتی
مجتب
قام الایمان
تجلی
کلم اللہ
غذ اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مریض
مضیع
یین
اوی
مزیل
دلج
مدیر
میتین
ممدن
طیت
ناصر
منصور
مضاح
امر

احمد
رسول
الملاحم
شہید
عادل
حامد
نبی
نبی
مذکور
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
شہید
فام الرسول
حکیم
کریم
یتیم
نبی اللہ
بابین
ظاہر
آب
اول
رسول
الرحمة
مطہع
سین
حق
معلم
قوی
رسول اللہ

عذاب میں گرفتار کیا۔ پھر جس کام سے ان کو روکا گیا تھا جب اس میں وہ حد سے بڑھ گئے تو ہم نے ان سے کہہ دیا کہ ذلیل و خوار بندوں جاؤ اور جب آپ کے رب نے حکم دیا کہ ان پر قیامت تک ایسے لوگوں کو مسلط رکھے گا جو انہیں سخت تکلیفیں پہنچاتے رہیں گے۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے نیز وہ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا بھی ہے اور ہم نے ان کو دنیا میں کئی گروہ بنا کر تقسیم کر رکھا ہے ان میں سے نیکو کار بھی ہیں اور ان میں سے اس کے برعکس بھی ہیں اور ہم نے ان کو خوشحالیوں اور بدحالیوں سے ہر طرح آزمایا کہ شاید وہ باز آجائیں۔ پھر ان کے بعد نالائق جانشین آئے جو کتاب کے وارث بنے۔ اس دنیائے حقیر کے مال و متاع کو تحریف کے بدلے میں بلا تامل قبول کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہماری مغفرت ہو جائے گی۔ اور اگر پھر ایسا ہی مال ان کے پاس آنے لگے تو اسے بھی قبول کر لیں۔ کیا ان سے یہ عہد جو کتاب اللہ میں موجود ہے نہیں لیا گیا کہ اللہ کے متعلق صرف وہی بات کہیں جو سچ ہو اور انہوں نے جو کچھ اس میں تھا پڑھ بھی لیا اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے کہیں بہتر ہے جو پرہیزگار ہیں۔ تو کیا تم اس قدر بھی نہیں سوچتے اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور غملا پڑھتے ہیں یقیناً ہم ایسے نیک لوگوں کے اجڑ کو ضائع نہیں کرتے اور جب ہم نے ان کے اوپر پہاڑ کو ساہبان کی طرح لا معلق کیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب گرا۔ جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھامے رہو اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

شرح :- یہود کی چند بے اعتدالیوں کا ذکر گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا اور انسان کو نافرمانیوں پر جو سزا ملتی ہے اس کی طرف بھی مختصر سا اشارہ کر دیا گیا۔ اس رکوع میں یہود کی ایک اور بہت بڑی نافرمانی کا ذکر ہے اور اس نافرمانی کی وجہ سے ان کو جس نتائج و عواقب کا سامنا ہوا اس کا بیان ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ سمندر کے کنارے یہود کی ایک بستی تھی وہاں مچھلیاں بکثرت ہوا کرتی تھیں۔ ہم نے یہود کو حکم دے رکھا تھا کہ ہفتہ کا دن ذکر و عبادت کے لئے خالص کر دو اور لوہو و لعب بالخصوص مچھلی کا شکار اس روز ہرگز نہ کیا کرو۔ چھ دن دنیاوی کام کاج کے لئے کافی ہیں۔ اس سمندر کی مچھلیوں نے جب دیکھا کہ چھ دن تو ہمیں بکثرت شکار کیا

شکور
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
فوضی
مستقیم
محبت
فام الرسول
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
شہید
فام الرسول
حکیم
کریم
یتیم
نبی اللہ
بابین
ظاہر
آب
اول
رسول
الرحمة
مطہع
سین
حق
معلم
قوی
رسول اللہ

شکوہ
حسبنا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
توفیق
تعمیر
محببت
قام الایمان
تجلی
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
عجبی
طس
مرتب
مستقیم
لیین
اولی
مزمیل
دلی
مدبر
مبتین
مدین
طبت
ناصر
منصور
مصباح
ایم

آنحضرت
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
علیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
خکیم
کریم
نعم
نبی الرحمۃ
ناہین
ظاہر
آخبر
اول
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
صن
مفلوم
قوی
رسول الرحمۃ

ذول۔ بلکہ جو جس چیز کا مستحق ہو گا وہی پائے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ یہ نہ سمجھو کہ تمام یہودی قوم اس طرح کی نافرمان اور شوخ چشم تھی۔ نہیں نہیں ان میں بھی کئی فرتے اور گروہ تھے۔ ان میں نیکو کار بھی تھے اور بدکار و بد نیت بھی۔ وقتاً فوقتاً ان کو بھی مصائب و تکلیف میں گرفتار کیا جاتا تھا تاکہ مجھے نہ بھولیں۔ ابتدا میں تو یہ لوگ اچھے رہے مگر بعد میں آنے والے نالائق و ناخلف پیدا ہوئے اور دنیا دار اسباب و دنیا پر ایسے لٹو ہوئے کہ سرمایہ حیات ہی اس کو خیال کرنے لگے۔ ان کو نہ تو توریت کے احکام کا پاس رہا نہ ناصحان قوم کی بات کی پرواہ۔ حالانکہ تمام قوم سے یہ عہد لیا جا چکا تھا کہ تمہیں صرف تعلیمات توریت پر چلنا ہو گا اور بس اور واضح الفاظ میں سنا دیا گیا تھا کہ اخروی زندگی کی خوشیاں اور کامراناں صرف ان لوگوں کے لئے ہوں گی جو مجھ سے ڈریں گے توریت پر عمل کریں گے اور نماز ادا کریں گے۔ پھر جو لوگ نیک کام کریں گے ان کے اعمال ضائع نہیں جائیں گے مگر یہود نے کسی ایک کی بھی پرواہ نہ کی۔ کیا بد قسمتی سے موجود مسلمان کی حالت بھی یہی نہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہود سے مضبوط اور پختہ عہد لینے کے لئے ان پر پہاڑ معلق کر دیا گیا اور کہا گیا کہ توریت کو مضبوطی و استحکام سے تھامے رہو ورنہ مصائب کے پہاڑ تمہارے سر پر لا کھڑے کئے جائیں گے مگر انہوں نے اس وقت تو مان لیا اور بالا خر پھر مگر گئے۔

ترجمہ آیات ۱۷۲-۱۸۱:- اور اے پیغمبر! جب آپ کے رب نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشت سے ان کی نسل کو نکالا اور ان کو انہیں پر گواہ بنایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا کیوں نہیں ہم اس پر شاہد ہیں۔ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے۔ یا یوں کہو کہ شرک تو ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم تو انہیں کی نسل ہیں۔ جو ان کے بعد آئے۔ تو کیا تو ہمیں ان غلط کاروں کے افعال پر ہلاک کر دے گا اور اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ رجوع کریں اور اے پیغمبر! ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا۔ پھر شیطان ان کے پیچھے لگ گیا پس وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔ اگر ہم چاہتے تو اس کا درجہ ان نشانیوں کی وجہ سے بلند کر

الضوء
الرشيد
الوارث
الباقي
اليدع
الهادي
النور
النافع
الغني
المنعم
اليسع
المسيط
مالك
المالك
التوفيق
الغفور
المتكبر
الرشاد
المنعم
التعالي
الواحي
الباين
الظاهر
الاجز
الاول
الرحيم
المعطي
المتبر
الهادي
الضمد
الولي
الخالق
البارئ
المنعم
الذي

اسے آرام سے بٹھائے رکھو تو بھی ہانپتا رہتا ہے۔ کسی لحظہ سے قرار اور اطمینان نہیں اس کے بعد فرمایا کہ جو لوگ اقرار اور وفاداری کو بھول جاتے ہیں ان کی مثالیں کیا بیان کی جائیں۔ بہت ہی بری مثالیں ہیں۔ پس اے لوگو! اللہ ہی سے ہدایت طلب کرو اور اس بات سے ڈرتے رہو کہ کہیں تمہیں گمراہی میں ہی نہ پڑا رہنے دے۔ کیونکہ جو لوگ گمراہی میں پڑے رہیں وہی مقاصد حیات میں پورا نہ اترنے کی وجہ سے نقصان میں رہتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ تمام انسان ایک جیسے نہیں ان میں نیک بھی ہیں اور بد بھی۔ اور جو جہنم تیار ہے تو ان ہی میں بد لوگوں کے لئے یہ جہنم میں جانے والے لوگ حیوانات سے بھی بدتر ذہنیت کے لوگ ہیں۔ ظاہر اپنے ہم جنس انسانوں جیسے دل رکھتے ہیں مگر وہ ایسے دل ہیں جو عقل و شعور سے کورے ہیں۔ گو وہ لوگ ظاہر آنکھیں بھی رکھتے ہیں مگر وہ ایسی آنکھیں جو برے بھلے میں مفید و مضر میں اور حق و باطل میں تمیز کر سکیں۔ ان کے کان بھی ہیں مگر ایسے کان جن میں سننے کی صلاحیت نہیں۔ پس ایسی مخلوق کا کیا نام رکھو گے؟ حیوان؟ نہیں نہیں! یہ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔ اور ان سے بھی زیادہ بے راہ زیادہ جاہل اور زیادہ بیہوش۔ لوگو! خبردار کہیں یہ نہ کہہ دینا کہ خدا ہی گمراہ کرتا اور وہی انسان سے صفات حسنہ چھین کر ان کو صفات بد حیوانیہ سے متصف کرتا ہے۔ نہیں نہیں خدا کا کوئی وصف برا نہیں۔ اس کا کوئی کام برا نہیں۔ یہ کج بختیاں طہد بے دین لوگوں کی اختراعیں ہیں۔ خدا نے تم کو ڈھیل دے رکھی ہے۔ آزاد چھوڑ رکھا ہے اور فاعل مختار بنایا ہے۔ سو جہاں کرو گے ویسا بھرو گے۔ یاد رکھو کہ جو بو کر گندم کاٹنے کی توقع کرنا احمقوں کا شیوہ ہے۔

ترجمہ آیات ۱۸۲-۱۸۸:- اور جو لوگ ہمارے احکام کو جھٹلاتے ہیں ہم عنقریب انہیں آہستہ آہستہ گرفت میں لیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بلاشبہ میری تدبیر بہت معقول ہے۔ کیا انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ ان کے رفتی کو کسی قسم کا جنون نہیں وہ تو صاف ڈرانے والے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے انتظام اور ان چیزوں کو جو اللہ نے پیدا کی ہیں نظر غائر سے نہیں دیکھا اور نہ اس بات پر غور کیا کہ شاید ان کی مدت عمر ہی قریب الاختتام ہو پھر تم ہی بتاؤ کہ اس کے بعد وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔ جن کو اللہ گمراہ کر دے کوئی بھی اس کو راہ دکھانے والا

آخدا
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
قام الزیل
حکیمہ
کریم
یتیم
نبی اللہ
بابین
ظاہر
آخدا
اول
رسول
الرحمة
مطہر
مین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

نہیں اور وہ ان کو ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے۔ اے پیغمبر! لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہو گا آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے۔ وہی اس کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں ایک بھاری حادثہ ہو گا تمہیں تو بس اچانک ہی آئیگی اے پیغمبر! آپ سے تو اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ کہہ دیجئے کہ میں اپنی جان کے لئے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی ضرر کا مگر اس قدر جو اللہ کو منظور ہو اور اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت کچھ فائدہ حاصل کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی۔ میں تو صرف ڈرانے والا اور جو ایمان رکھتے ہیں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں۔

شرح :- اس رکوع میں ایک اور حقیقت پر روشنی ڈالی ہے اور ایک بڑے تکلیف دہ کانٹے کو انسانی قلوب سے نکال کر باہر پھینکنے کا سامان مہیا کیا ہے۔ فرمایا ہے کہ اے حق پرستو! تم دنیا میں دیکھتے ہو کہ لوگ سرکشی تمہاریسے انفعال قبیحہ میں بھی دن رات مصروف رہتے ہیں۔ قوانین الہیہ کی توہین بھی کرتے ہیں اور ہر وہ کام جو خدا کی ناراضگی اور اس کے عذاب کا مستوجب ہو کر گزرتے ہیں۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود تم دیکھتے ہو کہ وہ عیش و تنعم اور راحت و فرحت کی زندگیاں گزارتے ہیں۔ دنیاوی طاقتیں سب کی سب ان کے قدم چومتی ہیں! سنو! یہ کاٹھ کی ہنڈیا والی بات ہے جو روز روز نہیں چڑھا کرتی۔ وہ بہت جلد اپنے کئے کی سزا چکھ لیں گے۔ حق کو ثبات ہے اور استقلال مگر دروغ کو فروغ نہیں۔ تم انجام کو دیکھو کہ اس غفلت اور بھول کے کیا نتائج ان لوگوں کو پیش آنے والے ہیں۔

اے پیغمبر! آپ ان حقائق و معارف کی طرف لوگوں کی توجہ پھرا دیں۔ آپ کے زمانے کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ تو عقلمند اور صحیح القلب انسان ہیں دیوانہ نہیں، مجنون نہیں آپ وہ ہستی ہیں جو لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈرانے اور انہیں ابدی راحت کی طرف بلا تے ہیں۔ آپ کی بیان کردہ تمام نشانیوں کو زمین و آسمان میں اور ہر اس شے میں موجود پارہے ہیں جسے ہم نے پیدا کیا ہے اور ہر ایک کو معلوم ہے کہ حیات دنیا ابدی نہیں پس جو لوگ آپ کی بات کو سچ نہیں سمجھیں گے اور قرآن پر ایمان نہیں

شکر
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
نبی اللہ
توفیق
مستقیم
محبت
قام الہی
مختار
بکرم اللہ
غیاث اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مربط
مطہ
لیین
اولی
مزمیل
ولی
مدیر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مصابح
امیر

شرح:- گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ پشتر اس کے کہ بنی آدم دنیا میں ظہور پذیر ہوتے۔ اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کاملہ سے سب ارواح سے یہ عہد و اقرار لیا تھا کہ وہ دنیا میں جا کر اسے بھولیں گے نہیں اور سوائے اس کے کسی کو اپنا کارساز پروردگار اور قاضی الحاجات نہیں تسلیم کریں گے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اس کے بعد جب انسان کو دنیا میں بھیجا گیا تو تھوڑے عرصہ کے بعد ہی بیٹوں سے لیکر چھوٹوں تک سب خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگے۔ مثلاً "والدین کو جب یہ امید ہوئی کہ اللہ ان کو اولاد دینے والا ہے تو پہلے انہوں نے دعائیں کیں کہ خدایا! اگر بچہ صحیح و سالم اور تندرست پیدا ہوا اور جیتا رہے تو ہم مارے ممنونیت کے ہر وقت تیرے سامنے سرنگوں رہیں گے مگر جب ان کے حسب نفا خدا نے انہیں بچہ دے دیا تو کہنے لگے کہ صاحب یہ بچہ فلاں دیوتا اور فلاں بت کے طفیل ہمیں ملا ہے۔ اور بعض منچلوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ بچہ تو فلاں دیوتا یا فلاں بت نے دیا ہے۔ حالانکہ ان کے دیوتا، دیویاں اور بت سب میرے محتاج ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان اس قدر ظالم اور جاہل واقع ہوا ہے کہ باوجود اس امر کے کہ وہ دیکھتا ہے کہ حقیقتاً "ہمارے سوا کوئی کسی کا نہ خالق ہے نہ رزاق۔ نہ کوئی کسی کا کچھ بگاڑ سکتا ہے نہ سنوار سکتا ہے۔ پھر بھی وہ دوسروں کے سامنے سرنگوں ہوتا اور ذلیل ہو کر ان کو اپنا قبلہ حاجات قرار دیتا ہے جو اپنے ہاتھ پاؤں کا بھی آپ مالک نہ ہو۔ جو آنکھوں اور کانوں کے لئے کسی دوسری ہستی کا محتاج ہو وہ بھلا ان کی کیا مدد کرے گا۔ خاک؟

اے پیغمبر! دنیا کو سنادو کہ مجھے سوائے خدا کے کسی سے کچھ واسطہ نہیں۔ وہی معبود برحق ہے۔ میں اس کی عبادت کرتا ہوں اور وہی میرا کارساز حقیقی ہے۔ لہذا اسی کا محتاج ہوں۔ وہ خدائے برحق ہے۔ جس نے یہ قرآن مجید نازل کیا ہے۔ وہ صرف نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔ تم خدا کو چھوڑ کر جس سے بھی مدد طلب کرو گے وہ تمہیں مدد نہیں دے سکے گا۔ پس کسی سے ایسی چیز طلب کرنا جو نہ اس کے پاس ہو اور نہ اس کے پیدا کرنے پر قادر ہو بڑی جمالت کی بات ہے۔

اے پیغمبر! تم اپنے تبلیغی کام میں برابر لگے رہو اور درگزر کرنے کا شیوہ اختیار کرو۔ جو لوگ متعصب ہوں ان سے زیادہ تعرض نہ کرو۔ جن میں نیکی کی ذرا صلاحیت

الضُّمُّورُ
الرَّزِيقُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ
الْبَاقِي
الْقَبِيضُ
الْمَغْنِيُّ
الْمُهَيَّبُ
الْمُتَسِّبُ
مَالِكُ
الْمَلِكُ
الرَّزِيقُ
الْعَفْوُ
الْمُنْتَقِمُ
الْمَرْوَبُ
الْبَسْبَسُ
الْمَتَعَالِي
الْوَالِحِي
الْبَابِئُ
الْقَامِدُ
الْأَجْرُ
الْأَوَّلُ
الرَّزِيقُ
الْمَقْدَمُ
الْمَقْبَلُ
الْعَادِدُ
الْمُسْتَعِدُّ
الْوَالِحِي
خَلْقُودٌ
الْمُهَيَّبُ
الْمَغْنِيُّ
الْمُهَيَّبُ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الوبل
حکیم
کریم
یتیم
نبی الرحمۃ
بابین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہر
سین
حق
معلوم
قوی
رسول الرنا

شکر
حسبنا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوح
قضی
تفصیل
حکیم
خاتم الوبل
حکیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ظاہر
مجتبی
طس
مرتب
منطق
لیین
اقل
منزل
ولی
مدبر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
بصاح
امیر

اطلاع کی کہ ہم سے آج ایسا واقعہ پیش آیا ہے اس سورت میں اس کی تفصیل ہے۔
ارشاد ہوتا ہے کہ ہمارا رسول قرآن پڑھ رہا تھا کہ جنوں کی ایک جماعت آئی اور
اسے قرآن سننے کا اتفاق ہوا۔ جب وہ سن چکے تو انہوں نے فوراً کہہ دیا کہ یہ ایک عجیب
کتاب ہے کیونکہ اس کا حرف اور اس کا ہر شوشہ رشد و ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔
لہذا ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور جو کچھ بیان کرتا ہے سب درست
ہے اور بجا گو ہماری گزشتہ زندگیوں خدا کے ساتھ شرک کرتے گزری ہیں۔ اب ہم اقرار
کرتے ہیں کہ آئندہ ایسا نہ کریں گے۔ اور یہ جو ہم لوگ کہتے تھے کہ اللہ کی بیوی بھی ہے
اور فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں تو یہ بھی ہماری غلطی تھی۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے خدا کے
معاملے میں کوئی جھوٹ بات نہ کہے۔ اس سے پہلے بعض لوگ جنوں سے مدد لیا کرتے تھے
جس سے جنوں کو اور بھی جرات ہو گئی تھی۔ مگر اب ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ جنوں کے یہ
اختیارات بھی اب ان سے چھن گئے ہیں۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ آسمان پر جہاں سے
وہ بعض خبریں سن سنا کر لایا کرتے تھے۔ سخت پہرے لگ گئے ہیں۔ پہلے ہم آسمان کے
نزدیک بعض مقامات پر گھات لگا کر بیٹھ جاتے اور ادھر ادھر کی کچھ باتیں سن آیا کرتے
تھے۔ کیونکہ زیادہ رکاوٹ نہ تھی مگر اب یہ حالت ہے کہ اگر کوئی اوپر جاتا ہے تو فوراً اس
پر شہاب ثاقب پھینکا جاتا ہے جس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس تبدیلی سے یا تو اہل
عالم کو کوئی فائدہ پہنچانا مقصود ہے یا ان کو کسی نافرمانی کی پاداش میں نقصان پہنچانا مطلوب
ہے۔ آج سے پہلے ہم مختلف گروہوں اور فرقہ بندیوں میں منقسم تھے۔ کوئی ہم میں سے
نیک تھا کوئی بد کوئی ہدایت پر تھا کوئی گمراہ کوئی فرمانبردار تھا کوئی نافرمان۔ مگر جب ہم نے
قرآن سن لیا ہے ہمیں یقین کامل ہو گیا ہے کہ کسی کو طاقت نہیں کہ وہ قرآن کی نافرمانی
کر کے خدا کے عذاب سے بچ سکے یا بھاگ کر کہیں جاسکے۔ لہذا ہم سنتے ہی ایمان لے
آئے ہیں۔ سو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا اسے تو کسی طرح کا خوف ہی نہیں
اور جو کوئی قرآن کو سننے کے بعد بھی مسلمان نہ ہو اور اپنے رب پر ایمان نہ لایا وہ جہنم کا
ایندھن بنے گا۔

یہ تھیں وہ باتیں جو مسلمان جنوں نے قرآن سننے کے بعد اپنی بستی میں جا کر کہیں۔
اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ہمارے رسول اہل مکہ جو قحط کی صعوبتیں آج

حجاز۔ یزید۔ قریشی۔ مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزہ۔ عاتق۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شاف۔ تہذیب۔ سعید۔

اس نے اپنی نظر میں گن رکھا ہے۔

شرح :- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مخالفین اسلام جو اسلام اور پیغمبر اسلام سے دور بھاگتے ہیں محض حماقت جہالت اور ضد سے ایسا کرتے ہیں ورنہ تعلیمات اسلامیہ میں کون سی ایسی بات ہے جو ان کو ناپسند ہے یا کسی کو بھی ناپسند ہو سکتی ہے۔ فرمایا اے ہمارے رسول! لوگوں کو بتا دیجئے کہ تعلیمات قرآنیہ کالب ولباب یہ ہے کہ خدائے یگانہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو سیم و شریک نہ بناؤ دوسرے یہ مت سمجھو کہ کوئی کسی کو نفع دے سکتا ہے یا نقصان پہنچا سکتا ہے حتیٰ کہ میں بھی جو اس کا آخری رسول ہوں کچھ نفع و نقصان اپنے اختیار میں نہیں رکھتا یعنی اگر بالفرض میں اپنے فرائض میں کوتاہی کروں تو کوئی شخص نہیں جو مجھ کو اللہ کے ہاتھ سے بچالے اور کوئی جگہ نہیں جہاں بھاگ کر چلا جاؤں اور اس کے عتاب سے بچ سکوں۔ میرا کام صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام تم لوگوں تک من و عن اور بلا کم و کاست پہنچا دوں۔ ہاں اگر تم ان کو نہ مانو گے تو اپنے اللہ کی اور میری نافرمانی کرو گے تو اللہ تم کو سزا دے گا اور وہ یہ کہ تم کو دوزخ کی آتش سوزان کے سپرد کر دے گا۔

سنو! آج تم کو اپنی جتھہ بندی اور اپنے ساتھیوں کی تعداد پر بڑا ناز ہے مگر وہ دن دور نہیں جب تم کو پتہ چل جائے گا کہ کس کے ساتھی کمزور اور کتنی میں بڑے تھوڑے تھے۔ باقی رہا وہ وعدہ جو جلدی پورا ہونے والا ہے یادیر میں۔ تو اس کا علم بھی مجھے نہیں دیا گیا۔ کیونکہ یہ ایک غیب کی بات ہے اور خدا اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ ہاں اگر کچھ بتانا ہوتا ہے تو صرف اپنے محبوب و مرتضیٰ رسولوں کو بقدر ضرورت بتاتا ہے۔ اور اس کا انتظام بھی ایسا کرتا ہے کہ اس کے علاوہ دوسرا کوئی کچھ سننے نہ پائے۔ فرمایا! یہ انتظامات ہم نے اس لئے کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ آیا فرشتوں نے رسولوں کو اور رسولوں نے لوگوں کو ہمارے احکامات بلا کم و کاست پہنچا دیئے ہیں اور اتمام حجت کروا ہے؟

۳۶

سورة یس

۴۱

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں تراویح آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

شکوہ
حسبنا
صنی اللہ
نبیات
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
مقتصد
محبت
قام الایمان
تجلی
بکم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
مضیع
یسین
اذی
مزیل
دی
مدیر
مبتین
مصدق
طیت
ناصر
منصور
یصباح
امر

آخذ
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مخبر
منیر
سراج
سید
خاتم الزوال
حکیم
کریم
نور
نبی
بائین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
طیع
مبین
حسن
معلم
قوی
رسول الزمان

خدا کی طرف سے ان کو سلام بھیجا جائے گا اور گنہگاروں کو حکم دیا جائے گا کہ تم ان سے الگ ہو جاؤ۔ ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ تم شیطان کی فرمانبرداری نہ کرو گے بلکہ تم ہمیشہ میری ہی عبادت کرو گے اور اسی سیدھی راہ سے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرو گے۔ تم نے ہماری بات نہ مانی اور شیطان نے تم میں سے اکثر کو گمراہ کر دیا۔ سو جس جہنم سے تمہیں دنیا میں ڈرایا جاتا تھا وہ یہ ہے آج اپنے کفر و انکار کی بدولت تمہیں اس میں داخل ہونا ہے۔ ہم نے تمہاری زبانوں کو بند کر دیا ہے اور باقی اعضاء و جوارح کو گویائی بخش دی ہے چنانچہ تمہارا ہر ایک عضو بتائے گا کہ وہ کیا کرتا رہا ہے۔ افسوس تم پر کہ تمہیں جو قوی بخشے گئے تھے تم نے ان سے صحیح کام نہ لیا اور انہیں خدا کی فرمانبرداری میں استعمال کرنے کی کوشش نہ کی۔ خیال کرو کہ اگر ہم تمہیں قوی عطا نہ کرتے یا ان میں سے کسی کی طاقت زائل کر دیتے تو تمہارا کیسا برا حال ہوتا۔

ترجمہ آیات ۶۸-۸۳:- اور جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں اس کے خلق، قوی کو الٹا گھٹاتے چلے جاتے ہیں سو کیا یہ نہیں سوچتے اور ہم نے آپ کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ یہ فن ان کے لئے زیبا ہے وہ تو محض نصیحت ہے اور روشن قرآن ہے تاکہ وہ اس کو جو زندہ ہو عذاب سے ڈرائے اور منکروں پر جنت تمام ہو۔ کیا انہوں نے بغور نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لئے وہ چیزیں پیدا کیں جن کو ہمارے دست قدرت نے بنایا پھر یہ ان کے مالک بن بیٹھے ہیں اور ہم نے ان کا مطیع بنا دیا سو بعض تو ان میں سے سواری کے لئے ہیں اور بعض کو یہ کھاتے ہیں اور ان کے لئے ان میں ان سے اور فائدے بھی ہیں اور پینے کی چیزیں بھی پھر وہ شکر کیوں نہیں کرتے اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں تاکہ ان کو مدد ملے۔ وہ ان کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ خود لشکروں کے لشکر حاضر کئے جائیں گے سو ان کی باتیں آپ کو غم زدہ نہ کریں ہم کو معلوم ہے جو ان کے دلوں میں پنہاں ہے اور جن کا یہ اظہار کرتے ہیں کیا انسان نے غور نہیں کیا کہ ہم نے اس کو ایک قطرہ آب سے پیدا کیا ہے پھر وہ کھلے بندوں جھگڑنے لگا اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اپنی حقیقت کو بھول گیا ہے کتا ہے کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا جبکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی۔ کہہ دیجئے وہی ان کو زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی مرتبہ بنایا تھا وہ اپنی ہر مخلوق کو جانتا ہے۔ وہ جو تمہارے لئے ہرے بھرے درختوں سے آگ

شکوہ
سینیا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التورہ
نصی
مقتصد
مجتب
قام الایمان
نجم اللہ
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
حجیم
مجتبی
طس
مرقظے
مضیع
یسین
اولی
مزمیل
دلجی
مدیر
میتین
ممین
طیب
ناصر
مشمور
یصاح
امر

آخند
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکتوم
مختر
منیر
سراج
سید
قام الزل
تکبیر
کرم
یتیم
نبی الوحمۃ
بابین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
میتین
مقلوم
قوی
رسول الزمۃ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذموم
قیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزل
خدیجہ
کسریہ
نیلیم
نبی اللہ
ناجین
نظام
انجیل
اول
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

اگر تم نہ مانو گے تو نقصان اٹھاؤ گے اور اللہ کے عذاب میں پڑو گے۔ اس طرح منکروں کی باتوں کو رد کرنے سے اللہ تعالیٰ کا نشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اس قدر ذلیل خیال نہ کرے کیونکہ اللہ نے انسان کا مرتبہ سب سے بلند ٹھہرایا ہے۔ وہ اشرف المخلوقات ہے لہذا وہ فرشتوں سے کسی طرح کم نہیں۔ پھر اس کا یہ وہم بے فائدہ کہ خدا کا رسول فرشتہ ہی ہو سکتا ہے اور اگر انسان ہو تو اس کی تائید کے لئے فرشتے کا ہونا ضروری ہے۔ اور ان کی یہ بات بھی بے معنی ہے کہ نبی کے پاس ایک پیشتر خزانہ ہونا چاہئے جس سے وہ خرچ کرے یا اس کے پاس کوئی شاندار اور خوبصورت باغ ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبھی مخالفین ہمارے نبی کو کہتے ہیں کہ اس پر جادو ہو گیا ہے حالانکہ یہ سب بہتان اور افتراء ہے اور یہ سب تمثیلیں گمراہ کن اور گمراہی پر مبنی ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۰-۲۰۔ بابرکت ہے وہ جو اگر چاہے تو ان سے کہیں اچھے باغات جن کے نیچے نہریں رواں ہو آپ کے لئے مہیا کر دے اور آپ کو محلات عطا کرے۔ بات یہ ہے کہ یہ قیامت کے منکر ہیں اور جو کوئی قیامت کا انکار کرے ہم نے اس کے لئے دوزخ کی آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے۔ دوزخ جب ان کو دور سے دیکھے گی تو یہ لوگ اس کے غصے سے بھری آواز کو چیختے چلانے کو سنیں گے۔ اور جب ان کو اس کے کسی تنگ پتھام میں ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیا جائے گا تو وہاں موت کو پکاریں گے آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو۔ پوچھئے کہ کیا یہ چیز اچھی ہے یا ہیشگی کی جنت جس کا پاکبازوں سے وعدہ ہے۔ یہ ان کا بدلہ اور رہنے کی جگہ ہے جو کچھ وہ چاہیں گے وہاں ان کو ملے گا وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ آپ کے رب نے اپنے اوپر یہ وعدہ لازم قرار دے لیا ہے اور یہ اس لائق ہے کہ اس سے مانگ لیا جائے۔ اور جب ان کو اور جن کی اللہ کے سوا یہ عبادت کرتے ہیں جمع کرے گا تو ان سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود رستے سے بھٹک گئے تھے۔ وہ کہیں گے سبحان اللہ! اس بات کا ہمیں حق نہ تھا کہ تجھے چھوڑ کر ہم اور مددگار بنائیں۔ لیکن تو نے ان کو اور ان کے بیٹوں کو آسودگی عطا کی۔ یہاں تک کہ یہ تیری یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والی قوم تھی۔ تمہارے معبودوں نے اس بات کی تردید کر دی ہے جو تم بیان کرتے تھے سواب نہ تم عذاب کو ٹال سکتے ہو نہ کسی سے مدد حاصل کر سکتے ہو اور تم میں سے جس نے یہ ظلم کیا ہم اسے بہت

شکور
حلیب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انبر
قوی
مستعد
محبت
قام الایمان
نجی اللہ
حکم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زین
حجیم
سراج
بجانبی
طس
مرنے
مستطع
لین
اولی
مزمیل
دلجی
مدتیز
مبین
ممدق
طیب
نامر
منصور
مصباح
ایمر

اس دن گنہگاروں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور کہیں گے خدا کرے تم نظر نہ آؤ۔ اور ہم نے ان کے اعمال کی طرف جو توجہ کی تو ان کو اڑتی ہوئی خاک کی مانند کر دیا۔ اہل جنت اس دن بہترین جگہ قیام کریں گے اور بہترین خواب گاہ پائیں گے اور جس دن آسمان بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور فرشتوں کو لگاتار اتارا جائے گا اسی دن حقیقی بادشاہی خدائے رحمان ہی کے لئے ہوگی اور یہ دن کافروں کے لئے بے حد سخت ہوگا اور نافرمان شخص جس دن اپنا ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں نے رسول کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا ہائے میری کبھی کاش! میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھے ذکر و نصیحت سے جبکہ وہ میرے پاس آچکی تھی بھکا دیا اور شیطان انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں گے کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے گنہگاروں میں سے دشمن بنا دیئے ہیں اور آپ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے اور کافروں نے کہا کہ قرآن ان پر لیک دم کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ اس طرح اس لئے نازل کیا گیا کہ آپ کے قلب کو اس سے مضبوط و قائم رکھیں اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے اور آپ کے سامنے وہ جو اعتراض پیش کرتے ہیں ہم اس کا صحیح اور خوب مفصل جواب بھیج دیتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو منہ کے بل چلا کر دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا ان کا ٹھکانا بھی برا ہے اور رستے سے بھی بھٹکے ہوئے ہیں۔

شرح :- مگر جن کو یہ امید نہیں کہ حساب دینا ہے وہ سزا کے خوف سے بے فکر ہو کر گستاخانہ کلمات زبان سے نکالنے لگتے ہیں۔ مثلاً "کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہم پر فرشتے وحی لے کر کیوں نہیں آتے یا خدا سامنے آکر ہم سے ہم کلام کیوں نہیں ہوتا یا خود خدا سامنے آکر تمہارے دعویٰ کی تائید کیوں نہیں کرتا۔

فرمایا ایسی گستاخانہ باتیں کرنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے ذرا غور کرو کہ یہ لوگ وحی اور فرشتوں کے آنے کی تمنا رکھتے ہیں اور باوجود ایسی سیاہ کاریوں کے دنیا میں ان آنکھوں سے خداوند قدوس کو دیکھنے اور شرف ہمکلامی چاہتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ گھبراؤ نہیں ایک دن آنے والا ہے جب فرشتے تم کو نظر آئیں گے لیکن ان کو دیکھنے سے تم جیسے مجرموں کو کچھ خوشی حاصل نہ ہوگی۔ جو لوگ آج فرشتوں

شکور
سلیب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ

نفسی
مفتی
مجتب
قائم الا
تجدد
بکرم اللہ

غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ

مجتبی
طہ
مرتب
مفتی
لیسن
ادنی
مزمیل
دلی

مفتی
مفتی
مفتی
مفتی
مفتی
مفتی

مفتی
مفتی
مفتی

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
قائم
جولہ
مذہب
خلیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
مبشر
مبشر
قائم الریل
عظیم
کیم
یقین
نبی
ناون
قاصد
آجند
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
مبین
مفتی
مفرد
قوی
رسول الرضا

کے نزول کا مطالبہ کرتے ہیں اس دن پناہ طلب کریں گے اور چاہیں گے کہ ان کے اور فرشتوں کے درمیان کوئی مضبوط اوٹ قائم ہو جائے چنانچہ فرشتوں کو جواب دیں گے کہ آج عزت و کامیابی ہمیشہ کے لئے تم سے چھین لی گئی ہے۔ فرمایا! کہ وہ ہم کو بلاتے تھے اور اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے تھے سو ہم جلوہ کناں ہیں مگر ان کی عزت بڑھانے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ ملیا میٹ کر دیں۔ اس دن وہ غریب اور مسکین لوگ جن کی یہ ہنسی اڑایا کرتے تھے عیش و راحت کی زندگی بسر کریں گے اور وہ لوگ جنہوں نے ناعاقبت اندیشی سے ہمارے احکام کی پروا نہ کی تھی۔ مارے افسوس کے اپنے ہاتھ کاٹیں گے۔ اور کہیں گے کاش! ہم نے ایسا نہ کیا ہوتا ہم رسول خدا کی مخالفت کرنے کی بجائے ان کے ساتھ ہوتے اور شیطان کے پھندے میں نہ پھنستے۔ شیطان نے ساری زندگی کو تباہ کر دیا اور بالاخر غداری کر کے چھوڑ دیا۔ آنے والے وقت کا صحیح صحیح علم انسان کو از خود معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس کے معلوم ہونے کے دو ہی طریقے ہیں ایک الہامی کتابوں کے ذریعے دوسرے موت کے بعد۔ اگر کوئی شخص الہامی کتابوں کی پروا نہ کرے تو موت فیصلہ کرے گی۔ مگر اس وقت فیصلہ سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ کیونکہ عمل کرنے کا زمانہ ختم ہو چکا ہوگا۔

ان آیات میں آخرت کا جو نقشہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کھینچ کر دکھایا ہے وہ اس قدر ہولناک ہے کہ کوئی مسلمان ان آیات کو سمجھنے کے بعد مذہب سے بے پروا نہیں ہو سکتا بشرطیکہ وہ عقل سلیم رکھتا ہو۔ قرآن پاک میں صرف یہی ایک جگہ ہے جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دربار الہی میں مدعی اور ان کی قوم کو مدعا علیہ کی شکل میں دکھایا گیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکایت کو ان الفاظ میں ادا کیا گیا ہے کہ خدایا! میری اس قوم نے اس قرآن کو جو تیرا کلام اور تیرے احکام پر مشتمل ہے دنیا میں چھوڑ دیا اور ان کی پروا نہیں کی۔ مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے کہ آیا یہ دعویٰ کہیں ان کے خلاف تو دائر نہیں ہو سکتا۔ اگر بد نصیبی سے انہیں کے خلاف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عدالت میں مقدمہ چلا دیا پھر کس کو وکیل اور کس کو سفارشی بنا کر لائیں گے۔ کس قدر افسوسناک امر ہے کہ مسلمانوں نے ایک زمانے سے قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا ہے۔ ان کی تعلیمات سے منہ پھیر لیا ہے۔ ان کا رنگ اور روپ ان کی وضع قطع اور ان

الساجد - الواجد التقيوم - اييت العبد الرحمن - الواجد - المتقين - الوكيل - الباعث - المتعبد

اسے دونا عذاب ہو گا اور وہ وہاں ہمیشہ رسوائی کے ساتھ رہے گا۔ مگر جس شخص نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور عمل نیک کیا ان لوگوں کی برائیوں کو بھی اللہ نیکوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے حقیقتاً وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ جگہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز سے گزرتے جاتے ہیں اور وہ لوگ جن کو ان کے رب کی آیات سے سمجھایا جاتا ہے تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور بچوں کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا دے ان ہی لوگوں کو جنت میں بالا خانے ملیں گے۔ اس سبب سے کہ انہوں نے صبر سے زندگی بسر کی اور فرشتے ان کو دعا و سلام کہتے ہوئے ملیں گے وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے جو ٹھہرنے اور رہنے کی بہترین جگہ ہے کہہ دیجئے میرے رب کو تمہاری کچھ پروا نہیں اگر تم اس کو نہ پکارو گے تو تم نے اس کے حکموں کی تکذیب کی ہے سو اس کی سزا لازمی ہوگی۔

شرح: - فرمایا اگر تم برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہو تو یاد رکھو تمہیں صرف خدائے قدوس کو پکارنا اور صرف اس کے سامنے سر بسجود ہونا ہوگا۔ دیکھو! یہ اس کا کتنا بڑا کرشمہ ہے کہ اس نے آسمان میں متعدد برج بنا رکھے ہیں اور ان برجوں میں سورج اور چاند ایسے اجرام فلکی رکھ کر تمہاری دنیا کو روشن و منور کر دیا کہ تم اندھیرے اور تاریکی میں نہ پڑے رہو۔ پھر تمہارے آرام اور تمہاری آسائش کے لئے دن اور رات کو تسلسل بخشا۔ مگر افسوس! کہ تم ہماری ان مصلحتوں اور نعمتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور شکر بجا نہیں لاتے۔ اس کے بعد اپنے بندوں کی صفات شمار کیں ہیں تاکہ وہ لوگ جو اس کے بندے بننے کے خواہاں ہیں لاعلمی میں نہ رہیں اور مقصود کی تلاش میں کوئی غلط اقدام نہ کر بیٹھیں فرمایا میرے بندے وہ ہیں جو

(۱) غرور و تکبر میں مبتلا نہ ہوں اور جب مغرور اور جاہل لوگوں سے واسطہ پڑے تو ان کو دور ہی سے سلام کر کے گزر جائیں۔

(۲) راتوں کو اٹھ اٹھ کر میری عبادت کریں بیہوش سوتے رہنے یا برے کام کرنے میں رات کو برباد نہ کریں۔

سورة فاطر (۳۳) (۳۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۷:- تمام حمد و ثنا اس معبود حقیقی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو جن کے دو دو تین تین اور چار چار پر ہیں اپنا قاصد بنانے والا ہے۔ مخلوقات کی پیدائش اور بناوٹ میں جو کچھ چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے بیشک اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اللہ لوگوں کے لئے جو رحمت کھول دے کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے اسے جاری کرنے والا اس کے بعد کوئی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اے لوگو! اللہ کے احسان جو تم پر ہیں ان کو یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی ایسا خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی پہنچائے کوئی معبود نہیں مگر وہی پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے قبل بھی رسول جھٹلائے گئے ہیں اور بالاخر تمام امور کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اے لوگو! اللہ کا وعدہ بلاشبہ برحق ہے سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالنے پائے اور نہ خدا کے بارے میں شیطان تمہیں فریب میں رکھے۔ شیطان بلاشبہ تمہارا دشمن ہے سو تم بھی اس کو دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو محض اپنے گروہ کو بلاتا ہے۔ تاکہ وہ آتش دوزخ میں پڑیں۔ وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی ان کے لئے سخت عذاب ہو گا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

شرح:- فرمایا لوگو! تم کیوں دھوکے میں پڑے ہو اور کیوں خدا کو بھول گئے ہو۔ تم ہر وقت ہر لحظہ اسی کی صفت و ثنا اور اسی کی مدح و ستائش کرو۔ جس نے آسمانوں کو کھڑا کیا جس نے زمین کو پھیلایا اور نظام عالم کو چلانے کے لئے نہایت تیز رفتار امور قائم کئے سنو! وہ قادر مطلق ہے کہ جو کچھ چاہے پیدا کر دیتا ہے اور جسے چاہے فنا کر دیتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے جس کے کام میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی نعمتیں یاد دلاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ جو

رسول تباری
احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
صادق
خاتم
جولہ
مذموم
سلیل
قریب
مہتر
مذکور
مبشر
مکرم
مختار
منیر
بیراج
شہید
خاتم الرسل
حکیم
کرم
نیر
نبی لرحمۃ
ناہن
ظاہر
آخبر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
صین
حق
معلم
قوی
رسول الرضا

شکور
حسب
ضی اللہ
ذی اللہ
امین
صادق
بی اثر
نقضی
نعمت
بخت
خاتم النبیین
خاتم النبیین
عبد اللہ
کامل
حافظ
ذوق
رحیم
محبوب
طس
مترقب
مستطیع
لیسین
اوی
مزیل
ولی
مدیر
میتین
ممدن
طیب
ناصر
مصور
بصاح
ایر

أحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
فائم
جو
مذموم
لیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
شہید
فام الویل
کبیر
کبیر
نی لہ
ناہین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
طیغ
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرنا

زندہ اور نہ مردہ برابر ہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سنوار دیتا ہے اور جو قبروں میں ہیں آپ ان کو نہیں سنا سکتے۔ آپ صرف ڈرانے والے ہیں ہم نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں ڈرانے والا نہ گزرا ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلایا کرتے تھے۔ ان کے رسول ان کے پاس روشن دلائل صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔ پھر جن لوگوں نے انکار کیا میں نے ان سے مواخذہ کیا سو ان کے حق میں میرا عذاب کیا ہوا۔

شرح:- اس رکوع میں ارشاد ہوا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو اچھی طرح سے سمجھ لے کہ وہ خدا کا محتاج ہے اور خدا کسی کا محتاج نہیں وہ چاہے تو تمام مخلوق کو تباہ و برباد کر کے کوئی دوسری مخلوق لے آئے مگر مخلوق خدا کے خلاف کسی بات میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ فرمایا انسان اپنے اعمال کے لئے آپ خدا کے سامنے ذمہ دار ہے۔ اگر کوئی نیک ہو تو اس کی نیکی و اجر کا ثواب کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا اور اگر کوئی شخص برا ہو تو اس کے برے ہونے کی وجہ سے دوسرے کسی شخص کو بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا اس کے بعد فرمایا نافرمانی کے نتائج و عواقب سے تو محض وہی لوگ ڈرتے ہیں جو اولاً خدا کو مان لیں اور اس کے بعد پابند صلوة ہوں۔ یہ اعتقاد اور پابندی عبادت انسان کے دل کو پاک کر دیتی ہے اور عاقبت بخیر ہوتی ہے۔ فرمایا منکران حق کو ایمان والوں سے وہی نسبت ہے جو اندھوں کو آنکھوں والوں سے یا اندھیروں کو روشنی سے یا دھوپ کو سایہ سے یا مردہ کو زندہ سے فرمایا! ایسے اندھے اندھیروں میں پھنسے ہوئے اور مردہ روح اور مردہ دل والے انسانوں کو راہ راست پر نہیں لا سکتا ہے جس طرح تم مردہ جسموں کو اپنی بات سنا نہیں سکتے اس طرح تم منکران حق کو بھی راہ راست پر نہیں لا سکتے۔ ہاں تمہارا وظیفہ تو یہ ہے کہ تم نافرمانی کر کے نتائج و عواقب اور آنے والے عذاب سے لوگوں کو متنبہ کرتے رہے۔ فرمایا اے پیغمبر! لوگ مانیں یا نامانیں ہم نے آپ کو اپنا سچا فرستادہ بنا کر بھیجا ہے تاکہ آپ ان لوگوں کو جو راہ راست پر چلتے اور خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیں کہ اللہ ان سے خوش ہے اور جو سیدھی راہ پر گامزن نہ ہوں ان کو متنبہ کریں کہ آگے آنے والی زندگی کی صعوبتیں اتنی کڑی ہوں گی کہ وہ برداشت نہ کر سکیں گے۔ اگر اس پر وہ آپ کی بات نہ مانیں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے۔ وہ اپنی گمراہی

شکور
حسب
ضی اللہ
ضی اللہ
امین
صادق
بی انور
نوری
مظہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
شہید
فام الویل
کبیر
کبیر
نی لہ
ناہین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
طیغ
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرنا

کی آپ سزا بھگتیں گے اگر انہیں یقین نہ آئے تو جو نافرمان قومیں ان سے قبل گزر چکی ہیں ان کے حالات و کوائف سے آگاہی حاصل کرنے کے معلوم کریں کہ ان پر عذاب کیسے آیا۔

ترجمہ آیات ۲۷-۳۷:- کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بادلوں سے مینہ

برسایا سو اس کے ذریعے سے ہم نے مختلف رنگ کے میوے نکالے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ حصے ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں اور بعض گہرے سیاہ ہیں اور اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ غالب بخشنے والا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے ظاہرہ و پوشیدہ خرچ کرتے ہیں وہی حقیقتاً ایسی تجارت کی توقع رکھتے ہیں جس میں کبھی گھٹا نہ پڑے تاکہ اللہ ان کے صلے ان کو پورے پورے دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دے وہ حقیقتاً بخشنے اور شکر یہ قبول کرنے والا ہے۔ اور ہم نے آپ کی طرف جو کتاب وحی کے طور پر بھیجی ہے وہ حق پر مبنی ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں نازل ہو چکی ہیں اس کی تصدیق کرتی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں سے باخبر اور ان کے حالات کو دیکھنے والا ہے۔ پھر اپنے بندوں میں سے جن کو ہم نے منتخب کیا ان کو کتاب کا وارث بنا دیا سو ان میں سے بعض اپنے حق میں علم روارکھتے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعض ان میں سے اللہ کے فضل سے نیکی کرنے میں پیش قدم ہیں یہی سب سے بڑا فضل ہے یہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں وہ داخل ہوں گے۔ وہاں وہ سونے کے کنگن اور موتی پہنیں گے اور وہاں ان کا لباس حریر ہوگا اور کہیں گے کہ اس خدائے ستودہ صفات کا شکر ہے کہ اس نے ہم سے غم کو دور کیا۔ ہمارا رب یقیناً بخشنے والا اور شکر یہ قبول کرنے والا ہے۔ جس نے ہم کو اپنے فضل سے دار بقا میں لا اتارا۔ اس میں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی نہ تھکاوٹ ہوگی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے ان کے لئے آتش دوزخ ہے نہ تو ان کو قضا ہی آئے گی کہ وہ مرجائیں اور نہ اس کا کچھ عذاب ان پر سے ہلکا کیا جائے گا اس طرح ہم ہر ایک منکر کو سزا دیں گے اور وہ اس میں فریاد کریں گے۔ اے ہمارے رب ہم کو یہاں سے نکال ہم نیک عمل کریں گے۔ برخلاف ان کاموں کے جو ہم

الوعان
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 العالين
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المذل
 السميع
 البصير
 الحكيم
 العدل
 الغفور
 الشكور
 الوهاب
 الكريم
 الخفيظ
 المقيت
 الجبار
 المتكبر
 الجليل
 العظيم
 الوهيد
 الغني
 الشكور

الضوء
 الزيد
 الوارث
 الباقي
 اليبق
 البادي
 النور
 الشافع
 الغني
 المغي
 الجامع
 المقيط
 مالك
 الملك
 التوفيق
 الغفور
 المتكبر
 الشارح
 البصير
 المتعالي
 الوالي
 الباطن
 الظاهر
 الاجد
 الاول
 الموجد
 المقدم
 المعتمد
 القادر
 الصمد
 الوحد
 الخليل
 المحيي
 النقي

آخند

رسول

الامام

شہید

شہید

عادل

فائم

جواد

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

مذکور

کیا کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو شخص نصیحت حاصل کرنا چاہتا
کر سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔ سو مزہ چکھو ظالموں کے لئے کوئی مددگار
نہیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی کئی اور قدرتیں بیان ہوئی ہیں مثلاً ارشاد
ہوتا ہے کہ بارش کے نازل ہونے پر غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہو کہ اس میں خدا نے کتنی
مصلحتیں پنہاں کر رکھی ہیں۔ سنگلاخ مردہ خشک بجز زمین پر بارش نازل ہوتی ہے اور رنگ
برنگ کی بوٹیاں طرح طرح کے درخت، عجیب عجیب پودے رونما ہوتے ہیں اسی طرح
زمین کو دیکھو مختلف رنگ، مختلف استعداد اور مختلف طاقتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔
حالانکہ سب ایک ہی زمین ہے اسی طرح انسان، حیوان، پرند، چرند اور درندے انواع و
اقسام ہیں۔ اگر ان باتوں پر غور کرو تو لاتعداد عجائبات قدرت کا تمہارے لئے انکشاف
ہو۔ فرمایا جو لوگ عجائبات قدرت کا علم حاصل کرتے ہیں اور خدا کے سامنے سر عبودیت
جھکا دیتے ہیں وہی فی الحقیقت خدا کی نافرمانی سے ڈرتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اور
ایسے لوگوں کے گناہ اور ان کی خطائیں خدا معاف بھی کر دیتا ہے۔ فرمایا اگر تاجرانہ نقطہ
نگاہ سے بھی دیکھو تو تمہیں یقین آجائے گا کہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں، نماز ادا
کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو کچھ دے رکھا ہے اس کو ہر ممکن طریقہ سے اس کی
راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہی فلاح و نجات پاتے ہیں۔ اور وہی فائدے میں رہتے ہیں
کیونکہ اس محنت و کاوش کا جو اجر ملے گا وہ کہیں زیادہ ہوگا۔ فرمایا جو احکام اور تعلیمات ہم
نے قرآن میں نازل کئے ہیں وہ آخری و حتمی ہیں اور ان کی صداقت میں قطعاً کوئی شک
نہیں کرنا چاہئے۔

سنو قرآن کریم کے وارث تین طرح کے لوگ ہوں گے۔ ایک تو وہ جو اس کے
احکام کی حکم عدولی کر کے اپنے لئے خود ہی مصیبت کا باعث بن جائیں گے یعنی اپنی جانوں
پر آپ ہی ظلم کریں گے۔ ایک وہ جو درمیانی درجہ کے لوگ ہوں گے جن کے دل میں
قرآن کا عشق ہوگا جو اس کی تعظیم و تکریم پوری طرح کریں گے مگر بعض کوتاہیاں ان سے
سرزد ہو جائیں گی اور بعض گناہوں کے مرتکب ہوں گے مگر بعض لوگ ایسے بھی ہوں
گے جو اس پر پوری طرح عامل ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ کوئی شخص حامل

شکور

حسب

ضیاء اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

حسب اللہ

قرآن ہو۔ ایسے لوگوں کے لئے جو قرآن کریم کے صحیح ہیں اسے والی زندگی میں بہترین

آسانس گا ہیں ہوں گی اور ہر طرح کی آسانیاں میسر ہوں گی اور وہ بھی اپنے خدا سے بڑے
خوش ہوں گے کہ ان کو اس نے حزن و ملال سے بچالیا ہے اور دنیا اور محشر کا غم دور کیا۔
گناہ بخشے اور دنیا کی چل چلاؤ اور ناپائیداری کی تکلیف وہ زندگی سے نجات دلا کر استقلال
و ہیبت کی آرام وہ نیند عطا کی۔ پہننے کو بہترین اور عمدہ لباس عطا کیا۔ دنیاوی تکالیف کو دور
کیا مشقتوں سے نجات دلائی۔ اب نہ بیماری اور بڑھاپے کا خطرہ رہا نہ سامان معیشت کا
فکر و رنج۔ مگر برعکس اس کے منکروں کی یہ حالت ہوگی کہ دوزخ کی آگ میں ڈالے
جائیں گے جہاں نہ ان کو موت آئے گی نہ عذاب ختم ہوگا۔ وہاں وہ روئیں گے چیخیں
چلائیں گے مگر کوئی ان کی دادرسی کو نہ پہنچے گا۔ فرمایا ایسے ناشکروں کو ہمارے ہاں یہی سزا
ملا کرتی ہے۔

فرمایا دنیا میں یہ لوگ جو کام کیا کرتے تھے انہی کو بہترین اور صحیح ترین سمجھا کرتے
تھے مگر ایسے عذاب کو دیکھ کر ان کی آرزو ہوگی کہ اگر ہم ذرا دوزخ سے نکل جائیں تو ہم
خوب نیکیاں سمیٹ کر لائیں اور فرمانبردار بن کر حاضر ہوں۔ ان کو جواب دیا جائے گا کہ
ہم نے تم کو عقل دی تھی جس سے تم سمجھتے تھے اور کافی عمر دی جس میں اگر تم سوچنا
چاہتے تو سب نیک و بد سوچ کر سیدھا راستہ اختیار کر سکتے تھے حتیٰ کہ تم میں سے بہت سے
لوگ بڑی بڑی دراز عمریں پا کر فوت ہوئے اس کے بعد ایسے ایسے مبلغین حق بھیجے اور
ایسے ایسے واقعات رونمائے جن سے تم نصیحت حاصل کر سکتے تھے۔ مگر تم نے نصیحت
حاصل نہ کی۔ سو اب اپنی غلط کاری کا مزہ چکھو۔

ترجمہ آیات ۳۸-۴۵:- اللہ آسمانوں اور زمین کے تمام پوشیدہ و مخفی رازوں
کو جاننے والا ہے کیونکہ وہ دل کی باتوں تک کو جانتا ہے۔ وہ وہ ہے جس نے تم کو زمین میں
نائب بنایا۔ جو راہ کفر اختیار کرے گا وہ اپنے کفر کا آپ نقصان اٹھائے گا اور منکرین کا کفر
خدا کے ہاں کچھ ناراضگی ہی بڑھاتا ہے اور کافروں کا انکار اس طرح ان کے گھائے میں
اضافہ کرتا ہے۔ پوچھئے کہ کیا تم نے اپنے ان شریکوں کو نہیں دیکھا جن کو تم اللہ کو چھوڑ
کر پکارتے ہو۔ دکھاؤ تو سہی انہوں نے زمین سے کیا پیدا کی ہے یا آسمانوں کے بنانے میں
ان کا کچھ حصہ ہے یا کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس میں سے کسی دلیل پر

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَمِيتُ الْعِلْمِ الْعَلِيِّ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمَجِيدُ

قائم ہیں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے زے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے چلے آئے ہیں۔ بلاشبہ اللہ آسمانوں کو اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں اپنی جگہ نہ چھوڑ دیں۔ اور اگر وہ اپنی جگہ سے ٹل جاتے تو اس کے سوا ان کو کوئی تھام نہ سکتا وہ یقیناً "برو بار اور بختے والا ہے اور انہوں نے اللہ کی بڑی بچی قسمیں کھائی تھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا تو وہ سب قوموں میں سے زیادہ راہ راست پر ہوں گے مگر جب ان کے پاس ڈرانے والا آپہنچا تو اس سے ان کی بیزاری ہی بڑھی اور یہ دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے اور بڑی تدبیریں سوچنے سے ہوئی اور بڑی تدبیر کرنے والے کی تدبیر اس پر لوٹ کر پڑتی ہے تو کیا یہ لوگ پہلے لوگوں کے سے برتاؤ کا انتظار کر رہے ہیں۔ سو آپ اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔ اور نہ آپ اللہ کے دستور میں کوئی تغیر پائیں گے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں سوا نہیں چاہئے کہ وہ ان لوگوں کا انجام دیکھیں جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں حالانکہ وہ ان سے از روئے قوت زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں میں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے وہ بلاشبہ جاننے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ اور اگر خدا لوگوں کے اعمال پر مواخذہ کرنے لگتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار نہ بچتا۔ لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا رہتا ہے۔ پھر جب ان کا مقررہ وقت آ جائے گا پس وہ اپنے بندوں کو دیکھ لے گا۔

شرح :- اس رکوع میں خداوند تعالیٰ نے اپنی قدرت ہائے کاملہ اور انسان کی بے بضاعتی کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بندوں کے سب کھلے چھپے احوال اور دلوں کے بھید ہم کو معلوم ہیں۔ کسی کی نیت اور استعداد ہم سے پوشیدہ نہیں ہم اسی کے موافق معاملہ کرتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ جو لوگ اب چلا رہے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دو پھر ایسی خطا نہ کریں گے وہ بالکل جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ اگر بار بار چھوڑ کر بار بار لوٹائے جائیں تو بھی باز نہ آئیں۔ کیونکہ ان کی افتاد طبع ہی کچھ ایسی ہے فرمایا! اگلی امتوں کی طرح تم کو زمین پر آباد کیا تمام مخلوقات پر تم کو حکومت دی۔ تمام انعامات و عنایات سے تمہیں نوازا۔ سو اس کے بعد بھی اگر تم ناشکری کرو گے تو اس کی سزا آپ ہی بھگتو گے۔ فرمایا تمہارا کفر خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس میں تمہارا ہی نقصان ہے۔ دریافت فرماتا ہے کہ اپنے معبودوں کے احوال میں غور کر کے بتاؤ۔ کہ زمین کا کون سا حصہ انہوں نے

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
نفسی
مستعد
مجتب
قال الا نبی
تجلی اللہ
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
مجتبی
طس
مرنظ
مضط
لیین
اولی
مزیلی
ولی
مدت
میتین
ممدون
طیب
ناصر
منصور
مضاح
امر

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جول
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خاتم الرسل
حکیم
کرم
نیتم
نبی الرحمة
بالمین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
مطہر
میتین
حسن
مفهوم
قوی
رسول الرحمة

مریم کا بھی ذکر کیجئے۔ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف ایک جگہ چلی گئی۔ پھر ان سے پر وہ کر لیا۔ اس وقت ہم نے ان کی طرف جبرائیل کو بھیجا اور وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل میں آکھڑے ہوئے۔ مریم کہنے لگی کہ اگر تم پاک باز ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ انہوں نے کہا میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تاکہ میں تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ انہوں نے کہا میرے لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ میں بد چلن رہی۔ فرمایا اسی طرح ہوگا آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ یہ کام میرے لئے آسان ہے اور یہ اس لئے کہ ہم انہیں لوگوں کے لئے نشان بنا دیں اور اپنی رحمت قرار دیں۔ اور یہ بات طے ہو چکی ہے اس پر وہ حاملہ ہو گئیں اور اسے لے کر وہ دور ایک جگہ جا بیٹھیں۔ پھر دروزہ انہیں کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگیں کاش! میں اس سے پہلے ہی مر چکی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔ پھر درخت کے نیچے سے فرشتے نے آواز دی کہ غم نہ کھاؤ تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف جنبش دو اس سے تم پر تازہ کھجوریں جھڑپڑیں گی۔ سو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ پھر تم اگر کسی آدمی کو دیکھ پاؤ تو کہہ دو کہ میں نے خدائے رحمن کے لئے روزے کی منت مان رکھی ہے۔ اس لئے ہرگز آج کے دن کسی سے بات نہ کروں گی۔ پھر وہ بچے کو گود میں اٹھائے قوم کے پاس آئیں انہوں نے کہا اے مریم! تم نے بہت برا کام کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن! تمہارا باپ کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں ہی بدکار تھیں۔ اس پر اس نے اسے بچے کی طرف اشارہ کیا وہ کہنے لگے کہ ہم جھولے کے بچے سے کس طرح بات کریں۔ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے اور جہاں کہیں میں رہوں مجھے مبارک قرار دیا ہے اور جب تک زندہ ہوں مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے اور نیز مجھے اپنی ماں کا خدمتگار بنایا ہے۔ اور مجھے سخت گیر اور بد بخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام اور رحمت ہے۔ جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا یہ ہے عیسیٰ ابن مریم۔ یہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ خدا کو زیب نہیں کہ اس کے ہاں اولاد ہو وہ پاک ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے اور بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور

الضُّوْرُ
الرَّحِيْمُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْبَادِي
النُّوْرُ

التَّافِيْعُ
الْقَبِيْعُ
الْمَعْنِي

الْبَاطِحُ
الْمُقْسِطُ
مَا يَلِكُ

الْمَلَكُ
الرَّوْفُ
الْعَمُو

الْمَتَّقِمُ
الشَّوَابُ
الْبَسْمُ

الْمَتَعَالِي
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ

الْقَابِلُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ

الْمُوْجِدُ
الْمَقْدِمُ
الْمَعْتَدُ

التَّادِرُ
الصَّمَدُ
الْوَلِيْدُ

خَلْقُ بَدَلَةٍ
الْحَمِيْدُ
الْمَعْنِي

الْمَعْنِي
الْمَعْنِي

احمد
رسول
السلام
شہید
صادق
خاتم
الانبیاء
جواد
مذہب
عالم
دریغ
مہاجر
مذکور
مبشر
مکرم
مختم
منیر
سراج
سید
خاتم
الرسول
کبیر
کریم
نقیح
نبی
بائین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حق
معلوم
قوی
رسول

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی موحدانہ باتوں کو سن کر آذر سخت ناراض ہوا اور کہنے لگا اے ابراہیم! اگر تو ایسی باتوں سے باز نہ آیا تو میں تمہیں پتھر مار کر ہلاک کر دوں گا۔ حضرت خلیل علیہ السلام نے دیکھا کہ توحید شناس سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ وہ کسی طرح مانہا میں نظر نہیں آتا۔ اسی لئے سلام علیک کہہ کر بحث کو بند کر دیا۔ اور کہا میں اللہ تبارک و تعالیٰ صادق سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں راہ ہدایت پر چلنا نصیب کرے۔ باقی اگر میری اپنی نسبت پوچھو تو سن لو کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ اور تمہاری تمہارے معبودوں کو بھی اور اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں۔ مجھے کامل امید ہے کہ خدا مجھے کبھی محروم نہیں رکھے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس جرات ایمانی اور حق گوئی کے باعث ہم نے اس پر کرم کیا اور اسحق اور یعقوب علیہ السلام ایسے الوالعزم نبی اس کی اولاد میں سے مبعوث کئے اور ہر ایک کو صداقت شعار بنایا۔

ترجمہ آیات ۵۱-۶۵:- اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کیجئے بے شک وہ برگزیدہ تھے اور رسول و نبی تھے اور ہم نے انہیں طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور رازداری کی گفتگو کے لئے انہیں نزدیک بلایا۔ اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کو ان کا بھائی ہارون نبی عطا کیا اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجئے وہ بلاشبہ وعدے کے سچے تھے اور رسول بھی تھے اور نبی بھی اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم کرتے رہتے تھے اور مرتبے اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے اور کتاب میں اور یس کا ذکر کیجئے وہ بے شک سچے نبی تھے اور ہم نے انہیں بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ منجملہ یسین انبیاء کے آدم کی نسل سے اور ان لوگوں کی نسل سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر منزل سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے اور ان لوگوں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ قرار دیا۔ جب ان کے سامنے خدائے رحمن کے احکام پڑھے جاتے تھے تو وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ پھر ان کے بعد چند ناخلف آئے جنہوں نے متین نماز کو ضائع کیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑ گئے۔ سو بہت جلد وہ گمراہی کی سزا پائیں گے۔ بجز اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے سو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر مطلق ظلم نہ ہوگا۔ ہمیشگی کے لئے ایسے باغوں میں جن کا وعدہ خدائے رحمن نے اپنے بندوں سے عائد کر رکھا ہے۔ بلاشبہ اس کا وعدہ آکر رہے گا۔

حجرات: قریشی، مضر بنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمزہ، عاتق، شامد، رشید، بشیر، داؤد، شایب، ہمد، سبغ، یحییٰ

انکلوں میں سے کوئی غلط بھی نہ پائی جائے گی۔ اور صرف ایسے ہی لوگوں کو یہ جگہ نصیب ہوگی جو دنیا میں فرمانبرداری کی زندگی گزار چکے ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا ہے کہ ملائکہ کرام خود بخود اپنی مرضی سے زمین پر نازل نہیں ہوا کرتے وہ اس وقت نازل ہوتے ہیں جب خدائے عزوجل کی طرف سے ان کو کوئی حکم پہنچتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ زمین و آسمان اور ان کے مابین جو کائنات ہے اللہ تبارک و تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں اور ہر چیز کا جزوی و کلی علم اسی ذات بہمتا کو ہے جس کا نہ کوئی ثانی ہے نہ ہمتا۔

۲۱۶

ترجمہ آیات ۶۶-۸۲: اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا پھر جلدی ہی زندہ ہو کر نکلوں گا۔ کیا انسان کو یاد نہیں کہ اس سے قبل ہم نے اس کو پیدا کیا حالانکہ وہ کوئی چیز نہ تھا۔ آپ کے رب کی قسم ہم ان کو اور شیطانوں کو ضرور اکٹھا کریں گے پھر ہم ان کو حاضر کریں گے کہ جنم کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے پھر ہر گروہ میں سے اس گروہ کو جدا کریں گے۔ جو خدائے رحمن کے آگے سب سے زیادہ اکڑتا تھا۔ پھر ان کو بھی خوب جانتے ہیں جو اس میں گرنے کے زیادہ مستحق ہیں اور تم میں سے کوئی نہیں جس کا اس پر گڈرنہ ہو۔ اس بات کا آپ کے رب نے حتمی طور پر فیصلہ کر دیا ہے۔ پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیدیں گے جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی اور نافرمانوں کو وہاں اوندھا پڑا رہنے دیں گے اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو کافر ہیں ان سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں سے کون سا فریق مرتبے اور مجلس کے لحاظ سے عمدہ ہے۔ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی جماعتوں کو ہلاک کر دیا جو اٹاٹھ اور نمود کے لحاظ سے ان سے اچھی تھیں کہہ دیجئے کہ جو گمراہی میں (پڑ جاتا ہے) اسے خدائے رحمن ڈھیل دیے جاتا ہے حتیٰ کہ جب وہ اپنی آنکھوں سے اسی چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی) یا عذاب کو یا قیامت کو تو یا انہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ کون بری حالت میں ہے اور کس کی فوج کمزور ہے۔ اور وہ لوگ جو ہدایت قبول کرتے ہیں اللہ ان کو ہدایت میں اور بڑھاتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں آپ کے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے ہمارے احکام کو ماننے سے انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے آخرت میں مال اور اولاد دی جائے گی۔ کیا اسے

شکر
حسب
صنی اللہ
حبیب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
فوضی
مستقیم
محبت
قال الا
نحی اللہ
کلیم اللہ
عید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
بجنتی
طہ
مضیع
بین
اولی
مزمیل
دلجی
مدبر
میتین
مصدق
طبت
ناصر
منصور
بصباح
ایسر

احمد
رسول
الملاحم
شہید علیہ السلام
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
تلیل
قریب
مطہ
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خام الزوال
تکیم
کریم
یتیم
فی قریۃ
ناہین
ظاہر
انیر
اول
رسول
الترجمہ
مطیع
صین
حق
معلوم
قوی
رسول الزمان

دوبارہ پیدا ہو کر آئے تب بھی ایسا نہ کروں گا۔ اس نے جواب دیا کہ مرچکنے کے بعد جب میں دوبارہ زندہ ہوں گا تب بھی میرے پاس مال و اولاد اس طرح ہوگا۔ میں اسی وقت دے دوں گا۔ اس قصہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہے کہ کوئی اس سے پوچھے کہ آیا تمہیں غیب کا علم حاصل ہو گیا ہے یا خدا نے تم سے کوئی اس قسم کا معاہدہ کیا ہے۔ جو ایسی باتیں کرتے ہو۔ فرمایا یہ جھوٹ ہے اور گناہ کی بات ہے۔ ہم ایسی باتوں کو انسان کے اعمال نامہ میں لکھ لیتے اور ان کی ہر نوع کی لاف و گزاف کو قابل مواخذہ قرار دیتے ہیں۔ اس کے بعد ناخلفوں کی مذمت ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کی عبادت سے انکار کرتے اور جدا جدا کئی معبود ٹھہرا لیتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۸۳-۹۸:- کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطانوں

کو چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انہیں ابھارتے رہتے ہیں۔ سو آپ ان کے معاملہ میں جلدی نہ کریں ہم تو ان کے لئے دن گن رہے ہیں۔ جس دن ہم پر ہیز گاروں کو خدائے رحمن کے پاس گروہ بنا کر جمع کریں گے اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔ یہ لوگ سفارش نہ کر سکیں گے مگر جس نے خدائے رحمن سے اقرار لیا ہو گا اور کہتے ہیں کہ خدائے رحمن بیٹا رکھتا ہے۔ اے لوگو! تم بڑی بھاری بات بنا لائے ہو۔ جس کی وجہ سے ممکن ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر جائیں۔ اس سبب سے کہ انہوں نے خدائے رحمن کے لئے بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ خدائے رحمن کو زیبا نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین پر ہیں یہ سب خدا کے حضور بندے ہو کر آئیں گے۔ اللہ نے ان سب کو احاطہ کر رکھا ہے اور ان کی پوری پوری گنتی کر رکھی ہے اور ہر ایک قیامت کے دن اس کے سامنے تھا حاضر ہو گا۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے خدائے رحمن ان کے لئے دوستی پیدا کرے گا۔ تو ہم نے قرآن کو آپ کی زبان میں اس لئے آسان کر دیا کہ آپ اس سے پرہیز گاروں کو بشارت دیں اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈرائیں اور ان سے پہلے ہم نے کتنی جماعتوں کو ہلاک کیا ہے۔ کیا ان میں سے کسی کو آپ دیکھتے ہیں یا کسی کی آواز بھی سنتے ہیں۔

شرح:- یہاں شیطان اور شیطان سیرت لوگوں کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے کہ جو لوگ حق

شکور
خلیب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التورہ
نقضی
مصدق
محبب
قام الا نبی
نجمی
کیم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ملہ
مجتبی
طس
مرتضی
مصدق
مصدق
بین
اوی
مزمیل
وہی
مدین
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مصباح
امیر

آحمد
رسول
اللاہم
شہید
شہیر
عادل
قائم
نبی
نبی
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مفخر
مفخر
منیر
سراج
سید
قام الرسول
کیم
کریم
نیک
نبی
ناہین
نہا
آحمد
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبتین
حق
مقدم
قوی
رسول الرحمان

الضُّمُودُ
الرَّشِيدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ
التَّائِبُ
الْغَنِيُّ
الْمَعْنَى
الْمُجَامِلُ
الْمُقْسِطُ
مَالِكُ
الْمَلِكُ
الرَّؤُفُ
الْغَفُورُ
الْمُنْتَقِمُ
التَّوَّابُ
الْبَرُّ
الْمُتَعَالِي
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْقَاهِرُ
الْأَجَدُ
الْأَوَّلُ
الْمُوجِدُ
الْمُقَدِّمُ
الْمُقَدِّرُ
الْقَادِرُ
الضَّعْفُ
الْوَالِدُ
الْخَلْقُ
الْمُجِيبُ
الْمُعْتَبَرُ
الْمُنْتَقِمُ

بات ماننے سے انکار کر دیتے ہیں شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے۔ جو انہیں گناہ پر آمادہ کرتا ہے فرماتا ہے کہ ایسے لوگ عذابِ جنم کے مستوجب ہیں جو ان کے لئے ہم نے تیار کر رکھا ہے اس وقت خواہ وہ کسی کی سفارش لائیں مطلق قبول نہ کی جائے گی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ سب سے بڑا گناہ جو کسی انسان سے سرزد ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کسی کو خدا کا بیٹا قرار دے۔ اس گناہ کے خوف سے آسمان پھٹ سکتے زمین شق ہو سکتی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر وہ تنفس جو زمین پر ہے یا آسمان پر خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہے کوئی اس کا بیٹا نہیں ہو سکتا۔

فرمایا! ہم نے ان باتوں کو قرآن کریم میں واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ اب جو شخص چاہے فرمانبرداری کی راہ اختیار کرے اور سیدھا جنت میں جائے اور جو چاہے نافرمانی کا وطیرہ اختیار کرے اور دوزخ کا ایندھن بنے۔

سورہ مریم میں خدا تعالیٰ نے بتایا تھا کہ میرے لئے کوئی امر مشکل نہیں جو چاہوں کروں۔ ناممکن کو ممکن کر دینا میرے اختیار کی بات ہے۔ سورہ طہ میں بتایا گیا ہے کہ نبوت کا عطا کرنا ہمارے لئے کچھ مشکل نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کی تلاش میں گئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور نبی بن گئے۔

سورة طه (۲۵) (۲۰)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح کے قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲-۲۴:- ہم نے آپ پر اس قرآن کو اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لئے اتارا ہے جو خوف رکھتا ہے۔ اس کو اس نے نازل کیا ہے جو زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے یعنی خدائے رحمن نے نازل کیا ہے جو عرش پر مستوی ہے۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے۔ اگر تم

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ - الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ - الْمَعْنَى - الْوَالِدُ - الْمُنْتَقِمُ - الْبَاقِي - الْمُسْتَعِينُ

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
فائم
جولہ
مذمو
خلیل
قریب
مذکر
مبشر
مکتوم
مکتوم
منیر
براج
سید
فام الریل
کبیر
کریم
یتیم
نبی الوتہ
ناہین
ظاہر
انجند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرضا

بات پکار کر کہو تو پوشیدہ باتوں کو اور مخفی تر رازوں کو بھی جانتا ہے۔ اللہ ایسا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے اچھے اچھے نام ہیں اور کیا آپ کو موسیٰ کا واقعہ معلوم نہیں جب انہوں نے آگ کو دیکھا تو اپنے گھر والوں سے کہا تم یہاں ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں سے تمہارے لئے چنگاری لے آؤں یا آگ پر کسی رہبر کو پاؤں۔ سو وہ جب وہاں پہنچے تو ان کو آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں تمہارا رب ہوں سو اپنی جوتیاں اتار دو تم یہاں طوئی کی مقدس وادی میں ہو اور میں نے تمہیں منتخب کیا ہے۔ تو جو کچھ تجھے حکم دیا جا رہا ہے اسے سنو! بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو اور مجھے یاد رکھنے کے لئے نماز پڑھا کرو۔ یقین رکھو کہ قیامت آنے والی ہے میں اسے مخفی ہی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی کوشش کا بدلہ ملے۔ تو وہ شخص جو ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔ کہیں تمہیں اس سے باز نہ رکھے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور اے موسیٰ! تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ میری لاشی ہے۔ میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور بھی کئی فائدے مجھے اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ فرمایا! اے موسیٰ! اسے پھینک دو تو انہوں نے اسے پھینک دیا تو وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ فرمایا! اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم ابھی اس کی پہلی حالت پر اسے لوٹادیں گے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگاؤ۔ وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکل آئے گا یہ دوسری نشانی ہے تاکہ ہم تمہیں اپنے بڑے بڑے نشان دکھائیں۔ فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔

شرح:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب قرآن پاک نازل ہونا شروع ہوا تو آپ تمام تمام رات قیام کرتے جس سے آپ کے پاؤں پر ورم ہو جاتا۔ دوسری طرف کافروں کی مخالفت آپ کو چین نہ لینے دیتی تھی۔ آپ دن بھر ان کی ریشہ دوانیوں کا جواب دینے میں مصروف رہتے اور رات بھر عبادت میں چنانچہ مخالفین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآن اچھا نازل ہوا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مصیبت میں ڈال دیا اس پر سورہ مبارکہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں اور ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر! قرآن پاک کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ تم لوگوں کو نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈراؤ۔ اس لئے قرآن نازل نہیں ہوا کہ تمہیں یا کسی اور کو مشقت و مصیبت میں ڈال دے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ

شکور
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توسی
مفتی
مجتب
فام الامین
تجلی اللہ
بکرم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زین
رحیم
مجتبی
طس
مرتضی
مضطر
لبین
اولی
مزیل
دلج
مدبر
میتین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
یضاح
ایم

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جواد
مذہب
خلیل
قریب
مذکور
مبشر
مختار
صبر
سراج
سید
خاتم الزل
کبریہ
کرم
نیلم
نبی
بابین
نہا
انبر
اقل
رسول
الرحمہ
مطہع
مبین
حسن
مفلام
قوی
رسول الرحمہ

پیدا کرتا ہے اور تمہیں حکم دیتا ہے کہ کھاؤ پو خوش رہو اور ہماری عبادت کرو۔

ترجمہ آیات ۵۵-۷۶:- ہم نے تمہیں زمین ہی سے پیدا کیا ہے اور اس میں تمہیں لوٹائیں گے اور ہم دوبارہ اسی میں سے تمہیں نکالیں گے اور اس کو یعنی فرعون کو ہم نے اپنی تمام نشانیاں دکھائیں مگر وہ جھٹلاتا اور انکار ہی کرتا رہا اور کہا کہ اے موسیٰ! کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے نکال دو تو ہم بھی تمہارے مقابلہ میں ایسا ہی جادو پیش کریں گے سو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو جس کے نہ ہم خلاف کریں اور نہ تم ایک ہموار میدان میں یہ مقابلہ ہو۔ موسیٰ نے کہا اچھا تم سے میلہ کے دن کا وقت طے ہے اور یہ لوگ دن چڑھے جمع ہو جائیں۔ سو فرعون لوٹ گیا اور اپنے حیلہ و مکر کو جمع کر کے پھر آیا۔ موسیٰ نے ان جادو گروں سے کہا کہ تمہاری بد بختی ہے تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمہیں عذاب سے غارت کر دے گا۔ اور جس نے کبھی انکار کیا ہے وہ نامراد ہی رہا ہے۔ تو باہم وہ اپنے معاملہ میں بحث کرنے اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دونوں محض جادو گر ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے اپنے جادو کے ذریعہ نکال باہر کریں اور تمہارے عمدہ مذہب کو مٹادیں۔ سو تم اپنے حیلہ و مکر کو جمع کر لو پھر قطار باندھ کر آؤ اور جو آج غالب آ رہا وہی کامیاب ہو۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ یا تو تم پہلے اپنا عصا ڈالو یا ہم پہلے ڈالتے ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو سو ناگماں ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے ذریعے سے موسیٰ کو ایسی نظر آنے لگیں کہ وہ دوڑتی ہیں۔ تو موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا موسیٰ ڈرو نہیں بلاشبہ تم ہی غالب ہو۔ اور جو تمہارے ہاتھ میں ہے اسے زمین پر ڈال دو جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ اسے نکل جائے گا۔ وہ محض جادو کا فریب ہے اور جادو گر کچھ بھی کرے کامیاب نہیں ہوتا۔ پس تمام جادو گر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے۔ فرعون نے کہا کہ تم قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا ایمان لے آئے ہو۔ بیشک یہ تمہارا بزرگ ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں لٹے سیدھے کٹا دوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی چڑھا دوں گا اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے۔ انہوں

شکور
حلیہ
ضیانی
نبی
امین
صادق
بی انبر
نصی
مفہم
مجتب
قائم الا
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
طہ
مجتبی
طس
مرتنے
مضطہ
لیین
اذلی
مزل
دلی
مدین
متین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
مضاح
امر

الضُّبُورُ
الرَّشِيدُ
الْبَارِتُ
الْبَاقِي
الْبَيْدُ
الْبَادِي
النُّورُ

النَّافِعُ
الْمُعْتَبِرُ
الْمُعْتَبِرُ
الْبَاسِطُ
الْمُقْسِطُ
مَالِكُ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْمُؤْمِنُ
الْمُتَّقِمُ
الْتَوَابُ
الْبَيْتُ
الرَّوْمَانِيُّ
الْوَالِحُ
الْبَابِلِيُّ
الْقَابِلِيُّ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْوَجْدُ
الْمُقَدِّمُ
الْمُعْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْقَصْدُ
الْوَلِيدُ
خَلْقُ الْبَدَلِ
الْحَقِي
الْحَقِي
الْمُدِي

نے کہا ان روشن دلائل کے ہوتے ہوئے جو ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں اور اس کے مقابلہ میں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ہم تمہیں ترجیح نہ دیں گے۔ تو تم جو کچھ کرنا چاہو کر ڈالو تمہارا حکم اس دنیا تک ہی ہے۔ ہم بیشک اپنے رب پر ایمان لے آئے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کر دے اور اسے بھی جو کچھ تو نے ہمیں جادو کی قسم سے مجبور کر کے کرایا ہے اور اللہ بہت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ یاد رکھو کہ جو اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا اس کے لئے جہنم ہے۔ نہ وہ وہاں مرے گا نہ زندہ رہے گا اور جو اس کے پاس مومن ہو کر آئے گا جس نے نیک عمل کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے بلند درجے ہیں۔ ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے جس نے پاکیزگی کی زندگی گزاری۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے مطالبہ کا ذکر تھا۔ یہاں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ فرعون کو اپنے تمام نشانات حق دکھادیئے مگر اس نے سب کو جھٹلایا اور کسی کو بھی نہ مانا۔ کہا تو یہ کہا کہ اے موسیٰ! تیرا مقصد اس قدر نظر آتا ہے کہ مدین سے شعبہ بازی اور جادوگری کے جو کرتب سیکھ کر آیا ہے ان کے زور سے ہمیں ملک سے باہر نکال دے اور خود قابض ہو جائے۔ ہم تیرا ہر طرح مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے تو شعبہ بازی ہی میں مقابلہ کرے تو ایک دن مقرر کر لے اور حتمی وعدہ کر لے کہ اس دن میدان میں آجائے گا تو ہمیں منظور ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس طرح سہی۔ میلے کے دن صبح سویرے لوگوں کو بلا لو۔ چنانچہ یہی بات قرار پائی فرعون اٹھ کر چلا گیا۔ ساحران ملک کو جمع کرانے میں مصروف ہو گیا اور پھر وقت مقررہ پر سب کا اجتماع ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مخالفین سے خطاب کر کے فرمایا کہ سنو! خدا تعالیٰ کے متعلق کوئی بے پایاں بے ثبوت اور من گھڑت بات مت کہو ورنہ اس کا عذاب تم پر نازل ہو گا اور یہ بھی یاد رکھو کہ جو شخص جھوٹ پر قائم ہو وہ یوں بھی ناکام رہا کرتا ہے۔ اس پر ان میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں بالاخر فرعون نے اپنے ساحروں کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو کہ یہ دو جادوگر ہیں جو تمہیں تمہارے ملک سے نکال دینا چاہتے ہیں اور تمہاری بہترین تہذیب کو مٹا دینا چاہتے ہیں پس تم جو کچھ کر سکتے ہو متفق ہو کر دکھاؤ اور یاد رکھو کہ جو آج کے دن غالب

وعدہ کیا تھا کہ تمہیں تمام جہان پر فضیلت دی جائے گی۔ چنانچہ ظالموں کے خوف سے تمہیں اطمینان دلایا اور بھوک اور ناداری کی مصیبت سے بھی تمہیں مخلصی عطا کی اور رزق کی اس قدر فراوانی کر دی کہ ہر صاف ستھری اور پاک چیز تمہارے استعمال میں آنے لگی اور کہا کہ سرکشی نہ کرنا اور حلال کو حرام نہ ٹھہرانا ورنہ تم پر غضب نازل ہوگا۔ اس سے پہلے جس قدر لغزشیں اور گناہ تم کر چکے ہو اگر ان سے توبہ کر لو اور آئندہ کے لئے نیک کردار بن جاؤ تو تمہارے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ مگر اس نافرمان قوم نے اللہ تعالیٰ کے تمام احسانات کو بھلا دیا اور بجائے اس یگانہ کی عبادت کرنے کے بت پرستی شروع کر دی اور سامری کی سازش میں گرفتار ہو گئے ہو چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ذمہ دار تھے ان سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے پوچھا کہ تمہاری قوم ایسا کیوں کر رہی ہے۔ ان کو اس گمراہی سے روکو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے قوم! کیا میں نے تم سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنا احسان عظیم تم پر کرنے والا ہے۔ کیا اس دوران میں عرصہ دراز گزر گیا تھا۔ جو تم نے اتنی بے صبری کا مظاہرہ کیا یا کیا تم نے خواہ مخواہ اس بات کو پسند کیا کہ اللہ کا غضب تم پر نازل ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے از خود کوئی بات نہیں کی۔ واقعہ یوں ہے کہ جب ہم مصر سے بھاگے تھے تو ہمارے پاس کچھ زیورات تھے جو سامری نے ہم سے طلب کئے۔ جب ہم نے اس کو تمام زیورات جمع کر دیئے تو اس نے آگ پر ان کو پکھلایا اور اس سے گائے کے پھڑے کی مورتی بنا دی۔ بعد ازاں اس میں کچھ ایسی چیز ڈال دی کہ اس سے آواز نکلنے لگی۔ اس پر سامری نے ان لوگوں کو جو وہاں حاضر تھے کہا کہ یہی تمہارا معبود ہے۔ پس اس کی عبادت کرو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کیا وہ لوگ اتنے ہی بے سمجھ تھے کہ اس پر بھی غور نہ کر سکے۔ کہ وہ نہ تو ان کی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ کسی کو نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۹۰-۱۰۴:- اور اس سے قبل ہارون نے ان سے کہا تھا کہ اے میری قوم! اس سے تمہاری آزمائش کی گئی ہے اور تمہارا رب بلاشبہ خدائے رحمن ہے۔ سو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو۔ انہوں نے کہا جب تک موسیٰ ہمارے پاس نہ لوٹیں ہم برابر اس کی پوجا پر قائم رہیں گے۔ موسیٰ نے کہا کہ اے ہارون! جب تو نے ان کو دیکھا

شکور
حسبنا
صی اللہ
سببنا
امین
صادق
بی انور
قضی
تقی
حسب
قام الایمان
نحی اللہ
بکم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حیم
مجتبی
طس
مرنے
مصطفی
یین
اڈی
مزمیل
ولی
مدین
مبین
مدین
طیب
ناصر
منصور
مضاح
امیر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
ندعو
غلیل
تربیت
وہبت
بذکر
مبشر
مکرم
مکرم
مبشر
بیرات
سید
قام الزیل
فکیم
کیم
نیلیم
نبی لولہ
ناجین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
سین
حق
معلم
قوی
رسول الزمان

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيدٌ
هَادٍ
فَاتَمَّ
جَوَادٌ
مَدْعُوٌّ
خَلِيلٌ
قَدِيمٌ
هَلْ تَرَى
مَذْكُورًا
مَنْشُرًا
مُحْتَرَمًا
مُحْتَرَمًا
مَنْشُرًا
سِرَاجٌ
سَبِيحٌ
فَامُ الرِّبْلِ
تَكِينٌ
كَبِيرٌ
نَيْبٌ
نَبِيٌّ
بَابِيْنٌ
ظَاهِرٌ
أَخِيْرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطِيْعٌ
مَبِينٌ
مَنْشُرٌ
مَقْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

السلام واپس آئے تو انہوں نے آتے ہی حضرت ہارون علیہ السلام کو پکڑا اور پوچھا کہ جب یہ لوگ بت پرستی پر مائل ہوئے تھے تو تو نے ان کو کیوں نہیں روکا۔ کیا تو نے مجھ سے سرکش ہونے کا ارادہ کر لیا تھا۔ چنانچہ آپ نے غصے میں آکر اپنے بھائی کو داڑھی سے پکڑ لیا اور قریب تھا کہ آپ مزید سختی کرتے مگر انہوں نے کہا کہ اے میرے ماں جائے بھائی میں نے ہر چند کوشش کی مگر یہ لوگ نہ مانے بالآخر میں نے سوچا کہ اگر میں نے سختی سے کام لیا تو ممکن ہے کہ قوم کے اندر تفریق پیدا ہو جائے اور آپ مجھے اس کا ذمہ دار قرار دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ میرے بھائی کا کوئی تصور نہیں یہ کسی اور شخص کی شرارت ہوگی چنانچہ آپ نے سامری کو بلایا اور پوچھا تجھے کیا ہو گیا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ جب ہم دریائے نیل عبور کر رہے تھے تو جبرائیل کے نقش قدم میں مجھے ایک ایسی چیز نظر آئی جو کسی دوسرے نے نہ دیکھی۔ چنانچہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے بہت ہی برا کام کیا۔ اب تیری یہی سزا ہے کہ دیوانہ اور کوڑھی کی طرح کہتا پھرے کہ مجھے کوئی نہ چھوئے اور تیرے معبود کا جو حشر ہونا چاہئے وہ دیکھ تیری نظروں کے سامنے میرے ہاتھوں ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس مورتی کو زمین پر دے مارا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرمایا کہ اب اس کو آگ میں ڈال کر راکھ بناؤں گا اور اس راکھ کو سمندر کے حوالے کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے قوم کی طرف رخ کیا اور فرمایا کہ لوگو! تمہارا معبود حقیقی وہی ایک معبود یگانہ ہے جسے ہر بات کا علم ہے۔ اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ پرانے لوگوں کے عبرت آموز قصے ہیں جو شخص ان سے فائدہ اٹھالے وہ خوش قسمت ہے اور جو نہ مانے وہ نہ ماننے کی سزا بھگتے گا اور آتش دوزخ کی نذر ہوگا۔ فرمایا اس وقت سے ڈرو جب تم پچھتاؤ گے اور کہو گے کہ ہم تو محض ایک دن دنیا میں ٹھہرے ہیں ورنہ ضرور نیک عمل کرتے۔

ترجمہ آیات ۱۰۵-۱۱۵:- لوگ آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں تو

ان سے کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ سو ان کو ہموار میدانوں کی طرح بنا دے گا۔ تم اس میں نہ کوئی کجی دیکھو گے اور نہ ٹیلہ اور بلندی اس روز پکارنے والے کے پیچھے ہو لیں گے۔ جس کے سامنے انحراف کی جرات نہ ہوگی اور خدائے رحمن کے سامنے تمام آوازیں پست ہو جائیں گی۔ سو تم آہٹ کے سوا کچھ نہیں سنو گے۔ اس دن

بِحَارِ بَرَزَاتٍ قَرِيبَىٰ مُغْتَرِبَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمُودًا عَابِدًا سَاحِدًا رَشِيْدًا نَشِيْرًا ذَا بَخْشَابٍ مَهْدٍ سَبْعَ عَشْرَةَ

شكوة
خَلِيْبًا
ضَمِيْرًا
نَبِيًّا
أَمِيْرًا
صَادِقًا
بِي التَّوْبَةِ
مُخْتَلِفًا
مُتَّعِدًا
مُجْتَمِعًا
فَامُ الْأَنْبِيَاءِ
مُخْتَلِفًا
كَلِمَاتِ اللَّهِ
عِنْدَ اللَّهِ
كَامِلًا
حَافِظًا
رُؤْفًا
رَحِيْمًا
مُجْتَمِعًا
طَسًا
مُتَّعِدًا
مُضْتَفًا
لِيْنًا
أَوْلَىٰ
مُزْمَلًا
وَلِيًّا
مَدِيْرًا
مَبِيْنًا
مُتَّعِدًا
طَبِيْبًا
نَاصِرًا
مَنْشُورًا
بِصَاحِ
أَمِيْرًا

شفاعت فائدہ نہ دے گی۔ مگر اس شخص کو جسے خدائے رحمن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ اسے خوب جانتا ہے اور لوگ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خدائے رحمن و قیوم کے سامنے سب سر جھکائے جائیں گے اور جس نے نافرمانی کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد رہا اور جو نیک کام کرے اور وہ مومن بھی ہو تو اسے ظلم کا خوف ہو گا نہ نقصان کا اور اس طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے اس میں طرح طرح کے ڈراوئے بیان کئے ہیں تاکہ لوگ پرہیز گاری اختیار کریں یا وہ ان کے لئے نصیحت پیدا کر دے۔ سو وہ اللہ جو بادشاہ حقیقی ہے بلند مرتبہ ہے اور قبل اس کے کہ اس کی وحی جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ پوری نازل ہو چکے قرآن پڑھنے میں تعجیل نہ کیا کیجئے اور کہا کیجئے کہ خدایا میرے علم میں اضافہ کر۔ اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا۔ مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان کے ارادے میں قصد و اختیار نہیں پایا۔

شرح:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتحان نبوت ابتداء میں تمام قبائل و اقوام عرب نے کیا۔ مختلف ذرائع سے آپ کو پرکھا گیا۔ دیکھنا صرف یہ مقصود تھا کہ جو جو شرائط و صفات انبیاء کرام میں پائی جانی چاہئیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں۔ جب سمجھدار طبقہ کو آپ کی صداقت پر یقین آ گیا تو اکثریت نے آپ کو تسلیم کر لیا منجملہ ان امتحانی سوالات کے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھے گئے ایک یہ بھی تھا کہ جب قیامت آئے گی تو بقول آپ کے ہر ایک چیز فنا ہو جائے گی تو کیا پہاڑ بھی ٹوٹ پھوٹ جائیں گے یا اسی طرح قائم رہیں گے۔ اس جگہ اس سوال کا جواب ارشاد ہوتا ہے کہ تم پہاڑوں کو کوئی برسی چیز سمجھتے ہو گے۔ مگر سنو! قیامت کے دن ان کی یہ کیفیت ہوگی کہ روئی کے گالوں کی طرح اڑ جائیں گے۔ اور زمین ایک چٹیل میدان بن جائے گی۔ جس میں کوئی معمولی سا ٹیلہ تک نظر نہ آئے گا اور خوف کا یہ عالم ہو گا کہ پاؤں کی آہٹ کے سوا کوئی آواز سنائی نہ دیگی۔ قواعد و ضوابط کی پابندی کا یہ حال ہو گا کہ کوئی شخص کسی کی سفارش نہ کر سکے گا۔ سوائے اس شخص کی جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ اجازت بخشیں۔ اس روز صرف وہی لوگ بیخوف ہوں گے جنہوں نے نیک اعمال کئے ہوں گے۔ چونکہ قرآن پاک کے ذریعے تمام اقوام عالم کو تبلیغ کرنا مقصود تھا۔ اس واسطے قرآن پاک کو عربی زبان

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْمُبِينُ - الْوَالِي - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمَجِيدُ

میں نازل کیا اور نافرمانی کے نتائج و عواقب سے اچھی طرح آگاہ کر دیا تاکہ لوگ ڈر جائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب وحی نازل ہوئی تو آپ کو بچہ خوشی ہوتی اور آپ جلدی جلدی الفاظ کو دہرانے لگتے۔ اس پر ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر! طمینان کے ساتھ وحی کو سنا کرو اور دعا کیا کرو خدا یا میرے علم میں اضافہ کر۔

ترجمہ آیات ۱۱۶-۱۲۸:- اور یاد کیجئے جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سوائے ابلیس کے سجدہ کیا اس نے انکار کیا۔ تو ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ تمہیں جنت سے نکلوانا دے ورنہ تمہیں تکلیف ہوگی۔ یہاں تم نہ بھوکے رہو گے اور نہ برہنہ اور نہ یہاں پیاسے رہو گے اور نہ دھوپ برداشت کرو گے۔ شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا اس نے کہا کہ اے آدم! بھلا میں تمہیں ہیٹنگی کا درخت بتاؤں اور ایسی بادشاہت بتاؤں جو کبھی پرانی نہیں ہوتی۔ پھر انہوں نے اس میں سے کھا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی برہنگی ان پر ظاہر ہو گئی اور لگے اپنے اوپر بہشت کے پتے چپکانے اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی سو وہ حقیقی راہ سے بھٹک گئے۔ پھر ان کے رب نے انہیں برگزیدہ کیا۔ پھر ان پر مہربان ہوئے اور ان کو ہدایت دی فرمایا تم دونوں کے دونوں یہاں سے نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ پھر اگر تم کو میری طرف سے پیغام ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ رستے سے بھٹکے گا اور نہ تکلیف و زحمت میں پڑے گا اور جو میری یاد سے منہ پھیر لے گا اس کے لئے تنگی سے زندگی بسر کرنا ہو گا اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ اے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ حکم ہو گا کہ یونہی تیرے پاس ہمارے نشانات آیا کرتے تھے مگر تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج تجھے بھی بھلایا جا رہا ہے اور اسی طرح ہم اس کو بدلہ دیں گے۔ جس نے زیادتی کی اور اپنے رب کے حکموں پر ایمان نہیں لایا اور آخرت کا عذاب یقیناً بہت سخت اور دریا ہے کیا ان کی اس بات نے رہنمائی نہیں کی کہ ان سے پہلے ہم نے کئی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کے رہنے کے گھروں میں یہ چل پھر رہے ہیں۔ اس بات میں ان لوگوں کے لئے یقیناً کئی نشانیاں ہیں جو عقل والے ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں نافرمانی اور نافرمانوں کی ابتدا کا ذکر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جب

شکرت
حسب
ضی
میشا
امین
صادق
بی
فرضی
مقصود
محببت
قال
تجلی
کلم
عبد
کامل
حافظ
زوت
رحیم
محبی
طس
مفصل
سین
اولی
مزل
دلی
مدیر
مبین
معدن
طیب
ناصر
منصور
یضاح
امر

احمد
رسول
السلام
مشهد
شہید
عادل
فانم
جوان
مذکور
مایل
مربوب
مستمر
مبشر
مکرم
مستور
مستبر
سراج
سید
خام
خیم
کرم
نیم
بی
ناطین
طاهر
آخر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حق
معلوم
قوی
رسول

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خانم
جولہ
مذہب
خلیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
حکیم
کریم
نعم
نبی الرحمۃ
ناہلین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمۃ

کے لئے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے رب کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں لائے۔ کیا ان کے پاس پہلی کتابوں کی واضح دلائل نہیں پہنچی اور اگر ہم ان کو اس سے پہلے ہلاک کر دیتے تو یہ کہتے کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا کہ ہم پیشتر اس کے ذلیل و خوار ہوتے تیرے احکام پر عمل کرتے۔ کہہ دیجئے! ہر ایک منظر ہے سو تم بھی انتظار کرو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھی راہ پر چلنے والا ہے اور کون ہدایت پانے والا ہے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! لوگوں کی نافرمانیوں کو اگر دیکھا جائے تو ابھی ان پر عذاب آنازل ہو مگر ہم نے ہر کام کے لئے الگ الگ وقت کر رکھے ہیں۔ یعنی اگر تاخیر عذاب کا حکم اور قیامت کا وقت مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو کفار قریش پر ابھی عذاب نازل ہو جاتا۔ پس آپ کو چاہئے کہ یہ لوگ قرآن پر طعن اور آپ کی تکذیب کے سلسلے میں جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کریں اور اوقات مقررہ پر نماز ادا کرتے رہیں۔ طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر اور غروب سے پیشتر عصر کا وقت ہے اور رات کی بعض ساعتوں سے مغرب اور عشا کی نمازیں مراد ہیں اور دن کے اطراف کا مطلب نماز ظہر ہے کیونکہ ظہر کا وقت زوال کے قریب ہے یہی وقت پہلے نصف دن کا آخری کنار اور پچھلے نصف یوم کا پہلا کنار ہے۔

فرمایا ہمارے بعض نافرمانوں کو دیکھو گے کہ وہ مالی حالت کی رو سے بڑے کامیاب ہیں۔ تم اس پر تعجب نہ کرو۔ خدا کے نافرمان لوگوں کے لئے مال و دولت بھی ایک امتحان کا سامان ہے۔ اور اسی سے وہ بتلائے عذاب ہوتے ہیں۔ بہتر وہ زندگی ہے جس کا انجام بہتر ہو لہذا تم اپنے متعلقین کو خواہ وہ تمہارے ماننے والے ہوں خواہ وہ تمہارے رشتہ دار ہوں یہی ہدایت کرو کہ وہ ہماری عبادت کریں اور مشکلات کو صبر و استقامت کے ساتھ جھیلیں۔ یہ عنقریب سب پر کھل جائے گا کہ کون سیدھی راہ پر گامزن ہے اور کون رشد و ہدایت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہے۔

سورة الواقعة (۳۶) (۵۶)

یہ سورت مبارکہ بلکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

شکور
حلیہ
ضیعی اللہ
غیب اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
قضی
مفتی
مجتب
مقام الابرار
بکرم اللہ
عند اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مستجاب
طس
مظہر
مستغنی
بین
اقل
مزیل
دلجا
مدیر
میتین
مصدق
طیب
ناصر
مغور
مضاج
ایر

سکتے ہیں جن کو مبداء فیض سے ژرف نگاہی پاکدامنی اور قلب سلیم عطا ہوا ہے۔ پکارا
ستقیم القلب کوتاہ نگاہ اور آلودہ گناہ کیا سمجھ سکے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کا جو قرآن کے
الفاظ میں موتیوں کی طرح صاف ستھرے نظر آرہے ہوں گے پانی پلانا کس قدر خوشی اور
لطف کا نظارہ پیدا کرتا ہے۔ اپنے ہاتھ میں اعمال نامے حاصل کرنے والے بھی ایک
نہایت عمدہ جگہ میں ہوں گے اور تمام وہی نعمتیں ان کو میسر آئیں گی جن سے ان کے دل
خوش ہوں گے اور تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔

ترجمہ آیات ۳۹-۴۳ :- اگلے لوگوں میں سے بھی ایک گروہ ہوگا اور پچھلے

لوگوں میں سے بھی ایک گروہ اور بائیں ہاتھ والے تو یہ بائیں ہاتھ والے کیسے برے ہیں وہ
گرم ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں اور دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہوگا
نہ فرحت بخش۔ وہ پہلے واقعی ناز و نعمت میں پلے تھے اور اس بڑے گناہ پر اصرار کیا کرتے
تھے اور کہا کرتے تھے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم
کو اٹھایا جائے گا اور کیا ہمارے باپ دادوں کو بھی کہہ دیجئے ہاں پہلے بھی اور پچھلے بھی۔
سب اکٹھے ہونے والے ہیں ایک مقررہ دن کے وقت پر۔ پھر تم اے گمراہو اور جھٹلانے
والو۔ البتہ تم کو تھوہر کا درخت کھانا ہوگا۔ اور اس سے پیٹ بھرنا ہوگا اور پھر اوپر سے گرم
پانی پینا ہوگا۔ سو پیا سے اونٹ کی طرح پئے جاؤ گے۔ قیامت کے دن یہ ان کی مہمانی
ہوگی۔ ہم ہی نے تم کو پیدا کیا پھر کیوں تم سچ نہیں مانتے۔ بھلا دیکھو تو پانی کا وہ قطرہ جو تم
ٹپکاتے ہو کیا تم اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے۔ ہم نے تمہارے لئے موت مقرر
کر دی ہے اور ہم کو کوئی عاجز نہیں کر سکتا کہ ہم تمہاری جگہ اور قوم لے آئیں جو تمہاری
مانند ہو اور تم کو ایسی جگہ لاکھڑا کریں جس کو تم جانتے ہی نہیں اور تم نے ہمارے پہلی بار
پیدا کرنے کو جان ہی لیا ہے پھر کیوں نہیں سوچتے۔ کیا تم نے اس کھیتی کو دیکھا ہے جو بوٹے
ہو۔ کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اس کو اگانے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا
کہہ دیں سو تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ۔ کہ اب تو ہم پر تاوان ہی پڑ گیا بلکہ ہمارے تو نصیب
ہی پھوٹ گئے۔ بھلا دیکھو تو اس پانی کو جسے تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے یا
ہم اتارتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس کو کھاری کر دیں پھر تم ہمارے شکر گزار کیوں نہیں
ہوتے۔ بھلا دیکھو تو اس آگ کو جسے تم سلاتے ہو کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا تھا یا ہم

المجاد - الواحد القیوم - المیت العبد - الوہاب - المتین - الوکیل - الباعث - المتصیر

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيدٌ
عَادِلٌ
خَائِمٌ
جَوْلَا
مَدْعُوٌّ
خَلِيلٌ
قَرِيبٌ
مُتَشَرِّفٌ
مَذْكُورٌ
مُبَشِّرٌ
مُتَكَبِّرٌ
مُتَكَبِّرٌ
مَنْبَرٌ
بِرَاحٍ
سَبِيدٌ
خَامُ الرِّجْلِ
كَيْدٌ
كَيْدٌ
بِأَيْدِي
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْبَعٌ
مَسِينٌ
حَقٌّ
مَعْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے اس کو عبرت دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا ہے۔
اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا فرمایا ان کبجوں کو اس سایہ میں رکھا جائے گا جو دوزخ کی آگ کے کالے دھوئیں سے پیدا ہوگا۔ جس سے نہ جسمانی آرام ملے گا نہ روحانی خوشی حاصل ہوگی نہ ٹھنڈک پہنچے گی نہ عزت حاصل ہوگی۔ بلکہ ذلیل و خوار ہو کر اس کی تپش میں بھنے چلے جائیں گے۔ فرمایا! یہ ان کی دنیاوی خوشحالی کا جواب ہوگا۔ جس کے غرور میں انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے ضد باندھ رکھی تھی۔ فرمایا! ان لوگوں کو ایسی سزا محض اس لئے دی جائے گی کہ ان لوگوں نے دنیا میں نبیوں کی تکذیب کی اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر یہ کہا کہ مرنے کے بعد ہرگز ہرگز کوئی زندگی نہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ بھلا انسان مر چکنے کے بعد جب ہڈیوں کی ایک مٹھی بن کر رہ جاتا ہے اور وہ ہڈیاں بھی بالآخر مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتی ہیں۔ تو پھر کس طرح وہ دوبارہ پیدا ہو سکے گا۔ وہ ازراہ تمسخر پوچھتے ہیں کہ جب ان کو جو قبروں میں ہیں اٹھایا جائے گا تو کیا ہم سے صدیوں قبل بھی جو لوگ ہوئے ہیں ان کو بھی دوبارہ زندہ کر کے ہمارے ساتھ ملایا جائے گا۔ فرمایا! یہ تھے ان لوگوں کے بنیادی اعتقادات جنہوں نے ان کے اعمال کو متاثر کیا۔ سو ان کو بتادیا جائے گا کہ ہاں ہاں دیکھو سب کے سب ایک وقت معلوم پر اکٹھے کر لئے گئے ہو۔ سو اب اس کفر و تکذیب کے بدلے جو تم سے سرزد ہوتی رہی ہے۔ آج تھوہر کا خاردار درخت کھاؤ۔ اسی سے پیٹ بھرو اور اوپر سے ابلتا ہوا پانی پیو اور پیا سے اونٹ کی طرح پئے جاؤ۔ کیونکہ یہ ہے انصاف کا دن۔ ارشاد ہوتا ہے کہ منکران حق سے ذرا پوچھ دیکھو کہ جب تم کو خدا نے اول بار پیدا کیا تو کیا وجہ ہے کہ تم دوبارہ پیدا ہونے کو سچ نہیں مانتے۔ ہمارے سوا کون ہے جو پانی کے قطرے سے ایسی خوبصورت تصویر کھینچتا اور اس میں جان ڈال دیتا ہے۔ فرمایا زندہ کرنا مارنا سب ہمارے قبضہ و اختیار میں ہے۔ جب وجود و عدم کی باگ ہمارے ہاتھ میں ہوتی تو مرنے کے بعد اٹھانا کیا مشکل ہے۔ فرمایا ہم اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اگر تم نافرمانوں کو اور جہاں میں لے جانا چاہیں تو لے جائیں اور تمہاری جگہ اور لوگوں کو بسادیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بظاہر زمین کے اندر تم بیچ ڈالتے ہو لیکن زمین کے اندر اس کی پرورش کرنا پھر

شکوہ
سبب
ضنی
غیب
امین
صادق
بی الترتیب
توضیح
تفسیر
مجبب
تعمیر
تعمیر
عبداللہ
کامل
حافظ
رزق
رحیم
طی
مجتبی
طی
مرتضی
مصطفی
سین
اولی
مزیل
ولی
مدین
متین
مصدق
طیب
ناصر
مفرد
یصباح
امر

کرو۔

شرح:- اس رکوع میں قرآن کی ایک بڑی عظیم الشان اور کثیرا لمنفعت کتاب ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تاروں کے ڈوبنے کی قسم کھائی ہے اور فرمایا کہ کہیں دھوکے میں نہ رہنا۔ قرآن ایک بڑی ہی مفید پر منفعت اور عظمت والی کتاب ہے۔ جو لوح محفوظ میں ہمارے پاس لکھی ہوئی موجود ہے۔ اس کو ہمارے پاک فرشتے ہی چھوتے ہیں تم بھی بلا وضو اس کو نہ چھوؤ اور یاد رکھو کہ اس کے مضامین تک صرف انہی لوگوں کی رسائی ہے جو صاف دل اور پاکیزہ اخلاق کے مالک ہیں۔ آیت ۶۹ یعنی ”لَا يَمَسُّهَا“ کے دونوں معنی ہیں یہ بھی کہ اس کو جب ظاہری ہاتھوں سے چھوؤ تو طہارت کا التزام کر لو اور یہ بھی کہ اس کے معانی و حقائق تک پاکیزہ قلب لوگوں کو دسترس حاصل ہے۔

فرمایا زرا اپنی موت کا وقت یاد کرو جب جان حلق تک آپہنچے گی اور تم ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ جاؤ گے دیکھو ایسے واقعات روز مرہ تمہاری آنکھوں کے سامنے گذرتے ہیں اور اگر تم کسی کے اختیار میں نہیں تو اس وقت تم مرنے والے کی روح کو روک کیوں نہیں لیا کرتے۔ اسے کیوں نکلنے دیتے ہو۔

فرمایا وہ لوگ جو قرآن کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں وہ ہمارے مقرب ہیں۔ جان نکلنے کی ان کو ایک گونہ خوشی ہوتی ہے۔ اور نعمتوں بھرے باغوں کی ان کو خوشبو نہیں آتی ہیں اور خدا کی طرف سے ان کو سلام بھیجا جاتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو قرآن کو جھٹلاتے ہیں وہ گمراہ ہیں ان کی مہمانی کھولتے ہوئے پانی سے کی جائے گی اور ان کو دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کیا جائے گا۔ فرمایا یقین رکھو کہ یہ باتیں جو تمہیں بتائی گئی ہیں بالکل اسی طرح ہوں گی سو تم اپنے پروردگار عالیشان کی تسبیح و تقدیس کرتے رہا کرو۔ اور اس کی فرمانبرداری اور عبادت گذاری میں وقت کاٹو۔

۲۶

سورة الشعراء

۲۷

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

احمد
رسول
الملائم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جور
مدعو
سلیل
قربیب
عظیم
سیرت
سید
نام الرسول
نبی
کریم
یتیم
نبا
ناجی
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
مبلغ
مبین
حق
معلم
قوی
رسول

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوب
توفی
مقیم
مقیم
کامبل
حافظ
رؤن
رحیم
ط
مجتبی
حس
میر
مقیم
سین
اوی
مزیل
دی
مدین
مبین
معدن
طیب
ناصر
منصور
یصباح
ایر

مقابلہ نہ تھا بلکہ حق و باطل کا مقابلہ تھا۔

ہم باطل پر تھے اس لئے ہمیں شکست ہوئی لہذا ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔ حقیقتاً یہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کے رب پر ایمان ہی کی عنایات کا نتیجہ ہے۔ کہ ان کا مقابلہ کسی سے ممکن نہیں۔ جادو گروں کے اس قبول حق کو دیکھ کر فرعون اور اس کے ساتھیوں کا غیض و غضب آپے میں نہ رہا اور گئے وہ ان کو ایک دھمکیاں دینے کہ تم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر حکومت کے خلاف ایک سازش کی ہے۔ لہذا تمہیں تختہ دار پر لٹکایا جائے گا۔ اور دردناک سزائیں دی جائیں گی۔ انہوں نے نہایت بے باکانہ طور پر جواب دیا کہ ہم اپنے رب کی طرف جا رہے ہیں اور اس بات کا مطلق ڈر نہیں کہ تو کیا کرتا ہے اور کیا نہیں۔ یہ زندگی چند روزہ ہے آخر ایک دن مرنا ہے چند روز پہلے کیا اور پیچھے کیا ہماری خواہش ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری لغزشوں کو معاف کر دے اور ہمارے ایمان کو قبول کرے۔

ترجمہ آیات ۵۲-۶۸:- ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے نکلو کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جانے والا ہے۔ تو فرعون نے تمام شہروں میں ہر کارے بھیج دیئے۔ یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور ہمیں غصہ دلانے والی باتیں کر رہی ہیں۔

ہے اور ہم سب کے سب ڈر رہے ہیں۔ پھر ہم نے ان کو بانٹت اور چشموں سے اور خزانوں اور عمدہ عمدہ جگہوں سے نکل باہر کیا یہ بات اس طرح ہوئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو ان کا وارث بنا دیا۔ تو انہوں نے دن چڑھے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔ جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم تو پکڑے گئے۔ موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں میرا رب میرے ساتھ ہے وہ میری رہنمائی کرے گا۔ اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنا عصا مار پس دریا پھٹ گیا اور ہر ایک نکلنا پڑے پھاڑوں کی مانند نظر آنے لگا اور دوسروں کو وہاں ہم نے اور قریب کر دیا اور موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو تو بچا لیا پھر دوسروں کو غرق کر دیا بلاشبہ اس واقعہ میں نشانی ہے۔ مگر ان میں اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب بلاشبہ غالب اور مہربان ہے۔

شرح:- اس معرکہ آرائی کے بعد دونوں فریقوں میں کھلے بندوں عداوت کا اظہار ہونے لگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ جو لوگ تمہارے تابع ہیں ان کو ساتھ لے کر

شکور
کسیب
صنی اللہ
امین
مبارک
نوحی
محبوب
کامل
حافظ
حجیم
طس
مستغنی
مبین
طیب
ناصر
منصور
ایضاح
ایضاح

آحمد
رسول
السلام
شہید
شہیر
صادق
خاتم
جول
مدعو
خلیل
قدیم
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
بناج
سید
قام الزیل
کبیر
کبیر
تین
نبی
بابین
کلی
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
طیب
مبین
حسن
معلوم
قوی
رسول

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
تَهَيَّيْدُ
شَهِيْرُ
عَادِلُ
فَاتِمَةُ
جَوْلَا
مَذْعُوْبُ
خَلِيْلُ
قَرِيْبُ
مَطَهْرُ
مَذْكُورُ
مَلِيْكُ
مَكْرَمُ
مَحْرَمُ
مَنْبِيْرُ
سِرَاجُ
سَيِّدُ
فَاتِمَةُ
كَيْفِيَّةُ
كُرِيْمُ
يَتِيْمُ
بِيْ لَهْمَةُ
بَابِيْنُ
ظَاهِرُ
أَخِيْرُ
أَقْلُ
رَسُولُ
الرَّحْمَةُ
مَطِيْحُ
مَيْيْنُ
حَقُّ
مَعْلُوْمُ
قَوِيْ
رَسُولُ

کرنے لگتے ہو تو انصاف و اعتدال کی حد سے بے دھڑک گزر جاتے ہو۔ یہ سخت غلطی ہے چاہئے کہ خدا کا خوف کبھی تمہارے دل سے محو نہ ہو۔ اس نے تمہیں ہر طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں۔ موسیٰ دیئے ہیں۔ اولاد دی ہے۔ باغات دیئے ہیں اور علاوہ ازیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں جن کو تم خوب جانتے ہو۔ ان تمام باتوں کو سننے کے بعد قوم عاد نے جواب دیا کہ اے ہود! تیرے ان وعظوں کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہوتا تو پرانے لوگوں کے قصے ہم کو سناتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم کو مرنے کے بعد کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ ان کے اس گستاخانہ جواب کے پیش نظر ہم نے اس عظیم الشان قوم کو خاک کا ڈھیر بنانے کا حکم دیا۔

ترجمہ آیات ۱۴۱-۱۵۹:- ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم اللہ کی نافرمانی سے نہیں ڈرتے۔ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ سو تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے۔ کیا جو چیزیں دنیا میں ہیں تمہیں ان میں بے خوف چھوڑ دیا جائے گا یعنی باغوں اور چشموں میں اور کھیتوں میں اور کھجوروں میں جن کے خوشے لطیف و نازک ہوتے ہیں اور تم پہاڑوں میں خوشی سے تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور حد سے گزر جانے والوں کی بات نہ مانو۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر تو جادو ہو چکا ہے۔ تم محض ہم جیسے بشر ہو۔ اگر صداقت پر ہو تو کوئی نشانی پیش کرو۔ صالح نے کہا یہ اونٹنی ہے اس کے پانی پینے کی باری ہے اور ایک مقرر روز تمہاری باری ہے۔ اس کو تکلیف نہ دینا ورنہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آپکڑے گا۔ تو انہوں نے اس کی کوئیں کٹ ڈالیں پھر پشیمان ہوئے سو ان کو عذاب نے آپکڑا بلاشبہ اس واقعہ میں نشان عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

شرح:- اس رکوع میں ثمود کی ہلاکت کا عبرت انگیز بیان ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب قوم عاد تباہ ہو چکی تو ثمود نے ان کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا۔ ہم نے انہی میں سے ایک نیک انسان حضرت صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اس نے بھی حضرت ہود علیہ السلام کی طرح اپنی قوم کو بہت سمجھایا بھجایا مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ آپ نے ان کو بتا دیا کہ

شکور
حَسْبُ
صَبِيْ
فِيْلَانِ
اِيْمِيْنُ
صَادِقُ
بِيْ اَنْوَابِ
تَوْفِيْ
مَطْمَئِنُ
مُحِيْبُ
فَاتِمَةُ
كَيْفِيَّةُ
غِيْثُ
كَامِلُ
حَافِظُ
رُؤْفُ
رَحِيْمُ
طَلُ
مُحْتَبِيْ
طَسُ
مُرْتَضُ
مُغْنِيْ
لِيْمِيْنُ
أَوْقِيْ
مُزْمِلُ
وَلِيْ
مَدِيْنُ
مَيْيْنُ
مَقْدِقُ
طَبِيْبُ
نَاصِرُ
مَنْصُوْرُ
يَضَاحُ
أَمِيْرُ

حجرات: قریشی، مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمزوی، عاقب، شامد، رشید، بشیر، داؤد، شایب، مہدی، سبغ، عزیز

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الویل
عظیم
کریم
بنیم
نبی
باہون
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہر
مین
حق
معلوم
قوی
رسول

حضرت لوط علیہ السلام کو سخت ایذا دی اس کی کوئی بات نہ مانی اپنی شرارتوں سے کبھی باز نہ آئے۔ خلاف فطرت افعال قبیحہ کے ارتکاب نے ان کے دل و دماغ کو بالکل اندھا کر رکھا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو تاکہ تمہیں سیدھی راہ پر لے چلوں۔ میں اس رہنمائی سے کسی معاوضہ کا خواہاں نہیں۔ سنا تم خلاف فطرت افعال قبیحہ کو چھوڑ دو۔ یہ سخت گناہ ہے۔ اس مقصد کے لئے اللہ نے جو قانون ٹھہرایا ہے اس کی خلاف ورزی تمہارے لئے عذاب دردناک کا باعث ہوگی اور خدا کا عذاب کوئی معمولی چیز نہیں جس سے تم بے خوف رہ سکو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! تو بڑا پاک باز بنا پھرتا ہے اگر ان باتوں کو چھوڑ دے تو بہتر در نہ ہم تجھے اپنے ملک سے باہر نکال کریں گے۔ اس کے بعد جب دیکھا کہ وہ قوم کس طرح راہ ہدایت پر آنے والی نہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے کنبے کو سوائے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کے سب کو بچالیا۔ اور باقی قوم کو ایک زلزلے کے جھٹکے سے تباہ کر دیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم جس بدکاری کا شکار تھی وہ سب کو معلوم ہے۔ جو ان کو سزا ملی یعنی زلزلے سے تباہی۔ اس سے بھی کوئی مسلمان نا آشنا نہیں۔ تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس گناہ کا ارتکاب کرنے والی تمام قوموں کو یہی سزا ملتی آئی ہے۔ بہار اور کوئٹہ کے زلزلے جن کی یاد لوگوں کے دلوں میں ابھی تازہ ہے اسی فعل بد کے نتائج ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۷۶-۱۹۱:- اس طرح اصحاب ایک نے رسولوں کو جھٹلایا جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ لہذا تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور اس پر میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ پیانہ پورا پورا بھر کر دیا کرو اور لوگوں کو نقصان نہ پہنچایا کرو اور ترازو سیدھی رکھ کر تولو کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس ذات اقدس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوقات کو بھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر تو جادو ہو چکا ہے اور تم بھی تو ہم جیسے بشر ہو اور ہم تمہیں محض جھوٹا تصور کرتے ہیں۔ سو تم ہم پر آسمان سے پتھر برسادو اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ اس نے کہا جو کچھ تم کرتے ہو میرا رب اس کو جانتا

شکور
حلیہ
ضی اللہ
ضی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
مطہر
خاتم
عظیم اللہ
عظیم اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
محبوب
طس
مظہر
مظہر
بین
اولی
مزیل
ولی
مدین
مبتین
ممدون
طہیب
ناصر
منصور
یضاح
ایر

هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم ٢٥٥ المكذبتون. السادة المومنين السنين
 لا تجاروا المشككين الخالق البارئ المصنوع
 ہے۔ مگر انہوں نے اس کو جھٹلایا تو سارے دن کے عذاب کے ان کو اپنا بلا بنا لیا۔

الوهاب
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 الغاب
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المسخر
 المذل
 السميع
 البصير
 الحكيم
 القادر
 المهيمن
 العزيز
 الجبار
 المتكبر
 الخبير
 الوكيل
 القوي
 المتين
 الجليل
 الاحقر
 الغني
 المانع
 الكريم
 الغفور
 الشكور
 الغفار
 الوهاب
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 الغاب
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المسخر
 المذل
 السميع
 البصير
 الحكيم
 القادر
 المهيمن
 العزيز
 الجبار
 المتكبر
 الخبير
 الوكيل
 القوي
 المتين
 الجليل
 الاحقر
 الغني
 المانع
 الكريم
 الغفور
 الشكور
 الغفار

الضوء
 التبريد
 الوارث
 الباقي
 اليبق
 البادي
 النور
 النافع
 الغني
 المعنى
 الجامع
 المقسط
 مالك
 الملك
 الرؤف
 الغفور
 المتين
 التواب
 البصير
 المتعالي
 الوالح
 الباطن
 الظاهر
 الاجد
 الاول
 الوجود
 المقدم
 المتدرج
 القادر
 الصمد
 الواحد
 الخليل
 الحلي
 المعنى
 البديع

بڑے سخت دن کا عذاب تھا۔ بلاشبہ اس واقعہ میں بھی لوگوں کے لئے نشان عبرت ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

شرح :- حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی تباہی کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کے اسباب بیان فرمائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس قوم کو یہ مرض تھا کہ وہ سوا سلف کے تولنے میں بڑی بددیانتی سے کام لیا کرتے تھے جس کسی کو کچھ تول کر کچھ دینا ہو۔ اسے تول میں کم کر دیتے اور رقم پوری وصول کرتے چونکہ اسی طرح ناجائز طور پر لوگوں کی حق تلفی ہوتی تھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام کے ذریعے لوگوں کو بتا دیا کہ کم تولنا سخت گناہ ہے اور بڑے دردناک عذاب کا موجب۔ لہذا تم اس رویہ سے باز آؤ اور دنیا میں بے چینی نہ پھیلاؤ۔ مگر وہ قوم نہ مانی بلکہ اللہ آپ کو محول کرنے اور ہنسی ٹھٹھا اڑانے لگے۔ کوئی کہتا یہ دیوانہ ہے اس کے دماغ پر اثر ہے۔ کوئی کہتا کہ آخر شعیب بھی تو ہماری طرح کا ایک انسان ہے۔ اسے عالم بالا کی باتیں کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ یہ کیسے نبی بن گیا۔ اس میں کون سی خصوصیت ہے۔ علی ہذا القیاس وہ اس طرح کی سینکڑوں کج بحثیاں کرتے۔ آخر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کو سچا ثابت کیا اور جھٹلانے والوں کو ان کی گستاخی کی ایسی سزا دی کہ وہ زمین میں دھنس گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ گزشتہ اقوام و افراد کی یہ باتیں جو تمہیں سنائی گئی ہیں۔ کیا یہ عبرت کے لئے کافی نشان نہیں۔ فرمایا یہ تمام باتیں ہیں مگر سبق صرف وہی لوگ سیکھتے ہیں جن کے دلوں میں ایمان ہو۔

ترجمہ آیات ۱۹۲-۲۲ :- یہ قرآن پروردگار جہاں کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لے کر نازل ہوا۔ اس نے اسے آپ کے دل پر نازل کیا ہے۔ تاکہ آپ ڈرانے والے ہوں۔ عربی زبان میں جو بالکل واضح ہے اور اس کی خبر پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ کیا ان کے لئے یہ نشانی کافی نہیں ہے کہ اس کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں اور اگر ہم یہ قرآن کسی عجمی پر نازل کرتے پھر وہ اسے انہی پڑھ کر سنا تا تو وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے کفر کو مجرموں کے دل میں داخل کیا۔ وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ سو وہ اچانک ان کے سامنے آ

المجادد۔ الواجد القیوم۔ الیبت العیضی۔ الوہابی۔ المؤمنین۔ الوکیل۔ الباقی۔ المجدد

آخرا
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جول
مذہب
تعلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مجتہد
صنیر
براج
سید
قام الرسول
تکبیر
کریم
تینم
نبی الرحمة
بابون
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
مفہوم
قوی
رسول الرحمة

موجود ہوگا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔ اس وقت وہ کہیں گے کہ ہم کو کچھ مہلت بھی ملے گی۔ تو کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کر رہے ہیں بھلا دیکھتے تو اگر ہم زندگی سے ان کو برسوں تک بہرہ مندر رکھیں پھر ان پر وہ عذاب آئے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو یہ بہرہ مندی ان کو فائدہ نہ پہنچا سکے گی اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لئے ہرانے والے بھیجے تھے۔ یہ ایک نصیحت ہے اور ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے اور قرآن کو شیطان لے کر نہیں اترتے۔ اور یہ ان کے لئے زیبا بھی نہیں اور نہ اس پر وہ قادر ہیں۔ کیونکہ وہ تو سننے کی جگہ سے الگ کر دیئے گئے ہیں۔ پس اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا ورنہ تم کو عذاب دیا جائے گا۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو نافرمانی سے ڈراؤ۔ اور مومن جنہوں نے تمہاری پیروی اختیار کی ہے ان سے شفقت و مہربانی سے پیش آؤ۔ پھر اگر وہ نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے بے تعلق ہوں اور خدائے عزیز و مہربان پر توکل کرو جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے اٹھنے بیٹھنے کو بھی بلاشبہ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اتر کرتے ہیں۔ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں جو جھوٹی باتیں سننے کے لئے کان لگائے رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہر وادی میں حیران و پریشان پھرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے۔ بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہے۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو اس کے بعد انہوں نے بدلہ لے لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹ کر جاتے ہیں۔

شرح :- اس سورت کی ابتداء اس بات سے ہوئی تھی کہ قرآن واضح اور عام فہم مضامین پر مشتمل ہے اور توحید باری کی تبلیغ کرتا ہے تاکہ انسان کہیں اپنے خالق اور رازق خدا سے دور نہ پڑے اور آنے والی زندگی میں عذاب و دوزخ نہ سہتا پڑے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اس حقیقت پر غور کرتے ہیں اور راہ راست پر چلتے ہیں اس واسطے ہم نے بیوں کے بھیجنے کا سلسلہ قائم کیا تاکہ ان کو یہ بھولا ہوا سبق یاد کروایں۔ فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلاخر یہ سلسلہ آپ تک آپہنچا ہے

شکور
حلیب
صنی
حلیب
ایمن
صادق
نبی
نصی
مفتد
مجتہد
قام الرسول
تکبیر
کریم
تینم
نبی الرحمة
بابون
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
مفہوم
قوی
رسول الرحمة

آنحضرت اور ان کے رعب و اقتدار کا ذکر فرمایا۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام دونوں ہمارے شکر گزار بندوں میں سے تھے اور اس بات کو تسلیم کیا کرتے تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم کو اپنے اکثر بندوں پر فضیلت عطا کی ہے اور علم اشیاء سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو! ہمیں جانوروں کی بولیوں کا بھی علم دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ جس چیز کی ہمیں ضرورت ہے وہ ہمیں اس نے عطا کر رکھی ہے یہ اس کا بڑا ہی بے پایاں احسان ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے رعب و اقتدار اور جاہ و جلال کا یہ حال تھا کہ جب اس کی افواج قاہرہ جو انسانوں جنوں اور پرندوں پر مشتمل ہوا کرتی تھیں جمع کی جائیں تو وہ بے شمار قطاریں بن جاتیں جو ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ و منسلک ہوتیں۔ ایک دفعہ آپ اپنی فوج کے ساتھ چلے آ رہے تھے کہ ایسی وادی سے گذر ہوا جہاں چیونٹیاں بہت ہوا کرتی تھیں۔ ایک چیونٹی نے لشکر کو آتے دیکھا تو اس نے دوسری چیونٹیوں میں اعلان کر دیا کہ دیکھنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر جبار آ رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں اپنے پاؤں تلے روند دیں۔ لہذا اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس آواز کو سن لیا اور آپ مسکرائے۔ مسکراہٹ کا مطلب غالباً یہ تھا کہ آپ نے چیونٹی کی بات کو سمجھ لیا تھا۔ جو کسی دوسرے انسان کے بس کی بات نہ تھی۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے پکارا خدا یا مجھے توفیق دے کہ میں تیرے ان احسانات کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کئے ہیں شکر یہ ادا کروں اور ایسے کام کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور اپنے بندوں کی فہرست میں مجھے بھی شامل کر لے۔

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی افواج میں پرندے بھی ہوا کرتے تھے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے دیکھا کہ ہد ہد فوج سے غائب ہے۔ چونکہ وہ بلا اطلاع غیر حاضر تھا آپ ناراض ہوئے کہ ایسا کیوں ہوا اور ارشاد فرمایا کہ جب ہد ہد واپس آئے گا تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔ مگر تھوڑی ہی دیر گزرنے پائی تھی کہ وہ واپس آگیا اور آکریوں گویا ہوا کہ میں ملک یمن کے شہر سبائین گیا تھا اور وہاں سے ایک اور خبر لایا ہوں جو آپ کے لئے یقیناً بڑی دلچسپی کا باعث ہوگی۔ میں نے دیکھا ہے اس ملک کی حکومت ایک عورت کے ہاتھ میں ہے جو بڑی صاحب توفیق ہے۔ اور خدا تعالیٰ

شکر
حسب
صنی اللہ
سبب
امین
صادق
بی التوبہ
توفیق
مقتصد
محب
قال الا
بالحکم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
رؤف
حکم
طاب
بجنتی
طس
مرفق
س
مضغ
سین
اوی
مزل
ولی
مدیر
متین
مدن
طین
ناصر
منصور
بصاح
ایر

آنحضرت
رسول
اللام
شہید
شہیر
مادل
خاتم
جول
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مشر
مکرم
مخدم
منیر
سراج
سبب
فام الویل
حکیم
کریم
یتیم
نجا للرحمة
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
حق
مغلام
قوی
رسول الرحمة

آئندہ
رسول
الملائم
شہید
شہید
عادل
قائم
جبر
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
براج
سید
نام الزیل
کیم
کیم
نی لومہ
بابین
ظاہر
آئندہ
اول
رسول
الترجمہ
مطیع
سین
حق
مفلام
قوی
رسول الزمان

طرح یہ بھی بتاؤ کہ جب تم سخت بیمار ہو کر جان بلب ہو جاتے ہو یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہو تو کون ہے جو تم کو شفا بخشا۔ تمہاری مشکل کشائی کرتا ہے کیا تمہیں یہ فوائد کسی اور ہستی یا کسی بت سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر اللہ کے ساتھ کون معبود ہوا۔ جب اس کا کوئی ساجھی نہیں تو تم کیوں سیدھی راہ پر نہیں چلتے۔ اس طرح تری اور خشکی میں خدا تمہارے لئے روشنی کرتا ہے اور اپنی رحمت سے بارش لانے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔ کیا یہ کام کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر تم کیوں دوسروں کے سامنے ناصیہ فرمائی کرتے ہو اگر وہ ایسے ایسے کام کر سکتا ہے تو کیا پھر تمہاری ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ وہی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا اور وہی پھر اسے معدوم کر دے گا۔ وہی تمام مخلوق کو روزی پہنچاتا ہے۔ سو تم اس کی ناشکری نہ کرو۔ ہاں جو کچھ تمہیں کہا گیا ہے اگر اس کے خلاف تمہارے پاس کوئی دلائل ہوں تو لا کر پیش کرو اور اس بات کو یاد رکھو کہ زمین و آسمان کے بھید کسی کو معلوم نہیں۔ بجز خدا کے اور کسی کو معلوم نہیں کہ نظام کائنات کب درہم برہم کیا جائے گا۔ انسان کا علم اس بارے میں بالکل محدود ہے۔ یا یوں کہو کہ وہ آنے والے حالات سے بالکل اندھا ہے۔

ترجمہ آیات ۶۷-۸۲: جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی ہم نکالیں جائیں گے یہ وعدے پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے ہوتے چلے آئے ہیں یہ محض اگلے لوگوں کے قصے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو مجرموں کا کیا انجام ہوا ہے۔ ان پر آپ غم نہ کیجئے اور نہ ان کی ریشہ دوانیوں سے آپ تنگ دل ہوں اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہو گا اگر تم سچے ہو۔ کہہ دیجئے ممکن ہے کہ اس عذاب کا کچھ حصہ جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو جو تمہارے نزدیک آ پہنچا ہو اور آپ کا رب لوگوں پر بہت مہربانی کرتا ہے مگر ان میں سے اکثر شکر گزار نہیں ہوتے اور آپ کا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے میں پنہاں ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور آسمان اور زمین میں کوئی مخفی چیز ایسی نہیں جو کتاب واضح میں نہ لکھی ہو۔ یہ قرآن بنی اسرائیل پر اکثر باتوں کو واضح کرتا ہے جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے تھے اور یہ قرآن بلاشبہ ایمان والوں کے لئے باعث ہدایت و رحمت ہے۔ آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کر دے گا اور وہ

شکرت
صلی اللہ
صلی اللہ
امین
صادق
بی اثر
توضیح
مفہوم
تمام الہ
تعالیٰ
کیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
شہ
مجتبی
طس
مرتضی
مفہم
سین
اولی
مزیل
ولی
مدت
میت
مصدق
طیب
ناصر
منور
بصاح
ایر

بیٹا اس کے حوالہ کر دیا۔ جس سے اس کو اپنی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور حاصل ہو گیا اور اسے معلوم ہو گیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا دہرہ بیشک سچا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۴-۲۱:- جب موسیٰ جوان ہوا اور پورا طاقتور ہوا تو ہم نے اسے حکمت و علم عطا کیا اور نیک بندوں کو یونہی ہم صلہ دیا کرتے ہیں۔ اور ایک دن کا ذکر ہے کہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوا جب یہاں کے لوگ غافل سوئے پڑے تھے وہاں انہوں نے دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے دیکھا ایک تو اس کی قوم میں تھا اور دوسرا دشمنوں میں سے تھا۔ تو جو آدمی اس کی قوم سے تھا اس نے اس سے اس کے خلاف مدد چاہی جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ موسیٰ نے اسے ایک مکا مارا چنانچہ اس کا کام تمام کر دیا۔ بعد میں موسیٰ نے کہا کہ یہ ایک شیطانی کام تھا بیشک شیطان ہمارا دشمن اور ہمیں گمراہ کرنے والا ہے۔ اس وقت موسیٰ کہنے لگے اے میرے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے سو خدا نے اسے بخش دیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اس پر موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب تو نے جو مجھ پر احسان کیا ہے میں کبھی گنہگاروں کا مددگار نہیں بنوں گا۔ الغرض صبح کو ڈرتے ڈرتے شہر میں داخل ہوئے کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ اچانک وہی شخص جس نے کل اس سے مدد چاہی تھی وہ پھر اس کو پکارنے لگا۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ تو صریح گمراہ ہے۔ جب موسیٰ نے اسے پکڑنا چاہا جو ان دونوں کا دشمن تھا تو اس نے کہا کہ اے موسیٰ کیا تو مجھے بھی اسی طرح مار ڈالنا چاہتا ہے جس طرح تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا۔ تو تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ملک بھر میں جو رو ستم کرتا پھرے اور نیک بن کر نہیں رہنا چاہتا اور شہر کی دوسری طرف سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے موسیٰ! سرداران قوم تمہارے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ تمہیں ہلاک کر ڈالیں سو تو یہاں سے نکل جا بیشک میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ سو موسیٰ وہاں سے دوڑتا ہوا نکل کھڑا ہوا کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ کہا کہ اے میرے رب مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات دے۔

شرح:- خیر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں علم و حکمت سے بہرہ ور کیا اور اس طرح اسے نیک خوش اخلاق اور سعادت گزار ہونے کا صلہ دیا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ دوپہر کے وقت جبکہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں

شکور
حسبنا
صفتی اللہ
نبی اللہ
ایمیں
صادق
نبی اللہ
توفیق
مفتی
حسبنا
فان لا یاتنا
نحی اللہ
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
مضی
لیین
اولی
مزیل
ولی
مدین
میتین
معدن
طیب
ناصر
منصور
یضاح
امر

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
فانتم
جولہ
مذہب
خلیل
تربیت
مطہر
مذکور
مبتدئ
مکتوم
مکتوم
سنیر
سراج
سید
فان الزیل
حکیم
کرم
یتیم
نبی اللہ
ناہین
ظاہر
انجیل
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
صین
سفی
معلوم
قوی
رسول الرحمة

احمد
رسول
اللام
شہید
شہید
صادق
خاتم
جواد
مذکور
غلیل
دریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
مکرم
کریم
نیر
بی لہذا
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
حق
مفہوم
قوی
رسول الرضا

کہ میرا رب مجھے رستہ دکھا دے اور جب مدین کے پانی کے کنوئیں پر پہنچا تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ پانی پلا رہی ہے اور ان سے الگ دو عورتوں کو دیکھا جو بکریوں کو روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ نے کہا تمہیں کیا کام ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں جب تک دوسرے چرواہے پانی پلا کر نہ لے جائیں اور ہمارا باپ ایک بوڑھا آدمی ہے تو موسیٰ نے ان کے لئے بکریوں کو پانی پلا دیا پھر سائے تلے چلا گیا اور کہا کہ اے میرے رب! اپنے خوانِ نعمت سے تو مجھے کچھ بھی بھیج دے میں اس کا حاجت مند ہوں۔ چنانچہ دو لڑکیوں میں سے ایک شرم و حیا سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا باپ تجھے بلاتا ہے کہ تو نے ہمارے لئے جو پانی پلایا تھا اس کا معاوضہ ادا کرے۔ پھر جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اس سے اپنا قصہ بیان کیا اس نے کہا ڈرو نہیں تم ظالموں سے بچ گئے ہو۔ ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا! اسے ملازم رکھ لیجئے۔ یہ بہتر ہے کہ آپ جو ملازم رکھیں اسے توانا اور بااخلاق ہونا چاہئے۔ اس پیر مرد نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تیرے ساتھ بیاہ دوں اس شرط پر کہ تو آٹھ سال میری خدمت کرے اگر تو نے دس سال پورے کر دیئے تو یہ تیرا احسان ہوگا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تجھ پر سختی کروں انشاء اللہ تعالیٰ تو مجھے نیک پائے گا۔ موسیٰ نے کہا کہ آپ کے اور میرے درمیان یہ طے رہا دونوں میں سے جو کسی مدت پوری کر دوں مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں ہوگا اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس پر گواہ ہے۔

تشریح:۔۔۔ جان کے خوف سے بالاخر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شہر چھوڑنا پڑا۔ لہذا مصر سے نکل کر عرب جانے کا تہیہ کر لیا۔ ان دنوں مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کا چرچا تھا۔ آپ بڑے ضعیف العمر تھے اور قوم کو وعظ و نصیحت کر کے تھک چکے تھے کوئی راہ راست پر نہ آتا تھا۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں قدرت نے بچپن ہی سے صلاحیت ڈال رکھی تھی آپ نے ہجرت کا فیصلہ کیا تو سیدھی مدین کی راہ کی۔ چلتے چلتے آپ مدین پہنچ گئے۔ گاؤں کے باہر ایک کنواں تھا جہاں لوگ پانی پیتے اور اپنی بکریوں کو پانی پلایا کرتے تھے۔ آپ اس کنوئیں پر پہنچے اور پانی پینے کے لئے ٹھہر گئے آپ نے وہاں دیکھا کہ دو لڑکیاں پانی پلانے کی باری کا انتظار کر رہی ہیں اور نہایت مسکین صورت بنائے کھڑی ہیں۔ آپ کو انہیں دیکھ کر رحم آیا اور پوچھا کہ تم کیوں کھڑی ہو۔ انہوں نے

شکور
حسین
صنی اللہ
حسین
امین
صادق
نبی التورہ
توفی
مقتصد
محب
خاتم الانبیا
مظہر
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
م
مجتبی
طس
مرتضی
مستطیع
یسین
اؤنی
متمیل
دینی
مدین
مبین
مصدق
طین
ناور
منصور
مباح
امر

کہا کہ بکریوں کو پانی پلانا ہے اور ہماری باری ابھی آئی نہیں۔ جب تک یہ تمام لوگ اپنے اپنے ریوڑوں کو پانی پلا کر چلے نہ جائیں ہم یہاں کھڑی ہیں۔ ہمیں ناتوان عورتیں سمجھ کر کوئی شخص ہمیں پہلے پانی پلانے نہیں دیتا اگر ہمارا کوئی بھائی ہوتا یا خاندان سے کوئی مرد اس فریضہ کو ادا کر سکتا تو وہ یقیناً ہم سے پہلے باری حاصل کر لیا کرتا۔ سو ایسا کوئی ہے نہیں۔ باپ ہے سو وہ بوڑھا اور ناتوان پس ہم مصیبت کی ماری یہاں کھڑی ہیں۔ جب موقع ملے گا ہم بکریوں کو پانی پلا کر گھر جائیں گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان بچاریوں کی بے کسی پر ترس آیا۔ آپ بنو مند اور زور آور جوان تھے۔ جھٹ کنویں کی طرف بڑھے اور ڈول پکڑ کر پانی نکالنے اور ان لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلانے لگے۔ جب تمام بکریاں پانی پی چکیں تو آپ پیچھے ہٹ گئے۔ لڑکیاں بکریوں کو لے کر گھر چلی گئیں۔ باپ نے دیکھا کہ آج لڑکیاں بڑی جلدی آگئیں ہیں۔ پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ انہوں نے تمام ماجرا سنایا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے ایک لڑکی سے کہا کہ فوراً جاؤ جہاں وہ مسافر ملے اسے بلا لاؤ۔ وہ اسی کنوئیں پر آئی تو ایک درخت کے نیچے اسے بیٹھا پایا اور کہا کہ میرے والد بزرگوار آپ کو یاد کرتے ہیں آپ اٹھ کر اس کے ساتھ چل دیئے جب گھر پہنچے تو ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا کہ اگر آپ اس نوجوان کو ملازم رکھ لیں تو بہت بہتر ہو۔ اس پر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تو آٹھ دس سال تک میری بکریاں چرائے تو میں اپنی دونوں لڑکیوں میں سے ایک تیرے نکاح میں دے دوں گا۔ اور انشاء اللہ وعدہ وفا کروں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مان گئے اور عرض کرنے لگے کہ خواہ آٹھ سال کام کروں خواہ دس سال اسے میری مرضی پر چھوڑ دیجئے اور اللہ کو گواہ کر لیجئے۔

ترجمہ آیات ۲۹-۴۲:۔ جب موسیٰ نے وہ مدت پوری کر دی اور اپنی اہل کو لے

کر چلا تو راستے میں کوہ طور کے ایک جانب آگ دکھائی دی اور اپنی اہل سے کہا کہ یہاں ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے۔ شاید میں وہاں سے تمہارے لئے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا انکارہ لاؤں تاکہ تم اسے سیکو۔ سو جب یہاں پہنچا تو اس مبارک جگہ میں اس وادی کے وائیں کنارے سے ایک درخت کی جھاڑی مبارک میں سے آواز آئی کہ موسیٰ میں ہی وہ اللہ ہوں جو تمام جانوں کا رب ہے اور یہ کہ اپنا عصا پھینک دے چنانچہ جب اس نے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْقَيْدُ - الْبَعْضُ الْوَلِيُّ - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُهَيَّبُ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خانم
جبر
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مخبر
منیر
سراج
سید
خام الزیل
کبیر
کریم
نیلیم
بی لہو
بابین
ظاہر
آخبر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حقی
مغلام
قوی
رسول الرحمن

کوئی معبود نہیں۔ مگر موسیٰ آج ایک ایسے معبود کا پتہ دے رہا ہے جس کا ہمیں علم نہ تھا۔ اس کے بعد فرعون نے ہامان سے کہا کہ میرے لئے ایک اونچا محل تیار کراؤ تاکہ میں اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور اس سے باتیں کروں۔ کیونکہ موسیٰ کہتا ہے کہ میں نے کوہ طور پر چڑھ کر خدا سے باتیں کیں ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔ الغرض نہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور نہ اس کی قوم نے۔ بالاخر ان کی سرکشی اس قدر بڑھ گئی کہ ہم نے ان کو دریا کے اندر پھینک دیا اور بری طرح ان کی مٹی خراب کی۔ ان لوگوں کو ہم نے نافرمانی کی سزا دینا میں یہ دی تھی کہ وہ کسی کو نیکی کی طرف بلائے ہی نہ تھے اور قیامت کی سزا ان کو ایسی ملے گی کہ کوئی شخص بھی ان کی مدد نہ کر سکے گا۔ اس دنیا میں بھی ان کے گلے میں لعنت کا پھندا پڑا رہا اور قیامت کے دن بھی ان کا برا حال ہوگا۔

ترجمہ آیات ۳۳-۵۰:- پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ کو

ایک ایسی کتاب دی جو لوگوں کے لئے سراسر بصیرت، ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور جب موسیٰ کی طرف حکم بھیجا تو آپ طور کے مغربی جانب موجود نہ تھے اور نہ آپ ان لوگوں میں تھے جو پچشم خود دیکھتے بلکہ ہم نے ادھر کی قومیں پیدا کیں اور ان کو گزرے ہوئے مدتیں گزر گئی ہیں نہ آپ اہل مدین میں رہے ہیں کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے تھے بلکہ ہم آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجے والے ہیں اور نہ آپ طور کے دامن میں تھے جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی تھی لیکن آپ کے رب کی جانب سے یہ ایک مہربانی ہے تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں۔ جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور مہاذا ان پر کوئی مصیبت ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے آنازل ہو اور وہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کیوں کوئی رسول نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہوتے۔ پھر جب ہماری طرف سے صداقت ان کے پاس آ پہنچی تو کہنے لگے کہ جیسی کتاب موسیٰ کو دی گئی تھی ویسی آپ کو کیوں نہیں ملی۔ کیا موسیٰ کو جو کتاب ملی تھی اس کو یہ لوگ جھٹلا نہیں چکے ہیں۔ کہنے لگے کہ یہ دونوں مجسم جادو ہیں ایک دوسرے کے موافق اور کہا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اللہ کے

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی انور
قضی
مستقیم
محبت
قام الایمان
بجانبی اللہ
بکلم اللہ
عید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
حس
مضیع
بین
اذی
مزیل
ولی
مدیر
متین
ممدون
طیب
ناصر
منصور
یصباح
ایر

أحمد رسول الملاحم شهيد عادل خاتم جواد مدعو خليل قريب مطهر مذكر مبشر مختار منير سراج سديد خاتم الرسل حكيم حكيم نبي الوحي باين ظاهرا خيرا اول رسول الرحمة مطهر مبین حسن مقدم قوی رسول الرضا

کتاب یا دستور العمل نہ لاسکیں تو ظاہر ہو جائے گا کہ وہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں اور جھوٹی جنتیں کرتے ہیں اور جو ایسا کرے وہ یقیناً "سب سے زیادہ گمراہ بے انصاف اور ہٹ دھرم ہے اور ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں ہوا کرتی۔

۲۸۴

ترجمہ آیات ۵۱-۶۰۔ لوگوں کے لئے ہم اپنے احکام مسلسل بھیجتے رہے ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے پہلے کتاب دی اس پر بھی ایمان لے آتے ہیں۔ اور جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے یہ ہمارے رب کی طرف سے برحق ہے ہم تو درحقیقت پہلے ہی سے اس کو ماننے تھے۔ یہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی وجہ سے دہرا اجر دیا جائے گا اور یہ لوگ نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جب لغوبات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہیں۔ ہماری طرف سے تم کو سلام ہو ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے۔ اے پیغمبر! آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ ان سے خوب واقف ہے۔ جو ہدایت یافتہ ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کرنے لگیں تو ہم کو اپنی جگہ سے اچک لیا جائے گا لیکن کیا ہم نے ان کو حرم مکہ میں جہاں ہر طرح امن ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے پھل کھجے چلے آتے ہیں یہ ہماری طرف سے ان کا رزق ہے مگر ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جن کو اپنی معیشت پر بڑا ناز تھا۔ سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے ہیں اور ہم ہی ان کے وارث ہوئے۔ اور اے پیغمبر! آپ کا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ وہ ان کے بڑے شہر میں رسول نہ بھیج لے۔ جو ان کو اس کے احکام پڑھ پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر اس صورت میں جب کہ ان کے باشندے نافرمانی اختیار کر لیں۔ اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا سامان اور اس کی زیب و زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ کیا تم لوگ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔

مکرمین اسلام آنحضرت صلی اللہ علی وسلم پر اعتراض کیا کرتے تھے کہ جس

شکور حبیب ضعی اللہ ضعی اللہ امین صادق بن التورہ خوضی مقصد حقیقت قائم الا بتیاء بحسب اللہ عید اللہ کامل حافظ زوت رحیم طے مجتبی طس مرتضیٰ مصلحین یسین اذنی منزل دلی مذبذب متین ممدون طیب ناصر منصور مصباح امیر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
فائم
جور
مدمو
علیل
تربیب
مطرب
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
فام الریل
کیم
کریم
نیم
بی لولہ
تایین
ظاہر
آخر
اقل
رسول
الرحمہ
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرضا

جب تک کوئی قوم ایسی نافرمانیاں نہیں کرتی ہم اسے آسانی عذاب سے ہلاک نہیں کرتے۔ بعد میں بتایا ہے کہ لوگوں کے نافرمان ہو جانے اور سرکشی کی زندگی گزارنے کا باعث صرف یہ امر ہوتا ہے کہ روپے پیسے اور مال و منال کی محبت ان کے دلوں میں گھر کر جاتی ہے۔ اور وہ آخرت سے غافل ہو جاتے ہیں حالانکہ دنیا ایک عارضی اور ناپائیدار مقام ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے کی مستقل جگہ ہے۔ مگر انسان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔

ترجمہ آیات ۶۱-۷۵:- کیا وہ شخص جس سے ہم نے نیک وعدہ کیا ہے اور وہ اس کو پانے والا بھی ہے اس شخص کی مانند ہے جس کو ہم نے دنیاوی زندگی کا ساز و سامان دیا پھر وہ قیامت کے دن ان لوگوں کی صف میں ہو گا جو جو اب وہی کے لئے حاضر کئے جائیں گے اور جس دن خدا ان کو بلا کر پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں جن کو تم شریک سمجھتے تھے۔ وہ لوگ جو خدا کے عذاب کے مستوجب قرار پا چکے ہوں گے بولیں گے کہ ہمارے رب یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا جس طرح ہم گمراہ تھے اسی طرح ہم نے ان کو گمراہ کیا۔ ہم ان سے دستبردار ہو کر تیرے حضور میں آتے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے اور کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ سو وہ ان کو بلائیں گے مگر وہ ان کو جواب نہیں دیں گے اور وہ اپنے عذاب کو دیکھ لیں گے کاش یہ لوگ دنیا میں ہدایت پاتے اور جس دن خدا ان کو بلا کر پوچھے گا کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا اس دن ان لوگوں کو کوئی بات نہ سوجھ پڑے گی۔ اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے کچھ پوچھ بھی نہ سکیں گے۔ لیکن جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے قریب ہے کہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہو اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جیسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں۔ اللہ پاک ہے اور جیسی باتیں لوگ ان سے منسوب کرتے ہیں وہ ان سے بہت بلند ہے اور آپ کا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے۔ اور اسی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پوچھے بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ روز قیامت تک کے لئے رات تم پر مسلط کئے رہے تو اللہ کے سوا کون ایسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے تو کیا تم سنتے

شکور
سلیب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
مقیم
محبت
فام الایمان
نجمی
کام اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طی
مجتبی
طس
مرفض
مضغ
لین
اولی
مزیل
ولی
مدبر
مبین
مدین
طیب
ناصر
مصور
بصاح
امیر

الصُّبُورُ
الرَّحِيمُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ
الْبَاقِعُ
الْمُعْتَبِرُ
الْمُعْتَبَرُ
الْمُبَاحِثُ
الْمُقْسِمُ
مَالِكُ
الْمَلِكُ
الرُّؤُوفُ
الْعَفُوفُ
الْمُسْتَقِيمُ
الْتَرَابُ
الْبَرُّ
الْمُتَعَالِي
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْقَائِمُ
الْأَجِدُ
الْأَوَّلُ
الْمَوْجِدُ
الْمُقْتَدِرُ
الْمُعْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْمُتَمَدِّدُ
الْوَالِدُ
الْمُجَلِّدُ
الْمُعْتَبِرُ
الْمُعْتَبَرُ

نہیں۔ پوچھئے بھلا بتاؤ تو اگر اللہ ہمیشہ قیامت تک کے لئے دن قائم رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو ہمارے لئے رات کو لے آئے جس میں تم آرام پاؤ۔ کیا تم اس صریح بات کو نہیں دیکھتے اور اس کی رحمت ہی تو ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات کو آرام پاؤ اور دن کو اللہ کا فضل تلاش کرو۔ تاکہ تم اس کا شکر بجالاؤ۔ اور جس دن وہ ان کو پکار کر فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ جس کو تم میرے شریک سمجھتے تھے اور ہر ایک امت میں سے ایک گواہ نکال لیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی اپنی دلیلیں پیش کرو سو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ حق اللہ ہی کے لئے ہے اور جو کچھ وہ جھوٹ موٹ باتیں وضع کیا کرتے تھے وہ سب ان سے جاتی رہیں گی۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ دنیا میں دو طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ جن کو خدا کے روبرو پیش ہونے اور نیک و بد اعمال کی جزا سزا پانے کا یقین ہے۔ اور دوسرے جو دنیاوی دولت کے نشے و غرور میں سرشار ہیں۔ فرمایا خدا کی نظروں میں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ لہذا بروں کو سزا اور نیکوں کو جزا ضرور مل کر رہے گی۔ فرماتا ہے کہ حساب کے دن جب ان لوگوں کو بلایا جائے گا جنہوں نے خدا کے نافرمان بن کر معبودان باطلہ کے سامنے سر جھکایا ہو گا تو ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تمہارا خیال تھا کہ خدا کے عذاب سے ہمیں فلاں بت، فلاں دیوی، فلاں دیوتا اور فلاں ہستی بچا سکتے ہیں۔ لہذا خدا کی عبادت اور فرمانبرداری کی نسبت ان بتوں کی رضامندی حاصل کرنا زیادہ ضروری ہے۔ سو ان کو بلاؤ کہ وہ تمہیں آکر اس عذاب سے بچائیں۔ مگر جب ان لوگوں کو پیش کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ خدایا ہمارا کوئی قصور نہیں۔ ہم نے جیسی باتیں اوروں سے سنی و سنی ہی ان سے کہہ دیں ہم نے ان کو اپنی عبادت پر کچھ مجبور نہیں کیا تھا۔ انہوں نے خود ہی ہمیں معبود بنایا۔ الحاصل کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکے گا اور عذاب روزخ شروع ہو جائے گا پھر وہ حسرت سے کہیں گے کہ اے کاش ہم ہدایت پر ہوتے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ تابع اور متبوع دونوں کو سپرد روزخ کیا جائے گا۔ قرآن پاک کی یہ آیت اور اس مضمون کی بیسیوں دیگر آیات باطل شخصیت پرستی کی سخت مخالف ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات حاصل کرنے کے لئے کسی شخص کو کسی دوسرے گمراہ شخص پر انحصار نہیں کرنا چاہئے بلکہ براہ راست اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام سمجھنے اور ان پر کار بند ہو کر نیک اعمال

الْحَبَابُ
الرِّزَاقُ
النَّاحُ
الْعَلِيمُ
الْقَابِلُ
الْبَاسِطُ
الْمُفَضِّلُ
الْبَاقِعُ
الْمُعْتَبِرُ
الْمُعْتَبَرُ
الْمُبَاحِثُ
الْمُقْسِمُ
الْمَالِكُ
الْمَلِكُ
الرُّؤُوفُ
الْعَفُوفُ
الْمُسْتَقِيمُ
الْتَرَابُ
الْبَرُّ
الْمُتَعَالِي
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْقَائِمُ
الْأَجِدُ
الْأَوَّلُ
الْمَوْجِدُ
الْمُقْتَدِرُ
الْمُعْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْمُتَمَدِّدُ
الْوَالِدُ
الْمُجَلِّدُ
الْمُعْتَبِرُ
الْمُعْتَبَرُ

الْحَبَابُ
الرِّزْقُ
الْفَتَاخُ
الْعَلَمُ
الْقَائِلُ
الرَّاسِطُ
الْمُتَمَرِّدُ

الصُّورُ
الرَّزِيدُ
الْوَارِثُ
الْبَائِي
الْبِيدُ
الْبَادِي
النُّورُ

کہ یہ مال و دولت تو مجھے میرے علم اور میری لیاقت کی بدولت ملا ہے۔ کیا اسے علم نہ تھا کہ اللہ اس سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھیں اور جیت میں بھی کہیں زیادہ اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا۔ سو ایک دن اپنی پوری شان کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا تو جو لوگ دنیاوی زندگی کو چاہتے تھے انہوں نے کہا کہ اے کاش! جو کچھ قارون کو دیا گیا ہے ہمیں بھی دیا جاتا بلاشبہ یہ بڑا ہی خوش قسمت ہے اور جو لوگ صاحب علم تھے انہوں نے کہا کہ اونے تمہارا ناس ہو۔ اللہ کے ہاں سے جو بدلہ ملنے والا ہے وہ اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور عمل نیک کرے کہیں بہتر ہے اور وہ ملے گا تو انہیں لوگوں کو جو صبر کرنے والے ہیں پس ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا اور کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کو آکھڑی ہوتی اور نہ وہ اپنے آپ کو بچا سکا۔ اور کل جو لوگ اس کے رتبہ کے خواہاں تھے کہنے لگے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے محدود کر دیتا ہے۔ اگر اللہ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو ہم کو بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کو کامیابی نہیں ہوتی۔

الْمُنْفِخُ
الْعَبْدِيُّ
الْمُغْنِي
الْمُجَامِعُ
الْمُقْسِطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلَكُ
الْمَرْوُوثُ
الْعَمُو
الْمُنْفِقُ
الْمَرْوُوثُ
الْمَدْمَانِيُّ
الْوَالِحِيُّ
الْبَاطِنِيُّ
الْقَائِدُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْبُيُوتِيُّ
الْمُقَدِّمُ
الْمُعْتَدِلُ

شرح:- گزشتہ رکوع میں بیان ہو چکا ہے کہ روپے پیسے کی محبت انسان کو اندھا کر کے یاد خدا سے غافل کر دیتی ہے اور بالاخر اس کی تباہی کا موجب ہوا کرتی ہے۔ اس رکوع میں ایک ایسے دولت مند کی مثال دی ہے جو اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مظلوم اور غلام قوم سے تھا مگر اتفاق سے دولت مند ہو کر حکومت اور فرعون کا دست راست بن گیا تھا اور اپنی قوم کی مخالفت اور بیخ کنی میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کر رہا تھا۔ یہ مقام عبرت ہے۔ آج بھی دولت مندوں کا یہی حال ہے۔ ہم میں سے جو لوگ حکومت کی نگاہ میں عزت و احترام حاصل کر لیتے ہیں یا غریبوں کا خون چوس کر دولت مند بن جاتے ہیں وہ ہر قومی تحریک اور مذہبی معاملات میں نہایت دریدہ دہنی اور بے شرمی سے مسلمانوں کی مخالفت کرنے لگتے ہیں۔ کبھی تو مذہب کو پرانی چیز بتاتے ہیں کبھی قرآن کے احکام کو ناممکن العمل ٹھہراتے ہیں کبھی ”چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی“ کا سبق پڑھانے لگتے ہیں۔ کوئی تقلید یورپ کی ترغیب دیتا ہے کوئی انگریزوں کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہا

السَّاجِدُ - الْوَالِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْمَنُ الْمُنِيذُ - الْوَالِدُ - الْمُنِيذُ - الْوَالِدُ - الْوَالِدُ - الْوَالِدُ

بڑا اجر ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں کے لئے جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

شرح :- اس سورت کا مضمون نہایت عجیب و غریب اور مسلمانوں کے لئے سرمایہ عبرت و موظلت ہے۔ ابتدا میں اس شاندار واقعہ کا ذکر ہے جو معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہ دراصل وہ عزت ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کے حالات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر جو انعامات کئے تھے اور جو احکام ان کے لئے جاری کئے تھے ان کا کچھ ذکر ہے۔ پھر انہوں نے جو نافرمانیاں کیں اور جس طرح وہ مورد عذاب ٹھہرے اسے بیان فرمایا ہے سب سے آخر میں مسلمانوں کو قرآن کے بتائے ہوئے پروگرام پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے اور اشارۃً "یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اگر تم نے بھی یہود کی طرح نافرمانیاں کیں تو باوجود ایک جلیل القدر پیغمبر کی امت ہونے کے تم بھی مواخذہ سے بچ نہ سکو گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو راتوں رات مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک اور وہاں سے پھر تمام آسمانوں کی سیر کرائی۔ اگرچہ لوگ اس واقعہ کی مخالفت میں جو کچھ کہہ رہے ہیں اسے ہم سنتے اور انہیں مہلت دیتے ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقی واقعہ ہے کہ ہم نے اپنے رسول کی خود حفاظت کی اور اسے معراج کی عزت سے مشرف کیا اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ذکر آتا ہے۔ جس میں واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح ہم نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عزت بخشی ہے اسی طرح اس سے پہلے بھی انبیائے کرام کو ہم نے نوازا ہے۔ مثلاً "موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت دیدی تھی۔ جو بنی اسرائیل کے لئے سرمایہ ہدایت تھی۔ اس کتاب کی تعلیمات کالب و لباب یہ تھا کہ شرک سے کلیتہً اجتناب کیا جائے۔ چنانچہ فرمایا اے بنی اسرائیل میرے سوا کسی دوسرے کو اپنا کارساز نہ سمجھ لینا۔

اس کے بعد بنی اسرائیل کو ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو تم ان لوگوں کی اولاد ہو جن کو ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کی معیت میں طوفان سے بچا لیا تھا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ نوح ایک شکر گزار اور فرمانبردار انسان تھے۔ تمہارے لئے بھی یہی زبا ہے کہ تم

الضُّوْدُ
الرَّيْبُ
الزَّارِثُ
الْبَيَاتِيُّ
الْبَيْلُغُ
الْبَادِيُّ
الْتَوْرُ
الْتَاغِي
الْعَبِي
الْمَغْنِي
الْتَامِغُ
الْمَقْسِي
مَا بَلُ
الْمَلِكُ
الْتَوْرُ
الْعَفْوُ
الْمُنْتَقِمُ
الْتَرَابُ
الْتَبَسُ
الْتَعَالِي
الْوَالِحُ
الْبَابِي
الْقَابِلُ
الْبَابِي
الْوَالِحُ
الْمَقْدِمُ
الْمَقْدِمُ
الْمَقْدِمُ
الْقَابِلُ
الْقَابِلُ
الْوَالِحُ
الْمَقْدِمُ
الْمَقْدِمُ
الْمَقْدِمُ

الْمَاجِدُ - الْوَالِحُ الْقَيْوْمُ - الْبَيْتُ الْعَبِيدُ الْبَعِيْنُ الْبَارِي - الْمُنْتَقِمُ الْوَالِحُ - الْبَابِي - الْوَالِحُ

وہ اپنے ہی نقصان کے لئے گمراہ ہوتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے شخص کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور ہم ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک کہ کوئی پیغمبر نہ بھیج دیں۔ اور جب ہم یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں تو اس کے آسودہ حال لوگوں کو ہم حکم دیتے ہیں سو وہ اس کی نافرمانی کرتے ہیں پس اس پر ہمارا فیصلہ صادق آتا ہے اور ہم اس کو تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں اور کتنی ہی قوموں کو نوح کے بعد ہم نے ہلاک کر ڈالا اور آپ کا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کا جاننے والا اور دیکھنے والا کافی ہے۔ جو شخص دنیا چاہتا ہے ہم اس میں سے جسے چاہتے ہیں اور جس قدر چاہتے ہیں سردست ہمیں دیتے ہیں پھر اس کے لئے جہنم کو مقرر کر رکھا ہے۔ جس میں وہ ذلیل و خوار ہو کر داخل ہو گا۔ اور جو شخص آخرت چاہے اور اس کے لئے اتنی ہی کوشش بھی کرے جتنی کہ کرنی چاہئے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی سعی و کوشش مقبول ہوگی۔ آپ کے پروردگار کی بخشش سے ہم سب کو بہرہ مند کرتے ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی اور آپ کے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں۔ دیکھو! کس طرح ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور یقین رکھو آخرت کے مراتب و مدارج بھی اچھے اور بڑی فضیلت والے ہوں گے۔ اللہ کے ساتھ اور معبود نہ بناؤ کہ ذلیل و خوار ہو کر بیٹھ رہو گے۔

شرح:- بنی اسرائیل کو ان کی گزشتہ تاریخ اور واقعات یاد کرانے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ انسان ناقص العلم ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی اپنے لئے بری دعائیں بھی اس طرح مانگنا شروع کر دیتا ہے جس طرح نیک دعائیں۔ اس کی وجہ اس کا بے صبر اور جلد باز ہونا ہے جو جہالت اور بے علمی کا خاصہ ہے۔ فرماتا ہے جس طرح ہم مناسب وقت پر رات اور مناسب وقت پر دن کو ظاہر کرتے ہیں جو تمہارے لئے راحت و طلب معیشت کا سامان ہیں اسی طرح ہم وقت کے مناسب اپنی تعلیمات بھی بھیجتے رہتے ہیں۔ اگر تم دن رات پر غور کرو تو تمہیں صدہا خوبیاں ان میں نظر آئیں گی۔ اسی طرح قرآن میں بھی جو توریت اور انجیل کی جگہ نازل کیا گیا ہے۔ بیشمار خوبیاں ہیں وہ لوگ جو اسے تسلیم کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں یا جلد بازی سے کام لیتے ہوئے اس پر ایمان لانے سے انکار کر دیتے ہیں وہ ہماری مصلحتوں کو نہیں سمجھتے اور پھر جب اپنی غلطیوں کی وجہ سے مصائب میں پڑ جاتے ہیں تو پھر قسمت کو کوٹنے لگتے ہیں۔ حالانکہ بات صرف یہ ہے کہ ہر شخص کی

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْمُبِيدُ - الرَّحْمَنُ الْبَرُّ - الْغَنِيُّ - الْفَقْلُ - الْغَبَارُ - الْعَمَلُ

الضُّوْرُ
الرَّشِيْدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْبَادِي
النُّوْرُ
التَّافِيْعُ
الْمُعْتَبَرُ
الْمَعْنَى
الْبَاقِيعُ
الْمُقْتَسِمُ
مَا بَلَكَ
الْمَكَايِدُ
الرَّوْفُ
الْمُخْتَلِفُ
الْمُتَّفِقُ
التَّوَابُ
الْبَرُّ
الْمَقْدَرُ
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْقَادِرُ
الْاَجْدُ
الْاَوَّلُ
الْمُؤَيَّدُ
الْمُقْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْمُقْتَدِرُ
الْوَالِي
خَلْقُ الْوَالِدِ
الْحَقِيْقِي
الْمُعْتَبَرُ
الَّذِي

ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ آج کل قرآن سے ناواقف طبقہ اکثر سوال کیا کرتا ہے کہ آج غیر مسلموں کے پاس دولت بھی ہے اور حکومت بھی جس سے صاف عیاں ہے کہ خدا ان لوگوں پر بہت مہربان ہے۔ اگرچہ یہ لوگ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ قرآن پر عامل ہیں۔ مگر چونکہ اخلاق اور کاروباری اصول نہایت عمدہ رکھتے ہیں۔ اللہ ان پر مہربان ہے اور دنیا میں ان کو اپنی عنایات سے نواز رہا ہے۔ یقیناً اس طرح آخرت میں بھی ان پر مہربان ہوگا قرآن پاک نے غیر مشتر الفاظ میں فرمادیا ہے کہ دنیا کے انعامات سب کے لئے یکساں ہیں مگر آخرت کے انعامات ان لوگوں کے لئے خاص ہیں جو اس کے طالب ہوں اور صحیح طور پر اس کے لئے کوشاں ہوں۔ دنیا کے انعامات چونکہ سب کے لئے یکساں ہیں لہذا اس کے طلبکاروں میں مقابلہ ہوگا جو شخص اس مقابلہ میں زیادہ طاقتور ثابت ہوگا وہ زیادہ انعام پالے گا۔ آج کل غیر مسلم دنیاوی ترقی کے لئے دو بڑے زبردست حربے استعمال کر رہے ہیں ایک اخلاقی دوسرا کاروباری۔ مسلمان ان دونوں کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اس لئے غیر مسلم دنیاوی ترقی کے میدان میں ان سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اگر مسلمان آج بھی قرآن پر عامل ہو جائیں یا کم از کم اپنے اخلاق اچھے بنائیں اور ٹھوس کاروباری اصولوں کے پابند ہو جائیں تو یقیناً دنیاوی معاملہ میں کسی قوم سے پیچھے نہیں رہ سکتے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اس بات کو تمہیں کبھی نہ بھولنا چاہئے کہ درجہ فضیلت کی رو سے آخرت دنیا سے کہیں اچھی ہے۔ پس اس کے حصول کے لئے تم پر لازم ہے کہ شرک سے کلی اجتناب کرو۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۰:- تمہارے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اگر تمہاری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچیں تو تم ان کو ان تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو۔ شفقت و عاجزی کا پہلو ان کے آگے جھکاؤ اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے رب! جس طرح سے ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا ہے تو بھی ان پر رحم کر۔ تمہارے رب کو خوب معلوم ہے جو تمہارے داؤں میں ہے اگر تم نیکو کار ہو گے تو وہ یعنی خدا بھی رجوع کرنے والوں کو بلاشبہ بخش دینے والا ہے اور قرابت داروں کا حق ادا کرو نیز مسکینوں اور مسافروں کا اور دولت کو فضول خرچی میں نہ اڑاؤ۔ بے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّوْمُ - اَلْمَيْتُ الْمَعِيْدُ - الْوَالِي - الْمُنْبِقُ - الْوَكِيْلُ - الْبَاعِثُ - الْمُنْتَهِي

جائیں۔

ترجمہ آیات ۲۱-۵۲:- اس قرآن میں ہم نے ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے تاکہ لوگ سمجھیں مگر ان کی نفرت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ کہہ دیجئے اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ بیان کرتے ہیں تب تو وہ ضروری عرش والے کی طرف راہ ڈھونڈ نکالتے۔ وہ ایسی باتوں سے پاک ہے اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس سے وہ بہت زیادہ بلند اور بزرگ ہے۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان کے مابین ہیں وہ سب کے سب اس کی تسبیح کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو ہاں تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ یقیناً "وہ بڑا محل والا اور بخشنے والا ہے اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک مخفی پردہ حائل کر دیتے ہیں اور ان کے دلوں پر ہم غلاف چڑھا دیتے ہیں کہ اس کو سمجھنے نہ پائیں اور ان کے کانوں میں گرانی سی پیدا کر دیتے ہیں اور جب کہ آپ اپنے رب کو قرآن میں تنہا یاد کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں جب وہ آپ کی طرف کان لگا کر سنتے ہیں جس ارادہ سے سنتے ہیں اور جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں جبکہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے۔ دیکھئے آپ کے لئے کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں سو یہ گمراہ ہو گئے ہیں۔ لہذا یہ رستہ نہیں پاسکتے اور انہوں نے کہا کہ جب ہم ہڈیاں اور چوراہو جائیں گے کیا ہم از سر نو پیدا ہو کر اٹھیں گے۔ کہہ دیجئے پھر ہو جاؤ یا لوہا یا کوئی ایسی شے جو تمہارے دلوں میں زیادہ سخت ہو۔ سو اس پر کہیں گے کہ کون ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ کہہ دیجئے وہی جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا تھا۔ اب تو وہ آپ کے آگے سرٹکائیں گے اور کہیں گے ایسا کب ہوگا۔ کہہ دیجئے بہت امید ہے کہ جلد ہی ہوگا۔ جس دن وہ تم کو پکارے گا اور تم اس کی حمد و ثنا پکارتے چلے آؤ گے اور خیال کرو گے کہ دنیا میں تم بہت ہی کم عرصہ ٹھہرے ہو۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تم کو جو احکام اس قرآن کے ذریعہ دیئے جا رہے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ تم ان کو یاد رکھو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر تم اکثر ان سے بھاگتے ہو۔ فرماتا ہے کہ خدا ایک ہے اور اس کے احکام اطاعت کے لائق ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی

شکور
حسبنا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
قضی
مستحب
محببت
قام الا نبی
مجتبی
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
رون
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مریض
مضطرب
لین
اولی
مزیلی
ولی
مدیر
مبتین
مصدق
طینت
ناصر
منصور
بصباح
ایر

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
فانتم
جود
مذموم
علیل
تریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
براج
سید
قام الرسول
حکیم
کرم
نعم
نبی اللہ
ناہین
فاجل
آخبر
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حلق
مفہوم
قوی
رسول الرحمة

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
سبتر
کتر
متر
منیر
سراج
سید
خام الزیل
کیمہ
کیم
یتیم
نبی لوطی
ناہین
ظاہر
انیر
اقل
رسول
الرحمہ
مطیع
مین
حقی
معلوم
قوی
رسول الرحمہ

حکم ہوا کہ جا جو ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہوگی اور سزا پوری پوری۔ اور ان میں سے جس کو تو اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر سوار اور پیادے چڑھا لا اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو لے اور ان سے وعدہ کرتا رہ اور شیطان ان سے جو وعدے بھی کرتا ہے محض دھوکا ہے۔ میرے بندوں پر تیرا قابو نہیں چلے گا اور تیرا رب کار سازی کے لئے کافی ہے۔ تمہارا رب ہے جو سمندر میں تمہارے لئے کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کر سکو۔ وہ بلاشبہ تم پر رحم کرنے والا ہے اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے سوا جس کسی کو تم پکارا کرتے ہو وہ بھول جاتا ہے۔ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف لے آتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان ہے ہی ناشکرا۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ تم کو خشکی کے کسی کنارے میں دھسا دے یا تم پر سخت آندھی چلا دے۔ پھر تم اپنا کوئی کار ساز نہ پاؤ۔ یا کیا تم بے خوف ہو کہ وہ تمہیں ایک دفعہ پھر سمندر میں لے جائے پھر تم پر ہوا کا ایک جھکڑ بھیجے اور تمہاری ناشکری کے بدلے تم کو غرق کر دے۔ پھر اپنے لئے تم کو ہمارا پیچھا کرنے والا کوئی نہ ملے اور اس میں مطلق شک نہیں کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور خشکی تری میں ان کو سوار کیا اور حلال و پاک اشیاء سے ان کی روزی مقرر کی اور جو مخلوقات ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے اکثر پر ہم نے ان کو بزرگی اور فضیلت دی۔

شرح: فرمایا ہمارے احکام کی مخالفت دراصل شیطان کی متابعت ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جب ہم نے آدم کو پیدا کیا تو ملائکہ کرام سے کہا کہ تم اس کی تعظیم کرو اور اس کے سامنے جھکو۔ سوائے ابلیس کے سب نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ مگر ہلاون تھا جب ابلیس نے ہمارا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور اس انکار کی وجہ شیطان کا غرور اور تکبر تھا۔ اس نے نافرمانی کرتے ہوئے کہا کہ خدا یا تو نے اس مٹی کے پتلے کو مجھ پر ترجیح دی ہے۔ میں اسے گوارا نہیں کر سکتا۔ اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں آدم علیہ السلام کی تمام نسل کو سوائے تیرے چند مخلص بندوں کے قبضے میں کر کے دکھا دوں ہم نے اس پر اسے اجازت دیدی کہ جاؤ جو کچھ کرنا چاہو کر دیکھو۔ تمہیں اور اس کو جو تمہارا کہاں لیں گے اور تمہاری روش کو قبول کریں گے نذر آتش کیا جائے گا۔ تم ان کو اپنی طرف بلانے کے لئے جو طریق اختیار کرنا چاہو کر سکتے ہو۔ خواہ خوش آئند آوازوں سے پکارو خواہ شرک و بت

شکور
حسین
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی اللہ
نقی
مصدق
محب
خام الامین
محبی
کیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مہ
مجتبی
طس
مریض
مضغ
بین
اڈی
مزمیل
ولی
مدیر
متین
ممدون
طیب
ناصر
مشمود
مصباح
امر

تنگ پہنچا دوں -

ترجمہ آیات ۹۴-۱۰۰:- جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو کوئی چیز سوائے اس کے ایمان لانے کے ان کو مانع نہیں ہوئی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے ہوتے تو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان کے پاس آسمان سے فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے۔ کہہ دیجئے کہ تمہارے اور میرے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے حالات سے واقف ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے اور جسے اللہ سیدھی راہ پر ڈال دے وہی ہدایت یاب ہے اور جن کو وہ گمراہ کر دے تو آپ ایسے لوگوں کے واسطے سوائے خدا کے کوئی رفیق نہ پائیں گے اور ہم قیامت کے دن ان کو اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جب (آتش دوزخ) بجھنے کو ہوگی تو ہم اسے ان کے لئے اور بھڑکادیں گے۔ یہ ان کی سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہمارے احکام کی نافرمانی کی اور کہا کہ کیا ہم جب ہڈیاں اور چوراہے جائیں گے تو کیا ہمیں پھر از سر نو پیدا کیا جائے گا۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ وہ ذات اقدس ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ وہ قادر ہے کہ ان کی مثل پیدا کر دے۔ اور ان کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں مگر ظالم انکار کئے بغیر نہیں رہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک بھی ہو جاتے تو بھی خرچ ہو جانے کے ڈر سے ان کو بند کر کے رکھتے اور انسان بہت تنگ دل ہے۔

شرح:- فرمایا اکثر لوگ جو ایمان لانے میں تامل کرتے ہیں ان کا اعتراض یہی ہوا کرتا ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے کوئی مافوق البشر ہستی آنی چاہئے۔ ایک انسان انسان کا ہادی نہیں ہو سکتا۔ فرمایا یہ غلط ہے انسان کو انسان ہی تبلیغ کر سکتا ہے اور وہی ان میں مل جل کر رہ سکتا ہے اور تعلیمات الہیہ سے آشنا کر سکتا ہے۔ اس واسطے ہم نے دنیا میں جس قدر بھی رسول بھیجے ہیں وہ سب بشر ہی تھے۔ اگر دنیا میں ملائکہ کرام بستے ہوتے تو پھر ہم ان کے پاس تبلیغ احکام کے لئے فرشتے ہی بھیجتے۔

فرمایا جو لوگ راہ ہدایت کو بھول جاتے ہیں ان کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہوتا اور ایسے لوگ جیسے حق و صداقت سے دنیا میں اندھے گونگے اور بہرے ہوتے ہیں ویسے ہی آخرت میں اٹھائے جائیں گے اور دوزخ کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔ یہ ان کی کفر نوازی

شکوہ
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
ایمیں
صادق
نبی اللہ
جیلا
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مخبر
منیر
بیراج
سید
خاتم النبیین
حکیم
کریم
نور
نبی اللہ
بایں
ظاہر
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

آخرا
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جیلا
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مخبر
منیر
بیراج
سید
خاتم النبیین
حکیم
کریم
نور
نبی اللہ
بایں
ظاہر
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

جبارہ، برادر، قریشی، مہتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - محمود، عابد، حامد، رشید، بشیر، داغ، شایب، محمد، صبیح، مجیر

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذمو
قابل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
شہید
خاتم الاول
کبیر
کریم
یتیم
بی لومہ
ناہین
طاحر
اخیر
اول
رسول
الرحمۃ
مطہر
مین
حق
معلم
قوی
رسول الرحمۃ

طریق اختیار کرو۔ کہہ دیجئے سب تعریفیں اللہ ہی کو زیبا ہیں۔ جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس سب سے کہ کمزور ہے۔ اس کا کوئی برادر ہے اور تم اس کی بڑائی کرتے رہا کرو۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ مثل کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لوہہ بھی پیغمبر تھے اور تم لوگ ان کی پیغمبری کو تسلیم بھی کرتے ہو۔ جب ہم نے ان کو نبوت کی خلعت عطا کی تو فرعون اور اس کی قوم نے آپ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور مختلف اوقات میں ان سے نو مختلف معجزے طلب کئے مگر باوجودیکہ وہ تمام معجزات دکھائے گئے پھر بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے اور انا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساحر و مسحور کے نام سے پکارنے لگے۔ انہوں نے فرمایا اے فرعون! یہ معجزات جو تجھے دکھائے ہیں نہ میرے بس کے ہیں نہ کسی اور انسان کے بس کے ان کو ظاہر کرنے والا تو وہی مالک الکل اور قادر مطلق ہے اور اس بات کو یاد رکھ کہ اگر تو نے ہٹ دھری سے مخالفت کو جاری رکھا تو توتاہ و برباد ہو جائے گا۔ اس پر فرعون نے چاہا کہ ہمارے نبی کو ملک سے نکال دیے۔ پس ہم نے اس گستاخی کی پاداش میں فرعون کو اس کی قوم سمیت دریا میں غرق کر دیا۔

فرمایا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے رسول برحق تھے اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے سچے رسول ہیں اور یہ قرآن حق و صداقت کے ساتھ ہم نے نازل کیا ہے۔ اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنے میں ہماری یہ حکمت تھی کہ لوگ تھوڑا تھوڑا یاد کر لیں اور اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ فرمایا! اے مخالفین! خواہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ مگر وہ لوگ جنہوں نے مبداء فیض سے علم و معرفت کی دولت حاصل کی ہے وہ جب قرآن کو سنتے ہیں تو اس کی تعلیم اور صداقت سے اس قدر متاثر ہوتے ہیں کہ فوراً "سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدایا! تو پاک ہے اور تیرے وعدے سچے ہیں اور یہی کہتے کہتے ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ انکساری کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ مشرکین عرب "رحمن" ایک الگ معبود خیال کرتے تھے اور "اللہ" الگ۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ یا الرحمن پکار پکار کر کچھ دعائیں مانگ رہے تھے۔ ابو جہل نے سن لیا اور کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تو کہتے ہیں کہ صرف ایک خدا کو پکارو مگر وہ خود رحمن کو بھی پکارتے ہیں اور اللہ کو بھی

شکور
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
فوضی
مستعد
محبت
خاتم الاول
مجتبی
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
مجتبی
لمس
مرنے
مستعد
یسین
اولی
مزیل
ولی
مدبر
متین
مدین
طیب
ناصر
منصور
مصباح
امیر

ہر شخص ہمارا مخالف ہے پس یہاں روورعلیت اور سزا میں وجہ ہمارے ہونے کی پیدا نہیں ہوتی۔
 ہوتا۔ لہذا یاد رکھو کہ اگر کسی شخص نے ہمارے احکام سے دنیا میں سرکشی کی اور آخرت
 میں ہم نے اسے عذاب دیا تو پھر کوئی اس کو بچا نہیں گئے۔ یاد رکھو تم سب کو پھر پھرا
 کر آخر ہمارے پاس آنا اور اٹھل گزشتہ کا حساب دینا ہے۔ اس دن ہم بلا روورعلیت ہر کسی
 کو اس کے نیک اعمال کا نیک بدلہ اور برے اعمال کی سزادیں گے اور سزا بھی انہی انسان
 پکاراٹھو۔ دیکھو مجھ پر ایمان لانے کے لئے سورج کی روشنی، قمر کی چاندنی اور ستاروں کی
 تابانی تمہیں بار بار پکار رہی ہے۔ دن اور رات کایکے بعد دیگرے آنا اور ان کے اندر
 تمہارے لئے راحت و عیش اور معیشت و زینت کے سامان ہوتا ہی وجود باری تعالیٰ پر مکی
 دلیل ہے کہ تمہیں ہمارا بندہ فرما تو بارین کر رہا ہے اور اگر تم دنیا کی وغریبوں کا اس
 درجہ شکار ہو گئے کہ کسی نشانی کی طرف آٹھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ کسی رانی الی الحق کی بات
 کو بھی نہ سنا تو بس تمہارا ٹھکانہ دنیا کی آگ مقرر کیا جائے گا۔ اس میں پڑے جلتے رہو گے
 مگر لوگ جو ایمان حق کی پکار کو سنیں گے۔ خدا کی قدرت کو دیکھ کر اس پر ایمان لائیں
 گے اس کی فرمائشوں اور رضا مندی پر خوش ہوں گے وہ سیدھی راہ پائیں گے۔ اس کا ہر
 کام خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی سنور جائے گا۔ دنیا میں اس کو اطمینان قلب اور فرحت دل
 نصیب ہوگی اور آخرت میں ابدی راحت اور جنت کی خوشگوار زندگی عطا ہوگی۔ وہاں پر سو
 خوشی کے شواہد ہوں گے اور جہاں سے جو آواز آئے گی خدا کی طرف سے ان کو تحائف
 سلام بھیجے جائیں گے اور وہ شکر یہ میں بروقت "الحمد لله رب العالمین" ہی ورد زبان رکھیں
 گے۔ اس کے برعکس اگر تم اس فانی دنیا کے ساز و سامان پر مشغول بھی ہو جاؤ تو کیا ایک
 طرف آرام پایا تو دوسری طرف دکھ موجود ہے پس چاہئے کہ غرضی کو چھوڑ کر دائمی فائدہ
 حاصل کرو۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۰:- اگر اللہ ان کی بد اعمالیوں کی سزا ان کو جلدی ہی دیدتا جیسا

کہ یہ حصول فائدہ میں جلدی کا اظہار کرتے ہیں تو ان کی مدت حیات کبھی کی پوری ہو چکی
 ہوتی سو ہم ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔ چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی
 سرکشی میں پڑے بھٹکے رہیں اور جب انہماں کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے۔ پڑا
 بیٹھا اور کھڑا ہوا ہر حالت میں پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے

مذہب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا

کہ گویا اس نے ہمیں اس تکلیف کے دور کرنے کیلئے جو اسے پہنچی تھی کبھی پکارا ہی نہیں۔ اس طرح سے حد سے بڑھ جانے والوں کو ان کے اعمال آراستہ معلوم ہوتے ہیں اور ہم نے تم سے پہلے کئی قوموں کو جبکہ انہوں نے ظلم کیا ہلاک کر دیا حالانکہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے مگر اس پر بھی ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے۔ مجرموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں جانشین مقرر کیا تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جن کو ہماری ملاقات کی امید نہیں کہہ دیتے ہیں اس کے ما سوا کوئی اور قرآن لایے یا اسے بدل ڈالے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل ڈالوں میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ تک بذریعہ وحی پہنچتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بلاشبہ میں یوم عظیم کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اسے نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔ اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تم نہیں سوچتے سو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کے احکام کو جھٹلائے۔ یاد رکھو کہ مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نفع دے سکتی ہیں نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں یہ کہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو باتیں بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہیں اور نہ زمین میں۔ وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بالاتر ہے اور سب لوگ صرف ایک جماعت سے تھے پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا اور اگر آپ کے پروردگار کی جانب سے پہلے ہی سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو جس چیز میں ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا۔ کہہ دیجئے کہ غیب کا علم تو اللہ ہی کو ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

شرح: - اس رکوع میں منکران حق کے حالات کا پورا پورا نقشہ کھینچ کر بتایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو تبلیغ حق تو ضرور کر دی جاتی ہے اور وہ ہر ایک بات کو بخوبی سمجھ بھی لیتے ہیں مگر پھر بھی راہ حق کو قبول نہیں کرتے اور ان میں سے چند منجملے لوگ جو تم کو یہاں

شکور
حسبنا
صنی اللہ
حسبنا
امین
صادق
بی التوبہ

تفصیح
تفسیر
مختصر
قام الہی
تفسیر
تفسیر
تفسیر

کامل
حافظ
زین
حجیم
طی

مختصر
مختصر
مختصر
مختصر

مختصر
مختصر
مختصر
مختصر

مختصر
مختصر
مختصر
مختصر

آخذ
رسول
الملاحم
شہید
عادل
حامد
جواد
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
قام الزیل
حکیم
کرم
یتیم
نیجۃ
باہون
ظاہر
آئین
اول
رسول
الرحمۃ
مطہر
مبین
مستقیم
معلوم
قوی
رسول الرحمن

ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح انسان اللہ کی فرمانبرداری کے معاملہ میں حیلے بہانوں اور مکر و فریب سے کام لیتا ہے اسی طرح اگر خدا بھی اسے عذاب میں ڈالنے کے لئے جلدی انتظام کرنا چاہے دکر سکتا ہے مگر وہ ایسا نہیں کرتا اس لئے اپنے فرشتوں کو حکم دے رکھا ہے کہ لوگ جو کچھ بھی کرتے ہیں لکھتے جاؤ پس جب یہ اپنی دنیاوی زندگی پوری کر کے تمہیں گے تو پھر ان کو اعمال بد کی سزا دی جائے گی۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کی ناشکری اور اس کی فریب کاری کی ایک مثال سنو! تم نے اکثر دیکھا ہو گا کہ انسان جب کبھی کشتی میں بیٹھ کر سمندر کا سفر اختیار کرتا ہے تو اس کے خیال میں سفر کی خوشگوار ہوا کی ٹھنڈک اور موسم کی موزونیت پا کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ جب کشتی منجھار میں پہنچتی ہے اور طوفان کی لپیٹ میں آکر ڈوبنے لگتی ہے اور ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب فرار کی کوئی صورت نہیں رہی تو اخلاص کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں دعائیں کرنے لگتے ہیں کہ خدایا تو غفور الرحیم ہے اور میں بندہ گنہگار ہوں۔ تیری رحمت کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں تیرے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے۔ مانا کہ میں ہمیشہ سے سیاہ کار ہوں مگر تو اس عذاب سے اس مرتبہ بچالے تو تمام عمر تیری عبادت کروں گا اور کبھی تجھے نہ بھولوں گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اپنے بندوں کے حال پر رحم کرتے ہیں اور اسے طوفان میں غرق ہونے سے بچا لیتے ہیں اور صحیح و سلامت کنارے پر لگا دیتے ہیں۔ اب جو کنارے پر لگتا ہے تو اپنی تمام باتیں اور مواعید بھول جاتا ہے اور پہلے کی طرح بلکہ اس سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر خدا کی نافرمانی میں حصہ لینے لگتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کی اس سرکشی خود اس کی اپنی ذات کے لئے خطرناک ہے یہ دنیاوی ساز و سامان بہت جلد ختم ہو جانے والا ہے۔ پھر ہم تمہیں نافرمانی و ناشکری کی سزا کا مزا چکھائیں گے۔ اس کے بعد حیات دنیاوی کی یہ مثال دی۔ تم دیکھتے ہو کہ بارش ہوتی ہے تو کسان کی کھیتی باڑی سرسبز و شاداب ہو کر مالک کا دل بھانے لگتی ہے اور وہ اس کی بہار دیکھ کر اتنا خوش ہو جاتا ہے کہ پھولا نہیں ساتا اور سمجھتا ہے کہ اب کسی طرح کا کوئی نقصان اس کی کھیتی کو نہیں پہنچ سکتا۔ حالانکہ یہ اس کا خیال خام ہی ہوتا ہے۔ ہم اگلے ہی دن کوئی اس قسم کی ہلاکت آفرین ہوا وہاں بھیج دیتے ہیں کہ اس کا کھیت تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کبھی کچھ تھا ہی نہیں۔ اب وہ روتا اور شکایت کرتا ہے۔

شکوہ
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
نبی التورہ
نبی الانجیل
نبی القوری
مذموم
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
بیراج
سید
خام الریل
حکیم
کریم
یقین
نبی الوحیہ
ناوین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
سین
حق
معلوم
قوی
رسول الرضا

رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جواد
مذموم
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
بیراج
سید
خام الریل
حکیم
کریم
یقین
نبی الوحیہ
ناوین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
سین
حق
معلوم
قوی
رسول الرضا

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
تربیت
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
حکیم
کریم
نیر
نیر
بابین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
حقی
مفلح
قوی
رسول الزمان

پائے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو اور ان میں سے اکثر تو محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ گمان حق سے بے پروا نہیں کر سکتا۔ بیشک اللہ کو ان کے اعمال کا پورا پورا علم ہے اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور بنائے بلکہ یہ تو ان کتابوں کا مصدق ہے جو اس سے پہلے موجود ہیں اور ضروری احکام کی تفصیل ہے۔ اس میں ذرہ برابر شک و شبہ نہیں پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس کو پیغمبر نے خود بنا لیا ہے۔ کہہ لیجئے کہ تم اس جیسی ایک ہی سورت بنا لاؤ۔ اور اس کے سوا جن جن کو بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے ایسی چیز کو جھٹلایا ہے جس کے علم پر انہوں نے پورا پورا قابو نہیں پایا اور ابھی اس کا انجام ان پر رونما نہیں ہوا۔ اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو اس پر ایمان لے آتے ہیں اور بعض ہیں جو ایمان نہیں لائے اور آپ کا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

شرح :- اس رکوع میں خدا کی ہستی کے ثبوت اور اس کے سامنے سجدہ ریزگی کی ضرورت پر دلائل و براہین بیان فرمائے ہیں۔ ارشاد فرمایا ہے کہ بھلا بتاؤ زمین میں کھائے پینے کی جو اشیاء پیدا ہوتی ہیں ان کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ درختوں، پودوں، پھولوں اور پھولوں کو پیدا کر کے کون تمہاری ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ آسمانوں پر سورج، چاند اور ستارے کس نے بنائے ہیں؟ بادلوں سے مینہ کون برساتا ہے۔ تمہیں ماننا پڑے گا کہ ان اشیاء کی صفت و تخلیق خدا کے سوا اور کسی کے بس کی بات نہیں۔ پس جو ان احسانات اور الطاقات کا مالک ہو وہی اس بات کا حقدار ہے کہ معبود واحد کہلائے اور شکر گزاری اس بات کا نام ہے کہ اس یگانہ کی عبادت کی جائے اور اسی کی نافرمانی کا خوف دل میں رکھا جائے۔ پھر اس خالق اکبر کو دیکھو کہ وہ لاشیء سے عجیب عجیب اشیاء پیدا کرتا ہے۔ زمین کو دیکھو محض ایک بے جان چیز ہے۔ مگر پھل پھول و درخت اور اناج ایسی گر انقدر چیزیں اس مردہ زمین سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر کتنے ہی حشرات الارض ہیں کہ زمین سے نکل کر سطح ارضی پر پھیل جاتے ہیں اور اپنے پیدا کرنے والے کی قدرت کاملہ کے گیت گاتے پھرتے ہیں خود انسان ہی کی پیدائش کو دیکھو ایک قطرہ آب سے کتنا بڑا بحیم و سخیم اور صاحب دانش و بینش انسان پیدا کیا ہے جو اس کائنات عالم کی ہر چیز کو باوجود اپنی فطری صنعت کے مطیع و منقاد کر لینے پر قادر ہوتا ہے تو کیا خدا کی خدائی کے لئے اس سے بھی زیادہ کسی ثبوت کی ضرورت ہے۔

شکور
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
ایمان
صادق
نبی اللہ
حقی
قوی
مصدق
محب
خاتم الانبیاء
نبی اللہ
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
رسول
رحیم
مجتبی
طہ
مصدق
مصدق
ایمان
اوی
مذکر
ذکر
مصدق
طہ
ناصر
منصور
بصالح
ایم

مکہ
رسول تہای
آخند
رسول
الملاحم
شمسید
شمیر
مبادل
خاتم
جول
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
صنیر
سراج
سید
خام الزیل
کیم
کریم
نیم
نیا لوشہ
نا بین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الترحمہ
مطیع
مبین
ساق
معلوم
قوی
رسول الرفا

العلیٰ حامدہ قاسمہ قاتحہ حاشرہ
جاسمی۔ آبی

مشنود
۳۲۶ خبریں علیکم

مذین۔ ہادی۔ صاحب نام نبی

نہیں وہ نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ عذاب سے دے گا۔ یاد رکھو کہ وہ لوگ جو قرآن شکر
کے منزل من اللہ ہونے میں شک کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن اللہ صلی اللہ
کا کلام ہے کسی انسان میں قوت نہیں کہ وہ اس جیسا کلام بنا سکے۔ اس میں پہلی کتابوں کی
تصدیق بھی موجود ہے اور رہتی دنیا تک کے لئے مفصل احکام بھی ہیں۔ اگر کسی کو شک ہو صادق
تو اسے کہہ دو کہ تمام قرآن کا مقابلہ کرنا تو ایک بڑا کام ہے تم اس جیسی ایک سورت ہی بنا
لاؤ اور اس کی ایک سورت کے بنانے میں جس کسی سے مدد لینا چاہو لے لو۔ خواہ تمہارا
مددگار انسان ہو یا جن ہو۔ آسمان میں ہو یا زمین میں جس قدر زور لگا سکتے ہو لگا دو۔ مگر
حقیقت یہ ہے کہ قرآن کی سورتوں جیسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے۔ انسانوں کا خاصہ
ہے کہ جس چیز کی حقیقت و اصلیت کا اس پر انکشاف نہیں ہوتا جھٹ اس کی تکذیب کر لیتا
ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ابتدائے آفرینش سے ہی۔ ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ تاریخ عند اللہ
تمہیں بتلائے گی کہ جھٹلانے والے ظالموں کو ہمیشہ عبرتناک سزائیں ملتی رہتی ہیں۔ سب
انسان ایک جیسے نہیں ہوتے۔ وہ بھی موجود ہیں جن کا قلب سلیم اور فطرت صحیح ہے وہ اللہ رزق
پر اللہ کے احکام پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آتے ہیں۔ مگر بعض ایسے بھی ہیں جن
کے محاسن انسانیت تمام مٹ چکے ہیں اور سوائے فتنہ و فساد کے کچھ ان سے بن نہیں پڑتا۔ جتنی
یاد رکھو خدا ان سب طرح کے لوگوں کی کارگزاروں سے واقف ہے اور فتنہ پردازوں کو
بھولا ہوا نہیں۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۳:- اگر یہ آپ کو جھٹلاتے رہیں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے
میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل۔ تم میرے اعمال کے جوابدہ نہیں اور میں تمہارے
تمہارے اعمال کا جوابدہ نہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے دیتی
ہیں کیا آپ ان بہروں کو سنا سکیں گے! اگرچہ کچھ بھی عقل نہ رکھتے ہوں اور ان میں سے
بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں تو کیا آپ ان اندھوں کو راستہ دکھا سکیں گے
اگرچہ وہ بصیرت نہ بھی رکھتے ہوں۔ اللہ لوگوں پر ذرا برابر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود
اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور جس دن اللہ ان کو جمع کرے گا تو وہ دنیا یا برزخ کے متعلق
سمجھیں گے کہ گویا وہ دن میں ایک گھڑی بھر کے اندازے میں رہے ہیں۔ ایک دوسرے کو
وہاں پہچانیں گے اور لوگ جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھوٹ سمجھا۔ یقیناً وہ خسارے میں

جبار۔ قریشی۔ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزوی۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داع۔ شاف۔ تہذیب۔ سبغ۔ بخیر

Marfat.com

مَدِينَةٌ
رَسُولٌ
الْمَلَأَمُ
شَهِيدٌ
شَهِيدٌ
عَادِلٌ
خَاتَمٌ
جَوْلَا
مَدْعُو
تَلِيلٌ
تَرْبِيَةٌ
مَطْبَعَةٌ
مَذْكُورٌ
مَبْتَرٌ
مَكْتُمٌ
مَكْتُمٌ
مَنْبَرٌ
بِرَاجٍ
سَبِيحٌ
فَامُ الرِّبْلِ
كَبِيرٌ
كَرِيمٌ
يَتِيمٌ
بِي لَهْفَةٍ
بَابِيْنٌ
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْبَعٌ
مَبِينٌ
حَسْبٌ
مَعْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرِّبْلِ

ہیں۔ تمہیں ان کے کان تو ضرور دکھائی دیتے ہیں مگر ان میں طاقت شنوائی نہیں ہوتی۔ وہ بالکل مادر زاد بہروں کی طرح ہوتے ہیں۔ پس تمہاری دعا و ندا بہرے کانوں پر پڑتی ہے اور کوئی اثر نہیں کرتی پھر تم ان کی آنکھیں بھی دیکھتے ہو مگر طاقت بینائی انہیں جواب دے چکی ہے۔ اگرچہ ■ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں مگر جب بینائی ہی نہیں تو دیکھیں گے کیا۔ لہذا نہیں توقع نہ رکھنی چاہئے کہ اندھے بھی سیدھی راہ پر چل سکتے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ ہم کبھی نہ کسی کو بہرہ کرتے ہیں نہ اندھا جو کچھ انسان کرتا ہے اپنے اختیار سے کرتا ہے۔ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ اپنی مخلوق پر ظلم کریں۔ ہم غفور الرحیم اور تو اب و کریم ہیں۔ ظالم و بے انصاف نہیں نہ کسی سے رو رعایت کا معاملہ کرتے ہیں مگر انسان کو ان حقائق کا عین یقین اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب حشر کا دن آئے گا اور گنہگاروں کا نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پھر وہ اپنے ہم مشربوں کو پہچانیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں گے مگر اس وقت کے اعتراف سے کوئی فائدہ نہ ہو گا اور نہ اس آہ و پکار سے کچھ حاصل اور اگر یوم حشر سے پہلے ہی کسی قوم کو آخرت کے عذاب کا تھوڑا سا نقشہ دکھا دیا جائے تو اس سے مجرموں کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ یہ واقعہ نہیں ان کی ہلاکت کا باعث ثابت ہوتا ہے۔

اے پیغمبر اسلام! رسول ہمیشہ سے اقوام عالم کے پاس آتے رہے ہیں اور کبھی کسی فرد پر ظلم نہیں کیا گیا اور جس طرح آج تم سے کہا جا رہا ہے کہ قرآن کے احکام کی نافرمانی سے جو عذاب ہم پر آ سکتا ہے لے آؤ۔ اسی طرح سے پہلے رسولوں کو بھی جواب دیا جاتا رہا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ صرف یہ کہہ دو کہ عذاب کا لانا یا نہ لانا ہمارا کام نہیں۔ ہم تو اپنے نفع و نقصان کی بھی صرف اس قدر بات کر سکتے ہیں جس قدر خدا نے ہمیں اختیار دے رکھا ہے اور کسی قوم پر عذاب نازل کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہے۔ پس ہم تمہیں اس قسم کی کوئی دھمکی دینے کو تیار نہیں۔ ہر فرد بشر اور ہر قوم کا ایک وقت مقرر ہے اس وقت سے نہ کسی کو پہلے جانا ہے نہ بعد میں اور یہ بھی کسی کو معلوم نہیں کہ وہ وقت کب ختم ہو جائے گا۔ صبح شام نہ معلوم کس وقت اللہ کا عذاب گنہگاروں کو گھیر لے۔ یہ لوگ کیوں عذاب کے لئے اس قدر جلدی کرتے ہیں۔ جب ان نافرمانوں کو ایک دفعہ عذاب میں ڈالا گیا تو پھر انہیں ہمیشہ کے لئے اسی میں جلنا اور گھلنا ہو گا اور کسی کی مجال نہ ہوگی کہ وہ فیصلہ الہی کے خلاف

شکور
حَسْبُ
صَبِيحٌ
بَيْبَاتٌ
أَمِينٌ
صَادِقٌ
بِي التَّوْبَةِ
تَوْفِيٌّ
مَعْتَمِدٌ
مُجْتَمِعٌ
قَامُ الْإِنْتِظَارِ
بِخَيْرِي
بِكَلِمِ اللَّهِ
عِذَاللَّهُ
كَامِلٌ
حَافِظٌ
رُؤْفٌ
رَحِيمٌ
بِجَنَّتِي
لَسِي
مُطْمَئِنٌّ
لَيْسِي
مُؤْتِيٌّ
مُزْمَلٌ
وَلِيٌّ
مَدِينٌ
مَبِينٌ
مَعْدِنٌ
طَبِيبٌ
نَاصِرٌ
مُتَمَرِّدٌ
بِصَاحِ
أَمِيرٍ

أخذ رسول الملام شهيد شهير عادل قائم جواد مدعو تليل قريبي مطهر مذكر مباشر مكرم محترم منير سراج سيد خاتم الزمان كبريم نديم نبى الرحمة نايل نفاهر انير اول رسول الرحمة مطيع مدين حقيق معاد قوی رسول الرحمة

رحمت ہے پس چاہے کہ تم دنیا و مافیہا کی تمام نعمتوں سے زیادہ اس کی قدر کرو۔
دیکھو اللہ تمہیں ہمیشہ اچھی سے اچھی چیز عطا کرتا ہے کہ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر تم اپنی مرضی سے بعض اشیاء کو حلال اور بعض کو حرام قرار دے دیتے ہو اور اس طرح عنایات خداوندی سے محروم رہتے ہو۔ ابھی دیکھو کہ تم پر قرآن اس لئے نازل کیا گیا تھا کہ تم اس سے روحانی فائدہ اٹھاؤ اور ہر دو جہان میں معزز بنو۔ مگر تم نے قرآن کی تلاوت کرنا اور اس سے استفادہ حاصل کرنا اپنے اوپر حرام ٹھہرا رکھا ہے یہ تمہاری اپنی افترا پر دازی ہے اور اس کا نقصان تم خود اٹھاؤ گے۔ قیامت کے روز تمہیں اس ناشکری کی سزا کا علم ہوگا۔ تو فسوس کرنے لگو گے۔

ترجمہ آیات ۶۱-۷۰ :- آپ کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان احوال کے آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں۔ یا آپ لوگ کوئی کام کرتے ہوں ہم کو سب کی اطلاع رہتی ہے۔ جبکہ تم اس میں مصروف ہوتے ہو آپ کے رب سے ذرہ برابر کوئی چیز نہ زمین میں پوشیدہ ہے اور نہ آسمان میں اور نہ اس انداز سے چھوٹی کوئی چیز اور نہ بڑی چیز ایسی ہے جو لوح محفوظ میں نہ ہو۔ سن رکھو کہ اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم کھاتیں گے۔ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں بشارت ہے اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور آپ ان کی باتوں سے آزرہ نہ ہوں غلبہ تمام تر اللہ ہی کے لئے ہے وہ سنتا اور جانتا ہے۔ سن رکھو جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر ہے اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ لوگ جو اللہ کو چھوڑ کر شرکاء کو پکارتے ہیں وہ کس کی پیروی کر رہے ہیں؟ وہ محض وہم کی پیروی کر رہے ہیں اور محض انگلیں دوڑاتے ہیں۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن اس طرح کہ دیکھ بھال کر سکو بلاشبہ اس میں سننے والوں کے لئے کئی ایک نشانات ہیں۔ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے وہ پاک ہے وہ بے نیاز ہے آسمانوں میں جو کچھ ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اسی کا ہے ایسی کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں کیا تم اللہ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں علم ہی نہیں۔ کہہ دیجئے کہ وہ لوگ جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں یقیناً فلاح نہیں پائیں گے۔ دنیا میں چند فائدے اٹھانا ہیں پھر ہماری ہی طرف ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر ہم ان کو ان کے کفر و انکار کی وجہ سے عذاب شدید کا مزہ

شکور، حسنیہ، ضعی، نبی، امین، صادق، نبی، توفی، مقصد، محبت، الایمان، کلیم، اللہ، عبد، کامل، حافظ، زون، حاتم، طس، مرتضی، مطیع، یسین، اذی، منزل، دلی، مدبر، متین، مقصد، طیب، ناصر، منصور، صباح، امیر

احمد رسول الملاح شہید شہید عادل خاتم جواد مذموم حلیل قریب مظهر مکتب منیر برانج سید خاتم الزیل حکیم کریم یتیم نبی الرحمن بابن ظاہر اخیر اہل رسول
الترجمہ مطبوعہ مبین حق معلوم قوی رسول الرحمن

کے کہ وہ سر تسلیم خم کر دیتے وہ عناد و سرکشی کی طرف مائل ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معجزہ نمائشیں دیکھ کر انہیں ساحر و جادوگر سمجھنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا کہ تمہیں جو تعلیمات ربانی پہنچائی جا رہی ہیں کیا تم ان کو جادوگری سمجھتے ہو۔ سنو! میں تو جادوگروں کو قتل یافتہ ہی نہیں سمجھتا اور ان سے سخت متنفر ہوں پھر خود ہی وہ کام کیوں کروں گا جسے برا سمجھ رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی یہ چالیں محض اس لئے ہیں کہ ہمیں بڑوں کے طور طریقے اور رسم و رواج سے متنفر کر کے اپنا مجمع بنالیں اور سردار قوم بن جائیں۔ مگر ہم آپ کی باتوں میں آنے والے نہیں۔ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جادو کرنے کا اس قدر پختہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ اپنی نجات اسی میں دیکھتے تھے۔ فرعون نے مصر بھر میں کارندے دوڑائے کہ جاؤ جس قریہ جس گاؤں اور جس شہر میں تمہیں کوئی کامل فن شعبہ باز اور ساحر مل جائے اسے دربار میں حاضر کرو اور انہیں بتا دو کہ اگر وہ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر کامیاب رہے تو بے شمار انعامات و اکرامات پائیں گے۔ اس زمانے میں شعبہ بازی اور جادوگری کا عام رواج تھا۔ لوگ کاہنوں اور شعبہ بازوں کی قدر کرتے تھے۔ لہذا وہ بھی اپنے فن میں کمال دکھاتے تھے۔ حتیٰ کہ فرعون بھی ان کے کمالات کا معتقد تھا۔ الغرض وقت مقررہ پر ان جادوگروں کا ایک جم غفیر دربار فرعون میں جمع ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم جو شعبہ بازی دکھانا چاہتے ہو لاؤ دکھاؤ چنانچہ انہوں نے رسیاں وغیرہ زمین پر پھینکیں اور لوگوں کی نظروں میں انہیں مختلف قسم کے سانپ بنا کر دکھایا۔ چنانچہ دیکھنے والے خوفزدہ ہو کر بھاگ نکلنے کو تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں روکا اور اپنے عصا کو زمین پر پھینک دیا وہ ایک بڑا بھاری اژدہا بن گیا اور آن واحد میں تمام سانپوں کو نگل گیا۔ اور فرعون کے تخت کی طرف رخ کر لیا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگے بڑھ کر اس پر اپنا دست مبارک رکھا جو بدستور سابق لکڑی کا عصا بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے کہ لوگو! تم نے جو کاروائی کی تھی وہ محض ایک شعبہ بازی اور جادوگری تھی جس کی بنا سراسر باطل پر تھی مگر میں نے جو کچھ کیا خداوند تعالیٰ کے حکم سے کیا کہ تم عاجز آ کر حق کے سامنے سرنگوں ہو جاؤ۔ چنانچہ تم نے دیکھ لیا کہ حق ظاہر ہو گیا ہے اگرچہ نافرمانوں کو یہ برا معلوم ہو۔

شکرت حسنیہ ضعیفہ نبیائے امین صادق نبی التورہ
توضیح
مکتبہ
خاتم الزیل
حکیم
عبید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
ظاہر
مجتبی
مس
مرتب
مطبع
بین
اولی
مؤثر
دلی
مذہب
مبین
مکتبہ
طیب
ناصر
مصور
یضاح
ایر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خانم
جولہ
مذہب
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
حکیمہ
کبریٰ
یتیم
نبی لوطی
بابین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہر
مین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ یہی بات اس وقت درپیش آئی فرعون کی سرکشی اور تکبر آج بھی ضرب المثل ہے۔ اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر اسے سخت شکست و ہدامت اٹھانی پڑی۔ مگر اس نے اپنے آئین میں تبدیلی کرنے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کرنے سے بالکل انکار کر دیا۔ اب رعایا میں سے کسے جرات ہوتی کہ کوئی شخص بھی آپ پر ایمان لے آئے۔ چنانچہ ماسوائے چند جانناز اور دلیر آدمیوں کے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ حق کو قبول کرتے یہ معدودے چند حضرات بھی جن کی قوت ایمانی نے انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع پر مجبور کر دیا تھا۔ حکومت فرعون کے مظالم کا تختہ مشق بنائے جانے لگے اور طرح طرح کی اذیتیں سننے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب ان کی یہ قابل رحم حالت دیکھی تو کہا کہ عزیزو کہ اگر اللہ پر دل سے ایمان لاکچے ہو تو اس پر اعتماد رکھو اور کسی بات کا خوف نہ کھاؤ۔ فرمانبرداری کی شان یہی ہے کہ ماسوائے اللہ کسی کا خوف دل میں نہ رکھا جائے۔ حق ان کے دلوں میں سرایت کر چکا تھا حلاوت ایمان کا وہ مزہ چکھ چکے تھے۔ فوراً بول اٹھے کہ ہاں اللہ ہی پر ہمارا توکل ہے وہی ہمیں ظالموں سے نجات دلائے گا اور ان کے مظالم کا ہمیں تختہ مشق نہ بنائے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ تم بالکل بے خوف ہو کر مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور زبانی فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ عملی فرمانبرداری ان کے دلوں میں جاگزیں کرنے کے لئے اپنے گھروں کو قبلہ رو بناؤ اور ایک ہی مرکز سے وابستگی کا عمل سکھاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کے مظالم سے تنگ آکر ان الفاظ میں دعا کی کہ خدایا! تو نے فرعون اور اس کی قوم کو زینت و زیبائش کے سامان اور مال و دولت عطا کئے ہیں۔ مگر انہوں نے اس کا غلط استعمال کیا ہے اور وہ لوگوں کو تیری راہ سے گمراہ کر رہے ہیں۔ سو ان کا مال و دولت فنا کر دے اور نافرمانی کی سزا میں ان کے دلوں کو سخت کر دے۔ تا آنکہ وہ اس وقت تک ایمان ہی نہ لائیں۔ جب تک تیرے عذاب کو وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور بنی اسرائیل کو مصر چھوڑ کر کنعان چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ پس وہ اپنی قوم کو ساتھ لے کر رات کو چل پڑے۔ صبح کو جب فرعون کو خبر ملی تو اس نے اپنی افواج سمیت بنی اسرائیل کا تعاقب کیا مگر ان کے پہنچنے سے پہلے بنی اسرائیل

شکرت
حبیب
صنی اللہ
حبیب اللہ
امین
صادق
بی اللہ
نصی
مفتی
محب
قال الامام
تجلی
کلم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتب
مفہم
یسین
اوی
مربی
دلی
مدین
متین
ممدین
طیب
ناصر
مشتود
مضاح
ایر

محمد رسول تہا
 اخذ رسول
 الملاحم
 شہید
 شہید
 عادل
 قائم
 جولا
 مذمو
 خلیل
 قریب
 مطہر
 مذکور
 مطہر
 مختار
 مختار
 منیر
 سراج
 شہید
 قائم الزول
 مجید
 کریم
 یتیم
 یسیر
 باطن
 طاہر
 اقل
 رسول
 الزئمة
 مطہر
 منین
 قوی
 مفلح
 قوی
 رسول الزئمة

الطبی حامدہ کا سلسلہ تاریخ جاشز
 مہاشی - آبی

۳۴۸ مشنود
 خریض علیکم

بذین - حادی - حاج ناہ نبی

نشانیوں اور ڈراوے کام میں دیتے۔ وہ کھل ایسے ہی واقعات کے منظر ہیں جیسے ان لوگوں کو پیش آچکے ہیں۔ جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لے آئیں بچالیں گے اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ مومنوں کو نجات دیں۔

شرح:- اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ بنی اسرائیل کو اس ناگفتہ بہ حالت میں سے ہم نے جب نکالا تو ابتدا میں وہ ایک نہایت بافلاق قوم تھے۔ چنانچہ انہیں دنیاوی سازو سامان بھی نہایت عمدہ عطا کیا گیا اور روحانی غذا بھی مہیا کی گئی مگر کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد بنی اسرائیل کے اندر باہمی تشدد و افتراق پیدا ہو گیا اور اس حد تک پہنچ گئے کہ اس نے قومیت کا ستیاناس کر کے رکھ دیا کہ ان کا فیصلہ قیامت ہی کے دن چکایا جاسکے گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام! اگر ان لوگوں کے باہمی افتراق و اختلافات کو اچھی طرح معلوم کرنا چاہو تو اہل کتاب کے علماء ہی سے پوچھو وہ تمہیں بتائیں گے کہ ان اختلافات کی کیا حقیقت تھی۔ دراصل ان مخالف فریقوں نے کسی نہ کسی رنگ میں خدا کے احکام کو جھٹلایا اور خائب و خاسر رہے اور خدا کے وعدہ عذاب کے مستوجب قرار دیئے گئے۔

اے پیغمبر اسلام! مسلمانوں کو سنا دو کہ اگر وہ بھی باہمی افتراق اور اختلافات میں پڑ گئے تو اہل کتاب کی طرح وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ دنیا میں ناکام اور آخرت میں شرمسار ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو اس طرح باہمی اختلافات میں پڑ جائیں خواہ وہ حق کی تمام نشانیاں دیکھ لیں تو بھی اسے قبول نہیں کرتے حتیٰ کہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ چنانچہ اقوام عالم میں جس قدر ایسی قومیں گزری ہیں جنہوں نے اپنے نبیوں کی نافرمانی کی ان میں سے سوائے قوم یونس علیہ السلام کے اور کسی کی توبہ قبل از عذاب قبول نہیں ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر خدا چاہتا تو تمام بنی نوع انسان کو ایمان لانے پر مجبور کر دیتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ ایمان انہیں لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو اپنے آپ کو اس کا منین اہل ثابت کرتے ہیں اور شرک و کفر کی نجاست انہی لوگوں پر پڑتی ہے جو عقل و دانش سے عاری ہوتے ہیں۔ فرمایا ہے کہ جن لوگوں کی بصیرت پر پردہ پڑ جائے ان کو نہ اللہ کی نشانیاں کسی طرح مفید ہوتی ہیں نہ وہ اس عذاب سے ڈرتے ہیں جو عبرت کے طور پر

شکور
 حبیب
 ضعیف
 نبی اللہ
 امین
 صادق
 نبی التوبہ
 شفیع
 شہید
 محبت
 قائم الزئمة
 مجید
 کریم
 یتیم
 یسیر
 باطن
 طاہر
 اقل
 رسول
 الزئمة
 مطہر
 منین
 قوی
 مفلح
 قوی
 رسول الزئمة

حجرات قریشی۔ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاتق۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ ذاب۔ شاب۔ ہمد۔ مبع۔ مجید۔

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جولہ
مدعو
تلیل
قریب
مظہر
مذکر
متبر
مکتوم
مکتوم
منیر
سراج
سید
خاتم الرسول
عکیم
کریم
یتیم
نہ لوطہ
باون
ظاہر
آخیر
اول
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
حق
مقدم
قوی
رسول الرسول

گو دگنا عذاب ہو گا کیونکہ نہ وہ حق بات سن سکتے تھے اور نہ وہ سیدھی راہ دیکھتے تھے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو افترا پردازیاں وہ کیا کرتے تھے ان سے جاتی رہیں۔ ضروری ہے کہ یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ خسارے میں رہیں گے۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں۔ یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ دونوں فرقوں کی مثال ایسی ہے جیسے اندھا بہرہ اور دیکھتا سنتا۔ کیا دونوں کی حالت ایک جیسی ہو سکتی ہے تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

شرح:۔ اس رکوع میں انسان کی خوشی اور اس کے غم کی حالتوں کی تصویر کھینچی ہے اور فطرت انسانی کے دقائق کو قرآنی الفاظ کی خوردبین سے مونا کر کے دکھایا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر اس کی ہولناکیوں سے متنبہ ہو جائے فرماتا ہے کہ انسان کو دیکھو راحت اور آرام کی زندگی گزارتے گزارتے اگر کسی وقت تکلیف آجائے تو جھٹ مایوس و ناشکرا ہو جاتا ہے مگر رنج و تکلیف کے اسباب پر غور نہیں کرنا کہ کن اعمال کی پاداش میں اسے یہ تکلیف پیش آئی ہے۔ الٹا خداوند تعالیٰ کو بدنام کرنا شروع کر دیتا ہے کہ اس نے ہماری قسمت میں یہ تکلیف اور یہ رنج لکھ رکھا تھا۔ پھر دیکھو کہ اگر تکلیف اٹھا کر فضل ایزدی شامل حال ہو جائے تو پھر بھی خدا کو بھول جاتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ اس نے میرا قصور معاف کر دیا ہے اور اپنی رحمت سے نوازا ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کیا میں نے وہ کیا حتیٰ کہ تکلیفوں کے بادل چھٹ گئے۔ اگر عالم رنج میں وہ مایوس اور ناشکر گزار تھا تو آج عالم راحت میں وہ غرور اور خوشی کے مارے آپے سے باہر ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم ہیں وہ باہمت افراد جو حد اعتدال پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور اس سلسلے میں اگر ان کو کوئی تکلیف پیش آتی ہے تو اس پر صبر و استقلال سے کام لیتے ہیں اور ہمیشہ ہی نیک عمل کرتے ہیں صرف یہی طبقہ ہے جو مغفرت خداوندی اور اجر و ثواب کا مستحق ہے۔ اب پیغمبر خدا کو خطاب ہوتا ہے کہ لوگ کئی قسم کے ہیں کوئی خدا سے خائف ہے کوئی بالکل نڈر کسی کو معاوی کی فکر، کوئی معاش کا متلاشی۔ پس آپ کو چاہئے کہ ان لوگوں کی باتوں پر نہ جائیں جو بصیرت کی آنکھیں کھو بیٹھے ہیں اور نہ ان کی خاطر اپنے آپ کو فکر و غم میں ڈالیں۔ آپ کو صرف ان متلاشیان حق کی فکر ہونی چاہئے جن کی فطرت سلیم ہے اور طبع درست بعض کج بحث کہیں گے کہ اب

شکر
حسب
صنی
نبی
امین
صادق
بی اثر
توضی
تعمد
محبت
قام الایمان
نجمی
بیم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
بجنتی
طس
مریض
منظف
یین
اولی
مربیل
ولی
مدیر
میتین
ممدون
طیب
ناصر
منصور
یصباح
ایم

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عاد
خاتم
جبر
مذہب
لیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
شہید
خاتم الزمان
کبیر
کبیر
یقین
فی اللہ
ناظر
ظاہر
احمد
اقل
رسول
الرحمة
مطہر
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الزمان

وعظ و نصیحت پر کان نہ دھرے اور صرف اتنا کہا کہ اے نوح! تجھے ہم پر کیا فوجیت ہے آخر تو بھی تو ہم جیسا ایک انسان ہے اگر تجھے پیغمبر بھی مان لیا جائے تو کیا فائدہ! جو لوگ تم پر ایمان لائے ہیں وہ اکثر ہم میں سے نہایت ذلیل طبقہ کے لوگ ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ لوگو! یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ خداوند عالم نے مجھ پر رحم فرمایا ہے اور اپنا فضل کیا ہے کہ نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اگر تم اس کی رحمت سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے تو کوئی تمہیں اس کے لئے مجبور بھی نہیں کرتا۔ باقی رہا یہ کہ میں تم سے مال و دولت کا خواہاں ہوں سو یہ بات نہیں میں تو اپنی مزدوری خدا ہی سے طلب کرتا ہوں اور تمہارے کہنے پر ان لوگوں کو جو میرا ساتھ دے رہے ہیں میں اپنے ہاں سے دور بھی نہیں کر سکتا اور یقیناً وہ اپنے رب کی ملاقات سے شرف اندوز ہوں گے۔ البتہ تم ایک جاہل قوم ہو کہ کسی سے متمتع نہیں ہوتے۔ سنو! پیغمبر نہ تو خدا کے خزانوں کا مالک ہوتا ہے کہ جسے چاہے روزی دے اور جس سے چاہے چھین لے اور نہ پیغمبر کو خدا کے علوم غیبی کی کلی خبر ہوتی ہے۔ ہاں خدا سے اپنی مرضی سے جتنا چاہے سکھا دے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ نبی کو عام مخلوقات سے بہت زیادہ علم ہوتا ہے۔ نیز پیغمبر فرشتے بھی نہیں ہوتے انسانوں جیسے انسان ہوتے ہیں مگر انسانیت کے پورے نمونے کامل بشر کہ فرشتے بھی تعظیم کرتے ہیں۔ نبی کو صرف خدا پیارا ہوتا ہے اور وہ انسان جو خدا کو مانیں اس کے احکام پر چلیں اور نیکو کار ہوں خواہ دنیا داروں کی نظر میں ان کی کوئی وقعت نہ ہو۔ مگر نبی کو وہ بہت عزیز ہوتے ہیں۔ نوح علیہ السلام کی قوم نے ان تمام باتوں کو سنا اور جب کوئی بات بن نہ آئی تو کہنے لگے اے نوح! تو ہم سے بحث مباحثہ کرتا ہے ہم تنگ آچکے ہیں جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے کر گزر ہم تیری بات ماننے کو کسی طرح تیار نہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ بھلے لوگو! نافرمانی کے نتائج و عواقب میں اگر خدا نے تمہیں تباہ و برباد کرنے کی ٹھان لی تو پھر تمہیں کوئی بچا نہیں سکتا۔ تم خدا کو ہرگز ہرا نہیں سکتے۔ پھر اس قدر بے باکی کا اظہار کیا معنی؟ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے دل گناہ و سرکشی کی وجہ سے سیاہ ہو چکے ہیں اور ان پر مہر کر دی گئی ہے۔ اب میں تمہیں ہزار نصیحت کروں تم میرا کہا نہیں مانو گے۔ مگر یاد رکھو سب کا پیدا کرنے والا اور حفاظت کرنے والا وہی خدا ایکانہ ہے اور بالا آخر ایک دن اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تم یقین کرو کہ میں جو احکام تمہیں سنانا ہوں وہ من گھڑت نہیں ہوتے اگر کوئی شخص ایسا

شکور
حسین
صنی
نبی
امین
صادق
بی
توفیق
مطہر
محبوب
قام
مطہر
مطہر
عند اللہ
کامل
حافظ
زین
حجیم
مجتبی
طہر
مطہر
مطہر
لین
اولی
مذہب
مذہب
مذہب
طہر
ناصر
منصور
مضاح
امیر

حجرات - قریشی - مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - حمزوی - عابدی - شامی - رشید - نبی - داغ - شایب - تہذیب - مطہر - حمزوی

رب کی جانب سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے اپنے ہاں سے مجھے رحمت عطا کی ہو تو پھر اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو مجھے اس کی گرفت سے کون چھڑائے گا سو تم تو میرا نقصان ہی کر رہے ہو اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشانی ہے سو تم اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں جلد عذاب آپکڑے گا۔ اس پر بھی انہوں نے اس کی کوئیں کاٹ ڈالیں سو صالح نے کہا کہ تم اپنے گھروں میں تین دن اور عیش کر لو یہ وعدہ ہے جس میں بالکل جھوٹ نہیں۔ پھر جب ہمارا حکم آپنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالح کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا بیشک تمہارا رب ہی تو انا اور غالب ہے اور ان ظالموں کو ایک زور کی آواز نے آپکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ گویا وہ کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے یاد رکھو کہ قوم ثمود نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا تھا۔ سن رکھو کہ قوم ثمود کے لئے اللہ سے دوری ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں قوم عاد کے حالات تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تقریباً دو ہزار سال پہلے یہ قوم گزر چکی تھی۔ ان کی زندگی سے جو سبق آموز پہلو حاصل ہوتا ہے۔ وہ قرآن نے بیان کیا ہے اب اس قوم کے بعد قوم ثمود کا دور دورہ ہوا۔ ثمود کے سیاسی حالات بالکل نامعلوم ہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ شمالی عرب کی ایک زبردست قوم تھی۔ فن تعمیر میں عاد کی طرح ان کو بھی کمال حاصل تھا۔ پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنانا۔ پتھروں کو تراش تراش کر عمارات و مقابر تیار کرنا اس قوم کا خاص پیشہ تھا۔ یہ یاد گاریں اب تک باقی ہیں۔ سورۃ اعراف میں پہلے گزر چکا ہے کہ ”اے ثمود! خدا نے تمہیں عاد کے بعد جانشین بنایا“ ثمود کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے کا زمانہ تھا۔ یوں سمجھو کہ ۱۲۰۰ سے ۱۸۰۰ قبل از مسیح کے قریب ان لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ وہ لوگ خدائے واحد کی پرستش کو چھوڑ کر ستاروں کے مادی ہیکلوں کے سامنے سر جھکاتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ سنو! اللہ کی عبادت کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرو۔ جو کچھ کر چکے ہو اس پر چاہئے کہ ندامت و پشیمانی کا اظہار کر کے تائب ہو جاؤ۔ خدا سے بخشش طلب کرو۔ مگر انہوں نے وہ آباؤ اجداد کی تقلید میں اندھے ہو چکے تھے وہ پیغمبر کی موحدانہ تعلیم

شکرت
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
ایمن
صادق
بی التوبہ
نقضی
نقضی
محببت
قائم الایمان
بکلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرفی
مفنی
لیین
لونی
مزیل
ولی
مدین
میتین
ممدین
طبت
ناصر
متمود
بصباح
امر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جود
مذموم
قلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
براج
سید
خام الزیل
کیم
کریم
نیم
فی لوت
باون
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
طبع
میتین
طبی
مفلوم
قوی
رسول

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
صادق
قائم
جولہ
مذمو
خلیل
تربیت
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزمان
کیم
کریم
نبی
تاریخ
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
معلوم
قوی
رسول

آکر رہے گا جو کسی طرح ٹلنے والا نہیں۔ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ
مغموم ہوئے اور ان کی وجہ سے تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ دن بڑا ہی سخت ہے اور
ان کی قوم کے لوگ دوڑنے دوڑے ان کے پاس آئے اور اس سے پہلے بھی وہ برے کام
کرنے کے عادی تھے لوط نے کہا کہ لوگو! یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے پاکیزہ تر ہیں
ان سے نکاح کر لو۔ خدا سے ڈرو اور مجھے مہمانوں کے معاملہ میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں
کوئی آدمی بھی نیک بخت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری بیٹیوں کی
ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ لوط نے کہا
اے کاش! مجھے تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑ
پاتا۔ فرشتوں نے کہا اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ ہرگز تم تک
نہیں پہنچ سکیں گے۔ سو تم کچھ رات رہے اپنے اہل و عیال کو لے کر چل دو۔ اور تم میں
سے سوائے تمہاری بیوی کے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے بات یہ ہے کہ جو عذاب اوروں
پر نازل ہونے والا ہے وہی اس پر نازل ہوگا۔ اُس کے وعدہ کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب
نہیں۔ پھر جب ہمارا حکم آپہنچا ہم نے اس بستی کو اوپر تلے کر دیا اور اس پر لگاتار پتھر کے
کنکر برسائے۔ جن پر تمہارے رب کی طرف سے نشان کئے ہوئے تھے۔ اور یہ جگہ ان
ظالموں سے کچھ دور بھی تو نہیں۔

شرح :- شہود کی ہلاکت کے بعد قوم لوط کی باری آئی۔ جن فرشتوں کو مامور کیا گیا تھا
کہ وہ قوم لوط کو تباہ کریں وہ جاتے جاتے پہلے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ہاں فرود
ہوئے کیونکہ وہ آپ کے نام خداوند کریم کی جانب سے ایک بشارت اور پیغام سلام لائے
تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ضیافت کی اور پکھڑے کا بھنا ہوا گوشت دستر
خوان پر لا حاضر کیا۔ آپ کو کیا معلوم تھا کہ یہ فرشتے ہیں اور کھانا نہیں کھایا کرتے۔ انہوں
نے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے تو آپ دل ہی دل میں ڈرنے لگے کہ کیا معاملہ ہے وہ
بھی سمجھ گئے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کچھ خائف سے ہو گئے ہیں کہنے لگے کہ آپ بے
خوف رہئے ہمیں قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے اور آپ کو ہم نے صرف یہ پیغام دیا ہے
کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صاحبزادہ عطا کرنے والا ہے جس کا نام اسحق ہو گا اور اس کا ایک بیٹا
یعقوب نامی ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی بھی پاس کھڑی تھیں۔ کہنے لگیں

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
مستعد
محب
قام الا
تجلی
کلم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحم
مجتبی
طس
مرنظ
مضط
یین
اوی
مزیل
دی
مدیر
متین
مدین
طیب
ناصر
منصور
مصباح
امر

آخند
رسول
الملاحم
شهيذ
شهير
عادل
فانم
جول
مذعو
خليل
قريب
مطهر
مذكر
مبشر
مكرم
مكرم
مينر
سراج
سيد
فام الزيل
حكيم
كريم
نير
في لوت
باين
ظاير
اخند
اقل
رسول
الرحمة
مطيع
مين
سنت
معلوم
قوي
رسول الزنا

حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کو سمجھایا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدائے یگانہ کی عبادت کرو۔ بت پرستی اور شرک صریح نا انصافی ہے اور غضب الہی کا موجب نیز لین و دین اور کاروبار تجارت میں لوگوں سے ماپ تول اور وزن میں کمی نہ کرو۔ کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو خدا کے ہاں عذاب الیم کے مستوجب قرار دیئے جاؤ گے۔ آپ نے فرمایا اے قوم! لوگوں کو پورا پورا مال دو۔ ان کے حقوق غضب نہ کرو۔ کسی سے بے انصافی نہ کرو۔ ملک خدا میں فساد نہ پھیلاؤ ناجائز جدوجہد کو چھوڑ کر حرام سے بے تعلق ہو کر کاروبار میں جو کچھ بچ رہے خدا نے اس میں تمہارے لئے برکت رکھی ہے۔ مگر جذبہ ایمان مفقود ہو جائے تو پھر نیک عمل کی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی۔ قوم اکھڑ تھی ان پر ناصح نے کوئی کام نہ کیا۔ وہ کج بخشی میں پڑ گئے اور کہنے لگے کہ اچھی عبادت ہمیں سکھاتے ہو کہ ہم اپنے مملوکہ مال و دولت میں تصرف نہ کر سکیں پھر ہمارا معاملہ بھی ایک ایسی قوم سے ہے جو دشمن ہے۔ ان سے رو رعایت کیا معنی؟ آپ تو فی الواقع بڑے ہی بردبار اور سعادت مند ہیں کہ دشمنوں کے ساتھ بھی بھلائی کرنے کو کہتے ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تمام باتیں مجھے ذہن نشین کرا دی ہیں اور مجھ پر اپنا فضل و کرم کیا ہے۔ میں تو تم سے کہتا ہوں اس پر خود عامل ہو۔ میرا مدعا تو صرف اس قدر ہے کہ دنیا میں تمہارے اخلاق کی اصلاح ہو جائے اور آخرت کے عذاب سے بچ جاؤ۔

آپ نے قوم کو سمجھایا کہ ضد نہ کرو۔ میں پیغمبر خدا ہوں۔ میری مخالفت نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذاب حضرت نوح، حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی قوموں پر آیا تھا وہی تم پر آجائے اور تم ملیا میٹ ہو کر رہ جاؤ۔ ابھی کل کی بات ہے کہ لوط کی قوم انہی نافرمانیوں کی وجہ سے برباد ہوئی۔ پس تم اپنے گناہوں کی بخشش خدا سے طلب کرو۔ توبہ کرو کہ وہ خدا سے رحیم تم پر رحم کرے۔ انہوں نے نہایت گستاخانہ جواب دیا کہ اے شعیب! تیری فلاسفی ہماری سمجھ میں نہیں آتی تو دراصل ہماری قوم کا ایک بڑا ہی کمزور فرد ہے۔ اگر قبیلہ داری کا معاملہ نہ ہوتا تو ہم تجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر چکے ہوتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے جواب میں کہا کیا میرا قبیلہ تمہاری دانست میں خدا سے زیادہ لائق عزت ہے۔ افسوس! تم نے خدا کے فرمانوں کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ جاؤ تم

شکور
حسب
ضنی اللہ
حسب اللہ
ایمن
صادق
بی التوب
نوفی
مقتصد
محب
فام الا
خارج
کیم اللہ
عید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحم
محبی
طس
مظن
مظن
سین
اوتی
مزمیل
دی
مدیر
مبین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
یصاح
امر

اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں اپنی جگہ کام کرتا ہوں۔ سچے جھوٹے کا فیصلہ ایک دن خدا کرے گا۔ اس وقت تمہیں اپنی نافرمانی کا احساس ہوگا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ جب حضرت شعیب علیہ السلام کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو بالاخر ہم نے اس نافرمان قوم کو تباہ کر دیا۔ عذاب سے بچنے تو صرف حضرت شعیب علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے دیگر مومن اور یہ کتنا عبرت ناک انجام ہے۔

ترجمہ آیات ۹۶-۱۰۹:- ہم نے موسیٰ کو اپنے معجزات دے کر اور دلیل روشن سے بہرہ مند کر کے بھیجا۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی جانب سوائیوں نے فرعون ہی کی بات مانی حالانکہ فرعون کی بات صحیح تو تھی نہیں۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور انہیں دوزخ میں جاتا رہے گا برا ہے وہ گھاٹ جس پر وہ اتریں گے اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی ہے اور قیامت کے دن بھی پیچھے لگی رہے گی۔ برا انعام ہے جو ان کو دیا گیا ہے۔ یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم آپ کو سناتے ہیں ان میں سے بعض تو موجود ہیں اور بعض مٹ چکی ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا سو ان کے وہ معبود جن کو وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے ان کے کچھ کام نہ آسکے جب تیرے رب کا حکم آپنچا اور انہوں نے ان کو ہلاکت میں ڈالا۔ آپ کے رب کی پکڑ ایسی ہوتی ہے کہ جب وہ بستیوں کو عذاب میں پکڑتا ہے در آنحالیکہ ان کے رہنے والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔ یقیناً اس بات میں اس شخص کے لئے ایک عبرت ہے جو عذاب آخرت سے ڈرے وہ یہ دن ہے جس میں سب لوگوں کو اکٹھا لیا جائے گا اور یہی وہ دن ہے جس میں سب کو خدا کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اور ہم تھوڑی مدت کے لئے اس کو ملتوی کئے ہوئے ہیں۔ جس روز وہ آجائے گا کوئی تنفس بھی اس کی اجازت کے بغیر بات نہ کر سکے گا۔ پھر ان میں بعض لوگ بد بخت ہوں گے اور بعض نیک بخت۔ سو وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں رہیں گے ان کو وہاں چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں۔ مگر جو تمہارے پروردگار کو منظور ہو بلاشبہ تمہارا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور وہ لوگ جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین

الصبور
الرشيد
الوارث
الباقي
اليدح
البارئ
النور
التابغ
الغني
المغني
الجامع
المقسط
ملك
الملك
الزود
الغفور
المتقن
التراب
التراب
المتعالي
الواحي
الباين
القادر
الاجد
الاول
الوحيد
المقدم
المقدر
القادر
الضمد
الوحيد
الخالق
البارئ
المتين

الواحي
الرزاق
الفتاح
العليم
الصابغ
البارئ
النور
التابغ
المعزي
المدل
الشيخ
البيد
الملك
الغفور
المتين
الواحي
الباين
القادر
الاجد
الاول
الوحيد
المقدم
المقدر
القادر
الضمد
الوحيد
الخالق
البارئ
المتين

الواجد - الواحد القويم - الميت المتين - الوحي - المتين - الوكيل - الباعث - المتين

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيدٌ
عَادِلٌ
خَائِمٌ
جَوْلَا
مَدْعُو
عَلِيلٌ
قَرِيبٌ
مَطْمَئِنٌّ
مَذْكُورٌ
مَبْتَرٌ
مُكْتَرَمٌ
مُنْتَمِ
مَنْتَرٌ
بِرَاجِ
سَبِيدٌ
خَامُ الزَّيْلِ
مَكِينَةٌ
كَلِيمٌ
يَنْتَمِ
نَبِيٌّ لَوْحَةٌ
نَابِلٌ
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْبَعٌ
مَسِينٌ
مَقْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

تمام اعمال سے باخبر ہے۔ سو جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں حق پر قائم رہئے اور حد سے تجاوز نہ کرنا یقیناً تم جو کچھ کرتے ہو خدا سے دیکھتا ہے اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکو جو ظالم ہیں ورنہ تمہیں بھی آگ آلیٹھے گی اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ پھر تمہیں کوئی مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں اور رات کی چند ساعتوں میں نماز پڑھا کیجئے یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ ذکر کرنے والوں کے لئے یہ ایک طرح کی نصیحت ہے اور صبر سے کام لیجئے کہ اللہ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ سو کیوں نہ تم سے پہلے زمانوں میں ایسے عقلمند ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے بجز چند لوگوں کے جن کو ہم نے ان میں سے عذاب سے بچا لیا تھا اور جو لوگ ظالم تھے وہ انہیں باتوں کے پیچھے لگے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ مجرم تھے۔ اور آپ کے رب کا یہ دستور نہیں کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کر دے حالانکہ ان کے رہنے والے نیکو کار ہوں اور اگر آپ کا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی جماعت کر دیتا اور اب وہ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے۔ مگر جن پر آپ کا رب فضل کرے اور اس واسطے ان کو پیدا کیا ہے اور آپ کے رب کی بات پوری ہو کر رہے گی کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے پر کروں گا اور پیغمبروں کے تمام وہ قصص جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں ان سے آپ کے دل کو مضبوط رکھتے ہیں اور ان قصوں میں آپ کے پاس جو بات پہنچی وہ سچی ہے اور مومنوں کے لئے نصیحت اور عبرت ہے۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو ہم اپنا عمل کر رہے ہیں اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں اور آسمانوں کے اور زمین کے غیب اللہ ہی کو معلوم ہیں اور ہر بات اسی کی طرف لوٹے گی سو آپ اسی کی عبادت کیجئے اور اسی پر بھروسہ رکھئے جو کچھ آپ کر رہے ہو آپ کا رب اس سے بے خبر نہیں۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ جب دنیا میں ہر طرح کا اندھیرا تھا۔ انسان خدا کو بھول چکا تھا اور اس کی جگہ اشجار و اجار کی عبادت ہونے لگی تھی ظلم و فساد کا دور دورہ تھا تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور خلقت کی ہدایت کے لئے اسے ایک کتاب دی۔ چاہئے تھا کہ کوئی شخص اختلافی صورت پیدا نہ کرنا اور سب کے سب ایک راہ پر لگ جاتے مگر ایسا نہ ہوا۔ لوگوں نے مختلف راہیں پیدا کیں اور تعلیمات کتاب کو بالکل رائیگاں

شکور
حسب
ضی اللہ
ضی اللہ
ایمیں
صادق
بی انور
توضی
تفہیم
مجتب
قام الا
تجلی
بکم اللہ
عید اللہ
کامل
حافظ
رؤف
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مرنظہ
مطہ
مضیع
سین
انور
مزیل
دی
مذہب
متین
معدن
طیب
ناصر
مصور
مضاج
ایر

سورة یوسف ۱۲

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۶:- یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔ ہم اس قرآن کے ذریعہ سے جو ہم نے آپ کی طرف بھیجا ہے آپ کو ایک بہترین قصہ سناتے ہیں اور آپ اس سے پہلے یقیناً بے خبر تھے۔ جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا "ابا! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ باپ نے کہا بیٹا اپنے خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان کرنا ورنہ وہ تمہارے ساتھ کوئی چال چلیں گے کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور اس طرح تمہارا رب تمہیں برگزیدہ کرے گا اور تمہیں خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمتیں پوری کرے گا۔ جس طرح اس نے اس سے پہلے تمہارے دادا ابراہیم اور اسحق پر پوری کی تھیں۔ تمہارا رب یقیناً سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

شرح:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مکہ میں تھے علمائے یہود و مشرکین عرب کے بڑے بڑے فضلاء آپ کی تعلیمات اور قرآن پاک کے مضامین کو پرکھ رہے تھے کہ نہ معلوم چند یہودی علماء کو کیا سوچھی کہ انہوں نے مشرکین سے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ بنی اسرائیل کس طرح شام سے مصر کو منتقل ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ کیا ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ ایک دیرینہ قصہ ہے ان ان پڑھوں کو کیا خبر اور اگر معلوم ہو گا تو بس سنی سنائی باتیں۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا تو قرآن پاک کی یہ چند آیتیں جو سورۃ یوسف کے نام سے موسوم ہیں نازل ہوئیں۔ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا تمام قصہ من و عن بیان کیا گیا ہے اور اختصار اور ایجاز کے باوجود تمام موٹی موٹی باتیں اور سبق آموز پہلوؤں پر حقائق و معارف کے دریا بہاویے

احمد
رسول
الملائم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جواد
مذمو
تلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مستتر
مستتر
منیر
سراج
سید
خام الزیل
نکیمہ
کسیر
یتیم
نبی الوحی
بابین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
صن
مفہوم
قوی
رسول

دیکھا تو اس کی عظمت کی قائل ہو گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہنے لگیں اللہ کی پناہ
یہ شخص بشر نہیں یہ تو ایک قابل عزت فرشتہ ہے۔ عزیز کی بیوی کہہ اٹھی کہ یہی تو وہ ہے
جس کے معاملہ میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں بیشک میں نے اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہا
مگر وہ بچا رہا اور اگر میں جو کچھ اس کو حکم دوں گی وہ اسے نہ کرے گا تو اسے قید کر دیا جائے
گا اور رسوا و ذلیل ہو گا۔ یوسف نے دعا کی کہ خدایا! جس امر کی طرف یہ مجھے دعوت دیتی
ہے اس سے تو مجھے قید خانہ زیادہ عزیز ہے اور اگر تو نے اس کے مکر و حیلہ کو مجھ سے نہ
روکا تو میں اسی کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں جا شامل ہوں گا۔ سو اللہ نے اس
کی دعا قبول کر لی اور اس سے ان کے مکر و حیلہ کو دفع کر دیا بیشک اللہ ہر بات کو سنتا اور
جانتا ہے۔ پھر جب انہوں نے سب نشانیاں دیکھ لیں تو ان کو یہی بات سو جھی کہ یوسف کو
ایک وقت تک قید کر دیں۔

سرخ:۔ ایسی بات بھلا کب چھپنے والی تھی کہ بجلی کی طرح شہر میں پھیل گئی عورتوں میں
چرچے ہونے لگے کہ دیکھو عزیز مصر کی عورت نے اپنے غلام سے مطلب براری چاہی۔
کتنی بری بات ہے۔ وہ اس کی محبت میں کیسی دیوانی ہو چکی ہے اور یقیناً یہ ایک بڑی
غلطی ہے جس کی وہ مرتکب ہوئی ہے۔ آخر زلیخا کو بھی کسی نے آکر سنایا کہ شہر میں
عورتیں مجھے اس طرح برا بھلا کہہ رہی ہیں۔ کہنے لگی ایک وقت کا کھانا میرے ہاں آکر
کھائیں چنانچہ ایک وقت مقرر پر سب عورتوں کو بلایا گیا۔ بات چیت کے بعد کھانا لایا گیا
اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک چھری دے دی ادھر حضرت یوسف علیہ السلام سے جو
پس پردہ بٹھائے گئے تھے کہہ دیا کہ ذرا ان کے سامنے تو آؤ۔ وہ سامنے آئے عورتیں
ششدر رہ گئیں اور سراسیمگی کی حالت میں چھریاں اپنے ہاتھوں پر چلانے لگیں۔ کہنے
لگیں ہونہ ہو یہ تو کوئی فرشتہ ہے۔ بھلا بندہ! ایسا حسین و جمیل؟ اب زلیخا بھی بولیں اور
کہنے لگیں یہ وہی ہے جس کے معاملہ میں تم مجھے مطعون کر رہی تھیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ
میں نے اسے پھسلانا چاہا تھا مگر اس نے عفت کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ پھر بھی اگر میرا حکم
نہیں مانے گا تو یقیناً میں اسے قید کرادوں گی اور ذلیل و رسوا کروں گی حضرت یوسف علیہ
السلام بھی یہ باتیں سن رہے تھے۔ بولے خدایا! جس فعل شنیع کی طرف مجھے بلایا جا رہا ہے
اس سے تو قید خانہ کہیں بہتر ہے۔ خدایا! تو ہی مجھے بچاؤ۔ اگر تو نے نہ بچایا تو میں ان کے

شکور
حلیہ
ضی اللہ
فی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
تعمد
محبت
قال اللہ
بالحق
بکرم اللہ
عند اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
شاہ
مجتبی
طنس
مرفض
مستطع
لیین
انفی
مزیل
دی
مدیر
میتین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
مفاح
ایر

جو ایمان لے آئے ہیں اور پرہیزگار رہے ہیں۔ اس سے بھی کہیں اچھا ہے۔

شرح :- چنانچہ ساتی نے جا کر یہ پیغام سنایا۔ بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ جاؤ آپ کو میرے پاس لاؤ قاصد خدمت اقدس میں بصد احترام حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ پہلے جا کر یہ پوچھ آؤ کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا جنہوں نے ہاتھوں کو کاٹ لیا تھا بادشاہ نے عورتوں کو بلا کر پوچھا تو وہ کہنے لگیں۔ خدا کی قسم! ہم نے اس میں کوئی عیب نہیں پایا۔ زلیخا دل ہی دل میں ڈری کہ آخر سچ تو ظاہر ہو ہی گیا۔ بے ساختہ بول اٹھی میں نے ہی اسے ورغلا لیا تھا۔ وہ بے گناہ اور سچا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ یہ روش اس واسطے اختیار کی کہ عزیز مصر کو معلوم ہو جائے کہ جس گھر کا مجھے امین بنایا گیا تھا اس میں میں نے کوئی خیانت نہیں کی اور یہ کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ خیانت کرنے والے کبھی راہ ہدایت اور تائید ایزدی حاصل نہیں کر سکتے پھر آپ نے کسر نفس کے طور پر فرمایا کہ میں اس بات سے کچھ تقاضا نہیں چاہتا۔ بندہ بشر ہوں نفس ساتھ لگا ہوا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اس کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ جب آپ شاہ مصر کے پاس گئے تو وہ آپ کے حسن اور خدا واد لیاقت کو دیکھ کر آپ پر فریفتہ ہو گیا اور آپ کو اپنے دربار میں بلند ترین مرتبہ عطا کیا اور اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۳۰ برس تھی۔ آپ نے تقرر کے بعد ہی ملک کی آمدنی کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا اور آنے والے قحط کا انتظام کرنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام ملک پر متصرف ہو گئے۔ درحقیقت یہ آپ کی ایمانداری اور فہم فراست کا نتیجہ تھا۔ خدائے تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ اپنے فرمانبرداروں کو اس طرح دنیا میں عزت بخشاتا ہے اور آخرت میں اس سے بڑھ چڑھ کر اجر عطا کرتا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۸-۶۸ :- یوسف کے بھائی آئے اور آپ کے پاس حاضر ہوئے

آپ نے انہیں پہچان لیا مگر وہ نہ پہچان سکے۔ اور جب یوسف انہیں ساز و سامان کے ساتھ تیار کر چکا تو ان سے کہا کہ تم اپنے باپ کے پاس سے بھائی کو بھی میرے پاس لانا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں باپ بھی پورا پورا اورتا ہوں اور خوب مہمان نواز بھی ہوں۔ اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو تمہیں میرے ہاں سے غلہ نہ ملے گا اور نہ تم میرے قریب آنا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے باپ کو اس کے متعلق ترغیب دیں گے اور یہ کام ضرور کریں گے اور اپنے ملازموں سے کہہ دیا کہ ان کی پونجی ان کے سامان میں رکھ دو تاکہ

آخرد
رسول
الملاح
شہید
شہید
عادل
خاتم
جول
مذمو
لیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مترجم
مترجم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
مکرم
نیک
نبی الوتہ
باطن
ظاہر
آخرد
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہر
مین
حق
مفلوم
قوی
رسول الزما

اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر اسلام اور شارع اسلام کا نام بدنام کر رہے ہیں اور "برعکس
نہند نام زنگی کافر" والا معاملہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان من حیث القوم دیگر
اقوام کی نظروں میں حقیر و ذلیل ہیں اسلام کی سب سے پہلی شرط توحید کا دل و جان سے
قائل ہونا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے اس کے ساتھ شرک سے کلی طور پر مجتنب رہنا اور
اس کے قریب تک نہ پھلکنا ہے۔ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا ہے تو اسے سب سے پہلے
کلمہ توحید بایں الفاظ پڑھایا جاتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی اضطراب و
اضطراب کی حالت اور محبت و گفتگی کے عالم میں انسان کو حق نہیں کہ وہ بجز خدا کے کس
ہستی کی طرف ملتفت ہو۔ وہی سب کا معبود مطلق وہی سب کی حاجات کو پورا کرنے والا اور
وہی سب کی پریشانیوں کو دور کرنے والا ہے خدا کی مخلوق میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی
معبود نہیں بلکہ ایک رسول اور پیغام رساں ہیں۔ جن کے ذریعے تعلیمات الہی عوام تک
پہنچائی گئیں۔ پس جب سب سے بڑا کسی کا قبلہ حاجات نہیں بن سکتا تو پھر کسی اور کی کیا
مجال ہے مگر افسوس اور صد افسوس کہ مسلمان ان تعلیمات کو بالکل بھول گئے ہیں اور
مشرکین عرب کے قدم بقدم چلے جا رہے ہیں۔ اعاذہا اللہ ان لوگوں کو خدا کے عذاب
سے مطلق ڈر نہیں لگتا۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ آپ تمام
اہل جہان کو سنا دیں کہ اللہ کی ذات تمام نقائص سے مبرا اور پاک ہے میں کسی ہستی کو اس کا
شریک نہیں سمجھتا۔ میری راہ توحید و اخلاص کی راہ ہے۔ میں خدا ہی کی طرف سب کو
پکارتا ہوں اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میں اور میرے ساتھی حق و صداقت پر ہیں اس
کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کے اسوہ حسنہ پر کوئی
شخص کار بند نہ ہو تو اس میں نہ تعلیمات کا کوئی قصور ہے نہ خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
قصور ہے بلکہ اس کا جس نے نہ مانا اور اگر مانا تو عمل پیرا نہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پہلے بھی متعدد رسول آچکے ہیں مگر بہت ہی کم لوگ ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوئے۔
اگر یہی بات اب بھی ہو تو اس میں کوئی تعجب نہیں۔ سب سے آخر میں بتایا ہے کہ نافرمان
اقوام کے قصے بیان کرنے سے سب سے بڑا مقصد عقلمندوں کو درس عبرت دینا ہوتا ہے۔
چنانچہ اس قصہ یوسف میں کوئی ایسی بات نہیں جو جھوٹی ہو اور کتب سابقہ کے منافی ہو۔

شکر
حسبنا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی اللہ
توفی
مصدق
مجتب
قال الا
نبی اللہ
کلیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مظہر
مظہر
مظہر
سین
اوی
مذہب
ذلی
مدیر
مبین
ممدن
طبت
ناصر
منصور
یضاح
ایر

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَمِيرٌ
عَادِلٌ
قَاتِمٌ
جَدَلٌ
مَذْعُومٌ
قَلِيلٌ
قَرِيبٌ
مَطْمَئِنٌّ
مَذْكُورٌ
مَبْتَرٌ
مُكْتَرَمٌ
مُحْتَرَمٌ
مَنْبِيٌّ
بِرَاحِ
سَبِيحٌ
قَامَ الرَّسُولُ
تَكْبِيْرُهُ
كَرِيْمٌ
بَيْتُهُمْ
بِنِي الرَّسُولِ
بَابِيْنٌ
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْمَعٌ
مَبِيْنٌ
حَقٌّ
مَعْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرَّسُولِ

تک کسی شیطان کی رسائی نہیں شہاب ثاقب اور ددار تارے اس دفتر کے چوکیدار ہیں جب شیطان کوئی خبر پانے کی خاطر اندر گھستا ہے تو وہ اس کی تواسخ کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں الغرض آسمانی بھید اور وہاں کی باتیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر انسان تک نہیں پہنچ سکتیں دوسری دلیل زمین کی سطح کو ہموار بنا دینا ہے۔ تیسری دلیل ابراہانہ والی ہواؤں کا پیدا کرنا، مینہ برسانا اور مخلوقات کو اس سے فائدہ پہنچانا ہے۔ یہ بھی کسی انسان کے بس کی بات نہیں چوتھی دلیل یہ ہے کہ خدا کے مقابلہ میں کسی چیز کو ثبات نہیں کوئی لاکھ فرعون ہو مگر اسے ایک دن مرنا ہے کوئی لاکھ شداد ہو مگر آخر اسے یہ خاک ہونا ہے اور بالآخر عاجزانہ طور پر ایک دن ہمارے روبرو اسے پیش ہو کر اپنے عجز و انکسار کا اعتراف کرنا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۶-۴۴:- تحقیق ہم نے انسان کو کالے، سڑے ہوئے، کھنکنے

گارے سے پیدا کیا ہے۔ اور اس سے قبل ہم جنوں کو آتش سوزاں سے پیدا کر چکے ہیں۔ اور جس وقت تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں کالے، سڑے ہوئے، کھنکنے گارے سے ایک بشر کو پیدا کرنے کو ہوں۔ سو جب میں اس کو بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ پس تمام کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ خدا نے پوچھا کہ اے ابلیس! تجھے کیا ہو گیا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل نہیں ہوا۔ اس نے کہا یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ میں ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے کالے سڑے ہوئے، کھنکنے گارے سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا تو یہاں سے نکل جا تو بلاشبہ مردود ہے۔ اور تجھ پر قیامت تک کے لئے لعنت ہے۔ اس نے کہا اے میرے رب! مجھے اس دن تک مہلت دیدے۔ جب (مردے) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے۔ فرمایا اچھا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ قیامت کے دن تک اس نے کہا پروردگار جیسے تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ان کو دنیا میں (گناہ) آراستہ کر کے دکھاؤں گا اور ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ سوا ان کے جو تیرے مخلص بندے ہوں۔ فرمایا مجھ تک پہنچنے کا یہی سیدھا راستہ ہے۔ میرے بندوں پر یقیناً "تیرا بس نہیں چلے گا۔ ہاں گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرنے لگے۔ تو ہتم بلاشبہ ان سب کے وعدہ کی جگہ ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر ایک دروازے

شکور
حَسْبُ
صَبِيْ
صَبِيْ
أَمِيْنٌ
صَادِقٌ
بِيْ
تَضَعِي
تَضَعِي
مَجْنُوْنٌ
قَامَ الرَّسُولُ
تَكْبِيْرُهُ
كَرِيْمٌ
بَيْتُهُمْ
بِنِي الرَّسُولِ
بَابِيْنٌ
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْمَعٌ
مَبِيْنٌ
حَقٌّ
مَعْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرَّسُولِ

بِحَارِ مِرَارٍ. قَرِيْبِيٌّ. مُصْرَبِيٌّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَمُوْدِيٌّ. عَمَّاقِبٌ. سَامِيْدٌ. رَشِيْدٌ. بَشِيْرٌ. دَاخِ شَابٌ. مَهْدِيٌّ. سَبِيْحٌ. حَمُوْدِيٌّ

آخند
رسول
اللام
مشید
شیر
عادل
فائم
جول
مدمو
خلیل
قیب
مظہر
مذکر
مبشر
مختار
مختار
مبشر
سراج
سید
فام الرسول
کیم
کیم
نیب
نیب
طاہر
اندر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حقی
مفلوم
قوی
رسول

نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہیں بنایا اور قیامت یقیناً
آنے والی ہے سو آپ نہایت بہتر درگزر سے کام لیں۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار ہی (سب
کو) پیدا کرنے والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔ اور ہم نے آپ کو سات آیتیں عطا
کیں جو مکرر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم دیا ہے۔ ان لوگوں کی کئی جماعتوں کو جن
جزیوں سے ہم نے بہرہ مند کر رکھا ہے آپ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے اور نہ ان
پر غم کیجئے اور مومنوں سے شفقت کے ساتھ پیش آئیے۔ اور کہہ دیجئے کہ میں تو (عذاب
سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ جس طرح ہم نے ان لوگوں پر عذاب نازل کیا جنہوں
نے پارہ پارہ کر دیا۔ یعنی جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ آپ کے پروردگار کی
قسم! ہم ان سب سے باز پرس کریں گے۔ ان کاموں کی جو وہ کرتے رہے۔ پس جس بات
کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو صاف صاف کہہ دیجئے اور مشرکوں کی ذرا پروا نہ کیجئے۔
پیشک تسخر کرنے والوں کو ہم آپ کی طرف سے کافی ہیں۔ اور ان لوگوں کو جو اللہ کے
ساتھ دوسرا معبود قرار دیتے ہیں عنقریب پتہ چل جائے گا۔ اور بالتحقیق ہمیں معلوم ہے
کہ جو باتیں یہ لوگ کرتے ہیں ان سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔ سو اپنے رب کی حمد و ثنا
پہن کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیے۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے
رہئے۔ حتیٰ کہ آپ کو امر یقینی (یعنی موت) پیش آئے۔

شرح: چوتھا واقعہ حضرت صالح علیہ السلام کی امت کا ہے جو قوم ثمود یا اصحاب حجر
کے نام سے موسوم ہے۔ یہ لوگ بھی آج کل کے مسلمانوں کی طرح نافرمان تھے اور اپنی
دولت مندی اور قوت بازو پر از حد نازاں تھے اس قوم نے بھی اپنے پیغمبر کی ہدایت پر عمل
نہ کیا اور احکام خداوندی کو جھٹلایا۔ خداوند کریم نے اپنے پیغمبر صالح علیہ السلام کے
ذریعے اپنی قدرت کے کئی معجزے ان کو دکھائے مگر وہ نہ مانے وہ پہاڑوں میں محلات
تراشتے اور امن و چین سے وہیں رہتے۔ ان کی ہلاکت بھی زلزلہ کی خوفناک آواز سے صبح
کے وقت ہوئی اور ایسی ہوئی کہ قوم ثمود کا آج کہیں سراغ بھی نہیں ملتا۔
ان ارشادات میں قرآن کے پڑھنے والوں کو تنبیہ ہے کہ اگر تم نے بھی ام
سابقہ کی مانند نافرمانی پر کمر باندھ لی اور ہمارے احکام کو نہ مانا تو تم بھی ان ہی لوگوں کی طرح
بجاہ و برباد ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو خدا نے ہی آسمان و زمین اور ساری کائنات کو پیدا کیا ہے

شکور
سبب
صنی
سبب
امین
صادق
بی التوبہ
توفی
سبب
محب
فام الام
محب
بیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زین
حیم
طہ
مندی
طہ
مربط
مطیع
بین
اولی
مقبول
ولی
مبشر
مبتین
مصدق
طیب
ناور
مشمور
مفتاح
ایم

الْوَصَائِي
الرِّزَاقُ
الْفِتَاخُ
الْعَلِيمُ
الْقَابِلُ
الْبَاسِطُ
الْمُؤْتَمِنُ

الرِّزَاقُ
الْمَدِينُ
الْمَذَلُ
السُّبْحُ
الْمُنِيبُ
الْمُؤْتَمِنُ

الرِّزَاقُ
الْمَدِينُ
الْمَذَلُ
السُّبْحُ
الْمُنِيبُ
الْمُؤْتَمِنُ

الرِّزَاقُ
الْمَدِينُ
الْمَذَلُ
السُّبْحُ
الْمُنِيبُ
الْمُؤْتَمِنُ

الرِّزَاقُ
الْمَدِينُ
الْمَذَلُ
السُّبْحُ
الْمُنِيبُ
الْمُؤْتَمِنُ

اور وہی ایک دن اس کو لپیٹنے والا ہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ جو لوگ راہ ہدایت قبول نہیں کرتے اور اسلام نہیں لاتے۔ آپ ان سے درگزر کریں ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اور ہم ہی ان کے حالات کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ اپنی بے بسی اور غربت کا بھی کوئی خیال نہ کریں۔ دنیا میں سب سے بڑی دولت سب سے بڑا منصب اگر کسی کو عطا ہو سکتا تھا تو وہ ہم نے آپ کو دے دیا ہے۔ آپ ہمارے ایک جلیل القدر پیغمبر ہیں اور قرآن اور سورۃ فاتحہ کی شکل میں آپ کو سب سے بڑی دولت سرمدی عطا کی جا چکی ہے۔ دنیاوی سیم و زر آپ کو عطا کر دینا نعمت کے مقابلہ میں کوئی چیز ہی نہیں۔ آپ اس طرف توجہ بھی نہ کریں اور نہ کسی طرح کا غم کھائیں بلکہ اطمینان سے ان لوگوں کی دلجوئی کریں جو ایمان لے آئیں اور اسلام قبول کر لیں۔ ان لوگوں کو سنا دیں کہ میرا فرض منصبی تو صرف یہ ہے کہ میں انسان کو خدا کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے آگاہ کر دوں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! لوگوں کو سنا دو کہ جس طرح قرآن کی بے حرمتی کرنے والے اہالیان مکہ کو ان کی سرکشی کی سزا فوراً "دے دی گئی اسی طرح آخرت میں بھی ہر شخص سے اس کے اعمال کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔ پس اے پیغمبر! آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے آپ اسے لوگوں تک پہنچادیں اور جو لوگ ان باتوں کو نہیں اور تمسخر میں اڑائیں اور اللہ کے ساتھ اور کسی کو معبود ٹھہرائیں۔ ان کی سرکوبی کے لئے اللہ کافی ہے۔ فرماتا ہے۔ اے پیغمبر! دشمنان دین کی مخالفانہ باتیں اگرچہ آپ کو رنج پہنچاتی ہیں مگر آپ کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ ہم سب کچھ جانتے ہیں آپ کو چاہئے کہ آپ ہماری تقدیس اور تمہید میں مشغول رہیں اور عبادت میں لگے رہیں اور آخری وقت تک اپنا کام جاری رکھیں۔

(۵۵) سورۃ الانعام (۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۱۶۵ آیات مبارکہ اور بیس رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ - الْمُبِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ - الْبَاقِي - الْمُبِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمُبِينُ

اعلان حق کرتے رہے تمہارے لئے بھی وہی راہ ہے۔ اللہ کا کہا ہو کر رہے گا تمہیں جی نہ چھوڑنا چاہئے۔ اور اگر تم ان کی مخالفانہ باتیں نہ سن سکو تو خواہ آسمان پر چڑھ جاؤ یا زمین کے اندر چلے جاؤ وہ تو پھر بھی نہیں مانیں گے۔ یاد رکھو کوئی انسان کسی انسان کو راہ ہدایت اختیار کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ بات خدا ہی کے بس کی ہے۔ مگر اس نے اسی بات کو بہتر سمجھا کہ ہر شخص اپنی اپنی سمجھ اپنی اپنی عقل اور اپنے اپنے اختیار کو کام میں لائے اور اپنی اپنی راہ چلے پس وہ لوگ جو از خود راہ ہدایت اختیار کریں تو وہ دین حق کی بات بھی سن لیتے ہیں مگر جو الٹی راہ اختیار کر چکے ہیں وہ مردہ دل ہیں ان کی ہدایت کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ ان کو خدا ہی زندہ کرے تو کرے۔ اے پیغمبر! یہ لوگ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ کوئی معجزہ انہیں دکھائیں کہ اسے دیکھ کر وہ ایمان لائیں ان لوگوں سے کہنا چاہئے کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جس طرح کا معجزہ چاہو خدا دکھا سکتا ہے۔ مگر کیا یہ معجزہ نہیں ہے کہ فضائے آسمانی میں تمہارے سروں کے اوپر ہوا کے اندر طرح طرح کے پرندے اڑ رہے ہیں۔ جو کبھی پر کھولتے اور کبھی سکیڑ لیتے ہیں ان کو دیکھو تمہاری ہی طرح کی مخلوقات ہیں اللہ کے محتاج ہیں۔ ہر ایک کے لئے الگ الگ پیدائش نشوونما اور ضروریات زندگی کا سامان ہے جو انہیں دیا جاتا ہے یہ اور اسی قسم کی ہزاروں لاکھوں نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی اگر کسی نشانی کی ضرورت باقی رہے تو تعجب ہے! جو لوگ نشانات حق کو دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہ لائیں ان کے لئے دوسرے معجزے کیا کام دیں گے۔

ترجمہ آیات ۴۲-۵۰:- اور (اے پیغمبر!) بیشک ہم نے اور قوموں کی طرف بھی جو آپ سے پہلے ہو چکی ہیں رسول بھیجے پھر ہم نے ان کو (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) سختی اور تکلیف میں گرفتار کیا تاکہ وہ عاجزی و زاری کریں۔ پھر کیوں نہ انہوں نے عاجزی کا اظہار کیا جب ان پر ہمارا عذاب آیا لیکن ان کے دل سخت ہو گئے۔ (بات یہ تھی کہ) شیطان ان کے اعمال ان کو بنا سنوار کر دکھاتا رہا۔ پھر جب ان لوگوں نے ان لہیمتوں کو بھلا دیا جو ان کو کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر ہر چیز (کی فراوانی) کے دروازے کھول دیئے۔ حتیٰ کہ جب وہ ان چیزوں پر خوشیاں منانے لگے جو انہیں ملی تھیں تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا پھر وہ بے آس ہو کر رہ گئے۔ پس ظالم گروہ کی جزاکٹ گئی اور خدا کا شکر ہے جو تمام

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمُبْتَلِي - الْعَلِيمُ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَقِبُ - الْبَاقِي - الْحَكِيمُ

اختیار کیجئے جس سے خود بخود وہ اپنے طریق کار اور اپنے اعمال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگیں اور اپنے آپ کو غلطی پر سمجھیں پھر آپ ان کے سامنے صحیح راستہ پیش کریں گے تو وہ جھٹ قبول کر لیں گے۔ ہر شخص کو اپنی اپنی حد قدرت معلوم ہونی چاہئے کسی انسان کے بس میں یہ بات نہیں کہ وہ دوسروں کے دلوں میں جا کر بیٹھ جائے۔ پس آپ کا وظیفہ یہی ہے کہ آپ پیغام ربانی ان کو پہنچا دیجئے۔ جو نہ مانیں گے وہ خود حیران و پریشان مارے مارے پھریں گے۔

ترجمہ آیات ۱۱۱-۱۱۲: اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے بھی نازل کرتے اور مردے بھی ان سے باتیں کرنے لگتے اور ہر چیز ان کے پاس ان کے سامنے لاجع کرتے۔ تو بھی وہ ایمان نہ لاتے ہاں اگر اللہ چاہے (تو اور بات ہے) لیکن ان میں اکثر لوگ نادان ہیں۔ اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان پیدا کئے جو انسان اور جن تھے۔ وہ ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی باتیں بطور وسوسہ کے ڈالتے تھے اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے۔ پس ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو چھوڑ دیجئے۔ یہ اس لئے (ایسی باتیں کرتے ہیں) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل اس طرف مائل ہو جائیں اور وہ بھی ان باتوں کو پسند کر لیں اور جو بد کرداریاں وہ خود کرتے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔ (اے پیغمبر ان سے کہئے) تو کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو حاکم بناؤں حالانکہ وہ وہی ہے کہ جس نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جو واضح ہے اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ (قرآن) تمہارے رب کی جانب سے حق و راستی کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، سو آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ اور آپ کے رب کی بات صدق و انصاف کے اعتبار سے کامل ہے اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اگر آپ ان لوگوں کی اطاعت کریں جو دنیا میں بہت زیادہ ہیں تو یہ لوگ آپ کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور نری اٹھکیں دوڑاتے ہیں۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار ان کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہک جاتے ہیں اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ تو جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس میں سے کھاؤ، اگر تم اس کے حکموں پر ایمان رکھتے ہو۔ اور تمہیں کیا عذر ہے کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ اس نے جو کچھ تم پر

شکرت
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
توفی
تعمد
مجتب
قام الایمان
نجمی
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
مضطی
لین
اڑی
مڑیل
دی
مدیر
متین
معدن
طیب
ناصر
شمور
مضاج
امر

آحمد
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جود
مدعو
لیل
قریب
معلم
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
قام الیل
کبیر
کرم
نیلم
نبی الرحمة
بابین
طاهر
آخر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
معلم
قوی
رسول الرحمة

حجرات۔ قریشی۔ مضرئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزوی۔ عاتق۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شایب۔ ہمد۔ سبغ۔ حمزوی

الضُّمُورُ
الرَّمِيدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ
النَّافِعُ
الْمَعْنَى
الْمَعْنَى
الْبَاقِي
الْمَقْسُطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلَكُ
الْتَرْتِيبُ
الْعَضُ
الْمَدِينَةُ
الْتَرَاتِيبُ
الْبَسْمُ
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْقَادِرُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْمَوْجِدُ
الْمَقْدِيمُ
الْعَقْدُ
الْقَادِرُ
الضَّمْدُ
الْوَالِدُ
الْمَعْنَى
الْمَعْنَى
الْمَعْنَى

حرام کیا ہے اسے تمہارے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ مگر جس وقت تمہیں
مجبوری ہو۔ بیشک بہت سے لوگ اپنی نفسانی خواہشوں سے بغیر کسی علم کے لوگوں کو
بہکاتے ہیں (مگر یقیناً) آپ کا پروردگار حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اور
ظاہری گناہ اور پوشیدہ گناہ سب چھوڑ دو۔ یقیناً وہ لوگ جو گناہ کر رہے ہیں عنقریب ان
کے اعمال کی سزا ملے گی۔ اور جس جانور پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام نہیں لیا گیا اسے
ہرگز نہ کھاؤ اور اس کا کھانا یقیناً نافرمانی کی بات ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے
دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ تمہارے ساتھ کج بھنسی کریں اور اگر تم ان کی
اطاعت اختیار کرنے لگو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں مبلغین اسلام کو بتایا گیا ہے کہ تبلیغ کا کیا طریقہ ہونا چاہئے
اس سلسلے میں جہاں فکر و عمل کی آزادی پر زور دیا تھا۔ وہاں اس رکوع میں اس بات پر
بھی زور دیا ہے کہ تبلیغ کے بعد یہ توقع نہ رکھنی چاہئے کہ مخاطب ضرور ہی حق بات مان
لے گا۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ دلوں میں سرے سے پذیرائی کی قوت ہی مفقود ہو اور باوجود
دلائل کی وضاحت کے مخالف ازراہ تعصب و جہالت انکار کر دے اور بجائے سر تسلیم خم
کرنے کے کبر و غرور میں بڑھ جائے اور حق کی روشنی سے دور ہو جائے۔ فرماتا ہے جو
لوگ ماننے والے نہیں ان کو تو اگر فرشتے بھی آکر نصیحت کریں، مردے بھی ان کے ساتھ
باتیں کرنے لگیں اور سب کچھ ان کے سامنے لا حاضر کیا جائے تو بھی وہ لوگ نہیں مانیں
گے۔ پھر ان کے پیچھے پڑنا محض تضحیح وقت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ مبلغین حق کے پیچھے
ہمیشہ شیطان اور شریر النفس لوگ لگے رہتے ہیں۔ اور بجائے خود ہدایت قبول کرنے کے
کوشش کرتے ہیں کہ انہیں بھی اپنی شیطانی جماعت میں شامل کر لیں چنانچہ اس مطلب
کے پیش نظر وہ نہایت چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو دام فریب میں پھنسانا چاہتے
ہیں ان لوگوں کی باتوں میں صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جنہیں درحقیقت اللہ پر ایمان نہیں
ہوتا اور جو لوگ کتاب و حکمت سے اپنے سینوں کو روشن رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ اللہ
کا برحق پیغام ہے اس کے بعد مبلغ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ کسی حال میں اکثریت کی اطاعت نہ
کرے۔ کیونکہ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ باطل اور جھوٹ کی پیروی کرنے والے تعداد میں
زیادہ ہوں۔ مبلغ کو چاہئے کہ حق و صداقت کی تبلیغ کرنے سے پہلے خود اس کا عملی نمونہ

السَّاجِدُ - الْوَالِدُ الْقَيُّومُ - الْمُنْتَهَى الْمُنْتَهَى - الْمُنْتَهَى - الْمُنْتَهَى - الْمُنْتَهَى

محمد رسول تہای
احمد
رسول
السلام
شہید
شہیر
عادل
قائم
جور
مدعو
قلیل
قربیب
مطہر
مذکور
مستبر
مکرم
معدوم
منیر
سراج
سبب
فام الزل
حکیم
قسیم
نیچ
تاپین
نیل
انیر
اقل
رسول
الزئمة
مطیع
صین
حسن
مفلوم
قوی
رسول الزئمة

من جائے اور خدا کی جانب سے جو احکام بالوضاحت آچکے ہیں ان کے خلاف اپنی رائے کو ہرگز داخل انداز نہ ہونے دے کیونکہ ہر شخص کی عقل خدا کی حکمتوں اور مصلحتوں کو نہیں پاسکتی تم روز مرہ دیکھتے ہو کہ ریاضی کا ایک سوال جو کسی جماعت کے طلباء کو حل کرنے کے لئے دیا جاتا ہے اسے جماعت کے بعض طلباء باسانی حل کر لیتے ہیں اور درست حل کرتے ہیں۔ بعض حل تو کر لیتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ان کا حل درست ہے مگر حقیقت میں وہ غلط ہوتا ہے۔ بعض حل کرتے ہیں مگر انہیں اپنے حل کی صحت و عدم صحت میں شک ہوتا ہے اور اکثر مبہوت ہو کر بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا۔ حالانکہ یہ طلباء تقریباً ہم عمر ہوتے ہیں سب کا ایک استاد ہوتا ہے۔ سب تقریباً یکساں ماحول میں پرورش پاتے ہیں۔ مگر ایک ہی سوال سمجھنے میں دیکھ لو۔ ان میں کس قدر تفاوت ہے۔ اس طرح خدا کی حکمتیں اور اس کی مصلحتیں بھی بعض ذہنوں میں باسانی اتر آتی ہیں۔ بعض میں بدیر۔ بعض کچھ سمجھ لیتے ہیں بعض بالکل کورے ہی رہتے ہیں۔ پس وہ شاہراہ جس پر چلنے میں کوئی باک ہی نہیں وہ خدا کی بتائی ہوئی شاہراہ ہے۔ جسے ہم ”قرآن مجید“ کے متبرک نام سے موسوم کرتے ہیں۔ پس چاہئے کہ انسان دور از کار تاویلات اور بے معنی تشبیہات کے پیچھے حیران و سرگرداں مارا مارا نہ پھرے۔ بلکہ بالکل مطیع و منقاد ہو کر خدا کے حکموں کو مان لے۔ مثلاً ”ارشاد ہوتا ہے کہ صرف انہی جانوروں کو کھاؤ جن پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔ مگر مشرکین تم سے کہتے ہیں کہ جس جانور کو تم اللہ کا نام لے کر مارتے ہو، اگر اس کا کھانا حلال ہے تو کیا وجہ ہے کہ جس جانور کو خود اللہ مارے تم اسے نہ کھاؤ۔ چاہئے کہ اللہ کا مارا ہوا بدرجہ اولیٰ حلال ہو۔ اس طرح اگر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے تو جانور جو بتوں کی نیاز کے لئے چھوڑا جاتا اور مختلف طریقوں سے مارا جاتا ہے کیوں حلال نہ ہو۔ اس قسم کے شکوک و شبہات ہمیشہ کجرو اور کج بحث لوگوں کی طرف سے بطور استدلال پیش ہوا کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ ذبح کے فلسفہ سے آگاہ نہیں ہیں کہ مردار میں کیا کیا طبعی قباحتیں اور مضرتیں ہیں اور نذر و نیاز کے جانوروں کی علت میں کس کس طرح کافس و فجور ہے۔ ان آیتوں میں ان لوگوں کے لئے جو احکام الہی میں غیر ضروری مین میکھ نکالتے ہیں عبرت و نصیحت کا سامان ہے انہیں بتایا ہے کہ علم صحیح کو چھوڑ کر خواہشات کی پیروی گمراہی ہے۔

شکر
حسبنا
ضنی اللہ
نبینا
امین
صادق
بی التورہ
نصی
مستبذ
محببت
فام الا
تجلی
بکیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حیم
مجتبی
حسب
مظہر
مضیع
سین
اڈی
مزیل
دلی
مذہب
میان
ممدون
طیب
ناصر
منصور
مضاح
ایم

احمد

رسول

الملاحم

شہید

شہید

عادل

قائم

جواد

مدعو

خلیل

قریب

مظہر

مذکور

مبشر

مترجم

مقدم

منیر

سراج

سید

فام الزیل

تکبیر

تکبیر

تکبیر

تکبیر

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

ٹیوں پر چھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو نہیں چھائے جاتے اور کجور کے درخت اور کھیتیاں جن کے پھل مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور زیتون اور انار کے درخت صورت شکل میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے بھی اور مختلف بھی۔ ان سب کے پھل (شوق سے) کھاؤ جب ان میں پھل آئے اور جس دن فصل کئے اس کا حق بھی دو۔ اور حد سے نہ بڑھو، یقیناً "خدا حد سے نکل جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور چوپایوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے (اونچے قد کے) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے قد کے) ہیں اور (لوگو) اللہ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے اسے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو (یاد رکھو) بیشک ■ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ چوپایوں میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے آٹھ قسمیں پیدا کیں بھیڑ میں دو (زومادہ) اور بکری میں سے دو پوچھے کہ کیا خدا نے ان دونوں قسم کے ز کو حرام قرار دیا ہے یا مادہ کو؟ یا اس بچے کو جسے دو نو قسم کی مادہ اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ اگر تمہارے پاس صداقت ہے تو مجھے علم کی بات بتاؤ۔ (اور اس طرح) اونٹ میں سے دو۔ اور گائے میں سے دو۔ پوچھے کہ کیا (خدا نے) ان میں سے ز کو حرام قرار دیا ہے یا مادہ کو یا اس کو جسے دونوں کی مادہ نے اپنے شکم میں لے رکھا ہے یا کیا تم اس وقت (خدا کے پاس) حاضر تھے جب اس نے تمہیں اس کا حکم دیا تو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے، بیشک اللہ العالی لوگوں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا جو ظالم ہیں۔

شرح :- اس رکوع میں انسان سے خطاب فرمایا ہے کہ دیکھ تیرے آرام و راحت اور تیری آسائش کے لئے ہم نے کیا کیا سامان پیدا کئے ہیں کہیں اشجار فلک پیا ہیں تو کہیں بلیں اور پودے ہیں کہیں رنگارنگ کے پھول ہیں، تو کہیں نہایت خوش ذائقہ اور خوشما پھل پس کھاؤ اور ہمارا شکر بجالاؤ اور بطور شکر یہ ہمارا حق بھی ادا کرو۔ اور کسی بات میں اسیب نہ کرو یاد رکھو خدا کا حق ادا نہ کرنا بھی اسراف ہے اور ضرورت سے زائد خرچ کرنا بھی اسراف ہے اور اسراف کرنے والوں کو خدا پسند نہیں کرتا۔

پھر دیکھو ہم نے تمہارے آرام اور سہولت کیلئے مویشی اور چارپائے پیدا کئے ہیں کہ ان پر بوجھ لاؤ اور سواری کرو اور کائنات عالم کی تمام اشیاء سے فائدہ اٹھا کر ہمارا شکر بجالاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ لگو۔ کہ وہ تمہیں ہمیشہ ناشکری کی تعلیم اور نافرمانی کی ترغیب

الضُّمُّ
الرَّيْبُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ
النَّافِعُ
الْخَبِيرُ
الْمَعْنَى
الْبَيِّنُ
الْمُسَيَّبُ
مَالِكُ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْعَفْوُ
الْمُنْقِمُ
التَّوَابُ
الْبَرُّ
الْمُتَعَالَى
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْمُظَهِّرُ
الْأَخِيرُ
الْأَوَّلُ
الْمُؤَيَّدُ
الْمُعْتَمَدُ
الْمُعْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الضَّمَدُ
الْوَالِدُ
الْمُخَلِّقُ
الْمُنِيرُ
الْمَعْنَى
الْمُنِيرُ

ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک روار رکھو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قفل نہ کرو ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے قریب تک نہ پہنکو خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور جس جان کو مار ڈالنا اللہ نے حرام ٹھہرا دیا ہے اسے نہ مارو مگر کسی حق (شرعی) کی بنا پر یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ عقل سے کام لو۔ اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ۔ مگر مستحسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے اور ماپ تول انصاف کے ساتھ پوزی کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور جب بات کرو حق و انصاف کی کرو اگرچہ معاملہ قرابتدار کے ساتھ ہو اور اللہ کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا ہے اسے پورا کرو یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ نصیحت حاصل کرو۔ اور بیشک یہ ہے میری راہ جو سیدھی ہے تو اسی پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ یہ راہیں تم کو اس کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ یہ بات ہے جس کا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم پر ہیزگاری اختیار کرو۔ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ نیکو کاروں پر ہم اپنی نعمت تمام کر دیں اور ہر بات کی تفصیل بیان کر دیں اور لوگوں کے لئے (وہ کتاب) ہدایت اور رحمت ہو تاکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر یقین رکھیں۔

شرح :- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح دنیا کے بننے والوں کے فائدہ کے پیش نظر بعض مادی اشیاء ان پر حرام کر دی گئی ہیں۔ اور بعض حلال۔ اس طرح بعض اقتصادی و عملی چیزیں بھی حرام کر دی ہیں اور بعض حلال۔ مثلاً "انسان کے لئے سب سے بڑی چیز جو حرام قرار دی گئی ہے اور جس کے مباح کر لینے پر اسے سخت سے سخت سزائیں دی جانے والی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ انسان خدا کے ساتھ اس کی ذات یا صفات میں کسی دوسری چیز کو شریک سمجھے خواہ وہ از قسم نباتات، جمادات یا حیوانات ہو یا اس قسم سے ہو۔ جسے ہم ان آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے اللہ کے نزدیک یہ سب سے بڑا گناہ ہے اور کسی صورت میں بھی بخشا نہیں جا سکتا۔ قرآن اسے "ظلم" کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور اسے دل کا روگ کہہ کر پکارتا ہے۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ممکن ہے کہ چوری یا زنا جیسے افعال قبیحہ کے ارتکاب کے باوجود مسلمان مسلمان رہیں اور دولت ایمان سے بالکل محروم نہ ہوں۔ گو اللہ کے نزدیک وہ خطا کار ہوں مگر یہ یقینی بات ہے کہ وہ وطیرہ شرک

الْوَعَابُ
الرِّزْقُ
الْفِتَاخُ
الْعَلِيمُ
الْقَابِلُ
الْبَاطِنُ
الْمُنِيرُ
الْمُسَيَّبُ
الْمُظَهِّرُ
الْمُنْقِمُ
الْمُعْتَمَدُ
الْمُعْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الضَّمَدُ
الْوَالِدُ
الْمُخَلِّقُ
الْمُنِيرُ
الْمَعْنَى
الْمُنِيرُ

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَدِيعُ الْخَالِقُ - الْبَارِئُ - الْمُنِيرُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمَجِيدُ

الْوَعَابُ
الرِّزْقُ
الْفِتَاخُ
الْعَلِيْمُ
الْبَابِيُّ
الْبَاسِدُ
الْحَاوِي

الضُّوْرُ
الرَّشِيْدُ
الْوَارِثُ
الْبَيَّاتِيُّ
الْبَيْدِيُّ
الْبَادِيُّ
النُّوْرُ

پاس بہت قلیل معلومات تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سورتوں میں دیگر اقوام کا بہت کم ذکر آتا ہے اور جو آتا بھی ہے تو بے حد مختصر کیونکہ تفصیل سے وہ محض ناواقف تھے۔ اہل عرب اکثر بت پرست تھے ستاروں کو بھی قضا و قدر میں شریک جانتے تھے۔ اس لئے ان کی بھی پرستش کرتے تھے۔ اور جنوں شیطانوں کو بھی مانتے تھے اور ان کی نذر و نیاز بھی کرتے تھے۔ بالکل اسی طرح جس طرح آج لوگ پنڈت پاندوں اور نجوم اور رمل والوں کو مانتے اور ان کی نذر و نیاز دیتے ہیں۔ اس سورہ شریف میں اس قسم کے مشرکانہ عقائد و اعمال کی تردید کی ہے اور توحید خالص کی تعلیم دی ہے جو اسلام کا سب سے اولین اور سب سے زیادہ ضروری عقیدہ ہے۔ سنن ابوداؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے روز یسین اور صافات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرے گا اللہ اس کی حاجت پوری کر دے گا۔ اس سورۃ کی ابتدا تین قسمیہ جملوں سے ہوئی ہے جس سے خدا تعالیٰ کا مقصود اس مضمون کو متم بالشان ظاہر کرنا ہے اور فی الحقیقت توحید کے مضمون سے برہ کر اور کون زیادہ مضمون متم بالشان ہوگا۔ فرماتا ہے ان فرشتوں کی قسم جو صف باندھے قطار در قطار میری عبادت کے لئے ہر وقت حاضر رہتے ہیں پھر ان میں سے ان کی قسم جو نافرمانی کرنے والوں کو جھڑکتے اور ڈانٹتے ہیں اور سب سے آخر میں ان کی قسم جو میرے احکام کو سننے کے بعد انہیں یاد رکھنے کے واسطے پڑھتے ہیں کہ تمام مخلوق کا خالق اور فرمانبرداری کے لائق ہستی ایک اور صرف ایک ہی ہے دیکھو ان آسمانوں اور زمینوں کو اور تمام کائنات ارضی و سماوی کو اسی خدا نے پیدا کیا اور وہی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اپنی مخلوق کی مشکلوں کو حل کرتا اور ان کی امداد و اعانت کرتا ہے پھر تم نے اسے کیوں بھلا رکھا ہے تمہارا دست سوال اس کے سامنے دراز کیوں نہیں ہوتا۔ اور تمہارا سرا سراسی کی دہلیز پر سجدہ ریز کیوں نہیں ہوتا۔ دیکھو روشنی جس جس مقام سے ظلوع ہوتی ہے وہ اسی کے ہیں۔ اور جہاں جہاں جا کر روشنی غائب ہوتی ہے وہ جگہیں بھی اسی کی ہیں۔ کوئی سمت کوئی مقام اور کوئی جگہ ایسی نہیں جو اس کی حکومت سے باہر ہو دیکھو یہ آسمان جس کو تم دیکھتے ہو اس کو ستاروں سے کس نے سجایا اور آسمانی حکومت کو شیطانوں کی زد سے کس نے بچایا۔ کیا یہ چیزیں کسی انسان کے بس کی ہیں۔ یا انسان کے ماسوا کوئی اور مخلوق بھی ایسا کرنے پر قادر

النَّافِعُ
الْعَبِيْدُ
الْمَعْنَى
الْحَامِي
الْمَقِيْبُ
مَا بَلَكَ
الْمَكْلُكُ
الرَّفِئُ
الْعَفْدُ
الْتَقِيْمُ
الْتَوَابُ
الْبَسْمُ
الْتَعَالِي
الْوَالِي
الْبَابِي
الْقَابِي
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْبُؤْحِي
الْمَقْوْمُ
الْمَقْوَدُ
الْقَادُ
الْمَقْدُ
الْمُؤَادُ
الْمَقِيْدُ
الْمَقِيْدُ
الْمَقِيْدُ

السَّجْدُ - الْوَالِدُ الْفَيْتُوْمُ - الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ

احمد
رسول
الامم
شہید
شہید
عادل
خانم
جولہ
مذہب
تلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
محمّد
سینر
سراج
سید
فام الہدای
کیہ
کیم
یتیم
بنا لہتمہ
بابین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الترجمہ
مطیع
سین
حق
مفلوم
قوی
رسول

ہو سکتی ہے سنو۔ تم جو کہتے ہو کہ جن بھوت اور شیطان و ہمزاد عالم بالا کی خبریں لے آتے ہیں اور جو کوئی ان کو اپنا مطیع بنا لے وہ سب خبریں من و عن اس سے کہہ دیتے ہیں یہ سب فضول اور لغو ہے ان کو عالم ملکوت میں کوئی دخل نہیں۔ یہ اپنے مقام سے اوپر نہیں جا سکتے۔ اگر یہ عالم بالا کی خبر لانے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں ستاروں اور پتھروں کی مار پڑتی ہے۔ اسی طرح لوگوں کا یہ خیال بھی لغو ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا محالات و ناممکنات سے ہے۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ آیا آسمان، زمین، ستارے، فرشتے، شیاطین وغیرہ مخلوقات کا پیدا کرنا ان کے خیال میں زیادہ مشکل کام ہے یا خود ان کا پیدا کرنا۔ اور وہ بھی ایک مرتبہ پیدا کر چکے کے بعد۔ ظاہر ہے کہ جو خدا ایسی عظیم الشان مخلوقات پیدا کرنے پر قادر ہے اسے ان کا دوبارہ بنا دینا کیا مشکل ہوگا۔ فرمایا! انسان کی حقیقت یہ ہے کہ اسے گارے سے ہم نے تیار کیا۔ آج وہ کہتا ہے کہ خدا اس کے دوبارہ بنانے پر قادر نہیں کیا وہ اتنی بات بھی نہیں سوچ سکتا کہ جس نے اس کو اول بار پیدا کیا۔ پھر دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے وہ مانے یا نہ مانے اس زندگی کے ختم ہونے کے بعد حیات اخروی ضرور آئے گی۔ اور وہاں اس زندگی کا سارا حساب دینا ہوگا۔

ترجمہ آیات ۲۲ - ۲۴ :- ظالموں کو اور ان کے ہم مشربوں کو اور تمام ان (بتوں) کو جمع کرو جن کی وہ پوجا کرتے تھے۔ خدا کو چھوڑ کر اور پھر انہیں جہنم کے راستے پر ڈال دو اور ان کو ٹھہراؤ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا کہ اب تمہیں کیا ہوا جو تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج کے دن شرم کے مارے سز جھکائے ہوئے ہوں گے اور ان میں سے بعض بعض کی طرف منہ کر کے پوچھیں گے کہ تم تو ہمارے پاس پل پل کر آیا کرتے تھے وہ جواب میں کہیں گے بلکہ تم تو ماننے والے ہی نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ چلتا تھا۔ بلکہ تم خود ایک سرکش قوم تھے سو ہمارے سب کے حق میں ہمارے پروردگار کی بات درست ثابت ہوئی کہ ہم کو ضرور عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا ہم نے تم کو گمراہ کیا جس طرح خود بھی گمراہ تھے۔ سو اس روز عذاب میں سب کے سب شریک ہوں گے۔ گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ ان سے جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ تکبر کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی خاطر چھوڑ دیں۔ (وہ دیوانہ نہیں) بلکہ حق لے کر آیا ہے

شکور
حسین
ضی اللہ
نبی اللہ
ابین
صادق
بی التوبہ
عظیم
قضی
مطیع
محمّد
فام الہدای
کیہ
کیم
غید اللہ
کابل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
محبوبی
طس
مربط
مطیع
سین
نوی
مربط
ولی
مذہب
مبتدئ
ممدن
طیب
ناظر
مصور
مضاح
ایر

احمد رسول الملاحم شہید شہید عادل قائم جولا مذمو غلیل قریب مطہر مذکور مبشر فخرم فخرم منیر سراج سید قائم الزل مکینہ کریم یتیم فیہ لولہ نابین ظاہر اخذ اول رسول الترمذ طبع مین صق مظلوم قوی رسول

قرآن کریم کی آیات پر غور کرنے کے لئے بھی وقف کر سکیں فرمایا کہ قیامت کے روز یعنی اس روز جب انسان کو اس کی گزشتہ زندگی کی بنا پر جزا سزا ملے گی تمام ان لوگوں کو جنہوں نے خدا کی نافرمانی کی ہوگی اس کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہرایا ہوگا ان کو اور ان تمام بتوں، انسانوں، جنوں اور دوسروں کو جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے ہم حکم دیں گے کہ انہیں جہنم میں لے چلو وہاں ان کو کھڑا کر کے پوچھا جائے گا کہ ہے کوئی جو آج تمہارے کام آسکے اور تمہیں دوزخ کے دردناک عذاب سے بچا سکے وہ دائیں بائیں جھانکیں گے اور تالچ اور متبوع دونوں ایک دوسرے کو الزام دینے لگیں گے۔ متبوع کہیں گے کہ ہم نے تم کو قطعاً یہ بات نہ کہی تھی کہ ہماری بات مانو۔ تم اپنی من مانی کرتے رہے اور آج سزا کے مستوجب ٹھہرے۔ فرمایا وہ لوگ جن کے دلوں میں شرک کاروگ ہوتا ہے اگر ان سے کہا جائے کہ فرمانبرداری کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بتوں، گمراہوں اور شیطان سیرت انسانوں یا جنوں سے امداد اور استعانت طلب کرنا گمراہی ہے۔ تو مارے غصے کے چین چین ہو جاتے ہیں اور تلملا کر کہنے لگتے ہیں کہ یہ شاعرانہ و مجنونانہ خیال ہے۔ فرمایا کافر لوگ توحید پرستی کے خیالات کو جنون و شعر سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ ان کی نا سبھی ہے یہ جنون و شعر نہیں بلکہ حق و صداقت کا سبق ہے اگر تم شرک سے باز نہ آئے تو دوزخ کے دردناک عذاب کا مزہ چکھو گے۔ اس کے مقابلے پر فرمایا کہ جو لوگ توحید پر قائم ہیں اور کسی حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہیں کرتے وہ علاوہ دنیاوی اعزاز حاصل کرنے کے آخرت کی تمام نعمتوں سے بھی مالا مال کر دیئے جائیں گے اور خدا پرستی کی وجہ سے دنیا میں انہوں نے جس قدر نفسانی خواہشات کو چھوڑا تھا۔ ان کا بہترین نعم البدل جنت میں نصیب ہوگا جس کی تفصیلی کیفیت انسان کے ذہن میں نہیں آ سکتی مگر اتنا ضرور ہوگا کہ دنیاوی عیش و نشاط کی تمام بے ضرر، پاک اور ستھری صورتیں اس کو وہاں میسر آئیں گی۔ اس کے بعد فرمایا اپنا اپنا انعام اور اپنی اپنی سزا پا چکنے کے بعد جنتیوں کی مجلس گرم ہوگی۔ تو ایک جنتی کے گا کہ دنیا میں میرا ایک آشنا تھا جو میری اس بات پر پھبتیاں اڑایا کرتا تھا کہ میں آخرت پر یقین رکھتا تھا۔ وہ مجھے احمق بنا تا اور ملامت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک انسان مر چکنے اور ہڈیوں تک کے بوسیدہ ہو جانے کے بعد دوبارہ از سر نو زندہ ہو سکے وہ میری باتوں کو جہالت کی باتیں سمجھتا

شکر صلیب صبی اللہ صلیب اللہ امین صادق نبی التوبہ توفی توفی محبت قائم الا نبی توفی بحکم اللہ عند اللہ کامل حافظ زون رحیم طاہر جنتی طہس مرتضیٰ مصلح یسین لوفی مرقب دلی مذبذب متین عسین طیب نامر منصور یضاح امیر

الْوَعْدُ
الرِّزْقُ
الْفِتَاخُ
الْعَلِيمُ
الْقَابِلُ
الْبَاسِطُ
الْحَافِظُ

الرَّافِعُ
الْمُعْزِزُ
الْمُدَلِّجُ
الْمُشْرِقُ
الْمُبِيرُ
الْمُكْرِمُ
الْمُدَبِّرُ
الْمُبِيتُ

الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ

الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ

الصُّورُ
الرَّشِيدُ
الزَّارِعُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ

النَّافِعُ
الْغَنِيُّ
الْمَعْنِيُّ
الْجَامِعُ
الْمُقِيطُ
مَا يَكُ

الْمُكَلِّمُ
الرَّزْفُ
الْغَفُورُ
الْمُنْتَقِمُ
الْتَرَابُ
الْمُبِينُ

الْمُتَعَالِي
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ

الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ

الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ
الْمُبِينُ

اور میری پختگی ایمان کا مٹھکا اڑاتا آؤ تو اسے دیکھیں کہ وہ کہاں ہے چنانچہ قدرت اسے دونخ کے اندر دکھائے گی اور یہ اسے کہے گا کہ بد نصیب! تو نے مجھے بھی اپنی ہاتھ برباد کرنا چاہا تھا مگر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے میری دستگیری کی جو اس مصیبت سے بچالیا اور مجھے توحید پر قائم رکھا ورنہ میں آج تیری طرح دونخ کے گڑھے میں پڑا ہوتا خدا کا شکر ہے کہ انسان کی دنیاوی زندگی کا مقصد اعلیٰ مجھے حاصل ہو گیا۔ صحیح طریق کار ہر ایک کے لئے یہی تھا۔ اور چاہئے تھا کہ ہر ایک شخص وہی راہ عمل اختیار کرتا جو میں نے اختیار کی تھی اس کے بعد پھر اہل دونخ کی مہمانی کا ذکر شروع ہوتا ہے فرمایا اہل دونخ کے لئے ہم نے ایک ایسا درخت تیار کر رکھا ہے جس کا کھانا بے حد مشکل اور تکلیف دہ ہو گا اور شکل نہایت ڈراؤنی اور خطرناک۔ بھوک لگے گی تو یہی درخت ان کو کھانے کے لئے ریا جائے گا اور جب وہ حلق میں پھنس کر یا پیٹ میں جا کر ازیت کا باعث ہو گا تو اس پر ابلتا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا جو اور بھی جا کر آنتیں کاٹنے کا موجب بنے گا۔

فرمایا اس کے بعد یہ نہ سمجھو کہ عذاب ختم ہو جائے گا انہیں ہمیشہ جہنم میں جلا اور عذاب پر عذاب سہنا پڑے گا۔ فرمایا ان کی اس تمام بد حالی کا باعث صرف ایک امر ہے کہ انہوں نے حق سے آنکھیں بند کر کے اپنے گمراہ بڑوں کے طریق پر چلنا کافی سمجھا اگر وہ خدا کے فرمانبردار بننے رسولوں کی بات سنتے اور ان بڑوں کے نقش قدم پر چلنے پر نجات نہ سمجھتے۔ تو اتنی خرابی نہ ہوتی لیکن ان کے بڑے بھی گمراہ تھے اور انہوں نے بھی گمراہی ہی کو پسند کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج اس کی سزا بھگت رہے ہیں اگر یہ دنیا میں آواز حق کو سنتے دونخ کے عذاب سے ڈرتے۔ خدا کی نافرمانی کے ناخوشگوار نتائج و عواقب سے خوف کھاتے تو آج یہ انجام نہ ہوتا۔

ترجمہ آیات ۵۷-۱۱۳: اور نوح نے ہم کو پکارا سو (ہم) کیسے اچھے فریادرس ہیں۔ اور اس کو اور اس کے اہل کو ہم نے سخت تکلیف سے بچالیا اور ہم نے اس کی نسل ہی کو باقی رکھا اور پیچھے آنے والی نسلوں میں ہم نے اس کے لئے یہ چھوڑا۔ کہ دنیا میں نوح پر سلام ہو ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا پھر ہم نے دوسروں کو (طوفان میں) غرق کر دیا اور بلاشبہ اس کی جماعت میں سے ابراہیم بھی تھے (یاد کرو) جب وہ اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر آئے۔ جس وقت

السَّاجِدُ - الْوَالِدُ الْغَنِيُّ - الْمُبِينُ الْوَالِي - الْمُبِينُ الْوَالِي - الْمُبِينُ الْوَالِي - الْمُبِينُ الْوَالِي

انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو کیا جھوٹ
 موٹ کے معبودوں کو اس کے سوا چاہتے ہو۔ تو تمام جہان لی پرورش کرنے والے رب کی
 نسبت تمہارا کیا خیال ہے۔ سو انہوں نے ستاروں کو ایک نظر دیکھا کہنے لگے کہ میں بیمار
 ہوں۔ چنانچہ وہ لوگ ان کو چھوڑ کر چل دیئے۔ تو یہ ان کے بتوں میں جا گھسے اور پوچھا کہ
 تم (کچھ) کھاتے کیوں نہیں۔ کیا بات ہے جو تم بولتے نہیں پھر زور سے ان کو توڑنے
 پھوڑنے لگے۔ تب وہ لوگ اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تم
 ان کی عبادت کرتے ہو جن کو اپنی ہاتھوں سے تراشتے ہو۔ حالانکہ اللہ نے تم کو اور جو تم
 بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے ایک بھٹی بناؤ۔ پھر اسے اس
 آگ میں جھونک دو۔ غرض انہوں نے ان کے ساتھ دھوکا کرنا چاہا سو ہم نے انہی کو نیچا
 دکھایا اور ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ مجھے سیدھی راہ دکھائے
 گا۔ اے میرے رب! مجھے کوئی ٹیک بیٹا عطا کر سو ہم نے اس کو ایک بردبار لڑکے کی
 بشارت دی۔ پھر جب وہ جوان ہو گیا تو (ابراہیم نے) کہا کہ اے بیٹے! میں نے خواب میں
 دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ سو تیری رائے کیا ہے۔ اس نے کہا کہ ابا! جو آپ کو حکم
 ملا ہے اس کی تعمیل کیجئے انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب
 ان دونوں نے خدا کا حکم مان لیا اور باپ نے اس کو ماتھے کے بل لٹایا اور ہم نے اس کو پکار
 کر کہا کہ اے ابراہیم! تو نے واقعی خواب کو سچ کر دکھایا ہے ہم اسی طرح نیکو کاروں کو جزا
 دیا کرتے ہیں۔ واقعی یہ ایک ظاہر آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک عظیم قربانی کو ان کا فدیہ
 بنا دیا اور پیچھے آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لئے یہ (ذکر باخیر) چھوڑا کہ "ابراہیم
 پر سلام ہو"۔ اسی طرح ہم نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ واقعی وہ ہمارے ایماندار بندوں
 میں سے تھے اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق کی بشارت دی جو پاکباز پیغمبروں میں سے ہوں گے
 اور ہم نے اس کو اور اسحاق کو برکت دی اور ان دونوں کی اولاد میں نیکو کار بھی ہیں اور
 اپنے لئے صریح طور پر ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

شرح :- اس کے بعد انبیائے کرام کی توحید اور ان کے اتباع کا مختصر ذکر ہے فرمایا
 حضرت نوح علیہ السلام نے جب توحید کا علم بلند کیا اور لوگوں نے توحید کی بجائے بت
 پرستی پر اصرار کیا تو انہوں نے تنگ آکر ان کے حق میں بدعما کی اور کہا کہ خدایا! ان کا نام و

شکوہ
حسب
ضنی اللہ
بیات
امین
صادق
بی اللہ
توفیق
مستجاب
محببت
بیم الا
تجلی
بکرم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
مستطی
لسین
اولی
مزیل
ولی
مذہب
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
بصاح
ایر

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
صادق
حاکم
جولہ
مذہب
خلیل
قربیب
منظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
براج
سید
نام الزیل
نکیم
کرم
تین
نبی اللہ
ناظر
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
مطمع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمة

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جود
مذموم
قلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مختر
مختر
منیر
سواج
سید
خام الرسول
حکیم
کریم
یتیم
نبا لہم
باب
ظاہر
آخند
اول
رسول
الرحمة
طبیع
مبین
خلق
مقدم
قوی
رسول الرسول

انشاء اللہ صبر و شکر اور تسلیم و رضا سے کام لوں گا۔ چنانچہ دونوں نے اس قربانی کے ادا کرنے کے واسطے پوری رضامندی کا اظہار کیا۔ خدا تعالیٰ کو تو امتحان منظور تھا۔ جان لینا منظور نہ تھا۔ عین اس وقت جبکہ وہ صابر و شاکر باپ مطیع و فرمانبردار بیٹے کی گردن پر چھری چلا رہا تھا حکم ہوا کہ بس تم نے سچ کر دکھایا۔ اور میرے حکم کے بجالانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ فرمایا اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کو فدیہ میں دے کر اسے بچالیا اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف (ذکر خیر) باقی رکھی "سلام ہو ابراہیم پر" اس کے بعد ہم نے ابراہیم کو ایک اور بیٹا اسحق دیا۔ جو برگزیدہ نبی تھا اور اسمعیل اور اسحق دونوں کو بڑی برکت دی۔ حتیٰ کہ دونوں کی اولاد اطراف و اکناف میں پھیل گئی۔

فرمایا پھر ان دونوں یعنی اسمعیل و اسحق کی اولاد میں سے کئی لوگ اپنے نیک باپ دادا کی راہ پر چل کر نیکو کار بنے اور بہت سے لوگوں نے مشرکانہ و منکرانہ راہ اختیار کی۔ اب اگر یہ دوسری قسم کے لوگ اپنے باپ دادا پر ناز کریں یا ان سے کوئی توقع رکھیں تو یہ ان کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ وہ ان کی قطعاً کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

ترجمہ آیات ۱۱۳-۱۱۳۸:- اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان عظیم کیا۔ اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت سے نجات دلائی اور ہم نے ان کی مدد کی۔ سو یہی غالب آئے۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایک روشن کتاب دی اور ہم نے ان دونوں کو سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے ان کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات چھوڑی۔ کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔ بیشک ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ واقعی وہ دونوں ہمارے ایمان والے بندوں میں سے تھے۔ اور بیشک الیاس یقیناً رسولوں میں سے تھا جب اس نے اپنے قوم سے کہا کہ تم کیوں رب کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے نہیں ڈرتے۔ کیا تم اجل کو پکارتے ہو اور احسن الخالقین کو چھوڑتے ہو۔ یعنی اللہ کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے۔ پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا سو ان کو پکڑ کر حاضر کیا جائے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو ہمارے مخلص بندے ہیں۔ اور ہم نے اس کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات چھوڑ دی کہ الیاسین پر سلام ہو۔ ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے صاحب ایمان بندوں میں سے تھا اور بیشک رسولوں میں سے تھا۔ جبکہ ہم نے اس کو اور اس کے اہل عیال سب کو نجات دی۔ بجز

شکوہ
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
توضی
مطہر
مذکور
قلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مختر
مختر
منیر
سواج
سید
خام الرسول
حکیم
کریم
یتیم
نبا لہم
باب
ظاہر
آخند
اول
رسول
الرحمة
طبیع
مبین
خلق
مقدم
قوی
رسول الرسول

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جوڑ
مذمو
تلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
حکیم
کریم
نیر
نبی الرحمة
ناہین
ظاہر
آخر
اقل
رسول
الرحمة
طبیح
مین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرحمة

کر رہے ہیں۔ جب تک دنیا کے بسنے والے قرآن پاک کے مطالب و معانی سے واقف ہو
کہ اس کی تلاوت کرنا نہیں سیکھتے۔ تب تک یہ حالات روبہ اصلاح ہوتے دکھائی نہیں
دیتے۔

ترجمہ آیات ۱۳۹-۱۸۲: اور یونس یقیناً "رسولوں میں سے تھا جب وہ بھاگ کر

بھری ہوئی کشتی کے پاس آیا پھر قرعہ اندازی کی گئی تو وہی ملزم نکلا۔ پھر اس کو مچھلی نے نگل
لیا اور حالت یہ تھی کہ وہ سخت شرمسار تھا۔ پھر اگر صبح نہ کرنا تو اس کے پیٹ میں
قیامت تک پڑا رہتا۔ بعد ازاں ہم نے اس کو میدان میں ڈال دیا۔ اور وہ بیمار تھا اور ہم
نے اس پر ایک بیلدار درخت اگا دیا اور ہم نے اس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں
کی طرف بھیجا۔ سو وہ ایمان لے آئے۔ ہم نے ان سب کو ایک وقت تک فوائد دنیا سے
بہرہ ور کیا تو ان سے پوچھے کہ کیا تمہارے رب کیلئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے۔ کیا
ہم نے فرشتوں کو عورتیں پیدا کیا اور وہ دیکھ رہے تھے۔ اور یہ یقیناً "جھوٹ کہہ رہے
ہیں۔ کہ اللہ کے اولاد ہے اور یہ قطعاً "جھوٹے ہیں۔ کیا اس نے اپنے لئے بیٹیوں کو بیٹوں
سے زیادہ پسند کیا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کسی طرح کے عمل کرتے ہو۔ پھر تم کیوں
نہیں سمجھتے؟ یا کیا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے۔ اگر ہے تو اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے
ہو اور انہوں نے اللہ اور جنوں میں رشتہ قائم کیا اور جنوں کو یقیناً "معلوم ہے کہ ان کو پکڑ
کر حاضر کیا جائے گا۔ یاد رکھو کہ اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ بجز ان
کے جو اللہ کے مخلص بندے ہیں۔ سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو۔ کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔
مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا درجہ
مقرر ہے۔ اور ہم صف بستہ کھڑے رہتے ہیں۔ اور بیشک ہم سب اس کی تسبیح کرتے رہتے
ہیں۔ اور یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کا کوئی تذکرہ ہوتا تو ہم اللہ
کے مخلص بندے ہوتے۔ پھر یہ لوگ اس کا انکار کرنے لگے۔ سو ابھی ان کو معلوم ہو
جائے گا اور بیشک ہمارا حکم ہمارے ان بندوں کے لئے جو پیغمبر ہیں پہلے سے مقرر ہو چکا ہے
کہ انہیں کی مدد کی جائے گی اور ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا۔ سو آپ چندے ان کی
روگردانی سے اعراض فرمائیں اور ان کو دیکھتے رہئے یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے کیا یہ
ہمارے عذاب کا جلد تقاضا کرتے ہیں۔ پھر جب ان کے روبرو آتے تو ان لوگوں کے

شکور
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التورہ
توفی
مقیم
محبت
خاتم الانبیا
شجی اللہ
حکیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مریض
مستغنی
لیین
اولی
مزیل
دین
مدیر
میتین
ممدق
طیب
ناصر
مصور
مصباح
ایر

آخند
رسول
اللام
شہید
شہیر
عاد
خانم
جول
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختار
منیر
سراج
سید
فام الزیل
کبیر
کریم
نیر
نی لکھتہ
تایین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمہ
مطہر
سین
سن
مفلوم
قوی
رسول الرحمن

اور بڑے بڑے جنوں کی لڑکیاں فرشتوں کی مائیں ہیں۔ اس طرح انہوں نے خدا کا نام شکر
جنوں اور فرشتوں دونوں سے جوڑ رکھا تھا۔ خدا نے تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن ہمارے رشتہ
دار نہیں۔ بلکہ وہ بھی تمہاری طرح ہماری مخلوق ہیں۔ جو اپنے اعمال کے لئے ہمارے
سامنے اسی طرح جوابدہ ہیں جس طرح تم۔ فرمایا وہ جن بھوت اور دیو و شیاطین جن کے
سامنے آج تم سرنگوں ہو رہے ہو اور طرح طرح سے ان کی پوجا کر رہے ہو وہ اور تم سب
دوزخ کی آگ کا ایندھن بننے والے ہو۔ اس کے بعد فرشتوں کی زبان سے ان کے بندہ
مجبور ہونے کا اعتراف کرایا ہے اور فرشتوں کو زبان حل سے یہ پکارتے ہوئے دکھایا گیا ہے
کہ ہم سب اپنی اپنی مقررہ جگہ پر صف باندھے پروردگار عالم کی عبادت میں کھڑے رہتے
ہیں اور اس کی صفت و ثابیان کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد عربوں کو یاد کرایا ہے کہ جب
تم میں سے کسی کو نبی مبعوث نہیں کیا گیا تھا تو تم اہل کتاب کو ان کی اقوام کے حالات سن
سن کر کہا کرتے تھے کہ اگر ہم میں کوئی نبی مبعوث ہوتا تو ہم ان کی فرمانبرداری کئے کے
دکھلاتے اور اللہ کے مخلص بندے بنتے مگر اب جبکہ تمہیں میں سے ایک کو رسول بنایا گیا
ہے اور تمہاری ہی زبان میں تعلیمات نازل کی گئی ہیں تو تم ہو کہ بات بھی سننے کے روادار
نہیں ہوتے اور سمجھتے ہو کہ اپنی مخالفت سے ہمارے رسول اور اس کی اتباع کرنے والے
ہمارے نیک بندوں کو ہماری راہ سے روک لو گے سو یہ تمہارے لئے ناممکن اور محض
ناممکن ہے ہم اپنے بندوں کو ضرور فتح و نصرت اور کامرانی و شادمانی عطا کریں گے۔

سورة لقمان (۵۷) (۳۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چوتیس آیات مبارکہ اور چار
رکوع ہیں۔ جبکہ آیات مبارکہ ۲۷ تا ۲۹ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں جن کا سلیس اردو
ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-
ترجمہ آیات ۲-۱۱:- یہ کتاب حکیم کی آیتیں ہیں جو نیکو کاروں کے لئے (سراسر)
ہدایت و رحمت ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر
یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے
بصباح

أحمد
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
قائم
جول
مذمو
خلیل
قریب
مطہرا
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خام الرسول
حکیم
کریم
یتیم
بی الرحمۃ
بالمین
ذلاصر
أحمد
اول
رسول
الرحمة
مطہر
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمة

باعث ہدایت و رحمت ہیں۔ کیونکہ یہی لوگ ان آیات پر عمل کر کے ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ فرمایا نیکو کار کی صفت یہ ہے کہ وہ نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہو۔ اپنے مال و متاع میں سے زکوٰۃ بخوشی ادا کرتا ہو اور اس حیات دنیوی کو چند روزہ سمجھ کر ایک دن یہاں سے کوچ کرنے اور اپنے اعمال کا حساب دینے کا یقین رکھتا ہو۔ وہی خدا کے نزدیک ہدایت پر ہے اور وہی فلاح و کامرانی حاصل کر سکتا ہے مگر وہ لوگ جو خدا کی عبادت میں وقت گزارنے کی بجائے کہانیاں اور ہنسی کی باتیں سننے سنانے میں گزار دیں زکوٰۃ دینے کی بجائے سینما ڈرامہ اور عیش و نشاط کی جگہ پر روپیہ خرچ کر ڈالیں اور بجائے اس زندگی کو چند روز سمجھنے کے اسی کو سب کچھ سمجھ کر مگن ہو جائیں اور دین کی باتوں کو محول میں اڑادیں ان کو ان آیات پر حکمت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ وہ گمراہ ہی رہیں گے۔ فرمایا ان لوگوں کا علاج ہی کیا جن کو کوئی بات سنائی جائے تو وہ ازراہ تکبر اس طرح گزر جائیں کہ گویا انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں ایسے لوگ ہدایت نہیں پاسکتے۔ آخرت کی خوشخبری اور خدا کی خوشنودی صرف ان لوگوں کو ہی حاصل ہو سکتی ہے جن کے سینوں کے اندر ایمان ہو اور جن کے دل و دماغ اور اعضاء و جوارح سے نیک اعمال سرزد ہوں فرمایا اگر تم کو اللہ پر ایمان نہ ہو تو ذرا نگاہ اٹھا کر آسمان کو تو دیکھو اس نیلاؤں چھتری کو جس طرح ہم نے بے ستون کھڑا کر رکھا ہے کیا اس طرح کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔ پھر زمین کے اندر پہاڑوں کو میخوں کی مانند گاڑ رکھا ہے تاکہ زمین کسی طرف کو الٹ نہ جائے اور ہر قسم کا چلنے والا جاندار زمین کی سطح پر پیدا کیا۔ فرمایا یہ تو میری صنعت اور کاریگری کا کرشمہ ہے وہ جن پر تمہیں اس قدر اعتماد اور بھروسہ ہے۔ ذرا ان کی صنعت کے نمونے بھی تو پیش کرو۔

ترجمہ آیات ۱۲-۱۹: اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (اور کہا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو۔ اور جو شکر گزار ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع کے لئے شکر گزار ہوتا ہے اور جو ناشکرا ہو گا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ بے نیاز ہے اور بذات خود سزاوار حمد ہے۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کر رکھی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف جمیل کر اس کو پیٹ میں اٹھائے رکھا اور دو سال میں (جا کر کہیں) اس کا دودھ چھوٹا ہے۔ یاد رکھ کہ تو میری اور

شکور
حلیب
ضی اللہ
حلیب
امین
صادق
بی التوبہ
توفی
مطمئن
محبت
قائم الا
عظیم اللہ
کظیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ما
مجتبی
طس
مرتضی
مصلح
لین
اڑی
مزمیل
ولی
مذہب
میتین
مصدق
طیب
ناصر
مشمور
یضاح
امر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مذموم
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختار
منیر
براج
سید
خاتم الازل
کیم
کیم
نیتم
فی الرحمۃ
باہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمۃ

جاتا ہے تو وہ سیاہ بادلوں کی طرح چاروں طرف سے تمہیں گھیر لیتی ہیں۔ پھر تم اپنے آپ کو بھی بھول جاتے ہو اور جن پر تمہیں بڑا ناز ہوتا ہے وہ بھی تمہارے ذہن سے اتر جاتے ہیں اور تم خلوص دل سے خدا سے دعا کرنے لگتے ہو کہ اے مالک! ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا فرمایا کہ اگر تمہاری دعا قبول کر لی جاتی ہے اور تمہیں ہلاکت سے بچا لیا جاتا ہے۔ تو تم میں سے چند ایک تو جاہل اعتدال اور انصاف پر قائم رہتے ہیں اور خدا کے فرمانبردار بندے بن جاتے ہیں مگر اکثر پھر بھی ناشکر گزار ہو جاتے ہیں اور خدا کو بھول جاتے ہیں فرمایا! اے لوگو! اگر خدا کے شکر گزار بندے اس کے فرمانبردار اور عبادت گزار بننا چاہتے ہو تو اپنے خالق، رازق اور مہل سے ڈرو کہ کہیں اس کی نافرمانی تمہارے عذاب کا موجب نہ بن جائے نیز محاسبہ کے اس دن سے ڈرو جب باپ بھی بیٹے کی مدد نہ کر سکے گا۔ نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آسکے گا۔ فرمایا یہ میرا وعدہ ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ تم کو کسی دھوکے میں نہیں رہنا چاہئے۔

اس کے بعد قیامت کے دن کے واقع ہونے اور انسان کے مرکزینے پر اعتراض ہو سکتا تھا اس کا جواب ان الفاظ میں ارشاد ہوتا ہے کہ کیا تم پوچھتے ہو کہ قیامت کب آئے گی! اور چونکہ تمہیں اس سوال کا جواب نہیں دیا جاتا اور تم قیامت کے دن کا تعین نہیں کر سکتے تو کیا اس لئے یہ سمجھ رہے ہو کہ قیامت آئے گی ہی نہیں حالانکہ تم ہمیشہ دیکھتے ہو کہ زمین جب مردہ ہو جاتی ہے اور اس میں روئیدگی کا نام تک نہیں ہوتا اس وقت ہم اپنی قدرت سے مینہ برسا دیتے ہیں اور مردہ زمین میں زندگی کی وہ لہر پیدا کر دیتے ہیں کہ جہاں تک تمہاری نگاہ کام کرتی ہے تم گھاس کا مغلخین فرش دیکھ دیکھ کر خوش ہونے لگتے ہیں۔ سو غور کرو کہ اگر مردہ زمین کو اس طرح دوبارہ زندہ کیا جاسکتا ہے تو کیا تم کو دوبارہ زندہ کرنے پر ہم قادر نہیں ہیں۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ مادہ جب حاملہ ہو جاتی ہے تو تمہیں اس بات کا قطعاً علم نہیں ہوتا کہ آیا بچہ پیدا ہو گا یا مادہ تو کیا تمہارے علم میں اس بات کے نہ ہونے کا نتیجہ یہ لکھتا ہے کہ بچہ پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے تو ٹھیک اسی طرح قیامت ضرور واقع ہوگی خواہ اس کا دن تمہیں معلوم ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح تمہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کل کا دن تمہارے لئے کیا آئے گا۔ تم کیا کرو گے اور کیا نہیں اور اس کا علم نہ ہونا اس بات کا موجب نہیں ہوتا کہ کل آئے ہی نہیں اسی طرح تم کو یہ قطعاً معلوم

شکور
حلیہ
ضی اللہ
حلیہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
مفتوح
محبت
قام الازل
مفتوح
کیم اللہ
غذ اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مظہر
س
مظہر
یین
اولی
مؤمل
ولی
مظہر
مبین
مبین
طیب
ناصر
مصور
مصابح
ایر

آحمد
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جو
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
براج
سید
خاتم الرسول
کیا
کریم
یتیم
نبی کریم
ناہین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
صق
معلوم
قوی
رسول

سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔ بڑے بڑے لوگ ان لوگوں سے جو کمزور و ناتواں ہیں پوچھیں گے کہ کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا تھا جب وہ تمہارے پاس آچکی تھی؟ نہیں تم خود قصور وار ہو اور جو لوگ کمزور و ناتواں ہیں وہ ان لوگوں سے جو بڑے ہیں کہیں گے کہ نہیں (یوں نہیں) بلکہ یہ تمہاری شبانہ روز حیلہ سازیوں کا نتیجہ ہے تم ہم کو حکم دے دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے ماننے سے انکار کر دیں اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرائیں اور وہ عذاب کو دیکھ کر اپنی پشیمانی کو مخفی رکھنے کی کوشش کریں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ ان کو انہی اعمال کی سزائے ملے گی جو انہوں نے کئے ہوں گے۔ اور کوئی گاؤں (یا قصبہ ایسا) نہیں جہاں ہم نے کوئی رسول بھیجا ہو تو وہاں کے دو لہندوں نے نہ کہا ہو کہ جو پیغام تم کو دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس پر ایمان نہیں لاتے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مال و دولت اور اولاد کی رو سے تم سے زیادہ ہیں اور ہم کو سزا نہیں دی جائے گی۔ کہہ دیجئے میرا رب جس کو چاہتا ہے روزی زیادہ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے لیکن اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔

شرح:- اس رکوع میں منکرین کی آئندہ حالت کا نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے کہ آج تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہ ہم قرآن کو مانتے ہیں اور نہ کسی اور کتاب کو اور نہ ہمیں اس کی ضرورت ہی ہے۔ مگر آنے والی دنیا میں ان کی جو حالت ہونے والی ہے اسے کوئی دیکھ پائے تو درطہء حیرت میں پڑ کر رہ جائے کہ ان کی وہ لہ ترانیاں اور چرب زبانیاں کہاں گئیں؟ اس وقت یہ ایک دوسرے کے منہ کو تک رہے ہوں گے اور سرد آہیں بھر بھر کر کہہ رہے ہوں گے کہ اے کاش! ہم نے منکر و مغرور لوگوں کا اتباع نہ کیا ہوتا اور آج مجرموں کی صف میں کھڑے نہ ہوئے ہوتے۔ اس وقت ان سرکش اور گستاخ لوگوں کو بھی جن کے فتنہ و فتور کی وجہ سے دنیا میں گمراہی پھیلی تھی۔ یہ فکر دا منگیر ہوگی کہ جس طرح بن آئے ہم عتاب الہی سے چھوٹ جائیں۔ لہذا وہ کہیں گے کہ ہم نے قطعاً کسی کو گمراہ نہیں کیا جو کچھ کیا ہے ان لوگوں نے آپ کیا ہے۔ اس پر وہ سادہ لوح لوگ جنہوں نے ان کی پیروی کر کے گمراہی کو اختیار کیا تھا۔ بولیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو تمہاری شبانہ روز طہانہ و شاطرانہ چالوں نے ہمیں خدا بھلا رکھا تھا اور تم سو حیلے بہانے سے ہمیں شرک پرستی پر

شکوہ
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
تفصی
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
براج
سید
خاتم الرسول
کیا
کریم
یتیم
نبی کریم
ناہین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
صق
معلوم
قوی
رسول

احمد
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مترجم
مترجم
منبر
سراج
شہید
خاتم الزل
کیمی
کریم
تینہ
نبی الرحمة
ناون
ظاہر
آختر
اقل
رسول
الرحمة
طبع
سین
حقی
معلوم
قوی
رسول الرحمة

جنہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو صریح جادو گری ہے اور ہم نے نہ ان کو کوئی کتابیں دے رکھی تھیں جن کو وہ پڑھتے اور نہ ہم نے ان کی جانب آپ سے پہلے (عذاب دوزخ سے) کوئی ڈرانے والا بھیجا تھا اور جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا اور یہ تو اس کے دسویں حصہ تک بھی نہیں پہنچے جو ہم نے ان کو دے رکھا تھا۔ انہوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا سو دیکھو میں نے ان کو کیونکر سزا دی۔

شرح :- اس رکوع میں انسان کو بتایا ہے کہ بالآخر جو چیز انسان کے لئے نافع ہے وہ اس کے نیک اعمال ہیں۔ دولت اور اولاد کبھی کسی کے نہ کام آئی ہے نہ آئے گی جو لوگ نیک اعمال بجالاتے ہیں وہ دوزخ کے مستحق ہیں اور امن و امان کی زندگی بسر کریں گے مگر ایسے لوگ جو ہر وقت و ہر لمحہ اسی تک و دو میں رہتے ہیں کہ جس طرح بن آئے۔ خدا کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے۔ ان سے لاپرواہی کر کے دکھائی جائے اور دنیا میں بجائے خدا کی حکومت قائم کرنے کے دجل و شیطان کی حکومت قائم کی جائے۔ اپنی اس بدکرداری کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔ فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے تمہارے مال و دولت میں کچھ کمی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا جس کو چاہے عطا کرے اور جس سے چاہے لے لیتا ہے اور اس کی راہ میں جو چیز خرچ کی جائے وہ باقی رہتی ہے اور اس کا اجر و ثواب دیر تک ملتا رہتا ہے مگر جو لوگ اس بات کو نہیں مانتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ دولت مندی ان کی اپنی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یا فلاں کی نظر عنایت سے ہمیں یہ چیز حاصل ہوئی ہے۔ فرمایا وہ دن جب کوئی حقیقت مستور نہیں رہے گی۔ اس دن ایسے لوگوں سے پوچھا جائے گا تو وہ یہی جواب دیں گے کہ نہیں ہم نے تو کبھی کسی دوسرے کو نہیں مانا تھا۔ ہم تو تیری ہی عبادت کرتے رہے اور تو ہی ہمارا مالک و کار ساز ہے۔ حالانکہ وہ غیر از خدا دیگر قوتوں کے سامنے جھکتے اور ان سے مرعوب ہوتے رہے ہیں کہا جائے گا کہ مزا تو جب ہے کہ تمہارے خیالی خدا آج بھی تمہاری مدد کرتے دیکھو آج کوئی شخص کسی کو نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے دیکھو جب تم کو خدا کے احکام سنائے جاتے تھے تو تم کہا کرتے تھے کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں باپ دادا کے طریقے سے ہٹانا چاہتا ہے اور محض جھوٹ موٹ باتیں بنا کر تمہیں سادیتا ہے۔ ان لوگوں نے حق کو جادو

شکور
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توفی
توفی
محب
خاتم الزل
مظہر
مذکور
مبشر
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طس
مظہر
مظہر
سین
اوی
مترجم
وہی
مذہب
متین
مصدق
طیب
ناصر
مصور
یصباح
ایم

موجودگی میں باطل سرسبز نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی الٹی راہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے فرامین کو پس پشت ڈالتا ہے۔ تو اس کو نقصان خود ہی اٹھانا پڑتا ہے اور اگر نیک راہ پر ہو تو اس کا فائدہ بھی اسی کو پہنچتا ہے۔ مسئلہ رسالت کو واضح کرنے کے بعد پھر حشر کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ جب جان نکلنے کا وقت آئے گا یا جب قیامت آجائے گی تو اس وقت لوگ گھبرائیں گے اور بھاگ کر عذاب کی لپیٹ سے بچنا چاہیں گے۔ مگر محض ناممکن ہو گا وہ چاہیں گے کہ ہم دنیا میں جا سکیں۔ مگر اب ان کے اور دنیا کے درمیان ایک ایسی لمبی مسافت ہوگی جس کا طے کرنا کسی طرح ان کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ فرمایا دنیا میں تو وہ ہمیشہ ایمان لانے سے انکار کرتے رہے حالانکہ جو کچھ یہ آج دیکھ رہے ہیں پہلے بھی ان کے علم میں تھا کیونکہ کتابوں اور رسولوں کے ذریعے ہر ایک بات ان کو بتائی گئی تھی۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور دنیا میں بیٹھے عالم آخرت کے متعلق اٹکل پچو باتیں کرتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ شک و شبہ میں پڑے ان لوگوں کی طرح جو ان سے قبل نافرمانی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے ہلاک ہو گئے۔

۳۹

سورة الزمر

۵۹

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پچھتر آیات مبارکہ اور آٹھ رکوع ہیں جبکہ آیات ۵۲ تا ۵۴ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح کے قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۹:- یہ کتاب غالب اور حکمت والے خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف بلاشبہ حق و صداقت کے ساتھ اتارا ہے سو اللہ کی بندگی خلوص و محبت سے کرو۔ یاد رکھو خالص بندگی اللہ ہی کو زیبا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر اور اور کار ساز ٹھہرا دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے قریب تر کریں گے بیشک ایک دن آئے گا جب اللہ ان کے درمیان اسبات میں فیصلہ چکا دے گا جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں بیشک اللہ اس شخص کو ہدایت سے بہرہ ور نہیں کرتا جو جھوٹا ہو اور نہ ماننے پر تل جائے اگر اللہ چاہتا

شکور
حسبنا
صنی اللہ
حسبنا اللہ
ایمن
صادق
بی انبیا
خوفی
مفتخیر
محبت
فام اللہ
مخبر اللہ
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
طال
مجتبی
طس
مربط
مضط
لیین
ازی
مزیل
وی
مدیر
میتین
ممدین
طیت
ناصر
منصور
مصباح
امیر

آخذ
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جوہر
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مختار
مختار
منیر
میراج
سید
فام الرسول
مکینہ
مکرم
نیل
نیل
نیل
ناون
طاهر
آخذ
اقل
رسول
الترجمہ
مطہر
میتین
حق
معلوم
قوی
رسول

طاقتوں کو وہ مافوق البشریت مانا کرتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ خدا ان لوگوں سے بڑا ہی خوش ہے جو اس نے ان کو یہ طاقتیں دی ہیں۔ مگر چونکہ ہم گنہگار ہیں اور خدا ہم سے خوش نہیں لہذا ان بتوں کو اگر خوش کر لیا جائے تو یہ خدا کے ہاں ہماری سفارش کر کے ہمارا کام بنا دیں گے۔ وہ سمجھتے تھے کہ خدا کا خوش کرنا مشکل ہے اور ان بزرگوں کا خوش کر لینا آسان ہے۔ لہذا وہ خدا سے مانگتے ہی نہ تھے۔ اس سے خطاب ہی نہ کرتے تھے بلکہ ان بزرگوں کے بت بنا کر ان سے اپنی حاجات و مشکلات کہتے اور منتیں ماننے اور چڑھاوے چڑھا کر ان سے بلتی ہوتے کہ ہمارا یہ کام اس طرح ہو جائے۔ جاہلیت کی بت پرستی اسی کا نام ہے۔ چونکہ ان بتوں کے خوش کرنے کے جو طریق شیطان نے ان کو سمجھا رکھے تھے وہ سراسر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مبنی تھے۔ اس لئے اس طریق سے نہ تو وہ بزرگ ہی خوش ہو سکتے ہیں اور نہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ مرنے کے بعد انسان مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے پھر حشر و نشر نہیں ہوتا اور نہ نیک و بد اعمال کی کوئی جزا سزا ملتی ہے۔

اس سورۃ میں زیادہ تر انہی تین امور پر روشنی ڈالی ہے اور حضرت انسان کو رسالت و توحید اور حشر و نشر کے قائل کرنے کے لئے دلائل دیئے ہیں۔ فرمایا اے لوگو! یہ کتاب تمہارے خدا کی جانب سے نازل کی گئی ہے اور خدائے عزیز و حکیم نے اس میں بڑی قوی اور پر از حکمت باتیں بتلائی ہیں۔ اس کتاب کو نازل کرنے کا مقصد صرف اس قدر تھا کہ انسان کو خدا کی عبادت و اطاعت کے طریقے معلوم ہوں اور اسے اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے۔ فرمایا عبادت و اطاعت بتوں کا حق نہیں۔ بلکہ اس خدائے مطلق کا حق ہے جس کو تم اس وقت پکارا کرتے ہو جب ہر طرف سے مایوس ہو جاتے ہو اور جسے احکم الحاکمین تصور کرتے ہو۔ سنو تمہارا یہ عقیدہ غلط ہے کہ وہ بت تمہیں ہم سے نزدیک تر کر دیتے ہیں۔ یاد رکھو کہ خدا پر کوئی ہستی اثر نہیں ڈال سکتی۔ نہ وہ کسی کا محتاج ہے اور نہ کسی کا محکوم ہے کہ اس کا کہنا ضرور ہی مانے اولاد سے بڑھ کر کسی چیز سے محبت نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد محبت میں بیوی کا درجہ ہے۔ سو خدا کی نہ اولاد ہے اور نہ بیوی وہ قادر مطلق کسی طرح بھی کسی کے سامنے مجبور نہیں اسے پکارنا ہو تو براہ راست پکارو۔ مانگنا ہو تو اسی سے مانگو۔ اس نے نہ صرف انسان کو پیدا کیا بلکہ یہ تمام آسمان و زمین اور یہ

شکور
سلیب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توفی
مقیم
محب
قائم الاثر
مخیر
بیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مرتب
مستطیع
یسین
اوی
مزیل
ولی
مدین
مبین
ممدن
طیب
ناصر
مستور
بصباح
امر

احمد
رسول
الملائم
شہید
شہید
عادل
قائم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مستور
مستور
منیر
براج
سید
فالمزول
مکیہ
کرم
یتیم
نی لہ
باہن
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
طہ
معلوم
قوی
رسول الرحمن

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جو
مذہب
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مقدم
منیر
سراج
سید
خاتم الرسول
حکیم
کریم
نور
نبی اللہ
باب
فلا
احمد
اقل
رسول
الترجمہ
مطہر
سین
حسن
معلوم
قوی
رسول الغنا

لوگوں کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے (غافل ہونے کے سبب سے) سخت ہیں ان سے لئے خرابی ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے جس کی باتیں باہم ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں جن سے وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے نرم ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی رہنمائی ہے جس کو چاہتا ہے اس ہدایت کے ذریعے بہرہ ور کرتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ کیا وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے منہ کو سخت عذاب کی ڈھال بنالے گا (وہ نجات پانے والے کے برابر ہے) اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے کمایا اس کا مزہ چکھو جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی (پنمبروں کو) جھٹلایا۔ سو ان پر ایسے طور عذاب آیا جو ان کے خیال میں بھی نہ تھا پس اللہ نے ان کو دنیا ہی میں ذلت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب یقیناً اس سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اے کاش! ان کو علم ہوتا اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے یقیناً ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ ہم نے قرآن عربی میں نازل کیا ہے جس میں کوئی بھی کبھی نہیں تاکہ یہ لوگ پاکبازی اختیار کریں۔ اللہ نے ایک ایسے غلام کی مثال بیان کی ہے جس کی ملکیت میں کئی جھگڑا لوشریک ہیں اور ایک ایسے شخص کی مثال بھی بیان کی ہے جو ایک شخص کی ملکیت ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے۔ سب حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے مگر ان میں سے اکثر (اس بات) کو نہیں جانتے۔ بلاشبہ آپ کو بھی مرنا ہے اور یہ بھی بیشک مرنے والے ہیں۔ پھر بیشک تم سب قیامت کے دن اپنے جھگڑوں کو خدا کے سامنے پیش کرو گے۔

شرح :- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قلب سلیم کسے کہتے ہیں اور مسلمان کے دل میں کیا خوبی پائی جاتی ہے۔ فرمایا جس انسان کا سینہ اللہ فراخ کر دے۔ اس کے دل میں خدائی نور جلوہ گر ہونے لگتا ہے اور قبول ہدایت میں اسے ذرہ برابر تکلف نہیں ہوتا اور جس سینہ میں نور حقانیت کی جلوہ گری نہ ہو وہ تاریک اور سخت ہو جاتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ سخت دلی کے پلید مرض سے انسان کو شفا دینے کی خاطر ہم نے قرآن مجید کو نازل کیا ہے اس کو سمجھ کر تلاوت کرنے والے کے دل میں اللہ کا نور جلوہ گر ہونے لگتا ہے جس سے اس کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ فرمایا قرآن کی زبان اس کا کلام اور اس کا انداز بیان ایسا

شکر
حبیب
ضی اللہ
حبیب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
نفسی
مستبذ
محب
قام الاشیاء
نجم اللہ
کلیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
ذوق
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرطی
مضغ
لین
اوی
مزمیل
وینی
مذہب
مذہب
مذہب
طیب
ناصر
مشمور
بصباح
امر

أَخْبَدَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيْدٌ
شَهِيْرٌ
عَادِلٌ
خَائِفٌ
جَوَادٌ
مَذْعُوْرٌ
خَلِيْلٌ
قَرِيْبٌ
مُطَهَّرٌ
مُذَكَّرٌ
مُبَشَّرٌ
مُكْرَمٌ
مُحْتَرَمٌ
مُسْتَبْرَأٌ
بِرَاحٍ
سَيِّدٌ
خَامُ الرِّبْلِ
مَكِيْمٌ
كَرِيْمٌ
نَبِيٌّ
نَبِيُّ الرِّحْمَةِ
بَابِيْنٌ
ظَاهِرٌ
أَخْبَدَ
أَوَّلُ
رَسُولُ
الرَّحْمَةِ
مُطَهَّرٌ
صَيِّبٌ
حَقٌّ
مَعْلُوْمٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرِّبْلِ

اللہ زبردست (اور) بدلہ لینے والا نہیں؟ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے (ان سے پوچھنا چاہئے کہ) تمہاری کیا رائے ہے کہ جن معبودوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ اگر اللہ مجھے تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کی دی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر وہ مجھ پر مہربان ہونا چاہے تو وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں۔ کہہ دیجئے میرے لئے تو اللہ ہی کافی ہے توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں اپنی جگہ کام کر رہا ہوں۔ سو تمہیں جلدی ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر رسوا کن عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے۔ بلاشبہ ہم نے لوگوں کے لئے آپ پر حق و صداقت سے کتاب نازل فرمائی ہے جو ہدایت سے بہرہ مند ہو گا تو اپنے فائدے کے لئے اور جو گمراہ ہو جائے گا تو اس کا گمراہ ہونا بھی اسی کے لئے باعث نقصان ہے۔ اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں قرآن پاک کے چند فضائل اور قیامت کے مختصر سے واقعات بیان فرمائے تھے اور بتایا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون حق سے برگشتہ ہے۔ فرمایا کہ سب سے زیادہ ظالم وہ شخص ہے جو جھوٹ موٹ باتیں خدا کے متعلق کہتا پھرے۔ اور جب سچی باتیں اس کو پہنچائی جائیں تو وہ اس کے ماننے سے انکار کر دے۔ مثلاً "جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ کا بیٹا ہے اور اس کی بیوی بھی ہے اور فرشتے اور جن اس کی بیٹیاں ہیں اور فلاں فلاں کے اختیار میں اس نے اپنا کارخانہ قضا و قدر دے رکھا ہے۔ لغو بے ثبوت اور صریح دروغ ہے جو لوگ ان باتوں کو مانتے ہیں ان کے پاس ان کا کیا ثبوت ہے ایسی باتوں کے ماننے والوں کے پاس جب اللہ کا رسول کلام الہی بیان کرتا اور ان کو اصلیت سے آگاہ کرتا ہے تو وہ نہیں مانتے اور نہ اللہ کے احکام پر چل کر اپنی اطاعت کا ثبوت دیتے ہیں۔ فرمایا ایسے لوگ ہی ہندو بے نزدیک کافر کہلاتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس وہ لوگ جو توحید کی تبلیغ کرتے اور نیکو کاری کی طرف آنے کی لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ نیز جو لوگ ان کو مانتے "احکام الہی پر چلتے اور نیک زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا کا ڈر ہے ایسے ہی لوگ ہمارے نزدیک متقی کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ جو کچھ چاہیں گے وہی ان کو خدا کے ہاں میسر آئے گا۔ ان سے اگر کوئی خطایا لغزش بھی سرزد

شُكْرٌ
حَسْبِي
صَبِيْبٌ
صَبِيْبٌ
صَادِقٌ
بِي الرِّبْلِ
نَضِيْبٌ
مُتَمَكِّنٌ
مُحْتَرَمٌ
قَامُ الرِّبْلِ
مُتَمَكِّنٌ
عِنْدَ اللّٰهِ
كَامِلٌ
خَائِفٌ
رَوِيٌّ
حَرِيْمٌ
مُحْتَرَمٌ
مُتَمَكِّنٌ
لِيْبِيْنٌ
أَدْلَى
مُزْمَلٌ
وَلِيٌّ
مُدَبِّرٌ
مَبِيْنٌ
مَعْدِنٌ
طَبِيْبٌ
نَامِرٌ
مُتَمَكِّنٌ
مُضَاحٌ
أَمِرٌ

بِحَارِ الرَّبِّ۔ مَقْرَبِيٌّ۔ مَقْرَبِيٌّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حَمُوْدٌ۔ عَاقِبٌ۔ شَاهِدٌ۔ رَشِيْدٌ نَبِيْرٌ۔ دَافِعٌ شَابِقٌ۔ مَهْدِيٌّ مَبِيْرٌ۔

الضُّوْرُ
الرَّشِيْدُ
الْوَارِثُ
الْبِيَّاتِي
الْبِيْدِيْعُ
الْبَادِي
النُّوْرُ
النَّافِعُ
الْغَنِي
الْمَغْنِي
الْحَيَّامُ
الْمَقْسُطُ
مَالِكُ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْغَنِيُّ
الْمُنْتَقِمُ
التَّوَابُ
الْبَرُّ
الْمُتَعَالِي
الْوَالِحُ
الْبَابِي
الْقَامِرُ
الْأَجْرُ
الْأَوَّلُ
الْمُوَجِّدُ
الْمَقْدِمُ
الْمُعْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْقَصْدُ
الْوَالِدُ
الْمُجِدِّدُ
الْحَيُّ
الْمُعْتَبَرُ
الْمُدِّي

ہوئی ہو تو وہ معاف کر دی جائے گی اور نیک اعمال کے بدلے انعامات دیئے جائیں گے۔
اس کے بعد بت پرستوں اور مشرکوں سے پوچھا ہے کہ تم جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کے پیچھے
مارے مارے پھرتے ہو۔ اور ان سے حاجت روائی چاہتے ہو تو کیا اس ذلت پر تم لوگ
خوش ہو؟

مکے والے یہ سمجھتے تھے کہ بتوں کی مخالفت سے ان کا غصہ بھڑکے گا اور حضور کو
اس سے نقصان پہنچے گا فرمایا یہ بات غلط ہے اس طرح کے سب اختیارات اللہ کے ہاتھ
میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا
کون ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ خدا! پھر پوچھنا چاہئے کہ اگر تم کو خدا کوئی بیماری لگا دے یا
کسی مصیبت میں ڈال دے تو کیا تمہارے بت اس بیماری یا مصیبت کو دور کر سکتے ہیں۔ یا
اگر خدا تم پر کوئی مہربانی کرنا چاہے اور اپنے انعامات سے تمہیں نوازا نا چاہے تو ہے کوئی جو
اسے روک سکے؟ اگر نہیں اور یقیناً "نہیں تو پھر تمہارا ان بتوں کی منتیں ماننا ان کے
چڑھاوے چڑھانا ان کی طرف منہ کر کے سجدہ کرنا اور ان کو مصیبت کے وقت پکارنا کیا
معنی رکھتا ہے؟ کیا یہ ظلم و نا انصافی پر مبنی نہیں ہے؟ کہہ دیجئے کہ یہ ان کی شان نہیں ہے
متقی تو ہر حال میں خدا پر اعتماد کرتا ہے۔ مصیبت کے وقت بھی اسی کی طرف رجوع کرتا
ہے۔ اور خوشی کے وقت اسی کا شکر گزار ہوتا ہے۔

ترجمہ آیات ۴۲-۵۲: اور اللہ روحوں کو ان کی موت کے وقت اپنے قبضہ
میں لے لیتا ہے اور ان روحوں کو بھی جو موت سے دوچار نہیں ہوئیں نیند کے وقت موت
کا حکم صادر فرماتا ہے ان کو ٹھہرا لیتا ہے اور دوسری روحوں کو وقت مقررہ تک کے لئے پھر
بھیج دیتا ہے بیشک اس میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔ کیا
انہوں نے اللہ کے سوا اور سفارش کرنے والے تجویز کر رکھے ہیں کہیں کہ اگرچہ وہ کسی
بات کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ (کسی چیز کو) سمجھتے ہوں تو بھی ان کو اپنا سفارشی ہی
سمجھیں گے۔ کہہ دیجئے کہ سفارش تمام تر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ آسمانوں کی اور زمین
کی بادشاہت کا مالک ہے پھر اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جب خدائے یگانہ کا نام لیا
جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے جب

Marfat.com

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
لیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
سیر
سیر
فام الزیل
نیکو
کیم
نیکو
نیکی
بائین
ظاہر
انجیر
اول
رسول
الرحمۃ
مطیع
صین
حق
معلوم
قوی
رسول

سکے کی اور پشتر اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آنازل ہو اور تمہیں اس کا پتہ بھی نہ ہو۔ تم ان بہترین باتوں کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہیں یہ نہ ہو (کہ پھر) کسی کو کہنا پڑے کہ واحسرتا میں نے اللہ کی جانب سے بڑی کوتاہی کی اور میں تو محض ہنسی مذاق ہی میں مبتلا تھا۔ یا کہنے لگے اگر اللہ میری رہنمائی کرتا تو میں یقیناً پاکبازوں میں سے ہوتا۔ جب عذاب کو دیکھے تو کہنے لگے کہ اگر ایک بار میں اور دنیا میں جا سکتا تو نیکو کاروں میں ہوتا۔ کیوں نہیں تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو نے ان کو جھٹلایا اور غرور کیا اور کافروں میں شامل رہا۔ اور قیامت کے دن آپ ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہو گا کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے کیا جہنم میں متکبر لوگوں کا ٹھکانا نہیں؟ اور اللہ ان لوگوں کو جو پرہیزگار ہیں ان کے امن کی جگہ پہنچا دے گا۔ نہ ان کو تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ اللہ ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اسی کے قبضے میں ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا وہی خسارے میں پڑے ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں ان بندگان خدا کے نام ایک پیغام مسرت ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں کا کچھ حصہ خدا کی نافرمانی اور شرک و بت پرستی میں گزارا ہے۔ مگر ایک دن جب ان کو اپنی غلطی اور حقیقت کا احساس ہو جاتا ہے تو وہ پچھتانے لگتے ہیں۔ اور اپنی افعال بد کے پیش نظر مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ان گناہوں اور سیاہ کرداریوں کے ہوتے ہوئے ہماری نجات کیسے ممکن ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! خدا سے کبھی مایوس نہ ہونا۔ اس کا در رحمت ہر وقت کھلا ہے۔ خواہ تم کسی مذہب پر رہے۔ خواہ تم نے کسی حالت میں زندگی گزارنی خواہ تم برے کام کرتے رہے۔ مگر جب بھی تم گزشتہ گناہوں کی معافی مانگ کر آئندہ کے لئے نیکو کار بن جانے کا اقرار کرو گے تو تمہارے لئے دریائے رحمت کھول دیئے جائیں گے۔ سو! موت آنے اور عذاب دوزخ کے مستوجب قرار دیئے جانے سے پہلے پہلے جس طرح ہو سکے خدا کی طرف رجوع کر لو اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ۔ ورنہ جب موت آئے گی اور عذاب جہنم آنکھوں کے سامنے لا کر دکھایا گیا تو پھر توبہ استغفار طیب اور رجوع و ایمان کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ اگر تمہاری تمام زندگی بھی گناہوں میں گزر گئی ہو تو آخری وقت ہی میں مگر موت سے پہلے پہلے توبہ کر لو۔ اور خدائے تعالیٰ کے احکام پر عمل پشیا ہو جاؤ۔

شکریہ
حسین
صنی اللہ
حسین اللہ
امین
صادق
بی انور
توفیق
مستقیم
محبت
بی انور
توفیق
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرتب
مستقیم
سین
اولی
مربط
دلچ
مستقیم
ناصر
منصور
مستقیم
امیر

الضُّوْرُ
الرَّشِيْدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْبَادِي
النُّوْرُ
التَّائِيْدُ
الْمَغْنِي
الْمَغْنِي
الْمَجْمَعُ
الْمُقْسِطُ
مَالِكُ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْعَفُو
الْمُنْتَقِمُ
الْتَرَابُ
الْبَسْمُ
الْمُتَعَالِي
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْمُهَيَّبُ
الْأَجْمَدُ
الْأَدْوَلُ
الْمُوَجِّدُ
الْمُنْتَقِمُ
الْمُسْتَبْرَدُ
الْقَادِرُ
الْمُضْمَدُ
الْوَالِدُ
خَلْقُ ذَلِكَ
الْمُجْتَبَى
الْمُعْتَبَى
الْمُنْدَى

کرنا شروع کر دو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ پیام زندگی و غفلت و خواب میں گزر جائیں اور آخرت میں عذاب و دوزخ دیکھ کر سرد آہیں بھرنے اور پچھتانے لگو۔ یا یہ کہنے لگو کہ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے موت آجانے کے بعد کوئی حسرت آرزو پوری نہ ہوگی۔ اس وقت کہا جائے گا کہ یہ تمام باتیں تمہیں پہلے ہی بتائی گئی تھیں مگر تم نے سچ نہ مانا اور منکر ٹھہرے قیامت کے دن ان منکرین حق کے چہرے سیاہ ہوں گے اور ان کا تکبر و غرور ان کے آگے آئے گا اور انہیں دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ مگر جو لوگ خدا سے ڈرتے رہے تھے ان کو قطعاً کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ ان کو غم کھانا پڑے گا۔ آخر میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز کو اس نے پیدا کیا اور پیدا کرنے کے بعد اس کی بقا و حفاظت کا ذمہ دار بھی وہی ہوا اور زمین و آسمان کی تمام چیزوں میں تصرف و اقتدار بھی اسی کو حاصل ہے۔ کیونکہ سب خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ پھر ایسے خدا کو چھوڑ کر انسان کہاں جائے۔ چاہئے کہ اسی کے غضب سے ڈرے اور اسی کی رحمت کا امیدوار رہے۔ کفر و ایمان اور جنت و دوزخ سب اسی کے زیر تصرف ہیں۔ اس کی باتوں سے منکر ہو کر آدمی کا ٹھکانا نہیں کیا اس سے منحرف ہو کر آدمی کسی فلاح کی امید رکھ سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۶۳-۷۰:- کہتے! اے جاہلو! کیا تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں اللہ کو

چھوڑ کر کسی دوسرے کی عبادت کروں اور آپ کی طرف اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف وحی بھیجی جا چکی ہے۔ اگر تم نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا تو تمہارے عمل اکارت جائیں گے اور تم نقصان اٹھاؤ گے۔ نہیں بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرنا اور شکر گزاروں میں رہنا اور لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنا چاہئے تھی نہیں کی۔ اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی ایک مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لیٹے ہوں گے وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بلند ہے۔ اور صور پھونکا جائے گا تو آسمان اور زمین کے سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے۔ مگر جس کو خدا چاہے پھر دوبارہ اس میں پھونکا جائے گا تو تمام لوگ دفعتاً کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامے لا کر رکھ دیئے جائیں گے اور نبیوں اور شہیدوں کو پیش کیا جائے گا اور ان کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا۔ اور ہر تنفس کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کیا ہوگا اور جو

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْيَوْمُ - الْمَيْتُ الْبَعِيْدُ - الْبَاقِي - الْوَكِيْلُ - الْبَاقِي - الْمَجِيْدُ

کچھ وہ کرتے ہیں وہ خوب جانتا ہے۔

شرح :- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی اور کی فرمانبرداری کرنا شرک ہے اور ہم نے ابتدائے آفرینش ہی سے اپنے رسولوں اور پیغمبروں کے ذریعہ بنی آدم کو یہ حکم دیدیا تھا کہ جو کوئی اللہ سے شرک کرے گا اس کے نیک اعمال بھی اکارت جائیں گے اور آخرت میں وہ خسارہ اٹھائے گا۔ فرمایا کہ دنیا کو پیغام سنا دو کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا اس کا شکر بجالانے کے مترادف ہے اور اس کا حق پہچاننا یہی ہے کہ کماحقہ اس کی عبادت کی جائے یا درکھو کہ خدا وہ قادر مطلق ہے کہ قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان کاغذ کی طرح لپٹے ہوئے اس کے ہاتھ میں ہوں گے۔ وہ جب قیامت برپا کرنا چاہے گا تو ایک دفعہ صور پھونکا جائے گا اس وقت آسمان و زمین کی تمام مخلوق بیہوش ہو جائے گی پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو جو بے ہوش تھے وہ ہوشیار ہو جائیں گے اور جو قبروں میں مرے پڑے ہوں گے وہ قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور تمام زمین خدا کے نور سے منور ہو جائے گی۔ پھر ہر شخص کا اعمال نامہ اس کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور نبیوں اور شہیدوں کو بطور گواہ پیش کر کے ہر شخص کا فیصلہ کیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

ترجمہ آیات ۱-۷۵ :- اور کافروں کو جہنم کی طرف گروہ درگروہ کر کے لے

جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ دونخ کے پاس آجائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان کو اس کے محافظ فرشتے کہیں گے کیا تم میں سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کے احکام پڑھ پڑھ کر سنا تھے اور تمہیں اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں (مگر) کافروں کے حق میں عذاب کی بات پوری ہو کر رہی۔ کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ یہاں ہمیشہ رہو گے۔ سو متکبروں کا ٹھکانا برا ہے اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں جنت کی طرف گروہ گروہ کر کے روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ جنت کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور اس کے محافظ فرشتے انہیں کہیں گے تم پر سلامتی ہو، خوش رہو پھر اس میں ہمیشہ کے لئے جا داخل ہو۔ اور وہ پکاراٹھیں گے کہ تمام حمد و ثنا اس اللہ کے لئے زیبا ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں

شکور
حسبنا
رضی اللہ
عینہ
صادق
بی التوبہ
توضی
مستند
مجتب
تمام الایات
تجزیاً
کلیماً
عند اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرتضی
مستند
یسین
اولی
مزیل
ولی
مدین
متین
مدین
طیب
ناصر
مستور
مباح
امر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
حکیم
کرم
یتیم
نبی الرحمة
ناہین
ظاہر
انور
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
حسین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرحمة

جبار، بزاز، قریشی، مہتری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاتق، شاہد، رشید، بشیر، داع، شایب، مہدی، سبغ، بھیر

سورة المؤمن (۶۰)

آخند
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خانم
جولہ
مدعو
لیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خانم الزہرا
حکیمہ
شہید
نیر
نبی کریم
بابین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمہ
مطیع
مین
حس
معلم
قوی
رسول الزہرا

شکور
حسین
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
قضی
مقتصد
محبت
قام الایمان
نبی اللہ
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مستغنی
میر
میر
مین
ناصر
منصور
بصباح
ایم

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۵۶ اور ۵۷ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں اس میں پچاسی آیات مبارکہ اور نور کوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۹:- کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو سب پر غالب اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔ گناہ بخشے اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا مقدور والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں سب کو اسی کے پاس جانا ہے اللہ کی آیتوں میں سوائے ان لوگوں کے جو کافر ہیں کوئی ناحق جھگڑا نہیں کرتا۔ سو ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے (آیات الہیہ کو) جھٹلایا اور ان کے بعد اور گروہوں نے بھی اور ہر امت نے اپنے رسول کو پکڑنا چاہا اور ناحق جھگڑنے لگے تاکہ حق کو ناچیز قرار دیں پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔ سو (تم جانتے ہو کہ) میں نے کیونکر رحیم سزا دی اور اس طرح تیرے رب کی بات ان لوگوں کے حق میں پوری ہو گئی جنہوں نے جہنمی وطیرہ کفر کو اختیار کیا کہ وہ یقیناً "دوزخی ہیں وہ (فرشتے) جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور جس جو اس کے گردا گرد ہیں وہ اللہ کی حمد و ثنائیاں کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے جو مومن ہیں بخشش طلب کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تیری مصلحتی رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو محیط ہے سو تو ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری اور راہ پر چلے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے پروردگار! اور ان کو ان منزلت ہمیشہ کے باغوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور ان کے باپ دادا میں سے جنہوں نے نیک کام کئے تھے ان کو بھی اور ان کی بیویوں کو اور ان کی اولاد کو مدد دے بھی۔ بیشک تو غالب اور حکمت والا ہے۔ اور ان کی برائیوں کو درگزر کر جن کی برائیوں کو تو نے آج کے دن درگزر کیا بیشک اس پر تو نے (بڑی) مہربانی کی اور یہی سب سے بڑی رحمت کامیابی ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میں اپنے بندوں کے گناہ ہمیشہ معاذ

مَكْرُوْلٌ
رَسُوْلٌ
اَخْرَجَ
رَسُوْلٌ
الْمَلَامُ
شَهِيْدٌ
شَهِيْرٌ
عَادِلٌ
خَاتَمٌ
جَبْرٌ
مَدْعُوْمٌ
عَلِيْلٌ
قَرِيْبٌ
مُطَهَّرٌ
مُذَكَّرٌ
مُبَشَّرٌ
مُكْتَرَمٌ
مُحْتَرَمٌ
مَنْبَرٌ
بِرَاحٍ
مَنْبَرٌ
خَاتَمُ الرَّسُوْلِ
كَبِيْرٌ
كَبِيْرٌ
نَبِيٌّ
نَبِيٌّ
بَابِيْنَ
ظَاهِرٌ
اَخْرَجَ
اَقْلٌ
رَسُوْلٌ
الرَّحْمَةُ
مَطِيْعٌ
مَبِيْنٌ
حَقٌّ
مَعْلُوْمٌ
قَوِيٌّ
رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ

عرش کا مالک ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل کرتا ہے تاکہ وہ اس دن سے ڈرائے جن میں ملاقات ہوگی۔ جس دن کہ وہ (قبروں سے) باہر آئیں گے اللہ سے ان کی کوئی بات مخفی نہ ہوگی اور پوچھا جائے گا کہ آج کس کی حکومت ہے (ہر طرف سے جواب آئے گا کہ) خدائے یگانہ و غالب کی۔ آج ہر تنفس کو اس چیز کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتا رہا۔ آج کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔ یقین رکھو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور ان کو اس دن سے ڈرائیے جو چلا آ رہا ہے۔ جس دن کلیجے گھٹ کر منہ کو آنے لگیں گے ظالموں کا نہ کوئی دوست ہو گا نہ سفارش کرنے والا کہ جس کی بات مانی جائے۔ آنکھوں کی خیانت سے بھی واقف ہے اور ان باتوں سے بھی جو ان کے سینوں کے اندر پنہاں ہیں۔ اور اللہ حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور اللہ کے سوا وہ جن کو پکارتے ہیں وہ کچھ فیصلہ بھی نہیں کر سکیں گے بلاشبہ اللہ وہ ہے جو سب کی سننے والا اور ہر ایک کو دیکھنے والا ہے۔

شرح :- فرمایا جن لوگوں نے احکام و نشانات الہی کو ماننے سے انکار کر دیا ہے وہ قیامت کے روز اپنے اعمال کی سزا پا چکنے کے بعد سخت ناراض اور ناخوش ہوں گے۔ تب ان کو پکار کر سنایا جائے گا کہ دنیا میں جب تم کو ایمان لانے کی دعوت دی جایا کرتی تھی اور تم اسے ٹھکرا دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ بڑا ناراض اور ناخوش ہو جایا کرتا تھا۔ مگر تم نے اس کی ناراضی اور اس کے غصے کی کوئی پرواہ نہ کی تھی۔ آج خدا بھی تمہاری ناخوشی کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ جاؤ جتنا چاہو جی ہی جی میں جلو بھنو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے۔ اس پر وہ لوگ عرض کریں گے کہ خدایا! تو نے ہم کو دوبارہ زندہ کیا ہے اور دوبارہ موت دی ہے اب ہمیں پورا پورا یقین آ گیا ہے۔ اگر آج کسی طرح ہمارا چھٹکارا ہو جائے تو ہم دوبارہ ایسی غلطیوں کا ارتکاب نہیں کریں گے ارشاد ہو گا کہ تم کو جو سزا آج دی جا رہی ہے وہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ تم نے خدائے واحد کی عبادت میں شرک کی آمیزش کی تھی جب اس یگانہ کی طرف تم کو بلایا جاتا تھا تو تم نہ آتے تھے اور جب توحید کے ساتھ شرک کی ملاوٹ کر دی جاتی تھی تو تم جھٹ سے کود آتے تھے۔ پس آج اس شرک پرستی کی سزا بھگتو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے نشانات حق دکھاتا اور آسمان سے تمہارا رزق نازل کرتا ہے مگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے علاوہ جن کی عبادت و پرستش کرتے

شُكْرٌ
حَسْبِبٌ
ضَبِيْلٌ
ضَبِيْلٌ
اِيْمِيْنٌ
صَادِقٌ
بِيْ الشَّيْءِ
تَوْضِيْحٌ
تَقْوِيْمٌ
بِحَسْبِ
قَامُ الْاَلْبَابِ
بِحَسْبِ
بِحَسْبِ
غَيْدُ اللّٰهِ
كَامِلٌ
خَافِظٌ
رُؤْيٌ
رُحْمٌ
بِحَسْبِ
طَسٌ
مُرَافِقٌ
مُرَافِقٌ
لِيْنِيْنَ
اَوْطَى
مُرْتَبِيْلٌ
وَلِيٌّ
مَدِيْنَةٌ
مَدِيْنَةٌ
مَدِيْنَةٌ
طَبِيْبٌ
نَاصِرٌ
مَنْصُوْرٌ
بِضَاحٍ
اَمْرٌ

رسول تباری
 آخند
 رسول
 الملام
 شهید
 شهید
 عادل
 خاتم
 جواد
 مدعو
 خلیل
 قریب
 مدبر
 مذکور
 مستر
 فخر
 مستر
 مستر
 سراج
 سید
 خاں الرسول
 حکیم
 حکیم
 نبی
 نبی
 طاہر
 آئین
 اول
 رسول
 الرحمة
 مطیع
 سین
 حق
 معلوم
 قوی
 رسول الزمان

الطبیح حامدہ قاسمہ تاتیح حاشیہ
 ماسیحی - ابی
 مششودہ
 خبرین علیکم

کہہ دیا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا بیشک وہ لوگ جو میری عبادت سے سرکش کرتے ہیں۔ وہ ذلیل ہو کر بہت جلد جہنم میں داخل ہوں گے۔
شرح: فرعون اور اس کے خاندان کی بربادی اور موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی کامیابی و کامرانی کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا کہ جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو مدد دی تھی بالکل اسی طرح ہم ان تمام اشخاص اور اقوام کو مدد دیتے ہیں جو ہمارے احکام کو اہل دنیا تک پہنچاتے ہیں اور ان ایمان والوں کو جو ان احکام کو سن کر بجا لاتے ہیں آخرت کے دن جب ہم نپھلے کریں گے تو ایسے لوگوں کے مدارج بہت بلند کر دیں گے۔ یہ وہ دن ہو گا کہ نہ کسی کی عذر خواہی سنی جائے گی نہ حیلہ بہانہ تسلیم کیا جائے گا فرمایا دیکھو ہم نے فرعون کو صرف غرق ہی نہیں کیا بلکہ موسیٰ علیہ السلام کو کتاب بھی عطا کی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنا دیا۔ فرمایا اسی طرح اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی صبر کریں۔ دشمنان دین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ میں نے آپ کو جو وعدہ فتح و نصرت دے رکھا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔ اپنی مساعی کو جاری رکھیں اور ہر وقت میری حمد و ثناء بیان کریں جو لوگ ہمارے بارے میں بلا سند بحث مباحثے کرتے ہیں ان کے دلوں میں ایک جھوٹا غرور ہے۔ لہذا ان کی جانب سے کلی طور پر مطمئن رہئے اور میرے متعلق یاد رکھئے کہ کوئی بات نہیں جو میں سن نہ سکوں۔ اور کوئی چیز نہیں جو میں نہ دیکھوں۔ ان کو یہ بھی سمجھا دیجئے کہ انسان کو پیدا کرنا جو بڑا کام ہے مگر اس زمین اور آسمانوں کا پیدا کرنا اس سے بھی مشکل تر ہے پھر جب ہم یہ زمین و آسمان اور یہ کائنات عالم پیدا کر سکتے ہیں تو کیا انسان کو قیامت کے روز دوبارہ پیدا نہ کر سکیں گے۔ یاد رکھئے کہ جو لوگ ان حقائق و معارف کو سمجھ سکتے ہیں وہ آنکھوں والے ہیں مگر دوسرے نابینا ہیں جو اس طرح آنکھوں والے اور اندھے مساوی نہیں ہوا کرتے اسی طرح حقائق و معارف کو سمجھنے اور نہ سمجھنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ پھر کچھ وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں اور ایک وہ جن کے دلوں میں کفر و نفاق ہے۔ یہ لوگ بھی ایک دوسرے کی برابری نہیں کر سکتے۔ مگر اس بات کو سمجھنے والے بہت کم لوگ ہیں۔ سو انسان کو چاہئے کہ وہ اس بات کا یقین کر لے کہ قیامت ضرور آئے گی۔ اس کے آنے میں قطعاً کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ گو اکثر لوگ اس بات پر ایمان نہیں لاتے دیکھو تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے

شکر
 حبیب
 صلی اللہ
 حبیب اللہ
 امین
 صادق
 نبی التوبہ
 نضی
 مقرب
 محبت
 قائم الائنہ
 نبی اللہ
 کلیم اللہ
 غید اللہ
 کامل
 حافظ
 رؤف
 رحیم
 طے
 مجتبی
 طس
 مرتضی
 مصلح
 یسین
 اونی
 مرتضی
 دلجی
 مدبر
 متین
 نقیب
 طیب
 ناصر
 منصور
 یضاح
 امیر

جبار۔ بزاز۔ قریشی۔ مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمودی۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داع۔ شایب۔ مہدی۔ مہدی۔ عزیز۔

تکبر کرنے والے لوگوں کا ٹھکانا ہے فرمایا۔ اے ہمارے رسول! لوگوں کو ہمارا یہ پیغام سنا دیجئے کہ اللہ نے کافروں کو سزا دینے کا جو وعدہ کیا ہے وہ یقیناً پورا ہو کر رہے گا۔ چاہے آپ کی زندگی میں پورا ہو اور چاہے آپ کے بعد بہر حال یہ ہم سے سچ کر کہیں نہیں جاسکتے باقی رہی یہ بات کہ حق کو جھٹلانے والے آپ کے رستہ تبلیغ میں روڑے اٹکاتے اور آپ کو تنگ کرتے ہیں سو اس کی فکر نہ کیجئے آپ سے پیشتر بیشمار انبیاء ہم نے دنیا میں بھیجے جن میں سے بہتوں کا تذکرہ آپ سے کر دیا گیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوتا آیا ہے۔ حالانکہ نبی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔ پس قیامت کے دن انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اس وقت جھوٹے لوگ خسارہ اٹھائیں گے۔

ترجمہ آیات ۷۹-۸۵:- اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے چارپائے بنائے تا

کہ تم ان میں سے بعض کو سواری کے کام میں لاؤ اور ان میں بعض کو تم کھاتے ہو۔ اور تمہارے لئے ان میں کئی اور منافع ہیں اور یہ بھی کہ ان پر سوار ہو کر تم اس مقصد تک پہنچو جو تمہارے سینوں کے اندر ہے اور ان پر اور کشتیوں پر تم کو اٹھا کر (ایک جگہ سے دوسری جگہ) لایا جاتا ہے اور وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر اللہ کی کس نشانی سے تم انکار کرو گے۔ کیا انہوں نے دنیا میں چل کر نہیں دیکھا اور جو لوگ ان سے قبل ہو گزرے ہیں۔ ان کا انجام کیا ہوا۔ وہ ان سے تعداد میں زیادہ تھے اور طاقت و قوت میں بڑھ کر تھے اور انہوں نے دنیا میں (ان سے) زیادہ آثار باقیہ چھوڑے سو ان کے اعمال کچھ بھی ان کے کام نہ آئے۔ غرض جب ان کے پاس ان کے رسول کھلے دلائل لے کر آئے تو وہ اپنی علمی قابلیت پر بہت نازاں ہوئے اور (رسولوں کا) جو مذاق وہ اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑا۔ سو جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم خدائے یگانہ پر ایمان لائے اور ان سب کا انکار کرتے ہیں جن کو ہم خدا کا شریک ٹھہراتے تھے۔ مگر ان کے ایمان نے ان کو نفع نہ دیا۔ جب انہوں نے ہمارے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا یہ اللہ کا قانون ہے جو اس کے بندوں میں ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور یہاں کافر ہی خسارہ میں رہے۔

شرح:- اس رکوع میں حق تعالیٰ نے دکھایا ہے کہ ہم کس قدر انسان پر مہربان ہیں۔

شکوہ
خلیب
ضبی اللہ
خلیب اللہ
امین
صادق
نبی التورہ
توفی
مصدق
محبب
قال اللہ
تبارک و تعالیٰ
کلم اللہ
غدا اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
محبوب
طس
مرفی
مستطع
لیس
اولی
مزمیل
دلی
مدیر
مبین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
یصاح
امر

احمد
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مذمو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مستتر
مستتر
منیر
سراج
سبید
فام الویل
حکیم
کریم
یتیم
نی لکھتے
بابین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الترجمہ
مطیع
مبین
حق
معلوم
قوی
رسول الرضا

ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جو (نیو کاروں کو) خوشخبری سناتی اور (بد کاروں کو) ڈراتی ہے مگر اکثر لوگوں نے اس سے منہ پھیر لیا سو وہ اس کو سمجھتے ہی نہیں اور انہوں نے کہا کہ ہمارے دل اس چیز سے (دور) پردوں میں لپٹے ہیں جس کی طرف تو ہم کو دعوت دیتا ہے اور ہمارے کانوں میں گرائی ہے اور ہمارے اور ان کے درمیان ایک پردہ ہے سو تو اپنی جگہ پر کام کر ہم اپنے جگہ کام کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں میری طرف یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف اللہ ایک ہی معبود ہے۔ سو اس کی طرف دھیان لگائے رکھو اور اس سے گناہوں کی بخشش طلب کرو۔ یاد رکھو کہ مشرکوں کے لئے خرابی ہے۔ (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت سے صاف اور سیدھے منکر ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ان کے لئے دائمی اجر ہوگا۔

شرح:- حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اہل مکہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روز افزوں ترقی کو دیکھا تو اپنے آبائی مذہب کے پرچے اڑتے ہوئے دیکھ کر تجویز کی کہ عقبہ بن ربیعہ کو جو عرب کا ایک مشہور شخص تھا۔ آپ کے پاس بھیجا جائے اور وہ آپ کو ترغیب دے کہ آپ اس نئے دین کی تبلیغ کو چھوڑ دیں۔ اگر آپ کو مال اکٹھا کرنا منظور ہے تو ہم جتنا مطلوب ہو اکٹھا کئے دیتے ہیں اور اگر عورتوں سے رغبت ہے تو خوبصورت سے خوبصورت عورت سے آپ کا نکاح کر دیتے ہیں۔ چنانچہ عقبہ بن ربیعہ نے جا کر آپ سے اسی طرح کہا۔ اس وقت آپ نے اس سورہ کی ابتدائی دس آیتیں پڑھ کر عقبہ کو سنائیں عقبہ اٹھ کر چلا آیا اور آکر قوم کو کہہ دیا کہ میں نے تمہارا پیغام پہنچا دیا تھا۔ جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسا کلام سنایا جو اللہ کی قسم تمام عمر نہ سنا تھا اور جس کا مجھ سے کوئی جواب بن نہ سکا۔ اس رکوع میں قرآن مجید کے چند اوصاف بیان فرمائے ہیں اور کہا ہے کہ بد قسمت ہیں وہ لوگ جو اس کی طرف سے غافل ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس کتاب کو اس خدا نے نازل کیا ہے جو گنہگاروں کو بھی دیتا ہے اور نیو کاروں کو بھی جس کی رحمت عام ہے۔ یہ کسی انسان کا کلام نہیں اور نہ اس کی عبارتیں اور مطالب پیچیدہ ہیں۔ عربی زبان میں اسے نازل کیا گیا ہے۔ تاکہ تم اسے آسانی سے سمجھ سکو۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بشارت ہے جو اس کی تعلیمات پر کاربند ہو جائیں اور ان لوگوں کے لئے

شکور
حسبنا
صنی اللہ
بیتنا
امین
صادق
بی انور
قضی
تقی
محب
قام الایمان
تجلی
بیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
محبی
طس
مریض
مطیع
بین
اولی
سزویل
وجہ
مدین
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
مشمور
یضاح
ایم

آحمد
رسول
الایم
شہید
شہیر
عادل
تاکم
جور
مذموم
خلیل
دریب
طہر
مذکر
مبشر
فخر
مقدم
سیر
بیاح
سید
خام الزل
تکیم
کرم
تکم
بیا لور
نا
نابوس
ایض
اول
رسول
الترجمہ
مطیع
بین
حق
مقدم
توی
رسول

محمد
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جور
مدعو
سلیل
قربیب
مطہر
مذکر
مبشر
مترجم
مترجم
سیرت
سید
خاتم النبیل
مکیہ
کرم
یقین
نبی الوحی
ناہین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطہر
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرضا

طرف ہے مگر چونکہ قرآن پاک کا حکم اور اس کی تعلیم رہتی دنیا تک ہر قوم اور ہر فرد بشر کے لئے ہے اس لئے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ صرف کافروں اور غیر مسلموں کے لئے کہا گیا ہے بلکہ اس بات کا یقین کر لینا چاہئے کہ یہ تنبیہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کے احکام کے ماننے سے قولا "یا فعلا" کسی طرح انکار کرتا ہے خواہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو یا کچھ اور۔ فرمایا کہ حشر کے روز جب ان دشمنان دین کو جنہوں نے اللہ کا حکم ماننے سے دنیا میں قولا "فعلا" انکار کیا تھا اکٹھا کیا جائے گا تو ان کو جماعتوں میں بانٹ دیا جائے گا پھر جب وہ جماعتیں جہنم کے دروازے پر لا کر کھڑی کی جائیں گی تو ہر شخص کے اعمال بد کی شہادت اس کے کالوں، آنکھوں اور جسم کے چمڑے سے لی جاوے گی۔ وہ ازراہ حیرت و استعجاب اپنے جسم سے پوچھیں گے کہ تو نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی وہ کہے گا کہ خدا نے مجھے گویائی عطا کر دی اب میں سچ بولنے سے کیوں احتراز کروں اس نے ہر چیز کو گویائی دی ہے اور اسی نے تم کو اول مرتبہ پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف آج تم کو لوٹایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت کہا جائے گا کہ تم غیر سے چھپ کر گناہ کیا کرتے تھے۔ یہ خبر نہ تھی کہ ہاتھ پاؤں بتا دیں گے ابن سے بھی پردہ کریں اور کرنا بھی چاہتے تو کیسے کرتے۔ فرمایا تم جو خیال کرتے تھے کہ تمہارا رب تمہاری آہستہ سے نکالی ہوئی آواز اور خلقت سے چھپ کر کئے ہوئے فعل کو نہ سنتا اور نہ دیکھتا ہے۔ تمہارے اس خیال نے تم کو برباد کیا اور تم خسارہ پانے والے لوگوں میں سے ہوئے۔ اگر تم یہ سمجھتے کہ دلوں میں چھپی ہوئی باتیں اور سات پردوں کے اندر بیٹھ کر کئے ہوئے فعل بھی اللہ کو معلوم ہو جاتے ہیں تو تم سے یہ غلط کاریاں سرزد نہ ہوتیں۔ آج تم کو دوزخ کی آتش سوزاں کا شکار نہ ہونا پڑتا۔ فرمایا ان کی پے در پے نافرمانیوں اور ان کے معاندانہ انکار کو دیکھ کر ہم نے ان کے ساتھی ایسے شیطانوں کو مقرر کر دیا تھا کہ وہ جو بات بھی ان کو بتاتے وہ الٹی ہوتی اور جو سبق بھی ان کو پڑھاتے وہ تباہی کے گڑھے میں لے جانے والا ہوتا اور اس طرح ہم نے پہلے ہی روز جو بات کہی تھی وہ پوری ہوئی کہ ہم نافرمان جنوں اور انسانوں سے دوزخ کو پر کریں گے۔

ترجمہ آیات ۲۶-۳۲: اور کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو مت سنو اور اس کی تلاوت میں غل مچاؤ۔ تاکہ تم غالب آؤ۔ سو کافروں کو ہم سخت عذاب چکھائیں گے اور

شکور
حسب
ضی اللہ
سینا
امین
صادق
بی التوبہ
قضی
مطہر
محبوب
قائم الا
تعالی
مکرم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
مجتبی
طس
مترجم
مطہر
سین
اذی
مترجم
ذبی
مبتدئ
مبتدئ
طیب
ناصر
مترجم
مضاح
ایر

ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور یہ کتاب ان کے حق میں تائیداتی ہے۔
(گویا) یہ لوگ دور سے پکارے جا رہے ہیں۔

شرح:- فرمایا! انسان کے لئے سب سے اچھی بات جو وہ منہ سے نکالتا ہے یہ ہے کہ وہ خدا کو پکارے اور نیک عمل کرے اور مسلمان کہلائے اور اس بات کو یاد رکھے کہ نیکی اور برائی کا بدلہ ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ سو اگر تم سے کوئی شخص برائی بھی کرے تو تم نیکی سے اس کا جواب دو۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ شخص جس سے تمہاری عداوت ہے وہ مخلص دوست کی طرح تمہیں نظر آنے لگے گا۔ فرمایا یہ بات ہمارے صرف ان بندوں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر و تحمل سے کام لینے کے عادی ہوں۔ برداشت کا مادہ رکھتے ہوں۔ اور مغرور و متکبر اور جھگڑالونہ ہوں اور جن کو یہ بات حاصل ہو جائے انہیں بڑی ہی اچھی قسمت والا سمجھو اور اگر بشریت کے تقاضے اور شیطانی تحریک سے دل میں غصہ اور تیزی آ جائے تو فوراً "خداے سمیع و بصیر اور علیم و خبیر کو یاد کر لینا چاہئے کیونکہ وہ فریاد رسی کے لئے موجود اور وہی حالات سے واقف ہے۔ یہ رات اور دن اور یہ سورج اور چاند کیا ہیں۔ دیکھو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے نشانات حق ہیں تم ان کو سجدہ نہ کرو۔ ان کی پرستش نہ کرو۔ پرستش کرو اس خداے قدوس کی جس نے ان کو بنایا۔ اور اگر تم اس کی عبادت سے روگردانی کرو تو اس کو تمہاری پرواہ ہی کیا پڑی ہے۔ حالانکہ اور ساری کائنات اس کی عبادت میں لگی ہے۔ سنو! تم نے اس سطح زمین کو اکثر پڑھ مردہ اور مردہ دیکھا ہو گا کوئی خوشنمائی اور دلچسپی کا سامان اس میں نظر نہیں آتا۔ ہر طرف خاک اڑتی نظر آتی ہے لیکن جہاں بارش کا ایک چھینٹا پڑا اس کی تروتازگی اور رونق قابل دید ہو جاتی ہے۔ آخر یہ کس کے دست قدرت کا نتیجہ ہے جس خدا نے اس طرح مردہ زمین کو زندہ کیا کیا وہ مرے ہوئے انسانوں کے بدن میں دوبارہ جان نہیں ڈال سکتا۔ کیا وہ قادر مطلق مردہ دلوں کو دعوت الی اللہ کی تاثیر سے حیات تازہ نہیں بخش سکتا۔ سنو! وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے لئے مردوں کو دوبارہ زندہ کرنا قطعاً "کوئی مشکل کام نہیں۔ سنو! جو لوگ ہماری آیات کا مطلب موڑ توڑ کر بیان کرتے ہیں ان کی یہ حرکات ناشائستہ ہم سے کچھ مخفی نہیں۔ ان ٹیڑھی چال چلنے والوں کو ہم خوب جانتے ہیں مگر ہم ان کو ڈھیل دے دیتے ہیں اور یکدم نہیں پکڑتے سو جو ان کی مرضی ہو اور جو ان کی سمجھ میں آئے وہ کرتے جائیں۔ مگر ایک

الْقَبِيضُ
الرَّشِيدُ
الْوَارِثُ
الْبَارِعُ
الْبَدِيعُ
الْبَادِيُ
النُّورُ
التَّافِعُ
الْمَغْنِيُ
الْمَغْنِيُ
الْمُجِيبُ
الْمُقْسِطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلَكُ
الزُّوْفُ
الْعَنُوفُ
الْمُنْقِمْ
التَّرَابُ
الْبَنِي
الْبِقَالِي
الْوَالِحُ
الْبَابِئُ
الطَّالِبُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْبُيُوتُ
الْمُعْتَمِدُ
التَّاقِدُ
الضَّمْدُ
الْوَالِدُ
خَلْقُ الْبَدَائِدِ
الْحَبِيبُ
الْمَغْنِيُ
الْبَدِيُ

Marfat.com

احمد
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جو
مدعو
خلیل
قدیب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
مبشر
سراج
سید
خاتم
کبیر
کبیر
نی
با
ظاہر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
مفلام
قوی
رسول

ان سب کو خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ فرمایا یہ لوگ جو قرآنی نصائح کو سن پانے کے بعد بھی ان سے انکار کرتے ہیں ان کی اس گستاخی اور اعراض عن الحق کی انہیں سزا دی جائے گی۔ یہ قرآن وہ کتاب عزیز ہے کہ خدائے حکیم و مجید نے نازل کی۔ اور اسی کا کلام ہے۔ اس میں کوئی بات جھوٹ ہو تو کیسے۔ پس اس حقانیت و صداقت پر ایمان لاؤ اور اس کے مطابق عمل کرو۔ باقی رہی مخالفت تو یہ ہوتی آئی ہے اگر تم اپنے فرائض ادا کرتے جاؤ گے تو تمہارا رب تمہارے گناہوں اور تمہاری لغزشوں کو معاف کر دے گا۔ اور اگر وہ اس مخالفت سے باز نہ آئیں گے تو اس کی دردناک سزا ان کو دی جائے گی۔ اگر یہ قرآن کسی ایسی زبان میں ہوتا جو عربوں کو نہ آتی تو اہل عرب کہتے کہ یہ کیا عجیب بات ہے کہ رسول تو ہے عربی اور کتاب ایسی زبان میں نازل کی گئی ہے جس کا ایک حرف بھی عربوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ فرمایا! یہ لوگوں کے حیلے ہیں۔ اور نہ ماننے کے سامان۔ اے پیغمبر! دنیا کو سنا دیجئے کہ ان کی نجات صرف اس کتاب پر عمل پیرا ہونے پر موقوف ہے۔ ورنہ ہمہ گیر تیار ہو جانا چاہئے۔

ترجمہ آیات ۴۵-۴۶:- اور البتہ ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب عطا کی تھی مگر اس میں بھی اختلاف ہوا اور اگر آپ کے رب کی جانب سے پہلے ہی بات طے نہ ہو گئی ہوتی۔ تو ان کا کام تمام ہو چکا ہوتا اور ان کو قرآن میں ایسا شک ہے جس کی وجہ سے بے چین ہیں جو شخص نیک کام کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے اور جو شخص برا کام کرتا ہے اس کی سزا اسی کو ملے گی۔ اور آپ کا رب (اپنے) بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

شرح:- فرمایا! موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے جو کتاب عطا کی تھی لوگوں نے اس کے حروف اور مطالب و مفہوم میں اختلاف کرنا شروع کر دیا اور یہ ایک ایسا گناہ تھا کہ اگر ہم اس گناہ کی سزا کا وقت پہلے سے مقرر نہ کر چکے ہوتے تو اس قوم کو ایک دن صفحہ ہستی سے مٹا دیتے فرمایا انہوں نے اس کے حروف اور مطالب و معانی میں کیوں رد و بدل کیا محض اس لئے کہ وہ اس کے منجانب اللہ ہونے میں شک کرتے تھے۔ یا کسی بات کو اپنی عقل کے مطابق نہ سمجھ کر اسے اپنے معیار پر لانے کے لئے اس کی تاویلیں کیا کرتے تھے۔ اگر نبی اسرائیل کو ان غلطیوں اور گناہوں کی کچھ سزا دنیا میں ہم نے دی ہے یا آخرت میں تو اس کے لئے وہ خود ذمہ دار ہیں۔

شکور
حسب
صنی
امین
صادی
بی
تفصی
مطمین
محبوب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
مبشر
سراج
سید
خاتم
کبیر
کبیر
نی
با
ظاہر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
مفلام
قوی
رسول

ہی وجہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ غیر اللہ کسی کی عبادت نہ کرے۔ کسی کا محتاج نہ ہو کسی کو اپنا کار ساز نہ سمجھے۔ ورنہ قیامت کے دن جب ان معبودان باطلہ سے پوچھا جائے گا کہ لوگ تم کو اپنا کار ساز حاجت روا اور معبود سمجھتے تھے کیا تم نے ان سے کہا تھا کہ ہم ایسے ہیں تو وہ جواب دیں گے کہ قطعاً نہیں۔ فرمایا! انسان کے بتلائے شرک و کفر ہونے کی محض ایک وجہ ہے کہ یہ حرص و آز کا پتلا ہے۔ تکلیف کا منہ تک نہیں دیکھنا چاہتا اور مال و دولت کے چاہنے اور بھلائی کے طلب کرنے میں ٹھکتا نہیں۔ پھر اگر مال و دولت مل جائے یا راحت و آرام حاصل ہو جائے تو اس پر ایک ایسا نشہ طاری ہو جاتا ہے جو اسے خدا کو بھلا دیتا۔ اور نیکو کاری کے کاموں سے بھی غافل کر دیتا ہے اس کی یہ حالت حالت کفر سے مشابہ ہے اور اگر اس کو مال و دولت حاصل نہ ہو اور تکلیفوں اور مصیبتوں کا مقابلہ کرنا پڑے تو یہ ہمت ہار دیتا ہے۔ لیکن اگر ہم اپنی مہربانی سے اس کی تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو یہ اسے اپنی کوششوں کا نتیجہ خیال کرتا ہے اس کے برعکس وہ جو راحت و آرام اور تکلیف و مصیبت یا دولت مندی اور افلاس ہر دو حالتوں میں خدا کو یاد رکھنے اور اس کے سامنے سر عبودیت کو خم کرتے رہتے ہیں وہی خدا کی نگاہ میں قابل عزت اور وہی شرف المخلوقات کہلانے کے مستحق ہیں۔ فرمایا! اگرچہ انسان دنیا میں ان باتوں کو نہیں سمجھتا مگر وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جب اس کی ضد کے خوفناک نتائج اس کے سامنے آجائیں گے۔ اس وقت ہر چند وہ اس بات کا خواہاں ہو گا کہ اسے ایک اور موقع دیا جائے تاکہ اپنے آپ کو خدا کا بندہ فرمانبردار اور مومن و نیکو کار ثابت کر سکے۔ مگر اس کی یہ آرزو فضول ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم فکر و تدبیر سے کام لو تو خدا کے ہونے قیامت کے برپا ہونے اور تمہارے حساب کتاب دینے کے سینکڑوں دلائل تمہیں اس دنیا بلکہ تمہارے اپنے ہی وجود کے اندر نظر آجائیں۔ لہذا تم کو چاہئے کہ خدا کے روبرو ایک نہ ایک دن حاضر ہونے کے خیال میں رتی برابر شک نہ آنے دو۔

سورة الشوریٰ (۶۲)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات مبارکہ ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
تَشْبِيهُ
شَبِيرٌ
عَادِلٌ
خَاتَمٌ
جَوْلَا
مَدْعُو
غَلِيلٌ
قَرِيبٌ
مُعْتَبَرٌ
مَذْكُورٌ
مَلْبَسٌ
مَكْرَمٌ
مُحْتَمٌ
مَنْبَرٌ
بِرَاحٍ
مَبِيدٌ
خَاتَمُ
الزَّيْلِ
حَكِيمٌ
كَرِيمٌ
يَنْتَمِ
بِالْحَقِّ
بِاطِنٌ
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْبَعٌ
مَبِينٌ
سَقٌّ
مَعْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ

آئی رہی اور کتابیں نازل ہوئی رہیں۔ کیونکہ خدا جو ہر چیز پر قادر ہے اس کی حکمت بالغہ کا یہی تقاضا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ انسان کو اپنی شان سے آگاہ رکھے ان کو اپنے حقوق جتلا دے اور بتلا دے۔ کہ انسان کے ذمے کیا کیا فرائض ہیں۔

فرمایا۔ خدا انسان کی عبادت اور اس کی نیکی کا محتاج نہیں کیونکہ زمین و آسمان اور کائنات عالم کی ہر شے اسی کی ملکیت ہے۔ فرشتے جو آسمان کے چپے چپے پر موجود ہیں اس کی تسبیح و تقدیس اور اسی کے سامنے رکوع و سجود کے لئے موجود رہتے ہیں ان لوگوں کو قرآن سنا دیجئے۔ جو انہی کی زبان میں نازل کیا گیا ہے اور دو باتیں ان کے ذہن نشین کرا دو۔ ایک یہ کہ قیامت ضرور آکر رہے گی اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کرنا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ قیامت کے روز ہر شخص کے نیک و بد اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ نیکوں کو جنہوں نے اللہ اور مخلوق کے حقوق ادا کئے ہوں گے جنت میں بھیج دیا جائے گا اور بدکاروں کو جنہوں نے اللہ اور مخلوق کے حقوق کے ساتھ نا انصافی کی ہوگی۔ دوزخ کی آتش سوزاں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ فرمایا! اگر اللہ چاہتا تو نیک و بد کی تمیز ہی نہ رہتی۔ سب نیک ہی نیک ہوتے۔ کوئی برانہ ہوتا۔ مگر خدا نے اس بارے میں انسان پر جبر کرنا نہیں چاہا اس نے اسے پورا پورا اختیار دیا ہے کہ چاہے نیک کام کرے اور چاہے برے تمہارے مرے پیچھے تم کو زندہ کر کے حساب کتاب لے گا۔ سنو! وہی تمہارا کارساز حقیقی ہے۔ کوئی چیز اس کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں۔ پس جو مانگو اسی سے مانگو اور مالی بدنی اور قوی عبادت کرو تو وہ بھی اسی کی۔

ترجمہ آیات ۱۰-۱۹: اور جس چیز کے بارے میں تم ایک دوسرے سے اختلاف

رکھتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کے پاس ہے (کہہ دیجئے) یہ اللہ میرا رب ہے میں نے اس پر بھروسہ کر رکھا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع ہوں وہ آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے تمہیں میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے اور چوپایوں میں سے بھی جوڑے بنائے۔ وہ (اس طرح سے) تمہیں دنیا میں پھیلاتا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سب کی سنتا اور سب کو دیکھتا ہے۔ آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اس کے پاس ہیں وہ جس کا رزق چاہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہے تنگ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اسے ہر چیز کا علم ہے۔ تمہارے لئے اس نے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا اور

شُكْرٌ
حَسْبُ
صَلَّى
أَمِينٌ
صَادِقٌ
بِالْحَقِّ
نَضِي
تَقْتَضِي
مُحْتَمٌ
خَاتَمُ
الزَّيْلِ
حَكِيمٌ
كَرِيمٌ
عَبْدُ
الْحَقِّ
كَامِلٌ
حَافِظٌ
رُؤْفٌ
رَحِيمٌ
بِالْحَقِّ
مُحْتَمٌ
لِيَسِينِ
أَوْلَى
مُزْتَمِلٌ
وَلِيٌّ
مَدِينَةٌ
مَبِينٌ
مَدِينٌ
طَبِيبٌ
نَاصِرٌ
مَنْصُورٌ
بِصَاحِ
أَمِيرٌ

جس کا حکم ہم نے آپ کو دیا ہے اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا (وہ یہ ہے) کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا وہ پیغام جس کی طرف آپ ان کو بلا تے ہیں مشرکوں پر بڑا شاق گزرتا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے قرب کے لئے منتخب کر لیتا ہے۔ اپنی طرف رسائی کی اسی کو توفیق دے دیتا ہے جو اس کی طرف دلی میلان رکھے انہوں نے اس کے بعد کہ علم ان کے پاس پہنچ چکا تھا محض سرکشی اور ضد سے آپس میں تفرقہ پیدا کیا اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ہے پہلے سے ایک بات طے نہ ہوتی تو اب تک ان میں فیصلہ ہو چکا ہوتا اور بیشک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث ٹھہرایا گیا۔ وہ اس کی طرف سے ایسے شک میں پڑے ہیں کہ تردد میں ہیں پس اسی کے لئے آپ بلا تے جائیے اور قائم رہئے جیسا کہ آپ کو حکم ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور کہہ دیجئے کہ اللہ نے جو کتابیں اتاری ہیں میں ان پر ایمان لاتا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں۔ اللہ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہمیں اور تمہیں (ایک جگہ) جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ لوگ جو خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو جان لیا گیا۔ ان کی حجت ان کے رب کے نزدیک باطل ہے۔ اور ان پر (اس کا) غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سچی کتاب اور ترازوئے عدل نازل کی۔ اور آپ کیا جانیں۔ ہو سکتا ہے کہ قیامت چلی آ رہی ہو۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کا تقاضا کرتے ہیں اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ دیکھو جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں۔ خدا اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جس کسی کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ بڑا زبردست اور غالب ہے۔

شرح :- لوگو! اگر اعتقادات و اعمال کے بارے میں تمہارا کوئی اختلاف ہو جائے تو قرآن ہی کی طرف رجوع کرو جو تمہیں اس معاملہ میں اللہ کے فیصلے سے آگاہ کرے گا۔ تمہارا اعتماد تمام تر اللہ اور صرف اللہ ہی پر ہونا چاہئے کیونکہ کوئی طاقت اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو اس کے سامنے رہیں منت نہ ہو کائنات عالم کی ہر چیز اسی کی مخلوق اسی کی مرزوق

الوصاب
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المعز
 المذل
 السميع
 البصير
 الحكيم
 العدل
 اللطيف
 الخبير
 الغني
 الغفور
 المتكبر
 الجبار
 المتعالي
 الوالي
 الباطن
 الظاهر
 الاخذ
 الاقول
 البصير
 المقدم
 المتكبر
 القادر
 الصمد
 الواحد
 الخلد
 الحي
 القيوم
 اللطيف
 الخبير

الصبور
 الرشيد
 الوارث
 الباقي
 اليبق
 الباقى
 النافع
 الضى
 المعنى
 الجامع
 المتبسط
 مابك
 الملك
 التوفى
 الغفور
 المتكبر
 التواب
 البصير
 المتعالي
 الوالي
 الباطن
 الظاهر
 الاخذ
 الاقول
 البصير
 المقدم
 المتكبر
 القادر
 الصمد
 الواحد
 الخلد
 الحي
 القيوم
 اللطيف
 الخبير

اور اسی کی مراد ہے۔ اسی نے تم کو اس طرح دنیا پر پھیلا دیا۔ وہ تمہارے تمام اعمال کو دیکھتا اور تمہاری ہر بات کو سنتا ہے۔ تم اسے کائنات عالم کی کسی چیز پر قیاس نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کی مثل کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ سنو! اگر تم بتوں کی عبادت اس لئے کرتے ہو کہ وہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچائیں، تمہاری مشکلات کو دور کریں تمہاری روزی کی تنگی کو فراخی سے بدل دیں تو یہ ان کے بس کی بات نہیں۔ کیونکہ زمین و آسمان کے تمام خزانوں کی کنجیاں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں وہی اپنی مخلوق کی روزی تک کرتا اور وہی فراخ کرتا ہے۔ فرمایا اے لوگو! ابتداء عالم سے ہم نے تمہارے لئے جو دین مقرر کیا تھا۔ وہی اصل دین ہے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سب کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ سب اللہ ہی کی عبادت کریں۔ بتوں اور شیطانوں سے کسی حاجت روائی کے خواہاں نہ ہوں اور دین کے معاملہ میں باہمی اختلافات کو روانہ رکھیں۔ سب ایک ہو کر رہیں اور اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔ مگر انسان کی گمراہی دیکھو کہ اس نے آپس کی ضد میں پڑ کر زندگی کے مقصد ہی کو بھلا دیا۔ اور یہاں تک مخالفت کی کہ اگر ایک بندہ خدا خدا کو پوجتا تو دوسرا محض ہاس کی ضد سے دوسرے کی پرستش کرنے لگ جاتا۔ لوگوں نے اوامرو نواہی کو بھلا دیا اور اپنی اپنی خواہشات اور اپنی اپنی عقلوں کا پیچھا کیا۔ بالآخر یہ قرآن نازل کیا گیا ہے کہ انسان اپنی دیرینہ گمراہی سے آگاہ ہو اور ضد و عناد کو چھوڑ کر اپنے خالق و رازق کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ اسی کی دلہیزر ناصیہ فرمائی کرے اسی کے سامنے دست سوال دراز کرے۔ سوائے مسلمانوں! تم بھی انہیں پیغمبروں کے نقش قدم پر چلوانہی کی تعلیمات کو اپنے سینوں میں جگہ دو اور اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لا کر عمل کرو اگر منکران حق کا غلبہ ہو جائے اور وہ تمہاری بات نہ مانیں تو ان کو ان کے اعمال پر چھوڑ دو اور کہہ دو کہ تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہیں اور ہمارے اعمال ہمارے ساتھ۔ قیامت کے روز جب اللہ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا اس دن ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اس سے کسی کو مفر نہیں۔ کیونکہ اس دن ہر شخص کو طوعاً و کرہاً حاضر ہونا پڑے گا۔ باقی رہ گئے وہ لوگ جو کرتے کرتے کچھ بھی نہیں محض لفظی بحثوں میں پڑے رہتے ہیں۔ ان کی تمام دلیلیں خدا کے ہاں باطل ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ خدا ان کو شدید عذاب میں مبتلا کرے گا اور ان پر سخت

شکور
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توفی
تسبیح
محببت
قام الا
تجلی اللہ
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مریض
مضطرب
لیین
اڑی
مزیل
ولی
مدیر
میتین
مدین
طیب
ناصر
منصور
یصباح
ایر

آخند
رسول
الملاح
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جول
مدمو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختار
منیر
براج
سید
خام الزیل
کبیر
کبریم
نبی الوصی
بائین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
معلم
قوی
رسول الوصی

آخند
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جود
مذکور
شابل
تربیب
مذکور
مبشر
مکتب
مکتب
سیرت
سید
خام الزمان
تکبیر
کرام
یتیم
نیاز
ناہین
ظاہر
آخند
اول
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
مفرد
قوی
رسول الرضا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول بنا کر بھیجنا بھی کوئی نئی بات نہیں ہم اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لئے کئی رسول بھیج چکے ہیں اور جن قوموں نے اپنے رسولوں اور کتابوں کو نہ مانا ان کو تباہ و برباد کر کے خاک میں ملا چکے ہیں۔ پس سن رکھو کہ اگر تم نے بھی اس کتاب اور رسول کو جھٹلایا تو تمہارا انجام بھی وہی ہو گا جو ان کا ہوا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اگر کوئی بت پرستوں اور مشرکوں سے دریافت کرے کہ بھلا بتاؤ تو سہی کہ ان آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ یہی جواب دیں گے کہ یہ صنعت اور کارگیری تو اسی خدا کی ہے جو سب پر غالب اور ہر چیز سے زیادہ علیم و خبیر ہے اس نے زمین کو تمہارے پاؤں تلے بچھایا۔ اس نے آسمان سے پانی اتارا۔ اسی نے مال ڈھور اور موٹی پیدا کئے۔ اسی نے جہاز کشتیاں اور عجیب سواریاں پیدا کیں۔ کیا وہ عبادت کا مستحق نہیں؟ فرمایا جب تم ان سواریوں کو استعمال کرنے لگو تو فوراً "خداے مطلق کو یاد کر کے پکارو کہ پاک ہے وہ ذات اقدس جس نے ان اشیاء کو ہمارے قابو میں دیا۔ حالانکہ ہم ان کو اپنے بس میں کرنے سے محض عاجز تھے۔ فرمایا لوگوں کو چاہئے تھا کہ وہ ان باتوں پر غور کرتے اور مخلصانہ اس کی عبادت بجالاتے مگر وہ اتنے ناشکر گزار اور بے سمجھ واقع ہوئے ہیں کہ اس کی مخلوق کو اس کا شریک بنانے لگتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۶-۲۵: کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے خود تو بیٹیاں لے لیں اور تم کو بیٹوں سے نوازا؟ حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری سنائی جاتی ہے جو وہ خدائے رحمان کی طرف منسوب کرتا ہے تو اس کے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا ہے۔ کیا وہ جو زیورات میں پلتی ہے اور مباحث میں صاف طور پر بات بھی نہیں کر سکتی (اس کے لئے ہے) اور انہوں نے فرشتوں کو وہ جو خدائے رحمان کے بندے ہیں عورتیں قرار دے رکھا ہے کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کی گواہی لکھی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا اور کہتے ہیں کہ اگر خدائے رحمان چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ ان کو اس کی کچھ خبر نہیں۔ یہ تو محض اٹکل دوڑاتے ہیں۔ یا کیا ہم نے ان کو اس سے قبل کوئی ایسی کتاب دے رکھی ہے جس پر وہ مضبوطی سے جھے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو (اسی) ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی گاؤں میں کوئی

شکور
سینا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی اللہ
توفی
مقیم
محبت
قام الایمان
شہید
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مہ
بجنتی
طس
مرتضی
م
مضیع
یین
اولی
مزیل
ولی
مدین
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
بصباح
امر

مکتبہ
رسول تہائی
آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خانم
جو
مدعو
سبیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مترجم
مترجم
منیر
سراج
سید
خانم الزہرا
کبریہ
شریم
یتیم
بی بی لولہ
ناہین
ظاہر
آخند
اول
رسول
الرحمۃ
مطیع
صین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرحمۃ

الطبی حامدہ، فاسلہ تاریخ، حاشیہ
جاسمی، آبی

۵۲۸

مشتود
خبریں علیکم

مذین، ہادی، صاحب نام، نبی

لگتے۔ فرعون اپنی رعایا کو کہتا ہے لوگو! کیا چیز ہے جو میرے پاس نہیں میں ملک مصر کا بادشاہ ہوں اور باغ بہشت کا جو نقشہ تمہیں موسیٰ علیہ السلام کھینچ کر دکھاتے ہیں۔ کیا میرے ملک میں ویسے باغ ویسی نہریں اور ویسا سامان زیبائش نہیں ہے۔ اگر تم موسیٰ کو دیکھو تو اس کے پاس ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں اور علاوہ کنکال اور فلاش ہونے کے اس کی زبان تک رواں نہیں ہے۔ اگر سونے کے کنگن آسمانوں پر سے اس پر پھینکے جائیں یا فرشتے اس کے ساتھ آکر لوگوں سے کہیں کہ یہ رسول خدا ہے تو ہم موسیٰ علیہ السلام کو رسول مان لیں۔ ورنہ نہیں مانیں گے ایسی ایسی باتیں کر کے اس نے اپنی قوم کو احمق بنایا اور وہ احمق بن بھی گئی۔ کیونکہ وہ تھے ہی بدکار ان کو ہم نے یہ سزا دی کہ سمندر میں غرق کر دیا۔ اور آنے والے لوگوں کے لئے ان کو پیشوا اور مثال عبرت بنا دیا۔ سو اگر تم بھی فرعونوں کے نقش قدم ہی پر چلو گے۔ تو ویسا ہی سلوک تم سے بھی کیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۵۷-۶۷:- اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو آپ کی قوم (مارے خوشی کے) چلانے اور کہنے لگے کہ کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا عیسیٰ (علیہ السلام)۔ یہ باتیں آپ سے محض جھگڑا پیدا کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ تو ہمارا ایک بندہ ہے جس پر ہم نے مہربانی کی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے ایک نمونہ قرار دیا۔ اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو زمین میں تمہاری جگہ رہتے۔ اور البتہ وہ قیامت کی ایک نشانی ہے سو اس نشانی میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو (کیونکہ) یہی سیدھی راہ ہے اور تم کو شیطان نہ روکنے پائے یقین جانو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے نشانات دکھلائے تو اس نے کہا کہ میں تمہارے پاس سراپا دانائی لایا ہوں اور اس لئے بھی آیا ہوں کہ بعض ان باتوں کی وضاحت کروں جن میں تم جھگڑتے ہو۔ سو اللہ ہی سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ یقین جانو کہ اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے۔ سو تم سب اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ سو مختلف جماعتوں نے باہم اختلاف پیدا کر لیا۔ سو ان لوگوں کے لئے جو ظالم ہیں اس روز بڑی خرابی ہوگی۔ جو درد ناک سزا کا دن ہے کیا وہ قیامت ہی کے منظر ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ اس دن دوست آپس میں دشمن بن جائیں گے۔ بجز پرہیزگاروں کے۔

شرح:- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سننے کے بعد بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ

شکوہ
خلیب
ضی اللہ
نبی اللہ
ایسے
صادق
بی انور
نصی
مصدق
محبت
فان الایمان
تجلی اللہ
کلیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طی
مجتبی
طس
مرتضی
م
مفید
لین
اولی
مزیل
دلج
مدین
متین
معدن
طیب
ناصر
مصور
یضاح
امر

حجارت، قریشی، مہربانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شامد، رشید، بشیر، داغ شایب، ہمد، سبغ، مجید

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تو نبی تھے۔ عیسائی ان کو خدا کا بیٹا مانتے اور ان کی عبادت کرتے ہیں پھر اگر ہم نے ملا کہ کرام کو خدا کی بیٹیاں تصور کر کے ان کی عبادت کر لی تو کیا گناہ ہے۔ فرشتے تو بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ اشرف اور زیادہ مقرب خدا ہیں اور اس لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت زیادہ بہتر فرمایا! یہ لوگ بیکار جنتیں پیش کر رہے ہیں۔ اور بے فائدہ جھگڑا پیدا کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارا بیٹا نہیں محض ایک فرمانبردار بندہ ہے جس کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ایک نمونہ بنایا تھا فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا۔ بلکہ قیامت کا ایک نشان ہے۔ سوائے لوگو! قیامت کے آنے میں کوئی شک نہ کرو اور میں جو کچھ تمہیں بتا رہا ہوں اس پر ایمان لاؤ کیونکہ سیدھی راہ یہی ہے۔ شیطانی وساوس میں پڑ کر اپنے خالق کی عبادت سے مت رکو۔ دیکھو عیسیٰ علیہ السلام جتنا عرصہ دنیا میں رہے یہی کہتے رہے کہ میں تمہارے پاس اپنے رب کی دانش بھری باتیں اور کھلے کھلے احکام لے کر آیا ہوں اور تم لوگوں کے اندر جو مذہبی اختلافات رونما ہو گئے ہیں ان کو مٹانے کا کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اللہ جو ہے تو وہی میرا رب ہے۔ اور وہی تمہارا رب اور یہی راہ سیدھی ہے۔ جو میں تمہیں بتا رہا ہوں فرمایا! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان تعلیمات کے باوجود انسانی گروہوں میں اختلاف کا سلسلہ جاری رہا اور اختلافات میں پڑ کر جن لوگوں نے حدود کو توڑا ان کے لئے قیامت کے دن جو نافرمانوں کے لئے ایک خطرناک دن ہے۔ بڑی خرابی ہوگی۔ سنو! ان لفظی بحثوں میں نہ پڑو۔ عمل کی کوئی بات کرو۔ اسی طرح وقت کٹا چلا جا رہا ہے اور قیامت قریب سے قریب تر چلی آرہی ہے۔ سنو! قیامت کے روز حساب کتاب کا دن ہے نہ لفظی بحثیں کسی کام آئیں گی اور نہ دوست حق دوستی ادا کر سکیں گے۔ بلکہ وہ اٹنے ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے البتہ پرہیزگاروں کی آپس کی دوستی وہاں کام آئے گی۔

ترجمہ آیات ۶۸-۸۹:۔ اے میرے بندو! آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور

تم غم کھاؤ۔ وہ لوگ ہمارے نشانات پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے۔ (ان سے کہا

جائے گا) تم اور تمہاری بیویاں خوش و خرم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ان میں سونے کی

کاپیوں اور پیالوں کا دور چلے گا اور جو کچھ دل چاہے گا وہ اور جس سے آنکھوں کو سرور

شکور
حسب
صنی
حسب
امین
صادق
نبی
توفیق
مصدق
محبوب
قام
الان
تجلی
کلم
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
ظہ
بجنتی
طس
مر
منظ
لیسن
اوی
موزیل
ولی
مدت
متین
مصدق
لطیف
ناصر
شمس
بصباح
امیر

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مصدق
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مختر
مصدق
سید
بصباح
سید
خاتم
تکبیر
کرم
یتیم
نبی
ناشن
ظاہر
احمد
اول
رسول
الرحمۃ
ملیف
متین
حق
مطلوب
توفیق
رسول

آنحد

رسول

اللام

تہمید

شہیر

عاد

قائم

جول

بذم

خلیل

تربیت

مذکر

مبشر

مکرم

مترجم

منیر

سراج

سید

فام الزیل

فکیوم

کیم

یتیم

نبی الرحمة

بامین

ظاہر

آنحد

اقل

رسول

الترجمہ

مطبع

مین

حق

معلوم

قوی

رسول الرحمة

نہیں۔ وہ تو دنیا کی قوموں میں سے ایک چیدہ قوم تھی۔ وہ نہ رہی تم کیا چیز ہو۔

سنو! تمہارا یہ عقیدہ محض فضول اور لالچ ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں ہوگی۔ سنو۔ ایک دن ضرور آئے گا جب ہر شخص کو دوبارہ زندہ ہو کر خدا کے حضور پیش ہونا ہے اور نیک و بد اعمال کی جزا سزا پانا ہے تم اپنی طاقت کے نشے کو چھوڑو۔ قوم تبع اسی ملک عرب میں تم سے پہلے ہو چکی ہے۔ ابھی تک تم ان کی طاقت کو نہیں پہنچے ہم نے ان کو نافرمانیوں کی بنا پر ہلاک و برباد کر دیا۔ پھر تم کیا ہو۔ دیکھو دنیا میں قومیں اسی وقت تک زندہ رہتی ہیں جب تک ان میں کوئی خوبی ہو۔ آخر اس بات کو دیکھو کہ اس زمین و آسمان اور اتنی بڑی کائنات کو ہم نے فضول پیدا نہیں کیا۔ ہمارا بھی کچھ مقصد ہے اور اس مقصد کی حفاظت ہمارے ذمے ہے دیکھو تمہاری سرکشی اور تملد و طغیان عجیب رنگ لائے گا اور تمہارے بت اور خیالی معبود تمہارے کسی کام نہ آئیں گے۔

ترجمہ آیات ۲۳-۵۹:- بلاشبہ تمہارے کار خست گنہگاروں کا کھانا ہے پگھلے ہوئے

تانبے کی طرح پیٹ میں کھولے گا۔ جیسا کہ گرم پانی کھوتا ہے (حکم ہوگا) اس کو پکڑو پھر دھکیلتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔ پھر اس کے سر کے اوپر تکلیف دینے والا گرم پانی ڈالو (اور کہو) اس کا مزہ چکھو۔ تو بڑا معزز و شریف بنا پھرنا تھا۔ بیشک یہ وہی (عذاب) ہے جس میں تمہیں شک تھا۔ بیشک پرہیزگار امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں باریک اور موٹے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ (یقین رکھو کہ) ایسا ہی ہوگا۔ اور ہم ان کا بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ کریں گے۔ وہاں مطمئن ہو کر ہر قسم کے میوے طلب کریں گے۔ وہ وہاں پہلی موت کے سوا کوئی موت نہ چکھیں گے اور (اللہ) ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔ یہ سب آپ کے رب کے فضل سے ہوگا۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ وہ اسے سمجھیں۔ سو آپ انتظار کیجئے۔

بھی انتظار کر رہے ہیں۔
شرح:- اس رکوع کے ابتدائی نصف حصہ میں دوزخ اور اہل دوزخ کی حالت کا ایک خوفناک اور دل ہلا دینے والا نقشہ کھینچا ہے جو کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ ترجمے کے پڑھنے سے آنکھوں کے سامنے ایک منظر سا پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر یہ خیالی منظر اس حقیقی نظارہ کے

الْوَعَابُ
الرِّزْقُ
الْفِتْحُ
الْعَلْمُ
السَّالِمُ
الْبَاطِنُ
الْحَافِظُ

الضُّوْرُ
الرَّيْبُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْبَادِيُ
النُّوْرُ

مقابلہ میں کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ انسان کو چاہئے کہ ان آیات کا مطالعہ کرے۔ تو خورا کے عذاب سے ڈرے اور اس کی مغفرت کا خواہاں ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ایسی آیات تلاوت فرمایا کرتے تھے تو رونے لگتے اور استغفار کرتے اسی رکوع کے باقی نصف میں جنت اور اہل جنت کا نقشہ کھینچا ہے اور کتنا خوشنما، خوش آئند اور امید افزا ہے۔ زہے قسمت ان کی جن کو خدا کا یہ انعام حاصل ہوگا۔ اللھم اجعلنا منھم۔

ترجمہ سے ان آیات کا مفہوم بھی واضح ہے اور کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی آیات تبشیر کو تلاوت کر کے خوش ہوتے اور خدا کا شکر بجالایا کرتے تھے۔

رکوع کے اخیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اس واسطے نازل کیا ہے کہ آپ کے لئے اس کا سمجھنا اور لوگوں کو سمجھانا آسان ہو۔ اگر اقوام عالم ہمارے اس پیغام کو نہ سنیں یا سن کر اس پر عمل پیرا نہ ہوں تو فکر نہ کیجئے۔ صبر سے دیکھئے کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔

التَّائِبُ
الْعَبْدُ
الْمُغْنَى
الْمُجَامِعُ
الْمُقِیْتُ
مَا بَلَكَ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْعَفْوُ
الْمُنْتَقِمُ
الْتَرَابُ
الْتَبَسُ
الْمُتَعَالَى
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْعَاطِمُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْمَوْجِدُ
الْمُقَدِّمُ
الْمُقَدِّرُ

٥٣

سورة الجاثية

٦٥

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیت ۱۴ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں سیس آیات مبارکہ اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۲-۱۱:- یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ یہ آسمانوں میں اور زمین میں ایمان لانے والوں کے لئے کئی ایک نشانات ہیں۔ اور تمہیں پیدا کرنے میں اور حیوانات میں جن کو پھیلا رکھا ہے یقین سے کام لینے والوں کے لئے کئی نشانات ہیں اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ نے آسمان سے جو رزق (یعنی پانی) نازل کیا ہے جس سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اس میں اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں کئی ایک نشان

الْقَادِرُ
الْقَصْدُ
الْوَالِدُ
خَلْقُ الْإِنْسَانِ
الْحَقِيْقُ
الْمُعْتَبِيُّ
الْبَدِيْعِيُّ

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّوْمُ - الْيَتِيْمُ الْمُنِيْمُ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَمِنُ - الْوَكِيْلُ - الْبَاطِنُ - الْخَبِيْرُ

رسول تباری
 احمد
 رسول
 الملائم
 شهيد
 شہير
 عادل
 خاتم
 جواد
 مدمو
 تليل
 قريب
 مطهر
 مذكور
 مبشر
 مختار
 مخدوم
 مسير
 سراج
 سيد
 خاتم
 حكيم
 كريم
 نديم
 نبى
 باين
 ظالم
 اخير
 اول
 رسول
 الرخمة
 مطيع
 صيبر
 حن
 معلوم
 قوی
 رسول

الطبي حامد، قاسم، قاسم، جاشن
 جاشن، جاشن، جاشن

مشتود
 خريص، عليكم

مذير، هاد، صاح، ناه، نبي

ہیرا۔ یہ اللہ کے نشانات ہیں جن کو ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو سنائے دیتے ہیں۔ سو اللہ اور اس کے نشانات کے بعد کس چیز پر وہ ایمان لائیں گے۔ خرابی ہے ہر جھوٹے گنہگار کے لئے جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے جو اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں پھر غرور کی وجہ سے اڑا رہتا ہے۔ گویا اس نے سنا ہی نہیں سوائے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنائیے اور جب وہ ہماری آیتوں میں کچھ معلوم کر لیتا ہے تو ان کو ہنسی میں اڑا رہتا ہے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ ان کے آگے جنم ہے اور جو کچھ انہوں نے کرنا ہے وہ ان کے کسی کام نہ آئے گا اور نہ وہ دوست کسی کام آئیں گے جو انہوں نے اللہ کے سوا بنا رکھے ہیں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ ہے ہدایت۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ کے لئے سخت تکلیف دینے والا عذاب ہے۔

شرح:۔ اس سورت کے ابتدائی رکوع میں اللہ تعالیٰ نے دلائل دیئے ہیں جو اس کی ذات پر دال ہیں چونکہ ان دلائل کو قرآن پاک میں بیان فرمایا تھا اس لئے ارشاد ہوا کہ یہ قرآن خدائے عزیز و حکیم کا نازل کیا ہوا ہے۔ لہذا اس کی عظمت کا اس سے اندازہ لگا لو کہ کون اس کا نازل کرنے والا ہے۔ فرمایا خدا کو تلاش کرتے ہو؟ دیکھو وہ آسمانوں کے ذرے ذرے اور زمین کے چپے چپے پر ہمیں نظر آئے گا۔ اگر تمہارا دل صحیح اور سلیم ہو اور کفر و شرک کی برائیوں سے بچا ہوا ہو اور اگر ایسا نہیں تو پھر تمہیں اس کا نظر آنا بہت مشکل ہے۔ دور نہ جاؤ۔ اپنی پیدائش ہی پر غور کرو اور سطح ارض پر جو جانور چلتے پھرتے دیکھتے ہو ان کی پیدائش اور ان کے حالات ہی کا مطالعہ کرو خدا تمہیں اپنی قدرتوں کے رنگ میں نظر آجائے گا۔ علاوہ ازیں ایک بڑی نشانی جو ہر روز تمہارے مشاہدے میں آتی ہے۔ رات اور دن کا یکے بعد دیگرے آنا ہے۔ شاید تم اسے معمولی بات سمجھتے ہو۔ مگر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ یہ کتنا بڑا نظام ہے جس کے تحت یہ کارخانہ چل رہا ہے اور جس کے ہاتھ میں اس کارخانہ کی باگ ڈور ہے وہی اللہ ہے وہی رخصن ہے وہی خدائے برحق ہے وہی معبود حقیقی ہے وہی تمام کائنات ارضی و سماوی کا خالق اور رزاق ہے۔ دیکھو وہ اپنی ارضی مخلوق کو کس طرح آسمانوں سے روزی پہنچاتا ہے۔ زمین جس میں اس نے تمام مخلوق کی روزی رکھی ہے۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ایسی مردہ اور خشک ہو جاتی ہے کہ اس میں کوئی چیز پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ تمام مخلوق کی حالت قابل رحم ہو جاتی ہے۔ مگر دیکھو کہ کس طرح

شکور
 حسیب
 ضعیف اللہ
 حسیب اللہ
 امین
 صادق
 نبی التوبہ
 قوی
 قوی
 محبت
 قائم الاشیاء
 کاشف الغیب
 کاشف الغیب
 عبد اللہ
 کامل
 حافظ
 زود
 رحیم
 طے
 مجتبی
 طے
 مرتضی
 مستطیع
 یسین
 اذی
 مرتیل
 دلجی
 مدبر
 متین
 مقدر
 صیب
 ناصر
 منصور
 یصاح
 امیر

جبار، قریب، مضر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شامد، رشید، بشیر، داغ شائب، تہجد، مستبح، عزیز

الصورة
 الرشيد
 الوارث
 الباقى
 اليدى
 البادى
 النور
 النافع
 الغنى
 المعنى
 الجامع
 المقسط
 مالك
 الملك
 الرؤف
 الغفور
 المتكبر
 التواب
 البتس
 المتعالي
 الوالى
 الباطن
 القاهر
 الاجر
 الاول
 الموجد
 المتكبر
 المقدر
 القادر
 الصمد
 الوليد
 الخليل
 الحى
 المعنى
 البديع

حکمت۔ علاوہ ازیں ان کے اختلافات کی سزا ان کو آخرت میں دی جائے گی۔ اور اختلافی امور کا فیصلہ بھی وہیں کیا جائے گا۔ سوائے مسلمانوں! تم اس خطرناک اقدام سے بچنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی اختلافات میں پڑ جاؤ اور مغضوب ہو کر تمام نعمتوں کو کھو بیٹھو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر آپ کو ایک شریعت دی گئی ہے تو اس پر چلیں اور مسلمانوں کو اس پر چلنے کی تلقین کریں۔ مسلمان سوائے اس شریعت کے جو قرآن اور حدیث کی شکل میں ان کو دی گئی ہے کسی چیز کو اپنی زندگی کے پروگرام میں داخل نہ کریں اور بے علم اور جاہل لوگوں کی خواہشات پر چلنے کے لئے قطعاً تیار نہ ہوں کیونکہ خدا کے غضب سے بچانے کے لئے سوائے شریعت کی پابندی کے اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور گو دنیا میں انسان کے کئی ایک دوست ہوں۔ جو اس کے کام آسکتے ہوں۔ مگر آخرت میں کوئی کسی کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر دوست ہو گا تو صرف اللہ اور وہ بھی ان کا جو دنیا میں اس سے ڈرتے رہے ہوں گے اور فرمانبردارانہ زندگی بسر کر کے اس کے سامنے حاضر ہو رہے ہوں گے۔ فرمایا گزشتہ اقوام بالخصوص بنی اسرائیل کے جو حالات و واقعات تمہارے لئے ہم نے بیان کئے ہیں۔ ان سے درس عبرت حاصل کرو اور اس بات کو ذہن سے نکال دو کہ چونکہ ہم امت محمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں اب خواہ ہم برے کام ہی کیوں نہ کریں ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ سونیکو کار اور بدکار دونوں ایک برابر نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ایمان والوں کو منکروں کے برابر ہی رکھا جا سکتا ہے۔ زندگی فی الحقیقت نیکو کاروں اور ایمان والوں کی ہے۔ بروں اور منکروں کی زندگی بھی موت ہے۔ کیونکہ ان کو زندگی کا وہ لطف حاصل ہو ہی نہیں سکتا جو نیکو کاروں کے حصہ میں ہم نے لکھ دیا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۲-۲۶:- اور اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو حکمت کے ماتحت پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ پائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ نے اس کی سوجھ بوجھ کے باوجود اس کو گمراہ کر دیا اور اس کے کان و دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ سو اس کو اللہ کے سوا کون سیدھی راہ دکھائے گا تو کیا تم نہیں سوچتے۔ اور کہتے ہیں کہ بس یہی دنیا کا جینا ہے۔ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ تو محض اٹلیں دوڑاتے ہیں اور جب ہماری صاف اور

الرحمن
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المعز
 المذل
 الشفيع
 البقيع
 الوكيل
 القوي
 العظيم
 الجبار
 المتكبر
 الوهاب
 الباعث
 الحسيب
 الوكيل
 القوي
 العظيم
 الجبار
 المتكبر
 الوهاب
 الباعث
 الحسيب
 الوكيل

المساجد - الواجد القیوم - البیت البقید - الوبی - المتین - الوکیل - الباقث - المجدد

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 شہید شہید عادل خاتم
 حوراء مدعو خلیل قریب مطہر مذکور مبشر
 مکرّم مکرّم منیر سراج شہید خاتم الزل عکبر
 کریم یتیم نبی لوفی باطن نظام سراج اول رسول
 الرّمحہ مطیع مبین حق مغلّم قوی رسول الرّمحہ

الطبی حامد، قاسم، قاتح، حاشر، جاسی، ابی

۵۵۲

مشتود، خریمن علیکم

مذیر، صادق، صاحب، نسی

واضح آئیں ان کو پڑھ کر سٹائی جاتی ہیں تو ان کا یہی جواب ہوتا ہے کہ ہمارے باپ دادا کو لا موجود کرو۔ اگر تم سچے ہو کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو مارتا ہے۔ پھر تم کو قیامت کے دن جس کے آنے میں قطعاً کوئی شک نہیں اٹھا کرے گا مگر اکثر لوگ ایسے ہیں جو اس بات کو نہیں جانتے۔

شرح :- فرمایا اگر نیک اور بد دونوں درجے میں ایک برابر ہو جائیں۔ تو یہ نظام ارضی سماوی جو حق و انصاف پر کھڑا ہے درہم برہم ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ نیک کو نیکی کا اور بد کو بدی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے۔ نیک اور بد برابر کیونکر ہو سکتے ہیں۔ نیک تو خدا کی مرضی پر چلتا ہے اور بد اپنی خواہشات پر چلتا اور خواہشات ہی کو اپنا معبود بناتا ہے۔ اس کے کلن دل اور آنکھیں حق کو سننے سمجھنے اور دیکھنے سے بند ہوتی ہیں۔ سو اللہ اس کی گمراہی کو دور نہیں کرتا اور اسے پڑا ہلاک و برباد ہونے دیتا ہے۔ بدکار لوگ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہے دنیا کی زندگی ہی ہے۔ اس کے بعد نہ جینا ہے نہ عذاب پانا۔ پھر ہماری موت بھی کسی کے قبضے میں نہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے انسانی طاقتیں رو بزدال ہوتی جاتی ہیں۔ ایک دن آتا ہے کہ طاقت جس کے سہارے انسان زندہ ہے ختم ہو جاتی ہے اور وہ مرجاتا ہے۔ فرمایا ان کی جہالت ہے اس کے برعکس ایک بندہ مومن اور نیکو کار جانتا ہے کہ اس کی یہ دنیاوی زندگی عارضی اور چند روزہ ہے جس کے متعلق وہ اتنا بھی وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ کب ختم ہونے والی ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کی زندگی کی باگ ڈور اس کے خالق کے ہاتھ میں ہے۔ جب چاہے اسے کھینچ کر اپنے پاس بلا لے۔ پھر بدکار جب ہمارے نشانات کو دیکھتا اور ہمارے احکام کو سنتا ہے تو کج بھٹیوں میں اور طرح طرح کی واہی تباہی جتیں پیش کرنے لگتا ہے۔ اس کے برعکس بندہ مومن نشانات حق کو سن کر اپنے ایمان کو اور قوی کر لیتا ہے۔ سنو! اہل عالم کو سمجھا دو کہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا وہی تمہیں موت دے گا اور وہی بلا آخر قیامت کے دن جس میں قطعاً کوئی شک نہیں ہو سکتا تم سب کو ایک جگہ جمع کرے گا اور نیکو کاروں کو نیکی کی جزا اور بدکاروں کو بدی کی سزا دے گا۔

ترجمہ آیات ۲۷-۳۰ :- اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اور جس دن قیامت آئے گی اس دن جھوٹے لوگ سخت خسارہ میں رہیں گے۔ اور تم ہر فرقے کو دیکھو گے کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہیں۔ ہر ایک جماعت کو ان کے

شکور، حسنیٰ، صبیحہ، امین، صادق، نبی التوحید، توفیق، یوسف، محبت، قائم، انبیا، نبی، حکیم، اللہ، کامل، حافظ، زون، رحیم، علی، مجتبیٰ، طس، مرتضیٰ، مصطفیٰ، یسین، اونی، مزل، ولجی، مدیر، متین، ممدان، طیب، ناصر، منصور، یضاح، امیر

نے کفر و انکار میں اپنی زندگی گزار لی ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے کیوں ایسا کیا۔ کیا ہمارے احکام تمہارے تک نہیں پہنچے تھے۔ اگر پہنچے تھے تو تم نے کیوں غرور و تکبر سے کام لیا اور کیوں گنہگار ہوئے۔ سنو! جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کا دن ضرور واقع ہو گا تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم تو نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے اور نہ ہمیں اس کا یقین آتا ہے۔ حاصل کلام ان کی تمام برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور دنیا میں جو باتیں وہ ازراہ تمسخر کہا کرتے تھے وہی اس دن ان پر لوٹ آئیں گی اور پروردگار عالم کی طرف سے اعلان کیا جائے گا کہ تم نے ہم کو بھلا دیا تھا ہم تمہیں آج بھلائے دیتے ہیں۔ جاؤ دوزخ کی آگ میں پڑے رہو۔ دیکھو ہم نے تم کو ایسی سخت سزا اس لئے دی ہے کہ تم ہمارے نشانات اور ہمارے احکام کو دنیا میں ہنسی میں اڑا دیا کرتے تھے اور دنیاوی زندگی پر بڑے مغرور تھے۔ آج تمہاری یہ سزا ہے کہ جس آگ میں تمہیں ڈالا گیا ہے اس میں پڑے رہو گے۔ فرمایا! اے مسلمانو! اس لئے تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ زمین و آسمان کے پروردگار ہی کی صفت و ثناء بیان کرو۔ جو تمام اہل عالم کا پروردگار ہے وہی سب سے بڑا ہے اور وہی سب پر غالب اور حکمتوں والا ہے۔

سورة الاحقاف

۴۶

۶۶

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۱۰، ۱۵ اور ۳۵ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ اس میں پینتیس آیات اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح کے قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲-۱۰:- یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مصلحت سے اور ایک وقت معین تک کے لئے بنایا ہے اور منکروں کو جس چیز سے ڈرایا ہے (وہ) دھیان نہیں کرتے۔ کہہ دیجئے بھلا دیکھو تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے۔ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علم جو چلا آتا ہو لاؤ اگر تم سچے ہو اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اس کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار نہ سن سکے اور وہ ان کے پکارنے کی خبر تک نہیں رکھتے اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت ہی کا انکار کریں گے اور جب ان کو ہمارے صاف اور واضح احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو وہ لوگ جو

شکوہ
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التورہ
توفی
مطمئن
محبت
قال اللہ
تعالی
کلمہ اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
رون
رحیم
طاب
بجنتی
طس
مترت
مصفح
یسین
اولی
مزیل
ولی
مدین
میتین
مدن
طیب
ناصر
مصور
یصباح
ایر

احمد
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جبر
مدعو
خلیل
تربیت
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
بیراج
سید
خاتم الزیل
حکیم
کریم
نور
نبی
ناہین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الزما

الضوء
الزيت
الوارث
الباقي
اليدع
الهادي
التور
التاريخ
الغني
المغني
الجامع
المتوسط
مالك
الملك
الزود
الغفور
المتكبر
التراب
البر
المتعالي
الوالج
الباطن
القاهر
الاجد
الاول
الوحيد
المقيم
المستدر
القادر
الصمد
الوحيد
خالق
الحي
الغني
المدني

کما کہ اے! میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیں اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہوں اور میری اولاد کو میرے حق میں نیک بنا دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے نیک عمل ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں۔ یہ اہل بہشت ہوں گے (یہ ہے) سچا وعدہ جو ان سے لیا گیا تھا اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں کیا مجھے تم ڈراتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ) نکالا جاؤں گا اور مجھ سے پہلے کئی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ اے کم بخت! تو ایمان لے آ۔ بلاشبہ اللہ کا وعدہ حق ہے تو یہ کہتا ہے کہ یہ اقوام ماضی کی کہانیاں ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کے حق میں اللہ کی بات پوری ہوئی۔ منجملہ ان اقوام کے جو جن وانس میں سے پہلے گزر چکی ہیں۔ بیشک وہ خسارے میں رہیں گے۔ اور ہر ایک کے لئے الگ الگ درجات ہیں۔ ان کے اعمال کی وجہ سے اور تاکہ ان کے اعمال کا وہ ان کو پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔ اور جس دن کہ کافر آگ کے روہ لائے جائیں گے (کہا جائے گا) تم اپنے مزے اسی دنیا ہی کی زندگی میں اڑا چکے اور ان سے بہرہ مند ہو چکے۔ سو آج کے روز تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی۔ اس وجہ سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمان تھے۔

شرح:- اہل مکہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر یہ دین والدین کی یہ شفقت و رحمت خدا کے انعامات میں سے ایک گر انقدر انعام ہے جس کے لئے اس منعم حقیقی یعنی خدا اور منعم مجاز یعنی والدین کا شکریہ انسان کے ذمے بطور قرض باقی رہتا ہے۔ فرمایا جس طرح نیک بندہ وہی ہے جو خدا کا عبادت گزار ہو۔ اسی طرح نیک اولاد وہی ہے جو والدین کی خدمت گزار ہے۔ اور خدا کے نزدیک وہی لوگ قدر و منزلت رکھتے ہیں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ساتھ ساتھ ادا کرتے ہیں۔ برعکس اس کے وہ لوگ جو حقوق اللہ کی ادائیگی میں بھی کوتاہی برتتے ہیں اور مخلوق خدا میں سے اپنے محسنوں اور مربیوں کے حقوق بھی ادا نہیں کرتے بلکہ ان چیزوں کو سرسری اور بے فائدہ خیال کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق ازل سے خدا کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ خسارے میں رہیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے اور انسان کے اعمال اس کا امتحان ہیں۔ جس شخص کے اعمال اچھے ہوں گے اس کے انعام و اکرام میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور جس کے اعمال برے ہیں اس کی سزا میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جس دن ہمارے احکام کی تعمیل نہ کرنے والوں کے سامنے دوزخ کی

المجادد - الواحد القیوم - المیت النبید - المعنی الزہی - المبین - الذکیل - الباعث - المعبود

آگ کا منظر پیش کیا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ تم نے اپنی دنیاوی زندگی کی لذتوں میں اپنے آپ کو غرق کر دیا اور ان سے خوب فائدہ اٹھایا تھا اور اس عذاب کو جو نہایت ذلیل و خوار کر دینے والا ہے کچھ سمجھا ہی نہ تھا سو اپنی بد عملیوں کی وجہ سے آج اس عذاب کا مزہ چکھو۔ اور دنیا میں جو فتنہ و فساد رہا کر رکھا تھا اس کا انجام دیکھو۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۶:- اور یاد کرو عاد کے بھائی (ہود) کو جب کہ اس نے اپنی قوم کو احناف میں متنبہ کیا اور اس کے پیچھے بہت سے ڈرانے والے گذر چکے کہ تم اللہ کے سوا (کسی کی ہرگز) عبادت نہ کرو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تمہیں قیامت کے بڑے دن کا عذاب نہ ہو۔ انہوں نے کہا کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دے۔ سو تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ کر تو سچا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ خبر تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو تم کو وہی کچھ پہنچاتا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے۔ لیکن میں تم کو جاہل قوم پاتا ہوں۔ پھر جب انہوں نے عذاب کو ابر کی صورت میں اپنے میدانوں کے سامنے آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں یہ تو وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے۔ یہ ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ (وہ آندھی کیا ہے) اپنے رب کے حکم سے ہر شے کو برباد کر دے گی چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس طرح ہم گنہگاروں کو سزا دیا کرتے ہیں اور ہم نے قوم عاد کو ایسی باتوں کی قدرت بخشی کہ تم کو ان باتوں کی قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان، آنکھیں اور دل دیئے۔ مگر ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کے دل کسی کام نہ آئے جب کہ انہوں نے اللہ کے حکموں کا انکار کیا اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔

شرح:- اس رکوع میں قوم عاد کی تباہی کے حالات بیان کئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ خدا کی پناہ میں صرف وہی بندے ہوتے ہیں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو منشاء الہی کے مطابق ادا کرتے ہیں اور جو کوئی خدا کے مقابلہ میں سرکش اور مخلوق کے حق میں ظالم ہو اس کو ہم بالا خربتہ و برباد کرتے ہیں اس جگہ عرب کی ایک بڑی زبردست اور ہیبت ناک قوم عاد کی ہلاکت کا تذکرہ ہے۔ فرمایا وہ بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پروا نہ کرتے اور بڑی مکرانہ و گستاخانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ بالا خربہ وہ لوگ حد سے گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جھکڑ چلایا جو ان کی بستیوں کی بستیوں کو تباہ کر گیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ عاد کے بھائی ہود کا قصہ یاد کرو جب اس نے اپنی قوم کو جو ادویء احناف میں رہا کرتی تھی خدا کے عذاب سے ڈرایا۔ اور

شکر
حسب
صنی
نبی
امین
صادق
بی
توضی
مفتی
مجتب
قام
نجمی
کلم
عبداللہ
کامل
حافظ
زون
رحیم
ظ
مجتبی
طس
مرفی
مفتی
لین
اوی
مرفی
دلجی
مدتی
میتن
مدن
طبت
ناصر
منصور
بصاح
امر

آحمد
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
فائم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
بیان
سید
فام
کیم
کریم
یتیم
نبی
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول

آخند رسول الملام شہید شہیر عادل قائم جولا مذہب قلیل قریب مطہر مذکر مبشر مکتب محترم منیر سراج سید خاتم الزل حکیمہ کریم یتیم نبی لہمہ نابین نظیر آخند اقل رسول

محروم ہے۔ مارے جائیں انگلیں دوڑانے والے وہ لوگ جو عقلمندی میں پڑے (خدا کو) شکرت بھولے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ محاسبہ کا دن کب واقع ہوگا۔ جس دن کہ وہ آگ پر رکھے جسے اللہ جائیں گے۔ (کہا جائے گا کہ) اپنی شرارت کا مزہ چکھو یہی ہے وہ عذاب جس کے لئے تم جلدی کر رہے تھے۔ بلاشبہ پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ ان کا رب ان کو دے گا وہ اسے لیتے ہوں گے کیونکہ وہ اس سے پہلے نیک کردار تھے۔ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور صبح کو (اپنے گناہوں کی) معافی مانگا کرتے تھے اور ان کے مالوں کو حوضی میں سوال کرنے والے اور نہ مانگنے والے مفلسوں کا حق تھا۔ اور یقین کرنے والوں کے واسطے زمین میں بہت سے نشانات ہیں۔ اور خود تمہارے اندر بھی کیا تم ان کو نہیں دیکھتے اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے سو آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم! جس طرح تمہارا بولنا برحق ہے اسی طرح یہ (روز جزا کا آنا) بھی برحق ہے۔

شرح:- گزشتہ سورۃ میں نہایت پختہ دلائل کے ذریعے سے انسان کو حشر و نشر اور توحید و نبوت کا قائل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر جہلا کا دماغ دلائل کو سوچنے سے انکار عاری ہوتا ہے لہذا موثر ترین طریقہ یہی ہے کہ جس طرح مخاطب خود اوروں کو قائل کرنے یا جنتی اوروں کو اپنا مافی الضمیر سمجھانے کے لئے بات کیا کرتا ہو وہی طریق اس سے بات کرنے کے لئے اختیار کیا جائے۔ ہم جیسا کہ قبل ازیں ذکر کر چکے ہیں۔ عربوں میں دستور تھا اور اب بھی ہے کہ ان کے ہاں جو چیز بڑی ہی محترم ہوتی اس کی قسم کھا کر بات کرتے۔ مخاطب کو یقین ہو جاتا کہ متکلم جو کچھ کہہ رہا ہے درست ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کا عقیدہ تھا کہ جو کوئی جھوٹی قسم کھائے وہ برباد ہو جاتا ہے۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے سمجھانے کے لئے وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو عربوں کا فقط اپنا محبوب طریقہ تھا اور ایسے انداز میں بات کی ہے کہ ان کو جھٹلانے کی جرات ہی نہ ہو سکتی تھی۔ یہاں چار چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ چاروں چیزوں سے مراد جو چار ہوائیں ہیں یعنی ذاریات ”وہ ہوائیں جو غبار اڑاتی ہیں“ جن سے اخیر میں بادل پیدا ہوتے ہیں اور حالات و قریبوجھ اٹھانے والی ہوائیں جو بادلوں کو لئے پھرتی ہیں جو پانی کے خزانے ہیں اور اسی لئے بادلوں کو بوجھل کہا گیا ہے اور ”الجاریات یسرا“ سے مراد وہ ہوائیں ہیں

اشہد
رسول
اللہ
شہید
شہید
خادم
خانم
جو
مدعو
خلیل
قریب
مناظر
مذکر
مبشر
مستتر
متر
مناب
مناب
سیرت
سیرت
فام
فکیما
کسیر
نیل
نبی
نابین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
مطیع
میں
مفلد
قوی
رسول

بستی میں جتنے ایماندار تھے سب کو نکال کر علیحدہ کر لیا اور ہم نے وہاں مسلمانوں کے
ایک گھر کے سوا کوئی گھر مسلمانوں کا نہ پایا اور ہم نے اس گاؤں کو ان لوگوں کے لئے جو در
شہید تک عذاب سے ڈرے ہیں بطور عبرت کے باقی رکھا اور موسیٰ (کے قصے) میں بھی عبرت
خانم نے جبکہ ہم نے اس کو فرعون کی طرف روشن دلائل دے کر بھیجا اور اس نے اپنے
لشکروں سمیت منہ پھیر لیا اور کہا کہ یہ تو جاو کر ہے یا دیوانہ ہے۔ لہذا ہم نے اس کو اور
جو اس کے لشکروں کو پکڑا اور ان کو سمندر میں پھینک دیا۔ کہ وہ برے کاموں کا مرتکب تھا اور
خلیل (کے حالات) میں بھی عبرت ہے جبکہ ہم نے ان پر سخت آندھی بھیجی۔ جس چیز پر سے
اس ہوا کا گذر ہوا اس کو اس نے ریزہ ریزہ کر کے چھوڑا اور اسی طرح ثمود کے قصے میں بھی
عبرت ہے جبکہ ان سے کہا گیا تھا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھا لو۔ مگر انہوں نے اپنے رب
کے حکم کی نافرمانی کی۔ سو ان کو دیکھتے ہی دیکھتے ایک کڑک نے آپکڑا۔ پھر نہ تو وہ اٹھنے کی
توانا لاسکے اور نہ وہ بدلہ لے سکے اور نوح کی قوم کو پہلے ہی ہم ہلاک کر چکے تھے کیونکہ وہ
ایک بدکار قوم تھی۔
اس رکوع میں نیکو کاروں کے نام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا
تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک شام میں آ رہے تھے اور حضرت لوط علیہ
السلام جو ان کے بھتیجے تھے وہ بھی ساتھ ہی آئے تھے۔ چنانچہ حضرت لوط نے سدوم و عمارہ
وغیرہ بستیوں میں سکونت اختیار کر لی۔ حضرت ابراہیم کی عمر ۸۶ برس کی تھی کہ ان کے گھر
حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے مگر دوسری بیوی سارہ کے بطن سے کوئی اولاد نہ تھی۔
وہ اولاد کی امید میں ضعیف ہو گئیں اور اپنے بے اولاد ہونے کا برا غم کیا کرتی تھیں۔ ایک روز
کہ ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا کہ مہمانوں کی
صورت میں چند فرشتے نمودار ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ تاڑ کر کہ مسافر ہیں
کھانا کھانے کی دعوت دی اور ایک چھڑا بھون کر ان کے سامنے لا رکھا انہوں نے کھانے
سے انکار کیا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈر گئے کہ ہونہ ہو یہ دشمن ہیں۔ کیونکہ اس
زمانے میں کوئی شخص اپنے دشمن کے گھر کھانا نہیں کھایا کرتا تھا۔ بہر حال فرشتوں نے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تسلی دی اور ساتھ ہی ایک بڑے صاحب علم بیٹے کے تولد کی
خبر دی۔ گو اس لڑکے کا نام کہیں صراحت سے ذکر نہیں مگر تمام آیات کے مجموعے

شکر
سینا
صنی
سینا
امین
صادق
نبی
نصی
مصدق
مجتب
فام
مناظر
مذکر
مبشر
مستتر
متر
مناب
مناب
سیرت
سیرت
فام
فکیما
کسیر
نیل
نبی
نابین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
مطیع
میں
مفلد
قوی
رسول

سراسر جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ کیس یہ نہ ہو کہ آپ ان کے پیچھے افسوس کرتے کرتے
پنے تئیں ہلاک کر ڈالیں۔ اگر یہ اس بات (یعنی قرآن پر) ایمان نہ لائیں جو کچھ روئے
زمین پر ہے ہم نے اس کی زینت کی خاطر پیدا کیا ہے تاکہ ہم آزمائیں کہ ان میں سے کون
اعمال کی رو سے اچھا ہے۔ اور جو کچھ زمین پر ہے ہم اسے بجز میدان بنادینے والے ہیں۔
کیا آپ کا خیال ہے کہ اصحاب کف و رقیم ہماری قدرتوں میں سے ایک عجیب چیز تھی۔
جب نوجوان غار کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ خدایا! تو اپنے ہاں سے رحمت عطا کر۔
اور ہمارے کام میں ہمیں کامیابی مہیا کر۔ سو ہم نے کئی سال کے لئے غار میں انہیں کان
تھپک کر سلائے رکھا۔ پھر ہم نے انہیں جگا اٹھایا تاکہ معلوم کریں کہ دونوں گروہوں میں
سے کس کو وہ مدت اچھی طرح یاد ہے جو انہوں نے وہاں گزاری۔

شرح :- کف پہاڑ کی کھوہ یا غار کو کہتے ہیں کسی زمانہ کا ذکر ہے کہ چند پاک باطن
نوجوان اپنے زمانہ کے فسق و فجور اور شرک و بت پرستی سے تنگ آکر پہاڑ کی ایک کھوہ
میں جا کے رہے تھے اور حکمت الہی سے وہیں کوئی ۳۰۹ سال سوئے رہے تھے بعد ازاں
قادر مطلق نے ان کو پھر خواب راحت سے جگایا اور دنیا کو دکھایا کہ خدائے یگانہ ہر بات پر
قادر ہے۔ یہ قصہ باختلاف روایات میں لوگوں میں متداول تھا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم امی تھے اور اہل عرب سمجھتے تھے کہ یہ قصہ صحیح طور پر صرف پرانی کتابوں میں ہی
مذکور ہے جن تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسائی نہیں لہذا آپ سے پوچھا گیا کہ آپ
سچے نبی ہیں اور ہر بات کی اطلاع براہ راست خدا کے حضور سے آپ کو ہوتی ہے تو آپ
اصحاب کف کا قصہ بلا کم و کاست ہم سے بیان کیجئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی درخواست پر ان نوجوانوں کا قصہ اس سورۃ میں بیان فرمایا ہے یہی وجہ
ہے کہ اس سورۃ کا نام سورۃ الکف رکھا گیا۔

ارشاد ہوتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے اس کتاب کو آپ صلی اللہ علیہ
وسلم پر نازل کیا ہے اور اس کی تعلیمات کو بالکل سیدھا اور آسان رکھا ہے جن میں کسی
طرح کی کجی یا دشواری نہیں۔ وہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اور خدا کو بھی انسان کی طرح
دوسروں کے سامنے مجبور سمجھتے ہیں۔ ان کو یہ قرآن عذاب دوزخ سے ڈراتا ہے فرماتا
ہے۔ شرک کرنے والے اس واسطے شرک کرتے ہیں کہ ان کو حقیقت توحید کا علم ہی

شکور
خلیقا
ضی اللہ
نبی اللہ
صادق
بی التوبہ
توفیق
تقویٰ
محببت
قام الا
تجلی اللہ
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مریض
مضنی
لین
ادنی
مزیل
دلی
مدینہ
میتین
مدین
طیب
ناصر
منصور
بصباح
ایم

آخذ
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عاد
خانم
جولہ
مذمو
تلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
کبیر
کرم
نبی اللہ
باطن
ظاہر
آخذ
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
میتین
حسن
معلوم
قوی
رسول اللہ

رسول تباری کا نقش فی الحجر ہو چکی تھی کہ زمین و آسمان کا مالک خدا کے واحد ہی ہے اور وہی عبادت

کے لائق ہے اگر اس کے سوا کسی اور کو پکارا جائے تو بڑی ہی نا انصافی ہوگی وہ کہا کرتے کہ اے لوگو! تم نے خدا کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں ذرا ان کا ثبوت تو لاؤ اور اگر اپنی طرف سے ان کو گھڑ رکھا ہے تو اس سے بڑا کوئی ظلم نہیں۔ لوگ تو ان کی بات پر نہ چلے مگر انہوں نے لوگوں کو بھی اور ان کے ساتھ ان کے معبودوں کو بھی چھوڑ دیا۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے کہا چلو پہاڑ کی کھوہ میں چل کر بیٹھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے خود تمہارے لئے آسائیاں پیدا کر دے گا چنانچہ یہی ہوا۔ ہم نے ان کو وہاں بڑے آرام سے رکھا۔ حتیٰ کہ سورج بھی طلوع و غروب کے وقت اس طرح سے ان کے پاس سے گزر تاکہ سردی یا گرمی کی شدت سے وہ بے چین نہ ہونے پائیں۔

فرمایا اے لوگو! یہ چیزیں ہمارے نشانات حق ہیں۔ مگر ان نشانات کو دیکھ کر یا سن کر صرف وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جن کو اللہ سیدھی راہ دکھاتا ہے مگر وہ جسے گمراہ ہونے دے اسے سیدھی راہ پر کوئی رہنما گامزن نہیں کر سکتا۔

ترجمہ آیات ۱۸-۲۲: اور تم ان کو جاگتا ہوا خیال کرتے ہو۔ حالانکہ سوتے تھے اور ہم ان کو (کبھی) دائیں اور (کبھی) بائیں پہلوا لٹتے پلٹتے رہے تھے اور ان کا کتا دہلیز پر دونوں بازو پھیلائے پڑا تھا۔ اگر تم انہیں جھانک کر دیکھ لیتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے اور تمہارے دل میں ان کی دہشت سا جاتی اور اسی طرح ہم نے ان کو جگا دیا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں ان میں سے ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ تم کتنی مدت (یہاں) ٹھہرے رہے۔ انہوں نے جواب میں کہا ہم ایک دن یا دن کا بعض حصہ ٹھہرے ہیں (بالآخر) انہوں نے کہا کہ تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے۔ جتنی مدت تم یہاں ٹھہرے رہے ہو۔ اس بحث کو چھوڑو اور اپنے میں سے ایک کو یہ اپنا روپیہ دے کر شہر کی جانب بھیجو۔ جا کر دیکھے کہ کون سا کھانا عمدہ اور پاکیزہ ہے۔ تو اس میں سے تمہارے لئے کھانا لے آئے اور خوش اسلوبی سے جائے اور کسی کو خبر نہ ہونے دے۔ (کیونکہ) اگر وہ تم پر قابو پائیں گے تو یقیناً "تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنے مذہب میں پھر داخل کر لیں گے اور (اگر ایسا ہوا) تو تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں

شکوہ
حسب
ضی اللہ
سبب
امین
صادق
بی التوبہ
قضی
مصدق
محبت
قام الازلی
نہی
کلم اللہ
کامل
حافظ
زوت
رجیم
طس
مرفض
مضط
سین
اولی
مزمیل
دلی
مدتیز
میتین
مصدق
طیب
ناصر
مضور
مصباح
امیر

حکم
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مذموم
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
متمم
منیر
سراج
سید
قام الازل
تکبیر
کریم
یتیم
نجا لرحمۃ
باطین
نابھیر
انیر
اقل
رسول
الرحمۃ
طیب
سین
حق
مفلام
قوی
رسول الرحمن

آخدا
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جواد
مذموم
غلیل
قریب
مفسر
مذکر
مفسر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خا الزیل
نکیم
کیم
نیم
نی لکھتہ
با جن
ظاہر
آخدا
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
معلم
قوی
رسول الزنا

کوئی شک نہیں کیونکہ اصحاب کف کے واقعہ میں تمہیں مرنے اور مر کر قیامت کے روز نشکوز
زندہ ہونے کی پوری تفصیل دکھادی گئی ہے۔ از شاہ ہوتا ہے کہ جب ان کافر ستادہ روپے
لے کر شہر میں سودا سلف خریدنے کے لئے گیا۔ تو شہر اور اہالیان شہر کو بالکل تبدیل شدہ پایید
کر حیران رہ گیا۔ اور جب ایک دکاندار کو روپیہ دے کر اس سے اشیاء طلب کیں تو وہ
اسے اور اس کے روپیہ کو دیکھ کر متعجب سا ہو گیا اور دیکھتے دیکھتے خلقت جمع ہو گئی۔ لوگوں
نے پوچھا تم کون ہو۔ کہاں سے آئے ہو؟ یہ روپیہ کس زمانے کا ہے اور تمہیں کہاں سے
ملا ہے۔ اس معاملہ نے اتنا طول کھینچا کہ حکومت کے کانوں تک پہنچا اور بالا خر لوگ اسے
پکڑ کر بادشاہ کے حضور میں لے گئے۔ جہاں اسے تمام ماجرا سنانا پڑا۔ بادشاہ نے کہا کہ تم
فکر مت کرو۔ وہ ظالم بادشاہ جس کے زمانے میں تمہیں تنگ کیا گیا تھا مرچکا ہے اور وہ
لوگ جو بت پرستی پر ضد کر رہے تھے وہ بھی اب نہیں رہے تم آج سے تین سو نو سال پہلے
کی بات کر رہے ہو اب خدا کے فضل سے میں بادشاہ ہوں اور عقیدہ "تمہارا موافق۔ کامل
اسی طرح رعایا بھی بت پرستی سے تمہاری طرح سخت متنفر ہے تم فکر نہ کرو اور ہمیں اپنے
دوسرے ساتھیوں سے بھی ملاقات کراؤ چنانچہ وہ بادشاہ سلامت اور ارکان حکومت کو غار
تک لے گیا۔ مگر ان کو دروازہ پر کھڑا کر کے خود اندر چلا گیا۔ بعد ازاں وہ لوگ بھی اندر
داخل ہوئے مگر ان کو کوئی سراغ نہ ملا بادشاہ نے حکم دیا کہ اس جگہ ان کی یادگار میں ایک
معبد بنا دو کہ لوگ ان پاک ہستیوں کے روپوش ہونے کی جگہ پر اللہ کی عبادت کریں بعد
ازاں دنیا داروں نے ان کی تعلیمات اور اسوہ کو تو بالکل فراموش کر دیا۔ اور لگے فضول اور
بے فائدہ باتوں میں وقت ہانکنے مثلاً "کوئی کہنے لگا کہ وہ تعداد میں تین تھے اور چوتھا ان کا
کتا۔ بعضوں نے کہا کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ دیکھو یہ کس قدر بے تکی اور بے
ثبوت باتیں ہیں۔ اور ان کے معلوم ہونے یا نہ ہونے سے بھلا فائدہ یا نقصان؟ مگر بعض
لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی تعداد سات تھی اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ خیر ان کی تعداد
کچھ ہو وہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے اور یہ لوگ محض اندازے اور اٹکل سے کام لے رہے
ہیں۔ اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ تم ہرگز ایسی باتوں میں نہ آؤ۔ تمہیں چاہئے کہ ٹھوس
تعلیمات پر عمل پیرا رہو۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۱۔ کسی کام کی بابت یہ نہ کہئے گا کہ میں اسے کل کر دوں۔

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
صادق
خاتم
جولہ
مدعو
علیل
قریب
مظہرنا
مذکر
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
سید
خام الزوال
تکیہ
کریم
نینیم
نہ لولہ
ناہین
ظاہر
اندر
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
سین
خلق
معلوم
قوی
رسول الزمان

بہتر کل سی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال تھا کہ وحی کل تک نازل ہو جائے گی اور سب بات کھل جائے گی۔ آپ بمقاضائے بشریت بہ منشا و رضائے الہی انشاء اللہ کہنا بھول گئے۔ اور کئی دنوں تک وحی نازل نہ ہوئی حضور متفکر ہوئے۔ مخالفین نے باتیں کرنی شروع کر دیں۔ الغرض عجب بے چینی کے دن گزرے۔ جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو وحی نازل ہوئی اور امت کو بذریعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد ہوا کہ اگر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہو یا کسی چیز کے ملنے کی توقع ہو تو انشاء اللہ کہہ کر وعدہ کرنا چاہئے۔ اور اگر تم بھول چوک سے کبھی انشاء اللہ کہنا بھول جاؤ تو یاد آنے پر ذکر الہی میں مشغول ہو جاؤ۔ اور اپنی غلطی پر اظہار تاسف کرو تو ممکن ہے کہ تمہاری توبہ قبول ہو جائے اور تم سے کوئی مواخذہ نہ ہو یہ دراصل امت مسلمہ کے لئے ایک ہدایت اور تلقین تھی اس کے بعد پھر اصحاب کف کے قصہ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ اصحاب کف کوئی دو روز چار میں چھپے بیٹھے نہیں رہے تھے کہ فوراً باہر نکل آئے۔ بلکہ ہم نے انہیں کامل تین سو نو سال قمری لحاظ سے اور تین سو سال شمسی لحاظ سے تک سلائے رکھا اور پھر خود ہی اس کے بعد انہیں جگایا۔ فرمایا! غور تو کرو کہ خدائے علیم و دانا تمہارے حالات سے کس طرح باخبر ہے اور تمہاری باتوں کو کس طرح نزدیک ہو کر سنتا ہے لوگو! یاد رکھو کہ خدا کو چھوڑ کر تمہیں کوئی کار ساز نہیں مل سکتا اور یہ بھی یاد رکھو۔ اپنے امور میں کسی مدد و اعانت کا محتاج نہیں۔ لوگو! تم میرے ان احکام کا مطالعہ کرتے رہو۔ جو میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کئے ہیں۔ ان احکام کو نہ کوئی تبدیل کر سکتا ہے نہ منسوخ اور نہ ان سے بے پروا ہو کر کوئی شخص فلاح و کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔ اے مسلمانو! تم مقصد سے دور ہو کر بے تکی اور بے فائدہ باتوں کے پیچھے ہرگز نہ پڑو۔ تمہارا طریق کار صرف یہ ہونا چاہئے کہ جو لوگ خدا کی یاد میں صبح و شام مشغول رہتے ہیں تمہارا ان کے ساتھ رابطہ رہے اور تم کبھی بھی ان سے منہ نہ موڑو۔ دنیا کی زینب و زینت کی تلاش میں خدا کی یاد کرنے والوں کو بھلا دینا صرف انہی لوگوں سے ہو سکتا ہے جن کے دل خدا کی طرف سے بالکل غافل ہو گئے ہوں۔ جو خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے ہوں اور جن کے تمام کام افراط و تفریط سے طوٹ ہوں۔ مسلمانو! ہم نے جو کچھ قرآن میں نازل کیا ہے برحق ہے تمہیں چاہئے کہ اس پر ایمان لاؤ۔ مگر جو شخص اس کا منکر ہو جائے ہم اسے بھی دنیا میں

شکر
حسبنا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انوار
تقصی
تسبیح
محببت
قام الایمان
تسبیح
بکرم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
رزق
رحیم
طہ
بجنتی
طس
مرتنے
مستطیع
لین
اذی
مزیل
ولی
مدین
میتین
ممدون
طیب
ناصر
منصور
یضاح
امر

رجاز، قریشی، مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شاہد، رشید، بشیر، داغ شایب، مہدی، صبیح، حمزید

آخرا
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
حاکم
جو
مذہب
علیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
قام الزیل
کیم
کیم
نبی
بابین
ظاہر
اول
رسول
الرحمة
مطہر
صین
معلوم
قوی
رسول

شکوہ
حسب
ضی
امین
صادق
بی
توضی
تعمیر
مجت
قام
تجلی
کلم
عند
کامل
حافظ
زوت
حکم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
مستطی
یسین
اوی
مرتیل
ولی
مذہب
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
مستور
مصباح
امر

آفت پڑی۔ پھر جو کچھ اس نے اس باغ پر خرچ کیا تھا اس پر ہاتھ ملنے لگا اور باغ تھا کہ اپنی ٹیوں پر گرا پڑا تھا۔ اور یہ کہتا تھا کہ اے کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہوتا اور کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور نہ وہ انتقام لے سکا۔ یہاں (سے ثابت ہوا کہ) تمام اختیار خدائے برحق ہی کو ہے۔ اسی کا انعام بہتر ہے اور وہی جزا کی رو سے اچھا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں دو آدمیوں کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ جن میں ایک فرمانبرداری اور تقویٰ کی زندگی بسر کیا کرتا تھا اور دوسرا نافرمانی و سرکشی کی موخر الذکر کو اللہ تعالیٰ نے دنیاوی مال و دولت بہت کچھ دے رکھا تھا۔ مگر اول الذکر بچارہ غریب تھا۔ ایک دن دونوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے تو دولت مند نے کہا کہ چلو چھوڑو جنت کو لئے پھرتے ہو۔ کل کی کون جانے۔ جنت اور دوزخ کبھی دنیا پر ہے۔ میرے پاس مال و دولت ہیں باغ باغیچے ہیں۔ کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ میری جنت تو یہی ہے۔ چار دن کی زندگی ہے۔ عیش سے گزار رہا ہوں۔ مرنے کے بعد کیا ہو گا اور کیا نہیں مجھے اس کی پرواہ نہیں۔

یہی باتیں کہتے کہتے وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور اس کے پھلوں پھولوں اور سبزہ کو دیکھ کر کہنے لگا کہ میرے خیال میں تو یہ باغ کبھی بھی ہلاک نہیں ہو سکتا۔ اگر قیاس کیا جائے تو قیامت کے واقع ہونے کا ہمیں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ پھر اخروی جنت و دوزخ کے کیا معنی؟ اور بالفرض اگر تمہارے کہنے کے مطابق قیامت آئے بھی اور جنت وغیرہ کا مسئلہ درپیش آئے تو مجھے کامل یقین ہے کہ وہاں موجودہ زندگی سے بھی بہتر زندگی مجھے عطا ہوگی اور موجودہ باغات سے بھی بہتر باغات مجھے حاصل ہو جائیں گے۔ کیونکہ عمدہ زندگی اور وفور مال و دولت لیاقتوں اور اچھی قابلیتوں پر منحصر ہے اس مرد نیک نے جب اس گستاخانہ کلام کو اس نافرمان سے سنا تو کہا کہ بھائی! ذرا اپنی حقیقت پر تو غور کرو محض مٹی کا ایک پتلا ہے اور محض پانی کا ایک قطرہ جسے خدا نے بنا سنوار کر اپنی حکمت سے انسانی لباس پہنا دیا ہے۔ پھر شرم نہیں آتی کہ اسی خالق یگانہ کے احکام سے سر تابی کر رہا ہے۔ تیرا خیال خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو میں تو کامل یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا وہی ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں کسی معاملہ میں اس کا کسی کو شریک نہیں سمجھتا۔ وہی احکم الحاکمین اور قادر مطلق ہے۔ تجھے چاہئے تھا کہ جب اپنے باغ میں داخل ہوا تھا اور اس کی ثمر آوری کو

جبار۔ قرینی۔ مفری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ حامد۔ رشید۔ نبی۔ داغ۔ شاب۔ تہذیب۔ نبی۔

أخذه رسول الملام شهيد شهير عادل قائم جواد مدعو خليل قريب مطهر مذكر مبشر فخر مكرم منير براج سيد خام الزيل حكيم كريم يتيم نبى لرحمة باين ظاهر اخبر اول رسول الرحمة مطيع سين حق معلوم قوتي رسول الرفاع

اپنے مصیبت! اس کتاب کو کیا ہو گیا ہے کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑی ہے نہ بڑی۔ مگر سب کو شمار کر رکھا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے اسے حاضر پائیں گے۔ اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

شرح: - ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان! وہ زندگی جس پر تجھے اتنا ناز ہے کیا اس کی حقیقت کا بھی تمہیں علم ہے۔ سنو! زندگی کی مثال آب باراں کی طرح ہے جو خاک میں مل جاتا ہے اور روئیدگی پیدا کرتا ہے۔ پھر اس روئیدگی کی زندگی صرف اس قدر ہے کہ باد صرصر کے صرف ایک جھونکے سے وہ جل کر راکھ بن جاتی ہے اور پھر ڈھونڈھنے سے بھی اس کا نشان نہیں ملتا۔ اسی طرح اے انسان! تیری ہستی کا عالم ہے تو خواہ کتنے ہی عظیم الشان کارنامے کرتا رہے مگر باد مخالف کا اچانک ایک جھونکا آجائے تو تجھے خواستہ ناخواستہ داعی اجل کو لبیک کہنا پڑتا ہے۔ پس مال و دولت اور آل و اولاد حیات دنیا کے خوشنما پھول ہی سہی مگر ان سے دل لگانا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ کیونکہ یہ بے ثباتی میں بھی گل و لالہ سے کچھ کم نہیں۔ چیز ہو تو وہ جو دیرپا ہو اور کچھ زمانہ تک اپنا اثر چھوڑے۔ یہ سعادت صرف اعمال نیک ہی کو حاصل ہے اور نیکی کی بنیادیں ایمان بالاخرۃ کے عقیدہ پر استوار ہیں۔ جب انسان کو اس بات کا کامل یقین پیدا ہو جائے کہ قیامت ضرور برپا ہوگی اور پھر ہر ایک شخص کو دوبارہ زندہ ہو کر حساب دینا ہوگا۔ اس وقت ہر شخص خدا کے روبرو پیش ہوگا اور ہر شخص کا اعمالنامہ اس کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ جس میں ہر چھوٹی موٹی بات تحریر ہوگی تو ان لوگوں کو کف افسوس ملنا پڑے گا۔ جنہوں نے برے کام کئے ہوں گے۔

ترجمہ آیات ۵۰-۵۳: - اور (اس واقعہ کو) یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سوائے ابلیس کے سجدہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا سو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو کیا تم میرے سوا اس کو اور اس کی اولاد کو دوست قرار دیتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ یہ ظالموں کے لئے بہت برا بدل ہے۔ میں نے نہ تو آسمانوں کے اور زمین کے بنانے کے وقت ان کو بلایا تھا اور نہ خود ان کے پیدا کرنے کے وقت اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو دوست و بازو بناتا اور جس دن وہ ارشاد کرے گا کہ میرے ان شریکوں کو بلاؤ۔ جن کی بابت تمہیں گمان تھا تو وہ ان کو پکاریں گے۔ مگر وہ ان کو جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان آڑ حائل کر دیں گے۔ اور

شکور حبیب ضعی اللہ نبیب اللہ امین صادق نبی التوبہ توفی نعمت محبت قائم الا نبی کاہم اللہ عبد اللہ کابمل حافظ زون رحیم ماہ مجتبی طس مرتضیٰ مصلح یسین اونی مرمیل دینی مدبر متین ممدین طیب ناصر منصور یصباح امیر

کون ہے۔ آپ نے فرمایا میں چونکہ نہ تو یہ واقع تھا اور نہ ایسی بات کرنا پیغمبری کے شایان
 شان تھی اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! تجھ سے بھی زیادہ
 ظلم والا ایک بندہ موجود ہے۔ اگر تو مجمع البحرین پر جائے تو وہ تجھے وہاں مل سکتا ہے۔ اس
 رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس ملاقات کا ذکر ہے جو اس بندہ خدا سے ہوئی۔
 اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ
 السلام کو جب معلوم ہوا کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ علم والا بھی کوئی ہے تو انہیں اپنی غلط فہمی
 پر افسوس ہوا اور اسی وقت اپنے خادم کو ساتھ لے کر خضر علیہ السلام کی تلاش میں روانہ
 ہوئے۔ ساتھ ایک مچھلی کھانے کو لے لی۔ چلتے چلتے مجمع البحرین پر پہنچ گئے اور ایک پتھر پر
 سر رکھ کر سو گئے۔ خادم بیٹھا تھا کہ مچھلی تھیلے سے نکلی اور سیدھی دریا میں پہنچ گئی، خادم
 جس کا نام یوشع تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ مگر حضرت کے بیدار ہونے پر آپ کو بتانا
 بھول گیا۔ خیر آپ اٹھے اور خادم کو ساتھ لے کر اسی جتھوں میں چل نکلے۔ کچھ دور گئے تھے
 کہ تھک گئے اور بھوک لگی۔ کھانے کو مچھلی طلب کی اور یوشع کو وہ ماجرا یاد آیا۔ اس نے
 بیان کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ہم تو اسی مقام کی تلاش میں تھے۔ پھر واپس وہیں چلنا
 چاہئے۔ جب وہاں گئے تو آپ کو ایک شخص ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس کو
 خاص علم عطا کر رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے
 کی اجازت دیں تاکہ میں بھی اس علم میں سے کچھ سیکھ لوں اور آئندہ زندگی میں میری
 رہنمائی کرے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا چونکہ آپ میرے علم سے ناواقف ہیں
 اس لئے آپ میرے ساتھ رہ کر مہر نہیں کر سکو گے کیونکہ جس بات کا علم نہ ہو اس پر
 کیسے صبر ہو سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں انشاء اللہ آپ کی
 مکمل فرمانبرداری کروں گا اور ناراضگی کا کوئی موقعہ نہیں دوں گا۔ آپ مجھے مایوس نہ
 کریں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ بہتر آ جاؤ مگر مجھ سے سوال نہ کرنا تاکہ میں
 خود آپ کو بیان کروں۔

ترجمہ آیات ۸۱-۸۲: سو چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک کشتی
 میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی میں چھید کر ڈالا۔ موسیٰ نے کہا کیا آپ نے اس واسطے
 اس میں چھید کر دیا ہے کہ اس میں سفر کرنے والوں کو ڈبو دیں آپ نے عجیب کام کیا ہے۔

شکر
 حنیف
 ضعی اللہ
 حنیف اللہ
 امین
 صادق
 بنی السراج
 قضی
 مقصد
 محبت
 الایمان
 بحکم اللہ
 عند اللہ
 کامل
 حافظ
 زون
 رحیم
 طے
 مجتبی
 پس
 مرتضی
 ح
 مشفق
 یسین
 اولی
 منزل
 دلجی
 مدبر
 متین
 ممدون
 طیب
 ناصر
 منصور
 مصباح
 امیر

آخذ
 رسول
 الملام
 شہید
 شہیر
 عادل
 قائم
 جواد
 مذکور
 قلیل
 قریب
 مطہر
 مذکور
 مبشر
 محترم
 محترم
 منیر
 سراج
 سید
 قائم الزمان
 حکیم
 نیک
 نبی
 باطن
 ظالم
 اجبر
 اقل
 رسول
 الرخمة
 مطیع
 مبین
 ضیق
 معلوم
 قوی
 رسول الزمان

اشد
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
فائم
جولہ
مدعو
غلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مختار
منیر
سراج
سبب
فالمزول
تکبیر
کرم
یتیم
بی اللہ
باہن
فالمزول
اول
رسول
الترجمہ
مطہر
صین
معلم
قوی
رسول

اس کے بعد ذوالقرنین وہاں سے واپس آیا اور پھر مشرقی سمت کے ممالک کی تسخیر کا ارادہ کیا اور حسب معمول دور تک ملک فتح کرتا چلا گیا حتیٰ کہ ایک انتہائی درجہ کے سخت گرم ملک میں پہنچا۔ تیسری مرتبہ وہ ایک ایسی جانب کو گیا جہاں دو ایسی قومیں تھیں۔ جو آپس میں لڑتی بھڑتی رہتی تھیں۔ اور ایک دوسرے کے ہاتھ سے سخت نالاں تھیں۔ ذوالقرنین ان کی زبان کو نہ سمجھتا تھا۔ مگر ترجمان کے ذریعے انہوں نے اسے سمجھایا کہ یہ یا جوج ماجوج نامی قوم ہمیں بہت ستاتی ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو ہم چندہ جمع کر دیں اور آپ ہمارے درمیان ایک دیوار بنا دیں تاکہ نہ وہ ہم پر چڑھ کر آسکیں۔ نہ ہم ان پر حملہ کر سکیں۔ ذوالقرنین نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے مال و دولت بہت کچھ دے رکھا ہے۔ تم چندہ وغیر کی فکر نہ کرو۔ ہاں قوت بازو سے میری مدد کرو۔ اور خدا نے چاہا تو میں وہ دیوار بنا دوں گا۔ جو پہاڑ کا کام دے گی۔ جاؤ تم لوہے کی چادریں لاؤ۔ اور اوپر تلے ان کو رکھتے جاؤ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد اس نے لوہے کے اوپر آگ جلا کر تانبا ڈال دیا۔ حتیٰ کہ لوہا اور تانبا ایک جان ہو گئے۔ اور وہ ایک ایسی مضبوط چیز بن گئی جسے کوئی ٹوڑ نہ سکتا تھا۔ جب اس کی تکمیل ہو گئی۔ تو حضرت ذوالقرنین نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ اللہ کی تم پر ایک عنایت تھی جو اس نے مجھے ایسی دیوار بنانے کی توفیق عطا کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ قیامت کا دن آئے گا۔ تو پھر وہی نفسا نفسی ہوگی اور اس قدر دوڑ بھاگ کر ہر شخص ایک دوسرے پر چڑھتا نظر آئے گا۔ لہذا جس چیز سے آج تم پناہ مانگتے ہو تمہیں چاہئے کہ قیامت کے دن اس کے واقع ہونے سے پہلے بھی پناہ مانگو۔ اگر تم نے آنکھوں کو بند اور کانوں کو بہرہ کر لیا تو تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

ترجمہ آیات ۱۰۲-۱۱۰:- کیا وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے۔ خیال کرتے

ہیں کہ میرے علاوہ وہ میرے بندوں کو اپنا کار ساز بنالیں گے یقیناً "ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے جہنم اقامت کی جگہ مقرر کر رکھی ہے۔ کہہ دیجئے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ کون لوگ اعمال کی رو سے بہت زیادہ گھائے میں رہیں گے۔ لوگ جن کی کوششیں دنیا میں رائیگاں گئیں اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ بھلے کام کر رہے ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے احکام سے اور اس کی ملاقات سے انکار کیا ہے ان کے تمام اعمال اکارت گئے۔

۱۰۰

معاملہ میں اس طرح گستاخانہ کلام کرنے کا اسے کہاں تک حق ہے۔ کیا اسے جو پانی کے ایک قطرہ سے پیدا ہو خدا سے بحث و جدال کرتے شرم نہیں آتی۔ فرماتا ہے صرف اتنا ہی نہیں کہ اللہ نے تمہیں پیدا کر کے تمہارے حال پر چھوڑ دیا ہو۔ نہیں بلکہ تمہارے آرام و آسائش کا بھی تمام سامان پیدا کر دیا ہے۔ چارپایوں کو دیکھو کہ ان سے تمہاری اکثر ضروریات پوری ہو رہی ہیں سردیوں کا لباس، دودھ، وہی گوشت اور مکھن تم ان سے حاصل کرتے ہو۔ سواری کے لئے انہیں استعمال کرتے اور اس کے علاوہ اور بھی کئی فائدے اٹھاتے ہو۔ یوں سمجھو کہ چارپایوں کو محض تمہاری ہی خاطر پیدا کیا گیا ہے ان مادی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ خدا تمہاری روحانی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے اور اس کے لئے جس غذا کی ضرورت ہے وہ بھی بہم پہنچاتا ہے۔ تمہیں زندگی گزارنے کی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ مگر تم الٹی راہ اختیار کرتے ہو۔ پھر بھی وہ تم پر جبر نہیں کرتا اور تمہیں پورا اختیار دیتا ہے کہ جس طرح چاہو کرو۔ ہاں نیک و بد اعمال کی جزا اور سزا ضرور مرتب ہوگی اور ہر شخص کو ضرور ایک دن اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔

ترجمہ آیات ۱۰-۲۱:- وہ ایسا ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے مینہ برسایا

اسی میں سے تم پیتے ہو اور اسی سے درخت اگتے ہیں جن میں تم موٹی چراتے ہو۔ اسی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زمینوں اور کھجوریں اور انگور اور ہر ایک قسم کے میوے اگاتا ہے ان چیزوں میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے یقیناً "نشانی موجود ہے۔ اور رات اور دن کو تمہارا تابع فرمان کر دیا اور سورج اور چاند کو بھی اور ستارے بھی اس کے حکم کے تابع ہیں اس بات میں عقل و دانش والوں کے لئے یقیناً "نشانی ہیں اور جو رنگ برنگ کی چیزیں اس نے زمین میں پیدا کی ہیں وہ بھی تمہارے لئے ہیں بیشک اس بات (میں بھی) ذکر و نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے نشانی ہے اور اللہ وہی (ذات اقدس) ہے جس نے دریا کو تمہارے زیر فرمان کر دیا تاکہ اس میں سے تم تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور نکالو جن کو تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو جو پانی کو چیرتی ہوئی چلی جاتی ہیں نیز اس لئے (سمندر کو تمہارے بس میں کیا) کہ تم اللہ کی نعمتوں کی تلاش کرو اور تاکہ تم اس کی شکر گزاری کرو۔ اور اسی نے زمین پر پہاڑ گاڑ دیئے کہ تمہیں نلے کر زمین کہیں ڈلگائے نہ لگے اور نہریں اور راستے بنائے تاکہ تم منزل تک پہنچ سکو اور (اسی طرح کے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْقَيُّومُ - الْمَعِينُ - الْوَلِيُّ - الْمَتِينُ - الْكَافِي - الْبَاقِي - الْمُهَيَّبُ

احمد ہدایت ہی اچھا مقام ہوگا۔ یعنی وہ ایسے خوشگوار اور آرام دہ باغاتِ خلد میں رہیں گے۔ جہاں ہر وہ چیز جسے ان کے نفوس طاہرہ طلب کریں گے۔ ان کو مہیا کی جائے گی۔

فرماتا ہے کہ وہ لوگ جن کی دنیاوی زندگیوں ایسی پاک اور بے لوث گزریں۔ ان کو اللہ کے ہاں سے انعامات بھی ایسے شاندار ملتے ہیں۔ حتیٰ کہ بوقتِ نزاع بھی جب ملائکہ قبضِ روح کے لئے آئیں گے تو وہ بھی ایسے حضرات سے یہی کہیں گے کہ تم آج اپنی نیک عملی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

فرماتا ہے کہ لوگ اکثر اس انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں کہ اللہ کے فرشتے بنفسِ نفس ان کے پاس آئیں اور ان کو خدا کی ہستی کا یقین دلائیں یا جس عذاب کی دھلی ہم کو دی جا رہی ہے وہ عذاب آجائے تو ہمارے شکوک رفع ہو جائیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس قسم کی خرافات اس سے پہلے بھی لوگ بکتے چلے آئے ہیں حتیٰ کہ خود طلب کردہ عذاب نے آکر ان کو تباہ و برباد کیا اور جو برے کام انہوں نے کئے تھے ان کی سزا پائی۔ حاصل کلام اگر کوئی شخص آج بھی ان مذموم حرکات کا مرتکب ہو گا تو اس کو بھی ویسی ہی سزا ملے گی۔

ترجمہ آیات ۳۵-۴۰: اور مشرک کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اس کے سوا کسی چیز کی عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ بغیر اس کے ہم کوئی چیز حرام قرار دیتے جو لوگ ان سے قبل گذر چکے ہیں انہوں نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ سو رسولوں کے ذمے تو کھلم کھلا پہنچا دینا ہے۔ اور ہم نے ہر قوم میں ایک نہ ایک رسول ضرور بھیجا ہے کہ (جاؤ اور جا کر کہو کہ اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور بت پرستی سے باز رہو۔ سو ان میں سے بعض کو تو اللہ نے ہدایت دی اور بعض ایسے ہیں جن پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ (حق و صداقت کو) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا (اے پیغمبر!) اگر آپ ان کی ہدایت کے لئے حریص ہوں تو (جان لیں کہ) اللہ ان لوگوں کو یقیناً "ہدایت نہیں دیتا جن کو وہ گمراہ کر دے اور نہ ان کا کوئی بددگار ہے اور یہ لوگ اللہ کی سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ اس کو زندہ نہیں کرے گا جو مرجاتا ہے کیوں نہیں یہ اللہ کا وعدہ سچ ہے (جس کو وہ پورا کرے گا) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (سنو! دوبارہ اس واسطے زندہ کرے گا) کہ ان پر اس چیز کی حقیقت واضح کرے جس میں اختلاف رکھتے تھے نیز ان لوگوں کو جو (حق و صداقت سے) انکار کرتے رہے ہیں معلوم ہو جائے کہ وہ فی الحقیقت جھوٹے تھے۔

شکوہ
حسب
صنی اللہ
حبیب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
تطمین
محبت
قام الا نبی
تجلی اللہ
یکلم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طس
مرفیض
مطمین
لین
اؤنی
مزیل
ولی
مدیر
متین
ممدون
طیب
ناصر
منصور
بصباح
ایم

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
قائم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
منیر
سراج
سید
قام الزیل
تکبیر
کونیم
یتیم
نبی الرحمة
ناجین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
طیب
متین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمة

احمد
رسول

الملاحم
شہید

شہید
عادل

خاتم
النبی

جواد
مدعو

خلیل
قریب

مطہر
مذکور

مبشر
مکرم

مکرم
مکرم

سیر
سراج

سید
نام الزیل

فکیہ
کرم

کرم
نیلیم

نبی
باہین

ظاہر
آخر

اول
رسول

رسول
الرحمة

الرحمة
مطیع

مطیع
مبین

مبین
حق

حق
معلم

معلم
قوی

دیتے ہیں (حالانکہ وہ (ان باتوں سے) پاک ہے اور اپنے لئے جو دل چاہے حالانکہ ان میں سے جب کسی کو بیٹی کا مژدہ ستایا جائے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹنا رہتا ہے۔ جس چیز کی اسے بشارت دی گئی اس کی برائی کی وجہ سے وہ قوم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے۔ (اور سوچتا ہے کہ) ذلت برداشت کر کے اسے رہنے دے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ دیکھو ان کا یہ فیصلہ بہت برا ہے۔ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کی (مثلاً بہت) بری مثال ہے اور خدا کے لئے بہترین صفات ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

شرح:- فرماتا ہے کہ لوگو! تمہارا معبود حقیقی صرف ایک ہی ہے تم زیادہ کا خیال بھی نہ کرو اور ہر معاملہ میں اس کی یا فرمائی سے ڈرو۔ یاد رکھو کہ زمین و آسمان کی کائنات کا مالک صرف وہی یگانہ ہے اور وہی نیک و بد عمل کی جزا و سزا دینے والا ہے پھر تم اس کو چھوڑ کر دوسروں سے کیوں ڈرتے ہو۔ دیکھو اللہ کی عنایات اور بخشش تم لوگوں پر ہوتی ہیں اور تمہاری ہر ضرورت پوری ہوتی ہے اور پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بالآخر اس کے آگے آہ و زاری کرتے ہو۔ پھر جب تمہاری تکلیف دور کرتا ہے تو اس کے ساتھ اوروں کو بھی شریک کرنے لگتے ہو۔ یہ ایک طرح کی اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے۔ مگر خیر! تم ایام زندگی کو اب تو گزارو عنقریب حقیقت تمہارے سامنے آشکارا ہو جائے گی۔

فرماتا ہے جو لوگ ازراہ شرک و بت پرستی میرے دیئے ہوئے رزق میں سے میرے سوا کسی دوسرے کے نام پر یا کسی دوسرے کی خاطر کچھ خرچ کرتے ہیں۔ ان سے اس چیز کا ضرور مواخذہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ان کو اس بات کا کوئی حق نہیں ایسا کرنا سخت بے انصافی ہے۔ اس طرح کی ایک بے انصافی یہ ہے کہ ملائکہ کی نسبت ان کا اعتقاد ہے کہ وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ یہ نہایت ہی لغو بات ہے وہ خود تو بیٹیوں کو ایک نظر نہ دیکھ سکیں اور بیٹیوں کو اچھا سمجھیں مگر اللہ کو جو انسان کو بیٹا بیٹی سب کچھ عطا کرتا ہے۔ بیٹیوں کا باپ ٹھہرانا سخت بے انصافی ہے۔ خود ان کی کیفیت ملاحظہ کرو کہ جب انہیں اس بات کی خوشخبری دی جاتی ہے کہ تمہارے گھر بیٹی پیدا ہوئی ہے تو مارے غصہ اور ندامت کے ان کے منہ سیاہ پڑ جاتے ہیں اور اندر ہی اندر زہر کا گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں پھر وہ لوگوں سے اس کو چھپانے لگتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ آیا ذلت و بدنامی کو برداشت کر کے وہ اسے زندہ رہنے دیں یا تہ خاک جیتی جاگتی بیٹی کو دفن کر دیں۔ جو کچھ وہ فیصلہ کرتے ہیں وہ بڑا برا ہوتا ہے۔ فرماتا ہے جو

شکور
سلیب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
نفسی
نعمتی
محببت
نام الایمان
نجمی
بکیم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مریض
مضط
لینین
اؤلی
مزیل
دلی
مدینہ
مبین
مدین
طیب
ناصر
مصور
بصاح
امر

مکمل
رسول تہای
آخند
رسول
الملاحم
مشہد
شمیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
تلیل
قریب
مطہرا
مذکور
مبشر
مکرم
مختم
منیر
سراج
سید
خام الویل
تکیم
کریم
یتیم
نبی الرحمۃ
ناہین
نابھیر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطمین
مین
حق
مفلح
قوی
رسول الرحمان

شکور
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
توضی
مطمین
محبت
خام الامان
نجی اللہ
کلیم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
مطمین
لسین
اولی
مرتیل
دلی
مدیر
متین
مکد
طیب
ناصر
منصور
یصاح
امین

فرماتا ہے کہ اسے بیخبر اچھے اس بات پر نہیں کرتا چاہئے کہ لوگ آج صرف تیری ہی تبلیغ کی مخالفت نہیں کر رہے۔ اس سے پہلے بھی دیگر انبیاء و رسل کے ساتھ یہی سلوک کرتے چلے آئے ہیں۔ کیونکہ شیطان نے ان کو ان کے اعمال بد آراستہ کر کے دکھائے تھے۔ یہی حالت آج ہے۔ بس قیامت کے دن ایسے لوگوں کو سوائے شیطان کی دوستی کے اور کسی کی دوستی ہی نصیب نہ ہوگی۔ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اہل جہان کو سنا دیجئے کہ قرآن پاک میں جو مجھ پر نازل ہو رہا ہے۔ علاوہ اور بے شمار خوبیوں کے دو بڑی عظیم الشان خوبیاں ہیں اور وہ یہ کہ جن غلط سلطہ ہی روایات کی بنا پر اقوام عالم کے مذاہب میں تفرقہ پڑ گیا ہے یہ ان کی بیخ کنی کرتا ہے اور مذہبی روایات اور عقائد اسلامیہ کی داغ بیل ڈالتا ہے۔ فرماتا ہے اس کی مثل آسمان سے نازل ہونے والی بارش ایسی ہی سمجھ لو جس طرح بارش آسمان سے نازل ہوتی ہے کہ جس زمین پر پڑتی ہے زمین اگر صالح اور قابل کاشت ہے تو اس میں روئیدگی آجاتی ہے اور اگر غیر صالح اور بخر ہوتی ہے تو اس میں کچھ نہیں اگتا پس جن لوگوں کے طبائع نیکو کاری اور اتقاء کی وجہ سے صالح ہوتے ہیں وہ تو قرآن پاک کی ہدایت کو قبول کر لیتے ہیں مگر جن کے دلوں میں روگ ہوتا ہے وہ انکار پر اڑے رہتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۶۶-۷۰:- اور (علاوہ ازیں) چار پایوں میں بھی تمہارے لئے ایک

غور کا مقام ہے کہ ہم ان کے پیٹ میں سے گوبر اور خون کے درمیان میں سے نکال کر ایسا خالص دودھ تمہیں پلاتے ہیں جسے پینے والے غٹ غٹ پی جاتے ہیں۔ اور کھجوروں اور انگوروں کے میوؤں میں سے تم شیرہ بناتے ہو اور عمدہ روزی حاصل کرتے ہو اس میں بھی بیشک ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو عقل رکھتے ہیں اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں، درختوں اور اونچی اونچی چھتریوں پر جو لوگ بناتے ہیں چھتے بنا۔ پھر ہر قسم کا میوہ کھا پھر اپنے رب کے آسان راستوں پر ہولے۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگ کی ہوتی ہے اس میں لوگوں کی (بیماریوں کی) شفا ہے اس بات میں بھی ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں نشانی ہے۔ اور اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں سے بعض ایسے ہیں جو عمر کے ارذل حصہ تک پہنچ جاتے ہیں تاکہ جاننے کے بعد بھی کچھ نہ جانیں (یاد رکھو کہ) اللہ بیشک علم والا اور قدرت



والا ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں ارشاد ہوا تھا کہ ہم نافرمانوں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کیا کرتے بلکہ جس طرح دیگر امور کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے اسی طرح نیک و بد اعمال کی جزا و سزا کے لئے بھی ایک وقت مقرر ہے۔ اس کے بعد قرآن پاک کی برکات کا ذکر کیا تھا۔ اس رکوع میں جیسا کہ اس سورۃ کے اکثر حصص میں اللہ عزوجل نے اپنی بے پایاں نعمتوں کو شمار کیا ہے اسی طرح دودھ اور شہد ایسی بے حد مفید اور بے حد ضروری نعمتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان! ہم نے حیوانات تک کو تیرے فائدے کے لئے پیدا کیا ہے کیا تو دیکھتا نہیں کہ گائے بھینس بکری اور اونٹنی سے تو دودھ حاصل کرتا ہے اور بڑی لذت سے غٹ غٹ پی جاتا ہے۔ دودھ تیری زندگی کا ایک جزو ہے اور لازمہ حیات۔ اس کے بغیر تو اپنی زندگی کو بے مزہ پاتا ہے تو پھر کیا اتنی ہی بات کافی نہیں کہ تو ہمارے سامنے سر بسجود ہو جائے اور جس طرح ہمارے سوا کوئی دوسری ہستی تجھے یہ نعمت عطا نہیں کر سکتی تو بھی ہمیں چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف مائل نہ ہو۔ اس کے بعد اگر تو نباتات کو دیکھے تو تجھے معلوم ہو کہ وہ بھی تیری ہی خاطر پیدا کی گئی ہیں۔ انگور، کھجور اور دیگر میوہ جات تیری مرغوب خوراک ہیں کیا ان درختوں اور میوؤں کو ہمارے سوا کوئی اور ہستی بھی پیدا کرنے پر قادر ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں پھر اے انسان ناشکر گزار۔ تو کیوں ان کے در پر ناصیہ فرسائی کرتا ہے۔ اسی طرح پرندے اور دیگر کائنات بھی فی الحقیقت تیری ہی خاطر پیدا کی گئی ہے اور تیرے لئے سب کا وجود مفید ہے۔ کسی کاکم کسی کا زیادہ۔ مثال کے طور پر شہد کی مکھی ہی کو لے تیری خاطر ہم نے اسے حکم دے رکھا ہے کہ درختوں کی بلند ٹہنیوں اور پہاڑوں کی غاروں میں وہ بچتے بنائے اور صرف میوہ جات کا رس چوسے تاکہ اس نفیس ترین غذا اور عمدہ ترین رہائش سے اس کے پیٹ میں جو لعاب سا پیدا ہو وہ انسان کی اکثر بیماریوں کے لئے شفا کے مطلق کا اثر رکھے۔ فرماتا ہے کہ شہد کی مکھی جسے تم ایک اونٹنی سی چیز سمجھتے ہو ہمارے حکم کی اسی طرح متابعت کرتی ہے جس طرح اسے حکم دیا جاتا ہے۔ پھر جو چیز تمہارے لئے وہ اپنے گھر میں بناتی ہے اور جسے تم شہد کے نام سے پکارتے ہو۔ وہ تمہاری اکثر بیماریوں کا علاج ہے اگر تم غور و فکر سے کام لو تو یقیناً "اس سے تمہیں ہمارے متعلق علم ہو جائے فرماتا ہے اگر ان خارجی نشانات کو چھوڑ کر اپنے داخلی اسباب پر غور و خوض کرو

الزَّانِقَاتِ
الَّتِي تَلْمِزْنَ
الَّذِينَ لَا يُؤْتِينَ
مَالَهُمْ
الزَّكَاةَ
وَيَكْفُرْنَ
بِهَا
وَالَّذِينَ
يَكْفُرُونَ
بِآيَاتِنَا
وَالَّذِينَ
يَكْفُرُونَ
بِأَنَّ
مَوَدَّةَ
رَبِّهِمْ
رَحْمَةٌ
وَالَّذِينَ
يَكْفُرُونَ
بِأَنَّ
مَوَدَّةَ
رَبِّهِمْ
رَحْمَةٌ

الضُّمُورِ
الْمُتَّبِعِينَ
الْبَاقِيَ
الْبَدِيعِ
الْبَادِئِ
النَّاطِقِ
الْمُعْتَبِ
الْمُعْتَبِ
الْمُجَامِعِ
الْمُقِيبِ
مَا بَلَكَ
الْمَلَكُ
الْمَرْوُفِ
الْمُعْتَبِ
الْمُنْتَقِمِ
الْمُتَوَاتِرِ
الْمُسْتَبِ
الْمُتَعَالِي
الْوَالِحِ
الْبَاطِنِ
الْقَابِضِ
الْأَخْذِ
الْأُولَى
الْمُؤَيَّدِ
الْمُقَدِّمِ
الْمُعْتَدِ
الْقَادِرِ
الْمُصَدِّقِ
الْمُؤَيَّدِ
خَلْقِ
الْحَبِيبِ
الْمُعْتَبِ
الَّذِي

المساجد - الواجد القیوم - المیت القیوم - المیت القیوم - المیت القیوم - المیت القیوم - المیت القیوم - المیت القیوم - المیت القیوم - المیت القیوم - المیت القیوم

تو بھی تمہیں ہمارا پتہ بہت جلد مل جائے۔ فرماتا ہے تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اللہ تم کو پیدا کرتا ہے اور وہی تمہیں موت دیتا ہے۔ پھر تم میں سے بعض تو معمولی عمر گزارنے کے بعد وفات پا جاتے ہیں اور بعض اس قدر شدید برصا پے تک پہنچائے جاتے ہیں کہ ان پر پھر ایک دفعہ بچپن کے زمانہ کی کیفیات طاری ہو جاتی ہیں کیا یہ چیز نشانات حق میں ایک زبردست نشان نہیں ہے۔ مگر افسوس! کہ انسان نے غور و فکر سے کام لینا ہی موقوف کر رکھا ہے اور یہی چیز اس کی گمراہی کا باعث ہے۔

ترجمہ آیات ۷۱-۷۶:- اور اللہ نے بعض کو بعض پر روزی کے معاملہ میں

فضیلت دے رکھی ہے پھر وہ لوگ جن کو فضیلت دی گئی ہے۔ (وہ) اپنی روزی کو ان لوگوں

کے حوالے نہیں کر دیتے جو ان کے غلام ہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں۔ تو کیا یہ

لوگ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ نے تمہارے لئے تمہیں میں سے جوڑے

پیدا کئے اور تمہاری بیویوں سے (تمہارے) بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور عمدہ اشیاء تمہیں

کھانے کو دیں۔ تو کیا بے اصل چیزوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور خدا کی نعمتوں کا انکار کرتے

ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی پوجا کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے ان کو روزی دینے کا

کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کو طاقت ہے۔ پس (کسی کو) اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ

اللہ بلاشبہ (ہر ایک بات کو) جانتا ہے اور تم (کچھ بھی) نہیں جانتے اللہ ایک مثال بیان کرتا

ہے ایک غلام ہے مملوک جس کا کچھ بھی اختیار نہیں اور ایک وہ شخص ہے جس کو ہم نے

اپنے ہاں سے خوب رزق دے رکھا ہے سو وہ اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا

ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہوں گے (ہرگز نہیں) ستائش اللہ کے لئے زیبا ہیں مگر ان میں

سے اکثر بالکل نہیں جانتے اور اللہ دو آدمیوں کی اور مثال بیان کرتا ہے کہ ان میں سے

ایک گونگا ہے جو کچھ نہیں کر سکتا اور وہ اپنے آقا کے لئے بوجھ (بنا ہوا) ہے جہاں بھی

اسے بھیجتا ہے بھلائی لے کر نہیں آتا۔ کیا یہ اور جو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے برابر

ہیں اور وہ صراط مستقیم پر گامزن بھی ہے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اگرچہ ہم نے تم سب کو روزی عنایت کی ہے اور مال و

دولت دیا ہے مگر تم نہیں چاہتے کہ سب کا ایک درجہ یا ایک حال ہو۔ تم ایک دوسرے کو

کمزور کر کے اس پر اپنا سکہ بٹھانے کے متمنی رہتے ہو۔ چنانچہ تم نے کبھی اپنا مال و دولت

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
عالم
جولہ
مذعو
خلیل
تربیب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
قام الرسول
کیم
کیم
نبی الوصی
ناہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حق
معلم
قوی
رسول الرحمة

شکور
حسب
صنی
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التورہ
تفضی
مستقیم
محبت
قام الرسول
مظہر
مذکور
مبشر
کامبل
حافظ
زوت
رحیم
مستقیم
مستقیم
مستقیم
سین
اولی
مستقیم
دلی
مستقیم
مستقیم
طیب
ناصر
مستقیم
مستقیم
مستقیم

محمد رسول تہای
 احمد
 رسول
 الملام
 شہید
 شہید
 عادل
 قائم
 جواد
 مدعو
 خلیل
 قریب
 مطہر
 مذکور
 مبشر
 مکرّم
 مختار
 منیر
 سراج
 سید
 خاتم الزمان
 حکیم
 کریم
 یقین
 نبی
 باطن
 ظاہر
 اختر
 اقل
 رسول
 الزمخدر
 مطیع
 مبین
 حق
 معلوم
 قوی
 رسول الزمان

ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو پہنچانے میں پھر دیدہ و دانستہ ان کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکر گزار ہیں۔

شرح: - توحید کا بیان ہو رہا تھا کہ معبودان باطلہ کا ذکر چھڑ گیا ان کی حقیقت و کیفیت بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ زمین و آسمان کی ظاہر و محسوس اشیاء کو تم بھی دیکھتے ہو۔ مگر وہ غیر محسوس و پوشیدہ رازیا وہ مخلوق جو تمہاری نظروں سے اوجھل ہے۔ خدا کو اور صرف خدا کو اس کا علم ہے۔ کوئی چیز ہو محسوس یا غیر محسوس پوشیدہ یا ظاہر۔ آسمانوں میں یا زمین میں سب خدا کو معلوم ہے۔ پس اسے نہ کسی مخبر کی ضرورت ہے نہ درباری کی جو اسے مخلوق کے حالات نیک و بد سے آگاہ کرے اور کسی کو انعام اور کسی کو سزا دینے کی سفارش کرے۔ وہ قادر مطلق اتنی بڑی قوت کا مالک ہے کہ جب اس کا ناسات عالم کو مٹا کر قیامت برپا کرنا چاہے گا تو اس بنے بنائے کھیل کے بگاڑنے اور اس نقشہ کے تبدیل کرنے میں اسے مطلق دیر نہ لگے گی ادھر حکم دیا اور ادھر آنکھ جھپکتے کیا سے کیا ہو جائے گا۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ خدا کو ہر بات پر قادر سمجھے اور کسی معاملہ میں اسے کسی دوسری ہستی کا محتاج نہ سمجھے۔ اس کے بعد پھر پہلے کی طرح اپنے احسانات انسان کو گنانے شروع کئے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ خدا نے تمہیں تمہاری ماں کے پیٹ سے پیدا کیا۔ اسی نے تمہیں کان، آنکھیں اور دل عطا کئے۔ تاکہ تم خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کی شکر گزاری کا فرض ادا کرو۔

فرماتا ہے پرندوں کو دیکھو کہ وہ کس طرح فضائے آسمانی میں اڑتے نظر آتے ہیں۔ غور کرو کہ ہماری قدرت کے سوا کوئی چیز نہیں جو ان کو اس طرح بغیر سہارا کے قائم رکھ سکے۔ کیا یہی ایک چیز ایسی نہیں جو تمہارے اندر نور ایمان پیدا کرنے کے لئے کافی ہو؟ مگر یہ بات صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب انسان غور و فکر سے کام لے اس کے بعد فرمایا کہ انسان پر ہمارا ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ اس کے رہنے کے واسطے ہم نے مکانات اور گھر بنائے ہیں۔ چنانچہ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر عارضی رہائش رکھنا چاہو تو بھیڑ، اونٹ، اور بکری کے بالوں کے بنے ہوئے خیمہ جات تمہیں سردی اور گرمی سے بچانے کے لئے موجود ہیں۔ اسی طرح جمادات کو بھی تمہاری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ لوہے کو دیکھو یہ تمہیں جنگ کے دنوں میں کتنا کام دیتا ہے حتیٰ کہ تم زرہ بھی اس کی

شکر
 حبیب
 ضعیف
 حیات
 امین
 صادق
 نبی
 نضی
 مستقیم
 محبت
 قائم
 اللہ
 حکیم
 غنی
 کامل
 حافظ
 زون
 رحیم
 طاہر
 مجتبی
 طس
 مرتضی
 مصلح
 یسین
 اذی
 منزل
 دلجی
 مدبر
 متین
 ممدون
 طیب
 ناصر
 منصور
 مصباح
 امیر

شکوہ
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی الترتیب
تخصی
تعمیر
مجتب
قام الایمان
نحی اللہ
یکم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مریض
مضیع
لیین
اذی
مزل
ولی
مدیر
میتن
مصدق
طیب
ناصر
منصور
بصاح
امر

انہیں دیکھ کر فوراً کہیں گے کہ خدایا! یہ ہیں جن کو ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے۔ مگر وہ جواب دیں گے کہ نہیں نہیں یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ہم نے ان کو کب کہا تھا کہ یہ الگ ہیں اپنا حاجت روا جائیں۔ پس ان بت پرست اور مشرک لوگوں کو عذاب پر عذاب دیا جائے گا اور اس سے چھٹکارے کی کوئی صورت انہیں نظر نہ آئے گی آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا ہے کہ حشر کا پورا بیان ہم نے اس کتاب میں کر دیا ہے جو آپ پر نازل کی گئی ہے ایک طرف یہ کتاب جملہ اشیائے کائنات کے رازوں کو بیان کرتی ہے اور دوسری طرف ان کے لئے جو اسے قبول کر لیں۔ ہدایت، رحمت اور بشارت کا سامان ہے۔

ترجمہ آیات ۹۰-۱۰۰:- (یاد رکھو کہ) اللہ بلاشبہ تم کو انصاف اور نیکی کرنے کا اور قرابت داروں کو (مالی امداد) دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی، ناشائستہ حرکات اور ظلم کرنے سے منع کرتا ہے تمہیں طرح طرح سے سمجھاتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اور جب تم اللہ سے عہد باندھ لو تو اسے پورا کرو اور قسموں کو پختہ کر لینے کے بعد ان کو مت توڑا کرو۔ درآں حالیکہ تم اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو (یاد رکھو) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے بلاشبہ جانتا ہے۔ اور اس عورت کی مانند نہ ہو جاؤ۔ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم بھی اپنی قسموں کو اس طرح ذریعہ فساد بنانے لگو تاکہ ایک گروہ دوسرے سے بڑھ جائے۔ بات یہ ہے کہ خدا تم کو اس امتیاز سے آزماتا ہے اور قیامت کے دن تمہیں جن چیزوں میں اختلاف ہے تم پر ان کی حقیقت ظاہر کر دے گا اور اگر اللہ چاہتا تم سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تمہارے اعمال کے متعلق تم سے ضرور پوچھا جائے گا۔ اور اپنی قسموں کو آپس میں وجہ فریب نہ بناؤ ورنہ پاؤں جمنے کے بعد پھر پھسل جائیں گے اور اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا تھا تمہیں برائی کا مزہ چکھنا پڑے گا اور تمہارے لئے بڑا عذاب ہوگا۔ اور اللہ کے عہد کو تھوڑے سے داموں پر نہ بیچو جو (صلہ) اللہ کے پاس ہے وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں معلوم ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے باقی رہے گا اور ان لوگوں کو جنہوں نے صبر سے کام لیا۔ ہم ضرور ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔ جو نیک کام

آخند
رسول
الملاحم
تشیید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذکور
غلیل
قریب
مطہر
مذکور
مستور
مستور
منیر
سراج
سبید
قام الازل
تکبیر
کیم
نیم
فی اللہ
باہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
میتن
حق
معلوم
قوی
رسول الزما

مکرم: ندامت کو برداشت کرنا ہوگا فرماتا ہے کہ اگر جھوٹی قسموں کے ذریعے فریب دینے کی تم کو عادت ہو گئی تو تمہاری اخلاقی حالت پست ہو جائے گی اور تمہارے پائے ثبات میں لغزش آجائے گی جس کا نہایت تلخ تجربہ تمہیں برداشت کرنا ہوگا۔ مزید برآں یوں بھی یہ بات از حد بری ہے کہ خدا کے نام پر کوئی شخص ذاتی فائدہ اٹھائے ایسا کرنا حقیقتاً "خدا کی قسم کو چند ٹکوں کے واسطے فروخت کرنا ہے اور یہ درحقیقت بڑی مذموم بات ہے اس کے بعد نہایت ہی پتے کی بات بتائی ہے کہ تمہارا وہ علم جس کی بنا پر قسمیں کھا کر ایک دوسرے کو فریب دینا چاہتے ہو وہ بالکل ناقص اور عارضی ہے مگر خدا نے جس علم کی بنا پر تم کو یہ ہدایت کی ہے کہ تم کسی سے نہ غداری کرو۔ نہ جھوٹی قسم کھا کر وقت گزارو وہ بہت پختہ اور دائمی علم ہے۔ تم کو چاہئے کہ اللہ نے اپنے علم سے تم کو جو احکام دیئے ہیں ان کو اسی طرح پورا کرو۔ خواہ اس تعمیل ارشاد میں تمہیں مصائب و شدائد ہی کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ اگر تم نے تکالیف کو برداشت کر لیا اور نافرمانی سے بچ گئے تو تمہیں یقیناً "اس بات کا بڑا اجر ملے گا یہ ہمارا وعدہ ہے اور تم اسے بہت اچھی طرح یاد رکھ لو کہ تم میں سے جو نیک کام کرے گا اور ہمارا فرمانبردار ہوگا خواہ وہ مرد ہو خواہ عورت۔ ہم اسے ایک نہایت ہی پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور آخرت میں بہترین انعام دیں گے۔ فرماتا ہے کہ پاکیزہ زندگی کے تمام اصول و قوانین ہم نے اپنے قرآن مجید میں بیان کر دیئے ہیں پس تمہارا فرض ہے کہ تم اپنے ذہن کو تمام آلودگیوں اور نجاستوں سے پاک و صاف کر کے قرآن کی تلاوت کرو اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ ان لوگوں پر شیطان کا کوئی وار نہیں چلتا۔ جن کے دل نور ایمان سے روشن ہوں اور جو اپنے رب پر کلی بھروسہ رکھتے ہوں۔ شیطان ان ہی لوگوں پر اپنا تسلط جماتا ہے جو شرک کی آلودگیوں میں پھنسے ہوں اور شیطان کی طرف میلان طبع رکھتے ہوں۔

ترجمہ آیات ۱۰۱-۱۱۰:- اور جب ہم کسی حکم کی جگہ کوئی دوسرا حکم تبدیل کر کے لاتے ہیں حالانکہ خدا جو کچھ نازل کرتا ہے اسے خوب جانتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ تم اپنی طرف سے گھڑ لیتے ہو ان کی یہ بات غلط ہے بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ کہہ دیجئے کہ اس کو روح القدس میرے رب کے پاس سے سچائی کے ساتھ لایا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے لئے سامان ہدایت اور موجب

شکرت
حسین
صنی
حیات
امین
صادق
بی التوبہ
توفی
تطمین
محبت
قام
تجلی
بکرم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
رؤن
رحیم
طی
بجنتی
طی
مریض
مضیع
لیسین
اولی
مزیل
دلجی
مدیر
میتین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مصباح
ایم

آخدا
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
فائم
جول
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الریل
کبیر
کبریم
یتیم
بی لیل
ناون
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
طیب
میتین
حقی
معلوم
توفی
رسول

کہ اللہ نے ان کو اقوام دنیا کی رہنمائی کے لئے منتخب کیا اور سیدھی راہ پر چلایا۔ پھر وہی اصول و قوانین وہی طور و طریقے ہم نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے اور انہی نبیاتی کیفیات سے آپ کو متصف کیا اور حکم دیا کہ خدا دوست ابراہیم کی اتباع کرو جو جماعت الہیہ سے کیتے "بیزارتھے۔ فرماتا ہے۔ اے یہودیو! یہ غلط ہے کہ ہفتہ کے روز پابندیاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی تھیں۔ نہیں نہیں۔ یہ پابندیاں اس وقت سے تم لوگوں کے عائد کی گئیں جب سے تم باہمی اختلافات کی آگ کو ہوا دینے لگے تھے اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کو نہایت عمدہ طریقے اور فصاحت سے اسلام کی تبلیغ کریں اور اگر کبھی بحث و جدال کی ضرورت پڑے تو خفا سے اور دل بھانے والا طرز اختیار کیجئے آپ کو چاہئے کہ سختی سے کام نہ لیں۔ اگر وہ دشمنی سے تمہارے پیچھے پڑ جائیں اور تمہیں تنگ کرنا شروع کر دیں تو تم بھی اس کا جواب دو زیادتی ہرگز نہ کرو اور اگر صبر سے برداشت کر سکو تو بہت اچھا اس کا اخلاقی اثر بہت بہتر ثابت ہوگا۔ یاد رکھو کہ اگر ان تمام مساعی کے باوجود لوگ توبہ نہ کریں تو بھی شکمل نہ ہونا چاہئے۔ تمہاری مساعی اکارت نہ جائے گی نہ ہر وہ شخص جو خدا سے ڈرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اپنے اعمال کا اجر خدا کے ضرور پاتا ہے۔

سورة نوح ٤١

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۲۸ آیات اور ۲ رکوع ہیں جن میں شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ :-

ترجمہ آیات ۱-۲۰ :- ہم نے نوح کو بلاشبہ اس کی قوم کی طرف بھیجا (اور حکم دیا) کہ اپنی قوم کو قبل اس کے کہ درونناک عذاب ان کو آگھرے ڈرا۔ اس نے کہا اے قوم میں تمہیں کھلے طور ڈراتا ہوں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرو اور میرا کہا کرو تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور ایک مقررہ وقت تک تمہیں مہلت دے گا۔ اللہ کا مقررہ وقت جب آجاتا ہے تو اس میں تاخیر نہیں کی جاتی۔ کاش تم (اس بات)

أحمد
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جواد
مذمو
خلیل
قریب
مہذب
مذکور
مبشر
مترجم
مترجم
منیر
سراج
سید
نام الزیل
تکبیر
کبریم
یتیم
بی الرحمۃ
ناہین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
صین
حسین
معلم
قوی
رسول الرحمۃ

کو جاتے ہوتے۔ نوح نے کہا کہ اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی مگر میری دعوت سے وہ اور زیادہ دور بھاگ گئی اور میں نے جب کبھی بھی ان کو دعوت دی کہ تو ان کے گناہ معاف کر دے انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور اوپر سے اپنے کپڑے اوڑھ لئے اور ضد کی اور اکڑ بیٹھے۔ پھر میں نے ان کو برملا بلایا۔ پھر میں نے ان کو علانیہ طور پر بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی۔ میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو بلاشبہ بڑا بخشنے والا ہے۔ موسلا دھار مینہ تم پر برسائے گا۔ اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے سات آسمان اوپر تلے کس طرح بنائے اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ ٹھہرایا۔ اور اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا جو پیدا کرنے کا حق تھا۔ پھر اسی میں تم کو لوٹائے گا۔ اور پھر نکال کھڑا کرے گا جو نکال کھڑا کرنے کا حق ہے اور اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ تاکہ تم اس کی کشادہ راہوں پر چلو پھرو۔

شرح:- اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح ایک مدت دراز تک حضرت نوح علیہ السلام نے بت پرستی کے خلاف جہاد کیا اور کس طرح ان کی قوم نے آپ کی بات کو سننے سے انکار کر دیا۔ جس کا آخری اور لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے ہلاکت کی دعا کی جس کے بعد طوفان آیا اور ایک نافرمان بھی نہ بچ سکا اس سورت میں اسی عبرت انگیز واقعہ کو بالاختصار بیان فرمایا ہے تاکہ رہتی دنیا تک لوگ اسے یاد رکھیں اور نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرتے رہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور کہا کہ ان کو متنبہ کر دو کہ اگر وہ بت پرستی سے باز نہ آئے تو ایک دردناک عذاب کی پیٹ میں آئیں گے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے یہی کہا اور ناصحانہ طور پر سمجھایا کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی کی طرف آؤ۔ خدا ہی سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ کیونکہ میں اس کا رسول ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں سیدھی راہ دکھا دوں۔ اگر تم نے ایریا ہی کیا تو خدا تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور ایک عرصہ تک تمہیں دنیا میں رکھے گا الغرض آپ ایک

شکور
حسین
ضنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التورہ
نصیح
مصدق
محب
قائم الا
نجی اللہ
کلیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
روز
رحیم
عابد
محبی
طیب
مؤید
مصدق
یسین
اولی
مزیل
ذلی
مذنب
مبین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مضاج
امیر

الطبی حامدہ کا سلسلہ تاریخ حاشیہ
رسول تمنا مومن عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کی تباہی اور بڑھادے۔

سبزیں - حادیہ - صاحب ناول نبی

شرح :- عرض کیا کہ خدایا! میری ان تمام باتوں کو انہوں نے سنا مگر ماننے سے انکار کر دیا اور ایسی راہ چلے جس سے ان کو مالی نقصان بھی ہوا اور جانی بھی۔ اور میرے ساتھ بڑی بڑی چالیں چلتے رہے۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا کہ تمہارے جتنے بھی بت ہیں۔ ان کی پرستش کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا اور ایسی جتنہ بندی کی کہ کئی لوگوں کو گمراہ کر کے رکھ دیا۔ خدایا تو ان کی گمراہی کو اور بڑھادے۔ ان کی یہی سزا ہے۔ چنانچہ بارگاہ الہی سے ان کی خطا کاریوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو دوزخ کی آگ میں داخل کرنے کا حکم دیا گیا۔ جہاں کسی چیز نے ان کی مدد نہ کی۔ علاوہ ازیں نوح علیہ السلام نے یہ بھی دعا کی۔ کہ علاوہ اس سزا کے جو ان کو آگے چل کر ملے گی دنیا میں بھی یہ سزا دی جائے کہ ان کا ایک بشر بھی کہیں چلتا پھرتا نظر نہ آئے کیونکہ اگر ان میں سے ایک بھی بچ رہا تو وہ تمام دنیا کو نافرمانی اور بت پرستی سکھا دے گا۔ مگر ساتھ ہی عرض کیا کہ خدایا! مجھے میرے والدین کو اور ان مومن مردوں اور عورتوں کو جو میرے گھر میں آکر پناہ لے لیں۔ ان کو اپنی رحمت سے بچالے اور ظالموں کو ہلاک و برباد کر دے! حضرت نوح علیہ السلام کی یہ بددعا ہمیں اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ آپ کی قوم نے آپ کو بالکل مایوس کر دیا تھا کہا جاتا ہے کہ نوح علیہ السلام کی عمر نو سو پچاس سال تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جو اولوالعزم پیغمبر ساڑھے نو سو سال تک متواتر فریضہ تبلیغ کو ادا کرتا رہا اور اخیر میں قوم کی اصلاح کی طرف سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھا اس کو جتنی بڑی مایوسی ہوئی اتنی ہی سخت اس نے بددعا کی۔ طوفان نوح کا واقعہ اسی بددعا کا نتیجہ ہے اور رہتی دنیا تک یہ واقعہ درس عبرت بنا رہے گا مگر افسوس! انسان کی عقل و دانش کو کیا ہو گیا کہ وہ اب تک بت پرستی سے باز نہیں آتا۔

﴿۷۲﴾ سورۃ ابراہیم ﴿۱۴﴾

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳

منکر ہے اور منکروں کو شدید ترین عذاب ہونے والا ہے۔ فرماتا ہے کہ توحید و رسالت کے
 صرف وہی لوگ منکر ہوتے ہیں۔ جن کو دنیا اور دین کی سرسٹیں آخرت کی زندگی سے زیادہ
 پیاری معلوم ہوتی ہیں جو خود راہ خدا سے رکتے اور اوروں کو روکتے اور کج روی کی تلاش
 میں رہتے ہیں۔ یاد رکھو کہ صرف اسی ذہنیت کے لوگ گمراہ ہوتے ہیں لہذا اس سے بچنے کا
 طریق کار تمہیں بتلایا جا رہا ہے چاہئے کہ اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ فرماتا ہے جس قدر
 رسول دنیا میں بھیجے گئے ہیں وہ سب اسی قوم کی زبان بولتے تھے۔ جس میں وہ معبود
 ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ لوگوں کو ان کی اپنی زبان ہی میں حقائق و معارف سے آگاہ کر سکیں اور
 سیدھے راستے پر آسانی سے ڈال سکیں۔ مگر تمام سامان ہدایت کے باوجود بھی بعض لوگوں
 نے گمراہی اختیار کئے رکھی۔ سو ہدایت چاہنے والوں کو اللہ نے ہدایت دی اور گمراہی
 اختیار کرنے والوں کو گمراہ رہنے دیا اور خدا تو ہر بات پر قادر اور اپنے ہر کام میں حکمت
 رکھنے والا ہے وہ نہیں چاہتا کہ اس دنیا میں کسی کو زبردستی گمراہ کرے اور کسی کو زبردستی
 ہدایت دے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہلے رسول نہیں جو لوگوں کی
 ہدایت کے لئے معبود ہوئے ہیں۔ ان سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تو انہی
 مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ ان کو نشانات حق کے ساتھ بھیجا اور حکم
 دیا کہ لوگوں کے دلوں سے اندھیرا دور کر کے انہیں نور سے منور کر دیں اور گزشتہ اقوام
 عالم کے واقعات سے انہیں آگاہ کر دیں کہ وہ نصیحت و عبرت سیکھیں۔ فرمایا! ہر وہ شخص
 جو ٹھنڈے دل سے اور خدا کی نعمتوں کا قائل ہو کر ان باتوں پر غور کرے گا وہ یقیناً
 نشانات حق کو قبول کرے گا اور خدا کی فرمانبرداری کو اپنے لئے باعث فخر قرار دے گا۔
 چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آ کر دعوت تبلیغ کا کام شروع کر دیا اور اپنی قوم کو
 مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے اسلاف کی گزشتہ تاریخ پر ایک نظر ڈال کر دیکھو کہ اللہ نے تم
 پر کس قدر عظیم الشان احسانات کئے تمہارے اسلاف کو اس نے دولت دنیا بھی دی اور
 حکومت بھی۔ پیغمبری بھی دی اور ولایت بھی۔ پھر فرعون کے مظالم سے بھی بچایا اور ذلت
 و رسوائی کی زندگی سے بھی نجات دلائی۔ کیا ان باتوں کو تم بھول چکے ہو۔

ترجمہ آیات ۱۲-۱۳۔ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے تمہیں بتلایا کہ اگر تم
 نے شکر گزاری اختیار کی تو تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھو کہ)

شکوہ
حسبنا
ضیائی
بیت
امین
صادق
بی انور
توضی
مطلب
مطلب
قام الایمان
تجلی
بیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ط
مجبوبی
طس
مرط
س
مضیع
سین
اوی
مزیل
دی
مذ
میں
مذ
طین
ناصر
مضرد
یضاح
امر

آخذ
رسول
الملائم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جول
مذموب
قلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
مبشر
سراج
سبب
قام الریل
کبیر
کبیر
نبی
ناجی
ظاہر
آخر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
سقی
مفہوم
توی
رسول الرضا

مکمل
رسول تہا
آخدا
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جول
مذمو
خلیل
قریب
مطہرا
مذکر
مستبر
مترجم
مخدم
منیر
بیراج
شہید
خاتم الزیل
تکبیر
کرم
تکبیر
نہج اللہ
بابین
ظالم
آخدا
اول
رسول
الترجمہ
مطہر
مستبر
مترجم
مذمو
رسول الزیل

الطبع حامدہ فاسفہ تاتخ حاشر
جائیں۔ آیت

۶۲۷

مشتود
خریص علیکم

نذیر۔ ہادی۔ ماح نام نبی

دیا اور کج ہمتیوں میں پڑ گئے۔ رسولوں نے لاکھ کہا کہ اللہ کے معاملے میں کیوں شک کرتے ہو۔ اس کی ہمتی کے بدی ثبوت موجود ہیں وہی آسمانوں کے پیدا کرنے والا ہے اور وہی زمن کا خالق ہے۔ تم آؤ اور اسے مان کر کفر و انکار کے عذاب سے بچ جاؤ۔ مگر انہوں نے رسولوں کی باتوں کو بالاخر یہ کہہ کر رد کر دیا کہ تم بھی تو ہماری طرح کے بندے ہو۔ ہمارے ہاں پیدا ہوئے۔ یہیں پھلے پھولے اور بڑھے تم کہاں کے رسول ہو؟ اور کہاں کے ناصح مشفق بنے ہو؟ کیا ہم تمہیں نہیں جانتے۔ تمہارا مقصد صرف ذاتی تفوق و برتری ہے تم ہم کو ہماری پرانی راہ سے جو ہمارے باپ دادا کی راہ ہے ہٹا کر ایک نئی راہ پر لگانا چاہتے ہو۔ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ رسولوں نے جواب دیا۔ اس میں شک نہیں کہ ہم بھی تم ہی میں سے ہیں اور بالکل تم ایسے ہیں مگر اللہ کی عنایت اور اس کا احسان شامل حال ہے کہ اس نے ہمیں اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ تم یقین رکھو کہ ہم کوئی بات اس کے حکم کے بغیر نہیں کرتے۔ جو کچھ کہتے ہیں اسی کے حکم و اشارہ سے کہتے ہیں اور اسی کی عنایات پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں اور اگر اس اعلان حق کے باوجود بھی تم نے ہمیں تکلیف دی تو ہم صبر سے برداشت کریں گے اور خدا سے فریاد رسی چاہیں گے۔

شکر
حلیب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی اللہ
فضلا
مستبر
مترجم
مخدم
منیر
بیراج
شہید
خاتم الزیل
تکبیر
کرم
تکبیر
نہج اللہ
بابین
ظالم
آخدا
اول
رسول
الترجمہ
مطہر
مستبر
مترجم
مذمو
رسول الزیل

ترجمہ آیات ۱۳-۲۱:- اور جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی۔ انہوں نے اپنے

رسولوں سے کہہ دیا کہ ہم تمہیں ضرور ہی اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں پھر لوٹ آؤ۔ سو ان کے رب نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو قطعی ہلاک کر ڈالیں گے اور ان کے بعد تم کو اس سر زمین میں بسائیں گے۔ یہ صلہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے خوف کھائے اور میرے عذاب سے ڈرے۔ اور پیغمبروں نے فتح و نصرت طلب کی اور ہر سرکش و متکبر نامراد ہوا۔ اس کے آگے دوڑنا ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا مگر وہ مرے گا نہیں اور اس کے آگے سخت عذاب ہوگا۔ وہ لوگ جو خدا کے منکر ہیں ان کے اعمال راکھ کی مانند ہیں۔ جس کو آندھی کے دن زور کی ہوا چلے اور اڑالے جائے۔ جو کچھ وہ کرتے رہے۔ اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں مٹا دے اور نئی

ہجرات۔ قریشی۔ مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شتاب۔ تہذیب۔ عزیز

کے ذریعے میوہ جات میں سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا۔ اور کتنی تمہارے لئے تابع فرمان کر دی تاکہ وہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور نہریں بھی تمہارے زیر فرمان کر دیں اور سورج اور چاند کو جو رواں دواں رہتے ہیں تمہارا فرمانبردار بنا دیا اور رات اور دن کو بھی اور جو کچھ تم نے اس سے مانگا اس نے دیا اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو گے۔ بے شک انسان بڑا ظالم اور ناشکر گزار ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں کلمہ طیبہ کا ذکر آیا تھا اور اس کے محاسن بیان ہوئے تھے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ کلمہ طیبہ اللہ کی بے انقدر نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس سے پہلے جو لوگ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے رہے ہیں ان کو تباہی کے گڑھے میں جانا پڑا۔ یعنی وہ دوزخ کے ایندھن بنے اور جو لوگ اب اس نعمت عظمیٰ سے فائدہ نہ اٹھائیں گے وہ بھی اپنے پیشروؤں کی مانند تباہی کے گڑھے میں کودیں گے۔ فرماتا ہے کہ لوگوں کو چاہئے تھا کہ خدا کی توحید پر ایمان لاتے اور کلمہ طیبہ کی حقیقت کو سمجھتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ وہ خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو انہوں نے گمراہ کیا پس اس حیات دنیوی میں جو فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ کر لیں۔ اس کے بعد اس کو دوزخ میں رہنا سہنا، گلنا اور جلنا ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندو! مجھ پر میری توحید پر اور میرے احکام پر ایمان لاؤ نماز باقاعدہ پڑھو اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اسے ظاہر و پوشیدہ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرو اور یہ سب کچھ حیات دنیوی کا رشتہ منقطع ہو جانے سے پہلے پہل ہونا چاہئے ورنہ پھر تونہ فدیہ اور معاوضہ کام دے گا نہ کسی کی دوستی سے کچھ فائدہ ہوگا۔ لوگو! یقین کر لو کہ خدا وہی معبود و یگانہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور پیدا کیا جو بادل سے مینہ برساتا ہے جس سے تمہارے لئے پھل پھول پیدا ہوتے ہیں۔ جس نے کشتیوں کو تمہارے تابع فرمان بنا دیا کہ اس کے حکم سے وہ تمہیں دریاؤں میں لئے پھرتی ہیں۔ جس نے ہوا کو تمہارے قبضہ و قابو میں کر دیا ہے۔ جس نے تمہارے فائدہ کے پیش نظر سورج اور چاند کے لئے ایک ایک اندازہ اور ایک ایک راستہ مقرر کر دیا ہے کہ وہ اسی پر چلتے ہیں جس نے رات اور دن کو تمہاری راحت اور تمہاری تک و دو کا سامان بنایا ہے اور سب سے آخر میں یہ کہ جو منہ سے مانگو۔ وہی دیا جاتا ہے۔ الغرض ایک ایک کر کے اس کی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو کبھی نہ کر سکو۔ مگر انسان بہت ہی ناشکر گزار اور جاہل واقع

الضُّمُودُ
الرَّزِيقُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ
الْبَاقِي
الْمَعْنَى
الْمَجْمُوعُ
الْمُقْسِطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلِكُ
الرَّزِيقُ
الْعَمُودُ
الْمُسْتَقِيمُ
الْتَرَابُ
الْبَيْتُ
الْمُعَالِي
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْقَامِدُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْبُوجِدُ
الْمَقْدِمُ
الْمُعْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْمَصْدُ
الْوَالِدُ
خَلْقُكَ
الْحَقِيقُ
الْمَعْنَى
الْبَدِي

الْوَالِدُ
الرَّزِيقُ
الْفَتَاخُ
الْعَلِيمُ
الْقَابِلُ
الْبَاسِطُ
الْمُفَضِّلُ
الرَّزِيقُ
الْمَعْنَى
الْمَجْمُوعُ
الْمُقْسِطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلِكُ
الرَّزِيقُ
الْعَمُودُ
الْمُسْتَقِيمُ
الْتَرَابُ
الْبَيْتُ
الْمُعَالِي
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْقَامِدُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْبُوجِدُ
الْمَقْدِمُ
الْمُعْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْمَصْدُ
الْوَالِدُ
خَلْقُكَ
الْحَقِيقُ
الْمَعْنَى
الْبَدِي

الْمُجَادِدُ - الْوَالِدُ الْقَبِيضُ - الْبَيْتُ الْبَدِي - الْوَالِحُ - الْمُنْتَمِنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْوَالِدُ

الضُّورُ
 الرَّشِيدُ
 الْوَارِثُ
 الْيَتِيمُ
 الْيَدِيعُ
 الْبَادِيُ
 السُّورُ
 الشَّافِعُ
 الْعَنِي
 الْمَعْنَى
 الْجَامِعُ
 الْمُقْسِطُ
 مَا بَدَكَ
 الْمَلَكُ
 التَّوَدُّ
 الْعَفْوُ
 الْمُتَّقِمُ
 التَّرَابُ
 الْبَسُّ
 التَّعَالَى
 الْوَالِحُ
 الْبَاطِنُ
 الظَّاهِرُ
 الْأَجْدُ
 الْأَوَّلُ
 الْوَجِيدُ
 الْمُقِيمُ
 الْقَدِيرُ
 الْقَادِرُ
 الصَّمَدُ
 الْوَلِيدُ
 الْخَلْقُ
 الْحَيُّ
 الْمَعْنَى
 الْمُدَى

ہوں۔ خدایا! ہماری کوئی بات تجھ سے مخفی نہیں اور آسمان و زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں جو تیرے علم میں نہ ہو تو میرے اخلاص کو دیکھ اور میری دعا قبول فرما۔ میں تیرا بے حد شکر گزار و شاخوواں ہوں کہ تو نے باوجود میرے بڑھاپے کے مجھے اسمعیل و اسحق عطا فرمائے تو سب کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اے میرے رب! تو مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرما اور میرے ماں باپ کی اور سب مومنوں کی لغزشوں کو محاسبہ و مکافات کے دن معاف کر دے۔

ترجمہ آیات ۲۲-۵۲:- اور (اے پیغمبر!) اللہ کو ان کاموں سے بے خبر نہ خیال کیجئے جو ظالم کر رہے ہیں وہ تو ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جب آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ سر اوپر کو اٹھائے مارے ہیبت کے جلدی جلدی آنکھیں جھپک رہے ہوں گے ان کی نظریں ان کی طرف پھرنے پلٹیں گی اور ان کے دل پریشان ہوں گے۔ اور (اے پیغمبر!) لوگوں کو اس دن سے آگاہ کیجئے جب ان پر عذاب آئے گا تو وہ لوگ جو ظالم ہیں کہیں گے کہ اے پروردگار! ہمیں تھوڑی سی مدت کے لئے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کریں اور رسولوں کی پیروی کریں (کہا جائے گا کہ) کیا تم پہلے قسم نہیں کھا چکے کہ تمہیں کچھ بھی زوال نہ ہوگا۔ اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمہیں معلوم ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیونکر سلوک روا رکھا اور تمہارے لئے ہم نے مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔ اور یہ اپنی تدبیریں کر چکے اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اور اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ ٹل جاتے آپ اللہ کو یہ نہ سمجھیں کہ وہ اپنے رسولوں سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا بیشک اللہ زبردست اور بدلہ لینے والا ہے۔ جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور لوگ (قبروں سے) نکل کر خدائے یگانہ و تبارک کے سامنے پیش ہوں گے اور تم گنہگاروں کو اس دن دیکھو گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کے کرتے رال کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں کو ڈھانک رہی ہوگی۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہر تنفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ لوگوں کے نام ایک پیغام ہے اور یہ بات بھی ہے کہ لوگوں کو اس کے ذریعے نافرمانی سے ڈرایا جائے اور یہ بات بھی ہے کہ وہ تنہا معبود ہے اور تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں۔

الْوَحَابُ
 الرِّزْقُ
 الفِتَاحُ
 الْعِلْمُ
 الْقَابِلُ
 الْبَاسِطُ
 الْحَافِظُ
 الْمُرَافِقُ
 الْمَحْسَبُ
 الْمَذَلُ
 التَّجْبِيعُ
 الْبَغِيرُ
 الْحَكِيمُ
 السَّجِدُ
 الطَّيِّفُ
 الْمُبِيرُ
 الْغَالِبُ
 الْغَالِبُ
 الْأَفْزَدُ
 الشُّكْرُ
 الْبِجَاءُ
 الْكَبِيرُ
 الْمُنِظُ
 الْقَيْتُ
 الْمَيْتُ
 الْبَلِيلُ
 الْكَبِيرُ
 الْوَرْدُ
 الْقَوِيُّ
 الْحَسْبُ
 الشُّدُ

الْمَاجِدُ - الْوَالِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْمَيْتُ - الْوَلِيُّ - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمُبْسِطُ

أخذ
رسول
الملاحم
شريد
شهير
عادل
قائم
جول
مدعو
ليل
قريب
مطهر
مذكر
مبشر
مختر
مختر
منير
سراج
سبب
فام الزيل
كبير
كريم
نبي
نايل
ظاهر
أجل
رسول
الرحمة
مطهر
مين
حق
معلوم
قوي
رسول

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بیشتر انعامات شمار کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے اور ان میں بے شمار حکمتیں رکھ دیں۔ یوں نہ سمجھو کہ ان اشیائے عالم کی پیدائش کوئی اتفاقی چیز تھی۔ نہیں جو کچھ پیدا کیا گیا ہے ارادہ اور مشیت سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس طرح مینہ سکے برسنے پر غور کرو۔ اگر بارش نہ ہو تو سطح زمین ویران و برباد ہو جائے۔ پھر تمہاری خوراک کے لئے ہم نے طرح طرح کے میوے اور رنگ رنگ کی سبزیاں پیدا کی ہیں۔ اگر چشم بینا سے دیکھو تو مویشی چارپایوں میں ہی ہماری کئی نشانیاں تمہیں مل جائیں۔ دیکھو تم ان کا دودھ پیتے ہو۔ گوشت کھاتے ہو ان پر سواری کرتے ہو اگر ان تمام نعمتوں سے تمہیں محروم کر دیا جائے تو تم ہی کو تمہارا کیا حال ہو۔ پھر کیوں اپنے خدائے یگانہ اور خالق حق کا شکر یہ ادا کرنے کے لئے اس کی عبادت نہیں کرتے اور کیوں اس کے احکام سے سرتابی کرتے ہو۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۲:- اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے

کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ پھر کیا تم ڈرتے نہیں۔ تو اس کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا کہ یہ تو تمہارے ایسا بشر ہے جو چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت حاصل کرے اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتوں کو اتار دیتا۔ ہم نے ایسی باتیں اپنے اگلے بزرگوں سے تو (کبھی) نہیں سنیں۔ اس آدمی پر تو جنات کا اثر ہے۔ سو تم اس کے بارے میں چندے انتظار کرو نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب انہوں نے میری تکذیب کی ہے سو تو میری مدد کر سو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہمارے سامنے اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی تیار کر پھر جب ہمارا حکم آجائے اور تیرے (غضب) جوش مارنے لگے تو ہر جاندار میں سے جوڑا جوڑا (نر و مادہ) دونوں کشتی میں داخل کر لینا اور اپنے کنبے کو بھی سوا اس کے جس کی نسبت بات پہلے سے طے ہو چکی ہے اور ان لوگوں کے بارے میں مجھ سے کلام نہ کرنا جو ظالم ہیں۔ وہ ضرور غرق کئے جائیں گے۔ سو جب تو اور تیرے ساتھی کشتی میں بیٹھ جائیں تو کہو کہ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو ظالم قوم سے نجات بخشی اور کہو کہ اے میرے رب! مجھے (کشتی سے) برکت کی جگہ اتارنا اور تو بہترین اتارنے والا ہے۔ اس میں بیشک کئی ایک نشانیاں ہیں اور ہم تو آزمائش کرنا چاہتے تھے پھر ان کے بعد ہم نے ایک دوسری قوم کو پیدا کیا اور

شکر
حسب
ضی اللہ
نبی
ایمن
صادق
بی اثر
قضی
مقیم
مقیم
فام الزیل
کبیر
کبیر
نبی
نایل
ظاہر
أجل
رسول
الرحمة
مطهر
مین
حق
معلوم
قوی
رسول

حجرات - قریشی - مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - حمود - عاقب - شامد - رشید - بشیر - داغ شاب - مہدی - سبغ - عزیز

کو شہرارت و انکار سے روکا نہ جائے اور گمراہی کے دریا میں غوطے کھانے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ ہم نے ان کو ان کے حالات میں چھوڑ دیا نہ انہوں نے اپنے رب سے عاجزی کی اور نہ زاری۔ یہاں تک کہ ان کا وقت پورا ہو گیا۔ اور وہ ہماری رحمت سے دور رہے۔

ترجمہ آیات ۷۸-۹۲:- اور وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے کان آنکھیں اور

دل بنائے۔ تم بہت کم شکر کرتے ہو۔ اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے

اور اسی کی طرف تم جمع ہو کر جاؤ گے۔ اور وہ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے رات

دن کا گھٹنا بڑھنا بھی اسی کے اختیار میں ہے پھر کیا تم سمجھتے نہیں بلکہ یہ لوگ وہی ہی باتیں

کرتے ہیں جیسی اگلے کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں

ہو جائیں گے تو کیا پھر زندہ کئے جائیں گے۔ بیشک یہ وعدہ تو ہم سے اور ہمارے بڑوں سے

اس سے پہلے ہوتا چلا آیا ہے۔ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ (ان سے) پوچھئے کہ

زمین اور جو اس میں ہے کس کی ملکیت ہیں اگر تمہیں علم ہو تو بتاؤ۔ (اس کے جواب

میں) فوراً کہہ دیں گے کہ اللہ کی۔ فرمائیے تو کیا تم سوچتے نہیں۔ پوچھئے کہ سات آسمانوں

کا اور عرش عظیم کا کون رب ہے؟ وہ کہیں گے کہ اللہ! (پھر ان سے) پوچھئے تو کیا تم اللہ

سے ڈرتے نہیں۔ پوچھئے وہ کون ہے کہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ

دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہو (تو بتاؤ) وہ

فورا کہیں گے کہ اللہ! کہئے پھر کیسے دیوانے بن رہے ہو۔ بلکہ ہم نے ان کو حق بات پہنچا

دی ہے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ اللہ کی کوئی اولاد نہیں نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا

ہے یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوقات کو لے کر چل دیتا۔ اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کر

لیتا۔ اللہ ان نقائص سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ وہ ڈھکی چھپی اور آشکارا

باتوں کو جاننا ہے اور مشرک جو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے کہیں اونچا

ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کائنات عالم کو میں نے پیدا کیا اور

میں ہی ان کو پھر نابود کروں گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! خدا وہ ذات اقدس ہے جس

نے تمہیں کان دیئے آنکھیں عطا کیں اور دل بخشا وہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر

دعا کرو کہ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور رحم کر اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

شرح: - گزشتہ رکوع میں بیان فرمایا تھا کہ منکرین و مشرکین خدا کی قدرت کو تسلیم بھی کرتے ہیں اور پھر اس کے سامنے جھکتے نہیں اور احکام بجا نہیں لاتے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو خاموشی کے ساتھ سمجھاتے بھاتے رہو۔ اور شیطان کی شرارت سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔ فرمایا اے مبلغان حق! تمہیں چاہئے کہ تم جہاں فریضہ تبلیغ ادا کرو وہاں یہ بھی دعا کرتے رہا کرو کہ خدایا! اگر نافرمانوں پر عذاب نازل ہو تو ہمیں اس سے بچا لیتا اور ظالموں کے ساتھ ہمیں شامل نہ کرنا فرمایا کہ جب نافرمانوں کو موت آدباتی ہے تو کہتے ہیں کہ خدایا ہمیں چھوڑ دے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہنے کو تو انہوں نے یہ بات کہہ دی ہے مگر انہیں قیامت کے دن تک عالم برزخ میں سزا بھگتنی ہوگی۔ پھر جب قیامت کے دن انہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور کسی سے کچھ دریافت نہ کیا جائے گا۔ بلکہ ہر ایک بات پہلے ہی سے بین طور پر ہر شخص کے اعمال نامہ میں درج ہوگی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اعمال بنزلہ سامان تجارت کے ہوں گے جو انصاف کے ترازو پر وزن کئے جائیں گے۔ جن لوگوں کے تمام اعمال نیک ہوں گے وہ اور نیز وہ جن کے اعمال نیک کا پلہ اعمال بد کے پلے سے زیادہ بھاری ہوگا۔ وہ لوگ فلاح یافتہ ہوں گے۔ مگر جن کے تمام اعمال برے ہیں۔ یا برے اعمال کا پلہ نیک اعمال کے پلے سے زیادہ بوجھل ہوگا۔ وہ نقصان میں رہیں گے اور ہمیشہ جہنم میں گلتے سڑتے رہیں گے۔ جہاں انہیں طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور جب وہ عذاب کا مزہ چکھ لیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا میرے احکام تمہیں پڑھ کر نہیں سنائے گئے تھے۔ پھر تم نے کیوں انہیں جھٹلایا پھر وہ جواب دیں گے کہ خدایا ہماری بد بختی نے ہم پر غلبہ کیا اور ہم گمراہ ہو گئے۔ ہمیں ایک دفعہ یہاں سے نکال دے۔ پھر دوبارہ اگر طریق کار اختیار کریں گے تو بیشک ہم ظالم ٹھہریں گے۔ جواب ملے گا کہ دور ہو جاؤ۔ اور مجھ سے بات نہ کرو۔ میرے نیک بندے جب تمہارے پاس آیا کرتے تھے اور مجھ سے مغفرت مانگا کرتے تھے تو تم ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تم مجھے بالکل بھول گئے۔ انہوں نے تمہاری تکالیف کو سہا سواں امر کی ہم نے انہیں جزا دی ہے اور ان کی کامیابی کا اعلان کیا ہے۔ اس کے بعد ان منکرین سے پوچھا جائے گا کہ تم دنیا میں کہا کرتے تھے کہ کسی کو مر کر

شکرت
حسب
صفتی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التورہ
توضی
تفصیلاً
مختصراً
قائم الاثر
بکلم اللہ
غذ اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
ترتیب
طہ
مضیع
یسین
اولی
مزمیل
دلجی
مدین
مبین
ممدن
طیب
ناصر
مصور
مباح
امر

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذموم
غلیل
قریب
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
سید
قائم الزل
مکرم
کرم
تیم
نجا
نابین
ظاہر
اندر
اول
رسول
الرحمۃ
طیب
مبین
مصدق
مغلام
قوی
رسول الرضا

بجاء۔ برار۔ قریشی۔ ممبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ نبیر۔ داغ شایب۔ رمہد۔ مینع۔ عزیز

آخدا تم مجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔ وہ آسمان سے زمین تک ہریات کا انتظام کرتا ہے۔ پھر ہر
بات انسی کے حضور پیش ہوگی، ایک ایسے دن میں جس کا اندازہ تمہارے حساب کے
مطابق ایک ہزار برس کا ہوگا۔ یہی خدا چھپی اور کھلی باتیں جاننے والا زبردست بڑا مہربان
ہے۔ جس نے ہر چیز کو نہایت اچھی طرح بنایا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔
پھر مٹی کے نچوڑ سے جو ایک حقیر پانی ہے اس کی نسل چلائی۔ پھر اسے درست کیا اور اس
میں اپنی روح پھونکی اور تم لوگوں کے لئے کان آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت ہی تھوڑا
مادہ ماننے ہو اور انہوں نے کہا کہ جب ہم زمین میں گم ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو
پیدا ہوں گے۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں کہہ دیجئے کہ ملک
موت جو تم پر مقرر ہے وہی تمہاری روحیں قبض کرے گا۔ پھر تم اپنے رب کی طرف
لوٹائے جاؤ گے۔

شرح :- اس سورہ میں انسان کی پیدائش اور اس کی نیک و بد زندگی اور جزا و سزا کا ذکر
ہے۔ فرمایا کہ لوگو! یہ قرآن بھی انسان کا کلام نہیں۔ یہ میں نے خود نازل کیا ہے تاکہ اس
ذریعہ لوگوں کو اس آنے والے عذاب سے ڈرایا جائے جو نافرمانوں کو ملنے والا ہے
فرمایا میں نے ہی آسمانوں کو اور زمین کو اور ان سب کائنات کو چھ دنوں میں پیدا کیا تھا۔
تمہاری رہنمائی اور تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ تم میری ہی طرف دھیان لگاؤ اور میرا
کلام سنو اور اسی پر عمل کرو اس تمام کائنات کا علم میرے ہی پاس ہے اور میں ہی اس کا
مستظم ہوں میری نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ فرمایا میں ہی ہوں جس نے نہ صرف تم کو
بنایا اور پیدا کیا بلکہ یہ تمام کائنات میری ہی صنعت کا نتیجہ ہے۔ فرمایا تم نے انسان کی
زندگی پر کبھی غور نہیں کیا اور نہ تمہیں یہ معلوم ہے کہ انسان کی تخلیق کس طرح ہوئی
ہے۔ سنو! انسان ایک ایسے قطرہ پانی سے بنایا گیا ہے جو تمام بدن انسانی کا نچوڑ ہوتا ہے اور
تم نہایت نفرت و حقارت سے دیکھتے ہو۔ فرمایا اس قطرہ پانی کو ہم نے اپنی قدرت سے
اعزاز بخشا کہ اس میں اپنی روح پھونک دی اور کان، آنکھ اور دل ایسی بے بہا نعمتیں عطا
کر کے عقل و شعور دے کر اسے تمام کائنات عالم کا سردار بنا دیا۔ اس کے باوجود بعض
شکر گزار اور حقیقت نا آشنا انسان یہ پوچھنے لگتے ہیں کہ اگر ہم ایک دفعہ مٹی میں گم
ہو جائیں گے تو کیا پھر از سر نو پیدا کئے جائیں گے۔ اور کیا ایسا ہونا عقلاً ممکن بھی ہے؟

شکور
حسبنا
ضنی اللہ
حسبنا
امین
صادق
نبی التورہ
توضی
تفصیلاً
مختصاً
فان لا یاتیا
تجلیاً
بیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ظہ
مجتبی
طس
مرفیض
مستطیع
لیسین
اودی
مزمیل
دیجا
مدیر
متین
معدن
طیب
ناصر
منصور
مصباح
امر

نیچے جھکانے پڑیں گے اور حسرت سے التجا کرنی پڑے گی کہ خدایا! ہمیں ایک دفعہ پھر دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اب نیک کام کریں ارشاد ہو گا کہ اب وقت گذر چکا اب دنیا میں تمہارا دوبارہ واپس جا کر نیک عمل کر کے آنا محال ہے اب تو سزا ہو کر رہے گی۔ تم نے ہم کو ہمارے عذاب کو اس دن کی شدت کو بھلا رکھا تھا۔ سو آج ہم بھی تم سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ دیکھو جن لوگوں نے ہماری نعمتوں کو صحیح طور پر استعمال کیا تھا وہ ہمارے احکام پر ایمان لائے ان کو عملاً "بجالاتے رہے میری تمہید، تمہید، تقدیس میں تسمیہیں پڑھتے رہے۔ ان کے پہلو خواب گاہوں سے نا آشنا رہے وہ کہیں خدا کے خوف سے ڈر کر اس کے سامنے گڑگڑاتے اور کہیں اس کی رضا اور خوشنودی کے حاصل ہونے کی توقع پر خوشی خوشی اس کی عبادت کرتے رہے اور خدا نے ان کو جو کچھ دے رکھا تھا اس میں سے مناسب مواقع پر خرچ کرتے رہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو اس حقیقت کا علم نہیں کہ وہ جس قدر نیک کام کرتا ہے ان کا بدلہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوگا۔ اگر اس کو اس بات کا یقین ہو جائے تو نیک اعمال میں ہرگز کوئی کوتاہی نہ دکھائے فرمایا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ جو فرمانبردار ہوں گے اور جو نافرمان ہیں سب کے ساتھ ایک سلوک کیا جائے گا؟ اگر تم دونوں کو برابر نہیں سمجھتے تو پھر تمہیں خیال رکھنا چاہئے کہ نافرمانوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جس کے وہ مستحق ہوں گے۔ مگر جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ان کا ٹھکانا جنت ہوگا۔ جہاں خدائے تعالیٰ ان کی مہمانی کرے گا۔ نافرمانوں کو آگ میں ڈالا جائے گا اور جب کبھی وہ نکلنے کا ارادہ کریں گے تو دھکے دے کر پھر اسی آگ میں ان کو ڈالا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تم اس آتش دوزخ کے منکر تھے۔ آج اس کے عذاب کو سہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس عذاب سے پیشتر ہم دنیا میں انسان کو چھوٹے چھوٹے عذابوں سے دوچار کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ درس عبرت حاصل کر کے سنبھل جائے۔ مگر جو نشانات حق کو دیکھے اور خدائی پیام کو پائے پھر بھی منہ موڑے تو ایسے مجرموں کو یقیناً "سزا دی جائے گی۔"

ترجمہ آیات ۲۳-۳۰: اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی سو آپ (اے

پیغمبر) اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجئے اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے باعث ہدایت بنایا تھا۔ اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے جو لوگوں کو ہمارے حکم سے

شکور
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
ابین
صادق
بی التوب
توفیق
مذکور
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
بیراج
سید
قام الزیل
حکیم
کریم
یتیم
نبی اللہ
تائید
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
طبیح
صین
حق
مفاد
توی
رسول اللہ

آخرا
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جواد
مذکور
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
بیراج
سید
قام الزیل
حکیم
کریم
یتیم
نبی اللہ
تائید
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
طبیح
صین
حق
مفاد
توی
رسول اللہ

الوجاه
البرزاق
الفتاح
العلميا
القابض
الباسط
الغافل
الرافع
الغابى
المنفى
الجامع
المفيط
مالك
المك
التوفى
الغفور
المتين
التواب
المنير
المتعالى
الواحد
الباطن
القاهر
الاحد
الاول
الموجد
المقيم
المقدر
القادر
الضمد
الواحد
الخالق
البارئ
الخالق
البارئ

تو ان میں سے کوئی سننے والا کوئی روشن دلیل تو لائے۔ کیا اس کے ہاں بیٹیاں ہیں اور بھائی
تمہارے ہاں بیٹے؟ کیا آپ ان سے اجرت طلب کرتے ہیں کہ مارے تاوان کے وہ دے لے
جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب کی خبر ہے کہ وہ اسے لکھتے جاتے ہیں۔ یہ کوئی داؤ کھیلنا
چاہتے ہیں (یا درکھو کہ) کافر خود ہی داؤ میں گرفتار ہیں۔ اللہ کے سوا بھی کوئی ان کا حاجت
روا ہے؟ سنو! اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ یہ آسمان سے ایک ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں
تو بھی کہیں کہ گرا بادل ہے۔ سو آپ ان کو رہنے دیجئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو
دیکھ لیں جس میں وہ ہلاک ہوں گے۔ اس دن ان کا مگر کسی کام بھی نہ آئے گا اور نہ ان کو
(کسی طرف سے) مدد پہنچے گی۔ اور گنہگاروں کو اس کے سوا ایک اور سزا بھی ملے گی لیکن
ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔ اور آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار
کیجئے۔ کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تہمید بیان کیا
کیجئے۔ جب آپ اٹھیں۔ رات کو بھی کسی وقت اس کی تسبیح کیا کیجئے اور ستاروں کے
ڈوبنے کے بعد بھی۔

شرح:۔ اس رکوع میں نبوت توحید اور علم غیب پر بحث کی ہے۔ انبیاء کے متعلق
فرمایا ہے یہ جادوگر نہیں ہوتے نہ یہ شاعر و کاہن ہیں۔ مخالفین کو اگر مخالفت پر اصرار ہے
تو عنقریب دیکھ لیں گے۔ نتائج کیا خبر دیتے ہیں اور جو قرآن کو افترا اور من گھڑت قصہ سے
تعبیر کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ پھر تم بھی ایسا ہی کلام بنا لاؤ۔ اگر اپنے دعویٰ میں سچے
اور دل میں ہمت رکھتے ہو ایسا کہنے سے اس طرف اشارہ ہے کہ کوئی ہے جو خدائی کلام کا
مقابلہ کر سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مخالفوں کو یہ تو سوچنا چاہئے کہ کیا وہ از خود پیدا ہو گئے
ہیں یا کسی نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اگر وہ اپنی پیدائش کے لئے ہمارے رہن منت ہیں تو پھر
کیوں ہماری طرف رجوع نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں تین سوال اور کئے ہیں جن سے مسئلہ
توحید کو ثابت کیا ہے۔ آخر میں ارشاد ہوتا ہے کہ منکران حق دلائل کو من کر ایمان لانے
والے نہیں۔ ان پر تو آسمان کا ایک ٹکڑہ ٹوٹ کر عذاب کی شکل میں آجائے تو بھی وہ ماننے
والے نہیں۔

ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے رسالت کی تصدیق فرمائی ہے اور انبیائے کرام کے
بعض اوصاف بیان فرمائے ہیں تاکہ انسان کے دل میں رسالت کی طرف سے کوئی شک و

محمّد رسول تہای
 احمد
 رسول
 الملائم
 شہید
 شہید
 عادل
 قائم
 جبار
 مدعو
 خلیل
 قریب
 مظهر
 مذکور
 مبشر
 مخترع
 مخترع
 منیر
 یسار
 سید
 قائم الزمان
 حکیم
 نبی
 باطن
 طاہر
 انبیا
 رسول
 الرزق
 مطیع
 متین
 معلوم
 قوی
 رسول الرزق

الطیح حامدہ قاسمہ قاتیحہ حاشرہ

مشتودہ منذیرہ ہادیہ ماح ناہ نبی

خرین عن علیکم

نقص نہ نکال سکو گے اور کسی جگہ کوئی رخنہ نہ پاؤ

پارنگاہ اٹھا کر آسمان کو بگور دیکھو مگر کوئی

گے۔ خواہ تمہاری آنکھیں تھک کر رہ جائیں۔ آسمان کو ستاروں سے سجایا ہے اور ان سے ان شیاطین کا دنیا میں سزا دینے کا کام لیا جاتا ہے جو مجلس اعلیٰ کی باتیں سننے کے لئے اوپر جاتے ہیں۔

فرمایا ہماری ان قدرتوں کو دیکھ کر بھی جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ کافر ہیں ان کے لئے ہم نے آخرت میں دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جب ان شیطانوں اور کافروں کو دوزخ میں پھینکا جائے گا تو اس کی آواز سخت کریمہ اور خوفناک ہوگی اور اس کے جوش سے ایسا معلوم ہوگا کہ گویا غصے میں آکر پھٹی پڑتی ہے۔ دوزخ کے داروغے ان لوگوں سے دریافت کریں گے کہ ارے کبھو! کیا دنیا میں تمہارے پاس کوئی ایسا رسول نہیں آیا جس نے تم کو اس عذاب سے ڈرایا ہو یہ کھیانے ہو کر جواب دیں گے کہ بیشک ڈرانے والے آئے مگر ہم نے ان کا کہا نہ مانا۔ بلکہ اسے جھوٹ جانا۔ اے کاش اگر ہم دل کے کانوں سے ان کی بات سنتے اور سمجھتے تو آج آتش دوزخ کی نذر نہ کئے جاتے۔ اس طرح وہ اپنے گناہ و قصور کا اعتراف کریں گے۔ فرمایا اس کے بالعکس جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں حالانکہ کسی نے اس کو دیکھا نہیں مگر اس پر اور اس کی صفات پر پورا یقین رکھتے ہیں اور اس کی عظمت و جلال کے تصور سے لرزتے اور اس کے عذاب کا خیال کر کے تھر تھراتے ہیں۔ ان کی خطاؤں پر پردہ ڈالا جائے گا اور فرمانبرداری اور نیکو کاری کا اجر بھی دیا جائے گا۔

فرمایا اے لوگو! دیکھو گو تم اس کو نہیں دیکھتے مگر وہ تم کو دیکھ رہا ہے اور تمہاری ہر کھلی چھپی بات کو جانتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۵-۳۰:- وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا سو تم

اس کے اطراف و جوانب میں چلو پھرو اور اس کے رزق میں سے کھاؤ اور یہ بات بھی یاد رکھو کہ دوبارہ زندہ ہو کر اس کی طرف جانا ہے کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے اس بات کا ڈر نہیں رکھتے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر ناگاہ زمین لرزے لگے۔ کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے اس بات کا ڈر نہیں رکھتے کہ وہ تم پر پھروں کا مینہ برسائے پھر تمہیں معلوم ہو کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی (اسی طرح) جھٹلایا تھا سو (دیکھ لو

حسین
 صنی اللہ
 نبی اللہ
 امین
 صادق
 نبی التوبہ
 توفی
 مقبذ
 محبت
 قائم الزمان
 نبی اللہ
 کلیم اللہ
 عبد اللہ
 کامل
 حافظ
 زوت
 رحیم
 طاہر
 مجتبی
 طس
 مرئفہ
 منیع
 یسین
 اولی
 منزل
 ولی
 مدین
 متین
 ناصر
 منصور
 یضاح
 امیر

الصور
 الرشيد
 الوارث
 الباقي
 البديع
 الباقى
 النور
 الشافع
 الغنى
 المغنى
 الجامع
 القليل
 قالك
 الملك
 التوفيق
 الغنى
 التيقن
 الثواب
 النبى
 المتعالي
 الوالى
 المبين
 القادر
 الاجد
 الاول
 الوحيد
 المقدم
 المقدر
 القادر
 الصمد
 الواحد
 الخالق
 الخبير
 العلى
 القدى

مقاصد میں کامیاب کر دے۔ ان ہر دو صورتوں میں سے کوئی صورت بھی ہمیں دنیا میں پیش آئے ہم اس کے لئے بالکل تیار ہیں مگر تم یہ بتاؤ تمہیں بھی تو مرنا ہے تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ تم کو وہاں کوئی سزا نہ ملے گی۔ فرمایا موت کے بعد جزا اور سزا اور حشر اور نشر کو کیوں ناممکن خیال کرتے ہو۔ یہ تمام چیزیں اسی کے قبضہ و اختیار میں ہیں۔ غور کرو کہ اس نے اپنی حکمت بالغہ سے پانی ایسی نعمت تم کو دے رکھی ہے۔ ایک اسی چیز پر غور کرو تو تم خدا کو ماننے لگو۔ سنو! یہ صاف پانی جو بغیر کسی محنت کے تم کو حاصل ہے اگر زمین میں گہرا چلا جائے یا اس کے چشمے بند کر دیئے جائیں۔ تو کون ہے جو خدا کے گہرے کئے ہوئے پانی کو نزدیک تر لے آئے۔ اگر نہیں تو پھر تم کیوں سجدہ شکر بجا نہیں لاتے اور کیوں اس کو اور اس کے احکام کو ماننے سے انکار کرتے ہو۔

سورة الحاقة (٤٨) (٦٩)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں باون آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۳:- وہ ثابت ہو کر رہنے والی کیا ہے وہ ثابت ہو کر رہنے والی اور آپ کو کیا معلوم ہے وہ ثابت ہو کر رہنے والی کیا چیز ہے۔ ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا۔ سو ثمود تو ایک مہیب آواز سے ہلاک کر دیئے گئے اور جو عاد تھے ان کو تیز اور آندھی سے برباد کر دیا گیا۔ اللہ نے اس کو سات رات اور آٹھ دن مسلسل ان پر چلائے رکھا۔ سو آپ ان کو اس آندھی میں دیکھتے کہ کھجوروں کی کھوکھلی جڑوں کی طرح گرے پڑے ہیں۔ کیا آپ ان میں سے کسی کو باقی دیکھتے ہیں اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور الٹی ہوئی بستیوں میں رہنے والے ان سب نے گناہ کے کام کئے انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی۔ پس اس نے ان کو بہت سخت پکڑا۔ (سنو) جب پانی کا طوفان آیا تھا تو ہم نے تم کو (چلتی) کشتی میں سوار کیا تاکہ اس واقعہ کو تمہارے لئے یادگار بنادیں اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔ پھر جب صور

الوعاب
 الرزاق
 الفتح
 العليم
 العالين
 الباسط
 الخافض
 الشافع
 المعين
 المذل
 الشيع
 البشير
 الوكيل
 العادل
 الشاكر
 العليم
 الخبير
 المشفق
 البصير
 الخبير
 الوكيل
 الوهاب
 الواسع
 العليم
 الخبير
 الوكيل
 الوهاب
 الواسع

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
فائم
جول
مذمو
خلیل
قریب
مطہرا
مذکر
مبشر
مکرم
مختم
منیر
براج
سید
خام الزیل
حکیم
کرم
یتیم
نبی اللہ
باوین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطہح
سین
حق
معلم
قوی
رسول الزمان

کام لیں۔ وہ بلاشبہ اسے دور خیال کرتے ہیں اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی مانند ہو جائیں گے اور کوئی دوست کسی دوست کا پرسان حال نہ ہو گا باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھلا بھی دیئے جائیں گے گنہگار اس بات کو پسند کرے گا کہ اس دن کے عذاب کے صلے میں وہ دیدے اپنے بیٹوں کو اور اپنی بیوی کو اور بھائی کو۔ اور اپنے گھرانے کو جس میں رہتا تھا اور وہ جو روئے زمین پر ہیں ان سب کو پھر اپنے آپ کو نکالے۔ ہرگز نہیں وہ تپتی ہوئی آگ ہے جو منہ کی کھال ادھیڑ ڈالنے والی ہے۔ (یہ آگ) اس کو پکارے گی جس نے پیٹھ پھیر لی اور روگردانی کی اور دولت جمع کی اور اس کو بند رکھا۔ بلاشبہ انسان بے صبر ہے کیا گیا ہے۔ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرانے لگتا ہے اور جب اس کو دولت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے سوائے ان نماز گزاروں کے جو اپنی نمازوں کو ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور جن کے مال میں ایک معین حصہ (مقرر) ہے سوال کرنے والوں کا اور محتاجوں کا اور جو قیامت کے دن کو مانتے ہیں اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں ان کے رب کا عذاب بلاشبہ بڑا خطرناک ہے اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا ان لونڈیوں سے جو ان کے قبضے میں ہیں کیونکہ (ان کے بارے میں) ان پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ پھر جو کوئی اس کے سوا خواہش کرے تو وہ لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کا خیال رکھتے ہیں اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ عزت پائیں گے۔

شرح:- ابتدائے اسلام کے زمانے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کبھی لوگوں کو خدا کے عذاب اور روز آخرت کی سختی سے ڈراتے اور ان سے بچاؤ کے لئے یہ فرماتے کہ خدا پر ایمان لا کر اس کی عبادت کرو اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو تو اکثر لوگ اس حقیقت ثانیہ کو سمجھ نہ سکتے اور یہ کہتے کہ خدایا! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو جس عذاب سے ہم کو ڈراتے ہیں وہ ہم پر نازل کر دے۔ اس صورت میں ان کی اس حماقت کا جواب ہے۔ از شاد ہوتا ہے کہ قیامت کا عذاب تو ضرور نازل ہو کر رہے گا۔ تم اپنے منہ سے عذاب مانگتے ہو اور اتنی جلدی کرتے ہو یہ تمہاری اپنی کم سختی ہے۔ فرمایا

شکور
حسب
ضی اللہ
نیبات
امین
صادق
بی اثر
توضیح
مستقیم
محبت
قام الا
تبی اللہ
کلم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ملہ
مجتبی
طس
مرفض
مصلح
سین
اولی
مزیل
دلین
مذہب
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مبصاح
ایر

آخدا انسان کو انسان کامل بنا دیتے ہیں اور جب انسان اس درجہ پر پہنچتا ہے تو فی الحقیقت اسی وقت وہ نجات کا مستحق ہوتا ہے۔ نماز انسان کی طبیعت میں خوف خدا پاکیزگی، معاملہ کی صفائی اور باقاعدگی پیدا کرتی ہے۔ صدقہ و خیرات انسان کو فراخ دل بناتا اور قوی اور ملکی خدمت کے لئے تیار کرتا ہے۔ روز جزا و سزا کا ڈر انسان کو افراط و تفریط اور بد معاہلی سے بچاتا ہے۔ پاک دامنی اور عفت شعاری انسان کے دل کو پاک ذہن کو مجلی اور قوی بنانے کو طاقتور بناتی ہے۔ امانتوں اور معاہدوں کا احترام انسان کو اپنائے زماں کی نظروں میں باعزت اور خدا کی نظروں میں متقی بنا دیتا ہے۔ سچی گواہی و شافقتہ و فساد کے مٹانے کا بہترین ہتھیار ہے۔

فرمایا ان اشخاص کے اندر یہ صفات پیدا ہو جائیں وہی اس دن کے عذاب سے نجات پائیں گے۔ اور بہشت بریں میں امن و چین سے آخری زندگی گزاریں گے۔

ترجمہ آیات ۳۶-۴۴: پھر کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ آپ کی طرف دوڑتے ہوئے چلے آتے ہیں۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے گروہ گروہ ہو کر کیا ان میں سے ہر شخص اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ اسے نعمتوں سے معمور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ ہرگز نہیں! ہم نے ان کو اس چیز سے بنایا ہے جو ان کو معلوم ہے۔ سو میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم (اس پر بھی) قادر ہیں۔ کہ ان سے بہتر لوگ ان کی جگہ لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔ سو ان کو چھوڑ دیجئے کہ وہ باتیں بنایا اور کھیلا کریں یہاں تک کہ وہ دن ان کے سامنے آمو جو ہو جس کا ان سے وعدہ ہے جس دن وہ قبروں سے ایسے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے گویا کہ وہ کسی نصب العین کی طرف دوڑے جا رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی (اور) ان کے (چروں) پر نلت چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

شرح: اس رکوع میں صاف لفظوں میں بتا دیا گیا ہے کہ جو لوگ قرآن سننے کے بعد اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے ممکن نہیں کہ وہ اس دن کی شدت سے نجات پائیں۔ فرمایا کیا بات ہے جو مکرین حق دائیں بائیں سے قرآن سنتے اور سن کر ہنستے اور مضحکہ اڑانے کے لئے بھاگے چلے آ رہے ہیں فرمایا کہ اس گستاخی کے باوجود کیا ان کو توقع ہو سکتی ہے کہ اس دن کی سختی سے بچ جائیں گے اور نعمتوں سے معمور جنت

شکوہ
حسب
صنی
خیر اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
تعمیر
محبت
فان لا یبالی
بما یفتن
اللہ
بما یشاء
عند اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ط
مجتبی
طس
مرتضی
مفید
لیسین
لونی
مزیل
ولی
مدیر
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
متمرد
یضاح
ایر

رسول
اللام
شہید
شہیر
عاد
خانم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختم
صنیر
سراج
سید
فان الازل
تکبیر
کبریم
یتیم
بی لولہ
باہن
ظاہر
آخر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہح
صین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمۃ

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جولہ
مدعو
تلیل
تربیب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختار
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
کرم
نعم
نبی
ظاہر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
معلوم
قوی
رسول

شکر
صفت
صفت
صادق
بی اثر
نفسی
تقید
جنت
تعالی
کلمہ
عند اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
جنتی
طس
مرفی
مضطر
لین
اولی
مزیل
ولی
مدیر
میتین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
یضاح
ایم

برابر بنایا اور جس صورت میں چاہا تیرے اعضا کو ترکیب دی۔ ہرگز نہیں بلکہ تم روز جزا کو حسرت جھلاتے ہو حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ (یعنی) معزز لکھنے والے جو کام تم کرتے ہو ان کو معلوم (ہو جاتا) ہے بیشک نیک کام کرنے والے ضرور نعمتوں والی جنت میں ہوں گے اور برے کام کرنے والے ضرور دوزخ میں ہوں گے۔ جس میں جزا کے دن داخل ہوں گے اور اس سے غائب نہیں ہونے پائیں گے اور آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا چیز ہے۔ پھر آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا چیز ہے۔ یہ وہ دن ہو گا جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے لئے کوئی اختیار نہ رکھے گا اور اس دن حکومت صرف اللہ ہی کی ہوگی۔

شرح :- اس سورت میں پھر روز آخرت کا تذکرہ فرمایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ نظام ارضی و سماوی کس طرح درہم برہم ہو جائے گا اور کس طرح آخرت میں ہر شخص کو نفسا نفسی پڑ جائے گی۔ فرمایا اے انسان تیرے رب نے تجھے کس عمدہ طریقے اور احسن تقویم پر بنایا ہے اور کیسی خوب صورت شکل دی ہے مگر تو ہے کہ اپنے رب کریم کو بھلائے بیٹھا ہے روز جزا و سزا کو جھٹلا رہا ہے جس کی وجہ سے تو اکثر افعال بد کا مرتکب ہوتا ہے اور تیرے ان افعال کو ہمارے فرشتے جو محض اس کام کے لئے مقرر کئے گئے ہیں لکھتے رہتے ہیں ان کے علم سے کوئی بات جو تم کرتے ہو باہر نہیں ہوتی۔ اس کا نتیجہ جو پیش آنے والا ہے یہ ہو گا کہ نیک آدمی جنت میں جائیں گے اور بدکار دوزخ میں جو بھڑکتی ہوئی آگ ہے داخل کئے جائیں گے۔ یہ سب کچھ قیامت کے دن وقوع پذیر ہو گا اور ہم سے پوچھو تو وہ دن ان سے بہت قریب ہے کچھ دور نہیں۔ مگر یہ لوگ اس روز جزا و سزا کی سختی اور کیفیت سے محض نا آشنا ہیں۔ اور اے پیغمبر! آپ کو بھی کیا معلوم کہ وہ دن کیسا سخت ہو گا۔ سنو اس دن کوئی تنفس کسی تنفس کے کام نہ آسکے گا۔ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اور اس دن صرف اللہ ہی کی حکومت ہوگی۔ کسی کے ہاتھ میں کوئی اختیار حقیقی ہو یا مجازی باقی نہ رہے گا۔ پس جو کوئی جس بدلہ کا مستحق ہو گا وہی اس کو دیا جائے گا۔

سورة الاشقاق ۸۳

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پچیس آیات مبارکہ اور ایک

رہا ہے اس کا پورا پورا حساب کیا جائے گا۔

کدح کہتے ہیں انسان کے عمل کو خواہ نیک ہو خواہ بد لہذا اس آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ اے انسان جو دن رات برے کام کے کرنے میں مشغول ہے لوگوں پر ظلم و ستم اور جو روح جفا روا رکھتا ہے اپنے خدا سے غافل رہتا ہے۔ موت کو بھولا ہوا ہے مت خیال کر کہ تجھے یہاں ہمیشہ ہی رہنا ہے اور یہ کہ خواہ تو خلقت کو تنگ کرے خواہ لوگوں کی حق تلفی کرے خواہ اپنے زور و قوت پر نازاں رہے۔ تجھے کوئی چھپنے والا نہیں ایسا نہیں تیرا ہر قدم خواہ نیکی کی طرف اٹھے یا برائی کی طرف بڑھے تجھے معلوم ہو یا نہ ہو وہ تجھے تیری اجل سے قریب تر کرتا جاتا ہے۔ تیری تمام جدوجہد اور سعی و کوشش تیرے قویٰ میں ضعف کا ایک اثر چھوڑ دیتی ہے اور پے در پے یہ ضعف بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ضعف موت پر جا کر منتہی ہوگا۔ جس سے کسی کو مفر نہیں۔ موت روح سے غفلت کا پردہ اٹھا دیتی ہے اور وہ انسان کی ان باتوں کو سمجھنے لگتا ہے جن سے پہلے انکار کیا کرتا تھا۔ اس دن ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا کرتا رہا ہے۔ نیک عمل یا بد فرمایا نیک عمل کرنے والوں کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور برے کام کرنے والوں کا بائیں ہاتھ میں۔ جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ خوش خوش اپنے لوگوں میں جائیں گے اور بائیں ہاتھ والے موت کو پکاریں گے اور تمنا کریں گے کہ ہلاک ہی ہو جائیں تو بہتر یہ عذاب تو ہم سے نہ سما جائے گا۔

آخر میں ارشاد ہوتا ہے چاہئے کہ انسان تکذیب حق سے باز رہے۔ عذاب دردناک سے بچنے کی کوشش کرے اور وہ صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ ایمان لائے اور **اچھ عمل کرے۔**

سورة الروم (۸۴) (۳۰)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیت ۱۷ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ آیات مبارکہ اور چھ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔

شکور
حلیب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التورہ
فوحی
مذکور
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مختار
منیر
بیراج
سید
خام الزوال
مکرم
کرم
ذی القربی
نازک
ذوالسلا
انور
اول
رسول
الترجمہ
قابل
میان
حسن
معلوم
قوی
رسول اللہ

احمد
رسول
الملازم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مذکور
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مختار
منیر
بیراج
سید
خام الزوال
مکرم
کرم
ذی القربی
نازک
ذوالسلا
انور
اول
رسول
الترجمہ
قابل
میان
حسن
معلوم
قوی
رسول اللہ

پیدا کرے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔ جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔ اور ان کے (خود ساختہ) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ اپنے (خود ساختہ) شریکوں کو تسلیم بھی نہیں کریں گے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ سو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے وہ تو ہمیشہ کے (باغوں میں خوش خوش رہیں گے۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور آخرت کے پیش آنے کی تکذیب کی عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ تو تم اللہ کی تسبیح کرو جب شام ہو اور جس وقت صبح ہو اور آسمانوں میں اور زمین میں اس کی ستائش ہے اور اس کی تسبیح کرو تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو۔ وہ جاندار کو بے جان سے (پیدا کر کے) نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے (پیدا کر کے) باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ اور خشک ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے اور تم بھی اسی طرح (مرنے کے بعد زمین سے) نکالے جاؤ گے۔

شرح:۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح تمام کائنات عالم کو اول مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اسی طرح اس کو فنا کر کے دوبارہ پیدا کرے گا اور ہر شخص سے اس کے اعمال کا حساب لے گا۔ اس دن وہ لوگ جو مجرم قرار پائیں گے وہ خدا کی تمام رحمتوں سے ناامید ہو جائیں گے۔ اور انہیں پتہ چل جائے گا کہ یہاں تو صرف اسی کو انعام ملے گا جس نے دنیا میں دین خدا کی مخالفت نہیں کی اور اس کی اشاعت و تبلیغ میں سرگرم دکھائی ہے۔ مگر منکروں، مشرکوں اور کافروں کو نہ کوئی بددے گا نہ وہ عذاب خداوندی سے بچ سکیں گے۔ گو دنیا میں بھی انسان اتفاق و اتحاد اور اطمینان و سکون کی زندگی بسر نہیں کرتا۔ پھر پھر بھی وہ اپنی موجودہ حالت کا موازنہ اس حالت سے کرے جو قیامت کے دن ہوگی تو اسے معلوم ہوگا کہ وہ اتنا خطرناک دن ہے کہ اس دن بچہ ماں سے بیٹا باپ سے بھائی بھائی سے، دوست دوست سے الگ ہو جائے گا۔ ہر شخص اپنی پریشانی میں مبتلا ہوگا اسے دوسرے کی خبر تک نہ ہوگی۔ مگر حساب ہو جانے کے بعد جن کا نتیجہ امتحان اچھا نکلے گا وہ تو دل کا سکون پائیں گے اور جن کا نتیجہ برا نکلے گا ان کو نافرمانی کی پاداش میں عذاب الہی بھگتنا ہوگا۔ مگر سنو! اس کو تمہاری بندگی اور طاعت کی کچھ ضرورت نہیں۔ وہ جو کچھ فرماتا ہے تمہارے بھلے کو اور اس کی تسبیح و تقدیس تو صبح و شام مخلوقات کا ذرہ ذرہ کرتا رہتا ہے اسے

الْوَعَابُ
الرِّزَاقُ
الْفِتَاحُ
الْعَلِيمُ
الْمَالِئِيُّ
الْبَاسِطُ
الْحَافِظُ

الْمُرَافِقُ
الْمَحْسَبُ
الْمَذَلُّ
الْبَشِيعُ
الْبَيْتِيُّ
الْمَكْتُوبُ
الْعَدْلُ

الْبَلِيفُ
الْمُبَارِكُ
الْمَلِيحُ
الْمُذَكَّرُ
الْمُشَوَّرُ
الْوَالِحُ

الْمُبَايِنُ
الْمُحَافِظُ
الْمَقْبُولُ
الْمَلِيحُ
الْمَلِيحُ

الْبَصِيرُ
الرَّشِيدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
الْبُورُ

الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ

الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ

الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ

الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ
الْبَدِيعُ

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيرٌ
عَادِلٌ
حَامِدٌ

نہ کسی کی عبادت کی ضرورت ہے نہ کسی کی نافرمانی کا خدشہ۔ وہ بے نیاز ہے مگر سب کا داتا ہے۔ اس کی قوت کے یہ کرشمہ ہیں کہ وہ بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور جانداروں سے بے جانوں کو اور مردہ زمین کو جس میں گھاس پھوس تک نہ ہو سکے باران رحمت سے زندہ کر کے سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔ فرمایا تمہارا خدا جس کے یہ اوصاف ہیں تم کو بھی اسی طرح ایک دن زمین تلے سے نکال کھڑا کرے گا۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۷: اور اس کے نشانات میں سے ہے کہ تم سب کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم انسان ہو کہ روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہو۔ بہت نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں میں سے تمہاری عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ہاں آرام محسوس کرو۔ اور تمہارے درمیان دوستی اور ہمدردی استوار کی اس میں بھی ان کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں اور اس کے نشانات میں سے آسمانوں کا اور زمین کا بنانا ہے۔ اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا ہے بیشک ان باتوں میں علم رکھنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اس کے نشانات میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا اور اس کے فضل سے روزی تلاش کرنا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو (حق بات کو) سنتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے۔ پھر زمین کو اس سے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ اور شاداب کر دیتا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکار کر زمین سے نکلنے کو کہے گا تو تم فوراً "نکل کھڑے ہو گے اور جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اسی کے غلام ہیں۔ سب (جاندار) اس کے فرمانبردار ہیں اور وہی تو ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور اس کیلئے بہت آسان ہے اور آسمانوں میں اور زمین میں اس کی شان سب سے بالاتر ہے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

جَوَدٌ
مَدْعُوٌّ
خَلِيلٌ
قَرِيبٌ
مُطَهَّرٌ
مَذْكُورٌ
مُبَشِّرٌ
مُكْرَمٌ
مُحْتَرَمٌ
مَنْبُورٌ
سِرَاجٌ
سَيِّدٌ
خَالِدٌ
كَلِيمٌ
كَرِيمٌ
يَتِيمٌ
بَاقٍ
بَاطِنٌ
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَوَّلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَنْبُوعٌ
مَدِينٌ
مَدِينٌ
مَدِينٌ
طَيْبٌ
نَاصِرٌ
مَنْصُورٌ
مُصَاحِبٌ
أَمْرٌ

شَكَوْرٌ
حَسْبٌ
ضَمِيْرٌ
مَنْبُورٌ
أَمِينٌ
صَادِقٌ
بِئْرٌ
نَفِيْسٌ
مُتَّقِمٌ
مُحْتَمِلٌ
قَامٌ
بِئْرٌ
كَلِمٌ
عَبْدٌ
كَامِلٌ
حَافِظٌ
رَوْنٌ
رَحِيْمٌ
عَلِيٌّ
مُجْتَبَى
طَمَسٌ
مُرْتَضَى
مُصَفَى
لَيْسِيْنٌ
أَوَّلِيٌّ
مَنْزِلٌ
دَلِيٌّ
مَدِيْنَةٌ
مَدِيْنَةٌ
مَدِيْنَةٌ
طَيْبٌ
نَاصِرٌ
مَنْصُورٌ
مُصَاحِبٌ
أَمْرٌ

حجرات: ۱۰۱۔ قریشی: ۱۰۱۔ منبری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزوی: عاقبت۔ شاہد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ۔ شابت۔ ہمد۔ صبیح۔ حمزوی۔



الوهاب
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المعز
 المذل
 السميع
 البصير
 الحكيم
 العدل
 اللطيف
 الخبير
 الوهيب
 العظيم
 الغفور
 الشكور
 العلي
 الكبار
 المنان
 الغني
 القوي
 المتين
 العزيز
 الجبار
 المجتبر
 المصون
 المنان
 الوهاب

یہ کس کا کرشمہ ہے۔ پھر دیکھو کہ تمہاری پیدائش کا یہ سلسلہ قائم کیا ہے کہ تم
 ایک دوسرے سے پیدا ہوتے ہو۔ اس طرح تمہیں جوڑے جوڑے بنا دیا ہے اور ایک
 کے دل میں محبت ڈال دی ہے۔ یہ ہماری حکمت کا کوئی چھوٹا سا کرشمہ نہیں مگر
 لوگ اس پر تدر نہیں کرتے۔ ایسے ہی تیسری دلیل یہ ہے کہ خدا ہی نے اس نیلگوں
 آسمان کو اور رنگارنگ زمین کو پیدا کیا ہے۔ اس نے تمہیں ایک ہی چیز سے پیدا کر کے
 مختلف الجبال، مختلف الاشکال، مختلف اللسان اور مختلف الالوان بنا دیا ہے۔ دیکھو یہ اس
 کی قدرت کی کتنی بڑی نشانی ہے۔ مگر جب تک انسان غور و فکر سے کام نہ لے وہ ان
 راز ہائے پنہاں سے واقف نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح غور کرو کہ اس کی کتنی بڑی
 تم ہے کہ تم دن یا رات کو جب سونا چاہو سو سکتے ہو اور جب سامان معیشت کی تلاش
 کام کرنا چاہو کر سکتے ہو۔ اگر وہ تمہاری آنکھوں میں نیند کو نہ رکھ دیتا تو تمہارے لئے
 محال ہو جاتی اور تم کوئی بھی کام نہ کر سکتے۔ یہ بھی ایک بڑی عظیم الشان دلیل ہے جو
 کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ مگر اس کا فائدہ صرف ان لوگوں کو پہنچ سکتا ہے جو حق کی
 زہر پر کان دھریں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ خدا کی قدرت کے کیا کیا نشان پوچھتے ہو۔ دیکھو اسی
 حکم سے بادل گرجتے ہیں۔ جن سے کبھی تو تم ڈرتے ہو کہ کہیں بجلی ہم پر نہ پڑ جائے
 اور کبھی خوش ہوتے ہو کہ شاید مینہ برس جائے۔ پھر وہی خدا بادلوں سے مینہ برساتا ہے
 اس خشک اور بے جان زمین میں سے طرح طرح کی جڑی بوٹیاں اور رنگ رنگ کی
 پھولیں پیدا کیا گیاں اگاتا ہے۔ یہ بات بھی عقل سے سمجھنے کی ہے اگر سمجھنے کی کوشش کرو تو کئی
 نشانے پنہاں تم پر آشکارا ہوں۔ سنو جس طرح اس خدائے برحق نے زمین اور آسمانوں
 اپنے حکم سے قائم کر رکھا ہے اسی طرح جب وہ چاہے گا اور تمہیں پکارے گا تو تم
 سے نکل نکل کر اس کے حضور میں جمع ہو جاؤ گے۔ دیکھو تمام کائنات اسی کی پیدا
 اور اسی کے زیر حکم ہے اس نے اس کائنات کو اول مرتبہ پیدا کیا۔ وہی اس کی موت
 اور اس کے بعد پھر وہی پیدا کر کے دنیاوی زندگی کا حساب طلب کرے گا۔ گویہ
 تمہاری نظروں میں محال دکھائی دے۔ مگر خدا کے لئے سب کچھ آسان ہے اور وہ
 ہر چیز پر قادر ہے اور ہر شے کی حکمت جانتا ہے۔

القيوم
 الرزاق
 الباقى
 الوديع
 البادئ
 السور
 الشافع
 العبي
 المعنى
 الجامع
 المسطور
 مالك
 الملك
 القدوس
 الغفور
 المتكبر
 التواب
 العليم
 الغفار
 الوهاب
 الباطن
 الظاهر
 الاول
 الآخر
 المشرق
 المغرب
 القاهر
 الوجد
 الخالق
 الخبير
 النور
 البصير
 الحكيم
 العدل
 اللطيف
 الخبير
 الوهيب
 العظيم
 الغفور
 الشكور
 العلي
 الكبار
 المنان
 الغني
 القوي
 المتين
 العزيز
 الجبار
 المجتبر
 المصون
 المنان
 الوهاب

المسجد - الواجد القيوم - الميت البعيد المعين - الواجد - المدين - الوكيل - الباقى - الخبير

تکلیف
رسول تباری
آخذ
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خانم
جنولہ
مذمو
تلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبتصر
مکتوم
مکتوم
منیر
سراج
سید
خام الرسول
حکیم
کریم
یتیم
نبی الرحمة
ناجی
ظاہر
آخر
اقل
رسول
الرحمة
مطہر
مین
حق
معلم
قوی
رسول الرحمة

الطبعی حامدہ قاسمہ قاریخ حاشیہ
جہلمی - آبی

۲۸

مشتودہ
خبریں علیکم

تذینت - ہادی - صاحب نام نسیح

ترجمہ آیات ۲۸-۳۰ - اس نے تمہارے لئے (لوحید کی) ایک مثال تمہیں
میں سے بیان کی ہے کہ کیا جن (غلاموں کے) تم مالک ہو ان میں سے کوئی بھی ہے جو اس
روزی میں جو ہم نے تم کو دے رکھی ہے تمہارا برابر کا شریک ہو؟ (کہ) تم ان کی ایسی ہی
پرواہ کرتے ہو جیسی اپنوں کی پرواہ کرتے ہو اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے اپنے کلام کو
تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ ظالم ہیں بے سوچے
سمجھے اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں سو جس کو اللہ گمراہ کر دے اسے کون ہدایت سے
بہرہ مند کر سکتا ہے اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں۔ تو آپ یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین
کی طرف رکھئے۔ وہی انداز ساخت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی اس بنائی
ہوئی چیز میں تبدیلی نہ کر دے درست درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (لوگو!)
اس کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں شامل نہ ہونا۔ جن
لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرتے فرتے ہو گئے (اور) ہر فرقہ اپنے
مزعومات پر نازاں ہے اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف
رجوع ہو کر اسکو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنی رحمت کا مزہ ان کو چکھاتا ہے تو ان میں بعض
لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس
کی ناشکری کریں سو تم فائدے حاصل کئے جاؤ عنقریب تمہیں (انجام) معلوم ہو جائے گا
کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی دلیل اتاری ہے کہ وہ ان کو شرک کرنے کو کہہ رہے ہیں اور
جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اسے پا کر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان کو
کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور وہ بھی اپنی شامت اعمال سے تو فوراً "مایوس" ہو جاتے ہیں کیا
انہوں نے تمہیں کہا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کسی
کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان
رکھتے ہیں۔ سو تم اپنے رشتہ داروں کا مسکینوں کا اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو یہ بات
ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو خدا کی خوشنودی کے طالب ہیں اور یہی لوگ فلاح
پانے والے ہیں اور تم لوگ جو (رقم) سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں مل کر افزائش
ہو تو خدا کے نزدیک اس میں کوئی افزائش نہیں ہوتی۔ جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اللہ کی رضا جوئی
کے لئے (تو وہ برکت و افزائش ہے) جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی اپنے اجر کو (خدا کے ہاں)

شکور
حبیب
ضی اللہ
حبیب اللہ
امین
صادق
بی انور
توضی
مستند
محبت
اللہ
عظیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مظہر
منصف
سین
اولی
مقبول
دلجی
مدبر
متین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
یضاح
امیر

Marfat.com

انہی حیوانات میں جو بچہ پیدا ہوتا ہے تو بے عیب ہوتا ہے کسی کا کان کٹا ہوا نہیں ہوتا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ اس کے کان کاٹ ڈالتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح حیوانات کے بچے اپنے اصلی مشہد حالت اور صورت پر پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسان کا ہر ایک بچہ اخلاق، عادات اور عادات خیالات میں بھی اپنی اصلی حالت اور صورت پر پیدا ہوتا ہے اگر اس پر کوئی بیرون اثر نہ کرے تو وہ جوان ہو کر بھی اسی حالت پر رہے۔ اللہ کو وحدہ لا شریک جاننے اپنے خالق و جود کی تابعداری کرنے۔ اس کے بعد انسانی جذبات میں فطرت الہیہ کے ہونے کا ثبوت مدعی ہے۔ فرمایا کہ جب انسان پر کوئی سخت مصیبت آپڑتی ہے تو کمال اخلاص سے اپنے قریب کو پکارنے لگتا ہے۔ پھر جب وہ ان کی مصیبت کو ٹال دیتا ہے اور اپنی رحمت کا تھوڑا سا حصہ چکھاتا ہے۔ تو کچھ لوگ ان سے بتوں اور دیگر غیر از خدا ہستیوں کو بھی پکارتے اور مقررہ اور طلب کرنے لگتے ہیں۔ ان کا یہ کام خدا تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ سوار شاد ہوتا ہے کہ تمہارے ناشکر گزار لوگو! تم سمجھتے ہو کہ تم اب بالکل امن و امان میں ہو اور تمہیں کوئی ضعف نہیں پہنچ سکتا۔ سو چند روز تک دنیا کا مزہ اٹھا لو پھر مرنے کے بعد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم کس قدر غلط کار اور بے تجربے اس کے بعد ان لوگوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ پاس اس عقیدہ کے جواز میں کیا ثبوت ہے کیا تمہارے خالق نے تمہیں کبھی حکم دیا تھا کہ خدا کے علاوہ اوروں کی پوجا بھی کر لیا کرو۔ اس کو چھوڑ کر دو سڑوں کے ساتھ بھی نہ گئی توقعات اور آرزوئیں وابستہ کر لیا کرو اگر اس قسم کی کوئی بات نہیں تو تمہیں کون کہتا ہے کہ خدا کے سامنے اس قدر غیر ذمہ دارانہ روش اختیار کرو۔ خدا تمہاری ایسی نافرمانیوں کو دیکھتا ہے پھر بھی تمہیں کوئی سزا نہیں دیتا بلکہ گاہ بگاہ اپنی رحمت سے تمہیں آواز دیتا ہے۔ مگر جب کبھی تمہارے گناہوں کی پاداش میں تمہیں سزا دیتا ہے تو تم مایوس ہو کر رہ جاتے ہو۔ غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ اللہ ہی رزق فراخ کرتا ہے اور وہی تنگی دیتا ہے۔ کیا اس آسمان کے تلے اور اس زمین کے اوپر کوئی ہے جس کے ہاتھ میں رزق کی مٹی ہے اور تنگی ہو۔ اگر نہیں تو پھر تم کیوں اوروں کو شریک خدا ٹھہراتے ہو۔ پس تمہیں سنبھالو کہ فرمانبرداری اور نیکو کاری کی زندگی گزارو۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک معلوم کرو۔ اور ان کے حقوق کو ادا کرو۔ مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ ہمدردی کا ثبوت دو۔ اور ان لوگوں کو جو خدا کے رحم کی توقع رکھتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ خود بھی دوسروں پر

شکرت
حسبنا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توفیق
مظہر
محب
قائم الا
تجلی
حکیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
رزق
حکیم
محبی
طس
مرفی
مظہر
لین
اذی
مزیل
دی
مدید
میتین
معدن
طین
ناصر
منصور
یصاح
امر

حجراتہ بیکارہ، مفسرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عاقبہ، شامدہ، رشیدہ، بشیرہ، داعیہ، شابتہ، ممدیہ، مینعہ، بحیرہ

الضوء
الربيع
الوارث
الباقي
اليدع
البادي
النور
التابع
الغني
المغني
المايع
المسبب
مايك
الملك
الزود
الغفور
المستقيم
الشراب
المنير
المتعالي
الواحي
البارئ
القادر
الاول
المؤيد
المستعان
القادر
المتوكل
الولي
الذليل
الغني
المتعالي

رحم کریں تاکہ وہ کامیابی و کامرانی حاصل کریں۔ سکو! تمہارا خدا وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا جو تمہیں روزی دیتا ہے پھر مارتا ہے اور اس کے بعد پھر زندہ کرتا ہے اب جاؤ کہ تاج تمہارے معبودوں میں سے کون ایسا ہے جس میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں۔ اگر کسی میں نہیں تو تم ان کو معبود کیوں بناتے ہو؟

ترجمہ آیات ۴۱-۵۳:- خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال (بد) کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ خدا ان کو ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے۔ ممکن ہے وہ باز آجائیں۔ کہہ دیجئے کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ ان لوگوں کا کیسا انجام ہوا جو پہلے ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر مشرک تھی۔ سو آپ دینِ قیم کی طرف رخ کئے رہے اس سے پیشتر کہ وہ دن آجائے جس کے واسطے پھر خدا کی طرف سے ہمانہ ہوگا۔ سب لوگ اس دن جدا جدا ہو جائیں گے۔ جس نے انکار کیا تو اس کے انکار کا ضرر اسی کو ہے اور جس نے اچھے اعمال کئے تو ایسے لوگ اپنے ہی لئے سامان تیار کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل بھی اچھے کئے وہ ان کو اپنے فضل سے صلہ دے گا۔ بیشک وہ منکروں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تم کو خوشخبری دینے اور تمہیں اپنی رحمت کا (مزہ) چکھانے کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے اور اس لئے بھی کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اسکے فضل سے (روزی) تلاش کرو اور اس لئے کہ تم اس کا شکر یہ ادا کرو اور ہم نے آپ سے پہلے رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے اور وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے سو ہم نے ان لوگوں کو سزا دی جنہوں نے جرم (و انکار) کا ارتکاب کیا اور ایمان لانے والوں کی مدد کرنا ہمارے لئے ضروری تھا۔ اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے جو بادلوں کو ابھارتی ہیں۔ پھر ان کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے یہاں تک کہ (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ بادلوں میں سے مینہ نکلا چلا آ رہا ہے۔ سو جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اسے پہنچا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگرچہ وہ بارش کے نازل ہونے سے پہلے بڑے مایوس تھے۔ سو اللہ کی رحمت کے آثار دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک وہ (خدا) مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور اگر ہم اور ہوا بھیج دیں پھر یہ دیکھیں کہ کھیتی زرد ہو گئی ہے

الناجد - الواجد التیوم - البیت الخیر - الیوم - الیوم - الیوم - الیوم

جاتے ہیں اور گھنگھور گھٹائیں بن کر تمہارا دل خوش کرتے ہیں۔ پھر تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے ان سے مینہ برسنے لگتا ہے اور تم خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے اگرچہ تمہاری حالت مینہ برسنے سے پہلے ایسی ہوتی ہے کہ مارے مایوسی کے تمہاری جان نکلنے لگتی ہے پھر جب بارش ہو جاتی ہے تو کیا تم اللہ کی رحمت کے اثرات و نشانات کو نہیں دیکھتے؟ کیا ہر مردہ چیز زندہ فرما دیکھائی نہیں دیتی؟ سنو یہ سب قدرتیں اسی خدائے یگانہ ہی کو ہیں۔ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ پس تم جھکو تو اسی کی چوکھٹ پر جھکو اور مانگو تو اسی سے مانگو۔ وہی سب کا قاضی الحاجات ہے اور وہی سب اسباب کا مالک ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے دل مردہ ہو چکے ہیں آپ ان کو اپنی بات نہیں سنا سکتے اور اسی طرح ■ ہرے لوگ جو صدائے حق سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں ان کو بھی کوئی بات سنائی نہیں جاسکتی۔ نہ دل کے اندھوں کو سیدھی راہ پر چلایا جاسکتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی بات وہی سنتے ہیں جن کے دل میں ایمان ہوتا ہے۔ یا وہ جن میں اس کلام کے سننے کی صلاحیت موجود ہو۔

ترجمہ آیات ۵۲-۶۰:- اللہ وہ ہے جس نے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا۔ پھر کمزوری کے بعد توانائی عطا کی۔ پھر توانائی کے بعد ضعف اور برہنچاپا دیا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ بڑے علم اور قدرت والا ہے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ (دنیا میں) نہیں رہے۔ اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی) بیکے رہے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے (وہ کہیں گے کہ) تم اللہ کی کتاب کی رو سے روز قیامت تک ٹھہرے ہو۔ سو یہ روز قیامت (ہی) ہے۔ مگر تم نہیں جانتے تھے۔ تو اس دن ظالموں کو اس کی معذرت خواہی کچھ فائدہ نہ دیگی اور نہ خدا کو خوش کرنے کا ان کو موقع ہی دیا جائے گا اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے اور اگر آپ ان کے سامنے کوئی معجزہ پیش کریں منکر جو ہیں پھر بھی کہیں گے کہ آپ محض فریب کار ہیں۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ سو آپ صبر کریں بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے۔ آپ کو بسکساں نہ بنا دیں۔

شرح: اس رکوع میں انسان کی ناتوانی اور اس عالم بے ثباتی سے گذر کر خدا کے
الماجد - الواجد القیوم - البیت البیت - الوالی - المنتقم - الوکیل - اللامت - المجدد

الوعاب
الرزاق
الفتاح
العلیم
القابض
الباسط
الخالق
الرازق
المعز
المدلل
الشیخ
الخبیر
الکرم
العدل
اللطیف
الخبیر
الولیم
الظہیر
الغفور
الشکور
الذی
الکبار
الغیظ
القیوم
الغنی
الذی
الغنی
الذی

الصور
الرشید
الوارث
الباقی
الیدیع
البادی
النور
النافع
الغنی
المغنی
الجامع
المسیط
ما بک
المکذوب
الزود
الغفور
المتقم
الثواب
البر
المتعالی
الواحد
الباہن
الغنی
الاول
الوحد
المتقم
المتدبر
القادر
الضمد
الوحد
الخالق
الغنی
الذی

هُوَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
لَا يَجِدُ الشُّكْرَ وَالشُّكْرَاءُ الْبَارِيَّ مُصَوِّرًا

الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الْفَعْلَاءُ الْقَبَارُ الْعَمِيدُ

ان کی فرما برواری سے خدا کی نافرمانی لازم آئے وہاں ان کا ساتھ قطعاً چھوڑ دینا چاہیے۔

اس کے بعد ان کم ہمت لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو اللہ کی راہ میں تکلیف پا کر گھبرا جاتے ہیں اور ہمت چھوڑ دیتے ہیں فرمایا یہ اس تکلیف کو جو انہیں لوگوں کی طرف سے پہنچتی ہے خدا کے عذاب کے برابر سمجھنے لگتے ہیں۔ حالانکہ ان کو معلوم ہی نہیں کہ خدا کا عذاب کتنا خوفناک اور درد انگیز ہوگا۔ اور دنیا میں جو بڑی سے بڑی مصیبت بھی انسان برداشت کرے اسے خدا کے عذاب سے کوئی نسبت نہیں ہو سکتی۔

فرماتا ہے کہ اگر زبانی دعویٰ پر ہی اعتبار کیا جائے اور عمل کو نہ دیکھا جائے تو مومنوں اور منافقوں میں کس طرح تمیز ہو سکے بعض لوگ ازراہ تمسخر ایمان والوں سے کہا کرتے ہیں کہ خدا اتنا ظالم نہیں کہ اپنی غریب مخلوق کو عذاب دے۔ ہم تو اس کی طرف سے بالکل مطمئن ہیں۔ اگر تمہیں ڈر ہے تو تم بھی ہم پر اعتبار کرو۔ ہم تمہارے گناہوں کے ذمہ دار بن جائیں گے اور خدا سے تمہیں چھڑالیں گے۔ فرماتا ہے کہ یہ ان کی خام خیالی ہے۔ کوئی شخص کسی کے گناہوں کو اٹھا نہیں سکتا اور نہ کسی کا ذمہ دار بن سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۲-۲۲: اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان کے

اندر پچاس کم ہزار سال تک رہے۔ بلاخر ان کو طوفان نے آچکڑا۔ در آنحا ایک وہ نافرمان تھے پھر ہم نے اس کو اور کشتی میں سوار ہونے والوں کو بچالیا اور اس واقعہ کو اہل جہاں کے لئے نشان عبرت بنایا (اور ہم نے) ابراہیم (کو بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہوگی اگر تم کو (کچھ بھی) علم ہے اللہ کو چھوڑ کر تم بتوں کی پوجا کرتے ہو اور بہتان تراشتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمہیں یقیناً روزی دینے کی توفیق نہیں رکھتے۔ سو رزق تو تم اللہ ہی کے ہاں تلاش کرو اور اس کی عبادت کرو۔ اور اسی کا شکر بجلاؤ (یا درکھو کہ) اس کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہوگا۔ اور اگر تم کھذیب پر اتر آؤ تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے بھی بہت سی قومیں کھذیب سے کام لے چکی ہیں اور رسول کا تو فرض کھول کر پہنچا دینا ہے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور کس طرح وہ اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے یہ سب کام اللہ کے لئے آسان ہے۔ کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا اسی طرح پھر خدا ہی مخلوق کو پھلی بار

الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الْفَعْلَاءُ الْقَبَارُ الْعَمِيدُ

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيذِي
شَهِيذِي
عَادِلِي
حَامِيحِي

پیدا کرے گا۔ بلاشبہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے عذاب میں گرفتار کرتا ہے اور وہی جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ اور تم نہ زمین میں (وہ کہہ کر) خدا کو ہرا سکتے ہو اور نہ آسمان پر (جا کر) اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار ہے۔

شرح:- اس رکوع میں گزشتہ مطالب کو حضرت نوح علیہ السلام اور اس کی قوم کا قصہ بیان کر کے واضح کر دیا ہے۔ فرمایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال لوگوں کو عظ و نصیحت کی۔ مگر بہت ہی تھوڑے لوگ آپ پر ایمان لائے۔ آپ نے شرک اور بت پرستی کے قلع و قمع میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے لوگوں سے کہا کہ تم جن کی عبادت کرتے ہو وہ محض بت ہیں۔ نہ تم کو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ تمہیں روزی دینے والا صرف خدائے واحد ہے۔ سو اسی سے مانگو اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر بجالاؤ اور یاد رکھو کہ تمہیں ایک دن اس کے پاس حاضر ہو کر ہر بات کا جواب دینا ہے۔ فرمایا کہ اگر کسی کو خدا کی ہستی کا یقین نہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ آنکھیں کھول کر اکناف و اطراف میں پھرے اور مخلوقات کی پیدائش و اموات کا مطالعہ کرے۔ اس پر از خود یہ بات کھل جائے گی کہ کوئی ایسا صانع در پر وہ ضرور کام کر رہا ہے جو ان اشیاء کو بناتا اور پھر ڈھارتا ہے۔ پس جب یہ راز اس پر کھل جائے گا تو اس کو قیامت کے برپا ہونے اور پھر انسان کو دوبارہ زندہ ہو کر حساب دینے پر بھی خود بخود ایمان آ جائے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو یہ بات ضرور ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ خدا جس کو چاہے گناہوں کی سزا دے گا اور جس کو چاہے بخش دے گا۔ اس کے اختیارات پر کوئی پابندی عائد نہیں ہو سکتی۔ اور نہ کسی طرح انسان خدا کے قابو سے باہر جاسکتا ہے اور نہ اسے دھوکہ دے کر بچ سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۰:- اور وہ لوگ جو اللہ کے احکام کے اور اس کے روبرو

حاضر ہونے کے منکر ہیں وہ لوگ میری رحمت سے ناامید ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے تو ان کی قوم نے جو اب میں کہا تو یہ کہا کہ اس کو قتل کر ڈالو یا اس کو آگ میں ڈال دو۔ مگر اللہ نے اس کو آگ سے بچالیا۔ بیشک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں نشانیاں ہیں اور اس نے کہا کہ اللہ کو چھوڑ کر تم نے جو بتوں سے لولگائی ہے۔ تو صرف

دنیا کی زندگی میں ہاتھ محبت کے لئے پھر قیامت کے دن ایک دوسرے کو تھلاؤ گے اور ایک

الرَّحْمَةِ
مَطِيحِي
مَيِّنِي
حَقِي
مَقْلُوْمِي
قَوِي
رَسُولِي

شكوزي
حَسْبِي
ضَمِي
حَسْبِي
اِيحِي
صَادِقِي
بِي
شَكُوذِي
نَفْسِي
مَقْتَبِي
مَجْنُونِي
قَاتِلِي
مَجْنُونِي
عَبْدِي
كَلْبِي
حَاطِيحِي
رُؤْيِي
حَامِيحِي
مَسِيحِي
مَرِيحِي
مَضْمُونِي
يَسِينِي
نُورِي
مُزْتَلِي
وَلِيحِي
مَدِينِي
مَبِينِي
مَقْدُونِي
طَبِيحِي
نَاصِرِي
مَنْصُورِي
بِصَاحِي
أَمْرِي

آخند

رسول

الملاحم

شہید

شہیر

عادل

خانم

جولہ

مذہب

خلیل

قریب

مطہر

مذکر

مبشر

مکرم

مذہب

منیر

سراج

سید

خانم

الاول

کبیر

نبی

سرکشی کرتا ہے تو دل پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ پھر دوبارہ ایسا ہی کرتا ہے تو ایک اور داغ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ باری تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کی تیز دے کر اسے اپنے افعال کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور وقتاً فوقتاً اسی سبق کی یاد دہانی اور اعادہ کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ اب اگر انسان بدی کی طرف مائل ہو تو خدائی طاقتیں اس کے راستہ میں حائل نہیں ہوتیں۔ اگر وہ نافرمانی اور سرکشی کی رو میں بہ کر دل کو مسح کر لے تو خداوند تعالیٰ جبراً اسے ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ دل کو مسح کر لینے والوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا اور برائی کرنے والوں سے تعرض نہ کرنا دلوں پر مر لگا دینے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ترجمہ آیات ۸-۲۰: اور لوگوں میں سے بعض (ایسے بھی) ہیں جو کہتے تو ہیں کہ

ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں مگر (در اصل) وہ مومن نہیں۔ وہ (اپنے خیال میں) اللہ کو اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ (حقیقت میں) اپنے آپ کو ہی دھوکہ دیتے ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں۔ ان کے دلوں میں (ایک طرح کا) مرض ہے۔ پس اللہ ایسے لوگوں کے مرض کو اور بڑھا دیتا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! یہ مفسد لوگ ہیں لیکن (اپنی مفسد پردازی کو) نہیں سمجھتے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں کی طرح تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم (بھی اس طرح) ایمان لے آئیں جس طرح کہ (یہ) بیوقوف ایمان لائے ہیں یاد رکھو وہ خود ہی بیوقوف ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں۔ اور جب یہ لوگ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان سے تو محض دل لگی کیا کرتے ہیں۔ اللہ ان کو اس دل لگی کی سزا دیتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی میں (اس طرح) چھوڑ دیتا ہے کہ حیران اور سرگرداں پھرتے رہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مولی۔ لیکن اب ان کی تجارت نے انہیں نفع نہ دیا اور وہ کسی طرح ہدایت پانے والے تھے ہی نہیں۔ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے (اندھیرے میں) آگ سلگائی۔ پس جب آگ نے ارد گرد کی چیزوں کو روشن کر دیا تو اللہ

شکور

حسب

صنی

ابن

امین

صادق

بی

توضی

مفتی

مجتب

فہم

عبداللہ

کامل

حافظ

زوت

رحیم

ت

مجتبی

طس

مرتضی

مفتی

مفتی

مفتی

ہوں اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے نہ مانا، گھمنڈ کیا اور کافروں میں شمار ہوا اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم میاں بیوی جنت میں سکونت اختیار کرو اور جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ اور (دیکھنا) اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ ظالم قرار پاؤ گے۔ پھر شیطان نے انہیں ڈمکا دیا اور اس جگہ سے جہاں وہ تھے ان کو نکلوا دیا۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے اور تمہیں وہاں ایک (مقررہ) وقت تک فائدہ حاصل کرنا ہے۔ پھر آدم نے اپنے رب (کے القاء) سے چند کلمات معلوم کر لئے پس اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی بیشک توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ تم سب یہاں سے نکل جاؤ۔ اور اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی (پیغام) ہدایت پہنچے تو وہ جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کو سزا کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے ایمان لانے سے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں اللہ جل شانہ نے اپنی شان ربوبیت اور خالقیت کو پیش کر کے لوگوں کو حکم دیا۔ کہ بس اسی کے ہو کر رہیں اور اسی کی عبادت کریں اور فرمانبرداروں کو جنت کا مژدہ سنایا۔ اس رکوع میں خداوند کریم نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کو جملہ مخلوقات حتی کہ ملائکہ سے بھی افضل و اعلیٰ بنایا۔ اسے ہر ایک چیز کے خواص، نام، قوانین، صنعت اور آلات صنعت کا پورا پورا علم عطا کیا۔ معقولات، محسوسات، تخیلات اور تصورات سے مکمل طور پر بہرہ ور فرمایا۔ علم غیب کے سوا وہ کون سی شے ہے۔ جس کا علم انسان کو نہیں؟ روح کے علاوہ کون سی چیز ہے جسے انسان بنانا نہیں جانتا؟ جڑی بوٹیوں کے خواص، ماہیات، تاثیرات اور نفع نقصان کا علم جس طرح انسان کو عطا ہوا ہے۔ مٹی، لوسے، تانبے، پتیل اور پتھر وغیرہ کے خواص اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کے طریقے جس طرح انسان کو بتائے گئے ہیں۔ تمام مخلوقات میں کسی دوسرے کو معلوم نہیں۔ اسی طرح روحانیات میں بھی انسان دیگر مخلوقات پر ایک نمایاں فوقیت رکھتا ہے۔ اللہ عز و جل انسان کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو! ہم نے تمہیں فرشتوں سے بھی افضل و اعلیٰ بنایا اور انہیں حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کر کے اپنے بجز و انکسار

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جو
مذموم
غلیل
قریب
مظہر
مذکور
منبر
مکتوم
مکتوم
منبر
سراج
سید
نام الازل
مکرم
کریم
نیر
نی لکھتے
باہین
ظاہر
آخرا
اول
رسول
الترجمہ
مطہع
مبین
سنت
معلوم
قوی
رسول الرحمن

شکور
حلیب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
توفی
مقیم
مقیم
نام الازل
نبی اللہ
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرنے
مطہع
لیسین
اولی
مزیل
ولی
مدیر
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
مصور
یضاح
امیر

شمار مہربانیاں کیں۔ اب تم پر بھی لازم ہے کہ تورات میں ہم نے جس قدر احکام نازل فرمائے ہیں۔ بلا تاویل اور بلا حیل و حجت ان پر عمل کرو۔ تم ہر روز تورات میں پڑھتے اور خوب خوب جانتے ہو کہ اگر نیک بنتی اور خلوص سے ہماری عبادت کی اور تورات پر پورا پورا عمل کیا تو تمہیں دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل ہوگی اور اگر نافرمانی کی تو زلت و رسوائی حصہ میں آئے گی۔ آؤ ہمارا حق ادا کرو۔ ہم سے جو عہد باندھا تھا اسے پورا کرو۔ پھر دیکھو ہم کس طرح اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ تمہاری کتاب میں ہم نے جس جلیل القدر پیغمبر کے بھیجنے کی بشارت دی تھی اور جس کے انتظار میں تم چشم براہ تھے وہ آچکا ہے اس کو ہم نے ایک ایسی کتاب عطا کی ہے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ سب سے پہلے تم پر فرض ہے کہ اس کتاب پر ایمان لاؤ اور اس کی تعلیم پر عمل کرو ایسا نہ ہو کہ چھوٹے ہی انکار کرنے لگو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرو اگر تم ایمان لے آؤ گے تو تمہاری دیکھا دیکھی اوروں کو بھی نور ہدایت سے فیض حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ اور وہ بھی قرآن کو بسرو چشم بان لیں گے مگر جو تم ہی نے انکار کیا تو بتاؤ دوسرے جملاء کا کیا ہوگا؟ وہ تو کفر و انکار میں تم سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر نکلیں گے۔ پھر سب کا گناہ تمہارے اوپر ہوگا۔ تم میں سے بعض لوگوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا ہے کہ جب ان سے تورات کا کوئی حکم یا شریعت کا کوئی مسئلہ پوچھا جاتا ہے تو وہ لوگوں سے دنیاوی معاوضہ لے کر حسب منشاء مسئلہ بیان کر دیتے ہیں۔ اور دور از کار تاویلیں کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہماری آیات اور ہمارے احکام کو اس طرح سے دامنوں بیچ کر وہ کوئی مستقل فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ انہیں ایک دن مر کر ہمارے پاس آنا ہے۔ لہذا اگر وہ ڈریں تو ہم ہی سے ڈریں۔ اور اگر فائدے کے متوقع ہوں تو صرف ہم ہی سے۔ حق و باطل کو سچ اور جھوٹ کو نقل اور اصل کو آپس میں خلط ملط نہ کرو۔ جب تم ایسا کرتے ہو تو کیا تمہارا ضمیر تمہیں ملامت نہیں کرتا؟ ضمیر سے ہرگز خداری نہ کرو۔ نماز تم پہلے بھی پڑھا کرتے تھے مگر آؤ اب قرآن کو ماننے والوں کے ساتھ مل کر پڑھو اور ان کی جماعت میں شامل ہو کر ہمارے حضور میں جھکو۔ تم لوگوں کو ہدایت کیا کرتے تھے کہ نماز ادا کرنی چاہئے۔ اور جماعت کے ساتھ مل کر رہنا چاہئے۔ اب بھی تم میں سے حق کو علماء یہی کہتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ تم لوگ اس حکم ربانی پر خود عمل پیرا نہیں ہو۔ حالانکہ تورات تمہارے سامنے ہے۔ تم اسے پڑھتے اور سمجھتے ہو اگر قرآن کو اپنا

شکور
خلیب
ضنی اللہ
خلیب
امین
صاف
نبی التورہ
توفی
مذکور
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
سید
خام الازل
حکیم
کریم
نبی
ناوین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
مذکور
الرحمۃ
مطہر
مبین
حقیق
معلوم
قوی
رسول

آخیر
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عاد
خاتم
جود
مذکور
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
سید
خام الازل
حکیم
کریم
نبی
ناوین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
مذکور
الرحمۃ
مطہر
مبین
حقیق
معلوم
قوی
رسول

آخِذْ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدُ
عَادِلُ
خَاتَمُ
جَوَادُ
مَدْعُو
غَلِيلُ
تَرْيَبُ
مَطْمَئِنُّ
مَذْكُورُ
مَلْبُورُ
مَكْتُمُ
مَكْتُمُ
مَنْبُورُ
بِرَاجِ
سَبِيدُ
خَاتَمُ الزَّيْلِ
تَكِينُ
كَرِيمُ
نَيْلُ
نَبِيٌّ لَوْحُهُ
بَابُ
ظَاهِرُ
أَخِيذُ
أَقْلُ
رَسُولُ
الرَّحْمَةُ
مَطْنَعُ
مَبِينُ
حَقُّ
مَعْلَمُ
قَوِيُّ
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں انہیں (شوق سے) کھاؤ اور انہوں نے ہمارا تو
کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے رہے اور (یاد کرو) جب ہم نے کہا کہ اس
گاؤں میں داخل ہو جاؤ پس اس میں سے جہاں سے چاہو با فراغت کھاؤ اور (شہر کے) دروازہ
میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور بخشش طلب کرنا تاکہ ہم تمہاری خطائیں معاف کر
دیں اور نیکی کرنے والوں کو ہم زیادہ اجر دیں گے۔ پھر جو کچھ کہا گیا تھا ظالموں نے اسے بدل
دیا۔ پس ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ کیونکہ انہوں نے حکم
چھوڑنے کی تھی۔
سُورَةُ: پچھلے رکوع میں یہود کو قرآن پاک پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی تھی۔
انہیں بتایا گیا تھا کہ سب سے پہلے تمہیں ہی اس نور ہدایت کو خوش آمدید کہنا چاہئے۔ یہاں
یہود کی لاتعداد نافرمانیوں کی طویل فہرست میں سے چند ایک کا ذکر فرمایا اور اپنے بے شمار
احسانات کو یاد دلایا۔ پھر روزِ حشر اور یوم الحساب کا نقشہ کھینچ کر آخرت سے ڈرایا کہ اگر
عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو قرآن پر ایمان لے آؤ۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے یہودیو! میرے
ان احسانات کو یاد کرو جب تم اپنی بد اعمالیوں اور سیاہ کاریوں سے اتنے ذلیل و خوار ہو چکے
تھے کہ مصری قبیلوں کے ہاں غلامانہ زندگی بسر کر رہے تھے اور تمہاری قومیت اور شخصیت
بالکل مٹ چکی تھی۔ اس وقت ہم نے تمہیں تمہارے دشمنوں کے ہاتھوں سے نجات
دلائی۔ آزاد کرایا اور ایک سرسبز شاداب ملک کی حکومت عطا فرمائی۔ اگر تم نے ہمارے
احکام کو مان لیا تو فہماور نہ اس دن کیا کرو گے جب نفسا نفسی کا معاملہ ہو گا اور کوئی انسان کسی
دوسرے کے تو کیا کام آئے گا خود اپنا ہوش نہ ہو گا۔ اگر تم قرآن پر ایمان نہ لائے تو اس دن
تمہارے باپ دادوں اور ولیوں، بزرگوں کی سفارشیں ہرگز تمہارے حق میں مفید نہ ہوں
گی۔ تم یہاں تو ایک دوسرے کو رشوت اور عوضانہ دے کر کام نکال لیتے ہو مگر وہاں اس
قسم کے فریب ہرگز نہ چلیں گے۔ کیا ہمارے احسانات تم بھول چکے ہو۔ وہ وقت تو یاد کرو
جب تمہارے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو قبیلی لوگ اسے مار ڈالتے اور اگر لڑکی ہوتی تو اسے
زندہ رہنے دیتے۔ ذرا دل میں سوچو تو سہی تمہارے لئے یہ کتنی خوفناک مصیبت تھی۔
اور تمہاری یہ حالت تھی کہ خوف کے مارے دم نہ مار سکتے تھے۔ پھر ہم نے تم پر فضل کیا
اور اس مصیبت سے تم کو نجات دلائی اور دیکھو جب تم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھاگ کر

شکور
خَلِيلُ
ضَيْقُ
خَبِيْبُ
اٰمِيْنُ
صَادِقُ
بِي التَّوْبَةِ
تَضَوُّي
اَلْمَطْمَئِنُّ
مَجْنُبُ
فَا لَّا اَلْبَتَّةُ
تَجَنَّبِي
بِاِيْمِ اللّٰهِ
غَيْدُ اللّٰهِ
كَاْمِلُ
خَافِظُ
زَوْنُ
رَجِيْبُ
طَلُ
بَجْتَبِي
طَسِي
مُرْتَضِي
مُطْمَئِنُّ
لِيْسِيْنُ
اَوْثِي
مُرْتَبِلُ
وَلِيْجُ
مَدِيْنَةُ
مَبِيْنُ
مَبِيْنُ
طَبِيْبُ
نَاوِيْرُ
مَنْصُوْرُ
بِضَاحِ
اَبِيْرُ

حجرات۔ قریشی۔ مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزوی۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ ذاق۔ شاب۔ ہمد۔ صبیح۔ عزیز۔

آخذ
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جول
مدعو
لیل
قرب
مظہر
مذکر
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
سید
خام الزیل
حکیم
کریم
نیلیم
نبی الرحمہ
باطن
ظاہر
آخذ
اقل
رسول
الرحمہ
مطیع
مبین
حق
مغلام
قوی
رسول الرحمہ

شکور
حلیب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی الشریعہ
نقضی
مفتی
محبت
قائم الایمان
نبی اللہ
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طے
مجتبی
طس
مرفیض
منعطف
بین
اؤنی
مذہب
دلی
مدبر
مبین
معدن
طیب
ناصر
مصور
بصباح
ایم

ہمارا شکر بجالو اور ہم سے اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی چاہو مگر تم نے اس کے برعکس کیا اور اپنی اکڑوں دکھائی اور بجائے معافی چاہنے کے گستاخانہ روش اختیار کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تم پر آسمانی بلائیں اور وبائیں آئیں اور تم لوگ ذلیل و رسوا ہوئے۔ یاد رکھو اگر قرآن کو اپنا دستور العمل نہ بناؤ گے تو پھر اس طرح رسوا اور خوار ہو گے۔

ترجمہ آیات ۶۵-۶۶:- اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی طلب کیا تو ہم نے حکم دیا کہ اپنے عصا کو پتھر پر مارو۔ پس (ان کا پتھر کو مارنا تھا کہ) اس میں سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ اس پر ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا (ہم نے حکم دیا کہ) اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ پو اور ملک میں فساد نہ مچاتے پھرو۔ اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز ایک کھلنے پر اکتفا نہیں کر سکتے۔ پس اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو کہ ہمارے لئے زمین میں سے اگنے والی چیزیں مثلاً "ساگ پات" کھیرے کھڑی، غلہ گندم، مسور اور پیاز پیدا کرے (موسیٰ نے کہا) کیا تم ایک بہتر چیز کے بدلے اپنی چیز لینا چاہتے ہو؟ پس (ہم نے حکم دیا) جاؤ کسی شہر میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے مانگا ہے۔ تمہیں ملے گا۔ اور ان پر ذلت و محتاجی مسلط کر دی گئی اور وہ غضب الہی کے مستحق ہوئے۔ اس لئے کہ وہ اللہ کے احکام سے انکار کرتے اور نبیوں کو ناحق قتل کیا کرتے تھے۔ ان کے ایسا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ گناہ کرتے اور حد سے بڑھ جایا کرتے تھے۔

شرح:- چھٹے رکوع میں یہود کے ان مصائب کا ذکر ہوا جن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں چھٹکارا دیا تھا اور بتایا گیا ہے کہ ہر چند اللہ عز و جل نے انہیں ذلت و رسوائی کی زندگی سے نکال کر عزت و وقار اور تسلیم و رضا کی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی۔ مگر انہوں نے ایک نہ مانی نتیجہ جو ہونا تھا وہ ہوا۔ نافرمانی اور حیا سوز عادات ان کی زندگی کا جزو لاینفک ہو گئیں اور یہی چیز ان کی تباہی کا باعث ہوئی۔ اس رکوع میں اللہ عز و جل نے بتایا ہے کہ باوجودیکہ انہوں نے کفر و عیسیان کا طریقہ اختیار کیا ہم نے انہیں ہر طرح کی آسائش اور آسودگی عطا کی مگر پھر بھی وہ شکر نہ بجالاسکے۔ بندہ فرمانبردار ہو کر نہ رہے۔ انسانی صفات کو کھو کر وحوش و بہائم سے جا ملے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے اولاد یعقوب! کیا تمہیں یاد ہے جب ملک شام کے گھنے جنگلوں اور عرب کے پتے صحراؤں میں تم مارے مارے پھر رہے تھے اور تمہیں پانی تک پینے کو میسر نہ آتا تھا جب کوئی تدبیر نہ چل سکی اور لگے تم پیاسے مرنے تو

آنحضرت
رسول
الملائم
شہید
عادل
قائم
جواد
مدعو
علیل
قربیب
مطہر
مذکر
مبشر
مختر
مختار
منیر
بیراج
سید
خاتم الزیل
کبیر
کریم
نبی اللہ
باطن
ظاہر
انور
اول
رسول
الرحمة
طیب
مبین
حقیق
مقدم
قوی
رسول اللہ

کہ خدا مجھے (اس بات سے) پناہ میں رکھے کہ نادانوں میں میرا شمار ہو۔ انہوں نے کہا (اگر ایسا ہی ہے تو) اپنے رب سے کہو کہ ہمیں واضح کر کے بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ (موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ گائے ایسی ہو جو نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا۔ درمیانی عمر کی ہو۔ پس جو کچھ تمہیں حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے کہو کہ ہمیں (یہ بھی) بتائے کہ اس کا رنگ کیا ہو (موسیٰ نے کہا) وہ فرماتا ہے کہ نمایاں زرد رنگ کی ہو جو دیکھنے والوں کو بھلی معلوم ہو۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے کہو۔ وہ ہمیں صاف صاف بتائے کہ کیسی گائے ہو۔ بیشک اس گائے کی پہچان ہمارے لئے مشکل ہو گئی ہے اور اگر خدا نے چاہا (اب) ہم کو ضرور صحیح پتہ مل جائے گا۔ (موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو ایسی محنت کش ہو کہ ہل میں جوتی جائے اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو۔ صحیح و سالم اور داغ و جبہ سے پاک ہو انہوں نے کہا کہ اب آپ نے ٹھیک بات کہی چنانچہ انہوں نے اسے ذبح کیا اگرچہ وہ (ایسا) کرنے کے لئے آمادہ نہ تھے۔

شرح: - اس رکوع میں اللہ عزوجل نے یہودی اس غلط فہمی کو دور کر دیا ہے کہ صرف وہی خدا کے چہیتے اور مقبول بندے ہیں اور جنت کی خوشگوار زندگی کے لطف صرف وہی اٹھائیں گے۔ باقی سب خائب و خاسر رہیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور اس کے انعامات کسی گروہ کے لئے خاص نہیں۔ جو اپنے قلب سلیم کے اندر ایمان رکھتا ہو۔ یعنی خدا کو خدا کے رسولوں کو فرشتوں اور اس کی کتابوں اور صحیفوں کو ماننے ان پر عمل کرے، خوش اخلاق ہو، عبادت گزار ہو، اللہ کے بندوں کی خدمت کرے۔ احکام الہی پر عمل پیرا ہو، انسانیت کا صحیح نمونہ ہو، وہ خواہ کوئی ہو، کسی نام سے پکارا جائے، کسی ملک کا رہنے والا ہو۔ سیاہ ہو یا سفید اللہ کے ہاں مقبول ہو گا اور اللہ کی عنایات ہر جگہ اس کے شامل حال ہوں گی، صابی، نصرانی، یہودی اور مومن کہلانے والوں کے لئے اس کی رحمت کی تخصیص نہیں۔ اس کو صرف عمل پیرا ہے۔ ایک خود کو مومن کہلانے والا شخص صوم و صلوة کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں اسے تامل ہے۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ کا اسے کوئی پاس نہیں۔ قرآن کے احکام کی علانیہ خلاف ورزی کرتا ہے وہ نہ کامل مومن ہے۔ نہ اللہ کا پیارا بلکہ اس کے واسطے فسوف یلقون عذابا کی وعید ہے۔ اسی طرح ایک یہودی احکام تورات پر عمل پیرا نہیں۔ وہ آیات کی تاویل کرتا ہے اور اے فریضہ میں سے

شکور
حسب
ضی اللہ
ابین
صادق
نبی اللہ
توضی
مقیم
مجتب
قائم الایمان
نبی اللہ
مقیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طیب
مرتضی
مستغنی
بین
اڈنی
مزمیل
دلجی
مذہب
مبتدئ
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
مصدق
مصابح
امیر

نہیں (اے مسلمانو!) کیا اب بھی تمہیں توقع ہے کہ یہ لوگ تمہاری بات تسلیم کر لیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو کلام الہی کو سنا کرتا تھا پھر اس میں تحریف کر دیتا حالانکہ اسے سمجھتا اور جانتا تھا۔ اور جب وہ لوگ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں اور جب ایک دوسرے کے پاس تہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (اے بھائیو!) کیا تم ان کو وہ راہیں بتا دینا چاہتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ تمہارے پروردگار کے سامنے انہی باتوں کی بنا پر تمہارے ساتھ مناظرہ کریں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ کو ہر اس چیز کا علم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور ان میں بعض ان پڑھ بھی ہیں جن کو خوش اعتقادی کی آرزوؤں کے سوا کتاب کا علم تک نہیں اور محض اکل پھو باتیں بتایا کرتے ہیں۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ (ہمارے) رب کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کر لیں۔ پس ان کے ہاتھوں نے جو کچھ لکھا وہ ان کے لئے خرابی کا باعث ہے اور جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ بھی ان کے لئے افسوس کا سامان ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کو ہرگز آگ نہ چھوئے گی سوا گنتی کے چند روز کے۔ کہہ دو کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم (یونہی) اللہ سے باتیں منسوب کرتے ہو جو تمہیں معلوم نہیں؟ ہاں جس کسی نے برائی کمائی اور اس کو گناہوں نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں اور وہی اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ لوگ جنتی ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ جل شانہ نے یہود کو بالخصوص اور اہل دنیا کو بالعموم بتایا ہے کہ انسان کو کون کون سی صفات حاصل کرنی چاہئیں۔ کن افعال کے کرنے سے وہ اللہ کا محبوب ہو سکتا ہے اور کون سے کام اسے ہلاکت و جہنم کی طرف لے جاتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اے یہود! تمہیں یاد ہو گا کہ تمہارے آباؤ اجداد میں سے ایک نے اپنے ایک عزیز اور قریبی رشتہ دار کو وراثت و دولت کے لالچ میں خود قتل کر دیا تھا اور دوسروں کے سر الزام تھوپ کر ان کو ظلم و ستم کا شکار بنانا چاہا تھا۔ اسے اس وجہ و فریب کے وقت بالکل خیال نہ آیا کہ زمین و آسمان اور جملہ مخلوقات کو پیدا کرنے والا خدا نے علیم و بصیر ہر بات کو جانتا

شکور
حسبنا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توفی
تقید
محبت
قام الا
تجلی
عظیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طس
مربط
مطعم
لیسین
اولی
منزل
ولی
مدبر
مبین
معدن
طیب
ناصر
منصور
مصابح
امر

آخند
رسول
اللام
تہید
شہید
عادل
خاتم
جود
مدعو
لیل
قریب
مطلب
مذکر
مبشر
مکرم
مختم
منیر
بیراج
سید
قام الیل
کبیر
کریم
نیل
نیل
ناہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حسن
معلوم
توفی
رسول الزمان

آخرا اور پھر دعویٰ یہ کہ خواہ ہم کتنے ہی گناہ کریں ہمیں دوزخ کی آگ ہمیشہ کے لئے ہرگز نہ
چھوئے گی۔ شاید تم دل میں یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ چونکہ تم اسرائیل کی اولاد میں سے ہو اور
شہید ہمارے بزرگوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے فضل و احسان کئے ہیں۔ اس واسطے تمہاری
عادلتا فرماؤں کی تم سے پریش نہ ہوگی اور تم عذاب دوزخ سے بچے رہو گے۔ نہیں یہ بات
خاتم نہیں ہو سکے گی۔ بلکہ جو بھی اللہ کو اس کی کتابوں، رسولوں اور فرشتوں کو اور روز آخرت
کو مانے اور پورے یقین سے مانے اور نیک عمل کرے وہی اللہ جنت میں سے ہوگا۔ اور
مذمو صرف وہی عذاب دوزخ سے بچ سکے گا۔

ترجمہ آیات ۸۳-۸۶:- اور (یاد رکھو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے ایک پختہ
مظہر لیا تھا کہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا۔ والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ اور رشتہ
مبشر و واروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی (سلوک سے پیش آنا) اور لوگوں سے اچھی
مکتہ بنائیں کہنا، نماز قائم کرنا، اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔ پھر چند آدمیوں کے سوا تم سب پھر گئے اور تم
منبر (سب) اعراض کرنے والے ہو۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ آپس میں
بیراجت و خیریزی نہ کرنا اور نہ اپنے بھائی بندوں کو شہروں سے نکالنا۔ پھر تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور
خاتم الرسل تم اس کی شہادت بھی دیتے ہو۔ اور پھر تم وہ لوگ ہو جو اپنوں کو قتل کرتے ہو اور ایک گروہ
فکینہ کو ان کے گھروں سے نکالتے اور گناہ و سرکشی کے طریقوں سے ان کے خلاف ایک
دوسرے کی مدد کرتے ہو اور اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آئیں تو فد یہ دے کر ان کو چھڑا
نی فرماتے لیتے ہو۔ حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا۔ کیا تم کتاب الہی کے بعض حصوں کو
مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔ پس تم میں سے جو شخص ایسا کرے اس کی سزا دنیا کی
زندگی میں سوائے ذلت اور رسوائی کے اور کیا ہو سکتی ہے اور قیامت کے دن ایسے لوگوں کو
رسول شدید ترین عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔ یہ ■
لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے عوض دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو خریدا۔ پس ان کے
عذاب میں کمی نہ کی جائے گی اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی۔

شرح:- پچھلے رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ یہود نے اپنی کتاب کی کس قدر بے قدری کی
اور کس طرح اس کے معانی و مطالب میں تاویلیں کیں اور عبارت میں رد و بدل اور
تحریف سے کام لیا۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ یہود کو اصل تعلیم کیادی گئی تھی۔ تورات

شکوہ
حسبنا
ضی اللہ
غیب اللہ
امین
کادان
بی اللہ
انصاف
مظہر
مکتہ
منبر
بیراجت
خاتم الرسل
فکینہ
کسب
نی فرماتے
مانتے
ظاہر
آخرا
اول
رسول
الرحمة
مطہع
سین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

عذاب دیا جائے گا۔ اور دنیا میں انہیں ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔ ہمیں تمہارے افعال سے پوری آگاہی ہے۔ ہم غافل نہیں اور جب ہمارے عذاب کا وقت آئے گا تو پھر تمہیں کہیں سے بھی مدد نہ مل سکے گی اور نہ عذاب میں رعایت سے کام لیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۸۷-۹۶: - اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے بعد کئی

رسول پنے درپے بھیجے۔ اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ کیا (یہ تمہاری عادت ہو چکی ہے کہ) جب کبھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسی چیز لے کر آئے جس کو تمہارا جی نہ چاہتا تھا تو تم نے سرکشی کی۔ سو بعضوں کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو تم قتل کرنے لگے اور کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہے (نہیں) بلکہ اللہ نے انکار حق کے سبب ان پر لعنت کر دی ہے پس بہت کم ایمان لائیں گے۔ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب آئی جو ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی تھی جو ان کے پاس موجود تھیں اور (جس کی امید پر) یہ لوگ اس سے پہلے کافروں کے مقابلہ میں فتح و نصرت طلب کیا کرتے تھے۔ پس جب ان کے پاس وہ چیز پہنچی جس کو وہ جانتے پہچانتے تھے تو اس کا انکار کر دیا۔ پس کافروں پر خدا کی لعنت ہو۔ کیسی بری ہے وہ چیز جو انہوں نے اپنی جانوں کے بدلے خریدی۔ یہ کہ سرکشانہ طور پر اس چیز سے انکار کیا جو اللہ نے نازل کی تھی۔ (صرف) اس لئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل نازل کر دیتا ہے۔ پس غضب و غضب لے کر لوٹے اور کافروں کے واسطے رسوا کن عذاب ہو گا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اس پر تو ایمان لائیں گے اور اس کے سوا جو کچھ ہے اس سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہی ایک کلام سچ ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس کی تصدیق کرتا ہے (ان سے) پوچھو بھلا پہلے تم نبیوں کو کیوں قتل کیا کرتے تھے اگر تم (در حقیقت) مومن ہو اور بیشک موسیٰ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے پھر تم نے اس کے بعد پھڑے کی پرستش شروع کر دی اور تم ظلم کرنے والے ہو۔ اور (یاد رہے) جب ہم نے تم سے ایک پختہ عہد لیا تھا اور تم پر کوہ طور کو اٹھا کھڑا کیا تھا (اور حکم دیا تھا) کہ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس پر سختی سے کار بند ہو جاؤ اور سنا انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے سنا اور نہیں مانتے اور ان کے کفر کی وجہ سے گو سالہ پرستی ان کے دلوں میں پانی کی طرح سرایت کر گئی۔ کہہ دیں کہ اگر تم اہل ایمان ہو تو پھر تمہارا یہ ایمان تمہیں بہت ہی برا

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
ایمن
صادق
بی التورہ
قضی
تصدیق
حسب
قام الایمان
شجی اللہ
کلیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زین
رحیم
طہ
بختی
طس
مرتضی
مضیع
لیسن
اولی
مزیل
ولی
مدینہ
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مصابح
امیر

آخذ
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
قام
جولہ
مدعو
تلیل
قریب
مطہ
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
قام الادل
کیم
کریم
نیل
نبی
ناہین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمۃ
مطیع
سین
حق
معلوم
قوی
رسول

الضوء
 التزييد
 الزايت
 الباقي
 الديلج
 البادي
 النور
 التافغ
 الغني
 المعنى
 الجايح
 المقسط
 مايلك
 الملك
 التروت
 الغنوم
 المنعم
 التراب
 التبر
 المتفاني
 الوالح
 التباط
 القاصد
 الابد
 الاول
 الموجد
 المقدم
 المتبر
 القادد
 الصمد
 الوليد
 خلقة
 الحبي
 المعنى
 التذي

فخص هزار برس تک زندہ رہے اور اس دوران میں دل کھول کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو کیا مرنے کے بعد اسے عذاب نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات سے ناواقف نہیں۔

ترجمہ آیات ۹-۱۰۳:- (اے نبی آپ) کہہ دیں کہ جو جبریل کا دشمن ہے (وہ

ہوا کرے) بیشک اس نے اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اس کتاب کو نازل کیا جو ان کتابوں کی جو اس سے پہلے تھیں تصدیق کرتی ہے اور وہ ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت و بشارت ہے۔ جو اللہ کا اس کے فرشتوں اور رسولوں کا جبریل و میکائیل کا دشمن ہے یقیناً "خدا بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے۔ اور (اے پیغمبر!) یقین جانیں کہ ہم نے آپ پر کھلے احکام نازل کئے ہیں اور بد کرداروں کے سوا کوئی ان کا انکار نہیں کر سکتا اور کیا جب کبھی انہوں نے کوئی عہد باندھا تو اس کو ان میں سے کسی نہ کسی گروہ نے پس پشت (نہیں) ڈال دیا؟ بلکہ اکثر تو سرے سے تسلیم نہیں کرتے اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول آیا جو ان کتابوں کی جو پہلے سے ان کے پاس تھیں تصدیق کرتا ہے تو ان میں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو اس طرح پس پشت ڈال دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں اور اس چیز کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمان کے عہد میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے راہ کفر اختیار نہیں کی تھی بلکہ خود شیاطین ہی کفر کے مرتکب ہوئے تھے جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے نیز (وہ اس چیز کے بھی پیچھے پڑ گئے) جو بائبل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو عطا کی گئی تھی اور وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک ان سے نہ کہہ دیتے کہ ہم تو ایک ذریعہ آزمائش ہیں۔ پس تم کافر نہ بنو (باوجود اس کے) لوگ ان سے وہ باتیں سیکھتے جن سے زن و شوہر میں جدائی ہو اور وہ اللہ کے حکم کے سوا کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور لوگوں نے وہ باتیں سیکھیں جو خود ان کے لئے ضرر کا موجب ہوں اور انہیں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں۔ اور یقیناً "انہیں معلوم تھا کہ جن لوگوں نے اس چیز کو خریدا ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور یقیناً "بری ہے وہ چیز جس کے عوض انہوں نے اپنے آپ کو فروخت کیا۔ کاش! انہیں علم ہوتا اور اگر وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتے تو البتہ اللہ کے ہاں ان کے لئے بہتر اجر ہوتا۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا۔

شرح:- گیارہویں رکوع سے لے کر یہاں تک بنی اسرائیل مخاطب تھے اور انہیں ہر

الوصاب
 الرزاق
 الفناح
 العلیما
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المصیر
 المذل
 الشیخ
 البیض
 الخبث
 السدل
 الیقین
 الخیر
 الیقین
 العظیم
 الغفور
 الشکور
 العلی
 الکیل
 العظیم
 العیت
 الیقین
 البیان
 الشکر
 الرزاق
 الخیر
 الخیر
 الخیر
 الخیر

الواجد القیوم - الیت الیت - الیت الیت - الیت الیت - الیت الیت - الیت الیت

رسول تہای

الطبی حامدہ فایسہ قاسمہ جانشینہ
جانشینی ابی

مشتودہ
خبریں علیکم

سندیرت۔ حادیہ۔ صاحب نای نسی

آخر خدا کے واحد ہے۔ جو آپ کا آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام اور اسمعیل علیہ السلام اور اسحق علیہ السلام کا خدا ہے اور ہم اسی کے بندہ فرمانبردار بن کر رہیں گے۔ اے یہود! دیکھو یہ بڑے نیک لوگ تھے جو گذر گئے ہیں جو نیکیاں انہوں نے کیں اس کا فائدہ اٹھائیں گے اور جو نیکیاں تم کرو گے اس کا فائدہ تمہیں ہوگا۔ نہ تمہیں ان کے نیک عملوں سے کوئی فائدہ ہے اور نہ تمہاری بد عملیوں سے انہیں کچھ نقصان پہنچے گا۔ دیکھو ہدایت نہ تو یہودی کھلانے سے ملتی ہے نہ نصرانی کھلانے سے بلکہ ہدایت تو ابراہیم علیہ السلام کے موجدانہ طرز عمل سے نصیب ہوتی ہے۔ چاہئے کہ انسان مشرک نہ ہو۔ دیکھو تمہیں زبان قلب سے یہ پکارنا چاہئے اور صدق دل سے اسی پر ایمان لانا چاہئے کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں اور اس تعلیم کو مانتے ہیں جو ہم پر اور ہم سے پہلے حضرت ابراہیم حضرت اسمعیل حضرت اسحق اور حضرت یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد پر نازل کی گئی تھی اور ان کتابوں کو بھی بسر و چشم تسلیم کرتے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبیوں کو عطا ہوئیں۔ ہم ان تمام نبیوں میں کوئی فرق نہیں کرتے اور اسی ایک خدا کے پرستار اور اسی کے تابع فرمان ہیں۔ دیکھو اے یہود اگر تم بھی ان نیک بندوں کی طرح جن کا ذکر ہو چکا ہے ایمان لاؤ اور اچھے عمل کرو۔ تو یقین جانو تمہاری دنیا بھی سنور جائے اور دین بھی اور اگر نہ مانو گے تو یہ پھر تمہاری ضد ہوگی اور اس ضد سے تمہارے سوا کسی دوسرے کو کچھ نقصان نہ ہوگا اور ہمارے نبی کو تم کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ وہ ہماری پناہ میں ہیں۔ آگاہ رہنا چاہئے کہ ہم تمہاری ریشہ دوانیوں سے واقف اور پوری طرح باخبر ہیں۔ دیکھو اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ اس کے رنگ سے کسی کا رنگ اچھا نہیں اور اسی کے پرستار ہو کر رہو۔ دیکھو خدا کے معاملہ میں بحث و مباحثہ چھوڑ دو اور مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہو۔ وہی رب تمہارا ہے وہی ان کا۔ اگر تم نیک عمل کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے وہ نیک عمل کریں گے تو انہیں فائدہ ہوگا۔ ہر ایک کو اس کا مخلص بندہ بن کر رہنا چاہئے۔ یہ نہ کہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسمعیل علیہ السلام، اسحق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد خود کو یہودی یا نصرانی کہلاتے چلے آئے ہیں۔ لہذا ہم بھی اپنے واسطے یہی نام رکھیں گے اور اسے چھوڑ کر اسلام میں داخل نہ ہوں گے۔ ایسا مت کہو۔ وہ لوگ اپنے آپ کو یہودی یا عیسائی نہیں

شکور
حسینا
صنی اللہ
حسینا
امین
صادق
نبی التوحید
نقضی
مستعد
محبوب
فان لا یبالی
تعالی
کلم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ط
مجتبی
طس
مظن
مضطہ
لیین
اوی
مزیل
ولی
مدیر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مضباح
امر

رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذمو
غلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
فان الازل
حکیم
کرم
یتیم
نبی لرحمة
ناطین
طاهر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
معلم
قوی
رسول الرحمة

حجارت۔ تراز۔ قریشی۔ ممبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شاف۔ ممد سبح۔ مخیر۔

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
لیل
تربیب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
کرم
نبی
ناہ
ظاہر
اقتل
رسول
الرحمة
مطہر
سین
حق
معلم
قوی
رسول

ہیں۔ چاہئے کہ ان سے اجتناب کیا جائے۔ یعنی مردار جانور۔ حیوانات کا خون۔ سور کا گوشت اور تمام وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کے نامزد کئے جائیں۔ یہ چیزیں انسان کے لئے مضر ہیں لہذا حرام ہیں۔ باقی رہا یہ کہ یہود اور نصاریٰ نے باوجود الہامی کتابوں کی موجودگی کے حلت و حرمت کے بارے میں جو طرح طرح کی پابندیاں عائد کر لی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے علماء الہامی کتابوں کا نہ تو مطالعہ کرتے ہیں اور نہ ان پر عمل پیرا ہیں اور جو علماء فی الحقیقت باخبر ہیں۔ وہ بھی کسی نہ کسی وجہ سے احکام الہی کو چھپاتے ہیں اور اپنا وقت قوم کی اصلاح میں نہیں بلکہ تفرقہ و مخالفت میں ضائع کرتے ہیں۔ عوام الناس ان علماء کی جو دراصل جاہل ہیں کورانہ تقلید کرتے ہیں اور اصل حقیقت سے دور رہتے ہیں۔ پس جو لوگ ایسے تفرقوں میں پڑ جائیں ان کا لکھنا مشکل ہوتا ہے وہ لوگ یقیناً ”دورخ کا ایجنٹ بنیں گے اور شدید ترین عذاب الہی کے مستوجب ہوں گے، کیونکہ وہ دنیوی نام و نمود کے لئے ہدایت کو بیچ کر جہل و ظلمت کو خریدتے ہیں۔ ترجمہ آیات ۱۷۱-۱۸۲:- تم نے مشرق کی طرف منہ کر لیا یا مغرب کی طرف، تو یہ کوئی (بڑی) نیکی نہیں۔ ہاں نیکی تو یہ ہے کہ کوئی اللہ پر، روز آخرت پر، فرشتوں پر، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لایا اور جس شخص نے اللہ کی محبت میں قریبی رشتہ داروں اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں، سالکوں اور غلاموں کے آزاد کرانے کو مال دیا اور جو نماز کی پابندی کرتا رہا اور زکوٰۃ دیتا رہا اور جو عہد کر کے اسے پورا کرنے والے ہیں، اور سگدستی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ یہی لوگ حق و صداقت پر ہیں اور یہی متقی انسان ہیں۔ اے مسلمانو! مقتول کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اگر آزاد آدمی نے آزاد کو قتل کیا ہے۔ تو اس کے بدلے وہی قتل کیا جائے گا اور اگر غلام نے قتل کیا ہے تو غلام اور اگر عورت نے کیا ہے تو وہی عورت قتل ہوگی۔ پھر اگر قاتل کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو چاہئے کہ دستور کے موافق خون بہا طلب کیا جائے اور وہ خوش خلقی کے ساتھ ادا کر دے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک قسم کی تخفیف اور رحمت ہے پس جو اس کے بعد بھی زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ اور اے عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے (یہ سب احکام اس لئے ہیں) کہ تم (لڑائیوں سے) باز رہو۔ مسلمانو! تم پر فرض کیا ہے کہ جب تم

شکر
حسبنا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
توفیق
مطمئن
محبت
بیم اللہ
تجلی
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مرفق
مطمئن
سین
اوتی
مزیل
دین
مدبیر
سین
ممدین
طیب
ناصر
منصور
بمناج
ایم

میں سے کسی کا خیر وقت آجائے اور بطور ترکہ مال و دولت چھوڑ رہا ہو تو والدین اور قریبی
رشتہ داروں کے حق میں منصفانہ وصیت کر جائے۔ متقی لوگوں کو ایسی وصیت کرنا ضروری
ہے۔ پس جو شخص وصیت سن لینے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی کر دے تو اس کا گناہ ان
لوگوں پر ہو گا جنہوں نے اس میں تبدیلی کی۔ بیشک اللہ ہر بات کو سنتا ہے اور اس کو ہر چیز کا
علم ہے۔ ہاں جو شخص اس بات کے خوف سے کہ وصیت کرنے والے نے کسی غلطی یا
گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ وارثوں میں صلح کرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے
والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ محض رسوم پرستی باپ دادا کی کورانہ تقلید کرنا
خورد و نوش کے معاملے میں فضول پابندیاں اپنے اوپر عائد کر لینا (دین کی) کوئی خدمت
نہیں۔ خدا ان باتوں سے نہیں ملتا بلکہ وہ سچی خدا پرستی، نیکو کاری اور روح و قلب کی
صفائی سے ملتا ہے شریعت کے احکام بھی اسی غرض کے لئے ہیں۔

فرمایا ایمان کا عملی ثبوت یہ ہے کہ انسان خدا کو مانے اور اس کے مغلّی حقائق کو
تسلیم کرے۔ اس کے احکام کی تعمیل کرے۔ اس کے نبیوں کی تعظیم کرے، روز آخرت کا
قاتل ہو، خلق خدا سے ہمدردی کرے، رشتہ داروں سے بہترین سلوک کرے یتیموں پر
رحم و شفقت کا ہاتھ رکھے مسکینوں اور مسافروں کی امداد کرے اور غلامی کے دور کرنے
میں اجتماعی و انفرادی طور پر مدد و معاون ہو۔ پس تمہاری تمام تر ہمت اور جدوجہد طلب
مقصد میں خرچ ہونی چاہئے۔

دوسری بات یہ بتلائی گئی ہے کہ انسان آزاد ہو یا غلام، عورت ہو یا مرد۔ بچہ ہو یا
بوڑھا۔ گورا ہو یا کالا انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ نیکی کرنے والا خواہ کوئی
ہو۔ انعام پائے گا اور بدی خواہ کوئی کرے۔ سزا بھگتے گا۔ لہذا قاتل خواہ کوئی ہو بلا امتیاز
شخصے اس سے قصاص ضرور لیا جائے گا اور ہرگز کوئی رعایت روانہ رکھی جائے گی۔ یہاں
کنایتاً "یہود کے اس مذموم طریقہ کی مذمت کی گئی ہے کہ جب قاتل کوئی دولت مند یا
آزاد شخص ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب یا غلام ہوتا تو اسے قتل کر دیتے
مسلمانوں کو ایسی بے انصافی سے پہلے ہی دن متنبہ کر دیا گیا۔ مبادا وہ بھی کسی ایسی غلطی کا
ارتکاب کرنے لگیں۔

میرے متعلق سوال کریں تو (آپ ان سے فرما دیجئے کہ) میں تمہارے پاس ہی ہوں پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جبکہ وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری دعوت کو تسلیم کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ انہیں راہ ہدایت ملے۔ روزے کی رات میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارا پردہ ہیں اور تم ان کا پردہ ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم خود اپنی ذات کے ساتھ خیانت کیا کرتے تھے پس اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف کر دیا۔ لہذا اب سے تم (رات کے وقت) اپنی بیویوں سے بخوشی خلوت کرو اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دیا ہے اس کے خواہشمند ہو اور کھاؤ پیو حتیٰ کہ صاف صاف معلوم ہو جائے کہ صبح کی سفید دھاری اندھیرے کی کالی دھاری سے الگ ہو گئی ہے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور مساجد میں اعتکاف کرنے کے ایام میں (رات کو) بھی اپنی بیویوں سے خلوت نہ کرو۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں ان کے نزدیک نہ جاؤ اللہ اسی طرح وضاحت کے ساتھ اپنی آیتیں لوگوں کے واسطے بیان کرتا رہتا ہے تاکہ وہ برائیوں سے بچ جائیں اور آپس میں ناحق ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ اور نہ مال جو حکام تک اس نیت سے پہنچاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ ناجائز طریقوں سے کھا جاؤ۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ اس طرح) ناجائز باتیں جائز نہیں ہو جاتیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جب سے دنیا قائم ہے تمام امتوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا جاتا رہا ہے اسی کلیہ کے ماتحت یہود کو بھی حکم دیا گیا۔ مگر وہ روزہ کی روح کو بھول گئے۔ محض رسمی طور پر دیکھا دیکھی اور شریعت کے احکام میں کمی بیشی کرتے ہوئے اس فریضہ کو ادا کرنے لگے۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے کہ روزے کی فرضیت سے اصل مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو کھانا پینا ترک کر کے ہمہ تن متقی بننے اور یاد اللہ میں مشغول رہنے کی مشق کرائی جائے کیونکہ جہاں جسم کو توانا و تندرست رکھنا ضروری ہے وہاں روح کو بھی مردہ اور پڑمردہ ہونے سے بچانا لازمی ہے۔

یہاں مسلمانوں کو مخاطب کرنے سے یہ مقصد ہے کہ یہود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے قابل التفات نہیں رہے اس واسطے تمہیں ان کے موجودہ دین اور موجودہ مذہب کو قطعاً نظر انداز کر دینا چاہئے۔ روزہ کی اصل یہ ہے کہ انسان چند روز تک خدا کی یاد میں

الصبور
الرشيد
الوارث
الباقي
اليدع
البادي
النور
التابع
الغني
المعني
الحي
المقسط
مالك
الملك
الزود
الغفور
المتكبر
الغواب
الواحي
الباين
الفايد
الاجد
الاول
المؤيد
المقيد
المقيد
القادر
الصمد
الواجد
الخالق
الحي
الغني
الذبي

الوصاب
الرزاق
الفتاح
العلي
الفاضل
الباسط
الخالق
الرازق
المعز
المدل
المتكبر
الملك
الزود
الغفور
المتكبر
الغواب
الواحي
الباين
الفايد
الاجد
الاول
المؤيد
المقيد
المقيد
القادر
الصمد
الواجد
الخالق
الحي
الغني
الذبي

آخند
رسول
الملاہم
شہید
عادل
قائم
جود
مذکور
لیل
قرب
مطہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
سید
نام الزیل
حکیم
کریم
یتیم
نی لرحمة
ناون
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
طیح
سین
مقدم
قوی
رسول الرفا

مخور ہے۔ کھانا پینا ترک کر کے دن کو مطلق کچھ نہ کھائے۔ شام و سحر پاک اور طیب چیزیں استعمال کرے۔ خدا کو یاد کرے اور جذبات میں خلوص پائیزی اور توازن پیدا کرے۔ صرف اللہ کے حکم کا منتظر رہے۔ کھائے تو اس کی اجازت سے اور بھوکا رہے تو اس کے حکم سے۔ مگر وہ شخص جو عمر کی آخری منزل میں ہو جسے عرف شرعی میں شیخ فانی کہا جاتا ہے اور روزے کی تاب و توان نہ رکھتا ہو اسے اگر استطاعت ہو تو فدیہ دیدے۔ کیونکہ مقصود یہ نہیں کہ نفس کو تکلیف دی جائے بلکہ مقصود یہ ہے کہ فی الجملہ ایثار و قربانی کی روح پیدا کی جائے۔ اب اگر کچھ لوگ بتقاضائے ضعف و پیری ایسے ہیں جو بھوک اور پیاس کی شدتوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو قرآن کہتا ہے کہ تم فدیہ دے دو تاکہ ایثار کی روح تم میں پیدا ہو سکے۔

پھر بتایا کہ یوں نہ سمجھو کہ انسان کے روزہ سے خدا کی ذات کو کوئی نفع پہنچتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ روزہ انسان کو انسان کامل بناتا ہے جو تمہارا منتہائے مقصود ہے۔ آگے چل کر بتایا کہ مختلف قوموں کو مختلف اوقات میں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا مگر اے مسلمانو! تم اپنے روزے ماہ رمضان میں رکھا کرو یہ تمہارے لئے ایک مبارک مہینہ ہے کیونکہ وہ قرآن جس میں لوگوں کی رہنمائی کے قوانین سیدھے سادھے احکام حق و باطل میں تمیز کرنے کے اصول واضح کیے گئے ہیں وہ اسی ماہ مبارک میں نازل کیا گیا تھا۔ پس اس مہینے میں روزے رکھو، تمہیں برکت حاصل ہوگی اور عید کے دن اللہ کے جاہ و جلال کا اظہار کرو۔ روزوں کے اختتام پر جشن مسرت بھی مناؤ تاکہ دل اللہ کی اطاعت کے لئے آمادہ رہیں اور یہ سمجھیں کہ ہر مشکل کے بعد آسانی و شادمانی ہے۔ اے مسلمانو! تم اس ماہ مبارک میں روزے رکھا کرو تم میں سے جو مریض ہوں وہ روزے نہ رکھیں اور نہ مسافروں کو تکلیف دی جاتی ہے۔ ہاں! تندرستی حاصل ہونے کے بعد تمہیں اس قدر روزے رکھ کر خدا کا شکر بجالانا چاہئے کیونکہ تمہیں تنگ کرنا اور بے فائدہ مشقت میں ڈالنا اس کی مصلحت میں داخل نہیں اور دیکھو! اگر تم میں روحانی طاقت پیدا ہو جائے تو جب ہمیں پکارو ہم پکار کو سنیں گے۔ جب ہم سے مانگو گے ہم تمہاری حاجت کو پورا کریں گے اور ہمیشہ سیدھی راہ پر چلنے کی تمہیں توفیق عطا فرمائیں گے دیکھو روزہ صرف کھانا پینا ترک کرنے کا نام نہیں بلکہ تمہیں تمام نفسانی خواہشات کو کلیتہً ترک کر دینا چاہئے۔

شکور
حسین
ضنی
نبی
امین
صادق
بی انوار
توضی
مفید
محبت
نام الا
مختار
عظیم
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
حجیم
مجتبی
لمس
مرفض
مظفر
سین
اوی
مزیل
دلی
مدین
متین
مصدق
طیب
ناصر
مشتود
مضاج
آبر

بجاری۔ بزاز۔ قرینی۔ مفضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شایب۔ محمد۔ سید۔ بخیر۔

آج کل کے حکم کے لئے ہے جس کے اہل و عیال مسجد حرام کے قرب و جوار میں نہ رہتے۔

شرح: - اس رکوع میں بتلایا گیا ہے کہ چاند کی مختلف تبدیلیوں کی وجہ معلوم کر لینا کوئی بہت بڑی دینی خدمت نہیں بلکہ دین کا مفاد اس سے وابستہ ہے کہ تم ان کے فوائد سے بحث کرو۔ ان تبدیلیوں کا مذہبی فائدہ یہ ہے کہ مذہب کے بہت سے احکام ان سے متعلق ہیں حج کی تاریخ کا تعین رمضان و عید کا تقرر اور وہ تمام مسائل جن کا تعلق تاریخ اور مدت معینہ سے ہے چاند کی تبدیلیوں پر اور ان کے جانے پر موقوف ہیں نیز یہ بتلایا گیا ہے کہ کوئی نیکی کی بات نہیں کہ حالت احرام میں اگر گھر جانے کی ضرورت پیش آئے تو دروازے کو چھوڑ کر مکان کے پچھواڑے سے داخل ہو۔ اس طرح کی مشتتیں خدا کو ہرگز قبول نہیں۔ وہ تو صرف اس قدر چاہتا ہے کہ انسان کے اندر تقویٰ پیدا ہو اور تمام امور میں اسے آسانی حاصل ہو ارشاد ہوتا ہے کہ نیکی یہ ہے کہ دنیا میں امن و امان قائم کیا جائے اور ہر شخص بلا خوف و خطر اپنا کام کر سکے اور اگر بعض شرارت پسند لوگ کسی گروہ یا جماعت یا فرد کو دینِ قیم پر چلنے، خدا کی عبادت کرنے اور آزادانہ زندگی بسر کرنے سے آگاہ نہیں تو ان کا قلع قمع کر دینا اور ان کی جمعیت کو منتشر اور ان کی طاقت کو توڑنا بھی نیکی ہے۔ کیونکہ اگرچہ جنگ و جدل بری شے ہے مگر فتنہ و فساد اس سے کہیں بڑھ کر بھیج چیز ہے۔ اس لئے فتنہ و فساد کی روک تھام کی خاطر جنگ و جدل کی برائی گوارا کی جاسکتی ہے۔

مسلمانو! جو لوگ تمہارے راستہ میں روڑے اٹکائیں اور تمہیں آزادی سے زندگی نہ بسر کرنے دیں۔ ان سے ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ ایسے لڑو کہ فتنہ و فساد کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔ مگر دیکھو تمہارے ہر کام میں اعتدال و میانہ روی کار فرما ہو۔ حق و باطل کے انصاف پر تمہارا پورا پورا عمل ہو۔ اور جب تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ تو کسی پر

شکرت
حبیب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
توفیق
مستقیم
محبوب
قائم الایمان
محبوب اللہ
مکرم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
ذوق
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مربط
مستقیم
لیسین
اذی
مزیل
ذی
مذہب
متین
ممدون
طیب
ناور
مستور
یضاح
امر

ہو کر لوٹو اور خدا سے مغفرت چاہو اللہ یقیناً "بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ پس جب حج کے ارکان پورے کر چکو تو جس طرح اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو۔ اسی طرح خدا کو بھی (منی میں) یاد کرو بلکہ یہ ذکر اس سے بھی زیادہ (جوش کے ساتھ) ہو پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا ہی میں دے (جو کچھ دینا ہے) ایسے شخص کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی خوشحال رکھ اور آخرت میں بھی خوشحال رکھ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ ان ہی لوگوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ جلد (اعمال کا) حساب کرنے والا ہے۔ اور اللہ کو ان چند دنوں میں یاد کرتے رہو پھر جو وہی دن میں جلدی چلا آئے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو (ایک آدھ دن) زیادہ لگا دے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں یہ اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرے اور اللہ ہی سے ڈرو اور یقین جانو کہ تم کو اسی کے پاس جمع ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کی باتیں آپ کو دنیوی زندگی کے بارے میں نہایت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اللہ کو اپنے خلوص دل پر گواہ بھی کر لیتے ہیں حالانکہ (فی الحقیقت) وہ جھگڑے میں بڑے ہی سخت ہوتے ہیں۔ اور جب وہ آپ سے لگ ہو جاتے ہیں تو ملک میں اس خیال سے سرگرمی دکھاتے ہیں کہ وہاں فساد پھیلا میں اور کھیتوں کو تباہ کریں اور انسانی نسل کو ہلاک کریں اور اللہ فساد (پھیلانے والوں) کو دوست نہیں رکھتا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو وہ گھمنڈ میں آکر اور گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور انہیں جہنم ہی کفایت کرے گا اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے اور بعض وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جان تک صرف کر دیتے ہیں اور اللہ بھی اپنے ایسے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو۔ رسول پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو وہ یقیناً "تمہارا کھلا دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس کھلے کھلے احکام آچکے ہیں تو یقین جانو کہ اللہ سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔ کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ بادلوں کے سائبانوں میں اللہ اور اس کے فرشتے نمودار ہو جائیں اور تمام باتوں کا فیصلہ ہو جائے؟ (یاد رہے) کہ اللہ ہی کی طرف (انجام کار) تمام امور کو لوٹایا جائے

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جو
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبتدئ
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الرسول
غنی
کبیر
یتیم
نبا
ناہی
ظاہر
آخند
اقل
رسول
دشمن
الترجمہ
مطہر
سین
حسن
معلوم
قوی
رسول

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی انور
توفی
مفتی
محمد
خاتم الانبیاء
محمد
بیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
رؤن
رحیم
طہ
بجانبی
طہ
مرتضی
طہ
مطہ
سین
اوی
مزیل
دی
مدیر
میتن
مدن
طہ
ناصر
منور
مضاح
امر

رسول تہا
 آخند
 رسول جب دنیا
 اللہ
 شہید
 عدل
 قائم
 جہاں
 مدعو
 نلیل
 قرین
 مطہر
 مذکور
 مبشر
 فخر
 محترم
 منیر
 سراج
 سید
 قائم
 حکیم
 یقین
 نبی
 نابین
 ظاہر
 آخند
 اقل
 رسول
 الرزق
 مطہر
 سین
 حسن
 معلوم
 قوی
 رسول

نطیجہ حایذہ قاسدہ قاتیحہ جاشرہ
 خریض علیہ
 مشنود
 نذیرتہ ہادیہ صاحب نای نیتی
 ایمان لاؤ۔ مگر یاد رکھو یہ دنیا میں ہیں ہونے کا۔ خدا اسی وقت مخلوق کے سامنے آئے گا

رسول جب دنیا وہ بالا ہو چکی ہوگی اور تمام دنیاوی امور کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔ اس رکوع میں یہ
 اللہ لطیف اشارہ ہے کہ سچی خدا پرستی اصل دینداری اور نیکو کاری کی ہے۔ جو ان سطور میں
 شہید بیان کر دی گئی ہے۔ یہود میں یہ چیز باقی نہیں رہی یہود کے پاس الہی تعلیم کا جسم ہے اور
 روح مفقود ہے۔ لہذا اس کی ضرورت تھی کہ پھر وہی پرانی تعلیم جس کو دنیا آج فراموش کر
 چکی ہے اور یہود کھو چکے ہیں عام کر دی جائے لہذا ہر شخص جو دین کا شیدائی ہو اور دونوں
 جہاں کی سعادت حاصل کرنا چاہے وہ ان احکام قرآنی کی پیروی کرے اس سے اسے گوہر
 مقصود ہاتھ آجائے گا۔ تصویر کے دونوں رخ دکھائے جا چکے ہیں۔ نیکی اور بدی کے نتائج
 واضح طور پر تمہارے سامنے آچکے ہیں۔ پس ان الفاظ کو صحیح مانو اور پورے پورے "تالغ
 فرمان" بندے بن جاؤ۔

ان آیات میں انسان کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص یہ تعلیم دی گئی ہے کہ
 انہیں اختلافات کو مٹا کر خدا کی عبادت کرنے اور امن قائم کرنے کے لئے موافق و متحد
 ہونا چاہئے۔ دور حاضر کے مسلمانوں کو ان آیات پر متعدد بار غور کرنا چاہئے۔ اور دو باتوں
 کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ ایک تو یہ کہ ایمان لانے کے بعد ارکان اسلام پر عمل
 پورا ہونے کے بغیر چارہ نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو باہمی اختلاف سے بچنا
 چاہئے۔ اور اگر اختلافات پیدا ہو بھی جائیں تو نفسانیت، ہٹ دھرمی اور خود غرضی سے
 بالکل الگ تھلگ ہو کر خوف خدا کو مد نظر رکھ کر احکام قرآنی کے مطابق فیصلہ کر لینا
 چاہئے۔ ذاتی رائے ذاتی پسند اور ذاتی رجحانات کو یک قلم چھوڑ دینا ضروری ہے۔ مقابلہ
 میں شخصی مفاد کو ہرگز ترجیح نہ دی جائے۔ خفیہ ریشہ دو انیاں اور غلط پروپیگنڈہ کر کے باطل
 کو فروغ دینا اور حق کو زک پہنچانا مسلم کی شان سے بہت بعید ہے۔

ترجمہ آیات ۲۸-۲۹: اولاد یعقوب سے پوچھو کہ ہم نے انہیں کس لہر واضح

والا ل دیئے اور جو اللہ کی نعمت کو بدل ڈالے۔ بعد اس کے کہ اس کے پاس آچکی ہو تو
 (یاد رہے) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہیں دنیوی زندگی
 خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا تمسخر اڑاتے ہیں حالانکہ خدا سے
 فارغ والے ہی قیامت کے دن ان سے بلند مرتبہ ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے

شکر
 حسنی
 صنی
 امین
 صادق
 نبی
 قوی
 مقصد
 محبت
 قائم
 حکیم
 عید
 کامل
 حافظ
 زوت
 رحیم
 مہر
 مجتبی
 طس
 مر
 منصف
 یسین
 اولی
 منقول
 دینی
 مدبر
 متین
 ممدون
 طیب
 ناصر
 منصور
 یصباح
 امیر

حجازی۔ قریشی۔ مہربانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ عاقبت۔ شاہد۔ رشید۔ بشیر۔ دافع شائب۔ مہدی۔ مسیح۔ مجتبیٰ۔

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
حامد
جولہ
مذموم
خلیل
قربیب
مطہر
مذکور
مستتر
مفتر
مختر
منیر
سراج
سید
فام الزیل
فکیمہ
کبریم
نیم
نبی اللہ
ناجین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

مومن لوہڑی مشرکہ عورت سے کہیں بہتر ہے اگرچہ یہ تمہیں بھلی ہی کیوں نہ معلوم ہو اور مومن عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں یا د رکھو کہ ایک مومن غلام مشرک آزاد سے کہیں بہتر ہے خواہ یہ مشرک تمہیں بھلا ہی کیوں نہ معلوم ہو۔ یہ (مشرکین) تو دونہ کی طرف بلا تے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لئے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت اور مو عظمت حاصل کریں۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ حرمت کے مہینوں میں جو حج اور عبادت کے مہینے ہیں۔ جنگ و جدل سے مسلمانوں کو قطعاً باز رہنا چاہئے۔ کیونکہ لڑائی فی نفسہ ایک بری شے ہے۔ مگر جب دیکھو کہ غیر قومیں جو احاطہ اسلام کے اندر نہیں ہیں تمہاری عبادت میں مانع ہیں اور فتنہ و فساد پھیلاتی ہیں تو اس فتنہ کا روکنا اشد ضروری ہے۔ خواہ اس کی خاطر جنگ و جدل ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ اگرچہ لڑائی ایک برائی ہے مگر فتنہ شرک اس سے بھی بڑی برائی ہے۔ لہذا ایک بڑی برائی کو روکنے کی خاطر چھوٹی برائی گوارا کی جاسکتی ہے۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو تمہارے دشمن تمہاری جمعیت اور تمہارے مذہب کو صفحہ ہستی سے معدوم کر دیں گے اور اگر تم نے یہ ذلیل حالت گوارا کر لی تو پھر خواہ تم مسلمان ہی کیوں نہ کہلاتے ہو دونہ کی آگ کا ایندھن بنائے جاؤ گے۔ اگر تم نے کوئی نیک کام بھی کئے ہوں گے تو سب ضبط کر لئے جائیں گے۔ یعنی تمہیں ان کا مطلق کوئی فائدہ نہ پہنچ سکے گا اور اگر پوچھو کہ کیا جہاد کے واسطے شراب کا استعمال اور اس کی ضروریات پر جوئے اور لائری سے فراہم شدہ روپیہ خرچ کریں یا نہیں تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ شراب سے دراصل حقیقی جوش اور قوت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ محض عارضی جوش و خروش ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہیں۔ پس جس چیز میں زیادہ نقصانات ہوں اور منافع کم اسے تم اپنے اوپر حرام سمجھو۔ یہی حال جوئے اور لائری کا ہے اور یہ بھی تمہارے لئے حرام ہیں۔ باقی رہا یہ کہ جہاد میں تم بطور چندہ کیا چیز دو۔ تو اس کے لئے خدا تمہیں کسی مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ کھانے پینے اور دیگر ضروریات زندگی کے مصارف کو چھوڑ کر جو کچھ بچ رہے اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔ دیکھو کس قدر صاف صاف احکام اور کس قدر فائدے

شکوڑ
خلیب
ضی اللہ
خلیب اللہ
امین
صادق
بی انور
نصی
نصیب
محب
فام اللہ
نجمی
کلیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زین
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
مظن
لیین
اوی
مزمیل
وہب
مدبیر
متین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
مصابح
امیر

بجاریہ، یزید، قریشی، مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حمزہ، عاقب، شامد، رشید، نبیر، داغ شاپ، ہمد، سبغ، نبیر

آخند
رسول
اللام
شہید
شہید
عاد
خانم

جولہ
مذمو
میل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر

مکتب
مکتب
منیر
سراج
سید
نام الزیل
کیمہ

کریم
یتیم
نبی الرحمۃ
باہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول

الرحمۃ
مطیع
مبین
صق
مفادم
قوی
رسول الرحمۃ

کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں حسن سلوک سے روک لویا خوش معاملگی سے علیحدہ کر دینا
دو مگر انہیں تنگ کرنے کے لئے روکے نہ رکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر جاؤ اور جو شخص ایسا کرے گا وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا اور اللہ کے احکام میں
کو ہنسی مذاق نہ سمجھو اور اللہ کی عنایتوں کو یاد رکھو۔ جو تم پر ہیں اور کتاب و حکمت کو جو
اس نے تم پر اتاری کہ تمہیں اس کے ذریعہ سے نصیحت فرمائے اور خدا کا خوف ہر وقت
پیش نظر رکھو اور یقین جانو کہ اللہ تمام باتوں کو جانتا ہے۔

شرح :- اس رکوع میں طلاق کے تمام مدارج کا ذکر اور میاں بیوی کو صلح و صفائی کی
زندگی گزارنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تمہیں دو طلاقیں دے چکنے
کے بعد بھی معلوم ہو جائے کہ جدائی اچھی نہیں ہے اور صلح و صفائی سے دن گزارنے
ممكن ہیں تو تمہیں جب بھی اجازت ہے کہ رجوع کر لو اور باہمی مصالحت سے مل جل کر
رہو اور اگر دوسری طلاق دینے کے بعد بھی علیحدگی ہی کا خیال ہو۔ تو نہایت خوش اسلوبی
سے علیحدہ ہونا چاہئے۔ اس صورت میں تم نے جو کچھ بیوی کو پہلے سے دیدیا ہو یا دینے کا
وعدہ کیا ہو وہ سب دیدنا چاہئے اور کچھ واپس نہ لینا چاہئے ہاں اگر یہ دیکھو کہ اللہ کی
ٹھہرائی ہوئی حدود اس طریق کار سے ٹوٹ جائیں گی۔ مثلاً "شوہر طلاق نہ دینا چاہے اور نہ
اس کا کوئی قصور ہو۔ مگر میاں بیوی آپس میں صلح و صفائی سے نہ رہ سکیں اور عورت کہے
کہ میں اپنا مہر کا کوئی حصہ چھوڑتی ہوں اور خاوند اس کے بدلے طلاق دیدے تو اس
میں کوئی حرج نہیں کیونکہ تمہارے پیش نظر صرف یہ اصول ہونا چاہئے کہ بھلائی اور نیکی
کی حدود کسی طرح نہ ٹوٹیں۔ دیکھو نکاح کا مقصد صرف یہ ہے کہ عورت و مرد کے ملاپ
سے ایک خوشگوار اور پر لطف زندگی پیدا ہو۔ یہ مقصد نہیں کہ ایک مرد اور ایک عورت
خواہ مخواہ ایک دوسرے کے گلے کا ہار ہو جائیں۔ اور نہ یہ مقصد ہے کہ عورت کو مرد کے
رحم پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ لگے اس سے وحوش و بہائم کا سا سلوک کرنے۔ خوشگوار زندگی
اسی وقت بسر ہو سکتی ہے جب میاں بیوی میں باہمی صلح و صفائی ہو۔ پیار اور محبت ہو اور
ایک دوسرے کی چاہت کا جذبہ دونوں کے دلوں میں موجزن ہو اور دیکھو جب ایسی
صورت حالات پیدا نہ ہو سکے اور تم بالکل مایوس ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہونا
ہی بہتر ہو تو پھر تم اسے طلاق دے کر علیحدہ کر دو۔ اگر اسے گھر میں رکھنا ہے تو بیوی کی

شکوٰۃ
رسول
ضی اللہ
صاف
صادق
بی التوبہ
توضی
تفصی
محبوب
نام الایمان
تجلی
بیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتب
منصف
بین
اؤلی
مزیل
دلج
مذہب
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
میضاح
ایم

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جولہ
مذہب
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
قائم الوب
حکیم
کریم
نیر
نبی الرحمۃ
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہر
مین
حق
مقدم
قوی
رسول الرحمۃ

جہالت پیدا ہو جائے تو وہ صفحہ ہستی سے مٹ جایا کرتی ہے اور اگر وہ پھر اپنی حالت کو درست کر لے اور کمزوریوں کو دور کر دے تو پھر کامیابی آکر اس کے قدم چومنے لگتی ہے۔ فرمایا بنی اسرائیل کی ایک دفعہ اس قدر کمزور حالت ہو گئی تھی کہ ان کے مخالفین نے شہروں سے بھی نکال باہر کھڑا کیا تھا حالانکہ تعداد کی رو سے یہ لوگ اپنے مخالفین سے کہیں بڑھے ہوئے تھے مگر موت کا ڈر ان کے دلوں پر اس قدر طاری تھا کہ تمام ذلتیں گوارا کرتے اور جہاد سے کوسوں بھاگتے تھے۔ بالاخر جب پانی سر سے گزر گیا تو ان کے چند نمائندے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اب ہم جہاد کرنے پر بالکل تلے ہوئے ہیں۔ آپ جسے چاہیں ہمارا سردار مقرر کر دیں تاکہ اس کی قیادت میں ہم اپنی قسمت کا فیصلہ کریں۔ ان کے نبی نے کہا کہ بزدلی اور نافرمانی تمہاری کھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر تمہیں جہاد کرنے کا حکم دیا جائے تو شاید تمہاری قوم اس کے لئے تیار نہ ہو اور پھر تمہیں خواہ مخواہ اور بھی ذلیل ہونا پڑے وہ عرض کرنے لگے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہو سکتی ہے کہ ہمیں اپنے مسکونہ گھروں سے بھی نکال دیا گیا ہے اور ہم سے ذلیل ترین سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ہم ضرور لڑیں گے اور ڈٹ کر لڑیں گے۔ اس پر ان کے نبی نے کہا کہ اچھا میں طالوت کو تمہارا سردار مقرر کرتا ہوں۔ جاؤ اس کی معیت میں جا کر لڑو طالوت ایک جید عالم اور باعمل بزرگ تھے اور تن و توش کے لحاظ سے بھی بھاری بھر کم جسم کے مالک تھے مگر دولت کے لحاظ سے بڑے غریب۔

یہی نمائندے جو اس قدر نخلصانہ درخواست کر رہے تھے کہ ہمیں لڑنے کی اجازت دیجئے ہم ہر طرح تیار ہیں۔ کہنے لگے۔ واہ! آپ نے تو خوب فیصلہ کیا ہے ایک ایسے شخص کو ہم پر سردار مقرر کر دیا ہے جس بیچارے کے پاس ایک کوڑی تک نہیں۔ نبی نے جواب دیا۔ بھلے مانسو! وہ علم میں تم سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور جسمانی طاقت میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ تم سب میں سرداری کے زیادہ قابل وہی ہے۔ دیکھو اگر تم نے اسے سردار تسلیم کر لیا تو وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ کی یادگار چند اشیاء تھیں۔ اور وراثتہ "تمہارے پاس چلا آ رہا تھا اور اب تمہارے مخالفین نے تم سے چھین لیا ہے ابھی تمہیں واپس مل جائے گا اور یہ سب ایک ایسے معجز نما طریقے سے ظہور میں آئے گا کہ تم دیکھ کر دنگ رہ جاؤ گے۔ تب کہیں جا کر وہ لوگ اس بات پر آمادہ ہوئے کہ طالوت کو اپنا

شکور
حسبنا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
قضی
مستقیم
محبوب
قائم الایمان
محبوب اللہ
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مرتب
مستقیم
لین
اوی
مزیل
دی
مدیر
مین
مدن
طیب
ناصر
منصور
مبصر

جہاد - قریشی - مہتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - محمود - عاقب - شاہد - رشید - بشیر - داغ - شایب - مہدی - مبین -

باہمی محبت و یگانگت پیدا کر دیں۔ چنانچہ نبیوں نے اپنے فرائض منصبی کو باحسن وجوہ ادا کیا۔ مگر لوگ اپنے اپنے اختلافات پر اڑے رہے۔ بہت تھوڑے لوگ نبیوں پر ایمان لائے اور اگرچہ یہ درست ہے کہ اگر ہم چاہتے تو انسان کے ہاتھ پاؤں اس طرح باندھ کر اسے بندہ مجبور بنا دیتے کہ وہ برائی کا کوئی کام نہ کر سکتا۔ پھر نہ نبی بھیجنے کی ضرورت پڑتی اور نہ ان میں اختلافات ہی رونما ہوتے مگر ہم نے انسان کو بندہ مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے پوری آزادی دی کہ جو چاہے کرے۔ ہاں نیک و بد میں تمیز کرنے کو ضمیر دیا اور وعظ و نصیحت کرنے اور رشد و ہدایت کے راستے جانے کو رسول و پیغمبر بھیجے۔

ترجمہ آیات ۲۵۴-۲۵۷:- اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ حصہ (اللہ کی راہ میں) اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو وہ دن آجائے جس دن نہ تو خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش اور انکار کرنے والے ہی ظالم ہیں۔ (لوگو!) اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی و قیوم ہے۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کر سکے (کیونکہ) جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اللہ کو سب معلوم ہے اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز پر حاوی نہیں۔ الایہ کہ وہ جس قدر علم ان کو دینا چاہے دیدے اور اس کا تحت حکومت آسمان اور زمین (کی وسعت) پر چھایا ہوا ہے اور ان کی حفاظت و نگرانی اسے گراں نہیں گزرتی اور وہ بڑا ہی بلند مرتبہ اور عظیم الشان ذات ہے۔ دین کے بارے میں زبردستی نہیں۔ بلاشبہ ہدایت کی راہ گمراہی سے نمایاں طور پر الگ ہو گئی ہے۔ پس جو شخص شیطان کا انکار کر دے اور اللہ پر ایمان لے آئے اس نے درحقیقت ایک ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والی نہیں (لہذا اس کے سہارے قائم رہے گا) اور اللہ (تمام باتوں کو) سنتا اور (ارادوں کو) جانتا ہے۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو اس پر ایمان لے آئیں وہ ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور وہ لوگ جو کفر کی راہ اختیار کریں۔ شیاطین ان کے دوست ہیں وہ ان کو (ہدایت کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں (اور) ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

الْمُؤْمِنُونَ
الرَّشِيدُونَ
الْوَارِثُونَ
الْبَاقُونَ
الْبَدِيعُونَ
الْبَادِئُونَ
النُّورُ
التَّائِبُونَ
الْمُغْنِي
الْمَغْنَى
الْمُجَابِحُونَ
الْمُنْتَبِطُونَ
مَالِكُ
الْمَلِكُ
الزُّوْفُ
الْعَفْوُ
الْمُنْتَبِطُونَ
الْتَرَابُ
الْبَيْتُ
الْمُنْتَبِطُونَ
الْوَالِحُ
الْمُبَاطِنُ
الْقَاهِرُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْمُؤْتَمِرُ
الْمُقْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الضَّعْفُ
الْوَالِدُ
الْمُؤْتَمِرُ
الْمُغْنَى
الْمُنْتَبِطُونَ

الْوَالِحُ
الْمُبَاطِنُ
الْقَاهِرُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْمُؤْتَمِرُ
الْمُقْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الضَّعْفُ
الْوَالِدُ
الْمُؤْتَمِرُ
الْمُغْنَى
الْمُنْتَبِطُونَ

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - أَلَيْتُ الْبَيْدُ الْبَارِئُ الْوَالِي - الْمُسْتَبِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْمُسْتَعِينُ

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
خادل
خاتم
جولہ
مذعو
جلیل
قربیب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
مبشر
براج
شہید
خاتم الازل
حکیمہ
کرم
یتیم
نجی للرحمۃ
بایین
نلاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
حقی
مقدم
قوی
رسول الرقا

رکھ دو۔ پھر انہیں بلاؤ۔ تو وہ تمہاری طرف بھاگے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

شرح:۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اے مسلمانو اپنی موجودہ کمزور حالت اور بے بسی سے خائف ہو کر کہیں تبلیغ حق اور جہاد فی سبیل اللہ کو نہ چھوڑ بیٹھنا۔ دشمن کی افواج قاہرہ اور ان کے ان گنت خزانے کہیں مرعوب نہ کریں تمہیں چاہئے کہ ابراہیم علیہ السلام اور اس کے زمانے کے ظالم بادشاہ کا واقعہ اپنے پیش نظر رکھو۔ جب دنیا میں خدا پرستی کا نام نہ رہا تھا اور ہر سو بت پرستی، نفس پرستی، انسان پرستی اور آتش پرستی کا دور دورہ تھا۔ جب احکام خداوندی کو لوگ بھول چکے تھے اور دنیا میں طاقت و قوت کی حکومت تھی تو دعوت و تبلیغ حق کے لئے ابراہیم علیہ السلام نے کمر ہمت باندھی اور نتائج و عواقب سے بے پرواہ ہو کر حاکم وقت کو جو ایک نہایت مغرور، ظالم اور نڈر بادشاہ تھا خدا کا فرمانبردار بنا۔ در صرف اسی کی عبادت کرنے کے لئے دعوت دی۔ اس نے جو کٹھ پتلیاں کیں اور جن مظالم کو ابراہیم علیہ السلام کے لئے روا رکھا۔ وہ تاریخ عالم کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ مگر کیا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنی حفاظت میں نہ لیا؟ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ دشمن ان کا بال بھی بیکانہ کر سکے؟ اور کیا ان کی آواز پر تمام دنیا کی قوموں نے لبیک نہ کہا؟

تم بھی نتائج و عواقب سے اس طرح بے پرواہ ہو کر دعوت و تبلیغ حق کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ۔ خدا کا دین پھیلاؤ۔ مظالم سے نہ ڈرو۔ اپنی جان، اپنا مال و دولت اپنا متاع حیات ہماری راہ میں قربان کر دو۔ دیکھو تم بھی ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گے۔ عزت کی زندگی بسر کرو گے اور زندہ کھلاؤ گے۔ اسی طرح بنو اسرائیل کا وہ واقعہ بھی تمہیں نہ بھولنا چاہئے جب بخت نصر نے بیت المقدس کو اجاڑ کر ویران و برباد اور ان کی قومی زندگی کو ملیا میٹ کر دیا تھا۔ چونکہ وہ جاہل مستقیم سے بالکل منحرف ہو چکے تھے دوسری قومیں ان پر مسلط ہوئیں اور انہوں نے بنو اسرائیل کی حالت قابل رحم بنا دی۔ اس وقت ہمارے ایک نیک بندے نے قوم کی ناگفتہ بہ حالت اور بیت المقدس کی ویرانی کو دیکھ کر کہا کہ خدایا! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ یہ شہر از سر نو اسی طرح آباد ہو جائے اور میری قوم جو بالکل مردہ اور فنا ہو چکی ہے دوبارہ زندہ ہو اور ذلت سے نکل کر عزت و احترام

شکور
حسب
ضنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
تتمیز
حسب
قام الایمان
تجلی اللہ
بکلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
مجبوبی
طس
مظہر
مضغ
بین
اذی
مزیل
دلی
مدبر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مفتاح
ایر

Marfat.com

رسول تہای
 احمد
 رسول
 الملام
 شہید
 شہید
 صادق
 قائم
 جولا
 مذکور
 خلیل
 تربیت
 مطہر
 مذکور
 مباشر
 مکتوم
 مکتوم
 قنیر
 سراج
 سید
 قائم الزیل
 فکیہ
 حکیم
 یقین
 نبی
 بانوں
 ظاہر
 ایضاً
 اول
 رسول
 الرئخہ
 مطہر
 مبین
 حق
 معلوم
 قوی
 رسول اللہ

الطبع حامدہ فایسب قاتیل حاشر
 جامعی ابی

۱۰۸۸
 مشنود
 خریص علیکم

سذیز - ہادی - صاحب نام نبی

(۶) اگر دو مرد گواہ نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں شاہد ہوں۔

فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو کبھی بد معاملگی کا خدشہ لاحق نہ ہوگا اور اگر عدالت تک جانے کی نوبت بھی آئے تو آسانی سے شہادت بہم پہنچا کر اپنا حق محفوظ کرا سکو گے۔ ہاں وہ چیز جو تم نقد بنقد فروخت کر لو۔ ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے ہاتھ سے اس کی قیمت وصول کر لو اس کے لئے ایک دوسرے کو کوئی دستاویز لکھ کر دینے کی ضرورت نہیں۔ مگر جہاں اتنا ڈر ہو کہ اس کی فروخت پر بعد میں کوئی فتنہ برپا ہو سکتا ہے تو فوراً "گواہ بنا لو اور اس طریق سے لکھا پڑھی کرو کہ نہ فریقین میں سے کسی کے ساتھ حیلہ و فریب ہو اور نہ کاتب و شاہد کو کوئی نقصان پہنچ سکے یعنی بالکل سچے واقعات کو معرض ضبط میں لاؤ۔ پھر فرمایا کہ اگر تم ایسے حالات میں گھر جاؤ کہ لکھا پڑھی نہ کر سکو اور قرض لینے کی ضرورت پیش آئے تو کوئی چیز گروی رکھ کر کام چلا لو اور وعدہ کے مطابق قرضخواہ کی رقم ادا کر کے اپنی چیز واپس لے لو۔ یہاں قرضخواہ کو تنبیہ کر دی کہ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم گروی رکھی ہوئی چیز کو واپس کرنے سے انکار کر دو۔ یاد رکھو! وہ ایک امانت ہے جو تمہارے قبضے میں دی گئی ہے۔ تمہارا فرض ہونا چاہئے کہ تم اس امانت کو اسی طرح واپس کر دو جیسے تمہیں دی گئی تھی اور ہمیشہ خدا کا خوف دل میں رکھو۔ دیکھو! ہم تم میں سے ہر ایک کے حالات سے واقف ہیں اور تمہارے دلوں تک کی کیفیتیں ہم کو معلوم ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۸۳-۲۸۶:۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کی ملکیت

ہے اور خواہ تم دل کی باتوں کو ظاہر کر دیا پوشیدہ رکھو (ہر حال میں) اللہ ضرور تم سے اس کا محاسبہ کرے گا۔ پھر جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ جو کچھ اللہ کی جانب سے رسول کی طرف نازل کیا گیا اس پر اس نے اور ایمان لانے والے لوگوں نے یقین کر لیا ان میں سے ہر ایک اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لایا (اور انہوں نے کہہ دیا کہ) ہم تو اللہ کے رسولوں میں سے کسی ایک کو (دوسرے سے) جدا نہیں سمجھتے اور (یہ بھی) کہا بارے خدا یا! ہم نے (تیرے حکموں کو) سنا اور بجالائے۔ تیری ہی مغفرت کے خواہاں ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص وہی کچھ پائے گا جو اس نے کمایا اور جو ابده بھی اسی کے لئے ہے جو اس نے

شکور
 حسینا
 صبی اللہ
 بیباک
 امین
 صادق
 بن السراج
 قاضی
 شہید
 محبت
 قائم الزیل
 حاجی اللہ
 کلیم اللہ
 عبد اللہ
 کابل
 حافظ
 زون
 رحیم
 طے
 مجتبی
 طس
 مرتضی
 مصلح
 یسین
 اولی
 مؤمل
 ذلی
 مدبر
 متین
 صدق
 طیب
 ناصر
 منصور
 یصباح
 امیر

حجارت تبار قریشی مضرئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمود عاقب شامد رشذہ بشیر داخ شابت ہمد سبتع ہمزیر

آخدا

رسول

الملاح

شہید

شہیر

عادل

خانم

جولہ

مدعو

خلیل

تربیت

مطہر

مذکر

مبشر

فکر

مختر

منیر

سراج

سید

نام الرسول

حکیم

کبیر

نبی

بابین

ظاہر

آخدا

اقل

رسول

الترجمہ

مطیع

مبین

حق

معلم

قوی

رسول

کئی ایسا بوجھ نہ اٹھوا جو ناقابل برداشت ہو۔ خدایا! ہماری لغزشیں معاف فرما!
خدایا ہم پر رحم کر! خدایا تو ہی ہمارا آقا ہے۔ ہمیں ان لوگوں پر غلبہ عطا کر جو تیرے دین
میں کو نہیں مانتے۔ قرآن پر عمل نہیں کرتے اور اسلام کے دشمن ہیں۔

سورة الانفال ۸۸

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں پچتر آیات مبارکہ اور دس
رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا
ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- (اے پیغمبر) لوگ آپ سے مال غنیمت کے متعلق سوال
کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ مال غنیمت تو اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا پس تم اللہ سے ڈرو
اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح صفائی سے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو
اگر تم مومن ہو۔ درحقیقت مومن وہی ہیں کہ (جب ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا
ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کے احکام پڑھ کر سنائے
جاتے ہیں تو یہ احکام ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر کامل
مکروں رکھتے ہیں وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس
میں سے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں یہی لوگ سچے مومن ہیں انہی کے واسطے ان
کے رب کے پاس بلند مرتبے ہیں۔ عفو بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔ اے پیغمبر!
(خبر کرو کہ) کس طور پر آپ کے رب نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ گھر سے نکلنے پر
آمادہ کیا حالانکہ مومنوں کا ایک گروہ اسے ناپسند کر رہا تھا یہ لوگ آپ کے ساتھ حق بات
میں اس کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی جھگڑ رہے تھے۔ گویا کہ موت کی طرف دھکیلے جا
رہے ہیں اور وہ اسے دیکھ بھی رہے ہیں اور (یاد کرو) جب اللہ نے دو گروہوں میں سے
ایک گروہ کا تم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تمہارے قابو میں آئے گا اور تم اس بات کو پسند کرتے
تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے مقابلہ پر آئے اور اللہ کو یہ منظور تھا کہ اپنے احکام سے حق کو
مستحکم کر دکھائے اور منکروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
فی اللہ
افضی
تقصد
محب
قام الا
تجلی
بکم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
رون
رحیم
شہ
مجتبی
طس
مرتضی
مضعف
بین
اؤنی
مزیل
ولی
مدیر
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
مصور
یصاح
ایر

الضُّورُ
الرَّشِيدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِيُ
الْبَدِيعُ
الْبَادِيُ
النُّورُ
التَّافِعُ
الْغَنِيُّ
الْمَغْنِيُّ
الْبَاحِثُ
الْمُقْسِمُ
مَا يَلِكُ
الْمَلِكُ
الزُّوْفُ
الْقَوِيُّ
الْمُنْتَقِمُ
الْتَرَابُ
الْبَرُّ
الْمُتَعَالِيُ
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْقَابِضُ
الْأَجْدُ
لِلْأَوَّلِ
الْبَرِيءُ
الْمُقِيمُ
الْمُنْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْقَصِيدُ
الْوَالِدُ
خَلْقُ الْوَالِدِ
الْحَبِيبُ
الْحَقِيْقُ
الْمُدِيْقُ

ثابت ہو جائے خواہ اس امر کو گنہگار ناپسند ہی کریں۔ جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری اس بات کو قبول کر لیا کہ میں ایک ہزار گنا تار آنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کروں گا۔ اور یہ مدد جو اللہ نے کی تو محض تم کو خوش کرنے کے لئے اور اس لئے بھی کہ تمہارے دل اس کے ساتھ مطمئن ہو جائیں اور حقیقت میں تو نصرت و کامرانی صرف اللہ ہی کی جانب سے ہے بیشک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

شرح :- سورہ اعراف میں تمام مشہور انبیائے کرام کے حالات و واقعات اور ان کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور بتایا جا چکا ہے کہ جس طرح ان انبیاء کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائی گئی ہیں اسی طرح اے پیغمبر! تجھے اور تیرے ماننے والوں کو بھی پہنچائی جائیں گی اور معاندین و مخالفین ہرگز نہ چاہیں گے کہ ہر طرف اللہ کا دین پھیل جائے۔ سورہ انفال میں ان تمام معطلات کا حل بتایا گیا ہے جو مخالفوں کی طرف سے مسلمانوں کے سامنے پیش ہونے والی تھیں اور مسلمانوں کو ایک ایسا لائحہ عمل بتایا گیا ہے کہ جب تک وہ اس پر قائم رہیں گے دنیا کی کوئی طاقت ان کے مقابلے کا حوصلہ نہ کر سکے گی۔ اس ضمن میں سورہ آل عمران میں مسلمانوں سے خطاب ہو چکا ہے کنتم خیر امتا خرجتنا من تارون بالمعروف وتنہون عن المنکر و تومنون باللہ۔ تم ایک بہترین جماعت ہو جو اس واسطے پیدا کئے گئے ہو کہ لوگوں کو نیکی کے کام کرنے کی ترغیب دو اور برائیوں سے منع کرو اور سب مل کر اللہ پر ایمان لاؤ مگر کون ہے جو نیکی کی آواز پر لبیک کہے اور برائی سے باز آئے۔ انسان کا نفس اور طاغوتی طاقتیں اسے ہمیشہ برائی پر اکساتی رہتی ہیں۔ انسان عجلت پسند ہے اور عیش کی زندگی چاہتا ہے جو اس دنیا میں نفس امارہ کی متابعت اور شیطان کی اتباع میں اسے نظر آتی ہے۔ اب اگر کوئی با خدا ہستی چاہے کہ اسے برائی سے منع کر کے نیکی پر لگا دے تو بہت حد تک دونوں میں سخت مخالفت ہوگی اور اگر مخالف نے نیکی قبول نہ کی تو اس بندہ خدا کو اپنی قوت و طاقت سے فنا کر دینے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرے گا۔ سابقہ انبیائے کرام کے حالات و واقعات سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے اب یہ سوال پیدا ہوا کہ مسلمان اب کس طرح ان مخالفوں سے اپنے جان و مال کو محفوظ رکھیں اور کس طرح اللہ کے دین کی اشاعت کریں۔ اس حکم کے علاوہ سورہ بقرہ میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ قاتلوا المشرکین حتی لا تکنون لکنن ولا تکنون اللہن للہ۔ مسلمانو!

الْوَعَابُ
الرِّزَاقُ
الْفِتَاخُ
الْعَلِيمُ
الْقَابِلُ
الْبَاسِطُ
الْبَاقِي
الزَّافِعُ
الْمَحْسَبُ
الْمَذَلُ
الشَّرِيحُ
الْبَسِيطُ
الْمَكِينُ
الْعَبِيدُ
الْقَابِلُ
الْمُحْسِنُ
الْبَاقِي
الْمُتَعَالِيُ
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْقَابِضُ
الْمُتَعَالِيُ
الْمُقِيمُ
الْمُنْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْقَصِيدُ
الْوَالِدُ
خَلْقُ الْوَالِدِ
الْحَبِيبُ
الْحَقِيْقُ
الْمُدِيْقُ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عاد
خاتم
بیول
مذمو
شلیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
سیر
سراج
سید
خام الزیل
کیم
کریم
یتیم
بی لکھ
ناون
ظاہر
ایشر
اول
رسول
الترجمہ
مطین
مبین
مسن
معلوم
قوی
رسول الرفا

مشروکوں کو ہلاک کرنے کی ایسی کوشش کرو کہ فتنہ و فساد کی آگ سرد پڑ جائے اور ہر جانب اللہ کے دین کی اشاعت ہو پس اب جبکہ دین الہی کی اشاعت کرتے کرتے سرور دو عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چودہ سال گزر گئے اور مخالفوں کی ریشہ دوانیاں روز بروز زور پکڑتی چلی گئیں تو مسلمانوں کو حکم دیا کہ دیکھو اگر بحیثیت قوم زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنی مدافعت کرو اور جب دشمن مقابلے پر آئے تو ایسا ڈٹ کر لڑو کہ تمام طاقتیں فنا ہو کر رہ جائیں۔ تاکہ فتنہ و شرارت کی چنگاریاں پھر کبھی فروغ نہ پاسکیں۔ چنانچہ مسلمانوں کو سب سے پہلے بدر کی لڑائی پیش آئی۔ پس اس سورہ مبارکہ میں جنگ بدر کے پورے حالات ہیں اور قوانین جنگ پر پوری بحث ہے۔

مسلمانوں نے جب تک قرآن پاک کے اس حصہ پر عمل کیا۔ دنیا کی تمام طاغوتی طاقتیں ان کے سامنے جھکی رہیں۔ محمد بن قاسم جو سترہ سال کا ایک لوجوان لڑکا تھا مگر اپنے سینے کے اندر تعلیمات اسلام کا ایک صحیح فہم اور درور رکھتا تھا اس نے اس وقت جبکہ سوائے عرب کے تمام دنیا اسلام کی اور مسلمانوں کی جالی دشمن تھی صرف چھ ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ مسلمان رضا کاروں کی مدد سے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور کراچی سے لے کر ملتان تک تمام علاقہ کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ کیا اس وقت ہندوستان میں ہندوؤں کی سلطنت نہ تھی کیا اس وقت سندھ میں شیردل جاٹوں کی آبادی نہ تھی۔ کیا اس وقت سوزمار اچوت نہ بستے تھے کیا اس وقت کھتریوں کی خون آشام تلواریں زنگ آلود ہو چکی تھیں۔ نہیں نہیں تمام طاغوتی طاقتیں اس وقت موجود تھیں اور پورے جاہ و جلال کے ساتھ موجود تھیں۔ مگر وہ معرکہ حق و باطل کا معرکہ تھا اور وہ جنگ اسلام اور الحاد کی جنگ تھی پس حق غالب آیا اور باطل مٹ گیا۔ اسلام پھیلا اور الحاد دب گیا۔ مگر آہ آج اسی بد نصیب ہندوستان میں محمد بن قاسم کے نام لیوا ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ اور اغیار کے بدترین سلوک کو بہ طیب خاطر برداشت کر رہے ہیں۔ وہ نو ہزار نفوس تمام مشرق کو فتح کرنے پر قادر تھے۔ اور یہ حالانکہ ان کی تعداد کروڑوں تک پہنچتی ہے غلام ہیں۔ آؤ دیکھیں اس تعجب خیز زوال کے اسباب کیا ہیں؟ آؤ سورہ انفال کا مطالعہ کریں کہیں اسی میں بزرگوں کی کامیابی کے بھید اور ہماری ذلت و عکبت کے اسرار تو پوشیدہ نہیں۔

شکور
حلیا
صنی اللہ
امین
صادق
بی انور
قضی
مقتصد
مجتب
قائم الایمان
مجتبی
کیم اللہ
عید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ط
مجتبی
طس
مرفض
م
مضط
یسین
اولی
مزیل
ولی
مدینہ
میتین
مصدق
طیب
ناصر
متمور
بصاح
ایر

طرح کی امانتیں ہیں جو ہم نے تمہارے پاس بطور آزمائش کے رکھی ہیں۔ پس دیا ننداری یہی ہے کہ جب تم سے بن طلب کی جائے تو اسے ہمارے سپرد کرنے میں کوئی پس و پیش نہ کرو۔

مسلمانو! دولت کالاج اور اس کا حصول بھی تمہیں راہ حق سے نہ روک دے اور نہ اولاد کی محبت تمہیں میدان جنگ میں جانے سے منع کرے کیونکہ یہ چیزیں تمہاری راحت کے لئے دی گئی ہیں کہ تم ان کی مدد سے آخرت کی زندگی کو خوشگوار بنا سکو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دھوکے میں پڑ کر اچھڑوں کو اصل خیال کرنے لگو اور ان کی محبت میں اس قدر مستغرق ہو جاؤ کہ نصب العین بھول جائے۔

مسلمانو! تم کو اچھی طرح یہ ہے کہ ابتدا میں تمہارے مخالفین تمہیں اس طرح اچک کر لے جانا چاہتے تھے جیسے جیل کے بچوں کو اٹھا کر لے جاتی ہے۔ مگر تم نے اس وقت جو قربانیاں کیں جس طرح اپنی جانیں اپنا مال اور اپنی اولادیں بے دھڑک ہماری راہ میں خرچ کر دیں یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ تم کو جو اقوام عالم میں کمزور ترین قوم سمجھے جانے لگے تھے۔ جہانبانی عطا کی پس جب تک تمہارے اندر یہ روح کار فرما رہے گی تم اقوام عالم پر ہمیشہ غالب آؤ گے۔ مگر اس بات سے ڈرو کہ کہیں کسی دھوکے میں نہ پڑ جاؤ یا کہیں عیش و تنعم کی نذر نہ ہو جاؤ۔

ترجمہ آیات ۲۹-۳۰: اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں اوروں سے ممتاز کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور (اے پیغمبر! یاد کیجئے) جب کافر آپ کے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں۔ یہ لوگ تدبیریں کر رہے تھے تو اللہ بھی تدبیریں کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور جب آپ کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ”ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا ہی کہہ سکتے ہیں یہ کلام تو محض پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں“ اور جب انہوں نے کہا تھا کہ خدایا! اگر تیری جانب سے یہی (دین) برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر کی بارش کر۔ یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب بھیج اور اللہ نہیں چاہتا کہ انہیں عذاب دے جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں اور نہ اللہ ان کو عذاب دیتا ہے جبکہ وہ بخشش کے

الصُّورِ
الرَّشِيدِ
الْوَارِثِ
الْبَاقِي
الْبَدِيعِ
الْبَاهِي
النُّورِ
الْمُنِيرِ
الْمُعْتَبِرِ
الْمُعْتَبَرِ
الْمُجَامِعِ
الْمُقْسِطِ
مَا بَلَكَ
الْمَلَكُ
الرَّوْفِ
الْغَفُورِ
الْمُسْتَقِيمِ
الْمُتَوَكِّلِ
الْمُتَعَالِي
الْوَالِي
الْبَاطِنِ
الْقَابِضِ
الْأَخِذِ
الْأَوَّلِ
الْمُؤْتَمِرِ
الْمُقْتَدِرِ
الْقَادِرِ
الضَّمَدِ
الْوَالِدِ
خَلْقِ
الْحَيِّ
الْقَدِيرِ

Marfat.com

آخذ
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جود
مدعو
قلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مختار
مختار
منیر
بیراج
سید
قام الزیل
تکبیر
کبریم
نیچ
باج
ظاہر
آخذ
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
حسن
معلوم
قوی
رسول الزمان

طلبگار ہوں اور کیا بات ہے کہ اللہ ان کو سزا نہ دے در آنجا ایک خانہ کعبہ سے (لوگوں کو) شکر
روکتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں ہیں اس کے متولی تو وہی لوگ ہیں جو اللہ صلی اللہ
سے ڈرنے والے ہیں لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے اور ان لوگوں کی نماز بیت اللہ صلی اللہ
اللہ کے پاس صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھی پس (ان کو کہا جائے گا کہ) تم جو کچھ کفر کی صادق
باتیں کیا کرتے تھے ان کی سزا کا مزہ چکھو۔ بلاشبہ جو لوگ منکر ہیں وہ اپنا مال اس واسطے خرچ
کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں۔ اب تو وہ خرچ کریں گے (مگر) پھر انہیں
اس پر حسرت ہوگی اور اس کے بعد وہ مغلوب ہو جائیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر
اختیار کر رکھی ہے وہ جہنم کی طرف اکٹھے کر کے ہانکے جائیں گے۔ تاکہ اللہ نپاک کو پاک
سے الگ کر دے۔ پھر نپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان کا ایک ڈھیر بنا دے۔ پھر اس ڈھیر
کو جہنم کے سپرد کر دے یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے واسطے وہ کون سا وقت ہے کہ جب
ان پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ میدان جہاد میں نکلیں اور جان و مال تک قربان کرنے میں دریغ
نہ کریں ارشاد ہوتا ہے کہ جب انہوں نے تمہیں دین حق کے پھیلانے سے منع کیا اور
خفیہ سازشیں کر کے تمہاری زندگیاں تلف کر دینے کا ارادہ کیا تمہیں قید خانہ کی سختیاں
جھیلنے کے لئے چنا اور تم میں سے بعض کو جلا وطن بھی کر دیا اور بالخصوص پیغمبر اسلام کے
متعلق قید و بند اور قتل و جلا وطنی کی تدبیریں سوچیں تو مناسب تھا کہ تمہیں بھی جان بچانے
اور ان کے مکر و فریب سے بچ رہنے کا حکم دیا جائے۔ پھر ان لوگوں کی یہ کیفیت ہے کہ جب
ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو پرانے قصے کہانیاں ہیں خدا کا کلام نہیں۔
الحاصل اسی طرح کی سینکڑوں کج بحثیاں پیش کرتے ہیں۔ کبھی کہنے لگتے ہیں کہ جس عذاب
سے تم۔ تمہارا قرآن اور تمہارا خدا ہمیں روز ڈراتا ہے جاؤ وہ آج لے ہی آؤ۔ اوہر
عبادت گاہیں ہیں تو ان پر مخالفانہ قبضہ جما کر بیٹھے ہیں۔ معبود حقیقی کی نہ خود عبادت صحیح معنوں
میں کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان مقالات کے متولی ہیں
اور ان کی عبادت کیا ہوتی ہے۔ محض شور مچانا، چیخا چلانا اور بس اور اسی قدر نہیں بلکہ یہ
لوگ باقاعدہ منظم ہو کر مسلمانوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور مقصد صرف اس قدر ہوتا ہے کہ
اگر سب لوگ مسلمان ہو گئے تو دنیا میں امن قائم ہو جائے گا اور زبردست لوگ کسی

بجاء ہدایت قریشی۔ مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزوی۔ عاتق۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شایب۔ تہذیب سنیہ۔ بخاری۔

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مفتخر
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
مکین
کسیر
یتیم
نبی لوفتہ
بابین
ظاہر
آخند
اول
رسول
الترجمہ
مطہع
مبین
حقیق
معلوم
قوی
رسول الزمان

دکھایا اور ان کی آنکھوں میں تمہیں تھوڑا دکھایا تاکہ وہ کام جو ہونے والا ہے اللہ اسے مکمل کر دے اور سب امور اللہ کی طرف ہی پھیرے جائیں گے۔

شرح: - اس رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم دیکھ لو کہ اب دین کی مخالفت اس قدر برہ گئی ہے کہ تم تبلیغ حق کے لئے پورے آزاد نہیں ہو تو پھر چاہئے کہ تم منکرین حق کو اعلان کر دو کہ دیکھو یا تو بالکل خاموش رہو اور ہمارے راستے میں کوئی مزاحمت نہ پیدا کرو اور اگر تم باز نہیں آتے تو جو حال پہلے منکرین حق کا ہو چکا ہے وہی تمہارا ہو گا اس اعلان کے بعد تم ان سے ایسی جنگ کرو کہ پھر کبھی فتنہ ابھرنے کا ڈر ہی نہ رہے۔ اگر تعداد میں زیادہ ہوں۔ مال و دولت زیادہ رکھتے ہوں۔ آلات حرب و سلاح جنگ بھی انہیں پورا حاصل ہو۔ اور تم کمزور و ناتوان۔ تو بھی نہ ڈرو اور یقین رکھو کہ ان اللہ مولکم نعم المولیٰ ونعم النصیر یعنی یہ کہ خدا ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ بہترین کارساز اور بہترین مددگار ہے۔

پارہ نمبر ۶ کے آخری رکوع میں اسلامی جہاد کی غرض بیان ہو چکی ہے اس امر کا واضح کر دینا یوں بھی ضروری تھا کہ کہیں مسلمان بھی کسی وقت غلط راستہ پر نہ پڑ جائیں۔ چنانچہ صاف صاف الفاظ میں بتا دیا کہ جہاد کا مقصد محض امن قائم رکھنا اور انسانوں کو خدا کا بندہ فرمانبردار بنانا ہے لوٹ مار اور جلب زر مقصود نہیں اسی واسطے پارہ نمبر ۶ کے آخر میں فرمایا تھا کہ جب تک تم دیکھو کہ فتنے کا کلی انداز نہیں ہو اس وقت تک لڑائی جاری رکھو۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ مال غنیمت کا اکٹھا کرنا تمہارے نصب العین میں شامل نہیں مگر یہ چیز لڑائی کا لازمی نتیجہ ہے۔ اگر تم فتح مند ہو گئے تو غنائ بھی تمہارے قبضے میں آئیں گی ان کی تقسیم کس طرح کرو گے۔ سنو! فتح مند ہونے پر جو کچھ بطور غنیمت تمہارے قبضے میں آئے اس میں سے پانچواں حصہ رسول کا ہے وہ اس میں سے کچھ اپنے لئے رکھ لیں کچھ اپنے قرابت داروں کے لئے مخصوص کر دیں اور کچھ یتیموں کو اور مسکینوں کو اور محتاجوں اور مسافروں کو دیدیں اس کے بعد دوسرے چار حصوں کو غازیوں میں حسب مراتب تقسیم کیا جائے گا اس طرح کہ کوئی بھی اپنے جائز حق سے محروم نہ رہے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور یہ لوگ خدا کی راہ میں دلجمعی کے ساتھ جہاد کر سکیں اور مالی مشکلات ان کے مجاہدانہ ارادوں میں حائل نہ ہوں۔

ابتدا میں تمام مسلمان اور خصوصاً "بنو ہاشم اور عبدالمطلب کے وہ افراد جو مسلمان ہو

شکور
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
توفی
مفتخر
مجتب
خاتم الانبیاء
مکرم
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ظہر
مجتبی
طس
مرفض
مستغنی
لیین
لذی
مزیل
ولی
مدبر
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
بصباح
آب

الضوء
 الرشيد
 الوارث
 الباقي
 اليبقى
 البادي
 النور
 النافع
 الغني
 المعنى
 الجامع
 القسط
 مالك
 الملك
 التوت
 الغنم
 المتعق
 التراب
 التبر
 المتعالي
 الواج
 الباطن
 الظاهر
 الاخذ
 الاول
 الموجد
 المقدم
 القدر
 القادر
 الصمد
 الوليد
 الخلاق
 الحفي
 العتي
 المدي

کئے تھے سخت غریب تھے۔ اگرچہ ان میں سے اکثر حضرات قبل از اسلام دولت مند تھے مگر مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے اپنا سب زر و مال اسلام کی راہ میں قربان کر دیا تھا اور ہجرت کے بعد وہ مفلس ترین افراد قوم سمجھتے جاتے تھے۔ مگر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور مسلمانوں کو اس قدر فتوحات حاصل ہوئیں کہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب نے یہ کہہ کر مال غنیمت قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ اب ان کو اس کی ضرورت نہیں آپ ضرورت مند حضرات کو تلاش کریں اور یہ مال ان میں تقسیم کریں۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! مال غنیمت اگرچہ تمہارے اپنے قوت بازو کا نتیجہ ہے مگر تمہیں قوت بازو کس نے دی۔ تمہارے حوصلے کس نے بڑھائے اور تمہاری دھاک کس نے بٹھائی؟ یاد رکھو اگر ہم تمہاری مدد نہ کرتے تو تمہاری قلیل سی جماعت کو دشمن کی افواج قاہرہ پر کبھی کامیابی نہ ہوتی پس ہمارے اس احسان کے شکریہ کے طور پر تمہیں مال غنیمت کا پانچواں حصہ بے روک ٹوک ہماری راہ میں رسول کے سپرد کر دینا ہوگا دیکھ لو بدر کا واقعہ تمہاری تاریخ میں ایک ایسی عظیم الشان اہمیت رکھتا ہے کہ اگر اس دن تمہارے بے سرو سامان ۳۱۳ آدمیوں کو دشمن کے مسلح اور آزمودہ کار ایک ہزار سپاہیوں پر نمایاں اور فیصلہ کن غلبہ نہ دیا جاتا تو تمہارا خاتمہ تھا۔ مگر ہم نے تمہارے حوصلے اس قدر بڑھائے کہ دشمن تمہاری نظروں میں بالکل حقیر اور قلیل التعداد دکھائی دینے لگے اس کے علاوہ ہم نے اپنے نبی کو خواب میں بھی اس جنگ کا نقشہ دکھادیا تاکہ اسے اور اس کے ذریعہ سے تمہیں بھی اطمینان حاصل ہو کہ دشمنوں کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے۔ مسلمانو! ان باتوں کو کبھی نہ بھولو اور اپنی پیش نظر جہاد کا مقصد محض امن و امان کا قائم کرنا اور انسان کو خدا کی فرمانبرداری سکھانا رکھو۔ نیز دولت کی حرص کبھی پیدا نہ کرو دولت خود آئے گی اور تمہارے قدم چومے گی۔ روز ملاقات ملاقات کو کبھی نہ بھولو کہ تمہیں اس دن اپنے کئے و ہرے سب کا حساب دینا ہے دیکھنا کہیں اس دن ذلت نہ اٹھانی پڑے۔

ترجمہ آیات ۴۵-۴۸: اے ایمان والو! جب تم (کفار کے) کسی گروہ کے مقابلہ پر آؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں تنازع نہ کرو۔ ورنہ تمہارے پاؤں پھسل جائیں گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر اختیار کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں

الوعاب
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 العاقب
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المعز
 المذل
 الشيع
 البصير
 الوكيل
 الرقيب
 الحفيظ
 الشكور
 الجبار
 المهيمن
 العزيز
 الجبار
 المتكبر
 الوهاب
 الرزاق
 الخافض
 الرافع
 المعز
 المذل
 الشيع
 البصير
 الوكيل
 الرقيب
 الحفيظ
 الشكور
 الجبار
 المهيمن
 العزيز
 الجبار
 المتكبر
 الوهاب

کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کی مانند بنو جو اپنے گھروں سے سرکشی اور لوگوں کو دکھانے کے خیال سے نکلتے ہیں اور اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور ان کے سب اعمال اللہ کے احاطہ علم میں ہیں اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے سامنے آراستہ کر کے پیش کیا اور کہا کہ آج لوگوں میں سے کوئی (ایسا) نہیں جو تم پر غالب آئے اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں پھر جب دونوں گروہ آمنے سامنے آئے تو (وہ) الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا کہ میں تم سے بری الذمہ ہوں۔ میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

شرح: - اس رکوع میں فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو باہمی جھگڑوں خود شیوں اور نفس پرستیوں سے ہر وقت باز رہنا چاہئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں چار و ناچار دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو ڈٹ کر کرو۔ ہمیشہ ثابت قدمی اور استقلال سے کام لو اور ہر دم خدا کو یاد رکھو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو دشمن پر فتح پاؤ گے اور مقاصد حیات میں بھی کامیاب رہو گے۔ سنو! اتحاد اور یک جہتی قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تم آپس میں کبھی تنازع نہ کرو اگر تم میں پھوٹ پڑ گئی تو تم دونوں ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ یاد رکھو کیا دشمن کے مقابلہ میں اور کیا امن و امان کے وقت تمہیں چاہئے کہ صبر سے کام لو۔ کیونکہ درگاہ خداوندی میں صرف وہی لوگ مستحق تائید سمجھے جاتے ہیں کہ جو صاحب دل اور صبر سے کام لینے والے ہوں خبردار مسلمانو تمہارے اندر نفس پرستی، خود بینی اور خود غرضی کا کوئی شائبہ پیدا نہ ہو ورنہ تم بھی تباہ شدہ قوموں کی مانند ہو جاؤ گے پھر تمہارے جس قدر بھی کام ہوں گے ان میں ریاء، ظاہر داری اور نخوت و تکبر کی ملاوٹ ہوگی۔ خلوص اور للہیت اٹھ جائے گی۔ اور وہ شاندار نتائج مرتب نہ ہو سکیں گے جو خلوص و للہیت سے مختص ہیں اگر تم اس بات کو نہ بھولو کہ خدا تمہارے دلوں کے بھیدوں سے اور تمہارے خلوص و ریاء سے پوری طرح باخبر ہے تو تم کبھی راہ راست سے نہ بھٹکو گے۔ یاد رکھو لوگوں کے دوسوں اور شیطانی انگہ ختنوں کا شکار نہ بننا۔ جو دیکھو خدائی احکام کی روشنی میں دیکھو ورنہ اگر اپنی قیاس آرائیوں میں پڑ جاؤ گے تو نتیجہ وہی ہوگا جو ان شکست خوردہ اور تباہ شدہ اقوام عالم کا ہوا۔ جنہیں تم نے شکست دی ہے۔ خوب یاد رکھو کہ نافرمانوں کے لئے بہت سخت سزائیں مقرر ہیں جن میں کوئی رورعایت نہ ہوگی۔

شکرت
حسبنا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
توفیق
مستقیم
محبوب
مقام الایمان
محبوب اللہ
کلمہ اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ط
مجتبی
طس
مرتضی
مفضل
لیلی
اولی
مترقی
ولی
مدبر
مبتین
ممدن
طیب
ناصر
متمور
مفتاح
امر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
قائم
جول
مذکور
خلیل
تربیب
مطہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
سید
خام الوب
تکبیر
کبریم
یقین
نبی الوصی
ناہین
ظاہر
آخند
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حق
مفلام
قوی
رسول الوصی

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيرٌ
عَادِلٌ
قَائِمٌ
جَوَادٌ
مَذْمُومٌ
غَلِيلٌ
قَرِيبٌ
مُطَهَّرٌ
مَذْكُورٌ
مُبَشَّرٌ
مُكْرَمٌ
مُحْتَمٌ
مَنْبَرٌ
سِرَاجٌ
سَيِّدٌ
قَامُ الرِّبِ
كَبِيرٌ
كَبِيرٌ
يَتِيمٌ
بِي الرِّمَّةِ
بَابِ
فَلَا صِدْقَ
أَخْبَرُ
أَقْلُ
رَسُولُ
الرِّمَّةِ
مُطَهَّرٌ
صَبِيحٌ
مُطَهَّرٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرِّمَّةِ

نے تمہاری جماعت کے دلوں میں باہمی محبت کا بیج بو دیا ہے۔ اگر دنیا کی کوئی ہستی ساری زمین کے خزانے اس باہمی محبت کے حاصل کرنے میں خرچ کر دیتی تو بھی اس کا حصول ممکن نہ تھا وہ عرب قوم جس کا پیشہ ہی لڑائی تھا اور جس کا ہر قبیلہ ہر وقت ایک دوسرے سے برسر پیکار رہتا تھا اس کے تمام افراد کو ایک دوسرے کا والد و شیدا بنا دینا اور انہیں ایثار اور قربانی کا سبق پڑھا کر بھائی بھائی بنا دینا ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ پس اے پیغمبر اگر ہم نے آپ کے لئے اس قدر محال اور ناممکن بات کو ممکن کر دیا تو اسی سے سمجھ لیجئے کہ ہم دوسرے معاملات میں بھی آپ کی اسی طرح مدد کریں گے۔ اے مسلمانو! اگر تمہارے دلوں میں ایمان و ایقان باقی رہا اور تم ہمارے فرمانبردار بندے بنے رہے تو پھر تمہیں کسی کا محتاج نہ ہونا پڑے گا پس ہم سے تعلق قائم رکھنا ضروری ہے۔

ترجمہ آیات ۶۵-۶۹:- اے نبی! ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے اگر تم میں سے ہیں ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو ہوں گے تو کافروں کے ایک ہزار پر غالب آئیں گے۔ اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ یہ بات نبی کے شایان نہیں کہ اپنے قبضہ میں قیدی لے جب تک ملک بھر میں (کافروں کا) صفایا نہ کر لے۔ تم لوگ دنیاوی مال و اسباب چاہتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آخرت (کا سامان) چاہتا ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اگر اللہ کا حکم پہلے سے طے شدہ نہ ہوتا تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس پر تمہیں سخت ترین سزا ملتی۔ سو جو کچھ تمہیں مال قیمت میں سے ملا ہے اسے حلال و پاک سمجھ کر کھاؤ اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح:- اس رکوع میں مسلمانوں کو جہاد و قتال کی ترغیب و تحریص دلائی ہے۔ فرمایا ہے کہ اے پیغمبر! مسلمانوں کو سنا دیجئے کہ اب جبکہ تم قلیل التعداد ہو اور ہر طرف دشمن ہی دشمن نظر آ رہے ہیں جو تمہاری ہستی کو فنا کر دینے کی فکر میں ہیں اور تم بھی چاہتے ہو کہ اپنے قومی وقار کو قائم رکھتے ہوئے بحیثیت قوم و مذہب کے زندہ رہو تو مقتضائے وقت یہی ہے کہ تم میں سے ہر مرد مومن دس منکران حق کا لازمی طور پر مقابلہ کرے اور اپنے اوپر فرض قرار دے لے کہ اگر کبھی راہ خدا میں منکران حق کے ساتھ ٹھٹھ بھیر ہوگی تو مجھ

شکرت
حسبنا
صلى الله
حسبنا الله
امين
صادق
نبى التوب
توفى
مقتصد
محبب
قام الا نبي
تخلى الله
كأنم الله
عند الله
كامل
حافظ
زوت
رحيم
ملا
مجتبى
طس
مرفعه
مضجع
ليسين
الذنى
مزيل
ذلى
مدبر
مبين
معدن
طيب
ناصر
منصور
مضاج
امر

حجارت برار۔ قریشی۔ مضرى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شایان۔ مہدی۔ صبح۔ بخیر۔

احمد حلال و جائز سمجھ کر فائدہ اٹھاؤ اور ذاتی اغراض و نفس پرستی کے جذبات سے جذبہ جہاد کو
لوٹ نہ کرو یاد رکھو حلال و طیب چیز سے فائدہ اٹھانے اور ناپاک و ناجائز سے بچنے کا طریقہ
تہذیب ہے کہ تم ہر وقت خدا سے ڈرتے رہو اور کوئی کام جس سے اس کی ناراضگی کا اندیشہ ہو
نہ کرو۔ ہاں اگر ہمارے احکام پہنچنے سے پہلے تم سے کوئی غلطی سرزد ہو چکی ہو اور آئندہ
کے لئے تم بندہ فرمانبردار بن جاؤ تو پھر خدا کو بھی بخشے اور رحم کرنے والا پاؤ گے۔

شکر
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ

رسول
الملاحم
تہذیب
شہیر
عادل
خاتم

ترجمہ آیات ۷۰-۷۵:- اے نبی! آپ کے قبضہ میں جو بھی قیدی ہیں ان سے

کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کو معلوم ہو گا کہ تمہارے دلوں میں نیکی ہے تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے
اس سے بہتر تمہیں دیا جائے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان
ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ سے وفا کرنا چاہیں تو وہ اس سے بہتر بھی اللہ سے وفا کر چکے
ہیں۔ (جس پر) اس نے ان کو تمہارے قبضے میں دیدیا اور اللہ کو (ہر بات کا) علم ہے اور
حکمت والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے اپنے
مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے ان کو جگہ دی اور ان کی مدد کی
ایسی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور ہجرت کے لئے
تیار نہ ہوئے تمہیں ان سے دوستی رکھنے کا کوئی حق نہیں حتی کہ وہ ہجرت کے لئے آمادہ
ہو جائیں اور اگر وہ تم سے دین کے معاملہ میں مدد طلب کریں تو ان کی مدد تم پر فرض ہے
مگر ان لوگوں کے مقابلہ پر نہیں کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہو اور (یاد رکھو کہ) اللہ
تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے ایک
دوسرے کے مددگار ہیں اگر تم (آپس میں ایک دوسرے کی مدد) نہ کرو گے تو ملک میں ایک
قتلہ اور بڑا بھاری فساد برپا ہو جائے گا اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور راہ خدا میں گھریار
چھوڑ دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور مدد کی۔
ایسی حقیقتاً "مومن" ہیں۔ ان کے لئے بخشش ہے اور (جنت میں) عزت کی روزی اور جو
لوگ بعد کو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ شامل ہو کر اللہ کی راہ
میں جہاد کیا سو یہ لوگ بھی تم ہی میں سے ہیں اور کتاب اللہ کے مطابق رشتہ دار ایک
دوسرے کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں۔ بیشک اللہ ہر بات سے واقف ہے۔

جو
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
ممد
منیر
سراج
سبید
خام الزیل
نکیر
کریم
یتیم
بی الوتہ
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
حق

شرح:- اس رکوع میں پہلے تو ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے اور پھر چند ایک

قضی
مقتصد
محبت
مقام الایمان
مخیر
مکرم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ظہ
مجتبی
طس
مرفض
مضطہ
لیسین
اوقی
مزمل
ولی
مدین
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مضاح
امیر

مقدم
قوی
رسول الرفا

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
فائم
جول
مدعو
علیل
قریب
مطہ
مذکور
مبشر
مکتوم
مختم
منیر
براج
سید
فام الزیل
کیم
قیوم
نبی
باب
ظاہر
آخند
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
مستور
مضاج
رسول الزمان

بعد مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ قابل و معزز قومیت پیدا کرنا چاہتا ہے تو باوجود جان و مال کو عزیز رکھنے کے وہ اس کے ترک پر بھی قادر ہو اور علم و صنعت کے حصول دشمن کے مقابلہ کرنے کی اشاعت اور بدی کی بیخ کنی پر دل کھول کر خرچ کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہو کیونکہ مال و منال کو خزانوں کی شکل میں جمع کر رکھنے کی اہلیت بخل اور کنجوسی اور جمود طبع ایسی چیزیں ہیں جو قومیت کی جانی دشمن ہیں۔ پھر ہر ایک مسلمان کو تھوڑا بہت مبلغ اسلام بھی ہونا چاہئے اس کا کوئی وقت کوئی لمحہ اور کوئی دقیقہ ایسا نہیں گزرنا چاہئے جبکہ خود اپنے آپ کو اپنے احباب کو اپنے خاندان کو اور اپنے حلقہ زیر اثر کو نیکی کے لئے آمادہ اور بدی سے متنفر نہ کرے اس کے بعد مسلمانوں میں باہمی ہمدردی کا عالمگیر جذبہ ہونا چاہئے۔ کوئی مسلمان کہیں رہتا ہو ایرانی ہو کہ تورانی، مغربی ہو کہ مشرقی، سیاہ فام ہو کہ گل اندام سبھی کو اپنے ماں جائے بھائیوں کی مانند سمجھے اور ہر مظلوم کی دادرسی اور محتاج کی حاجت روائی اپنے اوپر لازم قرار دے۔ علامہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں۔

یقین محکم عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

الغرض خداوند کریم نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ ملی و مذہبی روایات اس وقت تک زندہ و شاندار رہ سکتی ہیں جب تک مسلمان مندرجہ بالا اصولوں پر بالالتزام قائم رہیں ورنہ ان کی قومیت بھی حرف غلط کی طرح مٹ جائے گی۔ مسلمانو! خدا کے واسطے غور کرو جب ہمارے بزرگوں نے قرآن کریم اور خصوصاً "اس حصہ قرآن پر عمل کیا تھا تو کیا وہ اقوام عالم کی ناک نہ سمجھے جاتے تھے اور کیا آج جبکہ ہم نے قرآن کریم کی تعلیم کو پس پشت ڈال کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے محض انکار کر رکھا ہے تو تمام اقوام عالم میں ہم ذلیل ترین قوم نہیں سمجھے جاتے۔ اے مسلمانان عالم اگر تم نے آج بھی سورہ انفال و سورہ توبہ پر عمل کرنے کی کوشش نہ کی تو یاد رکھو کہ جس طرح تم سے پہلے تمہاری قوم کا ایک جزو جسے تم مورہ سپانیہ کے نام سے یاد کرتے ہو حرف غلط کی طرح صفحہ عالم سے مٹ چکا ہے۔ اسی طرح تم بھی۔ خدا نہ کرے ایسا ہو۔ آج نہیں تو کل مٹنے والے ہو۔ یاد رکھو کہ سچے مسلمان وہی ہیں جو ایمان، ایقان کی نعمت سے بہرہ ور ہوں۔ عملاً اپنے مذہب و ملت کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کے لئے آمادہ ہوں اور اپنے مسلمان

شکور
حسبنا
صنی اللہ
نبینا
امین
صادق
نبی التوبہ
توضی
تفہیم
محببت
فام الازہار
مخبر
علیم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
ذوق
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مؤلف
مطیع
سین
لونی
مزمیل
دینی
مدیر
مبین
معدن
طیب
ناصر
منصور
مضاج
ابیر

احمد
رسول

الملاحم
شہید

شہید
عادل

خاتم
النبی

جبر
مدعو

خلیل
قریب

مطہر
مذکور

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

مستتر
مستتر

اپنی رحمت عطا فرما بیشک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔ خدایا (ہم قیامت کی حقیقت کو سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر تو بیشک لوگوں کو ایک ایسے دن (ایک جگہ) جمع کرنے والا ہے جس (کے وقوع پذیر ہونے) میں کوئی شک و شبہ نہیں یقین رکھو کہ اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

شرح: - سورہ بقرہ ختم ہوئی اور یہاں سے سورہ آل عمران شروع ہو گئی۔ جانے والوں کے لئے ان دونوں سورتوں میں اس قدر گہرا تعلق ہے کہ دونوں فی الحقیقت ایک ہی موضوع کے دو عنوان معلوم ہوتے ہیں یا ایک کو دوسری کا تتمہ کہئے۔ اگر آپ نے سورہ بقرہ کا مطالعہ بنظر امعان کیا ہے اور شرح کے تمام مطالب کو ذہن نشین کر لیا ہے تو آپ کو اس میں ذیل کی باتیں نظر آئی ہوں گی جنہیں اس سورہ کا خلاصہ کہنا چاہئے۔

(۱) خدا کی نگاہ میں انسان اسی وقت قابل عزت ہستی ہو سکتا ہے جب اس کے اندر صحیح جذبہ ایمان و عمل پیدا ہو۔ ایمان بلا عمل اور عمل بلا ایمان مطلق فائدہ نہیں بخشت۔

(۲) کسی شخص کا خواہ وہ کسی وقت ہوا ہو کوئی ساندھب رکھتا ہو کسی نام سے پکارا جائے یا پکارا جاتا ہو محض خوش اعتقادی یا گروہ بندی کی بنا پر نجات کی توقع رکھنا سخت غلطی کرنا اور اپنے آپ کو دھوکے میں ڈالنا ہے۔ ایمان و عمل کے بغیر نجات ناممکن ہے۔

(۳) ایمان کی شرائط یہ ہیں:-

(i) انسان خدا کو یگانہ و یکتا جانے کسی ہستی کو اس کی ذات و صفات میں شریک نہ سمجھے۔ ذات میں شریک سمجھنا یہ ہے کہ جس طرح خدا معبود ہے ویسا ہی کسی دوسرے کو بھی معبود سمجھے۔ جس تعظیم کے قابل اس کی ذات ہے وہی تعظیم کسی دوسرے کی کرے۔ صفات میں شریک سمجھنا یہ ہے کہ جو قدرت نامہ اس ذات یگانہ کو حاصل ہے وہی قوت بعینہ کسی دوسری ہستی کی طرف منسوب کرے۔

(ii) انسان ان تمام کتابوں کو جو خدا کی جانب سے نازل ہوئی ہیں سچا جانے اور ان کی عظمت کو دل سے ماننے اور عمل صرف قرآن پر کرے۔ کیونکہ خدا

شکور
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ

توفی
تفصیل
محدث
قام الایمان
تجلی اللہ
بکلم اللہ

عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم

مستتر
مستتر
مستتر

مستتر
مستتر
مستتر

مستتر
مستتر
مستتر

مستتر
مستتر
مستتر

مستتر
مستتر
مستتر

مستتر
مستتر
مستتر

آخرا
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
قائم
جبر
مدعو
ذلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
متم
منیر
سراج
سید
قائم الزیل
مکیوم
کدیم
نینیم
نبی لرحمۃ
باجن
ظاہر
آخرا
اقل
رسول
الترجمہ
طنیع
مبین
ناظر
شور
یمن
رسول

تبلیغ بالکل پیمانہ اور نتائج و عواقب سے یکسر بے پرواہ ہو کر پوری تندی سے کرے تاکہ اس کے وہ قابل رحم بھائی جو کسی نہ کسی وجہ سے سوسائٹی کے اثر یا تاغیبت اندیشی سے بدی کی طرف مائل ہو کر قبول حق سے محروم رہے ہوں اور راہ راست اور صراط مستقیم پر آجائیں اور اس کے ہمنوا ہو کر اسی ذات اقدس کے ہو کر رہیں۔ تاکہ دنیاوی کامیابیوں اور اخروی فوز و فلاح سے شاد کام ہوں۔ دوسرے یہ کہ دنیا کا امن قائم رکھے ”ہرچہ خود ہی پسندی بردیگراں ہم پسند“ پر کاربند ہو۔ خویش و اقارب سے بہترین سلوک کرے۔ ہمسائے کو اپنے آپ پر ترجیح دے۔ اور اس کو ہر ممکن سہولت پہنچائے۔ کسی کی عزت کو ہٹانے لگائے۔ کسی کا مال نہ لوٹے۔ معاملہ کا صاف ہو خدا کا عبادت گزار ہو اور ہر وہ کلام کرے جسے قرآن کی اصطلاح میں نیک اور پسندیدہ کام کہا جاتا ہے۔

(۵) یہود کی بد اعمالیوں کا نقشہ دکھا کر مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ ان کے نقش قدم پر نہ چلیں۔ یہود نے اصل دین کو موڑ توڑ کر جس طرح اسے اپنی خواہشات کے مطابق بنا لیا تھا سورہ بقرہ میں اس کی پوری تفصیل ہے۔ یہود کو راندہ درگاہ قرار دیئے جانے کے اسباب پر مدلل بحث ہے۔ بتایا گیا ہے کہ عمل کا جذبہ ان میں مفقود تھا۔ وہ جماعتی گروہ بندی اور خود اختراع کردہ رسوم کو نجات کا ذریعہ مانتے تھے۔ وہ نبیوں کا اقرار کرتے مگر ان کی تعلیم پر عمل نہ کرتے تھے۔ جو حکم آسان پاتے اسے قبول کر لیتے جو مشکل دکھائی دیتا اسے یہ کہہ کر ٹال دیتے کہ ہم ”یہودی ہیں ضرور بخشے جائیں گے۔ ہمیں عمل کی ضرورت نہیں“ اس سے مسلمانوں کو اشارہ یہ سمجھانا مقصود ہے کہ یہود کی ان باتوں پر ہم نے انہیں معتبوب ٹھہرایا۔ اگر تم بھی یہی طریق کار اختیار کرو گے تو تم بھی اسی طرح دنیا میں ذلیل و خوار کر دیئے جاؤ گے۔ سورہ آل عمران میں بھی ایمان و عمل کی یہی تعلیم ہے۔ مگر یہاں یہود کی بجائے عیسائیوں کا مذموم رویہ دکھایا گیا ہے کہ انہوں نے ایمان و عمل دونوں سے بے پروائی برتی۔ انجیل کے الفاظ تک بدلنے میں انہیں خوف نہ آیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی۔ توحید کے عقیدہ کو معکمہ خیز بنا دیا۔ خدائے یگانہ کو تین میں سے ایک اقنوم قرار دیا۔ عمل سے یکسر علیحدہ ہو گئے۔ ہمیشہ نفسانیت کی پیروی کی۔ خدا

شکور
حلیہ
ضیاء
نبیات
امین
صادق
نبی التوبہ
توضی
مکتوب
مکتوب
قائم الزیل
مکتوب
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
شاہ
مکتوب
طس
مرطی
مکتوب
مکتوب
یمن
اولی
مکتوب
دینی
مکتوب
مکتوب
مکتوب
طیب
ناظر
شور
یمن
رسول

أَخْتَدُ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيدٌ
عَادِلٌ
فَاتَمَّ
جَدِيدٌ
مَدْعُو
تَعْلِيلٌ
قَرِيبٌ
مَطْمَئِنٌّ
مَذْكُورٌ
مَلْبَسٌ
مُكْتَرَمٌ
مُكْتَرَمٌ
مَنْبَرٌ
بِرَاجٍ
سَبِيدٌ
فَأَمَّ الرَّبِيلَ
تَكِيْمٌ
كَبِيْرٌ
يَنْتَهِي
بِجَانِبِ
بَابِ
تَلَا
أَخْبَرٌ
أَوَّلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطِيْعٌ
مَبِيْنٌ
حَقٌّ
مَعْلُوْمٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

نہیں کیا بلکہ عملی طور پر اتباع حق میں جو مصیبتیں آئیں انہیں بخوشی جھیلا کسی حالت میں سچ کا ساتھ نہ چھوڑا عملاً "عبادت کی اور خشوع و خضوع سے کی اور اپنے مال و دولت اور جاہ و جلال کو پروردگار کے راستہ میں استعمال کیا اور ہر رات اٹھ کر نہایت گڑگڑا کر اللہ سے گناہوں کی معافی چاہی ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! بس تمہیں اس قسم کی ایک امت ہونا چاہئے اور یاد رکھو کہ تمہارا دین اسلام اس روز سے انسان کا دین چلا آ رہا ہے جب سے وہ پیدا کیا گیا اور تمام انبیاء صرف اسی ایک ہی دین کی تعلیم دیتے چلے آئے ہیں۔ باقی رہے یہود و نصاریٰ اور دیگر امتوں کے باہمی اختلافات جو نہ ہماری طرف سے تھے اور نہ نبیوں کی تعلیم یا ان پر نازل کردہ کتابوں کے پیدہ کردہ تھے بلکہ وہ ان امتوں کے بعض لوگوں کی باہمی ضدور عناد کا نتیجہ تھا جس سے تمام کی تمام امتیں متاثر ہوئیں۔ پس تمہیں یاد رہے کہ کہیں بھولے سے بھی ایسی غلطی کا ارتکاب نہ کرنا بلکہ ہمیشہ یہی اعلان کرو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ اور صرف ان لوگوں کے ساتھی ہیں جو ہماری طرح اللہ کے فرمانبردار ہوں۔ اگر تم یہودی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ عیسائی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر کسی اور گروہ سے تعلق ہو تو بھی کوئی ڈر نہیں آؤ سب مل کر اللہ کے فرمانبردار بن جائیں۔ فرمانبرداری کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر انبیاء کی طرح اسے روز روشن کی طرح عیاں کر دیا ہے اور قرآن میں اس کی پوری تفصیل ہے۔ لہذا آؤ سب مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمانبرداری کے طریقے سیکھیں۔ اور قرآن کی تعلیم کو اپنا نصب العین بنا لیں کیونکہ اور کوئی تعلیم دستبرد زمانہ سے محفوظ نہیں۔ مسلمانو! جو لوگ اس طریق کار پر گامزن ہو جائیں وہی راہ ہدایت پر ہیں اور جو تمہارا کمانہ مانیں تم ان کے لئے جوابدہ نہیں۔

ترجمہ آیات ۲۱-۳۰:- یقیناً "جو لوگ اللہ کے احکام سے سرتابی کرتے ہیں اور نبیوں کو بلا قصور قتل کرتے ہیں اور جو لوگ حق و انصاف کا دھیرہ اختیار کرنے کی تلقین کرنے والوں کی جائیں تلف کرتے ہیں انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور انہیں (عذاب سے بچانے کے لئے) کوئی مددگار میسر نہ آئے گا۔ (اے پیغمبر!) کیا آپ نے (ان لوگوں کے حال پر) غور نہیں کیا جنہیں کتاب (کے فہم و ادراک) کا کچھ حصہ دیا گیا تھا جب

شکرت
حسب
ضی
حسب
امین
صادق
بی
تفوی
مَشْنُودٌ
خَرِيسٌ عَلَيْكُمْ
مَدِينَةٌ
هَادِيَةٌ
مَاجَ نَا لِي
مَشْنُودٌ
خَرِيسٌ عَلَيْكُمْ
مَدِينَةٌ
هَادِيَةٌ
مَاجَ نَا لِي
مَشْنُودٌ
خَرِيسٌ عَلَيْكُمْ
مَدِينَةٌ
هَادِيَةٌ
مَاجَ نَا لِي
مَشْنُودٌ
خَرِيسٌ عَلَيْكُمْ
مَدِينَةٌ
هَادِيَةٌ
مَاجَ نَا لِي

احمد
رسول
اللام
شہید
شہیر
مادل
قام
جول
مدعو
علیل
قریب
مظہر
مذکر
منشور
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
قام الزیل
کیمی
قبریم
یتیم
نبی لولہ
ناجین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
مین
حسن
معلوم
قوی
رسول الزما

شکوہ
حسب
ضی اللہ
ضی اللہ
ابین
صادق
بی التوبہ
خوشی
مصدق
مجتب
قام الایمان
مظہر
کیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرتضی
مستغنی
لین
آزی
مزیل
ولی
مدین
میتین
ممدین
طیب
ناصر
منصور
مصابح
ایم

رکوع میں یہ بیان ہے کہ لوگ کیوں اپنے باطل عقیدوں پر جمے رہتے ہیں اور تمہیں ان کے مقابلہ میں کیا کرنا چاہئے ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! آپ کی مخالفت کوئی نئی چیز نہیں اس سے پہلے بھی اس قسم کے لوگوں نے ہمارے سچے پیغمبروں کو اذیتیں پہنچائیں حتیٰ کہ بعض کو جان ہی سے مار ڈالا۔ اس قسم کے لوگ ان سر پھرے اور سنگدل علماء کے زیر اثر ہوتے ہیں جو تعلیم الہی کو صحیح طور پر سمجھنے کے باوجود من گھڑت اور بے بنیاد اعتقادات کو رائج کر دیتے ہیں۔ مثلاً "ان کا یہ کنا کس قدر لغو ہے کہ ہم تو بخشش ہوئی امت ہیں۔ اگر ہم نے فلاں یا فلاں مذہب کو تسلیم کر لیا تو بس عمل کی ضرورت نہیں۔ زبان سے مان لینا ہی کافی ہے ہمارا پیغمبر یا دوسرے نیک کردار بزرگ ہمیں بخشوا لیں گے ہم دوزخ میں نہیں جا سکتے اور اگر گئے بھی تو صرف چند روز کے لئے تاکہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو جائیں۔" یہ ان کے عقائد فاسدہ ہیں کوئی امت جنت کی اجارہ دار نہیں ہو سکتی اور جب تک وہ اپنے "ایمان و عمل" سے اس کی مستحق نہ بنے جنت میں داخل نہیں ہو سکے گی۔ کوئی شخص کسی کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ سفارش کے بھی وہی مستحق ہیں جو نیک نیتی سے تعلیم ربانی پر کار بند ہونے کی کوشش کریں۔ ہر وقت خدا سے ڈرتے رہیں ہاں! اگر اجتہادی غلطی کے مرتکب ہو جائیں۔ یا ضعیف الایمان ہونے کی وجہ سے کسی عمل سے قاصر رہ جائیں مگر شریعت کو کبھی خواب میں بھی پائے استحقار سے نہ ٹھکرایا ہو۔ قرآن سے قرآن کی تعلیم سے قرآن کے لانے والے سے مطلق بے پروائی نہ برتی ہو تو ان کے واسطے خدا جسے سفارش کرنے کی اجازت دینا چاہے دے سکتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان ہی لوگوں کی سفارش کریں گے جنہوں نے قرآن کی تعلیم سے بے پروائی نہ برتی ہو یا در کھونیک عمل کرنے والوں کو نیکی کا بدلہ ملے گا اور نافرمان اور بد عمل لوگوں کو نافرمانی کی سزا اور بد عملی کا ثمرہ ملے گا۔ آگے ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ دنیا کو پیغام خدا سنا چکے اب نافرمانوں کی گوشالی کے لئے تیار ہو جائیں اور اپنے دلوں کو اس عقیدہ سے تقویت دیں کہ "خدا یا! تو ہی بادشاہی عطا کرتا ہے اور تو ہی بادشاہی چھین لیتا ہے تو جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے رسوا کر دیتا ہے خدا یا نافرمانوں کے مقابلے میں ہمیں غلبہ عطا فرما اور فتح و نصرت کی عزت بخش اور انہیں ہماری آنکھوں کے سامنے ذلیل و رسوا کرنا تیرے لئے کیا مشکل ہے" مگر مسلمانوں! یاد رکھو کہ

حجارت۔ قریشی۔ مضر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزوی۔ عاتق۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شایب۔ مہدی۔ مہدی۔

آخذ
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جول
مذمو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
فان الزل
فکیم
کسیر
تیم
نبی الوتہ
بابین
ظاہر
آخذ
اقل
رسول
الرائمہ
مطہر
سین
حق
مفلوم
قوی
رسول الزمہ

فرماتا ہے اس وقت زکریا نے اپنے رب سے دعا کی۔ کہا خدایا! مجھے اپنی جناب سے نیک اولاد عطا فرما بیشک تو دعاؤں کو سننے والا ہے۔ پس ملائکہ نے انہیں پکار کر کہا جب کہ وہ محراب میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے کہ اللہ آپ کو بچی کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمتہ اللہ (یعنی مسیح) کی تصدیق کرے گا اور (قوم کا) مقتدا، پاکباز اور (اللہ کے) نیکو کار بندوں میں سے ایک نبی ہوگا (زکریا) کہنے لگے۔ خدایا! میرے لڑکا کیونکر ہوگا؟ حالانکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے۔ فرمایا اسی طرح اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ کہنے لگے خدایا! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا تیرے لئے (بس) یہی نشانی ہے کہ تو لوگوں سے تین دن تک کوئی بات چیت نہ کر سکے گا مگر اشارے سے۔ اور (بطور شکر یہ) اپنے رب کا کثرت سے ذکر کرتا رہ اور صبح و شام اس کی تسبیح و تقدیس کرو۔

شرح:- گذشتہ رکوع میں بتلایا جا چکا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے یہودی اور عیسائی علماء نے اپنی اپنی کتابوں سے عملاً "منہ موڑ لیا تھا اور تعلیم ربانی کا اصل مقصد فوت ہو رہا تھا۔ لہذا مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ منظم جماعت کی شکل میں تبلیغ حق کے لئے کمر بستہ ہو جائیں اور جماعتی اصولوں پر شدت سے کار بند رہیں اس رکوع میں بیان ہے کہ اب سے لے کر رہتی دنیا تک جو لوگ محبوب خدا بننا چاہیں ان کے لئے اسوۂ محمدی اور شریعت اسلام پر چلنا لابدی و ضروری ہے۔ اتباع شریعت کرنے والوں سے کوئی غلطی سرزد ہوگی تو ان کا معاملہ اللہ سے ہے جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے مگر جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر نہیں چلتے اور شریعت کا احترام و عزت پیش خاطر نہیں رکھتے وہ کافر ہیں۔ اور ہر لحاظ سے یہاں اور وہاں خائب و خاسر رہیں گے۔ پھر عیسائیوں کو مخاطب کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور کوئی نئی چیز نہیں تمہاری کتابوں میں یہ بشارت موجود تھی مگر تم نے اپنی کتاب کو پس پشت ڈالا اور اس کی اصل تعلیم اور عبارت کو خلط ملط کر دیا۔ آؤ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اپنے بزرگوں اور نبیوں کے سچے حالات سنو اور ان کے متعلق جو غلط روایات تم نے مشہور کر رکھی ہیں جن کی بنا پر افراط و تفریط میں پڑے ہو۔ انہیں چھوڑ دو۔ اور جو کچھ قرآن نے تمہیں بتا دیا ہے اسی پر کفایت کرو۔ دیکھو! عیسیٰ علیہ السلام جو تمہارے پیغمبر تھے ان کا سلسلہ عمران سے شروع ہوتا ہے۔ عمران کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کی بیوی نے اللہ سے دعا مانگی

شکوہ
حسینا
ضبی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
توضی
مقیم
محبت
فان الایمان
مخبر
کیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رجیم
مہ
مجتبی
طس
مریفہ
مضی
لیین
آذی
مزمیل
وہی
مدینہ
متین
ممدن
طیت
ناصر
منصور
یضاح
ایم

آخند
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جو
مذہب
لیل
و
مذکر
مبشر
مترجم
مترجم
منیر
سراج
مبشر
فام الرسول
حکیم
کریم
یتیم
بی
با
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
مین
حق
مفہوم
قوی
رسول

ترجمہ آیات ۲۲-۵۴: - اور (یہ بھی یاد کرو) جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم! اللہ نے تجھے منتخب فرمایا ہے اور (گناہ کی آلائشوں سے) تجھے پاک و صاف کر دیا ہے اور تجھے دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ اے مریم! تو اپنے رب کی عبادت نہایت خشوع و خضوع سے کر۔ اسی کے لئے سجدہ ریز ہو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر (اے پیغمبر!) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں اور آپ اس وقت ان کے پاس نہ تھے جبکہ وہ اپنے قلم (بطور قرعہ) پھینک رہے تھے کہ (دیکھیں) کون مریم کا کفیل ہوتا ہے اور آپ اس وقت بھی ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ (اس کفالت کی خاطر) آپس میں جھگڑ رہے تھے (نیز) جب ملائکہ نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جو اس کی جانب سے ہے۔ جس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا (وہ) دنیا اور آخرت میں معزز اور مقربین میں سے ہوگا اور بچپن اور بڑھاپے میں (یکساں طور پر) لوگوں سے باتیں کرے گا اور نیکو کاروں میں سے ہوگا۔ (مریم نے) کہا خدایا! میرے ہاں کیونکر بچہ پیدا ہوگا۔ حالانکہ مجھے تو کسی بشر نے چھوا تک نہیں۔ فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ”ہو“ پس وہ ہو جاتا ہے اور (اللہ) اسے کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دے گا اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر (بھیجے گا) کہ (لوگو!) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے نشانی لے کر آیا ہوں (وہ یہ کہ) میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی شکل کی چیز بنا دیتا ہوں پھر اس میں پھونک مار دیتا ہوں تو اللہ کے حکم سے وہ اڑنے لگتا ہے اور (خدا کے حکم سے) مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ گھروں میں جمع کرتے ہو اس کی خبر دیتا ہوں۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم یقین رکھتے ہو اور (اس لئے آیا ہوں کہ) تورات کی جو مجھ سے پہلے (نازل کی گئی) تھی تصدیق کروں نیز اس لئے کہ بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں حلال کر دوں اور (دیکھو!) میں تمہارے پروردگار کی جانب سے نشانی لے کر آیا ہوں پس تم اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔ بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ پھر جب عیسیٰ نے ان کے کفر و انکار کو محسوس کیا تو کہا کہ خدا کے راستے

شکور
حسبنا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
نصی
مستقیم
محب
فام الرسول
حکیم
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
بختی
طس
مرتضی
حسب
مستقیم
لین
اڈی
مزمیل
دی
مدین
میتین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
یضاح
ایم

الْوَسَائِلُ
الرِّزَاقُ
الْبَيْتُ
الْقَابِلُ
الْبَاطِنُ
الْمُتَقَبِّلُ

میں کون میرا مددگار ہے؟ (اس پر) حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ خدایا! جو کچھ تو نے نازل کیا ہے ہمارا اس پر ایمان ہے اور ہم نے رسول کی پیروی اختیار کر لی ہے۔ پس ہمیں بھی (حق کی) شہادت دینے والوں میں لکھ لے اور (یہودیوں نے عیسیٰ کے متعلق) مخالفانہ تدبیریں اختیار کیں اور اللہ نے (ان کے مخالف) تدبیر اختیار کی اور اللہ بہترین تدبیریں جاننے والا ہے۔

الْوَسَائِلُ
الْمَعْرُوفُ
الْمَذَلُّ
الشَّيْخُ
الْبَيْتُ
الْمَدِينُ

شرح :- گذشتہ رکوع میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر تھا اس سلسلے میں عیسائیوں کے بعض غلط خیالات کی تردید کر دی اور موحدانہ اعتقادات اور دین پرستی کا اصلی رنگ دکھایا۔ اس رکوع میں حضرت مریم علیہا السلام کے علو مرتبت اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر اور اس جلیل القدر نبی کے چند حیران کن معجزات کا تفصیلی بیان ہے۔ دین مسیحی کا لب لباب اور ان زہرہ گداز مظالم کا اجمالی ذکر ہے جو بدطینت منکروں نے آپ پر روا رکھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مریم کی پاکبازی اس کی عبادت گزاری اور دیگر اوصاف کے پیش نظر ملائکہ نے اس سے کہا کہ ”اے مریم علیہا السلام تجھے خدائے عزوجل نے نہایت بلند مرتبہ عطا کیا ہے اور ان تمام آلائشوں سے پاک و صاف کر دیا ہے جو دیگر عورتوں کو لاحق ہوتی ہیں اور اپنے زمانے کی تمام عورتوں میں تجھے سب سے افضل قرار دیا ہے پس تجھے بطور شکریہ پروردگار عالم کی عبادت پہلے سے بھی زیادہ کرنی چاہئے۔“ آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ (اے پیغمبر!) حاضرین کو سنا دیں کہ اگرچہ میں لکھا پڑھا نہیں ہوں۔ نہ میں نے تورات پڑھی ہے اور نہ انجیل اس کے باوجود تمہارے ہی بزرگوں کے صحیح صحیح واقعات بیان کر رہا ہوں۔ یہ شخص اس لئے ہے کہ وہ پروردگار جس نے تورات و انجیل کو نازل کیا اور دنیا کی ہدایت کے لئے انبیاء کو بھیجا وہی مجھے یہ واقعات بتا رہا ہے اور قرآن اسی کا کلام ہے۔ جاؤ تم کسی غیر خوف نسخہ انجیل میں دیکھ لو یا کسی خدا ترس عالم سے پوچھ لو کہ آیا یہ واقعات جو قرآن بیان کر رہا ہے درست ہیں یا نہیں۔ فرماتا ہے عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ یہ ہے کہ ملائکہ نے خلاف توقع مریم علیہا السلام کو یہ بشارت دی کہ بارگاہ حق تعالیٰ سے یہ احکام صادر ہو چکے ہیں کہ تجھے ایک فرزند عطا ہو جس کا نام عیسیٰ ہو گا۔ لقب ”المنیٰ“ اور کنیت ”ابن

الضُّمُّدُ
الرَّشِيدُ
الْوَارِثُ
الْبَائِئِي
الْبَيْدِي
الْبَادِي
النُّورُ
النَّافِعُ
الْمُعْتَبَرُ
الْمَعْنَى
الْبَاطِنُ
الْمَقْبُولُ
مَا يَكُ
الْمَلَكُ
الْبَرُّ
الْعَفْوُ
الْمُنْقِمُ
الْتَرَابُ
الْبَيْتُ
الْتَعَالَى
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْقَابِلُ
الْأَخِيرُ
الْأَوَّلُ
الْمُحْتَمِلُ
الْقَائِمُ
الْمُنْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْمُضْمَدُ
الْوَالِدُ
الْمُتَقَبِّلُ
الْمُعْتَبَرُ
الْمُعْتَبَرُ
الْمُعْتَبَرُ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جو
مدمو
خلیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الیل
نکیم
کسرم
نینم
نی لکھتے
باون
ظاہر
اختر
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
مین
حق
مفلوم
قوی
رسول

مریم ہوگی۔ ہماری نگاہ میں بڑا معزز اور آخرت میں خاص مقرب لوگوں کی صف میں شمار کیا جائے گا اور بچپن سے بڑھاپے تک تبلیغ حق میں مصروف رہے گا۔ ”مریم خوفزدہ ہو گئی اور عرض کرنے لگی کہ خدایا! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کسی انسان سے میرا اختلاط بھی نہ ہوا ہو اور بچہ پیدا ہو جائے۔ ارشاد ہوا۔ ہاں! ایسا ہو سکتا ہے بچہ پیدا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم اپنی بارگاہ سے حکم دیدیں کہ ”پیدا ہو جا“ تو ”وہ پیدا ہو جائے گا“ دیکھو! تمہارے بچے کو تورات اور انجیل اور دیگر کتابوں کا پورا پورا علم دیں گے۔ اور ایمان و عمل کی نعمتوں سے مالا مال کریں گے وہ بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا جائے گا اور کہے گا کہ لوگو! میں تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں مجھے سچا جانو۔ اگر تم کو مجھے سچا ماننے میں کوئی تامل ہو تو آؤ تمہیں چند ایسی باتیں دکھاؤں جو تم بالکل ناممکن سمجھتے اور ”سنت اللہ“ کے خلاف جانتے ہو۔ دیکھو! یہ طاقت خدائے رحمان نے مجھے اس واسطے عطا کی ہے کہ تم مجھ پر یقین کامل کر لو۔ اور خدا کی عبادت اور نیکو کاری کا جو راستہ بتاؤں اس پر بلا تامل گامزن ہو سکو۔ آؤ دیکھو! میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شکل کا ایک کھلونا بنا تا ہوں اور پھر اس میں پھونک بارتا ہوں دیکھنا وہ بجگم خدا پرندوں کی طرح اڑنے لگے گا پھر مادر زاد اندھوں کو لاؤ۔ تمہارے سامنے انہیں اللہ کے حکم سے پینا کر دوں اور کوڑھیوں کو چنگا بھلا بنا دوں۔ اسی طرح کسی مردہ کو میرے سامنے لاؤ۔ اسے کہوں کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا تو وہ زندہ ہو جائے۔ گھر میں جو چیز کھا کر آؤ میں بتا دوں کہ تم نے کیا کھایا تھا اور کیا کچھ جمع کر رکھا ہے۔ لوگو! یہ تمہارے لئے میرے سچا پیغمبر ہونے کی علامتیں ہیں ایمان لانے کی خواہش ہے تو آؤ میری پیروی کرو۔ دیکھو! میں کوئی نئی بات سکھانے نہیں آیا۔ آؤ سب مل کر تورات کے احکام پر چلیں۔ چند چیزیں جو تمہیں شریعت موسوی میں گراں گزرتی تھیں اللہ نے بکمال نوازش میرے ذریعے انہیں آسان شکل میں صادر فرمایا ہے۔ آؤ اپنے بھلے کی باتیں سنو۔ خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو میں تمہیں بالکل سیدھے اور بے خطا راستے پر لے جا رہا ہوں۔ ”ارشاد ہوتا ہے کہ جب تو ان ہو کر یہ باتیں عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں تک پہنچا دیں تو دیکھا کہ ہر سو ان کی مخالفت کا بازار گرم ہے۔ مخفی شرارتیں سوچی جارہی ہیں۔ اور قتل کے منصوبے ہو رہے ہیں۔ آپ نے پکار کر کہہ دیا کہ جسے دین خدا کی حمایت کرنا ہے وہ آئے اور میرے ساتھ

شکور
حسینا
ضنی
حیات
امین
صادق
بی انور
توضی
مستعد
محب
قالا اننا
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
روت
رحیم
ط
مجتبی
طس
مرتنفہ
ط
مضغ
یین
اؤنی
مؤمل
ولنی
مذین
میتین
مصدق
طیب
ناصر
مستور
مضاح
ایر

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
تَهَيَّدَ
شَهِيرًا
عَادِلًا
عَاتِمًا
جَوَلًا
مَدْعُوًا
جَلِيلًا
قَرِيبًا
مَطْلَبًا
مَذْكُرًا
مَبْتَرًا
مَكْرَمًا
مَحْرَمًا
مَنْبَرًا
بِرَاحٍ
نَبِيًّا
فَأَمَّ الرَّبِّ
فَكَيْمًا
كَبِيرًا
نَبِيًّا
بِالْوَكْمَةِ
بَابِينَ
ظَاهِرًا
أَخْبَرًا
أَوَّلًا
رَسُولًا
الرَّحْمَةَ
مَطْمَعًا
مَبِينًا
حَقًّا
مَعْلُومًا
قَوِيًّا
رَسُولَ الرَّحْمَةِ

کے سوا کوئی دوسرا معبود نہ مانو۔ صرف اسی ایک کی عبادت کرو اس کے ساتھ ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ نہ کسی کو اپنا کارساز سمجھو۔ کارساز حقیقی وہی خدائے یگانہ ہے پس اسی کی فرمانبرداری کرو۔ دوسرے یہ کہ آپس کی پھوٹ اور گروہ بندی سے بچو۔ ہم تم اور یہودی سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا پیغمبر سمجھتے ہیں۔ آؤ انہیں کی تعلیم پر کاربند ہو جائیں اور بالفعل مخصوص مسائل سے بحث نہ کریں۔ دیکھ لو تورات اور انجیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی تھیں وہ نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ ایک بچے فرمانبردار بندہ خدا تھے اور شرک سے بے حد بیزار تم بھی اسی جلیل القدر ہستی کی اتباع کرو۔ دیکھو! خلی باؤں سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ جس طرح زبانی طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم و تکریم کرتے اور ان سے بڑی بڑی خوش اعتقاریاں رکھتے ہو۔ اسی طرح عملاً بھی ان کی تعلیم پر چلو۔ عمل ہی منتہائے مقصود ہے۔ عمل ہی نجات کا سامان ہے۔ عمل ہی منتہائے تورات و انجیل ہے۔ دیکھو! اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیح جانشین بننا چاہتے ہو تو ان کی پیروی کرو۔ پیغمبر علیہ السلام اور جماعت المسلمین بھی تمہاری طرح ان کو تسلیم کرتی ہے اور عملاً بھی انہیں کے اسوہ پر کاربند ہے۔ لہذا یہ لوگ بجا طور پر ان کے صحیح جانشین کہلا سکتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو ہماری رفاقت حاصل ہوتی ہے۔ تیسرے یہ کہ حق بیانی کو ہاتھ سے نہ دو اور تورات و انجیل کو نہ چھپاؤ چوتھے یہ کہ ضد و عناد کے جذبہ کو دل سے نکل کر پوری انصاف پسندی سے دینی معاملات کو سوچو اور صحیح صحیح تعلیم کی رہنمائی میں اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرو۔

ترجمہ آیات ۷۲-۸۰:- اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ مسلمانوں پر جو

کلام نازل ہوا ہے اول روز اس پر ایمان لاؤ اور آخر روز انکار کرو۔ ممکن ہے کہ وہ پلٹ جائیں اور صرف اسی کی بات مانو جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا ہو (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ (اصل) ہدایت وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے (اور کہتے ہیں) یہ تسلیم نہ کرو جیسا (دین) تمہیں دیا گیا ہے ویسا ہی کسی کو بھی دیا گیا ہے یا یہ لوگ تم سے تمہارے خدا کے ہاں جھگڑا کریں گے (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں

شکور
حسب
ضی اللہ
ضی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
توضی
محبت
قام الایمان
تجلی اللہ
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
بختی
طس
مرطی
مضطی
لیسین
اودی
مزیل
دی
مدیر
میتین
مدن
طیب
ناصر
منور
یضاح
ایر

اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنے ان سادہ لوح بھائیوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جو اسلام کی طرف مائل ہوں۔ وہ اپنے اس فعل سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے اسلام کے اندر رہ کر تمام حالات معلوم کر لئے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ دین حق نہیں ہے لہذا تم بچے رہنا "ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! یہ باتیں تمہاری دل شکنی کا باعث نہ ہوں۔ تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک تمہارے ساتھ نہ مل جائیں یا تم ان کے ساتھ نہ ملو تب تک یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا۔ یہ لوگ اس واسطے بھی تمہاری مخالفت کرتے ہیں کہ وہ اپنے زعم باطل میں ہدایت پر ہیں اور ان کے علاوہ سب لوگ راہ ہدایت سے بھٹکے ہوئے ہیں حالانکہ اصل یہ ہے کہ خدا کی ہدایت سب کے لئے عام ہے کسی کے لئے خاص نہیں جو طلب کرتا ہے پاتا ہے جو مستحق ہوتا ہے حاصل کرتا ہے اور چونکہ انہوں نے ہمارے احکام کو ایک ایک کر کے توڑ ڈالا ہے اس لئے ضرورت تھی کہ نبوت و حکومت کی نعمتیں دوسروں کے سپرد کر دی جائیں جو مستحق ہیں اور ان کے غور بے جا کو صدمہ پہنچایا جائے اور انہیں بتا دیا جائے کہ اللہ کی یہ نعمتیں کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اس سے آگے ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! جو شخص اپنے رب کا خائن ہے۔ تمہارا بدرجہ اولیٰ خائن ہو گا وہ جو خدا کا باغی ہے وہ اس سے کہیں برہم کر تمہارا باغی ہو گا۔ جو خدا کا شکر گزار نہیں وہ تمہارا شکر گزار کب ہو سکتا ہے۔ مثلاً "یہود اور نصاریٰ ہی کو دیکھ لو۔" خدا کے خائن ہیں۔ اس کے احکام کو پس پشت ڈالتے ہیں۔ اس کا ڈر دلوں سے بھلا رکھا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں سے بدرجہ اولیٰ خیانت کرتے اور بد معاہدگی سے پیش آتے ہیں مگر سب یکساں نہیں بعض اچھے بھی ہوتے ہیں۔ ان اچھے لوگوں کے پاس مال و دولت کے خزانوں کے خزانے بھی بطور امانت رکھے جائیں۔ تو بوقت ضرورت بلا چون و چرا واپس کر دیتے ہیں۔ مگر بہتوں کا یہ حال ہے کہ انہیں روپیہ دو روپے کی رقم بھی امانت رکھنے کے لئے دی جائے تو نکل جانے کی فکر میں رہتے ہیں اور واپس دینے کا نام نہیں لیتے۔ حتیٰ کہ انہیں تنگ کر کے کسی نہ کسی طرح اپنی رقم وصول کی جائے۔ یہ لوگ اس واسطے خائن ہو جاتے ہیں کہ اپنے گروہ یا فرقے کے علاوہ دوسروں کی فلاح و بہبود سے بالکل بے پروا ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ غیر مذاہب والوں خصوصاً مسلمانوں کا نقصان کر دینے اور ان کا مال جائز و ناجائز طریقوں سے کھا جانے میں کوئی گناہ نہیں۔ یہاں یہ

شکور
حلیا
صنی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی انوار
فوضی
مستند
محبوب
نام الایمان
تجلی اللہ
بکلم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طی
جنتی
طس
مرغی
مطیع
سین
اوی
مزیل
ولی
مدیر
متین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
بصاح
امر

آخذ
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
قائم
جود
مذمو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خام الزیل
تکبیر
کبریم
ینیم
بی الریحة
ناجین
ظاہر
آخر
اقل
رسول
الریحة
مطیع
مین
حق
مفلام
قوی
رسول الریحة

بخارہ، تراز، قریشی، ممبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شامد، رشید، بشیر، داع، شاف، محمد، مطیع، عزیز

آخند
رسول
الملاحم
نشد
شہیر
عادل
فانم
جول
مدعو
خلیل
قریب
مطہرا
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
فانم الرسول
تکبیر
کریم
نیل
نبی اللہ
بائین
ظاہر
آخند
اول
رسول
الترجمہ
مطبع
مین
حق
معلم
قوی
رسول اللہ

شکور
حسب
ضنی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
نبی اللہ
توضی
تکبیر
حسب
فانم الرسول
تکبیر
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مہ
مجتبی
طس
مرتب
مضی
لین
اولی
موتل
دلجی
مدیر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مصباح
امیر

انہوں نے (بر ملا) کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں اللہ نے فرمایا تم (سب ایک دوسرے کے) گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ پھر جو اس کے بعد روگردان ہو تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں۔ تو کیا اللہ کے دین کے سوا یہ کچھ اور تلاش کرتے ہیں حالانکہ جو زمین اور آسمان میں ہے خوشی سے یا مجبوری سے اسی کا فرمانبردار ہے اور (بالاخر سب) اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اس پر اور جو کچھ ابراہیم، اسمعیل، اسحق اور یعقوب (علیہ السلام) پر اور اس کی اولاد پر نازل ہوا اور جو کچھ موسیٰ، عیسیٰ (علیہم السلام) اور دیگر نبیوں کو ان کے رب کی جانب سے دیا گیا ہے (ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں) ہم ان میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں اور جو اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کا خواہاں ہو تو وہ اس سے کبھی قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھائے میں رہے گا۔ کس طرح اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور (جو) اقرار کر چکے تھے کہ رسول برحق ہے اور ان کے پاس اس کی نشانیاں بھی آگئیں تھیں اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کی سزایہی ہے کہ اللہ ملائکہ اور تمام لوگوں کی ان پر لعنت ہو۔ اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے عذاب میں کمی نہ کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو اللہ (انہیں) بخشے والا مہربان ہے۔ یقین جانو جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیا پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ یقین کر لو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور حالت کفر ہی میں مر گئے تو زمین کے برابر بھی سونا بطور نذیہ دینا چاہیں تو ان سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا ان لوگوں کے لئے (دردناک عذاب ہے) اور انہیں (عذاب سے بچانے کے لئے) کوئی مددگار نہ ملے گا۔

شرح: - پچھلے رکوع میں بتایا گیا تھا کہ ہدایت کی راہ وہی ہے جو خدا کی کتاب اللہ کی اور نبی کی بتائی ہوئی راہ ہو۔ نہیں جو بد باطن علماء اور تہی مغز جملاء کی راہ ہے۔ انسان کو روز ازل کا وہ واقعہ یاد دلایا گیا ہے جس میں تمام انبیاء سے ایک دوسرے کی تصدیق و تائید کا وعدہ لیا گیا تھا اور ان سے کہا گیا تھا کہ تم صداقت اور سچائی کے علمبردار ہو۔ تم میں باہم

حجرات، بزاز، قریشی، مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شامد، رشید، بشیر، داغ، شائب، مہدی، سبغ، بزمیر

آخدا
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جول
مذمو
لیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مذموم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
کیم
نیم
نبی
بابین
ظاہر
آخدا
اول
رسول
الزئمة
مطیع
سین
حق
معلوم
قوی
رسول الزئمة

اور اگر تم سے جنگ کریں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگ اٹھیں گے پھر انہیں کوئی مدد بھی نہ ملے گی ان لوگوں پر جہاں کہیں بھی پائے جائیں ذلت مسلط ہے۔ ہاں اگر اللہ کی پناہ میں اور لوگوں کی پناہ میں رہیں (تو اور بات ہے) اور یہ غضب الہی لے کر لوٹے اور ان پر (محتاجی و) مسکینی کو مسلط کر دیا گیا یہ اس واسطے ہے کہ یہ اللہ کی آفتوں کی نافرمانی کرتے تھے اور نبیوں کو بلا تصور مار ڈالتے تھے وجہ یہ تھی کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے گذر چکے تھے یہ سب یکساں نہیں۔ اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو (راہ ہدایت پر) قائم ہیں۔ رات کے اوقات میں کلام الہی کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں وہ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کرنے کا حکم دیتے برائیوں سے باز رکھتے اور نیک کاموں میں مسابقت کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ نیکو کاروں میں سے ہیں او (یہ لوگ) جو کچھ بھی نیکی کے کاموں میں سے کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ پر ہیزگاروں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ بیشک جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی انہیں ان کی دولت اور ان کی اولاد اللہ (کے عذاب) سے کچھ بھی نہ بچا سکے گی اور یہ دوزخی ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس دنیا میں کچھ خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی سی ہے جس میں بلا کی سردی ہو اور کسی ایسی قوم کی کھیتی تک جا پہنچے جس نے (شرک و کفر کی راہ اختیار کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اسے تباہ و برباد کر گئی اور (اس میں) اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں اے ایمان والو! انہوں کو چھوڑ کر فیروں کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری نسبت فساد برپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے وہ وہی بات پسند کرتے ہیں جس سے تمہیں رنج پہنچے دشمنی کا تو ان کے منہ سے اظہار ہو چکا اور جو کچھ (بغض و عناد) ان کے سینوں میں چھپا ہے اس سے کہیں زیادہ ہے ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو۔ (دیکھو) تم ایسے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم تمام کتابوں کو مانتے ہو اور وہ نہیں مانتے اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لا چکے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو مارے غصے کے تم پر اٹکیاں کاٹتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اپنے (جوش) غضب میں ہلاک ہو جاؤ۔ اللہ بیشک سینوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے۔ اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچے تو انہیں ناگوار گزرتا ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو

شکور
حسین
ضی اللہ
حسین اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
نقضی
مستقیم
محبت
خاتم الایمان
خاتم النبیین
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرفیض
مستقیم
سین
اولی
مزمیل
ولی
مذہب
متین
ممدن
طین
ناصر
منصور
بصباح
ایم

آخِرُ
رَسُولِ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدِ
شَهِيدِ
شَادِلِ
خَاتَمِ
جَنَابِ
مَذْمُومِ
خَلِيلِ
قَرِيبِ
مُطَهَّرِ
مَذْكُورِ
مَلِيحِ
مُحْتَرَمِ
مُحْتَرَمِ
مَنْبُورِ
بِرَاحِ
سَبِيحِ
خَاتَمِ الرَّسُولِ
عَلِيمِ
كَرِيمِ
يَقِينِ
نَبِيِّ الْوَعْدِ
بَابِ
ظَاهِرِ
آخِرِ
أَوَّلِ
رَسُولِ
الرَّحْمَةِ
مُطَهَّرِ
سَيِّدِ
خَاتَمِ
مَقْلُومِ
تَقْوَى
رَسُولِ الرَّحْمَةِ

ہاں! مادی وسائل اور مادی قوتوں کے پیچھے کیوں مر رہے ہو۔ ذرا خیال تو کرو کہ وہ غریب بوڑھا جو تمام عمر محنت و مشقت اور گاڑھے سینے کی کمائی سے بال بچوں کے لئے ایک باغ لگانے کی فکر میں رہا اور بالا آخر لگا بھی لیا مگر اسی حالت میں کہ جب وہ خود ضعیف العمر ہو چکا تھا اور کام کاج کی سکت اعضا میں باقی نہ تھی اور بچے چھوٹے چھوٹے محتاج و بے بس تھے تو باوجود سموم کے ایک ہی جھونکے نے درختوں کو جھلس کر رکھ دیا اور اس کی تمام عمر کی کمائی خاک سیاہ ہو کر رہ گئی۔ کیا تم اس کی قابل رحم حالت کا اندازہ لگا سکتے ہو؟ اگر اتنا شعور ہے تو سمجھ لو کہ مادی طاقتوں کو حاصل کرنے والوں کا یہی انجام ہوا کرتا ہے۔ پس تم بچو اور نیکی کی طاقتوں کو جمع کرو جو محض معنوی محاسن سے متعلق ہیں۔ چونکہ اس وقت تمہاری اصولوں کی قدر کرنے والے بہت کم لوگ ہیں تم صرف انہیں لوگوں کے ساتھ میل جول اور نشست و برخاست رکھو جو تمہاری طرح ہماری اطاعت اور ہمارے پیغمبر کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ ان کے علاوہ باقی سب تمہارے دشمن ہیں۔ کوئی تو زبانی تمہاری خوشامدانہ تعریف کرتا ہے اور پھر جب تم اس کے بچے میں گرفتار ہو جاتے ہو تو تمہیں برکتہ کرنے اور غلط راستے پر چلانے کے لئے ہر ممکن حکمت عملی اختیار کرتا ہے کسی کا کوئی طریقہ ہے کسی کی کوئی روش مگر مدعاسب کا معاندانہ ہے۔ تم اپنی طرح ان کو نہ سمجھو کہ جیسے ہم ان کے بڑوں کی تعظیم کرتے ہیں وہ بھی ہمارے بڑوں کو مان لیں گے یا جس طرح ہم ان کی کتاب کو تسلیم کرتے ہیں وہ بھی ہماری کتاب کو تسلیم کر لیں گے۔ نہیں غیر قومیں اکثر تم سے حسد کرتی ہیں۔ وہ تمہیں دنیا میں پھلتا پھوتا نہیں دیکھ سکتیں۔ منافقانہ چالوں اور معاندانہ ایذا رسانیوں سے تم پر اپنا غصہ نکالنا چاہتے ہیں مگر تم بے خوف رہو اگر ہماری بیان کردہ راہ پر چلو گے تو کوئی تمہارا بال تک بیکا نہیں کر سکتا اور اس بات سے متاثر نہ ہو کہ وہ تمہارا نقصان دیکھ کر ہنستے اور خوشی دیکھ کر جلتے ہیں۔ یہ ان کے مکرو فریب ہیں جو ہمارے احاطہ علم کے اندر ہیں اور اس کی سزا وہ محنت کر رہے ہیں گے۔ صبر اور تقویٰ جیسی صفات جمیلہ اگر تمہارے اندر پیدا ہو جائیں تو پھر تمہیں کسی کا کھٹکا نہیں اور ان کا کوئی داؤ فریب تم پر نہیں چل سکتا۔ صبر حرم و ہوا اور طمع و آز کی ضد ہے۔ پس جو آرزو طمع سے چھٹکارا پا گیا اسے کسی کی احتیاج نہ رہی اور ”تقویٰ“ کا جذبہ ہر اس فعل سے انسان کو باز رکھتا ہے جو خدا کی ناراضی کا موجب ہو۔ تقویٰ انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ ہر

شکر
حَسْبِ
نَبِيِّ
حَسْبِ
أَمِينِ
صَادِقِ
بِ
تَقْوَى
مُطَهَّرِ
مُحْتَرَمِ
مَنْبُورِ
بِرَاحِ
سَبِيحِ
خَاتَمِ الرَّسُولِ
عَلِيمِ
كَرِيمِ
يَقِينِ
نَبِيِّ الْوَعْدِ
بَابِ
ظَاهِرِ
آخِرِ
أَوَّلِ
رَسُولِ
الرَّحْمَةِ
مُطَهَّرِ
سَيِّدِ
خَاتَمِ
مَقْلُومِ
تَقْوَى
رَسُولِ الرَّحْمَةِ

آخند
رسول
الملاہم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جود
مذہب
نبیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
متمم
منیر
سراج
سید
نام الزیل
تکبیر
کبیر
نبی اللہ
باب
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
حقی
مفہم
قوی
رسول اللہ

اور کہا گیا ہے کہ دیکھو اس جنگ کے وقت تم میں صبر و تقویٰ کے اوصاف جملہ موجود تھے۔ صبر نے تمہیں مصائب و مشکلات سے ہراسان نہ ہونے دیا اور تقویٰ نے خدا کا خوف تمہارے دل میں قائم رکھا جس نے تم کو نافرمانیوں سے بچایا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کی جانب سے تمہیں ہر قسم کی مدد اور فتح و نصرت کا وعدہ دیا گیا اور تم مٹھی بھر انسانوں نے مڈی دل مخالفین کے مقابلے پر وہ عظیم الشان کارنامے دکھائے جو رہتی دنیا تک بے نظیر رہیں گے صبر و تقویٰ کے علاوہ تم سے یہ بھی وعدہ تھا۔ کہ اگر تمہیں آسمانی فوجوں کی بھی کوئی ضرورت درپیش آئے تو اسی وقت ہزار ہا فرشتے تمہاری مدد کو آ موجود ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہماری طرف سے فتح و نصرت کی بشارت صرف انہیں لوگوں کے لئے ہے جو اپنے اندر ایمان رکھتے ہوں ہم ایمان والوں کی جماعت کو منکروں پر غلبہ دیتے ہیں اور جاؤ مستقیم سے بھٹکنے والوں کو اس دنیا اور آنے والی زندگی میں انواع و اقسام کے عذاب دیں گے کیونکہ انہوں نے رب السموات والارض کے احکام سے سرتابی کی۔ یہاں یہ لطیف نکتہ بیان ہوا ہے کہ جو اپنے سینے کے اندر ”ایمان و عمل“ کی برکات رکھتا ہو اس کو اصولاً ”ان لوگوں پر غلبہ اور فتح و نصرت دی جاتی ہے جو احکام خداوندی اور قوانین فطرت کی کماحقہ قدر نہیں کرتے۔

ترجمہ آیات ۱۳۰-۱۳۳:۔ اے ایمان والو! تم سو نہ کھاؤ (کہ اصل میں مل کر دگنا چوگنا ہو جائے) اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب رہو اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے واسطے تیار ہے اور اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف لپکو اور جنت کی طرف جو زمین و آسمان کی وسعت رکھتی ہے۔ (اور) ان پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے جو خوش حالی اور تنگدستی میں (اللہ کی راہ میں مال) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو قابو میں رکھتے اور لوگوں (کے قصوروں) سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ نیکو کاروں کو ہی دوست رکھتا ہے اور لوگ کہ جب کوئی بے کام کر گزرتے ہیں یا اپنی ہی جان پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہ بخش سکتا ہے اور جو گناہ کر بیٹھتے ہیں اس پر دانستہ اصرار نہیں کرتے۔ یہی لوگ ہیں جن کی جزا ان کے اللہ کی طرف سے مغفرت اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے اور (یہ)

شکور
حسبنا
ضی اللہ
ضی اللہ
ایمن
صادق
بی التوبہ
توفی
مستقیم
محب
قائم الايمان
عظیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زود
رحیم
تاج
مجتبی
طس
مظہر
مستقیم
سین
اولی
مذہب
وہی
مذہب
مبین
ممدون
طیب
ناہر
مستور
بشاح
امر

محمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
فائم
جولہ
مدعو
خلیل
تربیب
مطہر
مذکور
مبشر
مختر
مختر
سینیر
سراج
سید
خام الریل
کیجہ
کرم
یتیم
نجا للحمہ
بابین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہر
مبین
حقی
معلوم
قوی
رسول الرضا

شکور
حسب
نبی
ابین
صداق
نبوی
تقوی
تقوی
محببت
قام الایمان
نبی
کرم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مطہ
مجتبی
مترقب
اوی
مترقب
طیب
مفسر
مفسر

لغزشیں معاف کر دینے والے ہوں۔ یہی لوگ نیکو کار ہوتے ہیں یہی لوگ ہر دو جہان میں کامیاب خیال کئے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس سود کی ذہنیت اور مال کی حرص وہو قوی نبی سے قوی انسان کو کمزور و ناتواں اور ذلیل و خوار بنا دیتی ہے۔ مثلاً "جنگ احد میں تمہیں جس شکست کا منہ دیکھنا پڑا وہ تمہاری حرص وہو اور طمع مال کا نتیجہ تھا۔ تمہارا بے صبر ہونا اور جانا اور تقویٰ کو چھوڑ دینا کوئی معمولی لغزش نہ تھی۔ خدا چاہے تو معاف کر دے اور تم عذاب آخرت سے بچ جاؤ ورنہ کوئی تمہیں بچا نہیں سکتا۔ اگر تمہیں یہ خواہش ہو کہ احکام الہی سے بے پروائی کرنے والوں کی زبوں حالی کا عینی مشاہدہ کیا جائے تو دنیا کی سیاحت اور تاریخ کی ورق گردانی کرو۔ پچھلی قوموں کے آثار دیکھو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جذبہ ایمان رکھنے والوں کو کبھی غم نصیب نہیں ہوا۔ واقعہ احد سے یہ سبق لو کہ اللہ کی رحمت اور اس کی توفیق صرف انہیں لوگوں کے لئے خاص ہے جو اس کی لور اس کے رسول کی اتباع کریں۔ کوئی خاص گروہ یا جماعت اس کی عنایات کی اجارہ دار نہیں۔ جنگ بدر کے موقع پر تم سب صبر و تقویٰ اور ایمان و عمل کی برکات سے مالا مال تھے اور اگرچہ کامیابی اور فتح و نصرت کے کوئی سامان نہ تھے تمہاری جمعیت بھی نہ تھی اور سارے ملک میں تمہارے دشمن موجود تھے۔ مگر تمہارے خلوص ایمان اور شوق عمل کے پیش نظر ہم تمہیں نے تمہیں کامیابی دی۔ مگر جنگ احد کے موقع پر تم میں سے بعض اس قدر مضبوط ایمان والے نہ تھے۔ اتباع رسول میں ان کا قدم رک رک کر اٹھتا تھا اور بعض نے تو عملاً نافرمانی کی اور میدان جنگ چھوڑ کر مال و دولت کے پیچھے دوڑ پڑے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تمہاری تمام جماعت کو شکست دی گئی اور تمہیں وہ ٹھوکر لگی کہ تمہارا شیرازہ بکھر گیا اور آدی مجروح ہوئے۔ پس جو اللہ کا فرمانبردار ہو اللہ اس کی توفیق کرتا ہے اور جو نافرمان ہو اللہ اس کو دوسرے نافرمانوں کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہے پس ان میں سے جو زیادہ دلیر زیادہ طاقتور اور زیادہ صاحب ثروت ہو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح گردش ہی میں دلالتیں پورے ہو جاتے ہیں۔ پس تم یقین کر لو کہ جب تک صبر و تقویٰ اور ایمان و عمل کی قوتیں تمہارے اندر پیدا نہ ہوں گی اس وقت تک تم محبوب خدا نہیں بن سکتے اور نہ دنیاوی کامیابی کی زندگی کی کامرانی و کامیابی تمہیں حاصل ہو سکتی ہے یاد رکھو لفظی دعوے ہمارے ہاں کوئی مشورہ وقت نہیں رکھتے جو کچھ کہو عملاً کر کے دکھاؤ۔

رسول تباری

ہمارا رعب ہمارا جائے گا۔ اس حقیقت کو جس نے بھولا وہب کوئی شخص یا کوئی قوم خدا کی

رسولت فرمان ہو جاتی ہے اور اس کے حکموں کو چھوڑ کر انسانی قوانین کی تابع ہو جاتی ہے۔ تو اسے بزل بنا دیا جاتا ہے احد کے میدان میں جب تک تم نے پیغمبر اسلام کی کوئی نافرمانی نہ کی اور آپس میں پارٹیاں نہ بنائیں تو تم ایک سرے سے دوسرے سرے تک دشمن کو قتل کرتے جاتے تھے۔ مگر جب نافرمانی کر کے اس مورچہ کو چھوڑ دیا جہاں جھے رہنے کا تمہیں حکم دیا گیا تھا اور تم نے ایک دوسرے سے اختلاف کر کے پارٹیاں بنالیں تو تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیا گیا کہ لو اپنی ذاتی طاقت کا امتحان بھی کر لو جس کا غرور تمہارے دل میں پیدا ہو گیا ہے۔ بس پھر کیا تھا لڑائی کا رخ بدل گیا اور تمہیں منہ کی کھانی پڑی۔ رسول اکیلے چند ایک فدائیوں کے ہمراہ جنہوں نے آخری وقت تک اتباع رسول میں جانیں لڑائی رکھیں کھڑے تمہیں پکار رہے تھے کہ 'اؤ' اؤ اللہ کی طرف اؤ اور کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ اؤ اگر مافات کی تلافی چاہتے ہو تو تخلص ہو کر لڑو۔ کہ خدا تمہارے گناہ معاف کر دے اس کا نتیجہ بھی تم نے دیکھ لیا کہ واقعی تم نے اپنی غلطی کو محسوس کر لیا۔ تو تمہیں کفار کی طرف سے بالکل بے خوف کر دیا گیا۔ سنو! موت سے مت ڈرو۔ ہر شخص کو مرنا ہے۔ اگر خدا کے نام پر شہادت کا درجہ حاصل کرنے سے احتراز کرو گے تو بھی وقت پورا ہونے پر موت کا شکار بننا پڑے گا لہذا چاہئے کہ ہر آزمائش میں پورے اترو خواہ تمہیں جان ہی کی بازی لگانا پڑے۔ کیونکہ اگر اس طرح جان دے دو گے تو بھی مقصد حیات میں کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر کبھی بھولے سے غلطی بھی ہو جائے۔ تو پھر رجوع کر لیا کرو اور خدائے غفور و رحیم سے توبہ کی درخواست کیا کرو۔

ترجمہ آیات ۱۵۶-۱۵۷: اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کافر

ہیں اور اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں۔ جبکہ وہ سفر میں ہوں یا جماد میں کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (یہ اس لئے ہے) کہ اللہ ان کے دلوں میں حسرت پیدا کر دے اور اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا اپنی موت سے مر جاؤ تو (یاد رکھو کہ) اللہ کی بخشش اور اس کی رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں اور (یاد رکھو کہ) تم خواہ اپنی موت سے مرو یا مارے جاؤ تمہیں اللہ کے حضور میں ضرور جمع کیا

شکور
حسبنا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
تفسیر
مجتب
قام الا
تفسیر
کم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرطی
مستطی
لیین
اڈی
مزیل
دی
مدیر
میتین
ممدن
طیب
ناصر
مصور
مصباح
ایم

مکمل
رسول تباری
آخذ
رسولت فرمان
اللاحم
شہید
شہیر
عادل
فائم
جول
مدعو
خلیل
قریب
ماتر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سبب
قام الیل
تکیم
کریم
یتیم
فی لولہ
بابین
ظاہر
اندر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
میتین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمن

محمد
رسول
الامم
شہید
شہیر
عادل
خانم
جو
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خام الزل
تکبیر
کریم
نیر
نبی الرحمہ
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہر
مبین
صق
معلم
قوی
رسول الرحمہ

کی راہ میں مارے جائیں مردہ نہ خیال کرو بلکہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کی طرف نصیب
روزی مل رہی ہے (اور) اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے اس پر خوش ہیں
اور ان لوگوں کی نسبت خوش ہو رہے ہیں جو ابھی ان سے ملے نہیں ان کے پیچھے ہیں کہ تمہیں
تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور وہ نہ کسی طرح کا غم کھائیں گے وہ اللہ کی نعمتوں اور اس کے
فضل کی وجہ سے خوشیاں مناتے ہیں اور اس بات سے کہ اللہ ایمان رکھنے والوں کا اجر
ضائع نہیں کرتا۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں مسلمانوں کو بتایا جا چکا ہے کہ دنیاوی زندگی کی کامرانیاں اور
اخروی زندگی کی فلاح اتباع احکام خداوندی ہی میں ہے۔ لہذا تمہیں منکروں کے طور
پر تھے اختیار نہ کرنے چاہئیں۔ بلکہ تمہارے رہنماؤں کو پیغمبر اسلام کے اسوہ پر چل
اخلاق حمیدہ و عادات پسندیدہ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! **وہذا**
کا جو بشر بھی آج تمہارے سامنے آتا ہے۔ مطہر و فرمانبردار بن کر جاتا ہے کیوں! اس لئے
کہ تمہارے اخلاق پاکیزہ الفاظ شیریں اور دل محبت سے بھرا ہوا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو
کوئی شخص تمہارے پاس نہ پہنکتا۔ نہ اس قدر جماعت بنتی نہ لوگ تمہارے گرویدہ ہوتے
نہ شوکت اسلام سے اس قدر جلد متاثر ہوتے۔ لہذا تمہارا یہ طریقہ تمہاری امت کے
لئے مشعل ہدایت بننا چاہئے۔ تمہاری شان نبوی ہے کہ ان سے مشورہ بھی طلب کرو۔ پھر
جو کچھ فیصلہ کر لو اس پر سختی سے کاربند ہو جاؤ۔ اور ہم پر توکل کر کے کام شروع کرو۔
تمہارے تمام کاموں میں یہی جذبہ کار فرما نظر آئے اور جو لوگ تمہارے اس فیصلے سے
نہیں! نہیں! قوم کے فیصلے سے جس کے تم سردار ہو۔ روگردانی کریں۔ خواہ مسلمان ہی
کیوں نہ ہوں۔ کفر سے زیادہ قریب ہیں۔ جو لوگ منہ سے مسلمانوں والی باتیں کریں اور
عملاً اسلام کے مفاد کے خلاف ہوں اور حرمت و عظمت شریعت کو قائم نہ رکھ سکیں وہ
مسلمان ہی نہیں دیکھو! اسلام کی خاطر جب تک تم جہاد نہ کرو تب تک تمہارے سب
دعوے جھوٹے ہیں۔ جان ہتھیلی پر رکھ کر اگر اللہ کی راہ میں مارے جاؤ تو ابدی راہ
تمہیں حاصل ہوں گی اور تم پر ہمارے انعامات کی بارش ہوگی۔

مسلمانو! ہمارا یہ احسان تم پر کچھ کم نہیں کہ اس قدر صفات حسنہ کا مالک اور ہمارا
جلیل القدر پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے اندر موجود ہے جو تمہیں فلسفہ روحانیت
صباح

الْوَحْيُ
الرِّزْقُ
الْفِتَاخُ
الْعَلِيمُ
الْبَاقِي
الْبَدِيحُ
الْبَادِي
النُّورُ
الْبَاقِي
الْعَبْدُ
الْمَعْنَى
الْمَجَامِعُ
الْمُقْسِطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلِكُ
الرِّفْقُ
الْعَفْوُ
الْمُنْقِطُ
الْتَوَابُ
الْبَيْتُ
الْمَتَعَالَى
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْعَاطِفُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْبُوجْدُ
الْمُقْتِمُ
الْمُقْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْقَصْدُ
الْوَالِدُ
خَلْقُهُ
الْحَبِي
الْعَبْدُ
الْمَذْهُبُ

اور علم و حکمت کے رموز سمجھاتا ہے اور زندگی کی کامیاب راہ دکھاتا ہے اب اگر تمہیں کوئی صدمہ پہنچے کوئی تکلیف آئے تو سمجھ لو کہ اس میں نہ مذہب کا کوئی قصور ہے نہ تعلیم کی خامی اس کا باعث ہے۔ بلکہ بعض دفعہ شیطانی تحریک تمہارے پاؤں جاوہ مستقیم سے منحرف کر دیتی ہے اور تم نقصان اٹھا لیتے ہو۔ پس جو لوگ ایمان اور یقین کامل کے جذبہ کے ماتحت نیک عمل کریں گے۔ وہ یقیناً "اپنی محنت کا شیریں ثمرہ پائیں گے۔"

اس تمام رکوع میں جنگ احد کے واقعہ کو پیش نظر رکھ کر منافقوں اور کمزور طبیعت انسانوں کی فتنہ پروازیوں اور خام نگاہیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ منافقوں کا دستور ہے کہ ہر معاملہ میں روڑہ اٹکائیں۔ ہر بات کی مخالفت کریں اور جب انہیں مسلمانوں کی کامیابی نظر آئے تو جمعیت میں تفرقہ ڈالیں۔ اور خام نگاہ، ضعیف ایمان اور بھولے بھالے لوگوں کو اپنا آلہ کار بنا کر دشمن کو شرارت کا موقع دیں۔ مثلاً "جنگ احد کے موقع پر جب کثرت رائے سے یہ طے پایا کہ شہر کی فسیل سے باہر نکل کر مخالف کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ تو منافقوں نے کہنا شروع کر دیا کہ دشمن اس قدر بھاری تعداد میں ہے کہ شہر سے باہر نکل کر اس کا مقابلہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اس پر ان سے کہا گیا کہ لو! تم شہر کے اندر ہی رہ کر مدافعت کرو۔ تو کہنے لگے کہ ہاں ہم اس کے لئے بالکل تیار تھے مگر یہاں تک تو نوبت ہی نہیں آئے گی لہذا تیاری میں وقت اور زر خرچ کرنا محض بے سود ہے۔ ہم تمام معاملات کو اچھی طرح جانتے ہیں پس کوئی کام سوچے سمجھے بغیر کرنا قرین مصلحت نہیں ہے پھر جب انہیں کی ریشہ و دانیوں اور بعض کمزوریوں سے مسلمانوں کو شکست ہو گئی تو لگے باتیں بناتے کہ "ہم تو پہلے ہی سب کچھ جانتے تھے اور کہہ رہے تھے مگر ہماری سخاکون ہے ان لوگوں نے ہماری بات کو نہ سنا اور منہ کی کھائی" پھر بعض اوقات جب مخالفوں کی ریشہ و دانیوں کو روکنے کے لئے مجالس شوریٰ قائم کی جاتی ہیں تو یہ لوگ امن عامہ کے نام پر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ "جنگ وجدال کی ضرورت ہی کیا ہے۔ مصالخانہ روش سے کام لینا چاہئے۔ جنگ کا نتیجہ کون جانتا ہے اگر ہم لوگوں کو شکست ہو گئی تو ہمارا رہا سہا رعب بھی اٹھ جائے گا اور ممکن ہے کہ مخالفین مسلمانوں کی قلیاں سی جماعت کا شیرازہ ہی سرے سے بکھیر دیں۔ پس ایسی باتوں سے منانق لوگ اکثر وسوسہ ڈال دیتے ہیں اور کمزور طبیعت انسانوں کو ہراساں کر دیتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ

الْوَحْيُ
الرِّزْقُ
الْفِتَاخُ
الْعَلِيمُ
الْبَاقِي
الْبَدِيحُ
الْبَادِي
النُّورُ
الْبَاقِي
الْعَبْدُ
الْمَعْنَى
الْمَجَامِعُ
الْمُقْسِطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلِكُ
الرِّفْقُ
الْعَفْوُ
الْمُنْقِطُ
الْتَوَابُ
الْبَيْتُ
الْمَتَعَالَى
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْعَاطِفُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْبُوجْدُ
الْمُقْتِمُ
الْمُقْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الْقَصْدُ
الْوَالِدُ
خَلْقُهُ
الْحَبِي
الْعَبْدُ
الْمَذْهُبُ

الرَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْمُبِيدُ - الْبَيْتُ الْمُبْنِي - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَمِنُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمَجْمُوعُ

مَوَالِدِهِ الَّذِي، لَدَائِلُهُ الْأَمْثَلُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ،
 الْعَبْدُ الشَّكِيرُ الْحَالِيُّ، الْبَارِيُّ الْمُصَوِّرُ

الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ، السَّمَدُ الْمَوْجِدُ الْمُنِيرُ الْمُهَيَّبُ
 لِدَلَالَتِهِ الْإِسْمَاءِ الْحَقِيقَةِ الْعَقْلِيَّةِ الْقَبَارِئِ الْجَمِيدِ

جسے چاہتا ہے جن لینا ہے پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے لو اور اگر ایمان لاؤ
 اور متقی بن جاؤ تو تمہیں بڑا اجر ملے گا۔ اور وہ لوگ جو اس چیز (کے خرچ کرنے) میں بخل
 کرتے ہیں جو اللہ نے اپنی عنایت سے انہیں دے رکھی ہے۔ یہ خیال نہ کریں وہ ان کے
 لئے بہتر ہے (نہیں) بلکہ وہ ان کے لئے بہت بری چیز ہے جس مال میں وہ (آج) بخوسی کر
 رہے ہیں۔ یقیناً قیامت کے دن اسی کے طوق ان کے گلوں میں ڈالے جائیں گے اور
 زمین و آسمان کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے آگاہ ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ منافق لوگ امتحان کے وقت حیلے بہانے تراش
 کر کے جنگ سے گریز کرتے اور سادہ لوح لوگوں کو راہ حق سے پھسلاتے ہیں۔ لہذا
 مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہئے پھر موت سے ڈرنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ اس سے کسی کو
 چھٹکارا نہیں۔ جب مرنا ہی ہے تو کیوں عزت کی موت نہ مرو۔ اس رکوع میں فرمایا ہے کہ
 جو لوگ منافقوں اور شرارت پسند لوگوں کے جھانسنے میں نہ آئیں اور دکھ درد تکلیف
 اور فتح و شکست کے وقت اللہ اور اللہ کے رسول ہی کی پکار کا جواب دیں۔ نیکو کاری پر
 قائم رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔ انہیں کے لئے بڑے بڑے اجر ہوں گے۔ دیکھو!
 ایسے لوگوں کی پہچان یہی ہے کہ جب انہیں دشمن سے ڈرایا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ
 مخالفوں کا جم غفیر تمہارے مقابلے پر اکٹرا ہوا ہے ذرا بچ کر رہنا تو وہ لوگ جواب دیا کرتے
 ہیں کہ ہمیں مخالفوں کا کیا ڈر ہے خواہ کتنی ہی بھاری تعداد میں ہوں۔ خدا ہمارا مددگار ہے
 اور وہی بہترین کار ساز ہے۔ ہمارا کام تو جان و مال کی بازی لگانا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ
 ایسے لوگ جب گھروں کو لوٹ کر آتے ہیں اور اس کے فضل و کرم سے ان کا بال تک بیکا
 نہیں ہوتا اور ہمیشہ اللہ کی خوشنودی کی راہ میں کامزن ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ غیر اللہ
 سے ڈرنا شیطانی کام ہے اور ڈرانے والے شعیف الایمان انسان ہوتے ہیں۔ پھر اس
 اصل عظیم کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانو! غیر مسلموں اور کافر صفت لوگوں کو بڑھتے اور
 پھلتے پھولتے دیکھ کر کہیں تمہارے دل میں تذبذب پیدا نہ ہو۔ یاد رکھو ان لوگوں کی یہ
 ظاہری تک و دو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اگر تم اپنے اصولوں پر قائم رہے تو دیکھو
 گے کہ وہ دونوں جہان میں ذلیل ہوں گے۔ آخرت کی کامرائیوں میں ان کا کوئی حصہ نہ
 ہوگا اور یہاں ان کے لئے عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے گا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ ہر کسی کو

الْوَعَائِ
 الرِّزَاقِ
 السَّخَاةِ
 الْعَلِيمِ
 الْقَادِسِ
 الْبَاسِطِ
 الْحَافِظِ
 الرِّزَاقِ
 الْمَسْرُوعِ
 الْمَذَلِ
 السَّيِّئِ
 الْبَاسِطِ
 الْقَادِسِ
 السَّخَاةِ
 الْبَاسِطِ
 الْحَافِظِ
 الرِّزَاقِ
 الْمَسْرُوعِ
 الْمَذَلِ
 السَّيِّئِ
 الْبَاسِطِ
 الْقَادِسِ
 السَّخَاةِ
 الْبَاسِطِ
 الْحَافِظِ
 الرِّزَاقِ
 الْمَسْرُوعِ
 الْمَذَلِ
 السَّيِّئِ
 الْبَاسِطِ
 الْقَادِسِ
 السَّخَاةِ
 الْبَاسِطِ
 الْحَافِظِ

الْقَابِضِ
 الْبَاسِطِ
 الْحَافِظِ
 الرِّزَاقِ
 الْمَسْرُوعِ
 الْمَذَلِ
 السَّيِّئِ
 الْبَاسِطِ
 الْقَادِسِ
 السَّخَاةِ
 الْبَاسِطِ
 الْحَافِظِ
 الرِّزَاقِ
 الْمَسْرُوعِ
 الْمَذَلِ
 السَّيِّئِ
 الْبَاسِطِ
 الْقَادِسِ
 السَّخَاةِ
 الْبَاسِطِ
 الْحَافِظِ
 الرِّزَاقِ
 الْمَسْرُوعِ
 الْمَذَلِ
 السَّيِّئِ
 الْبَاسِطِ
 الْقَادِسِ
 السَّخَاةِ
 الْبَاسِطِ
 الْحَافِظِ

السَّاجِدُ - الْوَاجِدُ الْقَدِيمُ - الْبَيْتُ الْقَبِيضُ الْمَعْنِيُّ الْبَارِيُّ - الْمَسْرُوعُ الْمَذَلُ

اشہد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
قائم
جلیل
مدعو
قلیل
قرب
مہتر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
شہید
خاتم الرسل
حکیم
کریم
یقین
فی لیلۃ
ناہین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
طیب
مبین
حق
مفہوم
قوی
رسول الرضا

شکوہ
حلیہ
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انوار
توفی
مستقیم
مجتب
خاتم الانبیاء
مجاہد
حکیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طیب
مرتضی
مستقیم
یقین
مبین
طیب
ناصر
مستور
بصاح
امیر

مہلت دیتا ہے۔ نیکی کرنے والوں کو نیکی کی مہلت دی جاتی ہے اور بدی کرنے والوں کو بدی کی۔ حق کو بھی مہلت ملتی ہے اور باطل کو بھی عدل کو بھی اور ظلم کو بھی پھر جب امتحان کا وقت گزر جاتا ہے اور ظہور نتیجہ کا دن آتا ہے تو برے باطل پرست اور ظالم لوگ رسوا کن سزائیں پاتے ہیں۔ پھر مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر کسی وقت تمہاری حالت کمزور ہو جائے تو بھی دل کو مضبوط رکھو۔ تمہیں ایسی بے بسی کے عالم میں نہیں چھوڑا جائے گا۔ بلکہ بہت جلد وہ دن آئیں گے کہ تم اوروں کے مقابلے میں بہت بلند اور ممتاز ہو گے اور نہ اس بات سے گھبراؤ کہ تمہیں کل کی کوئی خبر نہیں۔ یاد رکھو خدا کسی کو غیب کا علم نہیں دیتا بلکہ جس قدر وہ چاہتا ہے اپنے رسولوں کو عطا کر دیتا ہے۔ کیونکہ تمہاری رہنمائی کا فرض انہیں کے ذمہ ہے پھر فرمایا کہ جہاد میں جان و مال کو خرچ کرنے میں بعض لوگ بخل سے کام لیتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی جان جسے وہ بچا کر رکھتے تھے ان کے لئے وبال جان ہو جائے گی اور دولت جس کے خزانے جمع کرنے میں انہوں نے عزیز وقت کو بہا دیا اس کے طوق بنا کر گلے میں ڈالے جائیں گے۔ دیکھو تو یہ کس قدر مصیبت ناک حالت ہے۔ اگر بچنا چاہتے ہو تو آؤ جہاد کی راہ میں مال و دولت کو لٹا دو۔ مال و دولت کی اس کے ہاں کوئی کمی نہیں۔ جس نے زمین و آسمان پیدا کیا۔ کیا تمہاری ضروریات کا سامان پیدا نہیں کر سکتا؟ وہ تمہارے تمام افعال سے باخبر ہے۔ اگر تم مستحق نظر آئے تو یقیناً زمین و آسمان کی تمام نعمتیں تمہیں عطا کی جائیں گی۔

ترجمہ آیات ۱۸۱-۱۸۹:- بے شک اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی ہے جنہوں نے کہا کہ خدا تو محتاج ہے اور ہم دولت مند ہیں۔ جو کچھ انہوں نے کہا یقیناً ہم اسے اور نبیوں کے ناحق قتل (کے واقعات) کو لکھ رکھیں گے اور کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ اس چیز کا نتیجہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجی اور آگاہ رہو کہ اللہ اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں حتیٰ کہ ہمارے پاس ایسی قربانی لے آئے جسے آگ میں کھا جائے ان سے کہہ دیجئے مجھ سے پہلے کئی رسول کھلی نشانیاں لے کر تمہارے پاس آئے اور اس چیز کے ساتھ آئے جو تم نے کہی پھر اگر تم سچے ہو تو تم نے کیوں ان کو قتل کیا۔ (یہ پیغمبر اسلام) اگر ان لوگوں نے آپ کو جھٹلایا ہے تو آپ سے پہلے بھی رسولوں

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
فائم
جبر
مدعو
لیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
فام الزیل
مکرم
کریم
نیم
نبی
باطن
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حق
مقدم
قوی
رسول الزمان

شکور
حلیہ
ضی اللہ
نبی
امین
صادق
بی اثر
توضی
مقیم
محبت
فام الایمان
محبی
کیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مرتضی
مستطیع
یسین
اولی
مزمیل
ولی
ملا
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
یضاح
امر

کیوں ان کو قتل کیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تمہاری بدعتی کا بھانڈا اس وقت پھوٹے گا جب موت کا مزہ چکھ کر خدا کے روبرو پیش ہو گے اور اپنے نیک و بد اعمال کی جزا سزا پاؤ گے۔ پس جو دوزخ کے عذاب سے بچ رہا اور جنت میں داخل ہو گیا فی الحقیقت وہی کامیاب ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ موت سے پہلے جان و مال کی آزمائش ایک نہایت ضروری شے ہے اور مسلمانوں کو بھی راہ حق و صداقت میں اغیار و اعداء کی وہ باتیں ضرور سننی پڑیں گی جو تمام حق پرست جماعتوں کو سننی پڑی ہیں۔ ہاں! تمہاری کامیابی یہی ہے کہ تم سب کچھ سنو مگر اپنی دھن کے پکے رہو اور راہ ہدایت پر پوری مستعدی سے گامزن رہو ان لوگوں کو کامیاب نہ سمجھو جو ریا کاری اور زبانی جمع خرچ کے واسطے اپنی تعریف کرانا چاہتے ہیں اور دنیاوی شہرت کے خواہاں ہیں۔ ان کے لئے کامیابی کہاں؟ وہ تو دردناک عذاب اٹھانے والے ہیں جو کچھ مانگو اسی خدائے قدوس سے مانگو۔ جو زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے۔

ترجمہ آیات ۱۹۰-۲۰۰:-

بے شک زمین و آسمان کی پیدائش اور رات اور دن کے مختلف ہونے میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں کہ) خدایا تو نے اس (کارخانہ) کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ خدایا! جس کو تو دوزخ میں داخل کر دے تو اسے تو نے ذلیل کر دیا اور (ایسے) ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ خدایا! ہم نے ایک دعوت دینے والے کو سنا کہ وہ ایمان کی دعوت دے رہا ہے کہ اپنے رب کو مانو۔ پس ہم نے مان لیا۔ خدایا ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر اور نیکو کاروں کے ساتھ ہمارا خاتمہ کر۔ خدایا! اور ہمیں وہ چیز عطا کر جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ کیا تھا اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر۔ بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان لوگوں کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) "یقیناً" میں تم میں سے کسی مرد یا عورت کے (نیک) اعمال کو ضائع نہیں کرتا سب ایک دوسرے کی جنس سے ہو تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور جنہیں میری راہ میں تکلیف دی گئی اور جنہوں نے جنگ کی اور مارے گئے میں یقیناً ان کی برائیوں کو ان سے دور کروں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ کی

ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ قوت آزمائی کرتے پھرے۔ پس جو کوئی مادی طاقت اور مادی تدابیر سے زیادہ مسلح ہو گا وہی کامیاب ہوگا۔ مگر جن لوگوں کے ساتھ تائید الہی بھی شامل ہو وہ خواہ کوئی مادی طاقت نہ رکھیں اور جنگ و جدال کے ظاہری اسباب سے بالکل محروم ہوں۔ میدان انہیں کے ہاتھ رہے گا۔ اس سلسلے میں جنگ بدر کو مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ جب مسلمان بالکل ابتدائی حالت میں تھے اور ابھی جماعتی تنظیم بھی نہ کر سکے تھے نیز ملک میں ہر سو دشمن کا غلبہ تھا اور وہ اس بات پر تلے بیٹھے تھے کہ جو نئی موقع ملے مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ تائید الہی مسلمانوں کے ساتھ تھی کیونکہ وہ اللہ اور اس کے دین کی اشاعت کے واسطے جانفروشی کر رہے تھے۔ انہوں نے نہایت مخلص ہو کر گھربار کو چھوڑا دولت و ثروت کو لات ماری۔ حق کے مقابلے میں اپنوں کی ناجائز پاسداری کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا کیا اس سے بھی بڑھ کر ایمان و اخلاص اور صبر و تقویٰ کا کوئی امتحان ہو سکتا تھا؟ پس اللہ نے ان کے افراد کو دشمن کے ہزار قوی ہیکل اور جانباز سورماؤں پر وہ فتح عطا کی کہ تاریخ عالم میں اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی اس رکوع میں تمام سورۃ کے مضمون کا مختصر خلاصہ ہے یہاں انہی تعلیمات کا اعادہ کیا ہے جن سے اس سورۃ کی ابتداء ہوتی ہے یعنی ذکر و فکر کو روحانی سعادت اور فلاح و نجات کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ مخلص اور بکے مومن بن کر حق و صداقت کی راہ میں جہاد کریں گے اگر وہ زندہ رہے تو دنیاوی کامرانیوں اور جاہ و جلال ان کے حصے میں آئے گا۔ اگر میدان جنگ میں کام آئے تو اخروی زندگی کے امن اور راحت سے شہاد کام ہوں گے اور اس سلسلے میں انہوں نے جو قدم بھی اٹھایا ہو گا اس کا اجر ملے گا اس رکوع کی پہلی دو آیتیں قابل غور ہیں۔ انہیں دو فقروں میں ذکر و فکر کے راز پوشیدہ ہیں۔ فکر یہ ہے کہ انسان کائنات کی پیدائش پر غور و تامل کرے۔ اس سے حقیقت و معرفت کے راز ہائے سوسے اس کے دل پر کھلیں گے۔ ذکر یہ ہے کہ کسی لحظہ کسی حال اور کسی مقام میں خدا کو نہ بھولے۔ اس سے غفلت دور ہوگی اور تقویٰ و طہارت کے جذبات پیدا ہوں گے۔

ان آیات شریفہ کے متعلق رسول اکرم (فداہ ابی و امتی) کا ارشاد ہے کہ **وہل لمن قراھا ولم یفکر فیھا** جو لوگ انہیں پڑھیں اور پھر فکر و تدبر نہ کریں ان کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔ ان آیات سے استدلال کرتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ جو لوگ قرآن

شکوہ
حسین
ضی اللہ
حسین
امین
صادق
بی التوبہ
تقصی
مستقیم
مجتب
قام الایمان
تجلی اللہ
کلیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرتضی
مستقیم
سین
اولی
مزمیل
دلجی
مدبر
مبتین
ممدین
طیب
ناصر
منصور
یصباح
ایم

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خام الزوال
تکیم
کریم
قدیم
بی نور
ناہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
مفلام
قوی
رسول الرحمة

الضُّوْرُ
الرَّشِيْدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْبَادِي
النُّوْرُ
التَّافِعُ
الْمَغْنِي
الْمَغْنِي
الْمَجَامِيْعُ
الْمُسَيِّطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْعَفْوُ
الْمُنْقِمُ
الْتَرَابُ
الْتَبَسُ
الْمَتَعَالِي
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْقَاصِرُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْوَجِدُ
الْمَقْدِمُ
الْمَقْتَدِرُ
الْقَادِرُ
الضَّمَدُ
الْوَالِدُ
خَلْقِي
الْحَبِيْبُ
الْمَغْنِي
الْمَغْنِي

پاک پڑھیں لیکن اس کے مطالب و معانی پر غور و خوض نہ کریں زبانوں سے رٹ لگائیں۔
مگر عمل سے کوسوں دور بھاگیں۔ قرآن ان کے لئے رحمت نہیں بلکہ خرابی کا موجب ہوگا
اور کسی قوم پر اس سے بڑھ کر اور کیا مصیبت عظمیٰ آسکتی ہے جو آج مسلمانوں کو چاروں
طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ محض اس لئے کہ ہمارے اندر نہ فکر ہے نہ ذکر ہے کچھ ہے
تو دکھلا اور ظاہر داری۔ نفس پرستی اور ریا کاری جو ایمان، اقلان اور صبر و تقویٰ کے صریح
منافی ہیں۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

سورة الاحزاب (۹۰)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں تہتر آیات مبارکہ اور
نور کوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا
جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۸:- اے نبی! خدا سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں کی بات
نہ مانئے بیشک اللہ ہر بات سے واقف اور حکمت والا ہے اور جو آپ کی طرف آپ کے
رب کی جانب سے وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کیجئے اللہ بیشک تمہارے اعمال سے باخبر ہے
اور اللہ پر بھروسہ رکھئے اور اللہ ہی کارساز کافی ہے۔ اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل
نہیں رکھے اور نہ تمہاری عورتوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے اور نہ
تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ
حق بات کہتا ہے اور تمہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ لے پالکوں کو ان کے اپنے باپوں کے نام
سے بلایا کرو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ قرین انصاف ہے۔ اگر تم کو ان کے باپوں کے
نام معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور تم سے اس معاملہ میں جو بھول
چوک ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن ہاں گناہ اس میں ہے جو کچھ تم اپنے دلی
ارادہ سے کہو اور اللہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔ مسلمانوں پر نبی ان کی اپنی جانوں سے
بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور اسکی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے
تمام مسلمانوں اور مہاجرین سے ایک دوسرے کے حقدار ہیں۔ مگر تم اپنے دوستوں میں

الْمَاجِدُ - الْوَالِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْعَمِيدُ - الْوَالِي - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِتُ - الْمُجِيدُ

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
تربیت
مظہر
مذکر
مبشر
مکتوم
مکتوم
منیر
سراج
سبید
خاتم الرسل
حکیم
کریم
یتیم
نبی اور
باطن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرضا

سے کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو (تو وہ اور بات ہے) یہ بات کتاب میں لکھ دی گئی ہے اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمام نبیوں سے اور آپ سے اور نوح اور ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے عہد لیا تھا اور ان سے عہد بھی لیا تو پکا۔ تاکہ صادقوں سے ان کی سچائی کا امتحان کرے۔ اور اس نے نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

شرح:- ہجرت کے پانچویں سال غزوہ احد کے ایک سال بعد تمام قبائل جو اسلام اور شارع علیہ السلام کی مخالفت پر تلے ہوئے تھے۔ سیاسی اتحاد قائم کر کے مدینہ پر چڑھ آئے مخالفین اسلام کی یہ وہ آخری اور متفقہ کوشش ہے جو اگر کامیاب ہو جاتی تو اسلام بڑے خطرہ میں پڑ جاتا۔ کیا جانے اسے کیا کیا قربانیاں اور پیش کرنی پڑتیں اس خوفناک سیاسی اتحاد کا باعث قبیلہ بنی النضیر تھا یہ لوگ مذہباً یہودی تھے اور مدینہ کے قرب و جوار میں رہا کرتے تھے یہ آئے دن مسلمانوں کو تنگ کرتے اور اپنی شرارتوں سے ہر وقت انہیں بے چین رکھتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں سے ایک معاہدہ کر رکھا تھا کہ تم ہماری مخالفت نہ کرو ہم تمہاری مخالفت نہ کریں گے تم ہمارے دشمنوں کو مدد نہ دو ہم تمہارے دشمنوں کو مدد نہ دیں گے وغیرہ۔ یہ لوگ بڑے عہد شکن اور بے وفا واقع ہوئے تھے آخر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو حکم دیا کہ مدینہ چھوڑ کر وادی خیبر میں جا کر مقیم ہو جاؤ۔ وادی مدینہ منورہ سے کئی منزل شمال مشرق کے رخ ایک پہاڑی سلسلہ کے درمیان واقع ہے۔ جہاں ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جہاں باغات تھے اور پانی کے چشمے۔ ان لوگوں نے یہاں پہنچ کر سوچا کہ اس وقت تمام عرب میں شارع علیہ السلام کے مخالفین موجود ہیں اور موافقین کی تعداد سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ آج تک صرف قریش نے مسلمانوں کی مخالفت کی ہے اور ان سے لڑائیاں لڑی ہیں۔ مگر وہ اکیلے کچھ نہیں کر سکے۔ اگر تمام مخالف طاقتیں سیاسی اتحاد قائم کر کے ایک ہی وقت میں مدینہ پر پل پڑیں تو پھر مسلمان مقابلے کی تاب نہیں لاسکیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اولاً "تو جا کر قریش کو اکسایا اور جنگ کے لئے آمادہ کیا اور اس کے بعد دیگر قبائل عرب میں سے جس کو مناسب سمجھا دعوت دی سب نے اتفاق اور آمادگی کا اظہار کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں دس ہزار کا ایک بے پناہ لشکر تیار ہو کر جو ہر طرح مسلح تھا۔ مدینہ کی جانب بڑھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو اس کی اطلاع

شکور
حسبنا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انوار
قضی
مطمئن
حسب
قال الانبیاء
جنتی
کلیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
حس
مطمئن
لیین
آزلی
مزیل
ولی
مدبر
مبین
ممدن
طیب
ناصر
منور
بصباح
ایر

حجرات۔ قریشی۔ مضرئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمودی۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ نبیر۔ داع۔ شابت۔ مہدی۔ مطیع۔ عزیز۔

احمد
رسول
اللاحم
شہید
شہیر
عادل
خانم
جو
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
منبر
مکتب
مکتب
منبر
سراج
شہید
خانم الزیل
دیکھو
کرم
یتیم
نبی و نوحہ
تائین
ظاہر
آخرا
اقل
رسول
الرحمہ
مطیع
مبین
حق
مفلوم
قوی
رسول الرحمن

خوشی کے عالم میں تم منہ بولے بیٹوں کو بیٹا بنا لیتے اور اپنی جائیداد کا وارث ٹھہرا لیتے ہو۔ یہ بھی درست نہیں اس قدیم رسم کو بھی چھوڑ دو۔ تمہارے بیٹے وہی ہیں جو تمہاری صلب سے ہیں۔ اپنے لے پالکوں اور منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے پہلے جو لوگ ان غلطیوں کے مرتکب ہو چکے ہیں اگر آج سے باز آجائیں تو ان سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد تمام مسلمانوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو نبی کو اپنی جانوں سے بھی عزیز تر جانو۔ اور نبی کی بیویوں کو اپنی مائیں سمجھو۔ پھر فرمایا کہ خون کے رشتہ داروں کا اوروں کی نسبت درجہ بدرجہ زیادہ حق ہوتا ہے۔ رشتہ داروں کے علاوہ دیگر مومن دوستوں کے ساتھ اگر دوستی کا ثبوت دینا ہو تو بوقت وفات اپنی جائیداد میں سے کچھ تھوڑے بہت حصے ان کے لئے ان کے حق میں وصیت کر جاؤ۔ فرمایا اے پیغمبر اسلام! آپ سمیت تمام رسولوں سے ہم نے اول ہی روز یہ عہد لے لیا تھا کہ میرے احکام پر خود عمل پیرا ہو گے اور اپنی امتوں کو عمل کی ترغیب دو گے۔ سو اس بات کو ہر وقت پیش نظر رکھو۔

ترجمہ آیات ۹-۲۰:- اے ایمان والو! اللہ کے احسان کو یاد کرو جب تمہارے اوپر لشکروں کے لشکر چڑھ آئے تھے تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم دیکھتے نہ تھے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔ جب تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور (مارے خوف کے) تمہاری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور خدا کی نسبت تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔ اس موقع پر مسلمانوں کی آزمائش کی گئی اور انہیں شدید زلزلہ میں ڈال دیا گیا اور یاد کرو جب منافقوں اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ تو محض فریب ہے اور (یاد کرو) جب ان میں سے ایک فریق نے کہا تھا کہ اے مدینہ والو! تم (ان کے مقابلہ پر) نہیں ٹھہرا سکو گے سو واپس چلے جاؤ ان میں سے ایک گروہ نے پیغمبر سے اجازت چاہی کہنے لگے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ غیر محفوظ نہیں تھے وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے اور اگر (دشمن) شہر کے اطراف و جوانب سے ان پر گھس آئیں پھر ان سے فساد برپا کرنے کو کہا جائے تو وہ فساد برپا کر دیں اور اپنے گھروں میں تھوڑا ہی ٹھہریں۔ حالانکہ انہوں نے پہلے

شکوہ
حسبنا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انور
قضی
مستقیم
مجتب
قام الابرار
تجلی
کام اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرفض
مضطر
لیسین
اذی
متریل
دلی
مدین
مبتین
مدین
طیب
ناجر
منمور
یمباح
امر

حجراتہ بیزارتہ قریشی۔ مضرئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمزوی۔ عاقب۔ شامد۔ رشیدہ۔ بشیر۔ داغ شاف۔ تہذیب۔ مجیز

آخند
رسول
اللاحم
شہید
شہید
عادل
خانم
جوان
مذکور
قلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
سید
خانم الزیل
حکیمہ
کرم
یتیم
بی لڑکھ
ناہین
ظاہر
آخند
اول
رسول
الرحمۃ
مضیع
مین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرحمن

حفاظت کریں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ سب ان کے حیلے بہانے اور لڑائی سے فرار کی راہیں تلاش کرنے کے طریقے تھے۔ ورنہ ان کی کیفیت یہ ہے کہ کہیں اگر فتنہ و فساد کی آگ بھڑک رہی ہو تو یہ خواہ مخواہ اس میں کودنے کے لئے دوڑ آتے ہیں فرمایا یہ وہ منافق لوگ ہیں جنہوں نے بدر کی فتح کے بعد قسم کھالی تھی کہ کبھی اسلام کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ مگر آج پھر غداری کر رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! موت سے کسی کو مفر نہیں ایک روز مناسب کو ہے۔ جب دنیا کی زندگی چند روزہ زندگی ہے اور اس کا ساز و سامان ناپائیدار ہے۔ تو پھر تم کیوں اس پر مرے مٹتے ہو۔ فرمایا ان لوگوں کا مطمح نظر زرِ طلبی اور دولت مندی ہے چنانچہ تم میں سے وہ لوگ جو زرِ طلب جاہ پسند اور دولت کے بندے ہیں وہ اپنے بھائیوں اور تعلق والوں سے کہتے ہیں کہ ہماری جانب آؤ۔ لڑائیوں میں اپنی جان عزیز نہ گنواؤ۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان کا یہ کہنا محض حسد و بخل کی بنا پر ہے۔ چنانچہ جب لڑائی کا وقت آتا ہے تو ان لوگوں کی روح اس خیال سے پرواز کرنے لگتی ہے کہ کہیں ہم لڑائی میں کام نہ آجائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری دولت اور ہمارا مال و منال دھرے کا دھرا ہی رہ جائے۔ مگر جو نہی لڑائی کا وقت ٹل جاتا ہے تو پھر باتیں بنانے لگتے ہیں اور اپنی بہادری سیاست دانی اور اپنی خدمات کا راگ الاپنے لگتے ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کے دلوں میں ایمان شہہ بھر نہیں ہوتا۔ لہذا ان کے سب اعمال رائیگاں جائیں گے خواہ بظاہر وہ عین شریعت کے مطابق ہوں۔ مگر چونکہ ان کا مقصد حصول رضائے الہی اور اظہار حق نہ تھا وہ تو اس کے ذریعے شکم پروری اور جاہ پسندی کے خواہاں تھے۔ اس کے بعد ان بزدل اور منافق لوگوں کی ذہنیت کا خاکہ کھینچا ہے جو مارے خوف و ہراس کے اس وقت بھی جبکہ قبائل کی فوجیں جا چکی تھیں۔ یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ ابھی نہیں گئے۔ فرماتا ہے کہ اگر فوجیں پھلوٹ کر آجائیں تو یہ لوگ شہر چھوڑ کر جنگوں میں جا بیرا کریں اور وہاں بیٹھ کر اہل شہر کی خبریں پوچھتے ہیں مگر کبھی میدانِ عمل میں آنے کی ہمت نہیں کر سکتے۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۷:- مسلمانو! تمہارے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور

روزِ آخرت سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الہی کیا کرتے تھے رسول اللہ کا عمدہ نمونہ موجود تھا اور جب ایمان والوں نے لشکروں کو دیکھا تو بول اٹھے کہ یہ تو وہی (موقع) ہے جس کا خدا اور اس کے رسول نے ہم سے پہلے وعدہ کر رکھا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا

شکوہ
حسب
ضی اللہ
سبب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
قضی
مستقیم
محبت
خانم اللہ
جلیلیہ
کلیم اللہ
عبد اللہ
کامیل
حافظ
زوت
رحیم
شہ
مجتبی
طس
مرتضی
مضیع
بین
اولی
متریل
دلج
مدیر
مبتین
مصدق
طیب
ناصر
مشتور
یضاح
امیر

جبارہ بزاز۔ قریشی۔ مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ دبیر۔ داغ شاف۔ محمد سبت۔ مجیر

میں ہے۔ اور (یا دیکھئے) جبکہ آپ اس کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور آپ نے بھی احسان کیا کہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ اپنے دل میں متحاشس اس چیز کو چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں کے طعن سے ڈرتے تھے۔ حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں پھر جب زید کی باسطن حاجت روائی ہو چکی اور وہ طلاق دے چکا آپ سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں کے خائفوں لئے جب ان کے لے پالک اپنی بیویوں سے بے تعلق ہو جائیں تو (نکاح کرنے میں) کوئی دشواری نہ رہے اور خدا کی بات ہو کر رہتی ہے۔ پیغمبر کے لئے اس بات کے اختیار کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جو اللہ نے اس کے لئے ٹھہرا دی جو لوگ پہلے ہو چکے ہیں ان میں یہی المذلل سنت الہی جاری تھی اور خدا کے ہر کام کا اندازہ مقرر ہو چکا ہے۔ یہ سب پیغمبر ہیں جو اللہ کے پیغاموں کو (لوگوں تک) پہنچاتے رہے اور اس سے ڈرتے رہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں میں آخری ہیں (خاتم النبیین ہیں)۔ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

شرح :- مسلمان مردوں اور عورتوں کا جو تعلق خدا سے اور خدا کے رسول سے ہو گا وہ چاہئے اس کا ذکر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مسلمان مرد اور عورتیں جو اپنے سینوں کے اندر ایمان رکھتے ہیں خدا کی فرمانبرداری کرتے۔ ہمیشہ سچ بولتے، حق و صداقت کی خاطر مصائب برداشت کرتے، انکساری و خاکساری سے کام لیتے، اپنے ہم جنسوں پر احسان کرتے پاک دل، پاک زبان اور پاک جسم ہو کر رہتے ہیں۔ خدا کے ہاں ان کے مراتب بہت بلند ہیں۔ فرمایا یہ کسی مومن کی شان نہیں کہ جب اس کو اللہ اور اس کا رسول کوئی حکم دیدے تو وہ پھر اپنے اختیار کو کام میں لائے اور جو چاہے کرے بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی تمام خواہشات اور تمام نفع و نقصان خدا کے سپرد کر کے صرف اسی کا ہو رہے۔ خدا کے حکم کی خلاف ورزی میں وہ جو قدم اٹھائے گا وہ غلط ہو گا۔ اس کے بعد ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ زید بن حارث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک غلام تھے جن کو حضور نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ جو لوگ کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتے تھے اس کو اپنے صلیبی بیٹوں کی طرح جائیداد کا وارث قرار دیتے۔ اللہ تعالیٰ اسلام میں اس رسم کو کوئی وقت

الضُّمُّ
الرَّمِيْدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْبَادِي
النُّورُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْمَعْنَى
الْبَدِيْعُ
الْمَقْسِيْمُ
مَا يَلِكُ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْعَفْوُ
الْمَقْسِيْمُ
التَّوَابُ
الْبَدِيْعُ
التَّعَالَى
الْوَالِي
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْمَقْسِيْمُ
الْمَقْسِيْمُ
الْقَادِرُ
الْمَقْسِيْمُ
الْوَالِي
الْبَدِيْعُ
الْمَقْسِيْمُ
الْمَقْسِيْمُ

آحمد

رسول بویاں حلال کر دی ہیں جن کے ہر آپ نے ادا کر دیے ہیں۔ وہ عورتیں بھی لونڈیاں ہیں جو
 اللہ نے آپ کو غنیمت میں دلوادی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی
 بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالائوں کی بیٹیاں جو آپ کے ساتھ ہجرت
 کر کے آئی ہیں اور وہ مومن عورت بھی (آپ کے لئے حلال ہے) جو اپنے کو پیغمبر کے لئے
 مفت پیش کر دے اگر پیغمبر اس کو اپنے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ حکم آپ سے خاص ہے۔
 مسلمانوں کے لئے نہیں ہم نے ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں باتیں فرض قرار
 دی ہیں وہ تمہیں معلوم ہیں (یہ اجازت خاص اس لئے ہے) تاکہ آپ کے لئے کوئی
 دشواری نہ ہو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ان میں سے جس کو آپ چاہیں اپنے سے دور
 رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے
 کسی کو طلب فرمائیں تو بھی آپ پر کچھ گناہ نہیں اس سے زیادہ توقع ہے کہ ان کی
 آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزرہ خاطر نہ ہوں گی اور آپ جو کچھ ان کو عطا فرمائیں گے
 سب کی سب اس پر راضی رہیں گی اور اللہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے جانتا ہے وہ عظیم
 اور بردبار ہے۔ اس کے علاوہ اور عورتیں ان کے لئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان کو بدل کر
 دوسری عورتیں کر لو اگرچہ ان کا حسن تجھے بڑا اچھا معلوم ہو۔ مگر جو آپ کی لونڈی ہو اور
 اللہ ہر چیز کا نگران ہے۔

شرح: - ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! میرے احکام تمہارے لئے عین باعث رحمت
 ہیں۔ خدا خود اپنے بندوں پر مہربان ہے اور ان کی خیر خواہی چاہتا ہے تمہیں بھی چاہئے کہ
 اللہ کو یاد کرتے رہو اسے کسی دم فراموش نہ کرو دیکھو وہ ہر وقت تم پر اپنی رحمت نازل کرتا
 ہے اور اس کے ملائکہ ہر لمحہ تمہارے لئے اس کی بارگاہ میں رحمت کے طلبگار رہتے ہیں۔
 خدا تمہاری خیر خواہی میں اتنا کوشاں ہے کہ تمہاری جہالت کی تاریکیوں کو دور کرنے کے
 لئے علم و عرفان کا نور دنیا میں پھیلاتا ہے۔ مگر تم ہو کہ دوڑ دوڑ کر اندھیروں میں جا کر پھنستے
 ہو۔ علاوہ ازیں اگر تم دنیا میں مومنانہ و مطیعانہ زندگی بسر کرو تو آخرت میں جب تم اس کے
 روبرو پیش ہو گے تو وہ تمہیں خوش آمدید کے گا اور تمہاری فرمانبرداری کا نہایت اچھا اجر
 دے گا۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطاب ہوتا ہے کہ اے نبی! ہم نے
 آپ کو ان لوگوں کو راہ راست پر ڈالنے کے لئے بھیجا ہے۔ سو ان کو ایک طرف تو

شکور
 حسنی
 صنی
 امین
 صادق
 نبی
 قاضی
 مقصد
 محبت
 اللہ
 اللہ
 کامل
 حافظ
 زوت
 رحیم
 طہ
 مجتبی
 طس
 مرتضی
 منصف
 یسین
 اولی
 مقبول
 ولی
 مدد
 متین
 ممد
 طیب
 ناصر
 منصور
 مفتح
 امیر

الملاحم
 شہید
 شہیر
 عادل
 قائم
 جواد
 مدعو
 منیل
 قریب
 مطہر
 مذکور
 مبشر
 مکتوم
 محترم
 منیر
 سراج
 سید
 قائم
 حکیم
 کریم
 ینتم
 فی
 باطن
 ظاہر
 آخر
 اول
 رسول
 الرحمة
 مطیع
 متین
 حقیق
 مقلد
 قوی
 رسول

أخذ
رسول
الملاحم
شهير
عادل
فائم

جول
مذعوم
خليل
قريب
مطهر
مذكور
مبشر

مكرم
مكرم
صنير
سراج
سيد
فام الزيل
كبير

كريم
نديم
نبي
بابن
ظاهر
أخذ
أقل
رسول

الترجمة
مطبع
مبين
حق
معلم
قوى

رسول الله

ہوئے قوانین کو اپنی ازدواجی زندگی پر منطبق نہ کریں گے وہ امن و چین کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس دعویٰ کی صداقت آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو جو اب بھی دنیا قرآن حکیم ہی کی بتائی ہوئی راہ کو اختیار کرے۔ فرمایا کہ جو مستورات اس معیار پر پوری نہ اتریں ان کو زوجیت میں قطعاً نہ لو۔ خواہ حسن و شکل اور مال و منال کی وجہ سے ان میں تمہارے لئے کتنی ہی کشش کیوں نہ ہو۔

ترجمہ آیات ۵۳-۵۸:- اے ایمان لانے والو! تم پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دیدی جائے اس طرح نہیں کہ کھانا پکنے کے منتظر رہو۔ بلکہ جب تمہیں بلایا جائے اس وقت جاؤ پھر جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور بات چیت کی دلچسپی میں نہ بیٹھے رہو۔ تمہاری یہ باتیں نبی کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں۔ مگر وہ لحاظ سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا اور اگر تمہیں ان سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ یہ بات تمہارے اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو ایذا دو اور نہ یہ جائز ہے کہ اس کے بعد کبھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑے گناہ کی بات ہے خواہ تم کسی بات کو ظاہر کرو خواہ اسے پوشیدہ رکھو اللہ تو ہر بات کو نہایت اچھی طرح جانتا ہے۔ اپنے باپوں، اپنے بیٹوں، اور اپنے بھائیوں نیز اپنے بھتیجیوں، اپنے بھانجوں اور اپنی (ہم جنس) عورتوں اور لوتھیوں کے سامنے بلا پردہ آنے میں ان پر کوئی گناہ نہیں اور تم اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ ہر بات کو دیکھتا اور جانتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان لانے والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔ بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ نے دنیا اور آخرت میں ان کو ملعون قرار دیا ہے اور ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ وہ کوئی گناہ کریں ایذا دیتے ہیں وہ بہتان عظیم اور اٹم مبین کے ارتکاب کا بار اٹھاتے ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں ان آداب کا ذکر کیا ہے جو عوام الناس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ملحوظ خاطر رکھنے چاہئیں۔ فرمایا اکثر ہوتا ہے کہ ہمارا نبی تمہیں اپنے دسترخوان پر کھانے کی دعوت دیتا ہے۔ سو جب تم آپ کے گھر جاؤ تو اجازت

شکر
حسب
صنی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التورہ

نصی
مطمین
مجتب
فام الایمان
نحی اللہ
کیم اللہ
عبداللہ
کامل

حافظ
زوت
رحیم
طہ
بجندی
طس

مرکز
مصلی
لین
أول
مزیل
دی

مدیر
مبتین
مدین
طین
ناصر
منصور
مضاح

ابیر

آخند
رسول
الملاہم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذہب
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
کبیر
نور
نور
نور
رسول
الرحمۃ
طبیع
مبین
معلوم
قوی
رسول اللہ

شکر
خلیب
صنی اللہ
امین
صادق
نبی
توضیح
مستند
محبوب
خاتم الایمان
محبوب اللہ
بکرم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مرتضی
مستند
لین
نور
مزمیل
دلچ
مذہب
مبین
مصدق
طیب
ناصر
مستور
مضاح
امر

چلی جائیں۔ پھر تمہاری نوبت آئے تو ان لوگوں کو جن کی بیویاں چلی گئی تھیں۔ اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔ اے نبی! جب آپ کے پاس ایمان والی عورتیں اس غرض سے آئیں کہ وہ ان باتوں پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان بنا کر کریں گی اور نہ کسی نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی کریں گی تو ان کو بیعت کر لیں اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ ناراض ہے۔ آخرت سے اسی طرح امیدیں توڑ چکے ہیں جس طرح منکروں نے قبر والوں (کے دوبارہ زندہ ہونے سے) تمام توقعات اٹھالی ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا ہے کہ مسلمان بے جا طور پر کسی کے ساتھ سختی کرنے کو تیار نہیں وہ غیر مسلموں کو بھی اپنی آغوش رحمت میں لے سکتا ہے بشرطیکہ وہ مسلمانوں کے دینی معاملات میں کوئی مداخلت نہ کریں اور امن و چین سے رہیں اور اگر وہ ایسا نہ کریں اور مسلمانوں کی راہ میں روڑے اٹکائیں تو پھر یقیناً "وہ بھی آرام سے نہیں رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف چاہتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک فریق تو ظلم کرے اور دوسرا اس کا بدلہ نہ لے۔ اب دوبارہ سہ بارہ پھر اسی حکم کو دہرایا ہے کہ سنو! جن لوگوں نے دینی معاملات میں تم سے جنگ کی یا تم کو تمہارے شہروں سے نکالا یا نکالنے میں دوسروں کی مدد کی تم ہرگز ہرگز ان سے دوستانہ تعلقات نہ رکھو اور جو کوئی ان سے تعلقات رکھے گا وہ مسلمان نہیں بلکہ ظالم قرار دیا جائے گا۔ صلح حدیبیہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر اہل مکہ کا کوئی آدمی مدینہ میں جا کر مسلمانوں میں شامل ہو جائے تو مسلمان اس کو واپس کر دیں گے چنانچہ اس طرح کئی اشخاص مکہ سے حضور کے پاس مدینہ منورہ آئے۔ مگر ان کو معاہدہ کے مطابق مکہ واپس بھیج دیا گیا۔ پھر کئی مسلمان عورتیں بھی آئیں ان کو واپس کرنے کا معاملہ بڑا نازک تھا۔ کیونکہ جو عورت مسلمان ہو کافر کے گھر میں نہیں رہ سکتی جب یہ مشکل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو درپیش آئی تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

أحمد
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
قائم
جولہ
مدعو
تلیل
قربیب
مطہر
مذکر
مدبر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
تکبیر
کبریم
یتیم
نبی الرحمة
بابین
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
طیب
سین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمة

شکور
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی الترمذی
تضی
تفصیل
مجتب
قائم الا
نبی اللہ
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرطف
نہ
مضط
سین
اوی
مزمیل
ولی
مدبر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
یصاح
امیر

علاوہ خدا کو شاہد کرنے کے امیر شریعت یا امیر المؤمنین کو بھی گواہ بنا لیا جائے فرمایا اے مسلمانو! شریعت کے معاملے میں بڑی احتیاط برتو اور غیرت و حمیت دینی کے پیش نظر اس قوم سے قطعاً کوئی دوستانہ مراسم قائم نہ رکھو جس سے خدا ناراض ہے۔ فرمایا جس طرح منکر آخرت سے بالکل مایوس ہیں اسی طرح ان مسلمانوں کو کافروں سے مایوس ہونا پڑے گا جو ان سے دوستانہ مراسم قائم کریں گے۔

سورة النساء ۹۲

۱۷۶

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو پچھتر آیات مبارکہ اور چوبیس رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو۔ جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں کی نسل سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیں اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتداری (کے تعلقات منقطع کرنے) سے ڈرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگران ہے۔ اور پیسوں کو ان کا مال دے دو اور (ان کی) اچھی چیزیں (اپنی) نکمی چیزوں سے نہ بدل لو اور نہ ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھا جاؤ۔ ایسا کرنا یقیناً بڑا ہی بھاری گناہ ہے۔ اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم یتیم عورتوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو (ان کو چھوڑ کر) اور جو تمہیں اچھی لگیں ان میں سے دو دو تین تین اور چار چار نکاح میں لے آؤ۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو گے تو البتہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو یا لونڈی ہو جو تمہارے قبضے میں ہو۔ یہ (طریق کار) تمہیں نا انصافی سے بچانے کے لئے قریب تر ہے اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کرو پھر اگر وہ اپنی رضا مندی سے تمہیں اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تو اسے خوشگوار اور مزے سے کھاؤ اور مال و دولت جسے خدا نے تمہاری معیشت کا سہارا بنا دیا ہے بے سمجھ آدمیوں کے سپرد نہ کرو۔ تم اس میں سے انہیں کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے معقولیت سے گفتگو کرو۔ اور

هُوَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
لَجَبَدُ الشَّكْبَرِ الخَالِقُ الْبَارِئُ مَخْسُورٌ

الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْوَهَّابُ الْغَنِيُّ
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الْفَقْدَانُ الْبَهَائِكُ الْجَمِيدُ

تیموں کو آزما تے رہو حتی کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچیں۔ پھر اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کا مال (و اسباب) ان کے سپرد کر دو اور ان کے بڑے ہونے کے خوف سے مال کو فضول خرچی اور جلدی میں نہ کھا جاؤ اور جو دولت مند ہو اسے چاہئے کہ وہ پرہیز کرے اور جو غریب ہو اسے چاہئے کہ وہ بقدر ضرورت کھائے۔ پھر جب تم ان کا مال و اسباب واپس دو تو (چاہئے کہ) اس پر (لوگوں کو) گواہ کر لو اور خدا ہی حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ جو کچھ والدین اور قرابت والے (بطور ترکہ) چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا حصہ ہے اور (اسی طرح) عورتوں کے لئے بھی اس ترکہ میں حصہ ہے جو ان کے والدین اور اقربا چھوڑ جائیں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ (یہ) ٹھہرایا ہوا حصہ ہے۔ اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت (دور کے) رشتہ دار یتیم بچے اور مسکین حاضر ہوں تو انہیں بھی کچھ دے دو اور ان سے نرمی کے ساتھ بات کرو اور ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ بھی اپنے پیچھے (ایسی ہی) کمزور اور ناتوان اولاد چھوڑ جاتے تو انہیں ان کے متعلق (کیسا) فکر ہوتا۔ پس چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور معقول بات کریں۔ یقیناً "وہ لوگ جو ظلم سے تیموں کا مال کھاتے ہیں۔ اپنے پیٹ میں انکارے بھرتے ہیں اور جلد دکھتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔"

شرح:- سورہ بقرہ اور آل عمران میں ایمان و عمل کی دعوت تھی اور یہود و نصاریٰ کو بالخصوص اور اقوام عالم کو بالعموم اسلام کی طرف بلایا گیا تھا کہ یہی ایک مذہب حق ہے۔ نمنا "یہود و نصاریٰ کی بد اعتدالیوں اور نافرمانیوں کا ذکر آیا۔ اور جس طرح انہوں نے اپنی شریعتوں کی بے حرمتی کی اور انبیاء کو ستایا وہ بھی بیان فرمایا۔ جس سے مقصود ایک طرف تو یہ تھا کہ خدا ترس انسان ان حقائق کو قبول کرتے ہوئے نفس کی شرارتوں سے نجات پائیں اور دین حق کو قبول کر لیں وہ دین جس کا معنی و منسوم خوشی اور خلوص نیت سے احکام الہی کے سامنے سر جھکانا اور بالالتزام ان پر عمل کرنا ہے پھر تبلیغ حق کی راہ میں جو مشکلات آسکتی تھیں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ اور ان لوگوں کو ہر قسم کی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے جو دین اسلام کی حمایت میں مجاہدانہ زندگی بسر کریں۔ سورہ نساء میں اسلام کے تمدنی و معاشرتی قوانین کی توضیح و تشریح ہے کہ مسلمان کو اپنے اعضاء و اقارب اور بنی و بیوگان سے کیا سلوک کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کی عصمت و عفت کو کس طرح محفوظ رکھا

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْتَّيُّمُ - الْبَيْتُ الْمَعِينُ - الْوَلِيُّ - الْمَنَّانُ - الْوَكِيلُ - الْبَارِئُ - الْمُبْدِي

آخدا
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
قیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
فان الزیل
کبیر
کریم
یتیم
نبی اللہ
باہن
ظاہر
آخدا
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
مصدق
مقارن
قوی
رسول الرحمة

جائے۔ بیوں کی جائیداد کو کس تناسب سے ان کے رشتہ داروں میں تقسیم کیا جائے اور اس طرح کے اکثر قوانین جو حق و انصاف کا بہترین ذریعہ ہیں بیان فرمائے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کیا اور دنیا کی دیگر اقوام کیا ہمیشہ سے کبھی عورت کی حق تلفی کرتے آئے ہیں اور ہمیشہ ایسی ذلیل اور ناقابل التفات قرار دیا گیا ہے کہ اس کے بیان سے مرد حق شناس کا زہرہ گداز ہو جائے۔ مرد نے عورت کا کوئی حق اپنے ذمے تسلیم نہیں کیا۔ مگر اپنے تمام جائز و ناجائز حقوق کی پابندیوں میں اسے نہایت بری طرح جکڑ رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلام اس چیز کو کبھی گوارا نہیں کر سکتا تھا چنانچہ دنیا کو اس ظلم سے باز رکھنے کے لئے اس سورہ شریف کا اکثر و بیشتر حصہ نازل فرمایا اور عورت کے نام ہی سے اس کا عنوان رکھا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! جس طرح مرد پیدا ہوتا ہے اسی طرح سے عورت پیدا ہوئی ہے۔ جو ہستی مرد کو زندگانی بخشتی ہے وہی عورت کو۔ پس خدا سے ڈرو اور ایک ہی رحم سے پیدا شدہ ایک مرد اور ایک عورت کی باہمی مساوات کو اس طرح پامال نہ کرو کہ یہ ظلم ہے اور مجھ سے تمہارے افعال خواہ نیک ہوں یا بد پوشیدہ نہیں پس یاد رکھو کہ ظلم و ستم کی سزا بھگتنی ہوگی۔ اسی طرح اے اہل دنیا! تم یتیموں کے حقوق اور ان کے مال و دولت کی نگہداشت میں بھی بڑے لاپرواہ واقع ہوئے ہو دیکھو حیلے بہانے تراش کر اور اگر مگر کے پردے میں یتیموں کی اچھی اچھی چیزیں اپنی نکمی اشیاء سے نہ بدل لیا کرو کہ یہ سخت گناہ ہے اور نہ یتیموں کے مال و منال پر قبضہ کرنے کی نیت سے ان سے نکاح کرو۔ کہ مال ہضم کرنے کے بعد ان بچاریوں کے ساتھ نا انصافی کا سلوک کرنے لگو۔ دیکھو! اگر تمہیں ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا ہی ہے تو ایک چھوڑ چار عورتیں نکاح میں رکھ سکتے ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ چاروں کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ پوری پوری مساوات ہو۔ پورا پورا انصاف ہو۔ کسی کی طرف نظر التفات زیادہ نہ ہو۔ اور اگر اس چیز کو تم اپنے لئے مشکل اور ناممکن العمل پاؤ تو پھر ایک ہی عورت یا زر خرید لو بیٹی پر اکتفا کرو۔ نیز اس بات کو یاد رکھو کہ عورت کا مرا سے بطیب خاطر ادا کرنا چاہئے۔ اگر تم اس میں سے کچھ کھانا ہی چاہتے ہو تو صرف اسی قدر جو وہ اپنی مرضی اور خوشی سے بغیر تمہاری علانیہ یا خفیہ ریشہ دوانیوں کے تمہیں کھانے کو دیدے۔ عورت بے بس ہے اور یتیم بچے بھی بے بس ہوتے ہیں اسی طرح کم عقل اور نابالغ بھی بے بس اور تمہارے غور و پرداخت کے محتاج ہوتے

شکوہ
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
نبی التورہ
نوفی
محبوب
محبوب
فان الالہ
محبوب
کامی اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حجم
طہ
محبوب
طہ
مرطع
مطیع
مبین
اولی
مصدق
دینی
مصدق
مبین
مصدق
طیب
ناصر
مصدق
مطیع
امر

الرومان
 الرزاق
 الفناخ
 العليما
 العالين
 الباسط
 الخافض
 المواقف
 المعين
 المذل
 السميع
 البصير
 الحكيم
 القادر
 الشكور
 العلي
 الكبير
 الحفيظ
 القوي
 العزيز
 الجبار
 المتكبر
 القوي
 الشهد

الصور
 الرشيد
 الوارث
 الباقي
 البديع
 البادي
 النور
 النافع
 الغني
 المعني
 الجامع
 المسيطر
 مالك
 الملك
 التوت
 الغفور
 المنتقم
 الثواب
 المنتقم
 الوالح
 الباطن
 القاهر
 الاجد
 الاول
 الموجد
 المقدم
 المتبر
 القادر
 الصمد
 الوليد
 الخلاق
 الخبير
 المعني
 الندي

(کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) بشرطیکہ وہ (میت حقداروں کو) نقصان نہ پہنچائے۔ یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ (بہتری کو) جاننے والا اور بردبار ہے۔ یہ اللہ کی حد بندیاں ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اللہ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ (اسی راحت و خوشی میں) ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی (ہی) کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حد بندیوں سے تجاوز کر جائے اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا وہ اسی میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن سزا ہوگی۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں عورت، یتیم اور بے عقل لوگوں کے حقوق اور ان کے مال و منال کی غور و پرداخت کے متعلق حکم تھا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ مرنے والے کی جائیداد اس کے جائز ورثاء میں خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں مقرر کردہ تناسب سے تقسیم کر دینی چاہئے۔ اس رکوع میں ان مقررہ حصص اور تناسب کا ذکر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! یہ اللہ کا حکم ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے اور اپنے پیچھے اولاد چھوڑ جائے تو اس کی جائیداد کو یوں تقسیم کرو کہ لڑکے کو لڑکی سے دو گنا حصہ ملے اور فرض کیا کہ لڑکا کوئی نہیں ہے صرف ایک ہی لڑکی ہے تو متونی کے قرضہ کی ادائیگی اور اس کی وصیت کی تعمیل کے بعد جو کچھ بچے گا اس میں سے نصف لڑکی کو ملے گا اور باقی کا نصف دوسرے رشتہ داروں کو حصہ بہ حصہ اور اگر لڑکیاں ایک سے زائد ہوں تو انہیں قرضہ وغیرہ کی ادائیگی کے بعد کی بقیہ رقم کا دو تہائی حصہ دیا جائے گا اور باقی ایک تہائی میں دوسرے حقداروں کا حق ہے۔ یاد رکھو کہ جب کبھی جائیداد کو تقسیم کرنے لگو تو سب سے پہلے قرض کی ادائیگی کرو جو کچھ بچے اس میں سے وصیت کی تعمیل کرو۔ یہ دو چیزیں بہت ضروری قرار دی گئی ہیں۔ ہاں وصیت کا حکم یہ ہے کہ ادائیگی قرضے کے بعد جو کچھ بچے وصیت کی مالیت اس کے ایک تہائی سے زائد نہ ہو جب قرضہ ادا ہو چکا اور وصیت کی تعمیل ہو چکی اور میت کی حجین و تدفین کے خرچ اخراجات بھی الگ کر لئے گئے پھر تقسیم شروع ہوگی۔ اس میں سب سے پہلے متونی کی اولاد کو حصہ دیا جائے گا جس کا طریقہ اوپر بیان ہو چکا ہے اس کے بعد میت کے ماں باپ کی باری آتی ہے اگر وہ دونوں زندہ ہوں اور میت کی اولاد بھی ہو تو پھر ان میں سے ہر ایک کو تر کے کاچھا حصہ ملے گا اور اگر اولاد نہ ہو

الواجد - التیوم - الميت - العقی - الوہب - المنین - الوکیل - البایث - المجد

آخذ
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم

مساور فرمائے تھے اس رکوع میں ان رشتوں کا ذکر ہے جن میں باہم نکاح جائز نہیں۔ مثلاً
خون کی طرف سے ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی یہ سات رشتے ہوئے اسی
طرح دودھ کی طرف سے بھی یہی سات رشتے ہیں جن سے کوئی شخص شادی نہیں کر سکتا
دودھ پلانے والی ماں اسی تعظیم کی مستحق ہے جو جننے والی ماں کا حق ہے۔ علی ہذا القیاس
اس کی بیٹی بہن وغیرہ۔

جو
مدعو
میل
قریب
مذکور

سوئی ماں اور اس کی لڑکی سے شادی جائز نہیں۔ پھر فرمایا کہ ہو سے بھی نکاح
درست نہیں اور نہ دو سگی بہنوں سے ایک ہی وقت شادی کی جاسکتی ہے۔

مکتوم
مکتوم
ہنیر
سراج
سید
فام الزیل
تکیمہ

زنا دنیا میں سب سے بڑی بے حیائی اور سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس سے دنیا کا امن
تباہ اور نسب خلط ملط ہو جاتا ہے۔ شرافت، خیالات کی پاکیزگی، نئی نوع انسان کی ہمدردی یا
حیا و عفت اور اسی قسم کی دوسری پسندیدہ اور شریفانہ صفات عموماً "نجیب الطرفین لوگوں
میں پائی جاتی ہیں۔ مشکوک النسب اور برے لوگوں میں تخیل کی رفعت اور عزائم کی
استواری کا نشان نہیں ہوتا اسی لئے اس بے حیائی کو روکنے اور انسان کو بلند صفات کا
حامل بنانے کے لئے اسلام نے زنا اور اس کے تمام ذرائع کو حرام قرار دیا ہے۔ فرمایا ہے
کہ جو عورتیں شوہر والی ہیں اور کسی کے عقد نکاح میں آچکی ہیں وہ بھی تم پر حرام ہیں اگر
تم پاکباز رہنا چاہتے ہو تو مذکورہ الصدر رشتوں اور عورتوں کو چھوڑ کر جس کسی سے چاہو
مال خرچ کر کے نکاح کر لو۔ مگر یہ نکاح ازدواجی زندگی کی پابندیوں کے لئے ہو عیاشی اور
حرام کاری کے لئے نہ ہو اور اس بات کی پھر تاکید ہے کہ جو کچھ بطور مہر عورت کو دینا کر لو
وہ اسے بخوشی ادا کر دو اگر تمہیں شریف اور آزاد عورت میسر نہ آئے تو تم لونڈی سے
نکاح کر سکتے ہو۔ جو عین ممکن ہے کہ تمہارے حق میں بہتر ثابت ہو اور تم دونوں مل کر
احکام خداوندی کے مطابق زندگی بسر کر سکو۔

کرم
نیتم
بی اللہ
ناطین
ظاہر
آخذ
اقل
رسول

ترجمہ آیات ۲۶-۳۴: اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے (احکام شرعی) واضح

کردے اور ان لوگوں کے طریقوں کی رہنمائی کرے جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں اور تم پر
کرم کرے اور اللہ (بہتری) کو جاننے والا اور حکمت والا ہے اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر
رحم فرمائے اور وہ لوگ جو نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں چاہتے ہیں کہ تم کجی کی
طرف بہت زیادہ جھک جاؤ۔ خدا تو چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور (حقیقت یہ ہے

الرحمة
مطیع
مبین
حسن
مفہوم
قوی
رسول الزمان

شکر
حلیب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ

توضی
تسبیح
محب
فام الزیل
تکیمہ

غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طا
مجتبی
طس

مرطی
مضی
لیین
اوی
مزیل
ولی

مدین
میتین
میتین
طیب
ناصر
مصور
بصباح
امر

آخدا
رسول
الملاحم
شمید
شیر
عادل
خانم
جو
مدعو
خلیل
تربیب
مہتر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خانم الزیل
کیم
کیم
نینیم
بنا لولہ
باجون
ظاہر
آبید
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الزلف

کرتے ہیں اور ترغیب و ترہیب کے طریقوں سے برائی کرنے سے ڈراتے اور نیکی پر ابھارتے رہتے ہیں تاکہ اس کا ضعف دور ہو۔ اور اس کو قوت پہنچے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں کی اصلاح کرتا ہے اس لئے وہ صرف چند رسموں کو ادا کر لینا کافی نہیں سمجھتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ زہد و عبادت سے دلے کر معاملات تک میں دین داری کی روح تم میں موجود ہونی چاہئے وہ قوم جس کے افراد دین دار اور راست باز نہ ہوں حقیقت میں مردہ اور پست قوم ہے۔

لہذا چاہئے کہ تمام افراد نہایت راست باز دیانت دار اور ایثار شعار ہوں۔ ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے نہ کھائیں نہ ایک دوسرے سے دھوکہ فریب کا معاملہ کریں بلکہ کامل خلوص اور سچی ہمدردی سے ایک دوسرے کی مدد کریں اگر تم ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر تجارت کر رہے ہو تو چاہئے کہ صرف اپنا اپنا حصہ کھاؤ اور وہ بھی پوری دیانتداری اور باہمی رضامندی کے ساتھ۔ نیز ظلم و ستم اور تنگ دستی کے خوف سے اپنے ایسے انسانوں کو قتل مت کرو اور اگر اس سے قبل قتل کا ارتکاب کر چکے ہو تو آئندہ کے لئے توبہ کرو۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے باز رہے جو نظام تمدن و معاشرت کو فنا کر دیتے ہیں تو تمہاری چھوٹی چھوٹی لغزشیں معاف کر دی جائیں گی۔ لوگو! یہ مت خیال کرو کہ مرد ہی عنایات خداوندی کے سزاوار ہیں اور عورتیں یکسر معتبور۔ نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اگر مرد نیک کام کرتے ہیں تو وہ نیکی کا اجر پاتے ہیں اور اگر عورتیں نیک کام کرتی ہیں تو وہ اجر پاتی ہیں۔ اس میں کوئی خصوصیت نہیں۔ جو برا کام کرے۔ خواہ مرد ہو یا عورت اپنے کئے کی سزا پاتا ہے۔ اس لحاظ سے مرد اور عورت یکساں ذمہ دار ہیں۔ باقی رہا تقسیم جائیداد کا معاملہ تو اس بارے میں پہلے ہی مفصل احکام بتائے جا چکے ہیں۔ پس حقداروں کو ان کے پورے پورے حصے ادا کرو۔

ترجمہ آیات ۳۲-۴۲:- مرد عورت کے مگر ان و محافظ ہیں کیونکہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے کہ مرد اپنا مال (عورتوں پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتیں (خاوندوں کی) فرمانبردار ہیں اور عائشانہ خدا کی عنایت سے (تمام امور کی) حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن عورتوں کی سرکشی کا تمہیں اندیشہ ہو تو پہلے انہیں نصیحت کرو اور ان کو بستر خواب پر تنہا چھوڑ دو اور (پھر بھی نہ مانیں تو) انہیں

شکور
حلیب
صبی اللہ
غیب اللہ
ابین
صادق
بی اشرف

توفیق
مستعد
مجتب
قائم الا
تجلی
کیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم

ظہ

مجتبی

طس

مرفض

مفیع

لین

لونی

مزیل

دلی

مدیر

میتین

مصدق

طیب

ناور

منصور

مضاح

امیر

بارو اور اگر مان جائیں تو پھر ان کے خلاف کوئی راہ نہ ڈھونڈو۔ یقین جانو کہ اللہ سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے درمیان نا اتفاقی کا اندیشہ ہو تو ایک "مہالٹ" خاوند کے کنبے سے اور ایک بیوی کے کنبے سے مقرر کرو اور اگر وہ دونوں دل سے اصلاح چاہیں تو اللہ ضرور ان کے درمیان باہمی موافقت پیدا کر دے گا بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور (چاہئے کہ) تم والدین کے ساتھ قربتداروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، یتیموں کے ساتھ، قرابتدار ہوں۔ یا اجنبی، پاس کے اٹھنے بیٹھنے والوں کے ساتھ مسافروں کے ساتھ اور لونڈی، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ یا یاد رکھو کہ اللہ اکڑوں دکھانے والے منکروں کو پسند نہیں کرتا۔ (یعنی) ان کو جو خود بخیل ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اللہ نے اپنے فضل و کرم سے جو کچھ نہیں دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ایسے منکروں کے لئے ہم نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور اللہ ان لوگوں کو بھی پسند نہیں کرتا جو محض لوگوں کے دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور شیطان جس کا ساتھ ساتھ ہو تو وہ برا ساتھی ہے اور ان کا کیا بگڑتا اگر وہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے اور اللہ ان سے خوب راضی ہے۔ اللہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔ اگر (ذرہ برابر کسی نے) نیکی (کی) ہو تو وہ (ظلم) سے دگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا۔ پھر کیا حال ہوگا (اس دن) (جو) ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ مہیا کریں گے اور آپ کو بھی ان سب پر گواہی کے لئے طلب کریں گے۔ جن لوگوں نے راہِ کفر اختیار کی ہے اور رسول کی نافرمانی کی ہے وہ اس دن تمنا کریں گے کہ کاش زمین میں دھنس جائیں (اس دن) اللہ سے وہ کوئی بات پوشیدہ نہ رکھ سکیں گے۔

اب تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ مرد و عورت کے بارے میں کہا گیا ہے اور زن و اولاد کے بارے میں نہیں کہا گیا ہے۔ مگر عورتوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ مردان کی ضروریات زندگی کے کفیل ہیں اور اپنی گاڑھے سینے کی کمائی بے دریغ کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ تاکہ وہ خود کھائیں اور بچوں کی نگہداشت کریں۔ لہذا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - آيَةُ الْكُرْسِيِّ - الْوَلِيُّ - الْمُسْتَمِنُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِتُ - الْحَمِيدُ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
قائم
جواد
مدعو
قلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
قائم الزیل
حکیم
کرم
قائم
نبی الرحمة
تالین
ظاہر
آخبر
اول
رسول
الرحمة
مطہر
سین
حسن
معلم
قوی
رسول الرحمة

عورت کو چاہئے کہ وہ مرد کو اپنا سرپرست اور حاکم تصور کرے۔ یاد رکھو نیک عورتیں وہی ہوتی ہیں جو خاوندوں کی اطاعت شعار اور ان کی غیر حاضری میں بھی ان کے مفاد کی حفاظت کرتی ہیں۔ مردوں کو حق پہنچتا ہے کہ اگر عورت سرکش ہو جائے اور فرمانبردار نہ رہے تو وہ اسے مناسب سزا دے دیں اور نرمی یا سختی سے جس طرح موزوں ہو اسے راہ راست پر لائیں۔ ہاں جب وہ اطاعت قبول کر لے گی تو خاوند خود اس پر مہربان ہو جائے گا اگر نوبت یہاں تک پہنچ جائے کہ میاں بیوی کی باہمی مصالحت کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو اس صورت میں یہ مقدمہ دو ٹاٹوں کے سپرد ہونا چاہئے اور ٹاٹوں کو چاہئے کہ وہ ان کے درمیان حقیقی مصالحت کے لئے سر توڑ کوشش کریں۔

اس کے بعد مرد عورت سب کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو قرابتداروں کے حقوق ادا کرو یہ نہ ہو کہ عورت آئے اور خاوند کو اس کے والدین کی خدمت کرنے یا قرابتداروں سے میل جول رکھنے سے منع کرے اور اس طرح اسے خدا کا نافرمان اور دوزخ کا ایندھن بنائے نہ مرد کو چاہئے کہ وہ عورت کو اس کے ماں باپ اور رشتہ داروں سے قطع تعلق پر مجبور کرے۔ نیز یتیموں مسکینوں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ حتیٰ کہ بیٹھنے والوں کو بھی اپنا گرویدہ بنا لو۔

لیکن اے مردو اور عورتو! اگر تم نے اپنے پرایوں سے حسن سلوک کرنے اور فراخ دلی سے پیش آنے میں بخل و کمینگی سے کام لیا اور ہمارے ان شرح و مفصل احکام کو مضیق پس پشت ڈالا یا نظر انداز کر دیا تو یاد رہے کہ تمہیں سخت سزائیں دی جائیں گی۔

ایک اور ضروری بات یاد رکھو کہ مرد عورت کے باہمی تعلقات کے سلسلے میں کیا منہمک اور دوسرے عام معاملات کے سلسلے میں کیا جب کسی سے حسن سلوک کا معاملہ کرو تو اس کا داعیہ صرف تمیل حکم باری ہو۔ عزت و شہرت حاصل کرنا نہ ہو کیونکہ محض عزت و شہرت چاہنے کے لئے نیکی کا کام کرنا شیطان کا کام ہے اور اس پر اللہ کے ہاں کوئی اجر مرتب نہیں ہوتا آگے چل کر متعجبانہ لہجہ میں پوچھا ہے کہ جب تمہیں نیکی ہی کرنا ہے تو خدا پر ایمان رکھتے ہوئے اور محض اس کی خوشنودی طلب کرتے ہوئے تم کیوں نیکی نہیں کرتے جس سے خدا بھی خوش ہو جائے گا دنیا بھی سنور جائے گی اور عزت و شہرت بھی حاصل

شکور
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انور
فحشی
مستعد
محبت
قائم الایمان
مخیر
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مرفیض
مستعد
لیسین
اولی
مذہبیت
مصدق
طیب
ناصر
منصور
یصاح
امیر

ہوگی۔ اگر خدا کو خوش کرنے کا داعیہ تمہارے اندر موجود نہ ہو تو جو کام بھی کرو گے خواہ وہ بظاہر نیک ہو۔ ضائع جائے گا اور اس میں برکت پیدا نہ ہوگی۔ بالآخر ہر دو جہاں میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ فرماتا ہے کہ یوم آخرت اور یوم حساب کا منظر ہر شخص کے لئے خوش کن نہیں۔ جن لوگوں نے ہمارے احکام کی پرواہ زندگی میں نہیں کی اور اپنی خواہشوں پر چلے اس دن انہیں اپنی تمام غلطیوں اور اپنے تمام گناہوں کا اعتراف کرنا پڑے گا اور ایسا دردناک عذاب جھیلنا ہوگا کہ مٹی میں دھنس جانا پسند کریں گے مگر عذاب نہ چاہیں گے۔

ترجمہ آیات ۴۳-۵۰:- اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ تمہیں جو (زبان) سے کہہ رہے ہو۔ معلوم ہو اور (اسی طرح) جنابت کی حالت میں (نماز نہ پڑھو) جب تک کہ غسل نہ کر لو۔ ہاں یہ کہ راہ چلتے مسافر ہو (تو تیمم کر کے نماز پڑھ سکتے ہو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی آدمی جائے ضرور سے فارغ ہو کر آئے یا تم عورت کے پاس جاؤ تو اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ بلاشبہ اللہ درگزر کرنے والا اور بخشنش والا ہے کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب الہی (کے علوم) میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا وہ (کیونکر) گمراہی خرید رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور اللہ کا دوست ہونا ہی (آدمی کو) بس کرتا ہے اور اللہ کا مددگار ہونا ہی کافی ہے۔ یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لفظوں کو ان کی جگہ سے پھیر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہیں مانتے اور تم سنو خدا نہ سنو۔ زبانیں مروڑ مروڑ کر کہتے ہیں اور دین میں طعنہ زنی کرتے ہیں اگر کہتے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور آپ سنیں اور توجہ فرمائیں تو ان کے لئے یقیناً بہتر اور درست ہوتا لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے (عقیدے) کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے پس ایک قلیل تعداد کے سوا سب کے سب ایمان سے محروم رہیں گے۔ اے وہ لوگو! جنہیں کتاب دی گئی تھی جو کتاب ہم نے (اب) نازل کی ہے (اور جو) ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس موجود ہیں اس پر اس وقت سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم لوگوں کے چہرے مسح کر کے پیٹھ پیچھے پھیر دیں یا ان کو اسی طرح ملعون ٹھہرا دیں جیسا کہ

المجادد - الواجد القیوم - البیت النبید - النعنی - الوجل - المنین - الوکیل - البامت - السجید

اخذ
رسول
اللام
شہید
عادل
فانتم
جول
مدعو
لیل
قریب
مذکور
مبشر
مکرم
مذموم
صنیر
سراج
سید
فان الیل
کینہ
کسیر
تینم
نجا وکنت
تایین
ظاہر
انجیل
اقل
رسول
الرحمة
منیع
صین
حسن
معلم
قوی
رسول الرضا

اصحاب سبت کو ملعون ٹھہرایا تھا اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا۔ بیشک اللہ یہ (جرم) نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ۔ جس کو چاہے بخش دے گا اور جس نے (کسی) کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے یقیناً "بہت بڑا گناہ کیا (اور) اللہ پر بہتان باندھا۔ کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جو اپنی پاکبازی کی آپ تعریف کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے پاک کر دے اور کئی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ دیکھئے تو یہ لوگ اللہ پر کس طرح جھوٹا بہتان باندھ رہے ہیں اور صریح گناہ کے لئے تو یہی کافی ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ فرماتا ہے کہ تم ان معاشرتی و اقتصادی اور تمدنی اصولوں پر کاربند نہیں ہو سکتے جب تک اخلاقی اور روحانی قوتوں کو مضبوط نہ کر لو تم کمزور ہو۔ عمدہ اخلاق اور روحانی ذکر و اذکار تمہاری تمام کمزوریوں کو دور کر دیں گے اس مطلب کے لئے بہترین چیز "نماز" ہے۔ مگر کون سی "نماز؟" وہ نماز نہیں جس کی ادائیگی کے وقت تم مدہوشانہ کھڑے ہو نہ سمجھتے ہو کہ ہم کہاں کھڑے ہیں کیا کرتے ہیں کیا اقرار ہمارے منہ سے نکل رہا ہے کیا دعائیں ہم مانگ رہے ہیں کن باتوں پر کاربند رہنے کا وعدہ کر رہے ہیں۔ نہیں یہ نماز نہیں بلکہ وہ نماز جس میں تمہارے ہوش و حواس قائم ہوں جس میں تم یہ محسوس کرو کہ ہم خدا کو دیکھ رہے ہیں اور اگر یہ مقام حاصل نہ کر سکو تو پھر یہ خیال کرو کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ہماری باتوں کو سن رہا ہے ہم اس سے مانگ رہے ہیں۔ وہ ہمیں دینے کا وعدہ کر رہا ہے ہم گناہوں پر اظہار ندامت و تاسف کر رہے ہیں۔ وہ ہمیں معاف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ دیکھو دوبارہ یہ گناہ سرزد نہ ہو۔

ہاں ہاں نماز وہی نماز ہے جو برائی کرنے سے تمہیں روک دے نیکی کی طرف تمہیں راغب کرے۔ اگر تم نماز بھی پڑھتے ہو اور جھوٹ بھی بولتے ہو دعا فریب بھی کرتے ہو کبائر کے مرتکب بھی ہوتے ہو تو وہ نمازیں ہوش و حواس کی حالت میں نہیں پڑھی گئیں۔ بلکہ نشہ و سکر کی حالت میں ادا ہوئیں۔

نماز کی پابندی یہاں تک اختیار کر لو کہ اگر بیمار ہو اور پانی کا استعمال تمہارے لئے مضر ہے اور وضوء نہیں کر سکتے یا سفر کی حالت میں ہو اور وضوء کے لئے پانی دستیاب نہیں ہوتا تو نماز نہ چھوڑو مٹی ہی سے تیمم کر کے ادا کر لو پس اس طرح تمہارے اندر اس قدر

شکور
حسب
صنی
حسب
امین
صادق
بی التورہ
توفی
مقیم
محبت
فان الیل
کینہ
کسیر
تینم
نجا وکنت
تایین
ظاہر
انجیل
اقل
رسول
الرحمة
منیع
صین
حسن
معلم
قوی
رسول الرضا

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيدٌ
عَادِلٌ
خَاتَمٌ
جَوَادٌ
مَدْعُوٌّ
خَلِيلٌ
قَرِيبٌ
مُطَهَّرٌ
مَذْكُورٌ
مُبَشِّرٌ
مَكْتَبٌ
مَحْرَمٌ
مَنْبُورٌ
سِرَاجٌ
مُنْبَدٌ
خَاتَمُ الزَّيْلِ
مَكْبُورٌ
مُحَرَّمٌ
يَنْبَغُ
نَجَابَةٌ
نَجَابَةٌ
نَجَابَةٌ
نَجَابَةٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْبَعٌ
مَبِينٌ
مَنْبُورٌ
مَعْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

الشان سلطنت بھی عطا کی۔ پھر بعض تو ان میں ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے اور بعض نے روگردانی کی اور ان کے لئے دیکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے۔ یقیناً جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم عنقریب انہیں دوزخ کی آگ میں جھونکیں گے جب ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ان کو دوسری (نئی) کھالوں سے بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں۔ بیشک اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے اور لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ہم عنقریب انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ جہاں ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں ان کے لئے پاک صاف بیویاں ہوں گی اور بڑے گھنے سایہ میں ان کو جگہ دیں گے۔ (یاد رکھو) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ چکانے لگو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو (دیکھو وہ) بہت اچھی بات ہے جس کی خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ سننے والا اور (سب کچھ) دیکھنے والا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں صاحب حکومت ہیں۔ پھر اگر کسی بات میں اختلاف کرنے لگو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اور اسی میں آخر کار خوبی ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ خدا کی فرمانبرداری اور نیک کام کرنے کے لئے روحانی اخلاقی طاقتوں سے کس طرح اپنے آپ کو مسلح کرنا ضروری ہے نیز بتایا گیا تھا کہ جو ایسے لوگ ان قوتوں کو حاصل نہیں کرتے وہ کس طرح ناکام رہتے ہیں۔ مثلاً "یہود کے طرفداروں کی عمل کی طرف اشارہ تھا جو اپنی ہوس کاری اور غفلت کی وجہ سے روحانی و اخلاقی طاقتوں کو دینی بالکل تباہ کر چکے تھے۔ اس رکوع میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہود نے مسلمانوں کی ضد میں آکر حق و صداقت کا بالکل گلا گھونٹ دیا ہے۔ آج سے پہلے وہ جن بت پرستوں اور مشرکوں کو نگاہ حقارت سے دیکھتے اور انہیں کافر سمجھتے تھے۔ آج مسلمانوں کے مقابلہ پر ممدون انہیں ترجیح دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ خواہ مشرکین کتنے ہی برے کیوں نہ ہوں مسلمانوں سے اچھے ہیں۔

بات یہ ہے کہ گروہ بندی اور فرقہ وارانہ تعصبات نے جن لوگوں کو تنگ خیال بنا دیا

شکوہ
حسب
صفتی اللہ
میں
صادق
بی
خوفی
مستقیم
محبوب
فان
کلیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
م
مجتبی
طس
مرطی
مضیع
مذنب
مبتین
طیب
ناصر
منصور
مضاج
امر

دیا ہو ان سے بھلائی کی توقع ہی عبث ہے۔ کیونکہ وہ اس قدر تنگ دل اور خود غرض ہو جاتے ہیں کہ اگر انہیں تمام دنیا کی بادشاہت بھی دے دی جائے تو وہ سب کچھ خود سمیٹنا چاہتے ہیں۔ کسی دوسرے کو رتی برابر چیز دے دینے کے روادار نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ بھلا دوسروں کی قیادت و سیادت کو کب تسلیم کرنے لگے۔ اللہ فرماتا ہے ان لوگوں کا علاج یہی ہے کہ جنم کی آگ میں پڑے رہیں اور عذاب کی سختیاں جاری رہیں نہ موت آئے اور نہ مخلصی ہو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ لازمی امر ہے کہ تم ہمیشہ حق و صداقت کا ساتھ دو۔ لوگوں کی امانتیں خواہ وہ مالی امانتیں ہوں خواہ اخلاقی کمال و پائندگی ان کے حقداروں تک پہنچاؤ اور جو بات بھی کہو۔ عدل و انصاف کو پیش نظر رکھ کر کہو۔ تمہیں گروہ بندی کے تعصبات اندھانہ کر دیں اور نہ خدا کی نافرمانی کی جرات تمہارے اندر پیدا ہو۔ جب کہیں تمہیں فیصلے کی ضرورت ہو تو وہ فیصلہ خدا کی کتاب اور رسول کے ارشادات سے تلاش کرو۔ اگر تم اپنے باہمی فیصلوں اور زندگی کے پروگراموں کی بناء تعلیم خداوندی اور ارشادات نبوی پر رکھو تو سمجھ لیا جائے گا کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور روز آخرت سے بھی خائف ہو۔ ورنہ تمہارے سب دعوے باطل متصور ہوں گے۔

ترجمہ آیات ۶۰ - ۷۰ :- کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل ہوا اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل ہوا (لیکن) چاہتے ہیں کہ باطل کو اپنا حکم بنائیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان سے انکار کر دیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں بڑی دور کی گمراہی میں ڈال دے اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور رسول کی طرف تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے روگردانی کرتے ہیں پھر کیسی حالت ہوتی ہے جب ان پر کوئی مصیبت اپنے ہی ہاتھوں آ پڑتی ہے۔ تو یہ آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (ہم نے جو کچھ کیا اس سے) ہمارا مقصود صرف بھلائی اور باہمی میل ملاپ ہی تھا یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اس لئے آپ ان سے اعراض فرمائیں اور ان کو نصیحت کرتے رہیں اور ایسی بات انہیں جو دل میں اتر جائے۔ اور ہم صرف اسی واسطے رسول بھیجتے ہیں کہ ہمارے حکم

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْمُنِيرُ - الْوَكِيلُ - الْبَائِسُ - الْوَجِيدُ

احمد
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
فائم
جولہ
مذموم
غلیل
قریب
مطرب
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سبید
فام الزیل
کبریم
نایم
نبی الرحمۃ
بابین
ظاہر
انجیل
اول
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
حق
معلوم
قوی
رسول

شکور
حسینا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انور
نصیر
مفتی
مجتب
فام الزیل
مطرب
کبریم اللہ
غیاث اللہ
کامل
خافض
زوت
رحیم
ظاہر
مجتبی
طس
مرتضی
مطیع
بین
اولی
مزمیل
دلی
مدبر
مبین
ممدق
طیب
ناصر
مشمود
مصابح
ایر

کے مطابق ان کی اطاعت کی جائے اور اگر اس وقت جب ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور اللہ سے گناہوں کی معافی چاہتے اور رسول (یعنی آپ) بھی ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے تو اللہ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت والا پاتے پھر قسم ہے تمہارے رب کی یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں گرائی نہ محسوس کریں اور پوری طرح مان لیں اور اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ (دیکھو) اپنے آپ کو قتل کر دیا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے بہت ہی کم لوگ اس کی تعمیل کرتے اور اگر یہ لوگ جس بات کی ان کو نصیحت کی جاتی ہے اس پر عمل کرتے تو ان کے لئے بہتر تھا اور ثابت قدمی کے لئے بہت زیادہ موزوں اور اس صورت میں ہم انہیں یقیناً اپنی طرف سے بہت بڑا اجر بھی دیتے اور ضرور سیدھی راہ پر لگا دیتے اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر خدا نے انعام کیا ہے۔ یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور تمام نیک لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے رفیق ہیں۔ یہ بخشش و کرم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے۔

شرح:۔ سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ خدائی احکام کی آج کل مطلق پر دا نہیں کرتے۔ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنے تمام دنیاوی و دینی امور میں خدا کو اپنا حاکم بنایا کرو اور اس کے احکام کے مطابق باہمی فیصلے کیا کرو۔ مگر وہ سرکشانہ قوتوں، نفسانی جذبوں اور شیطانی وسوسوں کی پیروی کرتے ہیں اور انہیں کے مطابق تمام فیصلے کرتے ہیں اور جب کوئی بندہ خدا انہیں احکام الہی کی دعوت دیتا ہے تو اچھ پیچ سے کام لینے لگتے ہیں اور لیت و لعل کرتے ہیں۔ کیونکہ احکام الہی کی پیروی ان پر شاق گذرتی ہے اور ان کا ضمیر پہلے ہی سے انہیں لعن طعن کر رہا ہوتا ہے۔ درحقیقت ہر شخص قدرتی طور پر اس راز سے واقف ہے کہ اسے صرف خدائی فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کرنا چاہئے اور بس۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ نسل آدم کو معلوم ہونا چاہئے کہ رسولوں کے بھیجے سے ہماری غرض و غایت صرف یہی ہوتی ہے کہ ان کی پیروی کر کے دینی و دنیاوی کامرانیاں اور حقیقی خوشیاں حاصل کریں۔ اور اگر ان سے کوئی لغزش یا غلطی ہو جائے تو وہ اسوۂ رسول کو دیکھ کر اپنی اصلاح کر لیا کریں۔ اسی واسطے اے

الْقَبُولُ
 الرَّبُّ
 الْوَارِثُ
 الْبَاقِي
 الْبَدِيعُ
 الْبَادِي
 السُّورُ
 النَّافِعُ
 الْغَنِيُّ
 الْغَنِيُّ
 الْجَامِعُ
 الْمُقْسِطُ
 مَالِكُ
 الْمَلِكُ
 الرَّؤُوفُ
 الْغَفُورُ
 الْمُتَّقِمُ
 التَّرَاتُ
 الْبَسْرُ
 الْمُتَعَالِي
 الْوَالِي
 الْبَاطِنُ
 الْقَاهِرُ
 الْأَخْبِرُ
 الْأَوَّلُ
 الْبَاقِي
 الْمُقِيمُ
 الْمُتَدَبِّرُ
 الْقَادِرُ
 الصَّادِقُ
 الْوَالِدُ
 الْخَلْقُ
 الْحَيُّ
 الْغَنِيُّ
 الْبَدِي

شرح:- گزشتہ رکوع میں یہ بیان ہوا تھا کہ جب دیکھو کہ مظلوموں اور زیر دستوں کو ستایا جا رہا ہے اور ملک میں حق و عدل کی بجائے ظلم و ستم کا دور دورہ ہے تو جس طرح بن پڑے سرکشوں کا مقابلہ کرو اور دنیا سے ظلم کی رسم مٹانے کی کوشش کرو یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی ذہنیت مجب مٹھکے خیز واقع ہوئی ہے۔ مثلاً "جب ظلم و ستم کی بنا پر ان سے جنگ لڑنے کے لئے کہا جائے تو وہ فوراً" تیار نظر آتے ہیں۔ مگر اللہ کی راہ میں ان پر جہاد فرض کر دیا جائے تو اس سے جی چرانے لگتے ہیں اور انسانوں سے ایسا ڈرتے ہیں جیسے خدا سے ڈرنا چاہئے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آرزو کرتے ہیں کہ اے کاش! یہ وقت بھی کسی طرح ٹل جاتا۔ فرماتا ہے یہ لوگ حقیقت سے نا آشنا ہیں نہیں جانتے کہ دنیا کا ساز و سامان تھوڑے دن رہنے والا ہے اور آخرت کی بھلائی صرف انہی لوگوں کے حصہ میں آنے والی ہے جو خوف الہی دل میں رکھ کر ایام زندگی گزار جائیں خوف الہی یہی ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ خواہ ایسا کرنے سے جان عزیز ہی کو قربان کرنا پڑے کیونکہ جو کوئی پیدا ہوا ہے اسے ایک نہ ایک دن ضرور مرنا ہے خواہ وہ موت کے خلاف کتنا ہی پختہ بندوبست کر لے مگر کوئی چارہ کار گرنے والا نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس چند روزہ اور ناپائیدار زندگی کو اس کی ناراضگی میں بسر کیا جائے فرماتا ہے بعض لوگ خود مسلمانوں کے اندر ایسے ہوں گے جو بھلائی کی صورت میں تو کہیں گے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہمیں حاصل ہوئی ہے مگر جب کبھی برائی پیش آئے گی تو اسے اسلام، پیغمبر اسلام اور امیران قوم کے سر تھوپیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بڑے بے سمجھ واقع ہوئے ہیں۔ بات کو سمجھنے کی مطلق اہلیت نہیں رکھتے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جو بھلائی پیش آتی ہے وہ تو واقعی خدا کی جانب سے ہوتی ہے اور جو برائی پیش آتی ہے اس کے موجب وہ خود ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہر بات کے لئے احکام و قوانین مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جو کچھ بھی پیش آتا ہے ان حالات کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے جن کو تم خود پیدا کرتے ہو فرماتا ہے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری عین خدا کی اطاعت و فرمانبرداری ہے اور اس فرمانبرداری سے کوئی برائی پیش نہیں آسکتی اور جو نافرمان ہو جائے اس کی اپنی بد قسمتی ہے۔ آپ اس بات کے ذمہ دار نہیں کہ ساری دنیا اسلام کی نعمتیں کو قبول کر لے۔ آپ قوم کی بد بختی کے کسی طرح بھی موجب و سبب نہیں آپ پر تو ہمیں یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ انہیں انجام و مال

الْوَعَابُ
 الرَّزَاقُ
 الْفَتَّاحُ
 الْعَلِيمُ
 الْعَالِمُ
 الْبَاسِطُ
 الْحَافِظُ
 الرَّافِعُ
 الْمَعْدِي
 الْمَذَلُ
 الشَّيْخُ
 الْبَصِيرُ
 الْحَكِيمُ
 الْعَدْلُ
 الْبَلِيفُ
 الْخَبِيرُ
 الْغَالِبُ
 الْقَطِيعُ
 الْقَفُورُ
 الشُّكُورُ
 الْعَلِيُّ
 الْكَبِيرُ
 الْخَبِيرُ
 الْقَبِيضُ
 الْقَبِيضُ
 الْحَبِيبُ
 الْبَلِيغُ
 الْخَبِيرُ
 الرَّزِيقُ
 الْبَصِيرُ
 الْوَسِيعُ
 الْحَكِيمُ
 الْوَدُودُ
 الْقَمُورِيُّ
 الْحَقُّ
 الشَّادِقُ

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مذکور
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
کبریہ
کبریہ
نبی
بابین
ظاہر
آخبر
اقل
رسول
الرحمة
طبع
مبین
حق
معلوم
قوی
رسول الزمان

سے آگاہ کر دیں اور بتادیں کہ فلاح ہو بہود و اطاعت پر موقوف ہے ورنہ نافرمانی کی صورت میں تباہی لازمی ہے۔

فرماتا ہے اس منافقانہ اطاعت سے بھی کوئی فائدہ نہیں جو محض دکھاوے اور دھوکے کے لئے ہو بعض لوگ اطاعت کا قلاوہ تو گلے میں ڈال لیتے ہیں مگر تھائی میں اطاعت سے سرکشی کی تجاوز سوچتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ رسول ایسے لوگوں کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا نہ ان کے مصائب پر اسلام کو ترس آ سکتا ہے۔ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کھٹاڑا چلاتے ہیں۔ اس کا علاج ہی کیا ہو سکتا ہے۔ آگے چل کر نفاق کے روگ کا علاج بتلاتا ہے فرماتا ہے ہر انسان کو چاہئے کہ خود قرآن کے مطالب میں غور و فکر کرے دوسروں کا علم اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ قرآن سب لوگوں کی مشترکہ جائیداد ہے۔ علماء اور آئمہ ہی مجبور نہیں کہ قرآن میں تدبر و فکر کیا کریں۔ بلکہ ہر شخص کو چاہئے کہ براہ راست اس نسخہ کیمیا کی طرف دست شوق بردھائے۔

فرماتا ہے کہ اکثر لوگ ایسے واقع ہوئے ہیں کہ جب کبھی وہ کوئی بات سن پاتے ہیں خواہ وہ امن کی ہو یا خوف کی اسے لے اڑتے ہیں اور مطلق تحقیقات نہیں کرتے حالانکہ چاہئے تو یہ کہ جب کوئی بات سنیں تو یا خود اس پر غور کریں اور یا ان لوگوں کے پاس لے جائیں جو معاملہ فہم ہوں۔ تاکہ اصل حقیقت واضح ہو جائے۔ فرماتا ہے کہ بغیر سوچے سمجھے اور بلا تحقیق اڑی اڑائی بات پر یقین کرنا شیطان کی اتباع کرنا ہے اور جن لوگوں پر اللہ کا فضل ہوتا ہے وہ شیطانی اتباع سے محفوظ ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام آپ اللہ کے راستے میں منکرین خدا سے جنگ کریں اور اس بات کو یاد رکھیں کہ آپ صرف اپنی ذات کے ذمہ دار ہیں اوروں کی ذمہ داری آپ پر عائد نہیں ہوتی۔ پس اے مسلمانو! تم اپنی جماعت کے ڈرپوک اور نفاق پسند اشخاص کی پروانہ کرو اور اپنا کام کئے جاؤ جو نیکی کے کام میں دوسروں کی مدد کرے گا۔ اسے نیکی میں سے حصہ ملے گا اور جو برائی کے کام میں اوروں کو مدد دے گا اسے برائی میں سے حصہ ملے گا۔

اس سلسلہ بیان کو ختم کرتے ہوئے اللہ عز و جل ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے سے خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آیا کرو جب تمہیں کوئی سلام کہے تو

شکور
حسب
صنی اللہ
حسب اللہ
ایمن
صادق
نبی التوبہ
خفی
مستعد
محبت
خاتم الانبیا
نبی
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
عبد
مجتبی
طس
مرفض
مستعد
لیسین
اڑی
مزمیل
دلی
مذیر
متین
ممدق
طیب
ناصر
منصور
مضاح
امر

آخدا
رسول
الملاحم
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذمو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مختر
مختر
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
حکیم
کریم
یتیم
نبی الرحمة
بائین
ظاہر
آجند
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
مقام
قوی
رسول الرضا

قابل قبول ہے ورنہ انہیں مناق سمجھو اور ان سے محترز رہو۔ اگر تم نے ان کے دام فریب میں آکر ان کا ساتھ دے دیا تو وہ یقیناً تمہیں راہ راست سے دور پھینک دیں گے کیونکہ ان کی یہی خواہش ہے کہ تمہیں اپنی مانند بنالیں۔ اگر جنگ کی نوبت آئے تو تمہیں چاہئے کہ ان لوگوں کا رتی برابر لحاظ نہ کرو نہ ان سے دوستی رکھو نہ ان کی مدد کرو بلکہ جہاں کہیں تم کو مل جائیں تہ تیغ کر کے رکھ دو۔

فرماتا ہے ان میں سے دو قسم کے لوگ مشتقی ہوں گے۔ ایک تو وہ جو اپنی قوم کو چھوڑ کر کسی ایسی قوم کے پاس جا کر پناہ گزین ہو جائیں جس کا تم سے معاہدہ ہے یا وہ جو غیر جانبدار رہیں نہ تم سے برسر پیکار ہونا چاہیں نہ اپنی قوم سے۔ پس ایسے لوگوں سے جنگ نہ کرو کیونکہ تمہارا اصل مقصود امن و امان پیدا کرنا ہے جنگ کرنا نہیں۔ ہاں اگر غیر جانبدار لوگ فتنہ و فساد کے وقت غلط راستہ اختیار کر لیں اور تم سے جنگ کرنے والوں کو مدد دیں یا علانیہ جنگ کے لئے نکل آئیں تو پھر ان کو بھی نہ چھوڑو۔

ترجمہ آیات ۹۲ - ۹۶ :- اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ (کسی دوسرے) مسلمان کو قتل کر ڈالے مگر یہ کہ غلطی ہو جائے اور جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر ڈالے (اس کی سزا یہ ہے کہ) وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور اس کے وارثوں کو اس کا خون بہا دے مگر یہ کہ وہ (خود بخود) خون بہا معاف کر دیں۔ پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ خود مومن ہو تو (اس صورت میں قاتل کو چاہئے کہ) ایک غلام آزاد کرے اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو کہ ان کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہے تو (چاہئے کہ) مقتول کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے اور ایک غلام آزاد کیا جائے پھر جو غلام نہ رکھتا ہو وہ دو مہینوں کے لگانا روزے رکھے اور توبہ کرے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور جو مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوا اور اس کی لعنت پڑی اور اس کے لئے اللہ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے اے مومنو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو خوب جانچ لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں کیا تمہارا مقصد دنیا کی زندگی کا ساز و سامان طلب کرنا ہے۔ پس اللہ کے پاس بہت سی نعمتیں ہیں۔ پہلے تم بھی تو ایسے ہی تھے پھر تم پر اللہ نے احسان کیا پس تم

شکور
حلیب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
فوضی
مستقیم
محبت
قام الا
تجلی اللہ
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
س
مطیع
بین
اذی
مزمیل
دینی
مدیر
متین
ممدون
طیب
ناصر
منصور
بصاح
امیر

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جونا
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
حکیم
کریم
یتیم
بہ لطف
تائین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطہر
مبین
حق
معلم
قوی
رسول الرحمة

دنیا کی عزتیں اور آخرت کے بلند مرتبے اور اس کی ان گنت رحمتیں بھی ان ہی لوگوں پر شکر ہوں گی جو خدا کا دین پھیلانے اور اس کا نام کا بول بالا کرنے میں تمام جدوجہد کو خرچ کر ڈالیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ معظمہ میں نبوت کا اعلان کیا تو اسلام قبول نہ کرنے والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے جانے کا قصد کیا اور موقعہ پا کر چلے گئے اور حکم دے دیا کہ مکہ میں جو مسلمان ہیں اور انہیں اعتقاد و عمل کی آزادی نہیں وہ بھی ہجرت کر کے مدینہ آجائیں یا کسی ایسی جگہ اقامت گزین ہوں جہاں وہ آزادانہ اپنے اعتقادات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں چنانچہ بعض لوگوں نے ہجرت کی مگر بعض ایسے بھی تھے جو مظلومانہ اور ذلت کی زندگی پر قناعت کر کے بیٹھے رہے۔ اور دشمن کے ظلم و ستم کو برداشت کرتے رہے مگر گھروں کو نہ چھوڑا۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں دین کی تمام باتوں پر عمل کرنے کی آزادی نہ رکھتے تھے اور یقیناً "کئی ایک فرائض سے قاصر رہ جاتے ہوں گے۔"

ترجمہ آیات ۹۷-۱۰۰:- وہ لوگ جو ہجرت نہ کر کے اپنی جانوں پر آپ ظلم کر رہے ہیں فرشتے ان کی روح قبض کرتے وقت ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟

وہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں بے بس اور کمزور تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین وسیع و فراخ نہ تھی؟ کہ تم اس میں ہجرت کر کے چلے جاتے یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہو گا۔ اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ مگر وہ ضعیف مرد عورتیں اور بچے مستثنیٰ ہیں جو کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ دوسری جگہوں کے راستوں سے واقف ہیں۔ امید ہے کہ ان لوگوں کو اللہ بخش دے اور اللہ درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں وطن عزیز کو چھوڑ دے وہ بہت سی نعمتیں اور فراخی حاصل کرے گا اور جو اپنے گھر کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف نکلے پھر اسے موت آگھرے تو اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمہ کھرا ہو گیا اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں ان لوگوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ جب ان کی روحیں قبض کی جائیں گی تو فرشتے ان سے دریافت کریں گے کہ سناؤ تم اسلام قبول کرنے کے بعد

شکر
حسین
صنی
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
مفتی
مستب
محبیب
خاتم الابرار
مخیر
مکرم اللہ
عبد اللہ
کامیل
حافظ
زوت
رحیم
مہ
مجتبی
طس
مرتضی
سید
لینین
اولی
مزمیل
دلی
مدینہ
مبتین
ممدن
طیب
ناصر
منصور
بصباح
ایم

آخرا
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خانم
جولہ
مدعو
خلیل
قدیب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
حکیم
کریم
یتیم
نبی لہتم
ناہین
ظاہر
آخرا
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
سین
حق
معلم
قوی
رسول الزما

اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی اسی طرح دکھ پہنچتا ہے جس طرح تمہیں پہنچتا ہے اور (سب سے بڑی بات یہ ہے کہ) تمہیں اللہ سے ایسی امیدیں ہیں جو ان کو نہیں اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے۔

شرح:۔ اس سے پہلے یہ بتایا جا چکا ہے کہ اگر تم چاہو کہ تمہارے امور دینی اور دنیاوی بلا روک ٹوک پورے ہو جائیں تو چاہئے کہ اخلاقی قوت حاصل کرو جو نماز سے بدرجہ اولیٰ حاصل ہو سکتی ہے اس رکوع میں نماز کی تاکید ہے فرماتا ہے اور تو اور اگر تم دشمن سے جنگ کر رہے ہو اور نماز کا وقت آگیا ہے تو موقعہ پا کر نماز ضرور ادا کر لو اگرچہ وہ قصر ہی کی صورت میں کیوں نہ ہو۔ قصر یہ ہے کہ جس نماز کے چار فرض ہوں اس کے صرف دو فرض پڑھ لو اور جس کے دو ہی ہوں دو نوں ادا کرو اگر اس قدر بھی فرصت نہ ہو اور دشمن کے غلبے کا ڈر ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک صف امام کے پیچھے نماز کی نیت سے کھڑی ہو جائے مگر بالکل ہوشیار اور ہتھیار لگائے ہوئے رہے۔ دوسری صف ان کی محافظت کے واسطے پورے سامان جنگ سے مسلح ان کا پرہ دے۔ ایک رکعت ادا ہو جائے تو پہلی صف ہٹ آئے اور دوسری صف امام کے پیچھے کھڑی ہو کر ایک رکعت نماز ادا کرے اور اسی طرح دوسری جماعت دوسری رکعت پڑھ لے مسلمان اس حکم سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نماز کس قدر ضروری چیز ہے اور اس کا حکم کس قدر تاکید ہے کہ جب دشمن کی طرف سے جان کھونے کا خطرہ ہو تو بھی اس سے چھٹی نہیں مل سکتی۔

فرماتا ہے میدان جنگ میں جب اس طرح نماز ادا کرنے لگو تو پوری طرح مسلح اور باخبر رہو کیونکہ دشمن موقعہ پاتے ہی تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں گے لہذا نماز تو پڑھو مگر دشمن سے بے پروا ہو کر نہیں اور جب نماز ادا ہو جائے تو اس کے بعد کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں خدا کا ذکر کرتے رہو اور اس بات کو بھی کبھی فراموش نہ ہونے دو کہ نماز مسلمانوں پر بقید وقت فرض ہے اور یہ فرض کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔

فرماتا ہے یہ بھی یاد رکھو کہ اگر میدان جنگ میں تمہیں کچھ نقصان پہنچتا ہے تمہارے افراد ضائع ہوتے ہیں تمہارا مال و دولت خرچ ہوتا ہے تو اسی طرح تمہارے مخالف تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اور تمہاری تسکین کو سب سے بڑی بات یہ ہے کہ علاوہ دنیاوی جاہ و جلال کے تمہیں آخرت کی شاد کامیاں حاصل ہونے والی ہیں جو کافروں

شکور
حسین
صنی اللہ
حسین اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
توضی
مفتی
مجتب
عالم الالہ
تجلی
بکرم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
مستغنی
سین
اوی
مزیل
ولی
مدین
متین
مصدق
طنیب
ناصر
منصور
بصاح
امیر

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذکور
خلیل
تربیت
مطہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
سید
فالمزین
یکیم
کریم
نیم
نبی
ناہن
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
لطیف
مین
حق
معلم
قوی
رسول

چونکہ مسلمانوں کی جماعت سے نکل کر آیا تھا تو ہوا بہت رازدان تھا۔ اس نے چاہا کہ مشرکین سے مل کر مسلمانوں کو دک دے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی (آپ پر خدا) کا فضل اور اس کی رحمت ہے یہ لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے پس آپ کو مطلق فکر نہیں کرنا چاہئے۔ یہاں ہماری قوم کے لئے ایک سبق ہے اور وہ یہ کہ اگر تم حق و صداقت اور عدل و انصاف کی بات کرو گے تو کوئی شخص تمہارا کوئی نقصان نہیں کر سکتا یہ نہ سمجھو کہ اگر ہم نے احکام خداوندی کے مطابق عدل و انصاف پر مبنی فیصلہ دیا تو لوگ ہمارے دشمن ہو جائیں گے اور ہم پر عرصہ حیات تنگ کر دیں گے نہیں ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ تم ہماری حفاظت میں ہو گے اور بالکل محفوظ رہو گے۔ خدا کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں وہ علم دیا ہے جو تمہیں نزول قرآن سے پہلے نہ تھا اور اس کے شکر کا طریقہ یہ ہے کہ خود قرآن کے احکام پر عمل کرو اور دوسروں سے عمل کراؤ۔

فرماتا ہے کہ نیکی کے کام اگر اس نیت اور اس خیال سے کئے جائیں کہ ان کے کرنے کا حکم بارگاہ الہی سے صادر ہوا ہے۔ ان کاموں کے کرنے سے خدا خوش ہو جائے گا تو پھر یہ کام نیکی کے کام ہیں اور ان کا اجر و ثواب بھی ملے گا۔ مگر یہی کام جو کسی ذاتی غرض سیاسی چال یا نام و نمود کی خاطر کئے جائیں تو پھر وہ نیکی کے کام نہیں رہتے اور ان پر کوئی شخص کسی اجر کا حقدار نہ ہوگا۔

آخر میں یہ فرما کر اس رکوع کا مضمون ختم کیا کہ جس شخص پر اللہ نے راہ ہدایت کھول دی ہو اگر وہ غیر مسلموں کے طور طریقے اختیار کرنے لگے تو ہم اسے ہدایت پر قائم رہنے کے لئے مجبور نہیں کیا کرتے۔ فرماتا ہے جو شخص جس طرف جانا چاہے ہم اسی طرف لے جائیں گے جو راہ جس نے پسند کی ہو ضروری ہے کہ اس کا نتیجہ اسے پیش آئے بری راہ چلنے کا نتیجہ دونوں میں جانا ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

ترجمہ آیات ۱۱۶-۱۲۶:- یقین رکھو اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا (جو کچھ) جسے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے دور بھٹک گیا۔ یہ اللہ کو چھوڑ کر صرف دیویوں کو پکارتے ہیں اور صرف شیطان کو جو سرکش ہے۔ جس پر اللہ نے لعنت کر رکھی ہے اور شیطان نے کہا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ایک مقررہ حصہ لوں گا اور انہیں

شکر
حسب
صبی
نبی
ایم
صاد
بی
ظہر
مختار
مختار
منیر
سراج
سید
فالمزین
یکیم
کریم
نیم
نبی
ناہن
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
لطیف
مین
حق
معلم
قوی
رسول

آجندہ
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جو
مدعو
لیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الازل
تکبیر
کریم
یتیم
نبی کریم
بائین
ظاہر
آخر
اصل
رسول
الترجمہ
مطہر
سین
حق
معلوم
قوی
رسول

باطل آرزوؤں اور جھوٹی امیدوں پر لگائے رکھنے کی قسم کھا چکا ہے۔ پس جو شیطان کا اتباع کرتا ہے وہ عمل اور ایمان اور اصل حقیقت کی بجائے باطل آرزوؤں بے بنیاد رسموں اور جھوٹی امیدوں پر زندگی بسر کرتا ہے فرماتا ہے ایسے لوگ سخت نقصان اٹھاتے ہیں اور ہمیشہ دھوکے میں زندگی گزارتے ہیں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ ایسی جگہ ہے کہ وہاں سے بھاگ کر یہ کسی طرف نہیں جاسکتے مگر اس کے برعکس جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد نیک عمل کئے خدا کے احکام کے آگے سترجھا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ کو اسی طرح نبھایا جیسے شریعت نے حکم دیا تھا اور حقیقی معنوں میں نبی کے تابع بنے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہوں گے آخرت کی زندگی کی کامرانیاں اور خوشیاں انہیں کو دی جائیں گی۔

مدینہ منورہ کا واقعہ ہے کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان اس پر بحث چھڑ گئی کہ کون افضل ہے۔ یہودی کہنے لگے ہمارا نبی تمہارے نبی سے پہلے ہوا ہے ہماری کتاب بھی تمہاری کتاب سے پہلے ہے اور ہم اللہ کے مقبول بندے ہیں مسلمان کہنے لگے ہم تم سے کہیں بڑھ چڑھ کر اچھے ہیں۔ ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں اور ہماری کتاب سب کتابوں سے افضل ہے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور مسلمانوں کو سنا دیا گیا کہ ایمان و عمل کی جگہ باطل آرزوؤں میں گمن ہو جانا انتہائی درجے کی گمراہی ہے۔ یہود و نصاریٰ اس گمراہی میں پڑ کر تباہ ہو گئے ہیں۔ یہود کہتے ہیں ہم خدا کے چیتے بندے ہیں۔ ہم پر دوزخ کی آگ حرام ہے وہ اس غرور میں پڑ کر نیکی کا کوئی کام نہیں کرتے اور اس قدر سنگدل ہو گئے ہیں کہ الامان۔ پھر عیسائی ہیں کہ وہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے لئے کفارہ ہو گئے ہیں۔ اب ہم کتنے ہی گناہ کریں کوئی حرج کی بات نہیں بخشنے تو ضرور جائیں گے۔ اس مقام پر مسلمانوں کو غیر مبہم الفاظ میں متنبہ کر دیا گیا ہے کہ دیکھو لفظی جمع خرچ کا کوئی فائدہ نہیں اور آرزوؤں کو سرمایہ دین بنانے سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو کوئی موہوم امیدوں پر رہتا ہے اور عمل کی طرف نہیں آتا اس کو اس کے اعمال کی سزا دی جائے گی اور کوئی ہستی اس کی مدد نہ کر سکے گی جو کوئی نیک عمل کرے گا بشرطیکہ اس کے سینے کے اندر ایمان ہو تو وہ یقیناً "جنت میں داخل ہوگا۔ خواہ کوئی ہو اور کسی سیدھا دین ہے جو ابتدائے دنیا سے چلا آ رہا ہے اور اسی دین کی تعلیم حضرت ابراہیم

شکور
سینا
صنی اللہ
سینا
امین
صادق
نبی التوبہ
توفی
مقیم
مجتب
خاتم الانبیاء
مکرم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طس
مرفیض
س
مطہر
سین
ادنی
مزیل
دینی
مدتیر
سین
مصدق
طیب
ناصر
مشمور
مضاح
ابر

الْوَمَانُ
الرِّزْقُ
الْفَتْحُ
الْعَلِيمُ
الْقَابِضُ
الْبَاسِطُ
الْحَافِظُ

الْمُتَّقِينَ

الرَّافِعُ

الْمَحْسَبُ

الْمَذَلُ

الْبَرِيءُ

الْمُبِينُ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

خلیل اللہ دیتے رہے ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل شے ایمان و عمل ہے اپنے طریقے یا اپنے مذہب کی بڑائی سے کچھ نہیں ہوتا اگر ایک مسلمان ایمان و عمل کی برکات سے خالی ہے تو اس کو بھی وہی سزا دی جائے گی جو ایک بدکار یہودی، گنہ گار عیسائی یا دیگر مشرکوں کو دی جائے گی۔

ترجمہ آیات ۱۲-۱۳۴: - اور (اے پیغمبر اسلام!) لوگ آپ سے عورتوں کے (نکاح) کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں ان عورتوں کے (بارے) میں اجازت دیتا ہے اور جو احکام تمہیں سنائے جا رہے ہیں وہ کتاب میں موجود ہیں ایسی عورتوں کے متعلق جنہیں تم ان کا حق جو ان کے لئے مقرر ہو چکا ہے نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ تم انہیں نکاح میں لے آؤ اور بے بس بچوں کے بارہ میں بھی احکام موجود ہیں نیز یہ کہ تم یتیموں کے ساتھ حق و انصاف سے پیش آؤ اور نیکی کا جو کام بھی کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہے اور اگر کسی عورت کو اپنے خاندان کی سرکشی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ (کسی بات پر) آپس میں صلح کر لیں اور صلح اچھی چیز ہے اور بھل و حرص تو ہر ایک نفس میں موجود ہے اگر ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تو (یاد رکھو کہ) یقیناً "اللہ بھی تمہارے ان کاموں سے واقف ہے۔ اور یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ (ایک سے زائد) عورتوں میں برابری قائم رکھو۔ اگرچہ تمہاری انتہائی خواہش ہی کیوں نہ ہو پس ایک ہی طرف نہ جھک پڑو کہ دوسری کو معلقہ کی طرح چھوڑ بیٹھو۔ اگر تم باہمی سمجھوتہ کر لو اور خدا سے ڈرتے رہو تو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور اگر وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے فضل سے دونوں کو بے نیاز کر دے گا اور اللہ بڑی کشائش اور بڑی حکمت والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور ہم نے جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی تھی ان کو اور تم کو حکم دے رکھا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اگر راہ کفر اختیار کرو گے تو (یاد رکھو) آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ سب سے بے نیاز اور بڑی ہی تعریف کے قابل ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور (انسان کے لئے) اللہ ہی کا کار ساز ہونا کافی ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں دنیا سے اٹھالے اور دوسروں کو لایسائے اور اللہ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ جو صرف دنیا کا ثواب چاہتا

الضُّمُودُ
الرَّشِيدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

الْمُتَّقِينَ

آخرا
رسول
الملائم
شہید
شہید
عاد
خانم
جو
مذہب
علیل
تربیت
مطہر
مذکر
مبشر
مختار
مختار
منیر
بیراج
سید
خانم الزیل
کبریہ
کبریہ
نبی
ناہین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
مطہر
مبین
حقیق
معلوم
قوی
رسول الزما

یقین رکھو اور جو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اس کی کتابوں کا اس کے رسولوں کا اور یوم
آخرت کا انکار کرے۔ بیشک (راہ راست سے) بہت دور جا پڑا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے
پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بوہتے چلے گئے اللہ انہیں نہ بخشے گا
اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا (اے پیغمبر اسلام) منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان
کے لئے دردناک عذاب ہوگا (وہ منافق) جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے
ہیں کیا وہ ان کافروں سے عزت کے طلبگار ہیں سو (جان لیں کہ) عزت تو تمام تر اللہ کے
قبضہ میں ہے اور تم پر اللہ کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کے
ساتھ انکار اور ہنسی مذاق ہوتے سنو تو ان کے پاس مت بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات
میں مشغول نہ ہو جائیں ورنہ بلاشبہ تم بھی ان جیسے ہی ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو کہ اللہ منافقوں
اور کافروں کو جہنم میں (ایک جگہ) جمع کرنے والا ہے (یعنی ان لوگوں کو) جو تمہارے
متعلق منتظر رہتے ہیں اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح نصیب ہو تو کہتے ہیں کہ کیا ہم
تمہارے ساتھ شریک نہ تھے اور اگر کافروں کو کچھ حصہ ملے گا تو (ان سے) کہنے لگتے ہیں
کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو گئے تھے اور مسلمانوں سے تمہیں نہیں بچایا تھا؟ **تلاش قیامت**
کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور اللہ ہرگز ایمان والوں کے مقابلہ میں کافروں
کو فتح و نصرت کی کوئی راہ نہ کھولے گا۔

شرح:- اب کہ اس سورت کا اختتام ہونے کو ہے وعظ و نصیحت کا پہلو نمایاں کیا گیا
ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قیام حق و عدل پر زور دیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ
اے مسلمانو! تم سچائی اور حق گوئی کو اپنا وظیرہ بناؤ اور ہمیشہ سچی شہادت دو اور کوئی چیز تمہیں
اس سے منع نہ کرے حتیٰ کہ اگر دیکھو کہ حق گوئی تمہارے ہی خلاف پڑتی ہے یا تمہارے
والدین اور قریبی رشتہ داروں پر حرف آتا ہے تو بھی سچ کہنے سے دریغ نہ کرو۔ دیکھو تمہیں
سچ کہنے سے نہ دولت مند کی دولت بازرگے اور نہ فقیر و بے بس کی غریبی۔ حاصل کلام
تمہاری اغراض کو سچ کہنے میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے۔ لگی لپی رکھے بغیر سچ کہہ دو
اور اگر تم نے ہیر پھیر کر کے حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی تو یاد رہے کہ خدا تم سے بے
خبر نہیں۔ فرماتا ہے یہ صفات جمیلہ تمہارے اندر اسی وقت پیدا ہو سکتی ہیں جب تم خدا پر
ایمان لاؤ رسول کے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔ تمام کتابوں کو بلا چون و چرا مانو اور جو اللہ

شکر
حسینا
ضنی اللہ
حسینا
امین
صادق
بی اثر
نصی
معتد
مجتب
قام الازلی
نجم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
شاہ
مجتبی
طس
مرآة
مستغنی
بین
اولی
مزیل
دلجی
مدبر
میتین
مصدق
طیب
ناہر
منصور
یضاح
امر

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيدٌ
عَادِلٌ
خَائِمٌ
جَوْلَا
مَدْمُومٌ
عَلِيلٌ
قَرِيْبٌ
مَطْمَئِنٌّ
مَذْكُورٌ
مَبْتَرٌ
مَكْرَمٌ
مَحْتَمٌ
مَنْبَرٌ
بِرَاحٍ
سَبِيْدٌ
خَامُ الزَّوَالِ
حَكِيْمٌ
كَرِيْمٌ
يَنْبَغِي
بِالْوَهْمَةِ
بِاطِنٌ
ظَاهِرٌ
أَخَذَ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْبَعٌ
مَبْنِيٌّ
حَقٌّ
مَعْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

دلوں پر پرہا ہوا ہے (نہیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو چند آدمیوں کے سوا کوئی ایمان نہیں لاتا اور ان کے انکار کرنے اور مریم پر بہتان عظیم باندھنے اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے قتل کیا ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کے رسول تھے حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ انہیں سولی دی۔ مگر ان پر (حقیقت حال) مشتبہ ہو گئی اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے البتہ شک میں ہیں۔ ان کے پاس بجز ظن کی پیروی کے کوئی یقینی علم نہیں ہے۔ یقیناً انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے اور اہل کتاب میں سے سب کے سب مسیح پر اس کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائیں گے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہی دے گا پھر یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کئی پاکیزہ اشیاء کو بھی حرام ٹھہرا دیا جو (پہلے) ان کے لئے حلال تھیں اور اس واسطے بھی کہ بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور سود لینے کے سبب بھی، حالانکہ اس سے انہیں روک دیا گیا تھا اور اس لئے بھی کہ وہ لوگوں کا مال ناجائز طور سے کھا جاتے تھے اور ہم نے ان میں سے مکروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے لیکن ان میں سے بھی جو لوگ علم میں ثابت قدم ہیں وہ اور مسلمان اس (کتاب) پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی ہیں اور وہ نماز پر قائم کرنے والے، زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کو ہم عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

شرح :- گزشتہ چند رکوع میں منافقوں کی چالوں اور ان کی ناعاقبت اندیشیوں کا ذکر تھا۔ چونکہ نزول قرآن کے زمانہ میں یہ مرض یہودیوں میں تھا اس واسطے سلسلہ بیان یہاں سے یہودیوں کی طرف پھر گیا ہے۔ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو لکھی لکھائی کتاب ہمیں آسمان سے ایک دم اتری ہوئی دکھائیے۔ پھر ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اے نبی ان سے کہہ دیجئے کہ اس سے بھی بڑے بڑے معجزے تمہیں دکھائے جا چکے ہیں۔ مگر تم کبھی صدق دل سے ایمان نہیں لائے اور نہ اب لانے والے ہو۔ تمہارا شیوہ ہو چکا ہے کہ کٹ جیتیاں کرو۔ سو جس طرح ان کج بختیوں کی سزا پہلے بھگتے رہے ہو اسی طرح اب بھگتو گے۔ مثال کے طور پر کیا یہ تمہاری کٹ جیتی کم تھی جو تم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ

شَكَوْرٌ
حَسْبَبٌ
ضَعِيفٌ
بِئْسَ
اِيْمَانٌ
صَادِقٌ
بِى اْتْرَابِ
تَوْضِيْحٌ
مَقْتَدِرٌ
مُحْتَمٌ
قَامَ الْاَلْبَابُ
بِئْسَ اِيْمَانٌ
كَلِمَةُ اللّٰهِ
عِنْدَ اللّٰهِ
كَاْمِلٌ
حَافِظٌ
رَوْنٌ
رَحِيْمٌ
طَلٌّ
مَجْتَبِيٌّ
طَسٌ
مُرْتَفِعٌ
مُضْمِنٌ
لِيْسِيْنٌ
اَزْوِيٌّ
مُزْمَلٌ
وَلِيٌّ
مَدِيْنَةٌ
مَبْنِيٌّ
مَدِيْنٌ
طَبِيْبٌ
نَاوِرٌ
مَنْصُورٌ
بِضَاحٍ
اَبْرٌ

آخدا
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
حامد
جولہ
مدعو
خلیل
قربیب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختار
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
تکبیر
کریم
یتیم
نبی الرحمة
بائین
نلاجیر
آئین
اقل
رسول
الرحمة
مطہر
مین
سکن
معلوم
قوی
رسول الرحمة

پر عمل کرتے ہیں۔ نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اللہ کو مانتے ہیں اور روزِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۲۳-۱۲۱:۔ (اے پیغمبر اسلام) ہم نے آپ کی طرف اسی طرح

وحی بھیجی ہے جس طرح اور اس کے بعد دوسرے نبیوں کی طرف بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف (بھی اسی طرح) وحی نازل کی اور داؤد کو زور عطا کی اور کتنے رسول (ہم بھیج چکے ہیں) جن کا ذکر ہم پہلے آپ سے کر چکے ہیں اور کتنے ایسے رسول ہیں جن کا ذکر (ابھی تک) ہم نے آپ سے نہیں کیا اور اللہ نے موسیٰ سے (در حقیقت) باتیں کیں۔ ان سب پیغمبروں کو ہم نے خوشخبری دینے اور (منکروں کو عذاب الہی سے) ڈرانے والے بنا کر بھیجا تاکہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے آنے کے بعد اللہ کے خلاف کوئی اعتراض باقی نہ رہے (جسے وہ خدا کے سامنے پیش کر سکیں) اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اے پیغمبر (وہ مانیں یا نہ مانیں) لیکن اللہ اس کتاب کی شہادت دیتا ہے جس کو اس نے آپ کی طرف نازل کیا کہ اسے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور ملائکہ بھی اس پر گواہ ہیں گواہی کو تو اللہ ہی کافی ہے بیشک وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا وہ دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ یقیناً "جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کیا اللہ انہیں نہیں بخشے گا اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔ سوا جہنم کی راہ کے کہ جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ (سزا دینا) اللہ کے لئے آسان ہے۔ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس رسول حق و صداقت لے کر آچکا ہے تم اس پر ایمان لاؤ۔ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر انکار کرو گے تو (یاد رکھو!) زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے اور وہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کی نسبت سوائے حق بات کے کچھ نہ کہو۔ حقیقت صرف یہ ہے کہ مسیح مریم کا بیٹا عیسیٰ اللہ کا رسول ہے اور اس کا وہ حکم ہے جو اس نے مریم کی طرف (کھلا) بھیجا۔ اس کی طرف سے ایک جان ہے پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تم (خدا) نہ کہو۔ باز آ جاؤ۔ تمہارے لئے بہتر ہوگا (حقیقت میں) اللہ ہی تمہارا معبود ہے وہ اس بات سے پاک ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور

شکور
حسین
ضی اللہ
حسین اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضیح
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختار
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
تکبیر
کریم
یتیم
نبی الرحمة
بائین
نلاجیر
آئین
اقل
رسول
الرحمة
مطہر
مین
سکن
معلوم
قوی
رسول الرحمة

احکام بیان کرتا ہے کہ گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر بات کو خوب جانتا ہے۔

شرح :- گزشتہ رکوع میں اللہ کتاب کو متنبہ کیا گیا تھا کہ دین کی باتوں میں غلو جائز نہیں۔ اس رکوع میں عیسائیوں کو خاص طور پر ”خلو فی اللعین“ سے روکا گیا ہے۔ فرمایا ہے کہ لوگو! تمہارے پیغمبر مسیح علیہ السلام تو بندۂ خدا کہلانے سے اور اس کی عبادت کرنے سے عار نہیں کرتے اور فرشتوں کو بھی اس کی بندگی کا اقرار ہے پھر یہ کس قدر ناشکری کی بات ہے کہ تم خدا کو چھوڑ کر کسی دوسری شخصیت کو خدا سمجھو۔ عبادت صرف خدا کا حق ہے اس لئے اسی کے سامنے جھکو اور اس کو اپنا مالک و پروردگار سمجھو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو خدا کی عبادت کرنے سے اور اس پر ایمان لانے سے اور اس کے سامنے عجز و انکساری کا اظہار کرنے سے گریز کرتا ہے وہ عذاب کا مستحق ہے۔ کوئی شخص اسے عذاب عظیم سے نہیں بچا سکتا۔ نصرت اور امداد کے تمام دروازے اس کے لئے مسدود ہیں۔ اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ عیسائیوں کا یہ خیال باطل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے لئے کفارہ ہو گئے ہیں۔ فرماتا ہے کہ مجرم بہر حال سزا کا مستحق ہے اس کا کوئی مددگار اور ناصر نہ ہو گا۔ پھر فرمایا کہ لوگو! تمہیں نہایت واضح احکام اور روشن دلائل عطا کر دیئے گئے ہیں اب تمہارا کوئی عذر باقی نہیں رہا پس جو ان احکام کو ماننے گا وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہو گا اور ہمیشہ راہ ہدایت پر چلنے کی توفیق پائے گا۔ پھر اس کے بعد کلامہ کی میراث کے بقیہ احکام کو بیان فرما کر ان الفاظ پر سورت کا اختتام کیا ہے کہ ہم نے حقوق العباد کو تمہارے لئے واضح کر دیا ہے تاکہ کہیں تم راہ راست سے نہ بھٹک جاؤ۔ کیونکہ تمہارا علم محدود اور تمہارے تجربات ناقص ہیں۔ مگر اللہ ان سب باتوں کو ٹھیک طور پر جانتا ہے اور تم پر احسان کر رہا ہے تاکہ تم اللہ کے علم سے فائدہ اٹھاؤ۔ اگر تم نے ان باتوں سے فائدہ نہ اٹھایا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ تم یقینی چیز کو چھوڑ کر وہم و قیاس کے پیچھے اپنی زندگیاں تباہ کرنا چاہتے ہو۔

99

سورة الزلزال

93

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ - الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ - الْمُضَيَّقُ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَمِنُ - الْوَكِيلُ - الْبَابِتُ - الْمُجِيدُ

کی خبر ہوتی ہے۔

شرح: - ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ زبان حال یا قال یا دونوں سے ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس میں مشغول رہے کیونکہ زمین و آسمان میں سب جگہ اسی کا حکم اور اسی کا اختیار چلتا ہے۔ وہی بنانے اور مٹانے والا ہے۔ وہی زندہ کرنے اور مارنے والا ہے۔ جب کوئی نہ تھا تو وہ موجود تھا اور جب کوئی نہ ہو گا تو بھی رہے گا ہر چیز کا وجود و ظہور اس کے وجود سے ہے۔ لہذا اگر اس کا وجود ظاہر و باہر نہ ہو۔ تو اور کس کا ہو گا؟ اندر بھی ہے اور باہر بھی۔ ظاہر بھی اور باطن بھی کھلے اور چھپے ہر قسم کے احوال جاننے والا ہے ظاہر ایسا کہ اس سے اوپر کوئی قوت نہیں۔ باطن ایسا کہ اس سے پرے کوئی جگہ نہیں جہاں اس کی آنکھ سے او جھل ہو کر کوئی پناہ حاصل کر سکے۔ اس کی قوت و طاقت کا اندازہ اس سے کر لو کہ اس نے اس تمام زمین و آسمان کو کل چھ دنوں میں بنا کھڑا کیا اور پھر ایسا نظام قائم کیا کہ کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں وہ جانتا ہے کہ زمین کے اندر کیا چیز جاتی ہے اور باہر کیا نکلتی ہے۔ آسمان سے جو مینہ برستا ہے اس کے علم سے برستا ہے اور جو کچھ آسمانوں پر جاتا ہے وہ اس کے علم میں ہوتا ہے۔ تم اندھیروں میں ہو یا روشنی میں میدان میں ہو یا کوٹھڑی میں سمندر میں ہو یا زمین پر۔ ہر صورت اور ہر حالت میں اللہ تم کو ایک جیسا دیکھتا ہے۔ تم اس کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہو سکتے اور تم اس کی سلطنت سے بھاگ کر نہ زمین پر نہ آسمانوں میں کسی جگہ رہ سکتے ہو۔ رات کو دن کا اور دن کو رات کا لباس پہنا دینا اس کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ پھر اس سے تمہارے دلوں کے راز کس طرح پوشیدہ رہ سکتے ہیں جب تم کو یہ باتیں معلوم ہو چکیں تو چاہئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا کر اس کے غضب سے بچ جاؤ اور اس کی رحمت حاصل کرو۔ سنو یہ جو مال تمہارے ہاتھ میں ہے اس کا مالک اللہ ہے۔ تم صرف امین اور خزانچی کی حیثیت رکھتے ہو لہذا جہاں وہ مالک بتائے وہاں اس کے نائب کی حیثیت سے خرچ کرو اور یہ بھی ملحوظ رکھو کہ پہلے یہ مال دوسروں کے ہاتھ میں تھا اس کے جانشین تم بنے اور اب تمہارا جانشین کوئی اور ہی بنے گا۔ لہذا ایسی زائل ہو جانے والی فانی چیز سے دل لگانا کوئی مناسب بات نہیں۔ پس اگر تم ایمان و عمل اور طاعت و فرمانبرداری کی زندگی بسر کرو گے تو اللہ کے ہاں تمہارے لئے بڑا اجر ہو گا اور اللہ پر ایمان لانے اور یقین و معرفت کے راستوں پر چلتے

شکرت
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
مطمئن
محبت
قام الا
محبی اللہ
بکم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرفض
مضط
بین
ادنی
مزیل
وی
مذین
مبتین
ممدن
طیب
ناصر
منمور
مضباح
امیر

آخذ
رسول
الملاحم
تشیید
تشییر
عادل
فایم
جول
مذمو
تلیل
تربیب
مطہر
مذکر
مبشر
مختار
مذم
منیر
براج
سبید
قام الیل
تکیم
کرم
یتیم
بی الوحمہ
ناطین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
مسن
معلم
قوی
رسول الرحمة

سب کا ٹھکانا آگ ہے وہی تمہاری رفت ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس کتاب کے لئے جو خدائے برحق کی طرف سے اتری ہے جھکیں اور ان لوگوں کی مانند نہ ہوں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جوں جوں مدت گزرتی گئی ان کے دل پتھر ہوتے گئے اور ان میں سے بہت سے (نافرمان و) بدکار ہیں۔ جان لو کہ اللہ ہی ہے جو زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ہم نے تمہارے لئے اپنی آیتوں کو واضح کر دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔ بلاشبہ خیرات کرنے والے مرد اور عورتوں کو اور ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں خوش دلی سے خرچ کرتے ہیں دگنا (صلہ) دیا جائے گا اور ان کے لئے بڑی عزت کا اجر ہوگا اور وہ لوگ جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں یہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے ان کے اعمال کا صلہ ہے اور (ایک خاص) نور اور وہ لوگ جو منکر ہیں اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دونوں میں جائیں گے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے وہ اس سے کئی گنا زیادہ اس کو دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور آخرت میں اس خلوص و ایثار کا جو انعام دے گا وہ اس سے کہیں زیادہ ہوگا اس دن جب کہ منکران حق کفر و ضلالت کے اندھیرے میں پڑے ٹھو کریں کھا رہے ہوں گے اور کسی طرف بھی ان کو راہ نہ ملے گی ان لوگوں کے آگے ایمان کا نور چلا جا رہا ہوگا اور یہ مبارکباریاں اور خوشخبریاں سنتے سنتے اپنی منزل مقصود یعنی جنت میں جا پہنچیں گے نور ایمان کی یہ روشنی منافقوں کو نصیب نہ ہوگی گو وہ دنیا میں مسلمان کہلاتے تھے اور انہیں میں شمار ہوتے تھے۔ مگر چونکہ ان کے اعمال اسلام اور ایمان کے خلاف تھے اس دن وہ ایمان والوں سے الگ رکھے جائیں گے مومنوں اور منافقوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی دیوار کے اس جانب جدھر ایمان والے ہوں گے جنت کا سماں ہوگا اور اس جانب جدھر منافق ہوں گے عذاب الہی چھا رہا ہوگا۔ اب منافق آوازیں دینے لگیں گے کہ بھائی! ہم کو بھی ساتھ لے چلو کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ادھر سے جواب ملے گا کہ تم ساتھ تو تھے مگر فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے امن و امان کے لئے نہیں کفر کی حمایت کرنے کے لئے۔ اسلام کو غالب کرنے کے لئے نہیں بروں کی مدد کرنے کے لئے، نیکو کاروں کا ساتھ دینے کے لئے نہیں تم کو کبھی

شکرت
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
ایمن
صادق
بی التوبہ
توضی
مقیم
محبوب
تاک الابرار
تجلی
بکرم اللہ
عید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حجم
ط
مجتبی
طس
مرتب
ممنوع
لیسن
اولی
موتیل
دلجی
مدیر
مبتین
ممدق
طیب
ناصر
معمود
مباح
ایمر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جول
مدعو
خلیل
قریب
ملاک
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سبید
خاتم الرسل
نکیر
کسیر
یتیم
نبا لرحمة
بابین
ظاہر
آخند
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حق
مفلوم
قوی
رسول الرضا

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
صادق
خاتم
جو
مذہب
خلیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
مبشر
سراج
شہید
خاتم
کبر
نبی
ناہن
ظاہر
آخ
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
صن
معلوم
قوی
رسول

محض دھوکے کا ایک سامان ہے۔ رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ کوئی آفت زمین پر نہیں آتی اور نہ تمہاری جانوں پر مگر قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں ہمارے ہاں مرقوم ہے۔ یاد رکھو کہ یہ امر اللہ کے لئے بہت آسان ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے اس پر غم نہ کھاؤ اور نہ اس چیز پر اتراؤ جو اس نے تم کو دی ہے اور اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا (یعنی) ان لوگوں کو جو خود بخل سے کام لیتے ہیں اور لوگوں کو بخیل ہونے کی ہدایت کرتے ہیں اور جو اعراض کرے تو اس کی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ اللہ سب سے بے پرواہ اور ستودہ صفات ہے۔ ہم اپنے کئی رسول روشن نشانات (اور واضح احکام) کے ساتھ بھیج چکے ہیں اور ان کے ساتھ ہم نے کتاب نازل کی اور میزان تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے نبی پیدا کیا جس میں سخت خطرہ بھی ہے اور لوگوں کے لئے کئی منافع بھی ہیں تاکہ اللہ جان لے کہ کون اس کے دین اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے مدد کرتا ہے بلاشبہ اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔

شرح:- اس رکوع میں انسانی زندگی کا ایک مختصر مگر نہایت موثر نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے فرمایا ہے کہ انسان کی یہ چند روزہ زندگی ایک کھیل اور تماشے کی مانند ہے جب تماشہ ختم ہو جاتا ہے تو اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ دنیا کچھ بھی نہیں زندگی دراصل آخرت ہی کی زندگی کا نام ہے۔ یہ دنیا کی زندگی کیا ہے جب یہ بچہ ہوتا ہے تو کھیل کود اور دل لگی میں وقت گزار دیتا ہے۔ اس وقت اس کو سوائے ان چیزوں کے اور کسی کا شوق نہیں ہوتا۔ پھر جب یہ وقت گزر جاتا ہے تو خوبصورت بننے اور خوبصورت اشیاء کے حاصل کرنے کی اسے فکر لگی رہتی ہے اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہنے کا خیال دامن گیر رہتا ہے۔ یہ منزل بھی طے ہو جاتی ہے تو پھر مال و دولت کے اکٹھا کرنے اولاد کے چاہنے اور ان کی پرورش کرنے میں لگ جاتا ہے۔ ہر وقت اسے کوئی نہ کوئی خبط ضرور ہی لگا رہتا ہے اور جانتا ہوں کہ اس سب تک و دو کا نتیجہ کیا ہے اس کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے کاشتکار کی کھیتی کی مثال سامنے رکھ لو۔ کاشتکار بیج بوتا ہے اور جب چھوٹی چھوٹی

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
توضی
مستفید
محبت
خاتم
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
مستفید
بین
اذی
مزیل
دی
مدیر
مبین
مدین
طیب
ناصر
منصور
یضاح
امر

اس کو انجیل دی اور جن لوگوں نے اس کی اتباع کی ان کے دلوں میں نرمی اور مہربانی ڈال دی اور وہ رہبانیت جو انہوں نے نکال لی تھی ہم نے آگے کہیں نہیں لکھا تھا مگر انہوں نے اللہ کی رضامندی کی تلاش میں اسے اختیار کیا۔ پھر اسے جس طرح نبھانا چاہئے تھا نباہ نہ سکے۔ سو ان میں سے جو ایمان لائے تھے ہم نے ان کو ان کا اجر دیا اور بہت سے ان میں سے (نافرمان) و بدکار ہو گئے۔ اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت سے تم کو دگنا عطا کرے گا اور تمہارے لئے ایک نور ٹھہرا دے گا۔ جس کی روشنی میں تم چلو گے اور (تمہاری) خطاؤں کو وہ معاف کر دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ تاکہ اہل کتاب یہ نہ جان پائیں کہ مسلمان اللہ کے فضل سے کوئی چیز نہیں پاسکتے اور یہ کہ بزرگی تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل اور عظمت والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ ابتدائے آفرینش ہی سے لے کر انسان دو گروہوں میں منقسم چلا آتا ہے۔ ایک نیکو کار و ہدایت یافتہ دوسرے بدکار و گمراہ۔ فرمایا ہم نے نوح اور ابراہیم علیہم السلام جیسے الوالعزم پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا اور ان کی نسل کو بھی نبوت و کتاب دی مگر وہ تمام کے تمام بیدھی راہ پر نہ رہے بعض نے تو صحیح راہ اختیار کی اور بعض بدکاری کے پیچھے لگ گئے۔ پھر ان رسولوں کے بعد عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو بھیجا اور اس کو انجیل دی اور اس کے متبعین کو بڑا رحم دل اور نیکو کار بنایا مگر انہوں نے رہبانیت اور ترک دنیا کی بدعت اختراع کر لی اور افراط و تفریط میں پڑ کر راہ راست سے دور جا پڑے۔ سو ان میں سے جن کے دل پاک اور مخلص تھے ہم نے ان کو تو بڑا اجر دیا۔ مگر اکثر ان میں سے بدکار و نافرمان تھے۔ سو اے مسلمانو! تم ان باتوں کو ہمیشہ کے لئے یاد رکھو۔ ایمان لائے ہو تو متقی بھی بنو اور اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے ہر حکم کو سچ مانو اور اس کے مطابق عمل کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ نور جو قیامت کے روز ہمارے مقرب اور محبوب بندوں کی رہنمائی کرے گا تمہیں بھی دیا جائے گا اور تمہاری تمام خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ فرمایا! اے مسلمانو! تم اہل کتاب کو جو ایمان نہیں لائے یہ دکھا دو کہ اللہ کا فضل اور اس کی عنایات صرف ان ہی لوگوں پر ہوتی ہیں جو اس کے محبوب و مرتضیٰ ہوں اور یہ کہ اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

شکور
حسب
ضی اللہ
نیب اللہ
ایمیں
صادق
بی التوبہ
توفی
مستبذ
محبب
قام الا
بجلی
کرم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ملا
مجتبی
طس
مرطظ
مضط
لیب
اولی
مزیل
ولی
مدین
مبین
معدن
طین
ناصر
منصور
یضاح
امر

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
لیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
براج
سید
قام الویل
تکیم
کرم
نیب
ناہن
ظاہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حق
مفلح
قوی
رسول

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
سراج
سبید
خاتم الویل
حکیم
کریم
یتیم
بنا لرحمة
بائین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
منیع
مبین
صنی
معلوم
قوی
رسول الویل

طرف کان لگا کر (سنتے ہیں) یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے پوچھتے ہیں کہ (آپ نے) ابھی کیا کہا تھا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں اور وہ لوگ جو برسر ہدایت ہیں خدا ان کو اور زیادہ ہدایت سے بہرہ مند کرتا ہے اور ان کو پرہیزگاری عطا فرماتا ہے۔ پھر کیا وہ صرف قیامت کے منتظر ہیں جو ان پر ناگہاں آ پڑے۔ سو اس کی نشانیاں آچکی ہیں پھر جب وہ ان کے روبرو آجائے گی تو ان کے لئے نصیحت حاصل کرنا کیسے ممکن ہوگا۔ آپ یقین رکھئے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اپنی لغزشوں کی معافی مانگتے رہئے۔ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے بھی اور اللہ کو تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ اور تمہارا ٹھکانا خوب معلوم ہے۔

شرح:- اس رکوع میں پھر جہاد کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کی زندگی تو واقعی زندگی ہے مگر جو لوگ ایمان کی دولت سے بالامال نہیں ہوتے اور نہ نیک عمل کرتے ہیں ان کی زندگی ایسی ہی سمجھو جیسی کسی جانور کی۔ جو شخص اپنی جان کو اتنا عزیز سمجھتا ہے کہ وہ اس کے دینے والے کو سپرد کرنے کے لئے بھی تیار نہیں اور اس فانی جسم کو اناج اور پانی سے موٹا کرنا ہی جانتا ہے وہ یقیناً اپنے مالک حقیقی سے ناواقف ہے اس میں اس چیز کا ذرہ بھی موجود نہیں جو انسان کو انسان یا اشرف المخلوقات بناتی ہے اور جب وہ امتیازی چیز نہ رہی تو پھر حیوان اور انسان سب ایک ہوئے۔ فرمایا ان حیوان صفت انسانوں میں کوئی طاقت و ہمت نہیں ہوا کرتی چنانچہ دیکھ لو کہ کفار مکہ گو بڑی بڑی طاقت والے تھے مگر مومنوں کے مقابلہ میں ان کی طاقت ایسی ہی تھی جیسے جانوروں کی ہوتی ہے۔ جس طرح بڑے سے بڑے جانور کو معمولی سی معمولی آدمی مار کر ہلاک کر سکتا ہے۔ اسی طرح طاقتور سے طاقتور کافر کو کمزور سے کمزور مسلمان موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مومن ہو اور سچا مسلمان ہو۔

آپ اگر ذرا غور سے کام لیں اور انسان اور حیوان کے درمیان جو ماہہ الامیاز ہے اس کو معلوم کرنے کی کوشش کریں تو اکثر باتوں میں مشابہت پائی جائے گی یہاں ارشاد فرمایا کہ جسم کی نشوونما کے لئے حیوان بھی کھاتے پیتے ہیں اور انسان بھی۔ کھانے پینے سے جسم بڑھتا ہے اور شہوانی قوتوں کو تحریک ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا مقصد حیات

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جواد
مدعو
غلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مختر
مختر
منیر
سراج
سبید
فام الریل
کبیر
کریم
نیل
نبی الرحمة
بائین
ظاہر
آخیر
اول
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
ساق
معلوم
قوی
رسول الرحمة

اگر تم کو حاکم بنا دیا جائے تو تم ملک میں فساد برپا کرو اور اپنے رشتے ناطے توڑ ڈالو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی سوا اللہ نے ان کو بہرہ اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا پھر کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو ہدایت کے ظاہر ہونے کے باوجود مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوبصورت بنا دیا اور ان کو لمبی امیدیں دلائیں۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جو اللہ کی نازل کردہ کتاب سے بیزار ہیں یہ کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہارا کہنا مان لیں گے تو اللہ ان کی پوشیدہ باتوں سے واقف ہے۔ سو ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی جان قبض کریں گے اور ان کے مونہوں اور پشت پر مارتے جائیں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا جس سے اللہ ناراض ہے اور انہوں نے اللہ کی رضا مندی کو ناپسند کیا سو اس نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

شرح :- اس رکوع میں وہی بات بتائی گئی ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ یعنی منافق زبانی جمع خرچ کے لئے تو فوراً تیار ہو جاتا ہے مگر جب کام کا وقت آتا ہے تو حیلے بہانے تلاش کرنے لگتا ہے۔ فرمایا جب تک جہاد کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تب تک یہ بڑے زور شور سے کہتے رہے کہ ہمیں لڑنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی یہ کوئی مصلحت نہیں کہ مخالف تو ہر قسم کی زیادتی کریں اور ہم لوگ ہاتھ بھی نہ اٹھائیں مگر جب جہاد کا حکم آ گیا تو ہکا بکا ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے کہ کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔ جہاد میں روپیہ بھی خرچ ہوتا ہے اور جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے یہ دونوں چیزیں منافق کو بے حد عزیز ہوتی ہیں۔ ان کی قربانی وہ کسی طرح کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور اگر مجبوراً روپیہ دینا ہی پڑے تو دیدتا ہے مگر جان کو موت کے حوالے کرنے کے لئے وہ کبھی تیار نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے اعمال کی سیہ کاریاں خوفناک شکلیں اختیار کر کے اس کو ڈراتی ہیں اور موت کے بعد کا زمانہ اس کے لئے سوہان روح بن کر سامنے آ جاتا ہے اس کے برعکس ایک نیکو کار انسان دنیا کی بے ثباتی اس کے امتحانات اور یہاں کی سختیوں سے گزر کر ابدی راحت اور مزے کی زندگی کی تلاش میں اپنی جان کو ہر وقت ہتھیلی پر رکھتا ہے اور اس جستجو میں رہتا ہے کہ اس کا حکم آئے تو اپنی جان کو خدا کے سپرد کر کے یہاں کے آلام سے نجات پائے۔ موت کی ایک ہی صورت اللہ تعالیٰ نے انسان کے ہاتھ میں رکھی ہے اور وہ

شکر
حسبنا
صنی اللہ
حبیب اللہ
امین
صادق
نبی التورہ
توضیح
مستند
محبوب
خاتم الامم
مخبر اللہ
کلمہ اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتب
مضیع
لین
اولی
مزیل
دلجی
مدیر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مبصاح
ایم

ہوئے ہیں اگر ان کے دلوں میں ایمان ہو خدا کا خوف ہو آخرت کا ڈر ہو تو کیوں کسی کی حق تلفی کریں کیوں کسی سے وعدہ خلافی کریں کیوں کسی پر ظلم و ستم روا رکھیں۔ یہ باتیں محض اس لئے سرزد ہوتی ہیں کہ ایسے لوگوں کے دلوں پر نہ قرآن کا اثر ہوتا ہے نہ عاقبت کا خوف ہوتا ہے۔ یہی ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں قرآن نے کہا کہ ان کے دلوں پر اللہ نے مرگادی ہے سو وہ اپنی خواہشات ہی کو دین سمجھتے ہیں۔ اللہم اعلمنا منهم۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے منافقو! تمہیں اس واسطے منافق کہا گیا ہے کہ تمہارے زبانی دعوے تو بڑے بڑے ہوتے ہیں مگر جب کام کا موقع آتا ہے اور تمہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ جہاد کے واسطے روپیہ دو اور رضا کارانہ طور پر اسلامی فوج میں شامل ہو کر دشمنان دین کا مقابلہ کرو۔ تو نہ تم روپیہ دیتے ہو اور نہ دین کی راہ میں سرفروشی کے لئے تیار ہوتے ہو اور اس طرح جب کبھی دوسرے امور شرعیہ کی ادائیگی کے لئے تم سے کہا جاتا ہے جہاں روپیہ پیسہ وغیرہ کام آتے ہیں تو تم بجل سے کام لینے لگتے ہو۔ دیکھو اگر تم منشائے الہی کے مطابق اسی کے دیئے ہوئے جان و مال میں سے خرچ کر دیتے تو اس میں تمہارا اور تمہاری قوم کا ہی کچھ فائدہ تھا کیونکہ اللہ نہ بھوکا ہے تمہاری دولت کا اور نہ محتاج ہے تمہاری امداد کا وہ تو صرف اتنا دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کے احکام کون دل و جان سے قبول کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے پھر جب نافرمانوں کی نافرمانی ثابت ہو جاتی ہے تو وہ ان کو ہلاک کر کے ان کی جگہ کوئی اور قوم پیدا کر دیتا ہے۔

۱۳

سورة الرعد

۹۷

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ۴۳ آیات مبارکہ اور چھ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔
ترجمہ آیات ۱-۷:۔ یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور آپ کے رب کی طرف سے جو کچھ نازل کیا گیا ہے برحق ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ وہ (ذات اقدس) ہے جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو بغیر ستونوں کے اتنا اونچا بنایا پھر وہ عرش پر مستوی ہوا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک اپنے وقت معین پر چل رہا ہے وہی ہر ایک بات کا

السَّاجِدِ - الْوَاحِدِ الْقَيُّومِ - الْحَيُّ الْقَيُّومُ - الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ - الْوَلِيُّ الْوَلِيُّ - الْبَارِئُ - الْمُبْدِئُ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جو
مذمو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مختر
مختر
منیر
سراج
سید
خاتم الزل
خیر
کبریم
نعم
نبی
تالین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
طیغ
سین
حق
معلوم
قوی
رسول

انتظام کرتا ہے کھول کھول کر آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کر لو اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا یا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے پھلوں کو اس نے دو دو قسم کا بنایا وہی دن کو رات (کی تاریکی) سے ڈھانک دیتا ہے۔ ان باتوں میں بلاشبہ غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور زمین میں مختلف قطععات ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور انگوروں کے باغ اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں بعض کی کئی شاخیں ہوتی ہیں اور بعض کی نہیں پانی سب کو ایک ہی ملتا ہے اور ذائقہ میں ہم نے ایک میوے کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ بلاشبہ ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لئے جو عقل و دانش رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔ اور اگر آپ کو تعجب ہو تو یہ ان کی بات واقعی لائق تعجب ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا کئے جائیں گے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے انکار کیا اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے اور یہی لوگ اصحاب دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے آپ سے برائی کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے عذاب واقع ہو چکے ہیں اور آپ کا رب باوجود لوگوں کے گناہوں کے ان کو بخش دینے والا ہے اور آپ کا رب البتہ شدید ترین سزا دینے والا بھی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ہے کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں اس پر نازل نہیں ہوئی اے پیغمبر! (یاد رہے کہ) آپ تو محض نتائج بد سے ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک رہنما ہوتا ہے۔

شرح:- سورہ یوسف کے اخیر میں توحید کی اہمیت بتائی گئی تھی اور شرک پرستی سے اجمالاً "نفرت دلائی گئی تھی چونکہ دین کی بنا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے محض توحید و اخلاص پر ہے اس واسطے اس موقع پر مختلف دلائل و شواہد سے توحید و اخلاص پر زور دیا ہے اور تمام نیکیوں اور عبادتوں کا محور اسی ایک مسئلہ کو قرار دیا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کے نشانات حق میں سے "رعد و برق" بھی ایک عظیم الشان نشان ہے۔ لہذا اس سورہ کا نام سورہ الرعد رکھا گیا۔ اس میں چھ رکوع ہیں اور سب کے سب توحید پرستی کی تعلیمات سے مملو ہیں اور مشرکین و کافرین کی جا بجا مذمت کی گئی ہے۔ اگر کوئی اکھڑے اکھڑے اور ضدی سے ضدی انسان بھی اس سورہ شریف کے مطالب و معانی پر حاوی ہو جائے تو توحید کی جڑ

شکر
حسب
صفتی
نبی
امین
صادق
نبی
توفی
تعمد
محب
قام
نبی
کلم
غید
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طس
مرطی
مضغ
لین
اولی
مزیل
دلج
مدیر
متین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
مفتاح
امر

اس کے دل میں یقیناً "راخ ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ ایسے دلائل ہیں جن کا توڑنا انسان کے اختیار میں نہیں۔

ہر گیا ہے کہ از زمین روید وحدہ لا شریک لہ گوید

ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور اس کا ایک ایک حرف اپنے اندر مخائب اللہ ہونے کے صد ہزاروں نشان رکھتا ہے۔ لوگ ان نشانات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں مگر افسوس کہ ایمان نہیں لاتے۔ پھر توحید پرستی کی تعلیم دیتے ہوئے اپنے احسانات کو جاتا ہے اور فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے بغیر ستونوں کے آسمان کا سقف تمہارے سروں پر کھڑا کیا۔ پھر عرش پر مستوی ہوا پھر سورج اور چاند کو بنایا اور انہیں پابندی اوقات کے ساتھ تمہاری خاطر چلایا۔ کیا یہ چیزیں اس بات کا کافی ثبوت نہیں کہ خداوند عالم جو ان عجیب الوقوع اشیاء کو پیدا کر سکتا ہے اور ان سے اس طرح کام لے سکتا ہے وہ تمہاری حاجات و ضروریات کو بھی پورا کر سکے؟ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ خدا ہی نے زمین کا فرش خاکی بچھایا۔ اسی نے زمین پر دریا بہائے اسی نے میخوں کی طرح اس میں پہاڑ گاڑے۔ اسی نے میوؤں کے باغات اگائے اسی نے تمام اشیاء کا جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ کیا ان چیزوں سے عقلمند لوگ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ وہ خدا جو ان عجیب و غریب اشیاء کو پیدا کر سکتا ہے کیا وہ تمہا معبود برحق نہیں؟ کیا وہ اکیلا تمہاری حاجات و ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا؟ وہ خدا جو ایک زمین سے ایک ہی نوع کا پانی پلا کر مختلف قسم، مختلف رنگ اور مختلف ذائقوں کے پھل پیدا کر سکتا ہے کیا وہ تمہیں روزی نہیں دے سکتا۔ جو دوسروں کے دروازے پر ماتھے رگڑتے پھرتے ہو۔ کیوں اسی خدا بے یگانہ سے نہیں مانتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ صاحب عقل کو یہ بدیہی باتیں سن کر تعجب ہو گا کہ ان دلائل و شواہد کے ہوتے ہوئے کیوں لوگ توحید پر قائم نہیں رہتے۔ کیوں خالق ارض و سما کو اپنا قبلہ حاجات نہیں مانتے۔ مگر اس سے کہیں زیادہ یہ امر تعجب خیز ہے کہ لوگ ان تمام نشانات کو دیکھتے ہوئے بھی یہ پوچھتے ہیں کہ آیا مرجانے کے بعد بھی ہم دوبارہ زندہ کئے جا سکتے ہیں اور کیا واقعی زندہ کئے جائیں گے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ جب کچھ نہیں تھا تو تمہیں اس نے پیدا کر دیا پھر اسے اب کیا مشکل درپیش آ سکتی ہے کہ تمہیں موت کے بعد

الرواب
الرزاق
الفتاح
العلیم
القابض
الباسط
الخالق
الرازق
المعز
الذل
الشیخ
البیض
القلم
العبد
اللطیف
المبیر
الخالق
القادر
الشمس
الخالق
الکبیر
اللطیف
الغیب
اللیل
القدر
الذکر
الغیب
الوسیع
العلیم
الودود
الغفور
الرحمن
الرشید

الضوء
الرشید
الوارث
الباقی
الیدیع
البارئ
النور
النافع
الغنی
المغنی
الجامع
المقسط
مابک
الملک
الزود
الغفور
المتوکل
المتعالی
الواحد
الباقی
القادر
الواحد
الاول
المبیر
اللطیف
القادر
الضمد
الواحد
الخالق
الخالق
الغنی
الذکر

أَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيدٌ
عَادِلٌ
خَاتَمٌ
جَوَادٌ
مَدْعُوٌّ
خَلِيلٌ
قَرِيبٌ
مُطَهَّرٌ
مَذْكُورٌ
مُتَبَرِّكٌ
مُكْرَمٌ
مُحْتَرَمٌ
مَنْبُورٌ
سِرَاجٌ
سَيِّدٌ
خَاتَمُ الرُّسُلِ
حَكِيمٌ
كَرِيمٌ
يَتِيمٌ
نَبِيٌّ
بَاطِنٌ
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْبَعٌ
سَيِّدٌ
حَقٌّ
مُعَلَّمٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرِّفْقَةِ

وہ پھر زندہ نہ کر دے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ شکوک و شبہات صرف ان لوگوں کے دل میں پیدا ہوئے ہیں۔ جن کے دل نور ایمان سے یکسر خالی ہوں۔ انہی لوگوں کی گردنوں میں لعنت کے طوق ہوں گے اور یہی لوگ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہنے والے ہیں۔ اگر کوئی شخص خدا کے ان روشن نشانات کو دیکھتا بھی ہے اور پھر بھی اسے معبود برحق کی پروا نہیں وہ دنیوی عیش و آرام ہی پر مگن ہے تو اسے چاہئے کہ وہ کم از کم خدا کو چیلنج نہ کرے اور یہ کبھی نہ کہے کہ خدائے میرا جو بگاڑتا ہے بگاڑ لے۔ لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ خدا کی گرفت بڑی سخت ہے اور کئی قوموں کی تباہی کی مثالیں پہلے گذر چکی ہیں۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ آپ تمام اقوام عالم کے رہبر و ہادی ہیں اور آپ کو سب کا رہبر و ہادی بنایا جاتا ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ اور آپ کے متبعین سب کے سب لوگوں کو خدا کی نافرمانی کے نتائج سے آگاہ کرتے رہیں کیونکہ آپ تمام اقوام عالم کے لئے ہادی ہیں۔

ترجمہ آیات ۸-۱۸:- اللہ ہی جانتا ہے کہ مادہ اپنے پیٹ میں کیا لئے ہوئے ہے

اور پیٹ میں کیا سکرتا اور کیا بڑھتا ہے اور اس کے پاس ہر چیز ایک انداز سے ہے۔ وہ باطن اور ظاہر کا جاننے والا سب سے بزرگ بلند مرتبہ ہے۔ اس کے لئے برابر ہے (کہ) کوئی تم میں سے بات کو چھپائے یا اسے ظاہر کرنے یا رات کو چھپتے کرے یا دن میں چلے پھرے۔ اس کے آگے اور پیچھے پرہ دار ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ خدا اس وقت تک کسی قوم کی (عمدہ) حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ خود اپنی حالت تبدیل نہ کر دیں اور جب اللہ کسی قوم کے لئے عذاب تجویز کرتا ہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا اور نہ کوئی اس کے سوا ان کا مددگار ہوتا ہے۔ وہ وہی (ذات اقدس) ہے جو تمہیں خوف اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور بھاری بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور رعد اور فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد و ثناء بیان کرتے رہتے ہیں اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے۔ پھر جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے اور وہ اللہ کے ہارے میں جھگرتے ہیں اور اللہ بڑی ہی قوت والا ہے۔ اسی کو پکارنا 'سچا پکارنا' ہے اور وہ لوگ جو اس کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ نہیں سنتے مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تاکہ اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ اس تک کبھی نہیں پہنچ

شکوہ
حسینیا
ضی اللہ
نبی اللہ
ایمیں
صادق
بی التوبہ
توضی
مَشْتَبَدٌ
مُحْتَرَمٌ
مُتَبَرِّكٌ
مُكْرَمٌ
مُحْتَرَمٌ
مَنْبُورٌ
سِرَاجٌ
سَيِّدٌ
خَاتَمُ الرُّسُلِ
حَكِيمٌ
كَرِيمٌ
يَتِيمٌ
نَبِيٌّ
بَاطِنٌ
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْبَعٌ
سَيِّدٌ
حَقٌّ
مُعَلَّمٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرِّفْقَةِ

الضوء
 الرشيد
 الوارث
 الباقى
 اليبغ
 البادى
 النور
 النافع
 العنى
 المعنى
 الجامع
 المسط
 مالك
 الملك
 الوقت
 الغم
 المتعظم
 الثواب
 التبر
 المتعالى
 الواج
 تباطن
 الظاهر
 الاجد
 الاول
 الموجد
 المقدم
 المتدبر
 القادر
 الصمد
 الوليد
 الخلد
 الخبير
 العلى
 الشدى

سکتا اور کافروں کی دعا محض فضول ہے۔ اور جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے خوشی سے یا ناخوشی سے اللہ ہی کو سجدہ ادا کرتا ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام (اسی کو سجدہ کرتے ہیں) دریافت فرمائیے کہ آسمانوں اور زمین کا کون رب ہے؟ کہہ دیجئے کہ اللہ کہئے کہ کیا تم نے اللہ کے سوا ان کو کار ساز سمجھ رکھا ہے جو اپنے لئے بھی نہ نفع کی قدرت رکھتے ہیں نہ نقصان کی۔ پوچھئے کہ کیا اندھے اور آنکھوں والے برابر ہوتے ہیں یا کیا اندھیرا اور اجالا برابر ہے یا کیا جن کو انہوں نے شریک خدا بنا رکھا ہے انہوں نے بھی کچھ مخلوق خدا کی مخلوق کی مانند بنائی ہے کہ انہیں مخلوق کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا ہے فرما دیجئے کہ اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہی یگانہ اور سب سے قوی ہے۔ اس نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے اپنی اپنی مقدار کے مطابق نالے بنے لگے۔ پھر پانی کے چلنے نے پھولا ہوا جھاگ اٹھایا اور جس چیز کو آگ میں زیور یا کسی اور چیز کے بنانے کے لئے پکھلاتے ہیں اس میں بھی ویسا ہی جھاگ آجاتا ہے اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے سو جھاگ تو یونہی جاتا رہتا ہے لیکن جو چیز لوگوں کو نفع پہنچاتی ہے وہ زمین میں رک جاتی ہے۔ اللہ اسی طرح کی مثالیں بیان فرماتا ہے جنہوں نے اپنے رب کا کمانا ہے ان کے لئے بہتری ہے اور جنہوں نے اس کا کمانا نہیں مانا اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں جو زمین میں ہیں اور اس کے ساتھ اسی کے برابر اور بھی ہوں تو وہ اسے ضرور اپنی رہائی کے لئے دے ڈالیں (تو بھی) ان کے لئے بدتریں قسم کا عذاب ہوگا اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

شرح :- ارشاد ہوتا ہے کہ جب عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو کسی کو اس بات کا یقینی علم نہیں ہوتا کہ آیا بچہ مذکر ہے یا مؤنث۔ مگر خدائے یگانہ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ پھر رحم کا سکڑنا اور بردھنا اسی طرح اور سینکڑوں ہزاروں اشیاء کا اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی میں مختلف حالتوں سے ہو کر گزرنا خدائے ذوالجلال ہی کے اشارہ و حکم سے ہوتا ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے اور وہ اسی کے مطابق اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہتی ہے۔ سورج کا اپنے مقررہ اوقات میں نہ پہلے لگنا نہ بعد میں اسی طرح چاند اور ستاروں کا اپنے اپنے اوقات میں غائب ہو جانا خدائے ذوالمنن ہی کے ارادہ و علم سے ہوتا ہے پھر ان لا انتہا اشیاء کو جو حکم دے رکھے ہیں ممکن نہیں کہ ان میں سے کوئی چیز

الرحاب
 الرزاق
 الفتح
 السليم
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المعز
 المذل
 السميع
 البصير
 الخافي
 البديع
 الخالق
 الخبير
 الوكيل
 القادر
 المتكبر
 الوهاب
 الوكيل
 الوهاب
 الوكيل
 الوهاب
 الوكيل

Marfat.com

آخوند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذہب
خلیل
قربیب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
بیراج
سید
خانم الزہرا
کبریہ
نیل
نبی
بابین
ظاہر
آخوند
اول
رسول
الرحمۃ
لطیف
مبین
مکرم
مکرم
قوی
رسول

نا فرمائی کرے اور وہ اس کے علم میں نہ ہو یا اطاعت فرمانبرداری کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہو اور وہ اسے نہ جانتا ہو بلکہ اس کی کیفیت تو یہ ہے کہ وہ تمام مخلوقات اور تمام اشیائے کائنات کا علم رکھتا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ سب سے بڑی صفات حمیدہ کا مالک اور سب سے عالی مرتبہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر تم اپنے دل کے نماں خانہ میں کسی بات کو چھپاؤ تو وہ بھی اس کے علم میں آجاتی ہے اور اگر بلند آواز سے کوئی بات کر دو تو وہ بھی اس تک پہنچ جاتی ہے رات کے وقت چوری چھپے کوئی کام کرو یا دن کے وقت علی الاعلان کسی فعل کا ارتکاب کرو اس کے لئے برابر ہے تمہاری ہر قسم کی حرکتوں سے آگاہ ہے تمہارے آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں اس نے پہرہ دار مقرر کر رکھے ہیں جو تمہاری نگرانی اور حفاظت کرتے ہیں اور تمہارے ہر فعل کی روداد خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ مگر اس نے ہر انسان کو اس امر کا پورا پورا اختیار دے رکھا ہے کہ جو چاہو سو کرو تمہیں روکنے والا کوئی نہیں۔ نیکی کرو گے تو اس کا نیک بدلہ پاؤ گے بدی کرو گے تو اس کی سزا بھگتو گے مگر ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ جب برائیوں کی بنا پر کسی قوم کے سامنے عذاب آکھڑا ہو تو اسے بچانے والا کوئی نہیں۔ کسی کی جرات نہیں کہ وہ آکر سفارش کر سکے۔

دیکھو خدا وہی ہے جو بجلی کی چمک دکھا کر تمہیں ڈرا دیتا ہے اور تم رعبہ بر اندام ہو جاتے ہو۔ ہاں! خدا وہی ہے جو گھٹا ٹوپ بادل تمہیں دکھا کر بارش کی خوشخبری دیتا ہے یہ رعد اور فرشتے سب اللہ کے تابع اور فرمانبردار ہیں۔ سب اللہ کی حمد و ثناء میں مصروف ہیں کیا تم نے کبھی بجلیوں کو کوندتے نہیں دیکھا۔ جب تم بحث و مجادلہ میں مشغول ہوتے ہو اگر یہ بجلیاں تم پر آگریں تو بتاؤ تمہیں کون بچا سکتا ہے کیا ان باتوں سے بھی تمہیں اس کی قوت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اسی ذات یگانہ کی مخلصانہ عبادت نہیں کرتے اور در بدر مارے مارے پھرتے ہو جو لوگ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے۔ یوں سمجھو کہ پہلے کوئی شخص دور سے پانی کے لئے ہاتھ پھیلائے کہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے مگر وہ تو پہنچ ہی نہیں سکتا یہی کیفیت مشرکوں اور کافروں کی دعاؤں کی ہوتی ہے یاد رکھو زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو آخر کار اسی کے سامنے سرنگوں ہونا پڑتا ہے خواہ وہ کتنا ہی راہ فرار اختیار کیوں نہ کریں۔ تمام چیزیں اور ان کے سائے اس کے

شکر
حسب
صنی
خیرات
امین
صادق
بی اثر
توضیح
مشتہود
خانم الزہرا
کبریہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
بجانبی
طس
مکرم
منظف
بین
اولی
مذہب
دینی
مذہب
متین
مذہب
طیب
ناصر
مشمور
مباح
امیر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
فائم
جول
مذمو
لیل
تربیت
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
براج
سید
فام الزیل
کیم
کریم
نیم
نی لکھتہ
ناطین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الترجمہ
مطیع
مبین
طی
معلوم
قوی
رسول الزما

انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (نیکی کی راہ میں) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور جو نیکیوں سے برائیوں کو مٹا دیتے ہیں انہیں لوگوں کے لئے عاقبت کا گمراہی (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں خود اور ان کے باپ دادا اور بیویوں میں سے اور اولاد میں سے جو نیکیو کار ہوں گے سب داخل ہوں گے اور فرشتے ہر دروازہ سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تم نے جو مصائب و شدائد برداشت کئے ہیں ان کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو عاقبت کا گمراہی اچھا گمراہی ہے اور وہ لوگ جو اللہ سے پختہ عہد کر کے توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتوں کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر ڈالتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان لوگوں کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے گمراہی برا ہے۔ اللہ جس کی چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے اور لوگ تو دنیوی زندگی پر خوش ہیں اور آخرت کے مقابلہ میں حیات دنیا محض متاع قلیل ہے۔

شرح:- اس رکوع میں ان بندگان خدا کے اوصاف بتائے گئے ہیں جو نشانے الہی کے مطابق زندگیاں گزارتے ہیں ان کو پینا کہا گیا ہے اور جو نافرمان ہیں انہیں نابینا سے تشبیہ دی گئی ہے اور اصحاب عقل و دانش سے کہا گیا ہے کہ وہ غور و فکر سے کام لیں اور کسی مقام پر بھی غلطی نہ کھائیں ارشاد ہوتا ہے کہ عقل مند صرف وہی لوگ ہیں اور دانا وہی ہے جو صرف انہیں کو کہا جاسکتا ہے جو

- (۱) قسم کھانے کے بعد اس کو ایفا کریں اور خدا کے اور بندے کے درمیان یوم السبت کا جو معاہدہ ہوا تھا اسے پورا کریں۔
- (۲) ان رشتہ داریوں کو جن کو قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے قائم رکھیں اور ان تعلقات کو جن کے انقطاع سے خدا نے منع کیا ہے رک جائیں۔
- (۳) خدا کی نافرمانی سے ڈریں اور عاقبت کے محاسبہ سے خائف ہوں۔
- (۴) خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کے سلسلے میں جو مصائب و شدائد آئیں انہیں بطیب خاطر برداشت کریں۔
- (۵) نماز اوقات کی پابندی سے ادا کریں۔
- (۶) اپنے مال و دولت سے نیکی کی راہ میں بھی خرچ کریں۔
- (۷) مصیبت میں پھنسنے یا عذاب کی لپیٹ میں آجانے سے پہلے نیکی کے کاموں میں مصباح

شکور
حسین
ضی اللہ
حسین اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
مقصود
محبت
فام الایمان
تجلی اللہ
بکیم اللہ
عید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طس
مرتضی
مضی
لیین
اولی
مزمیل
ولی
مدبر
مبین
مبین
طیب
ناصر
منصور
امیر

جوارہ یزید قرظی۔ ممبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقبت۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شام۔ تہذیب۔ مجتہد۔

آخند
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذہب
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختار
منیر
سراج
سبید
خاتم الزیل
حکیم
کریم
نقیح
نبی الوتہ
بائین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہر
سین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

کھڑے ہو جاتی یا اس کے ذریعے مردے بول اٹھتے (جب بھی یہ نہ مانتے) بلکہ سب کام اللہ کے اختیار میں ہیں۔ کیا وہ لوگ جو ایماندار ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو راہ راست پر ڈال دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے ان کے اپنے اعمال کے سبب ان کو کوئی نہ کوئی مصیبت آتی ہی رہے گی۔ یا ان کے گھروں کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آجائے یقین رکھو کہ اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

شرح :- جن لوگوں کے دل نور توحید سے روشن ہیں ان کے کیریکٹر کا خاکہ اور جن کے دل کفر و شرک سے آلودہ ہیں ان کے کوائف و حالات کا نقشہ گزشتہ رکوع میں کھینچا گیا تھا اس رکوع میں بھی مکروں کی کج معیوں کا ذکر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ مکروں کی عادت ہے کہ وہ بار بار معجزات طلب کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ماننے والے معجزات دیکھے بغیر بھی مان لیتے ہیں اور نہ ماننے والے کسی طرح بھی نہیں مانتے برعکس اس کے ایمان والوں کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اللہ کا ذکر کرنے یا سننے سے ان کے دلوں کو ایک گونہ تسلی ہوتی ہے۔ اور فی الحقیقت یاد خدا چیز ہی ایسی ہے کہ اس سے دلوں کو اطمینان ہی حاصل ہوتا ہے۔ فرماتا ہے کہ جو لوگ خدا پر ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں وہ دنیا میں خوشنود و شاد کام رہتے ہیں اور آخرت میں بھی بہترین مقام حاصل کریں گے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہے کہ آپ کو ایک ایسی قوم میں مبعوث کیا گیا ہے جس سے پہلے کئی قومیں ہو گزری ہیں۔ یہ لوگ رحمن کو نہیں مانتے لہذا ان کو ہمارا کلام سناؤ اور یہ سمجھاؤ کہ اللہ اور رحمن ایک ہی ذات کے دو نام ہیں۔ ایک ذاتی دوسرا وصفی اور کہہ دو کہ یہی اللہ اور یہی رحمن میرا رب ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر مجھے کامل بھروسہ ہے اور بالآخر اسی کے پاس جانا ہے یاد رکھو کہ نہ ماننے والوں کی یہ کیفیت ہے اگر انہیں بڑے معجزات دکھائے جاتے کہ ان کے سامنے پہاڑ اپنی جگہ سے چل پڑتے یا زمین میں شکاف پڑ جاتے یا مردے باتیں کرنے لگتے تو بھی یہ لوگ نہ مانتے اور کوئی نیا اعتراض کھڑا کر دیتے۔ سو خدا کسی قوم کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کرتا اگر وہ مجبور کرنا چاہتا تو دنیا میں کوئی شخص منکر و منافق باقی نہ رہتا۔ بلکہ اس نے انسان کو کامل آزادی دے رکھی ہے جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کفر کرے۔ جزا اور سزا زندگی

شکور
سینا
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی اللہ
توفی
مطہر
مختار
منیر
سراج
سبید
خاتم الزیل
حکیم
کریم
نقیح
نبی الوتہ
بائین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطہر
سین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

محمد
رسول
احمد
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جبر
مذمو
فیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختم
منیر
سراج
سید
فام الزل
کیم
کرم
نعم
نبی الرحمہ
ناہین
فلا جبر
احمد
اول
رسول
الرحمہ
مطیع
مبین
حق
مفہوم
قوی
رسول الرفا

شکر
حسب
ضی
حسب
امین
صادق
بی اثر
تضرع
تضرع
محبت
قام
تضرع
کلم
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ت
جنتی
طس
مرنے
مطیع
سین
اولی
مزیل
ولی
مدیر
میتین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
بصاح
امین

شرح:- وہ لوگ جن کی طمانع میں کفر و انکار اور شر و فساد کا مادہ ہوتا ہے وہ محض انکار تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھتے ہیں اور استہزا و تضحیک اور ضرر رسانی پر اتر آتے ہیں۔ جب سے رسول آرہے ہیں اسی وقت سے یہ سلسلہ مخالفت بھی جاری ہے اور اکثر اوقات اس شدت سے مخالفت ہوئی کہ اگر خدا کی طرف سے تسلی و تشفی نہ دی جاتی تو ممکن ہے کہ رسول بھی دل برداشتہ ہو جاتے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! اگر لوگ آج تیری ہنسی اڑائیں اور تیرے تبلیغی کام میں روڑے اٹھائیں تو بھی تجھے رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ تجھ سے پہلے بھی جس قدر رسول آچکے ہیں مخالفین نے ان کی بھی ہنسی اڑائی ہے مگر میں نے ہمیشہ ان کو مہلت دی اور مہلت کے بعد مواخذہ کیا۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوں کو یہ سمجھاؤ کہ خدائے قادر تو تمہارے ان تمام اعمال سے واقف ہے جو تم سے سرزد ہوتے ہیں اور تمہارے شرکاء کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ پھر تم خدا کو چھوڑ کر کیوں اوروں کے دروازے کھکھٹاتے ہو۔ کیا تمہارے خیال میں چند معبود ایسے بھی ہیں جن کا علم خدا کو نہیں؟ الفسوس! یہ کتنا لغو خیال ہے لوگو! وہ جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا۔ کیا اپنی مخلوق سے باخبر نہیں؟ یا یہ بات ہوگی تمہارے دل میں کچھ اور ہے اور زبان پر کچھ اور دل سے توحید کے قائل ہو اور زبان سے مخالف باتیں بناتے ہو۔ اس قسم کا رویہ مکران حق کو بہت مرغوب معلوم ہوتا ہے اور وہ عادتاً کچھ ایسے ہو گئے ہیں کہ راہ راست سے بھٹک کر بہت دور چلے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہوگا۔ وہاں کسی کی سفارش ان کو عذاب سے نہ بچا سکے گی۔ اس کے مقابلہ پر توحید پرستوں کو دیکھو کہ اس حیات مستعار کو گزارنے کے بعد سیدھے جنت میں جا داخل ہوں گے جہاں ہر طرح کا امن و امان ہوگا اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہاں کوئی نعمت عارضی نہ ہوگی۔ دیکھ لو یہ ان لوگوں کا ابدی مقام ہے مگر جو انکار کرتے ہیں ان کا ٹھکانا آتش دوزخ ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! یہود و نصاریٰ جن کے پاس تورات و انجیل ہے توحید کی تعلیم قرآن میں دیکھ کر بہت خوش ہو رہے ہیں مگر بعض فرتے اسے ناپسندیدگی کی نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں تمہارا فرض ہے کہ تم بنائے گئے ہو اور تمہارا

حجرات: قریشی۔ مضر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مخزومی۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ بشیر۔ داعی شائب۔ مہدی۔ مبین۔

آخند
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جو
مدعو
قلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزل
کیم
کرم
نیل
نبی الرحمة
باہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
حسن
معلم
قوی
رسول الرحمة

ہوتا ہے نہ پیچھے۔ لہذا مبلغ اسلام کو چاہئے کہ وہ تمام اطراف و خیالات سے اپنی توجہ ہٹا کر اپنا کام کئے جائے اور وقت اور نتائج وقت سے نہ ڈرے۔ اس کا یہی فرض ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس کی مساعی کا اس کو اجر دیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ تم روز بروز دیکھتے ہو کہ روئے زمین پر منکران حق کی تعداد کم ہو رہی ہے اور قائلان توحید روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ یہ ترقی یونہی جاری رہے گی۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا اور پھر اس کے بعد اس بات کا محاسبہ ہوگا۔ کہ ان مبلغانہ مساعی کے زیر اثر کون توحید کا قائل ہوا ہے اور کون نہیں۔ انسان ہمیشہ سے دینی معاملات میں تدابیر سے کام لیتا آیا ہے مگر خدا کے آگے کسی کی تدبیر نہیں چلتی۔ تمام تدابیر کا مالک اللہ ہے اور اسے معلوم ہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے کفر و انکار سے کام لیا ہے۔ عقرب اپنے ٹھکانے کو دوزخ میں دیکھ لیں گے اور جو لوگ منکر رسالت ہیں رسول کو ان کی پروا نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اللہ اور صاحب علم لوگ جن کی صحف آسمانی پر نظر ہے جانتے ہیں کہ پیغمبر اپنے دعویٰ میں صادق ہے۔

سورة الرحمن ۹۷

۵۵

یہ سورت مبارک کہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھتر آیات مبارک اور تین رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۲۵:- خدائے رحمان (نہایت کریم ہے) (جس نے) قرآن کی تعلیم دی۔ انسان کو پیدا کیا۔ اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک مقررہ حساب سے چلتے ہیں اور بے تنے کے پودے اور بڑے بڑے درخت (سب اس کے سامنے) سر بسجود ہیں۔ اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو بنائی تاکہ تم تولنے کے معاملہ میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور تول ٹھیک رکھو اور وزن میں کمی نہ کرو اور اسی نے زمین کو مخلوق کے واسطے بچھایا۔ اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف چڑھائے ہیں۔ نیز بھوسی والا اناج ہے اور خوشبودار پھول ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھٹکھٹاتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں

شکر
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی اللہ
توفی
مقیم
محب
قائم
محبی
کلم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زین
حجیم
محبوبی
طس
مرتب
مطیع
لینین
اڈی
مزیل
دلجی
مدیر
میتین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
بصاح
ایم

کو ایک شعلہ آتش سے بنایا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ دونوں مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اس نے دو سمندروں (کھاری اور شیریں کو) اس طرح ملا دیا کہ (جب وہ) ملتے ہیں (تو) دونوں کے درمیان صرف ایک پردہ (سا ہوتا) ہے جس سے تجاوز نہیں کرتے پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دو سمندروں میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے پھر تم (اے انسانو اور جنو!) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور اسی کی ہیں وہ کشتیاں جو دریاؤں میں پہاڑوں کی مانند اونچی اونچی کھڑی ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

شرح :- اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بے شمار نعمتوں کا ذکر کر کے انسان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ اگر تم اپنے اللہ کی عنایات کو جھٹلانا چاہو تو تم کسی طرح جھٹلا نہیں سکتے۔ الایہ کہ تمہاری آنکھیں تمہارے کان اور تمہارے دل ماؤف ہو کر کام کرنے سے جواب دے چکے ہوں۔ اس سورۃ میں اکتیس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے جن و انس! تم ہماری کون کون سی نعمت یا قدرت سے انکار کر سکتے ہو؟ ہر موقع پر یہ استفہام استفہام انکاری ہے۔ گویا ایسا کہنے سے مراد یہ ہے کہ اے جن و انس تم ہماری کسی نعمت یا کسی قدرت سے بھی انکار کرنے کی مجال نہیں رکھتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ خدائے رحمن کے احسانات تو دیکھو کہ اس نے تم پر کتنی بڑی عنایات کی ہیں ان عطیات میں سے سب سے بڑا عطیہ اور اس کی نعمتوں میں سے سب سے اونچے درجے کی نعمت یہ ہے کہ اس نے تم کو قرآن سکھایا انسان کی بساط اور اس کی استعداد پر خیال کرو اور علم قرآن کے اس دریائے ناپید کنار کو دیکھو بلاشبہ ایسی ضعیف البیان ہستی کو آسمانوں اور پہاڑوں سے زیادہ بھاری چیز کا حامل بنا دینا رحمان ہی کا کام ہو سکتا ہے۔ ورنہ کہاں بشر اور کہاں خدا کا کلام۔

پھر اس کا احسان دیکھو کہ اس نے تم کو پیدا کیا اور قدرت دی کہ اپنے مافی الضمیر کو نہایت صفائی اور حسن خوبی سے ادا کر سکو اور دوسروں کی بات سمجھ سکے۔ اسی صفت کی بدولت انسان قرآن کو سیکھتا اور سکھاتا ہے۔

انسان کی خدمت کے لئے نظام شمسی کو قائم کیا۔ سورج اور چاند کے ظلولوع و

تے پہلے ان کو کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہ لوگ سبز پھول دار قالینوں اور خوبصورت کپڑوں کے فرش پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (اے پیغمبر!) آپ کے پروردگار کا نام بڑا بابرکت ہے اور وہ بڑی عظمت والا اور (اپنی مخلوق پر) احسان کرنے والا ہے۔

شرح :- حقیقت میں دین ایک اور صرف ایک چیز کا نام ہے اور وہ ہے خدا کا خوف اور اس بات کا خوف کہ تمہیں ایک روز اس رب العزت کی درگاہ عالی میں حاضر ہونا ہے اور اس بات کا جواب دینا ہے کہ اس مختصر سی دنیاوی زندگی کے دوران میں اس کو یاد رکھا یا نہیں۔ اور اگر یاد رکھا تو کون سی نیکی کی کس بدی سے بچا۔ اس کی راہ میں کون کون سی مشقتیں برداشت کیں۔ کیا عبادت کی کس طرح اس کے احکام پر عمل کیا۔ جس کے دل میں یہ ڈر ہو اسی کو متقی کہتے ہیں۔ اور وہی ہے جس پر خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جس کے لئے فرشتے دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ہر فعل ایک مستقل عبادت ہے۔ ان کا ہر کام مقبول ہے۔ نمازیں ہیں تو ان کی روزے ہیں تو ان کے حج ہے تو ان کا۔ یہ ہے مغز اور ظاہری صورتیں ہیں۔ اس کا پوست یہ ہے روح اور ظاہری شکلیں ہیں جسم جب مغز نہ ہو تو پوست کی کوئی قدر نہیں ہوتی اور اگر روح نہ ہو تو جسم مٹی سے بھی برا ہے۔ حضور علیہ السلام کے فیضان قدسی سے یہی چیز لوگوں کو حاصل ہوتی ہے اور اس کو دین کی روح کہا گیا ہے۔ قرآن نے ابتداء ہی میں باواز بلند پکار کر کہہ دیا تھا کہ میرا پیغام صرف انہی لوگوں کے لئے ہے جن کے دل میں خدا کا خوف ہو مگر افسوس اور تو اور آج کل کے مسلمان ہی کو یہ چیز کلی طور پر بھول گئی ہے وہ ظاہری شکل و صورت کا شیدا ہے اور مغز و روح سے بے خبر۔ وہ روز نماز پڑھتا ہے مگر فواحش و منکرات میں ایسا ہی لتھرا رہتا ہے جیسا ایک بے نماز، وہ روزہ رکھتا ہے مگر برائیوں اور بدیوں میں اسی طرح جکڑا ہے جیسے ایک تارک صوم، وہ روز بلا ناغمہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ ا شہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد عبده و رسولہ۔ مگر اس شہادت کے باوجود خدا سے اسی طرح بیگانہ ہے جیسے ایک بت پرست۔

اس رکوع میں بہشت بریں کا کسی قدر تفصیل سے خاکہ کھینچ کر دکھایا ہے۔ مفہوم

الضُّمُودُ
الرَّيْبُ
الْوَارِثُ
الْبَنَاتِي
الْبَيْعُ
الْبَادِي
النُّورُ

التَّائِبُ
الْمَغْنِي
الْمَغْنِي
الْمَجَامِيعُ
الْمَقْسِطُ
قَابِلُكَ
الْمَلِكُ
الزُّوْفُ
الْعَمْرُ
الْمُنْتَقِمُ
الْتَرَابُ
الْبَيْتُ
الْمُتَعَالِي
الْوَالِحُ
الْبَابِطُ
الْمُطَهِّرُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْبُؤْسُ
الْمُعْتَمِدُ
الْمُقَدِّرُ
الْمُقَادِرُ
الْمُصَدِّقُ
الْوَالِدُ
خَلْقُكَ
الْحَبِيبُ
الْمَغْنِي
الْبَدِي

الْقَبْرُ
الرَّيْبُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَيْعُ
الْبَادِي
النُّورُ
الْمَنَافِعُ
الْمَغْنَى
الْمَعْنَى
الْمَجَامِعُ
الْمَقْطَبُ
مَا بَلَغَ
الْمَلَكُ
الرَّوْفُ
الْمَغْمُ
الْمَقْتَبُ
الْتَرَابُ
الْبَيْتُ
الْمَتَعَالَى
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْمَقْصِدُ
الْأَوَّلُ
الْبَيْتُ
الْمَقْدِمُ
الْمَقْدَرُ
الْقَادِرُ
الْمَصْدَقُ
الْوَلِيدُ
الْمَقْدَلُ
الْمَغْنَى
الْمَعْنَى
الْمَدِينُ

(رہنے کے لئے) اور ریشمی لباس (پہننے کے لئے) عنایت کیا وہ بہشت میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں نہ آفتاب کی تپش ہوگی اور نہ جاڑے کی سختی اور درختوں کے سائے ان پر جھک جھک پڑیں گے اور ان کے پھل بھی جھکے ہوئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے باسنوں اور آنخوروں کا دور چل رہا ہوگا۔ جو شیشے کی طرح (صاف و شفاف) ہوں گے۔ شیشے کی طرح (صاف و شفاف مگر) چاندی کے بنے ہوئے ہوں گے (اور کارکنان قضا و قدر نے) ان کو ایک مقررہ اندازے کا بتایا ہوگا۔ اور وہاں ان کو ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سوٹھ (کے پانی) کی آمیزش ہوگی۔ وہ (بھی) جنت میں ایک چشمہ ہوگا۔ جس کا نام سلسبیل ہے اور ان کے پلے چھوٹے چھوٹے بچے آئیں گے؟ جو ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے جب تم ان کو دیکھو تو انہیں بکھرے ہوئے موتی خیال کرو اور جب تم نگاہ اٹھا کر دیکھو گے تو وہاں بیش بہا نعمت اور بہت بڑی سلطنت دیکھو گے۔ ان کے اوپر باریک اور گاڑھے سبز ریشمی کپڑے ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ سنو یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (آج) مقبول ہوگئی ہے۔

شرح:- اس سورت میں انسان کی توجہ صرف اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے کہ وہ کوئی چیز نہ تھا محض خدا کی قدرت سے اس کی پیدائش ہوئی اور وہ بھی ایک ایسی چیز سے جو بڑی ہی حقیر ہے۔ فرمایا اس کے بعد ہم نے انسان کو دوراہیں دکھا دیں۔ ایک شکرگزار کی اور دوسری ناشکرگزار کی۔ ناشکرگزاروں کے لئے دوزخ کو تیار کر دیا اور شکرگزاروں کے لئے جنت کو اور اختیار دیا کہ جس کی جو مرضی آئے وہی راہ اختیار کرے ارشاد ہوتا ہے کہ کیا انسان کو یاد ہے کہ ایک دن وہ تھا جب دنیا میں اس کا نام تک نہ تھا پھر ہم نے اس کو ایک مرکب نطفے سے پیدا کر کے کان اور آنکھیں دیں تاکہ کانوں سے ہماری بات کو سنے اور آنکھوں سے ہماری قدرت کے نشانات کو دیکھے۔ علاوہ ازیں اس کو عقل اور سمجھ عطا کی اور سیدھی اور الٹی راہ کا فرق بتا دیا اور کہہ دیا کہ اب تیرا جو جی چاہے وہی کر۔ اگر ناشکروں کی راہ اختیار کرے گا تو زنجیروں میں جکڑا اور دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اور شکرگزاروں کا طریقہ اختیار کرے گا۔ تو آخرت کی زندگی جنت میں مزے سے گزارے گا اس کے بعد بتایا ہے کہ شکرگزاروں کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جو منت مان لیں اور جو عہد زبان سے کر لیں

الرَّاجِدُ - الرَّاجِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْعَبِيدُ - الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ - الْوَكِيلُ - الْبَارِعُ - الْبَارِعُ

آخدا
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
معدل
قائم

جولہ
مدعو
خلیل
قریب

مطہرا
مذکرا
مبشر

مکرم
مخبر
منیر
سراج

سید
خام الزل
فیکم

کرم
نیر
نور
باہر

ظاہر
اخیر
اقل
رسول

الرحمة
مطیع
سین
حق
معلم
قوی
رسول

۶۵

سورة الطلاق

۹۹

پر عمل پیرا ہو گا اور جو ظالم اس سے روگردانی کرتے یا اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے ان کو دردناک عذاب بھگتنا ہو گا۔

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں بارہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اور ترجمہ مع شرح قائمین حضرت کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات اسے۔۔۔ اے نبی! (لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کو عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کو یاد رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ ان کو اپنے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود بخود نکلیں مگر جو ظاہر بے حیائی کے کسی کام کا ارتکاب کر بیٹھی ہوں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی سبیل پیدا کر دے۔ پھر جب وہ اپنی میعاد کو پہنچے کو ہوں۔ تو یا ان کو خوش اسلوبی سے زوجیت میں رہنے دو۔ یا خوش اسلوبی سے علیحدہ کر دو اور اپنے میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ بنا لو اور جتنی گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ ہی کے لئے دو۔ ان باتوں سے ان کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور اس کے روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لئے مخلصی کی کوئی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگی اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کرتا ہے اور اس کے رہتا ہے۔ اس نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقررہ کر رکھا ہے۔ اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو چکیں اگر تم کو شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور (علیٰ ہذا القیاس) جن کو حیض آتا ہی نہیں۔ اور وہ جن کے پیٹ میں بچہ اور ان کی عدت بچہ جننے مدتیہ تک ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا۔ خدا اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری جانب نازل کیا ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی خطاؤں کو معاف کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔ مطلقہ عورتوں کو اپنے مقدور کے موافق رہنے کو گھر دو۔ جہاں تم آپ رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ پہنچاؤ۔

شکور
حسب
ضعی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ

تخصی
تخصی
محب
قائم الا
تخصی

بیم اللہ
عبداللہ
کامل

حافظ
روز
رحیم

طس
مرتب
مستطی

لین
مزیل
دینی

مستین
معدن
ناصر

منصور
اصبر

بجاء و براء۔ قریشی۔ مہرئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمودی۔ عاقب۔ شاہد۔ رشید۔ بشیر۔ داع شاف۔ تہذیب۔ سبغ۔ مزین۔

ہو جائے گا الغرض جب عدت پوری ہونے کو آئے تو سوچ لو کہ اگر رجوع کرنا ہے اور صلح
 صفائی ہو سکتی ہے تو صلح کر کے رجوع کر لو اور اگر الگ کرنا مقصود ہو تو بھی بہترین طریق پر
 الگ کرو۔ کسی صورت میں حق و انصاف اور مکارم اخلاق کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اس
 صورت میں دو معتبر شخصوں کو گواہ بنا لو فرمایا ہم نے یہ حکم ان لوگوں کے لئے نافذ کیا ہے جو
 اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائے ہیں دو سروں کو ایسی نعمتیں کہاں میسر؟ فرمایا تم دو فریقوں
 میں سے جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی مشکلات کو خود بخود حل کر دے گا اور اس
 طرح اس کے لئے کوئی سلان پیدا کر دے گا کہ اس کو خبر بھی نہ ہوگی۔ سنو اس حقیقت باہرہ
 کو سمجھ لو کہ جو کوئی خدا پر بھروسہ رکھ کر کام کرتا ہے خدا اس کے لئے کافی ہے۔ دیکھو
 طلاق کے معاملے میں انتہائی احتیاط برتو۔ جاہلیت کے رسم و رواج اور اس زمانے کے مظالم
 جو تم عورتوں پر روا رکھا کرتے تھے ان کو یک قلم فراموش کر دو اور حق و انصاف اور خوف
 خدا کو کام میں لاؤ اس سے خدا تمہاری خطائیں بھی معاف کر دے گا اور تمہیں بڑا اجر دے
 گا۔

سنو عورت کے معاملے میں تنگ دلی اور خست کونہ برتو جہاں خود رہتے ہو وہاں ان
 کو رکھو اور جیسے خود رہتے ہو ویسا ہی ان کو رکھو! اپنی استطاعت کے اندر اندر ان سے حسن
 سلوک کرو اور انہیں تنگ نہ کرو۔ اگر وہ حمل کی حالت میں ہوں اور تم ان کو طلاق دینا چاہو
 تو جب تک وہ بچہ نہ جنم لیں ان کو نان نفقہ دو اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اگر بچہ جنم
 کے بعد ان سے دودھ پلوانا بھی مقصود ہو تو دودھ پلوانی کی اجرت دو اور نہایت حق و انصاف
 کے ساتھ آپس میں نیکی کا برتاؤ کرو۔ دیکھو خواہ مخواہ کسی کو تنگ نہ کرو اگر مرد اس سے
 دودھ نہ پلوانا چاہئے گا تو بہر حال وہ کسی دوسری عورت کو اجرت دے کر دودھ پلوائے گا۔
 اس کو وہاں بھی اجرت دینی ہے اور اس کو بھی۔ پھر اس کو کیوں نہ دیدے اور اگر عورت
 دودھ پلانے سے انکار کر دے گی تو اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اور بہتری عورتیں دودھ
 پلانے والی میسر آسکتی ہیں۔ اس کو اتنا گھمنڈ نہیں کرنا چاہئے۔ بہر حال جس قدر کسی کی
 وسعت ہو اس کے مطابق خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرنا چاہئے اور استطاعت سے زیادہ
 خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور اگر کسی پر تنگی آ بھی پڑے تو اللہ اس کو آسان کر دے گا۔
 ترجمہ آیات ۸-۱۲: اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے

شکوہ
 حبیب
 حبیب اللہ
 حبیب اللہ
 امین
 صادق
 نبی اللہ
 حبیب
 حبیب
 حبیب
 حبیب
 حبیب اللہ
 حبیب اللہ
 کامل
 حافظ
 زود
 رحیم
 مہ
 حبیبی
 مس
 مرتضیٰ
 مہ
 مرتضیٰ
 یسین
 اذی
 مرتضیٰ
 دلچ
 حبیب
 مدبر
 متین
 مرتضیٰ
 طیب
 ناصر
 منصور
 مصباح
 امیر

احمد
 رسول
 الملاحم
 شہید
 شہید
 عادل
 قائم
 حبیب
 حبیب
 مدعو
 قلیل
 قریب
 مطہر
 مذکور
 مبشر
 مکرّم
 مکرّم
 منیر
 سراج
 شہید
 قائم الزمان
 حکیم
 قیوم
 نبی اللہ
 باطن
 ظاہر
 اختر
 اول
 رسول
 حبیب
 الرحمة
 مطہر
 صین
 حق
 معلوم
 قوی
 رسول اللہ

وہ جبکہ پا چکے تھے اک دلیل روشن و ظاہر
یہی احکام پہنچے تھے انہیں ”اگلے صحیفوں میں“
کہ خاص اللہ کی ہی بندگی وہ سب بجا لائیں
کریں ہر حال میں قائم نماز ”داور اعلیٰ“
زکوٰۃ مال بھی دیں ”جو کہ ہے چالیسواں حصہ“
یہ ہے وہ دین گلدستہ ہے جو سچے مضامین کا
یقیناً کافر اہل کتاب اور مشرکین سارے
ہمیشہ کے لئے نار ستر میں ڈالے جائیں گے
یہی ہیں کہ مخلوقات میں جو سب سے بدتر ہیں
یقیناً تمام افراد جو ایمان لائے ہیں
”علاوہ اس کے“ اچھے کام بھی جو کرتے رہتے ہیں
یہی وہ ہیں کہ مخلوقات میں جو سب سے بہتر ہیں
صلہ ان کے لئے نزدیک ان کے پاک مولا کے
ہیں ایسے باغ جن کے زیر دامن ہیں رواں چشمے
رہیں گے جاوداں ان خلد زاروں میں مکیں وہ سب
خدا خوش ان سے اور راضی خدا سے ”بالیقین“ وہ سب
یہ سب انعام و اکرام اس ”سعادت مند“ پر ہوگا
کہ جس نے خوف رکھا ہوگا اپنے ”پاک“ مولا کا
شرح :- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے تمام ادیان عالم کے پیروکار بگڑ چکے تھے
اور اپنے اپنے دین کی اصلیت کو بھول کر جہالت و ظلمت روحانی کا شکار ہو رہے تھے۔ اس وقت
وہ طرح کے لوگ تھے ایک تو وہ جو کسی نہ کسی کتاب آسمانی کے ماننے والے تھے اور دوسرے وہ
جو کسی کتاب کو نہ مانتے تھے اور شرک و بت پرستی میں مبتلا تھے کیا اہل کتاب اور کیا بت پرست
انسانیت کے تمام اعلیٰ اوصاف کھو بیٹھے اور اپنے خالق کو بھول چکے تھے اس کی عبادت سے
روگرداں ہو چکے تھے اور مذہب کی روح سے محض نا آشنا تھے اور ممکن نہ تھا کہ وہ کسی مصلح
اعظم کی اصلاح و درستی کے بغیر اپنے عیوب کو دور کر سکتے اور سیدھی راہ پالیتے۔ پس ارشاد ہوتا

الضوء
الرشيد
الوارث
الباقي
اليدع
البارئ
الصور
الناصح
الغني
المنع
الجامع
المقسط
مابك
المكذوب
الزود
الغفور
المتقن
التراب
البر
المتعالي
الواحي
الباين
القاهر
الاجد
الاول
الوحيد
المقيم
المتبر
القادر
الضمد
الوحيد
الخالق
البارئ
المتعالي
الذي

الوصاب
الرزاق
الفتاح
العليم
القابض
الباسط
المفيض
الرازق
المعز
المذل
السميع
الخبير
العليم
الغفور
المتقن
التراب
البر
المتعالي
الواحي
الباين
القاهر
الاجد
الاول
الوحيد
المقيم
المتبر
القادر
الضمد
الوحيد
الخالق
البارئ
المتعالي
الذي

المجاد - الواحد - التيودم - الميت - المبحي - الوحي - المنين - الوكيل - الباعث - المبر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خانم
جولہ
مذہب
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
کیمہ
کیم
یتیم
فی الرحمۃ
بایں
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمۃ

ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین کو کوئی چیز ان لغویات سے باز نہ رکھ سکی تھی اگر ایک ایسا رسول مبعوث نہ کیا جاتا جو اس کتاب مقدس یعنی قرآن پاک کو پڑھ کر انہیں سنا تا۔ فرمایا یہ قرآن وہ کتاب عزیز ہے جس کے علوم و مضامین نہایت بلند پایہ اور بے حد مفید ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اہل کتاب کی شیخی اسی وقت کزکری ہوئی ہے اور تبھی ان میں ہلچل پڑی ہے جب ان کے سامنے حق نمودار ہوا۔ فرمایا سن لو اس دین فطرت کی یہی تعلیم ہے کہ نہایت اخلاص و محبت کے ساتھ خدا کی عبادت کرو اور شرک و بت پرستی سے ایسا ہی اجتناب کرو جیسا ابراہیم خلیل اللہ نے کیا تھا علاوہ ازیں نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ اور یقین رکھو کہ یہی راہ دین فطرت کی راہ ہے۔ فرمایا یہ لوگ یعنی اہل کتاب اور مشرکین جو اپنے خدا سے دور جا پڑے ہیں۔ جنم کی آتش سوزاں کے حوالہ کئے جائیں گے کیونکہ یہ انتہائی درجے کی بری مخلوق ہیں۔ مگر اس کے برعکس وہ لوگ جو ہمارے اس نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد دین اسلام کے بتائے ہوئے نیک اعمال کے اکتاب سے غفلت نہیں برتتے وہ بہترین مخلوق اور بہشت بریں میں مزے کی زندگی گزاریں گے خدا ان سے خوش ہوگا اور وہ خدا سے خوش ہوں گے۔

فرمایا ہماری یہ خوشنودی محض انہی لوگوں کو حاصل ہو سکتی ہے جو دنیاوی زندگی کے دوران میں عبادات و معاملات دونوں میں مشیت الہی کو پیش نظر رکھیں اور ریا کاری اور سنگدلی سے بچے رہیں۔

سورة الحشر (۱۰۱) (۵۹)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں چوبیس آیات مبارکہ اور تین رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔
ترجمہ آیات ۱-۱۰:- جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ وہ وہی ہے جس نے اہل کتاب کے ان افراد کو جو (اسلام کے) منکر ہیں پہلے ہی اجتماع پر ان کے شہروں سے نکال دیا۔ تمہیں گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچالیں گے

شکوہ
حسب
ضی اللہ
حسب
امین
صادق
بی التوبہ
تفویض
مستند
محبت
خام الزیل
کیم اللہ
کیم اللہ
کامل
حافظ
زین
رحیم
طہ
مجتبی
حسن
مظفر
لیسن
اذی
مزمیل
دلجی
مدت
میتین
ممدین
طیب
ناصر
مشمور
مصباح
امیر

آخذ

رسول

الملاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جود

مدعو

خلیل

تربیب

مطہر

مذکر

مبشر

مکرم

مختر

منیر

سراج

سید

خاتم الرسول

حکیم

کرم

یقین

رسول پر ایمان لائے ہیں کوئی کینہ نہ رہنے دے بیشک تو بڑی شفقت والا مہربان ہے۔

شرح: - بنی نضیر یہود کا ایک قبیلہ تھا جو مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلے پر مشرقی جانب میں رہا کرتا تھا۔ یہ لوگ بڑے دولت مند اور بڑے ساز و سامان والے تھے۔ ان کی جمعیت بھی بڑی مضبوط تھی۔ انہوں نے چند بڑے بڑے مضبوط قلعے بنا رکھے تھے۔ جن پر ان کو بڑا ناز تھا۔ ابتداء میں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آئے تو انہوں نے آپ سے ایک معاہدہ کیا کہ ہم نہ آپ کے ساتھ لڑیں گے اور نہ آپ کے دشمنوں کو آپ کے خلاف مدد دیں گے۔ مگر تھوڑے ہی عرصے کے بعد انہوں نے آپ کے خلاف قریش کے ساتھ نامہ و پیام شروع کر دیا اور ان کے سردار کعب بن شرف نے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کے سامنے مسلمانوں کے خلاف قریش سے معاہدہ کیا اور دھرمینہ آکر طرح طرح کی شرارتیں شروع کر دیں جن کی تفصیل کتب تاریخ میں دیکھنی چاہئے۔ آخر آپ نے صحابہ کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ ان کے ساتھ لڑائی کرنی چاہئے اتنا طے پانا تھا کہ مسلمانوں نے نہایت ہمت و مستعدی کے ساتھ ان کے مکانوں اور قلعوں کا محاصرہ کر لیا اور وہ بغیر لڑائی لڑے خوف زہ اور مرعوب ہو کر بھاگ نکلے اور بعد میں صلح کی التجا کی۔ رحمتہ للعالمین نے فیصلہ کیا کہ وہ مدینہ خالی کر دیں اور جو مال اٹھا کر لے جاسکتے ہیں لے جائیں اور کسی اور جگہ جا بیس۔ ان کے مکانات، زمین اور باغات پر مسلمانوں کو قبضہ دیدیا گیا۔ یہ زمین مال غنیمت کی طرح تقسیم نہ کی گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اختیارات سے اسے مہاجرین پر تقسیم کر دیا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جو چیز زمین، آسمان میں ہے، اللہ ہی کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ اللہ وہ ہے جو بڑے غلبے اور حکمت والا ہے۔ اس کے غلبہ اور حکمت کی ایک مثال تم نے دیکھی ہے کہ اس نے بنی نضیر کو تمہارے شہروں سے اس طرح نکالا کہ گویا وہ شہر کے میدان میں جمع ہونے کو نکلے ہیں۔ حالانکہ تم ان کی شان و شوکت اور ان کے قلعے وغیرہ دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ یہ کبھی نہیں نکلنے والے مگر ان کے نکلنے کے اللہ نے وہ سامان پیدا کر دیئے جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ تھے ان کے دلوں میں اس نے تمہارا یسا رعب ڈالا کہ وہ اپنے ہاتھوں اپنے گھروں کو برباد کرنے لگے۔ یہ واقعہ دانشمندی کے لئے اپنے اندر سامان عبرت رکھتا ہے چاہئے کہ اس سے سبق سیکھیں۔ فرمایا اگر ہم نے

شکور
حسب
صنی اللہ
حسب
امین
صادق
بی اثر
تقصی
تقصی
محب
تاک الام
تاک الام
کامبل
حافظ
زوت
حکم
مہ
مجتبی
طس
مرقص
مضغ
لیین
اولی
مزمیل
دلی
مدیر
متین
مدین
طیب
ناصر
منور
مضاح
امر

حجرات، بزار، قریشی، مضمزی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شامد، رشید، بشیر، داغ، شایب، ہمد، سبغ، عزیز

ان کے حق میں جلا وطنی پہلے سے نہ لکھ دی ہوتی اور یہ تمہارا مقابلہ کرتے تو ان کو وہ سزا دی جاتی کہ ہمیشہ یاد کرتے فرمایا جو تم نے ان کی ہر چیز پر تسلط حاصل کر لیا ہے تو درحقیقت یہ اللہ کا تسلط ہے۔ اس نے تم پر اتنی مہربانی کی کہ تمہیں ہمت دی اور ان کو بزدل بنایا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس واقعہ سے جو کچھ تمہیں ملا وہ بطور غنیمت اس لئے تمام شریک ہونے والوں میں تقسیم نہیں کیا گیا کہ روپیہ پیسہ مالداروں ہی میں چکر نہ کھاتا رہے۔ جو غریب اور نادار ہیں وہ بھی دولت مند اور غنی ہو جائیں لہذا ہمارے رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جو چیز وہ تمہیں نہ دیں۔ اس سے رکے رہو اور خدا کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہو فرمایا اگرچہ عام مسلمان اس مال سے استفادہ کا حق رکھتے ہیں مگر وہ پچارے مہاجرین کو ان کے گھروں اور جائیدادوں سے محض اس لئے محروم کر دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے دین کی مدد کرتے ہیں اس کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ حقیقتاً یہی سب سے زیادہ سچے مسلمان ہیں ان کے بعد حق ہے ان نیک خصال، ایثار، پیشہ انصار کا جنہوں نے ان مہاجرین کو اپنے گھر پیش کر دیئے اور اپنی جائیدادوں میں ان کو حصہ دیا اور باوجود خود تنگ دست ہونے کے انہوں نے دل کی تنگی نہیں دکھائی۔ فرمایا جو شخص دل کی تنگی کو دور کر دیتا اور ایثار و قربانی سے کام لے کر دوسرے مسلمان بھائیوں کی مدد کرتا ہے اس سے بڑھ کر کون زیادہ نیک بخت اور کامیاب ہو سکتا ہے۔ ان دونوں قسم کے لوگوں کے بعد ان کا حق ہے جو ان کے بعد اسلام لائے اور یہ کہتے ہوئے آئے کہ خدایا! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی خطاؤں کو معاف کر دے جو ایمان لانے میں ہم سے گئے سبقت لے گئے ہیں۔ خدایا! جو لوگ ایمان لے آئے ہیں ان کی طرف سے ہمارے دلوں میں کوئی بیر نہ پیدا ہونے دے۔ تو بخشے والا مہربان ہے۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۲:۔ کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو منافق ہیں وہ اپنے ان بھائیوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر ہیں کہتے ہیں کہ اگر تم کو (دینہ سے) نکال دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے معاملے میں کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم تم کو مدد دیں گے (سنو!) اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اگر ان کو نکالا گیا تو وہ (قطباً) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مذہب
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختم
منیر
سراج
سید
فان الویل
نکیم
کریم
نیم
نبی
ناہین
نہا
آب
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
حق
معلم
قوی
رسول الرفا

شکوہ
حسین
ضنی
حسین
امین
صادق
بی
خصی
نقشہ
مجتب
فان الویل
نکیم
مذہب
حافظ
رسول
سراج
سید
فان الویل
نکیم
کریم
نیم
نبی
ناہین
نہا
آب
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
حق
معلم
قوی
رسول الرفا

لڑائی ہوئی تو بھی وہ ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر انہوں نے ان کی مدد کی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ ان کے دلوں میں اللہ کی ہیبت سے تمہاری ہیبت زیادہ ہے یہ محض اس لئے کہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے۔ سب مل کر تم سے نہیں لڑ سکیں گے مگر محفوظ بستیوں میں رہ کر یا دیواروں کی آڑ میں ان میں باہم شدید لڑائی ہے۔ تم ان کو متحد خیال کرتے ہو حالانکہ ان کے دل جدا جدا ہیں یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ان لوگوں کی جو ان سے پہلے قریب ہی کے زمانے میں ہو چکے ہیں انہوں نے اپنے افعال کی سزا چکھ لی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (یا) ان کی مثال شیطان کی سی ہے جبکہ اس نے انسان سے کہا کہ منکر ہو جا۔ مگر جب وہ منکر ہو گیا تو کہہ دیا کہ مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔ سو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں آتش دوزخ کی نذر ہوئے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی ہے سزا ظالموں کی۔

شرح:- اس رکوع میں منافقوں کا ایک جھوٹ ظاہر کیا گیا ہے۔ فرمایا یہود کے قبیلہ بنی نضیر سے جو اے مسلمانو! تمہارے دشمن تھے منافقوں نے یہ ساز باز کر رکھی تھی کہ ہم ہر حال میں تمہارے ساتھ ہیں اور ہر طرح تمہاری مدد کریں گے اور تمہارے معاملے میں مسلمانوں کی کوئی پیش نہ جانے دیں گے اول تو مسلمان تم سے لڑائی کرتے نہیں اور اگر انہوں نے کی بھی تو ہم ان کے خلاف تمہاری مدد کریں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان منافقوں نے کفار کو یقین دلایا تھا کہ اگر چار و ناچار تم کو مسلمانوں نے یہاں سے نکال ہی دیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہی نکل جائیں گے اور تمہارے معاملے میں کسی کی بات سننے کو تیار نہ ہوں گے۔ فرمایا کہ یہ محض جھوٹے ہیں۔ مزا تو جب ہے کہ جب یہود کو یہاں سے نکال دیا گیا تھا تو یہ بھی ان کے ساتھ نکل جاتے اور جب ان کے ساتھ لڑائی ہوتی تھی ان کی مدد کرتے۔ مگر ان کو اتنی جرات کہاں؟ اور اگر جرات کر کے میدان میں آ بھی جاتے تو بہت جلد پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلتے۔ کیونکہ منافق محض کبھی دلیر اور بہادر نہیں ہو سکتا۔ منافقت اسی میں ہوتی ہے جو بزدل ہو۔ فرمایا۔ اس حقیقت کو یاد رکھو کہ منافقوں کے دلوں میں اتنا ہمارا ڈر نہیں جتنا تمہارا ڈر ہے۔

مسلمانوں کی بہادری ان کی تلوار اور ان کی تیر اندازی کو ایک دنیا جانتی ہے۔

اخذ
 رسول
 الملام
 شہید
 شہید
 عادل
 قائم
 جواد
 مدعو
 علی
 قریب
 مطہر
 مذکور
 مطہر
 مکرّم
 غنم
 منیر
 بیاض
 سید
 قائم الزل
 حکیم
 نینم
 نبی الرحمۃ
 باطن
 ظاہر
 انجیل
 اقل
 رسول
 الرحمۃ
 مطیع
 مبین
 حق
 معلوم
 قوی
 رسول الرحمن

کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اس سے بے حیائی اور بے شرمی کے مملک امراض پیدا ہوتے
 ہیں۔ لہذا اس کی سزا بھی ویسی ہی عبرت ناک اور سخت ہونی چاہئے۔ تاکہ کوئی شخص اس
 کے ارتکاب کی جرات ہی نہ کرے۔ ارشاد ہوا کہ زانیہ عورت اور زانی مرد کی سزا یہ ہے
 کہ ان کو سو سو کوڑے لگائے جائیں اور اس معاملہ میں مجرموں کی اعلیٰ نسبی اور عمدہ کا
 مطلق خیال نہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ دین کا معاملہ ہے بس جو شخص اللہ اور روزِ آخرت پر
 ایمان رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اس معاملہ میں کوتاہی نہ کرے۔ مسلمانو! زانی مرد و
 عورت کی یہ سزا منظر عام پر دینی چاہئے کہ تمام اہالیان شہر اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ کر
 سبق عبرت سیکھ لیں اور اس فعلِ قبیح کے ارتکاب کی جرات نہ کریں۔ فرمایا کہ ہم جنس
 اپنے ہم جنس کی طرف ہمیشہ پرواز کرتا ہے۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ زانی مرد صرف
 زانیہ عورت کو پسند کرتا ہے۔ اسی طرح زانیہ عورت بھی زانی مرد کو پسند کرتی ہے۔ اے
 مسلمانو! تم پر یہ بات حرام قرار دی گئی ہے۔ تم ہرگز ایسا نہ کرنا۔ نیز اس بات کو یاد رکھو کہ
 عداوت و دشمنی سے کسی پر زنا کا الزام نہ لگاؤ۔ اگر کوئی شخص کسی پر تہمت لگائے۔ تو وہ
 چار عینی شاہد اپنے ساتھ لائے۔ وگرنہ تہمت لگانے والے کو ۸۰ کوڑے لگائے جائیں اور
 اس کے بعد کبھی تاہمو اس کی شہادت قبول نہ کی جائے اور ایسے لوگوں کو فاسق کے نام
 سے پکارا جائے۔ ہاں جو لوگ توبہ کر لیں اور اس کے بعد محتاط ہو جائیں ان کو تنگ نہ کیا
 جائے اگر کوئی خاوند اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور اس کے پاس شاہد نہ ہوں تو چار
 دفعہ خدا کی قسم کھائے کہ سچا ہے اور پانچویں قسم یہ کھائے کہ اگر جھوٹا ہے تو اس پر
 اللہ کی لعنت ہو مگر عورت اس کے مقابلہ میں آکر چار دفعہ خدا کی قسم کھائے کہ اس کا
 خاوند جھوٹا ہے۔ اور پانچویں قسم یہ کھائے کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو تو
 وہ بھی حد زنا سے بچ جائے گی اس صورت میں خاوند پر بھی کوئی حد نہیں لگے گی۔ مگر میاں
 بیوی کے درمیان طلاق واقع ہو جائے گی اس قسم کی طلاق کو لعان کہتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ
 یہ حکم سراسر فضل و رحمت کا نشان ہے اور ہمارے تواب و حکیم ہونے کا ثبوت ہے۔ اس
 سے مطلق کوتاہی نہ ہو۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۲: اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو)

تہمارے امور خانہ داری میں فسادات برپا ہو گئے ہوتے) اور خدا توبہ قبول کرنے والا

شکور
 حنیف
 ضعیف اللہ
 غیب اللہ
 امین
 صادق
 بی اثر
 قوی
 غنی
 مجتہد
 محبت
 قائم الا
 نجی
 حکیم اللہ
 غیب اللہ
 کابل
 حافظ
 زون
 رحیم
 غنی
 مجتہد
 حس
 مظلوم
 منصف
 یسین
 اذی
 مذہب
 دلچ
 مدبر
 متین
 ممدون
 طیب
 ناصر
 منصور
 بیاض
 امیر

الضُّمُّ
الرَّيْبُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ
التَّائِبُ
الْغَنِيُّ
الْمَعْنَى
الْجَامِعُ
الْمُتَسِّطُ
مَالِكُ
الْمَكَّةُ
الزُّوْمُ
الْغَفْوُ
الْمُنْتَبِهُ
الْتَوَابُ
الْبَتْرُ
الْمَتَعَالِي
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْقَائِدُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْبُؤْسُ
الْمَقِيمُ
الْمُنْتَدِرُ
الْقَائِدُ
الضَّمَّةُ
الْوَالِدُ
خَلْقُهُ
الْمَعْنَى
الْبَدِي

حکیم ہے۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر) تہمت لگائی وہ بھی تم ہی میں کا ایک گروہ ہے اسے تم اپنے لئے برانہ سمجھو۔ بلکہ یہ تمہارے لئے اچھا ہی ہے ان میں سے ہر شخص کو جس قدر اس نے حصہ لیا گناہ ہوا اور ان میں سے جس نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا اس کو عذاب ہوگا۔ جب تم نے اسے سنا تھا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے دلوں میں کیوں نیک گمان نہ کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح تہمت ہے۔ وہ کیوں چار شاہد اپنی بات کی تصدیق کے لئے نہ لائے۔ تو جب یہ گواہ نہیں لاسکے تو اللہ کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں۔ اوڑا اگر تم پر اللہ کا فضل اور دنیا و آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی تو جو کچھ تم کر گزرے ہو اس پر تمہیں سخت عذاب ہوتا۔ جس وقت تم اس بات کا اپنی زبانوں پر چرچا کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی باتیں کہنے لگے جن کا تمہیں کوئی علم ہی نہ تھا اور تم اسے معمولی بات سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات تھی۔ جب تم نے یہ سنا تھا کیوں نہ کہہ دیا ہمیں زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات زبان سے نکالیں۔ سبحان اللہ! یہ تو بہتان عظیم ہے (سنو!) خدا تم کو نصیحت کرتا ہے اگر مومن ہو تو دوبارہ ایسی حرکت نہ کرنا اور اللہ اپنے احکام تم کو کھول کھول کر سنا رہا ہے اور اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور دانائے ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تمہیں سخت ترین سزا دی جاتی اور یہ کہ خدا نہایت مہربان اور رحیم ہے۔

شرح :- اس رکوع میں ایک مشہور واقعہ کا ذکر ہے جسے اٹک کے نام سے پکارتے ہیں۔ اٹک کہتے ہیں تہمت لگانے کو۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے باہر کسی سفر پر جایا کرتے تھے تو اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کو ساتھ لے جایا کرتے تھے ایک دفعہ قرعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام نکلا۔ پردے کا حکم اس وقت نازل ہو چکا تھا۔ جب سفر سے قافلہ واپس آیا تو مدینہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر رات کو مقام کیا۔ صبح سے کچھ پہلے آپ قضائے حاجت کو گئیں۔ واپس آئیں تو قافلہ کوچ کر چکا تھا۔ آپ حیران ہوئیں کہ اب کیا کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے یہ سوچا کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ

الْوَالِي
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ
التَّائِبُ
الْغَنِيُّ
الْمَعْنَى
الْجَامِعُ
الْمُتَسِّطُ
مَالِكُ
الْمَكَّةُ
الزُّوْمُ
الْغَفْوُ
الْمُنْتَبِهُ
الْتَوَابُ
الْبَتْرُ
الْمَتَعَالِي
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْقَائِدُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْبُؤْسُ
الْمَقِيمُ
الْمُنْتَدِرُ
الْقَائِدُ
الضَّمَّةُ
الْوَالِدُ
خَلْقُهُ
الْمَعْنَى
الْبَدِي

النَّاجِدُ - الْوَالِدُ الْقَيْئُومُ - الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
خادل
خاتم
نبوت
مذموم
خلیل
قریب
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
تکبر
کریم
نقیم
نبی
ناہین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطہع
مین
سن
مفلوم
قوی
رسول الزما

معنی کرتے چلے آئے ہیں۔ اکثر صوفیائے کرام نے اسے اپنے رنگ میں رنگا ہے یہاں
سمجھ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک عام فہم مثال کے ذریعے انسان کو سمجھایا ہے کہ خداوند
تعالیٰ سراسر نور ہے اگر انسان اس نور کی طرف آنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ خدائے
تعالیٰ کے احکام و علم کے سامنے سرنگون ہو جائے اور اپنی بے بسی، بے کسی اور بے مانگی
کا اعتراف کرتے ہوئے پوری طرح فرمانبردار بن کر رہے اور تکبر و غرور کو اپنے پاس تک
نہ پھکنے دے فرمایا میرے نور کی مثال ایسے چراغ کی ہے جو شیشہ میں رکھا ہو اور شیشہ کسی
طاق میں ہو اور چراغ زیتون کے تیل سے روشن کیا گیا ہو اور ایسا صاف ہو کہ آگ دیکھتے
ہی جل اٹھے اور زیتون بھی ایسا کہ نہ شرتی ہو کر صبح ہی کے وقت اس پر آفتاب کی شعاع
پڑیں پچھلے وقت سورج کی کرنیں اس تک نہ پہنچ سکیں اور نہ غری ہو کہ شام کے وقت ہی
اس پر دھوپ پڑتی ہو کیونکہ ایسا درخت کچا ہوتا ہے اس کا تیل بھی عمدہ نہیں ہوتا بخلاف
اس کے کہ اگر درخت کسی میدان میں یا بلندی پر ہو تو وہ خوب تناور اور پختہ ہوتا ہے اس
کا تیل بھی عمدہ ہوتا ہے مقصود اس سے صرف یہ ہے کہ ایسا چراغ سب چراغوں سے زیادہ
روشن ہو گا اور اپنے تمام ماحول کو منور و روشن کر دے گا فرماتا ہے کہ میں اپنا یہ نور صرف
اسی کو دکھاتا ہوں جو اس کا مستحق ہوتا ہے اور یہ مثالیں اس واسطے بیان کرتا ہوں کہ تم
ان مسائل کو باسانی سمجھ لو سنو میرا نور ایسے گھروں میں اجالا کرتا ہے جن میں صبح و شام
میرا نام لیا جائے اور میری عبادت کی جائے اور ایسے لوگوں کے دل اس سے منور ہوتے
ہیں۔ جن کو میری عبادت سے دنیا کی کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ تجارت کی مصروفیتوں میں
پھنس کر میری عبادت نہیں چھوڑتے، نماز قائم کرتے، زکوٰۃ ادا کرتے اور اس دن سے
خوف کھاتے ہیں جب دہشت کے مارے دل پھڑک اٹھیں گے اور آنکھیں پتھرا جائیں گی
یہ لوگ محض اس خیال سے نیک عمل کو اپنا طریق کار بناتے ہیں کہ میں ان سے خوش ہو
جاؤں اور اپنے فضل سے ان کے اعمال کا بدلہ دوں اور انعامات سے ان کو سرفراز کروں
ارشاد ہوتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جو مجھے ماننے سے انکار کرتے ہیں ان کی تمام
مساعی اور تمام تک و دور اینکاں جاتی ہے وہ فریب سراب میں زندگیاں بسر کرتے ہیں اور
سمجھتے ہیں کہ وہ مفید اور نیک کام کرتے ہیں حالانکہ ان کے افعال بالکل بے نتیجہ ہوتے
ہیں وہ جمالت کے اندھیروں میں اس طرح پھنسے ہوئے ہیں جس طرح دریا کی لہریں گہرے

شکور
حلیب
ضی اللہ
حلیب اللہ
امین
صادق
بی انور
نصی
مستطی
محبوب
قال الہ
بیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
حجم
ما
مجبوبی
طس
مرطی
ما
مضغ
لیین
اوی
مزیل
دی
مدین
میتین
مصدق
طیب
ناصر
مضور
مضاح
امر

حجارتہ برارہ کریمی، مفسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عابد، شامد، رشید، بشیر، ذاب، شاب، مہدی، سبغ، بحیر

احمد
رسول
الملاحم
شہید
عاد
قائم
جولہ
مذمو
خلیل
تربیت
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختار
منیر
سراج
سید
خام الزیل
حکیم
کرم
نیل
نی لیل
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
مبین
مسن
معلوم
قوی
رسول الرحمان

کا حکم رکھیں گی یاد رکھو کہ ہمارا کوئی حکم حکمت و موعظت سے خالی نہیں ہوتا یہاں بھی ارشاد فرمایا کہ عورتیں جن کے خاوند فوت ہو گئے ہیں اور وہ دوسری شادی نہیں چاہتیں یا جنہوں نے شادی کا مطلق خیال ہی چھوڑ رکھا ہے اور گھروں میں بیٹھی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اس قسم کا لباس پہنیں جس سے ان کی زینت کا پتہ نہ چلے وہ خوبصورت بن کر نہ رہیں تاکہ انسانی جذبات کو انگھخت نہ ہو اور نفس کی سرکشی سے بچی رہیں اس کے بعد فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کھانے پینے کے معاملے میں غرباء اور مساکین اور اقربا کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ایک جگہ مل کر کھانے پینے میں غربت امارت کے امتیازات سے بالاتر ہو کر متحدہ قومیت اور اسلامی برادری کا ثبوت دیں۔

فرمایا خواہ ایک جگہ اکٹھے مل کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ بیٹھے کر کھاؤ ہرج نہیں مگر باہمی محبت کا ثبوت جس طرح بن پڑے ضرور دینا چاہئے فرمایا اس بات کو معمولی مت خیال کرو اس میں تمہارے لئے کئی مفید باتیں ہیں ہم جانتے ہیں کہ تم اس حکم کی تہ تک پہنچو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ ارشاد ہوتا ہے کہ جب کسی کے گھر جاؤ یا کسی مسلمان بھائی سے ملو تو اسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو جس کے معنی یہ ہیں کہ اے بھائی یا بھائیو میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تم سلامت رہو اور آفات سماوی وارضی سے محفوظ رہو تم پر خدا کی رحمتیں ہوں اور صد ہزار برکتیں۔ دیکھو یہ وہ طریق کار ہے جس سے مسلمان کو ہرگز گریز نہیں کرنا چاہئے ورنہ اس کی قومیت ختم ہو کر رہ جائے گی۔

ترجمہ آیات ۶۲-۶۳:۔ (سچے) مومن تو بس وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب ان کے پاس کسی ایسے موقعہ پر جمع ہوتے ہیں جو جمع ہونے کا ہے تو ان سے پوچھے بغیر نہیں جاتے (اے پیغمبر!) جو لوگ آپ سے اجازت طلب کر کے جاتے ہیں وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں سو جب وہ اپنے کسی کام کے لئے آپ سے اجازت طلب کریں تو ان میں سے جسے آپ چاہیں اجازت دیں اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت کی دعا کیجئے بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ تم رسول کو بلانا یوں نہ سمجھو جس طرح تم اپنے میں سے کسی کو بلاتے ہو یقیناً اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے آنکھ پھا کر کھٹک جاتے ہیں۔ تو وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی مصیبت آنازل ہو یا ان پر

شکر
حسب
ضنی
نبی
امین
صادق
نبی
توضی
مفسر
محبت
قال
بالحق
بالحق
بالحق
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ط
مجتبی
طس
مظہر
س
مظہر
لین
اولی
مزیل
ولی
مذہب
مبتدئ
مبتدئ
طیب
ناصر
مضمون
مضاج
امر

الْوَعَابُ
الرِّزْقُ
النَّسَاجُ
الْعَلِيمُ
الْمَقَابِلُ
الْبَاسِطُ
الْحَافِظُ

﴿١﴾

الْمُرَافِقُ
الْمُعْتَرِضُ
الْمَذَلُ
السَّيِّعُ
الْبَيْعُ
الْمَقْلَبُ

السَّيِّدُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

الْمُخَيَّبُ

دروناک ہذا اب آجائے۔ خبروار! زمین اور آسمان کی تمام کائنات صرف اللہ ہی کے لئے ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تمہاری روش کیا ہے اور جس دن لوٹ کر اس کے پاس جاؤ گے تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہ آداب سکھائے ہیں جن کا نبی اور امتیوں کے درمیان طوطا رکھنا اشد ضروری ہے اور یہی ایک مرید کو اپنے مرشد اور طالب دین کو علماء کی مجلس میں طوطا رکھنے چاہئیں۔ فرمایا کہ جب تم نبی کے پاس کسی کام کے لئے حاضر ہو تو تمہیں چاہئے کہ جب تک اجازت حاصل نہ کر لو واپس نہ آؤ کیونکہ یہ ایک بڑی گستاخی ہے کہ صدر مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس سے کوئی شخص اٹھ کر چلا آئے ادھر صدر مجلس کو ارشاد فرمایا کہ جب تم سے کوئی شخص اجازت طلب کرے تو چاہئے کہ تم اسے اجازت دیدو اور ان کے لئے دعا کرو کہ خدا ان کے گناہوں کو بخشے۔ فرمایا مسلمانو! جب تمہیں رسول خدا سے کچھ کام ہو تو آپ کو عام لوگوں کی طرح آوازیں دیکر نہ پکارا کرو بلکہ خاموش بیٹھ کر انتظار کرو۔ اور ادب کا پورا پورا لحاظ رکھو اگر تم سے کوئی ایسا فعل صادر ہوا جو آپ کی ناراضگی کا باعث ہو تو تمہارے عمل اکارت جائیں گے۔

تم میں سے جو لوگ چوری چھپے مجلس سے نکل جاتے ہیں وہ خواہ لوگوں کی نظروں سے اوچھل ہو جائیں مگر خدا سے چھپ کر کہیں نہیں جاسکتے لہذا تمہیں چاہئے کہ خدا سے خوف کھاؤ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس گستاخی کے عوض تم پر کوئی آسمانی عذاب آ نازل ہو۔ دیکھو خدا کی بادشاہی زمین و آسمان پر حاوی ہے وہ جانتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم خدا سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ جب اس حیات دنیا کے بعد خدا کے روبرو حاضر ہو گے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ کرے گا اور برائیوں کی سزا دے گا وہ ہر بات سے واقف ہے۔

﴿٢٢﴾

سورة الحج

﴿١٠٣﴾

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں انتہر آیات مبارکہ اور اس رکوع میں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا

الضُّوْدُ
الرَّشِيْدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْبَادِي
النُّوْرُ
﴿١﴾
النَّافِعُ
الْعَبِيْدُ
الْمَعْنَى
الْمَجْمُوعُ
الْمَقْبُطُ
مَا بَلَغَ
الْمَلِكُ
الرَّزْفُ
الْعَمُو
الْمُنْقِمُ
الْتَوَابُ
الْبَسْرُ
الْمَقَالِي
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْمُضَامِرُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْمُوْجِبُ
الْمَقْدِمُ
الْمَقْدِرُ
﴿١﴾
الْقَادِرُ
الْقَصْدُ
الْوَالِدُ
خَلْقُ الْبَدَائِدِ
الْحَبِيْبُ
الْعَبِيْدُ
الْبَدِيْعُ

مَلِكٌ
رَسُولُ
الْمَلَامِ
شَهِيدٌ
عَادِلٌ
قَاتِمٌ
جَوَادٌ
مَدْعُوٌّ
مَلِيحٌ
قَرِيبٌ
مَطْمَئِنٌّ
مَذْكُورٌ
مَبْتَلٌ
مَكْتَرٌ
مَحْتَرٌ
مَنْبِرٌ
بِرَاحٍ
سَبِيحٌ
قَامُ الرِّبْلِ
مَكِينٌ
كَبِيرٌ
يَنْبَغُ
بِي الرِّبْلِ
بَابِ
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطِينٌ
مَبِينٌ
حَقٌّ
مَعْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرِّبْلِ

ہے۔

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- اے لوگو! اپنے رب (کی نافرمانی) نے ڈرو (یاد رکھو کہ) قیامت کا زلزلہ بلاشبہ ایک بڑی شے ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی (ماں) اپنی اولاد کو بھول جائے گی جن کو اس نے (پیارے) دودھ پلایا ہے اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا اور درحقیقت وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں علم کے بغیر جھگڑتے اور ہر سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو اسے دوست رکھے گا وہ اسے ضرور گمراہ کرے گا اور دوزخ کے عذاب کی طرف اس کی رہنمائی کرے گا۔ اے لوگو! اگر تم کو دوبارہ زندہ کراٹھ کھڑا ہونے میں کوئی شک ہو تو یاد رکھو کہ ہم نے تم کو (ابتداء میں بھی تو) مٹی سے پیدا کیا تھا پھر نطفہ بنا کر پھر لو تھڑے سے پھر بوٹی سے کوئی پورا اور کوئی ناقص تاکہ تم پر (اپنی قدرتوں کو) واضح کریں اور رحم میں جسے ہم چاہتے ہیں ایک مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں۔ پھر یہاں تک کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور کچھ تم میں سے (جوانی سے پہلے) مر جاتے ہیں اور کچھ تم میں سے بدترین عمر تک لوٹائے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جانے بوجھنے کے بعد بھی کچھ نہیں جانتے اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک پڑی ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ تروتازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ خدا ہی برحق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور یہ کہ وہ ہر بات پر قادر ہے اور یہ کہ قیامت (یقیناً) آئے والی ہے جس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں زندہ کر کے اٹھا کھڑا کرے گا اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے جھگڑتے ہیں۔ تکبر سے گردن موڑے ہوئے تاکہ (لوگوں کو) اللہ کے رستے سے گمراہ کر دیں ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم انہیں عذاب آتش کا مزہ چکھائیں گے یہ ان اعمال کی سزا ہے جو تو نے آگے بھیجے تھے اور خدا اپنے بندوں پر ہرگز ظالم کرنے کا نہیں۔

شرح:- سورہ انبیاء میں چند انبیاء کرام کا ذکر ہوا تھا اور بتایا گیا تھا کہ ان انبیاء

شکور
حَسْبُ
ضَنِي
حَسْبُ
أَمِينٌ
صَادِقٌ
بِي الرِّبْلِ
قَضِي
مَطْمَئِنٌّ
مَبْتَلٌ
قَامُ الرِّبْلِ
مَكِينٌ
عِندَ اللَّهِ
كَامِلٌ
حَافِظٌ
رَبٌّ
رَحِيمٌ
مَدِينَةُ
طَسِ
مَطْمَئِنٌّ
مَطْمَئِنٌّ
لِيْنٌ
أَوَّلِيٌّ
مَنْبِلٌ
وَلِيٌّ
مَدِينَةُ
مَبِينٌ
طَبِ
نَاوِرٌ
مَنْبِرٌ
يَضَاحٌ
أَمِيرٌ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مذموم
غلیل
قریب
مطہر
مذکور
مکتوم
مکتوم
منیر
سراج
سید
خاتم الزل
کبیر
کریم
نیل
نبی اللہ
بائین
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمۃ
مطہر
مین
مطہر
معلوم
قوی
رسول اللہ

آزمائش میں پڑ جائے تو منہ کے بل لوٹ جاتا ہے اس نے دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی ضائع کی یہی تو صریح نقصان ہے۔ یہ اللہ کو چھوڑ کر اس کو پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے یہی تو اہتمامِ جہ کی گمراہی ہے۔ ایسے شخص کو پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے نزدیک تر ہے براہی آقا ہے اور براہی رفق۔ بیشک خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں بلاشبہ اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے پیغمبر کی مدد نہیں کرے گا اسے چاہئے کہ آسمان تک ایک رسی کھینچ لے جائے پھر اس کو اوہر سے کاٹ ڈالے پھر دیکھے کہ آیا اس کی یہ تدبیر اس کے غصے کو دور کرتی ہے اور اسی طرح ہم نے قرآن کو کھلی اور واضح آیات کی شکل میں نازل کیا ہے اور جس کو خدا چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور آتش پرست اور مشرک خدا ان میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے۔ کیا تو نہیں دیکھا کہ اللہ کے سامنے آسمان اور زمین کی کل کائنات اور سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چارپائے اور بہت سے انسان سجدہ بجالاتے ہیں اور بہتوں پر عذاب کا آنا لازم ہو چکا ہے اور جس کو اللہ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں بلاشبہ اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ دو مخالف فریق ہیں جو اپنے پروردگار کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں ان کے لئے جنہوں نے وطیرہ کفر اختیار کیا ہے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے (اور ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اس سے ان کی انتڑیاں اور کھال گل جائے گی اور ان کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے جب گھٹ کر وہاں سے لکنا چاہیں گے تو پھر اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کما جائے گا کہ) آتش سوزاں کا عذاب چکھو۔

شرح:- اسلام کی تعلیمات جب لوگوں کو معلوم ہوئیں تو بعض نے ابتدا میں شدت سے مخالفت کی ایسے لوگوں کو گزشتہ رکوع میں تشبیہ کی گئی ہے۔ عذاب نافرمانی سے ڈرایا گیا ہے اور فرمانبرداری کے خوشگوار نتائج سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو ایمان تولے آئے مگر ان کے دلوں میں اسلام کی تعلیم نے اثر نہ کیا کہنے کو تو وہ مسلمان تھے مگر اپنا قبلہ حاجات اسلام کی تعلیمات کے مطابق خدا ہی کو نہ مانتے تھے بلکہ

شکور
حسب
صنی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی اثر
خفی
مستقیم
مجتب
قام الا
مجتب
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرفی
مستقیم
لیسین
اولی
مزیل
ولی
مذہب
مبتدئ
مبتدئ
طیب
ناصر
منصور
بمناج
ایم

گالور کہا جائے گا کہ اسی عذاب سے تمہیں ڈرایا جا رہا تھا اور تم پرواہ نہ کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو۔

ترجمہ آیات ۲۲-۲۵:- بھگ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل نیک کر گئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ وہاں ان کو سونے کے نلکن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہو گا اور کلام پاک کی ان کو ہدایت کی گئی اور خدائے حمید کی راہ بتائی گئی۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے وطیرہ کفر اختیار کیا اور جو اللہ کی راہ اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے یکساں (عبادت گاہ) بنایا ہے خواہ اس میں رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے ہوں اور جو اس میں ظلم سے کجروی اختیار کرنا چاہے ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

شرح:- مگر وہ فریق جو ہماری تعلیمات پر کاربند تھا اور دوسروں کو فرمانبرداری کا ترغیب دیتا تھا وہ عیش و عشرت اور راحت و آرام کی زندگی بسر کرے گا بہترین لباس پہننے کو اور بہترین خوراک کھانے کو انہیں میسر ہوگی۔ ان انعامات کا استحقاق صرف انہیں لوگوں کو پہنچے گا جو دنیا میں نیک کام کرتے رہے اور راہ ہدایت پر گامزن رہے مگر مٹھکین جنہوں نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور ظلم و بے درمی کی راہوں پر چلے یقیناً "دردناک عذاب کا مزہ چکھیں گے۔"

ترجمہ آیات ۲۶-۳۳:- اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کر دی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کیلئے پاک رکھنا اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو کہ تمہارے پاس پاپاہ اور پتکے دبے اونٹوں پر سوار ہو کر دو دروازوں سے چلے آئیں گے۔ تاکہ وہ اپنے فوائد کے لئے آمو جو ہوں اور مقررہ ایام میں (ذبح کے وقت) چوپایوں پر اللہ کے نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیئے ہیں پھر ان میں سے خود بھی کھاؤ اور معیبت زدہ فقیر کو بھی کھلاؤ پھر چاہئے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذرین پوری کریں اور اس خانہ قدیم کا طواف کریں یہ اور جو اللہ کے شعائر کا احترام کرے گا تو یہ اس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
ماتر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
حکیمہ
کریم
نقیح
نبی لہو
ناہین
ظاہر
آخیر
اول
رسول
الترجمہ
مطیع
مبین
حق
مظلوم
قوی
رسول الرحمہ

شکر
حسین
ضعی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی اثر
قوی
مستقیم
محبوب
مبارک
مبارک
مبارک
عبداللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زون
رحیم
مجتبی
طس
مظفر
مستقیم
لین
اولی
مزیل
ولی
مدیر
میتین
ممدان
طیب
ناصر
مستور
مباح
ایم

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جود
مدعو
قابل
تربیت
مطہر
مذکور
مکتوم
مختار
منیر
سراج
سید
قام الزیل
تکبر
کبریم
تینم
بیا لولہ
ناطین
ظاہر
اختر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرضا

شکر
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
ایمیں
صادق
نبی اللہ
تفصی
تفصی
مجتب
قام الایمان
جامع
کام اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
عالم
مجتبی
طس
مرتب
مطیع
لیسین
اوی
مزیل
دی
مذیر
مبین
مصدق
طیب
ناصر
منصور
بصاح
ایم

مسلمانوں کی ایذا دہی سے باز نہ آتے جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تو مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی گئی اور دشمنوں کا مقابلہ ڈٹ کر کرنے کا حکم دیا گیا۔
فرمایا مسلمانوں! تم میں سے جن پر ظلم کیا جائے ان کو حق حاصل ہے کہ وہ دلیرانہ اپنی مدافعت کریں اس صورت میں ہم ان کو یقیناً "مدد دیں گے چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ جب ان سچے مسلمانوں نے جہاد کے لئے تلوار کھینچی تو باطل کی دجھیاں اڑا کر رکھ دیں۔
فرمایا کہ اگر ہم مظلوموں کی دیکھیری نہ کریں تو دنیا میں ایک اور ہم مچ جائے لوگ ایک دوسرے کے عبادت خانے گرا دیں اور راحت و آرام کو رنج و غم میں تبدیل کر دیں اور اپنے اوپر خود ہی عرصہ حیات تک کر لیں۔ پس جو ہمارے دین کی مدد کرتا ہے اور اس کا احترام ملحوظ رکھتا ہے ہم بھی ہر طرح اس کی مدد کرتے ہیں اور اسے غلبہ و نصرت دیتے ہیں فرمایا ہم ان لوگوں کا تسلط زمین پر قائم کرتے ہیں جو غلبہ حاصل کرنے کے بعد بھی ہماری عبادت کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں لوگوں کو برائیوں سے روکیں اور نیکیوں کی ترغیب دیں مگر جن کے دلوں میں اخلاص نہیں ہوتا اور جو محض جلب زر اور مظاہرہ قوت کی خاطر غلبہ چاہیں ان کو یہ چیز مرحمت نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ اے پیغمبر! اگر کوئی شخص اس بات کو نہ مانے تو تجھے غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس سے پہلے بھی تو قوم نوح عاد اور ثمود کی طرف جو پیغمبر بھیجے گئے ان کو جھٹلایا گیا تھا۔ اس پر بھی ہم نے ان لوگوں کو لمبی سہلت دی۔ مگر جب انہوں نے نافرمانی و انکار پر اصرار کیا تو ہم نے مواخذہ کیا اور سخت عذاب میں ان کو گرفتار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کل جو شہر شاداں فرماں نظر آتے تھے آج اجڑی بستیاں بن کر رہ گئے۔ کل جن محلات و قصور میں بادشاہوں کے دربار لگتے تھے آج وہاں الوبول رہے ہیں مگر اس کے باوجود لوگوں کی آنکھیں اندھی ہیں اور دل عاقل کہ برائیوں کو چھوڑ کر ہدایت کی طرف نہیں آتے بلکہ بڑھ ہو کر ہمارا عذاب اپنے منہ سے آپ مانتے ہیں۔ فرمایا! تمہیں بیخوف نہیں ہونا چاہئے جن نافرمانیوں کے عذاب کا ہم نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اسے محض دھمکی اور ڈراوانہ سمجھو نافرمانی کا عذاب ضرور ملے گا۔ ہاں ہر کام کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔ جب عذاب کا وقت آجائے گا تو اس میں مطلق ڈھیل نہ ہوگی۔

ترجمہ آیات ۴۹-۵۷: کہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تمہیں نافرمانی سے کھلم کھلا

ڈرانے والا ہوں تو وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور انہوں نے عمل نیک کئے ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کے ساتھ ہرانی جتانی کرتے رہے روزِ نوحی ہیں اور ہم نے آپ سے پہلے نہ کوئی ایسا رسول بھیجا ہے اور نہ کوئی ایسا نبی کہ جب اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اس کی تمنا میں وسوسہ نہ ڈالا ہو۔ مگر شیطان جو وسوسہ ڈالتا ہے اللہ اسے مٹا دیتا ہے اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ ہر بات کا جاننے والا اور حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے القاء کو ان لوگوں کے لئے وجہ آزمائش ٹھہرائے جن کے دلوں میں مرض ہے اور ان کے لئے جن کے دل سخت ہیں اور بلاشبہ نافرمان لوگ پر لے درجے کی مخالفت میں پڑے ہیں اور تاکہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے سو وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل خدا کے آگے جھک جائیں اور اللہ جھک اٹل ایمان کو سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جو لوگ منکر ہیں وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت یکایک ان پر آمو جو ہو یا نامبارک دن کا عذاب ان پر نازل ہو۔ حکومت اس دن خدا ہی کی ہوگی وہ لوگوں میں (اختلاف کا) فیصلہ کر دے گا۔ سو وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے اور وہ لوگ جو منکر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے ان لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔

شرح :- گذشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ اگر برے بدکار اور ظالم لوگوں کو دنیا میں پھلنے پھولنے دیا جائے تو دنیا میں کسی تنفس کے لئے بھی رہنا آسان نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جن کے مقاصد نیک ہوتے ہیں ہم ان کو غلبہ دیتے ہیں اور دوسروں کو مٹا کر رکھ دیتے ہیں یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ رسول کا کام محض اس قدر ہے کہ وہ ہمارے احکام کو لوگوں تک پہنچا دے اس کے بعد جو لوگ ان احکام کو مان لیتے اور ان پر عمل کرتے ہیں اس کا صلہ پاتے ہیں اور جو مخالفانہ سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں دنوں کا ایندھن بنتے ہیں۔ باقی رہا نبیوں کے متعلق تو وہ بھی آخر انسان ہیں اگر ان سے کوئی خیال و فکر کی لغزش ہو جاتی ہے تو وہ فوراً سنبھل جاتے ہیں اور اللہ کی بروقت رہنمائی سے اس خیال کو دماغ کے ہر گوشہ سے نکال دیتے ہیں۔ منکرین کی عادت ہے کہ وہ لغزشوں کو پکڑ کر بیٹھ جاتے

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّمُ - الْيَتِيمُ الْبُحَيْرِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُنِيرُ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْبَحِيرُ

آخند
رسول
اللام
شہید
عادل
قائم
جولہ
مذموم
غلیل
تربیت
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مخبر
منیر
سراج
سبب
قائم الزل
مکرم
کرم
یتیم
نبی لوط
ناظر
ظاہر
آنند
اول
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
مظلوم
قوی
رسول الرقا

ہیں اور بالکل الٹی راہ اختیار کرتے ہیں۔

نیک دل لوگ حق کو پہچانتے اور اس پر قائم رہتے ہیں مگر مکرین ہمیشہ شک و شبہ میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ عذاب ان کے سامنے آجود ہو اس دن ان کو معلوم ہوگا کہ فی الواقع ہادشاہی اللہ کی ہے اور سارے اختیارات اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں پس ہر شخص کے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور نیک عمل کرنے والے مومنوں کو جنت میں اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے مکروں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۵۸-۶۳:- اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل ہو گئے یا مر گئے تو اللہ ان کو (آخرت) میں ضرور عمدہ روزی دیکھا اور (یاد رکھو کہ) اللہ بے شک بہترین رازق ہے وہ ان کو یقیناً ایسے مقام میں داخل کرے گا جس کو وہ پسند کریں گے اور اللہ بے شک (سب کے حال سے) واقف اور بردبار ہے یہ اور جس کو ایذا پہنچے وہ اسی قدر پہنچائے جس قدر کہ اس کو پہنچائی گئی ہے پھر اس پر زیادتی ہو تو اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا اللہ بیشک معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا رہتا ہے اور (تین) اس لئے کہ اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ یہ اس بنا پر ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ کہ جن کو یہ خدا کے سوا (اپنی حاجت بر آری کے لئے) پکارتے رہتے ہیں وہ غلط ہے اور اس لئے کہ اللہ بڑا اور برتر بزرگ ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے مینہ برساتا ہے جس سے زمین سرسبز ہو جاتی ہے (یاد رکھو کہ) اللہ بیشک مہربان اور خبر رکھنے والا ہے۔ اور اس کے قبضہ و اختیار میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک وہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ان نیک کردار مومنوں کو جو نیکی کے پھیلانے اور ہماری تعلیمات کو رواج دینے میں اپنی زندگیاں کھوپٹتے ہیں ہم ان کو نقصان میں نہیں رہنے دیتے اگر کسی کی حیات و نعوی کا سلسلہ اپنے مولا کی خوشنودی حاصل کرتے کرتے منقطع ہو جائے تو اسے آنے والی زندگی میں دنیا کی نعمتوں سے بھی بہتر نعمتیں دی جاتی ہیں اور اگر کوئی مظلوم شخص بدلہ لینا چاہے اور اس پر مزید ظلم کیا جائے تو ہم ہر طرح اس کی مدد کرتے ہیں کیونکہ ہمیں ہر معاملہ پر قدرت نامہ حاصل ہے اور جو ہماری طرف رجوع

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی اثر
قضی
مستقیم
محبت
قائم الا
مکرم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مجتبی
طس
مرفیض
مستقیم
لین
اولی
مزمیل
ذلی
مدت
میتین
معدت
طیب
نامر
منصور
یضا
اس

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
فائم
جولہ
مذمو
خلیل
قریب
مطہر
مذکور
مشر
مکرم
مخدم
منیر
سراج
سید
فام الرسول
کیم
کرم
نیلم
نجی لکھتہ
باہن
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول الرفا

نے دی ہے اور تمہارے لئے اس میں فائدے رکھے ہیں اور سمندر میں سیر اور سفر کرنے کے لئے ہم نے تمہیں کشتی بنانے اور کھینچنے کا ذہب بتایا ہے اور تمہارے سروں پر آسمان کا چھتر لگایا ہے جو ٹوٹ پھوٹ کر تمہاری سروں پر کبھی گرا ہے نہ گرے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی دیکھو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر موت دی جائے گی اور پھر زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! تیری راہ بالکل صحیح اور درست راہ ہے۔ اسی پر چلو اور لوگوں کو اسی کی جانب بلاؤ اور اگر لوگ تمہارا مقابلہ کریں تو بھی تمہیں پرواہ نہیں کرنا چاہئے مخالفوں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون حق پر ہے فرمایا کہ یہ معاملات پہلے ہی سے ہمارے علم میں ہیں اور تمہیں غلبہ دینا ہمارے لئے کوئی مشکل کام نہیں ارشاد کیا کہ ان لوگوں کو اس واسطے مطلوب و محکوم رکھا جائے گا کہ خدائے واحد کو چھوڑ کر بت پرستی کے پیچھے پڑے ہیں حالانکہ اس کی ان کے پاس کوئی سند نہیں اور ہم ایسے ناانصافوں کی مدد نہیں کیا کرتے فرمایا کہ ان لوگوں کو جب توحید کی باتیں سنائی جاتی ہیں اور احکام واضح طور پر بیان کئے جاتے ہیں تو منہ لئے لگتے ہیں گویا کہ ان پر ایک بوجھ لا دیا گیا ہے فرمایا کہ ان کو معلوم نہیں کہ اس انکار کی وجہ سے ان کو کس قدر سخت عذاب چھیلنا ہے لہذا ان کو بتاؤ کہ تم سے دوزخ کی آتش سوزاں کا وعدہ ہے جو بڑی ہی بری جگہ ہے۔

ترجمہ آیات ۷۳-۷۸:- اے لوگو! تمہارے لئے ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو کہ بلاشبہ خدا کے سوا تم جن کو پکارتے ہو وہ ایک کبھی بھی تو نہیں بنا سکتے اگرچہ اس کے لئے وہ سب جمع ہو جائیں اور اگر کبھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس سے اسے چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں عاجز ہیں انہوں نے اللہ کا مرتبہ جیسا کچھ پہچانا چاہئے تھا نہیں پہچانا اللہ زبردست اور غالب ہے۔ اللہ فرشتوں میں سے بھی پیغام پہنچانے والے جن لیتا ہے اور انسانوں سے بھی بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اسے سب معلوم ہے اور تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے اے ایمان والو اس کے آگے جھکو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کے کام کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں پوری تن دہی سے جہاد کرو اس نے تمہیں بزرگی اور عزت بخشی ہے اور دین کے

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب
امین
صادق
نبی التوبہ
توفی
مصدق
مجتب
فام الانبیا
مکرم اللہ
کیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
رؤف
رحیم
عابد
مجتبی
طس
مرطف
مفطن
یسین
اذی
مزمیل
دینی
مذہب
مذہب
مذہب
ناموس
متم
یضا
ایسر

معاملہ میں تمہارے لئے کسی قسم کی تنگی روا نہیں رکھی تم اپنے باپ ابراہیم کے دین پر قائم رہو اسی نے اس سے پہلے تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس (کتاب) میں بھی (وہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ رہیں اور تم لوگوں پر گواہ رہو سو نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا مالک ہے سوا اچھا ہی مالک ہے اور اچھا ہی مددگار ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بت پرستی کے خلاف دلائل پیش کئے ہیں ارشاد ہوا کہ لوگو! تم جن بتوں کی پوجا کرتے ہو ان کا یہ حال ہے کہ اگر ان سب کو بھی ایک جگہ جمع کر دو تو ایک کبھی تک پیدا نہیں کر سکتے بلکہ اگر کبھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے۔ غور تو کرو کہ اس سے زیادہ کوئی بودا پن ہو سکتا ہے؟ افسوس کہ اس تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی آج کل مسلمانوں نے وہی بے راہ روی اختیار کر لی ہے جس کی یہاں مذمت کی گئی ہے وہ اگرچہ خدا کو اپنا کارساز اور مشکل کشا تصور کرتے ہیں مگر پھر بھی غیروں کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوتے ہیں اور ان سے اپنی حاجت بر آری کے لئے دعائیں مانگتے ہیں کاش مسلمانوں کو قرآن کی تعلیمات کا علم ہوتا اور ان فانی اور ضعیف صورتیوں کی بجائے اس یکتا اور غالب خدا کو جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اپنا معبود برحق سمجھتے اور قرآن کی بتائی ہوئی توحید کو اپنے سینوں میں نقش کر لیتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! اس بت پرستی سے یکسر علیحدہ رہو۔ صرف میری عبادت کرو سجدہ کرو تو صرف مجھے۔ جھکو تو صرف میرے سامنے اور نیکی کے کام کرو تو محض میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اس راہ میں انتہائی سرگرمی سے کام لو کیونکہ تم مسلمان ہو اور مسلمان وہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب و ملت پر ہو اور اسی طرح ہماری راہ میں کوشاں رہے پس تم نمازیں پڑھو، زکوٰۃ دو اور میرے احکام پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہو۔ میں ہی تمہارا مالک حقیقی ہوں اور بہترین مالک و مولا اور بہترین مددگار۔

سورة المنافقون ١٥٣

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیات مبارکہ اور دو

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - إِلَهٌ لَّمْ يَلِدْ - إِلَهٌ لَّمْ يُولَدْ - إِلَهٌ كُنَّ لَهُ السَّمَوَاتُ

احمد
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
قائم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
منہج
مذکر
منہج
مکرم
مکرم
منہج
سراج
سید
قائم الزیل
حکیم
کرم
نہج
نبی
بایں
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الترجمہ
مطیع
صین
خلق
معلوم
قوی
رسول الرفا

رکوع ہیں جن کا ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۸:- جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی

دیتے ہیں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ بھی جانتا ہے کہ آپ واقعی اس کے

رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ایک

طرح کی ڈھال بنا رکھا ہے سو وہ اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں بلاشبہ ان کے یہ کام

بست برے ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے پھر اللہ نے ان کے

دلوں پر مہر کر دی (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) وہ (اب) کچھ نہیں سمجھتے۔ اور آپ جب ان کو

دیکھتے ہیں تو ان کا قد و قامت آپ کو بہت پسند آتا ہے اور اگر وہ بات کریں تو آپ غور سے

سنتے ہیں یہ ایسے ہیں جیسے وہ لکڑیاں جو دیوار کے ساتھ لگا دی گئی ہوں ہر آوازے کو یہی

سمجھتے ہیں کہ انہیں پڑھے گا۔ وہ دشمنان دین ہیں ان سے بچو اللہ ان کو عاقبت کرے کہ ہر

کو ہنکے چلے جا رہے ہیں اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے مغفرت

طلب کریں تو وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ وہ پہلو تہی کرتے ہیں اور

تکبر و غرور میں پڑ جاتے ہیں ان کیلئے برابر ہے کہ آپ ان کے لئے مغفرت طلب کریں یا

نہ کریں۔ اللہ تو ان کو قطعاً معاف نہیں کرے گا۔ بلاشبہ اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت

نہیں دیتا یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس رہتے ہیں ان پر

کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں حالانکہ زمین اور آسمان کے تمام خزانوں کا

اللہ ہی مالک ہے مگر منافق ہیں کہ وہ نہیں سمجھتے۔ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم

میں سے جو زور اور عزت والا ہے کمزور اور ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا حالانکہ زور اور

عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے لیکن منافق یہ نہیں جانتے۔

شرح:- ہم اس سے قبل بتا چکے ہیں کہ بعض لوگ محض بزدلی اور خست باطنی کی وجہ

سے نہ پورے طور پر مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوتے تھے اور نہ علانیہ طور پر کفر و انکار پر

قائم رہتے وہ زبانوں سے ایمان و اسلام کا دعویٰ کرتے اور دل سے دن رات اس کی کج کنی

کے درپے رہتے۔ اس سورت میں انہی کے چند خصائل و حالات بیان کئے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو

قسمیں کھا کھا کر اپنا ایمان جتلاتے ہیں مگر ہم بھی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ محض جھوٹے اور

بے ایمان ہیں۔

شکور
حسبنا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انور
توسی
مستقیم
مجتب
قائم الا
تجلی اللہ
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
حکم
طس
مرتضی
مغنی
لیسن
مزیل
ولی
مدین
متین
مدین
طیب
ناصر
منصور
مفتاح
امر



آخر
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مذکور
تلیل
قربیب
معلم
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
کیم
کرم
یتیم
نبی الرحمۃ
بابین
ظاہر
آئینہ
اقل
رسول
الرحمۃ
طبیع
مبین
حقیق
معلوم
قوی
رسول الرحمۃ

وہ شرمسار ہو کر بیٹھ گئے۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں اور حضرت زید بن ارقم کی ریت ہوئی۔ عبد اللہ ابن ابی کے لڑکے عبد اللہ کو جو بچے مسلمان تھے یہ ماجرا معلوم ہوا تو کلواری میان سے نکالی کہ اب تو اس معاملہ کی تمام حقیقت کھل گئی ہے لہذا یا تو میرے سامنے اس بات کا اقرار کر لو کہ تو ذلیل ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمان عزت والے ہیں یا میں تیرا سر قلم کرتا ہوں۔ اس پر باپ کو بیٹے سے جان بچانے کیلئے منہ سے باواز بلند یہ کہنا پڑا کہ ہاں میں واقعی ذلیل ہوں اور حضور رسالت مآب اور آپ کے ساتھی عزت والے ہیں۔ یہ تھا خیر القرون کے مسلمانوں کا ایمان رضوان اللہ علیہم جمعین۔

ترجمہ آیات ۹-۱۱:- اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائے اور جو کوئی ایسا کرے گا (وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑتا) ایسے لوگ خود ہی خسارہ اٹھانے والے ہوتے ہیں اور ہم نے تم کو جو کچھ دیا۔ قبل اس کے کہ تم میں سے کسی پر موت آئے اسے ہماری راہ میں خرچ کر دو۔ ورنہ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک ڈھیل کیوں نہ دی تو میں خیرات کرتا اور نیک بندوں میں سے ہوتا اور جب کسی کی موت آجائے تو اللہ اسے قطعاً کوئی ڈھیل نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے۔

شرح:- اس رکوع میں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ دنیا میں تمہارے کئی دشمن ہیں مثلاً "سب سے بڑا دشمن شیطان جو ہر وقت تمہارے پیچھے لگا ہے اس کے بعد مکران حق پھر منافقین لہذا شیطان کی زد سے بچنے کیلئے ہماری عبادت میں مشغول رہو اور اگر عبادت اور ذکر کو چھوڑ دو گے تو شیطان تمہاری عاقبت بگاڑ دے گا اور کافروں اور منافقوں کے حملوں سے بچنے کیلئے مال و دولت دو تاکہ قبل اس کے وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکیں تم اپنے آپ کو مضبوط و مستحکم بنا لو۔

۵۸

سورة المجاولہ

۱۰۵

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں بائیس آیات مبارکہ اور تین

بخاری - ترمذی - معری - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - محمود - عاقب - حامد - رشید - نبیر - داع - شاف - تہجد - صبیح - حمزید

شکور
سلب
ضی اللہ
ذی اللہ
امین
صادق
نبی التوبہ
توضی
مفتی
محبت
خاتم الانبیا
نبی اللہ
کلمہ اللہ
غیاث اللہ
کامل
حافظ
ذکر
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مرکز
مستطیع
سین
ذوق
مزیل
ذوق
مدنی
مبین
مبین
طیب
ناصر
منصور
یضاح
ایم

رسول دن اللہ ان سب کو (دوبارہ) اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور سمجھیں گے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں شہیر ہیک ہے۔ سنو! یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے سو ان کو اللہ کی یاد بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں سن لو کہ شیطان کا گروہ خسارے میں پڑنے والا ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ دلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے (سن رکھو کہ) اللہ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔ سو آپ ان اشخاص کو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں کو دوست رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں خواہ وہ ان کے باپ، بیٹے یا بھائی یا قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ ان لوگوں کے دلوں میں اس نے ایمان مثبت کر دیا ہے اور اپنے فیض سے ان کی مدد کی ہے اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ سن لو کہ اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں منافقوں کے بعض حالات اور ان کے خصائص بیان ہوئے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ منافقوں کو دیکھو جنہوں نے یہود سے جو خدا کے نزدیک بھید برے ہیں یا رانہ و دوستانہ گانٹھ رکھا ہے۔ نہ تو یہ درحقیقت مسلمانو! تمہارے ساتھ ہیں کیونکہ دل سے کافر ہیں اور نہ یہود کے ساتھ کیونکہ بظاہر تمہارے ساتھ شامل ہیں اور یہ جو قسمیں کھاتے ہیں تو ان کی یہ قسمیں محض جھوٹی ہیں اور ان کو اس حقیقت کا علم بھی نہیں کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں ان کے لئے بڑا سخت عذاب ہے۔ ان کے پاس مال و دولت اور اولاد کی کثرت ہے۔ مگر محاسبہ کے وقت کوئی چیز ان کے کام نہ آئے گی سنو یہ لوگ قطعی طور پر دوزخی ہیں اور ہمیشہ وہاں پڑے کلتے سڑتے رہیں گے۔ فرمایا ان لوگوں کے رگ و پے میں جھوٹ اس طرح سرایت کر گیا ہے کہ جب قیامت کے روز ان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو اس وقت بھی اس طرح جھوٹی قسمیں کھانی شروع کر دیں گے۔ کیونکہ سمجھیں گے کہ ہم صداقت پر ہیں خبردار ہو کر سن لو کہ یہ کسی صداقت پر نہیں اور ہم ان کے جھوٹ سے پیچھے نہیں ان پر شیطان نے اپنا پورا تسلط جما لیا ہے اور خدا کا خوف ان

آخذ
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولاء
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سبب
خام الزیل
نکیر
کریم
یتیم
نبی
باوین
ظالم
اجر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
معلوم
قوی
رسول

شکور
حسب
ضنی
حسب
ابین
صادق
بی
توفی
تغی
محب
قام
تغی
کیم
غید
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ما
مجتبی
طس
مرتضی
مضیف
لیسین
اوی
مزیل
دلی
مدنی
مزیل
مضی
طیب
ناصر
منصر
بصار
ایر

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جبار
مدعو
قلیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مترجم
مترجم
منیر
براج
سید
قائم الزیل
کیونکہ
کریم
نیک
نبی لہو
بابون
ظاہر
آخند
اول
رسول
الرحمة
طبع
صین
سنت
معلم
قوی
رسول الزمان

فورا شائع کر دینے کو تیار ہو جاتے ہیں خواہ وہ سر تا سر لغو اور جھوٹ ہی کیوں نہ ہو اور اس سے مسلمانوں کو کتنا ہی نقصان کیوں نہ پہنچ جائے۔

پانچواں حکم یہ ہے کہ اگر دو مسلمانوں میں کوئی لڑائی ہو جائے تو تم ان میں صلح کرادو خواہ وہ جماعتیں ہوں اور خواہ افراد امام بخاری نے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عبداللہ ابن ابی مشرور منافق کو کچھ سمجھانے کی غرض سے اس کے ہاں گئے تو اس نے آپ سے کہا کہ آپ دور رہیں۔ آپ کے گدھے کی بو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اس پر ایک صحابی کو جوش آگیا۔ ادھر عبداللہ کے ہمراہی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور مار پیٹ تک لپٹی پہنچی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طرفین میں صلح کرادی اور پھر جس مقصد کے لئے تشریف لے گئے تھے اسے واضح کیا۔ اس طرح کے سینکڑوں واقعات حدیث اور تاریخ میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار لوگوں میں صلح کرائی صحابہ کرام کا بھی یہی دستور العمل تھا مگر آج ہمارے زمانے کی بات یہ ہے کہ جب دو شخصوں میں بد قسمتی سے کوئی ناچاقی ہو جاتی ہے تو وہ لوگ جن کو مصالحت کرانی چاہئے تھی وہی لگائی بھائی کر کے دونوں طرف سے یا کم از کم ایک طرف سے اپنا مقصد پورا کرنے لگتے ہیں۔ اس حکم کی ایک شے یہ ہے کہ اگر صلح صفائی کراتے وقت معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص یا فلاں گروہ کی زیادتی ہے اور وہ صلح کی طرف بھی رجوع نہیں ہوتا تو اس صورت میں تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ ظالم کو چھوڑ کر مظلوم کا ساتھ دیں۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۸: اے ایمان والو! کوئی جماعت کسی دوسری جماعت سے ہنسی نہ کرے۔ ممکن ہے کہ وہ اس سے بہتر ہو۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ہنسی کریں۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور تم آپس میں طعنہ زنی کرو اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو ایمان لانے کے بعد (دوسروں کو) برے ناموں سے یاد کرنا بہت برا ہے اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہوتے ہیں۔ اے ایمان والو! اکثر بدظنیوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض بدظنیاں گناہ ہیں اور کسی کا بھید نہ ٹٹولو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے (بیٹک) تم کو اس بات سے نفرت آتی ہے۔ بس اللہ سے ڈرو بیٹک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے لوگو! ہم نے تم کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے

شکور
حسین
صنی اللہ
حسین اللہ
امین
صادق
بی التورہ
قضی
تعمیر
محبت
قائم الزمان
مخبر
کلم اللہ
عبداللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرفقہ
مفطی
لیسین
اولی
مزیل
دیج
مدیر
متین
مصدق
طیب
ناصر
مصور
یصباح
ایم

مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہاں جو کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کر سکتا ہے وہ چغلی بھی کھالے۔

بارہواں حکم یہ ہے کہ کوئی شخص نسب پر فخر نہ کرے فرمایا تم سب کا باپ اور سب کی ماں ایک ہی ہے تم کو قبیلے قبیلے اور گروہ گروہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ ایک دوسرے کی آسانی سے پہچان ہو سکے فرمایا عزت کی رو سے اسی کو فضیلت ہے جس کے اندر سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہے خدا کے ہاں اس شخص سے بڑھ کر کوئی قابل عزت نہیں جو تقویٰ و طہارت کا مالک ہے۔

چونکہ بارہویں حکم میں بر سبیل تذکرہ تقویٰ کا ذکر آگیا تھا اب فرمایا ہے کہ اصلی اور مصنوعی تقویٰ کیا چیز ہے۔ فرمایا محض زبان سے ایمان کا اقرار کر لینے سے نہ ایمان حاصل ہوتا ہے نہ تقویٰ۔ یہ ظاہری صورت ہے باطنی صورت جس کو تقویٰ کہا گیا ہے وہ زبانی اقرار کے بعد چند منازل طے کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا وہ منازل یہ ہیں کہ جب انسان کے دل میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ وہ اپنی جان اور اپنے مال کو اللہ کی راہ میں لٹا دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو اس وقت کہا جاسکتا ہے کہ اس کے دل میں تقویٰ ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تقویٰ کا تصور محض وہم ہے۔ وہ لوگ جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوتے ہیں ان کی اکثر عادات ہوا کرتی ہیں کہ وہ لوگوں کو یہ جتلاتے ہیں کہ ہم سلام کے دائرہ کے اندر آگئے ہیں ہم کو یہ دودھ دو ہم سے فلاں رعایت کرو ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو سنا دیجئے کہ تم اسلام لائے ہو تو احسان کس کے سر پر تم شکر نہیں کرتے کہ خدا نے تمہیں ایمان کی توفیق دی۔ اب لوگوں کو جتاتے پھرتے ہو تمہارا مقصد کیا ہے جاؤ خدا کا شکر بجالاؤ کماؤ اور کھاؤ اور اس کی راہ میں اپنی کمائی سے کچھ خرچ کرو اور اگر مانگنا ہے تو اس سے مانگو جو زمین و آسمان کے غیب کو جاننے والا ہے۔

شکوہ
خلیب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی اللہ
توضیح
مقتصد
محبت
قائم الایمان
کلم اللہ
غی اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرفی
مظن
یسین
لذی
مزیل
ولی
مدین
متین
معدن
طیب
ناصر
منصور
بصباح
ایر

آخرا
رسول
الملاہم
مشہد
شمیر
عادل
خاتم
جولہ
مذمو
خلیل
قدیب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خاتم الزما
مکیم
کرم
یتیم
نبی اللہ
بابین
ظاہر
آخرا
اول
رسول
الترجمہ
مطیع
مین
ظہر
معلم
تقوی
رسول اللہ

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں بارہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) مسلمان ہوں یعنی ارکانِ خمسہ اسلام پر عامل ہوں۔

(۲) مومن ہوں یعنی ایمان کی تمام شرائط سے نہ صرف واقف بلکہ ان پر یقین کامل رکھتی ہوں۔

(۳) قانتات یعنی فرمانبردار ہوں۔

(۴) تائبات ہوں کوئی غلطی یا قصور ہو جائے تو فوراً خدا کی طرف رجوع کرنے والی ہوں۔

(۵) عابدات ہوں یعنی تمام فرضی اور نفلی عبادتوں کو بجالانے والی ہوں۔

(۶) صائمات ہوں یعنی روزہ رکھنے والی ہوں خواہ بیوہ ہوں خواہ کنواریاں مگر مندرجہ بالا چھ صفتیں ان میں ہونی ضروری ہیں۔

فرمایا، اے مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور وہ اسی طرح بچا سکتے ہو کہ خدا کی نافرمانی سے دنیا میں بچے رہو اور احکام اللہ کے مطابق زندگی بسر کرو یاد رکھو کہ جو لوگ یہاں کو تباہی کریں گے اور کفر و انکار پر جے رہیں گے ان کا کوئی عذر اس دن قابل قبول نہ ہوگا۔

ترجمہ آیات ۸-۱۳: اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے صاف دل سے توبہ کرو

عجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری خطائیں معاف کر دے اور تم کو ایک ایسے باغ میں داخل

کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اس دن اللہ اس نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے

ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ ان کے ایمان کی روشنی ان کے آگے اور ان

کے داہنی طرف دوڑتی جائے گی وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور مکمل

کر دے اور ہم کو بخش دے بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے نبی! کافروں اور منافقوں کے

خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ اللہ

نے ایک مثال منکروں کے واسطے نوح کی عورت اور لوط کی بیان کی ہے یہ دونوں ہمارے دو

نیک بندوں کے گھر میں تھیں۔ مگر انہوں نے ان کی خیانت کی پھر اللہ کے مقابلے میں کوئی

چیز بھی ان کے کچھ کام نہ آسکی اور کہا گیا کہ اور داخل ہونے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی

آگ میں داخل ہو جاؤ اور ایک مثال مسلمانوں کے واسطے اللہ نے فرعون کی بیوی کی بیان

کی ہے۔ جبکہ اس نے کہا کہ اے میرے رب! تو جنت میں اپنے پاس میرے لئے ایک گھر

آخرا
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عاد
خانم
جول
مدعو
خلیل
نریب
مذکر
مبشر
مترجم
مترجم
سیر
سید
خام الزیل
کینہ
کریم
نیم
بابی
ظاہر
آخر
اقل
رسول
الترجمہ
طبع
میں
حق
معلوم
قوی
رسول

بنادے اور فرعون اور اس کے اعمال سے نیز ظالموں کی قوم سے مجھے بچالے اور مریم بی بی
عمران کی جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ سو اس میں ہم نے اپنی روح پھونک دی اور
اس نے اپنے رب کے کلام اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرما برداروں میں سے
تھیں۔

شرح:- غلطی کا ہو جانا بشریت کا تقاضا ہے انبیائے کرام کے سوا کون ہے جو معصوم ہو
پھر اگر غلطی کی معافی ممکن نہ ہوتی تو کون تھا جس کو رہائی کی توقع ہو سکتی۔ اس واسطے قرآن
کریم نے کہہ دیا کہ اگر غلطی ہو جائے تو فکر کی بات نہیں پاک دل سے توبہ کر لو خدا معاف
کر دے گا توبہ یہ ہے کہ جو غلطی ہو گئی ہے اس کے معلوم ہوتے ہی انسان اس پر صدق دل
سے پشیمان ہو اور عہد کر لے کہ دوبارہ اس غلطی کا ارتکاب نہ کرے گا۔ فرمایا اگر ایسی توبہ
کر لو تو پھر خدا تمہارے تمام گناہ معاف کر دے گا اور کوئی مواخذہ نہ کرے گا فرمایا اے نبی
اور اے مسلمانو! تم کفر و منافقت کے خلاف انتہائی شد و مد کے ساتھ جہاد کرو اگر تم نے ایسا
نہ کیا اور کفر و منافقت کی بیخ کنی نہ کی تو یہ چیز تم پر بھی مسلط ہو جائے گی لہذا سب سے پہلے
اپنے گھروں کی خبر لو اور انتہائی کوشش کر کے اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کو رشد و ہدایت اور
اسلام ایمان کی راہ پر لے آؤ اگر تمہاری تمام کوششیں بے سود ثابت ہوں تو بھی تمہیں
دل گیر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ تمہاری طرف سے اتمام حجت ہو گیا۔ اب جو کوئی جیسا کرے
گا ویسا بھرے گا۔ دیکھو حضرت نوح اور حضرت لوط علیہ السلام علیہم کی بیویاں باوجودیکہ
ہمارے جلیل القدر پیغمبروں کے گھروں میں تھیں۔ خیانت و بددیانتی کی وجہ سے آتش
دوزخ کی نذر ہوئیں۔ محض نبی کے گھر میں ہونا نجات کے لئے کافی ثابت نہ ہوا کیونکہ ہر
شخص کی نجات خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس کے اپنے ایمان و عمل پر منحصر ہے۔

اسی طرح گو فرعون کا کفر اور اس کی سرکشی زمانے بھر میں مشہور ہے مگر اس کی
عورت مسلمان اور بڑی ایمان والی تھی۔ اور اگرچہ فرعون نے اس کو طرح طرح کی
سزائیں دیں مگر اس نے نعمت ایمان کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اسی طرح مریم بنت عمران
باوجود عورت ذات ہونے کے بڑی بڑی مشکلات سے بچی رہی اور پورے طور پر ہماری
فرما برداری کرتی رہی۔

شکر
حسبنا
صنی
حسبنا
امین
صادق
بی انور
نفسی
مستعبد
محب
قال لا
تبارک
اللہ
عند اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
ط
محبی
طس
مرفض
مضط
لیین
اولی
مزمیل
دلج
مدین
میتین
مصدق
طیب
ناصر
مصور
مضاح
امیر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جولہ
مذمو
خلیل
قرب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مختر
منیر
سراج
سید
خاتم
کیم
کیم
نیتم
نبی
ناہین
ظاہر
آب
اول
رسول
الرحمة
منبع
صین
حسن
معلوم
قوی
رسول

رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے اور وہ لوگ کہ جنہوں نے نہ مانا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہ لوگ دوزخ والے ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بڑی ہی بری جگہ ہے۔

شرح: - تعابن کہتے ہیں ہار جیت کو گویا اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کی دی ہوئی قوتوں کو بے موقع و محل خرچ کر کے اس المال کو بیٹھے ہیں۔ وہ ہار گئے اور دوزخی قرار پائے اور جن لوگوں نے اللہ کی دی ہوئی قوتوں کو موقع محل پر خرچ کیا۔ ایک ایک کے بدلے ہزار نیکیاں پائیں گے اور اس طرح کامیاب و کامران ہو کر جنتیں گے اور جنتی قرار پائیں گے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جو آسمان و زمین تم دیکھتے ہو ان میں بسنے والی تمام مخلوق اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتی ہے اور جو کچھ تمہیں نظر آتا ہے سب اسی کی ملکیت ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ فرمایا اے لوگو! تم میں سے بھی ہیں جو خدا کی بادشاہی میں باغیوں کی سی زندگی بسر کرتے اور امن و چین سے نہیں رہتے اور وہ بھی ہیں جو بڑے مطیع و منقاد اور امن پسند ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تم زمین و آسمان کو دیکھو اور اپنی پیدائش پر غور کرو اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ پھر پھر اگر تمہیں پھر اسی کے پاس جانا ہے زمین و آسمان کی کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں حتیٰ کہ وہ تمہارے سینوں کے رازوں سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ سو اس سے پہلے بھی ہم نے متعدد رسول دنیا میں بھیجے مگر لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو وہ سزا دی کہ آج ان کا ایک فرد بھی تمہیں کہیں نظر نہیں آتا وہ بھی یہی کہا کرتے تھے کہ کیا ہماری رہنمائی کیلئے کوئی بشر آسکتا ہے؟ حالانکہ انسان کی راہنمائی انسان ہی کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

فرمایا وہ میرے بھی خیال کیا کرتے تھے کہ مر کر کون زندہ ہوگا اور تم لوگ بھی ایسا ہی خیال کرتے ہو مگر یقین جانو کہ مرنے کے بعد تم کو ضرور زندہ ہونا ہے۔ اس وقت تم کو بتایا جائے گا کہ تمہارے اعمال نیک تھے یا بد۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ تم کافروں کی تقلید چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول اور اس قرآن پر ایمان لے آؤ جو اللہ نے تمہاری رہنمائی کیلئے نازل کیا ہے کیونکہ ایک دن آنے والا ہے جب دیکھا جائے گا کہ کون جیتتا ہے اور کون ہارا۔ یہ تمہاری دنیوی زندگی ایک امتحان گاہ ہے۔ یہاں جو کچھ کرو گے اس کا نتیجہ اگلی زندگی میں پاؤ گے۔ اگر ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے تو چھوٹی موٹی لغزشیں بھی

شکور
حلیہ
صنی
نبی
امین
صادق
بی
نصی
مصدق
محب
خاتم
نبی
کیم
غید
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طس
مر
مصطفی
یین
اذی
مذم
ذبی
مذیر
میت
مصدق
طیب
ناصر
مصدق
مضاج
ابر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جبر
مدعو
لیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
کیم
کیم
نبی
بابین
ظاہر
انہ
اول
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
معلوم
قوی
رسول

اولاد جن سے تم کو اتنا پیار و محبت ہے اور جن کے واسطے تم ذکر الہی کو بھلا دیتے اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی برتتے ہو۔ اکثر تمہارے دشمن ہوا کرتے ہیں تم ان سے بچنا ایسا نہ ہو کہ ان کی محبت میں خدا بھی ناراض ہو جائے اور وہ بھی تمہارے کسی کام نہ آئیں۔ اور فرض کیا کہ وہ دنیا میں تمہارے کسی کام آئے بھی اور آخرت میں دشمن ثابت ہوئے تو پھر کیا فائدہ؟ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر نادان بیویوں یا بے سمجھ بچوں سے کوئی ایسا قصور ہو جائے جسے تم تقویٰ و طہارت کے منافی سمجھتے ہو تو ان پر حد سے زیادہ سختی کرنے لگو۔ چاہئے کہ ان کے قصور معاف کر کے ان سے درگزر کرو اور اپنے اور ان کے لئے معافی کے طلبگار رہو اور ان کو ایسی تعلیم دو کہ خود بخود ایمان و ایقان اور تقویٰ و طہارت کی طرف کھینچے چلے آئیں۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے اندر بخشش و رحم کی صفت پیدا کرے۔ کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اور انسان بھی اس صورت میں انسان کامل بن سکتا ہے جب وہ بہترین اخلاق سے اپنے آپ کو متصف کرے اور اس حقیقت باہرہ کو بھی فراموش نہ کرے کہ یہ مال و دولت اور یہ آل و اولاد تمہارا امتحان کرنے کو تمہیں دی جاتی ہے ان کے معاملے میں افراط و تفریط دونوں تباہی کا موجب ہوں گے۔ اگر مال سے اتنی محبت کرنے لگو کہ اس کو سوائے خواہشات نفسانی کے اور کسی جگہ خرچ ہی نہ کرو اس کے جمع کرنے یا خدا کے بتائے ہوئے مصارف کی بجائے اور جگہوں میں خرچ کرنے میں لگے رہو تو یہ بھی بری بات ہے اور اگر مال و دولت سے ایسی نفرت کرو کہ اس کے حصول کیلئے کوئی کوشش ہی نہ کرو تو یہ بھی کچھ کم برائی نہیں روپیہ نہ ہو گا تو جہاد فی سبیل اللہ کے اخراجات کہاں سے آئیں گے اور تمہاری تنگی اور بیماری کے دن کیسے کشیں گے۔ اسی طرح اگر اولاد کی محبت میں اس قدر منہمک ہو جاؤ کہ خدا کو بھی بھلا دو اور حرام و حلال کی تمیز نہ رکھو تو جہاں یہ چیز سخت بری ہے وہاں یہ بھی برا ہے کہ اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی پرورش و پرورش میں کما حقہ حصہ نہ لو لہذا یہ ایک امتحان ہے اور بڑا کڑا امتحان۔ سنو! اس امتحان میں کامیاب ہونے کا صرف ایک طریقہ ہے اور یہ کہ جہاں تک ہو سکے تقویٰ پیدا کرو خدا کے احکام سنو اور ان پر عمل کرو اور اپنا مال و دولت اور اپنی قوت و طاقت اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہی بات تمہارے لئے بہتر ہے تقویٰ تمہارے دلوں کو فراخ کر دے گا اور تنگی دور کر دیگا اور جس کے دل کی تنگی دور ہو گئی سمجھو کہ وہ فلاح پا گیا۔

شکر
حبیب
صغی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التورہ
توضی
مکتب
قائم الا
نبی اللہ
کلم اللہ
غذ اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مرتضی
مستغنی
بین
اذی
مزیل
ولی
مدین
میتین
مدین
طیب
ناصر
منصور
مصباح
امیر

ہو (تمہیں عنایت ہوگی وہ یہ کہ) اللہ کی طرف سے تم کو مدد ملے گی اور ایک قریبی فتح عطا ہوگی اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے اے ایمان والو! تم اللہ کے (دین کے) مددگار ہو جاؤ جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میری مدد کرے تو حواریوں نے کہا تھا کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ پھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت تو ایمان لے آئی اور ایک نے انکار کر دیا۔ سو ہم نے ان لوگوں کی جو ایمان لے آئے تھے۔ ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ (آخر کار) وہ غالب رہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت بیان کر کے مسلمانوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ اپنی جانیں اللہ کی راہ میں خرچ کر کے دنیا میں حکومت اور آخرت میں خدا کا قرب حاصل کریں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! آؤ تم کو ایک ایسی سوداگری بتائی جائے جس میں نہ کبھی راس المال کم ہو اور نہ نقصان کا خطرہ لاحق ہو بلکہ اس کا نفع یقینی اور عظیم الشان ہے دیکھو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لالچکے ہو تم اپنی جانوں اور مالوں کو بطور راس المال اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو وہ ان کے بدلے تمہاری تمام خطائیں بخش دے گا اور ایسے باغات میں تمہیں داخل کرے گا جو تمہارے لئے انتہائی درجے کی خوشی کا باعث ہوں اور اس سے بڑھ کر اور کون سی کامیابی ہے جسے انسان حاصل کر سکتا ہے علاوہ ازیں دنیا میں بھی ہماری مدد و اعانت تمہارے شامل حال ہوگی اور فتح و حکومت بہت جلد تمہارے قدم چومے گی۔

فرمایا اے مسلمانو! تم ہمارے دین اور پیغمبر کی اسی طرح مدد کرو جس طرح یارانِ مسیح نے عیسیٰ ابن مریم کی مدد کی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ کہنا تھا کہ کون ہے جو اللہ کے دین کی مدد کرے تو حواریوں نے جھٹ کہہ دیا تھا کہ ہم اللہ کے دین کی مدد کرنے کو تیار ہیں بعد ازاں بنی اسرائیل کی ایک جماعت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مان لیا تھا۔ ہم نے ان کو مخالفوں پر غلبہ دے دیا سو وہ برسر حکومت ہو گئے۔

مقصود یہ ہے کہ اگر مسلمانوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کی اور آپ کے دامن اطاعت کو ہاتھ سے نہ دیا تو ان کی کامیابی بھی ان لوگوں کی طرح یقینی ہے ورنہ خسران و عذاب کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

الْوَعْدُ
الرِّزْقُ
الْفَتْحُ
الْعَلِيمُ
الْمَالِئُ
الْبَاسِطُ
الْحَافِظُ
الْمُزَادِعُ
الْمُعْتَبِرُ
الْمَذَلُ
السَّيِّحُ
الْبَيْتُ
الْقَابِلُ
الْمُحْتَمِلُ
الْمُتَبَيِّنُ
الْمُجِيرُ
الْبَيْتُ
الْمُنْقِذُ
الْمُخَوِّدُ
الشَّكُورُ
الْبَلِيغُ
الْمُكَلِّمُ
الْمُحِيطُ
الْمُنْتَهِي

الضُّوْدُ
الرَّشِيْدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْبَادِي
النُّوْرُ
الْمُنْفَعُ
الْمُغْنِي
الْمُغْنِي
الْمُجَابِحُ
الْمُقْسِطُ
مَالِكُ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْعَفُو
الْمُنْتَقِمُ
النَّوَابِغُ
الْبَيْتُ
الْمُتَعَالِي
الْوَالِحُ
الْبَاطِنُ
الْمُظَاهِرُ
الْمُؤَيَّدُ
الْمُؤَيَّدُ
الْمُقَدَّرُ
الْقَادِرُ
الْمُضْمَرُ
الْوَالِدُ
الْمُخَلِّدُ
الْمُجِيْبُ
الْمُعْتَبَرُ
الْمُنْتَهِي

الْمُؤَيَّدُ - الْوَالِدُ الْتَّيْمُوْمُ - الْمُنْتَقِمُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْوَالِدِي - الْمُنْتَقِمُ الْوَالِدِي - الْمُنْتَقِمُ الْوَالِدِي - الْمُنْتَقِمُ الْوَالِدِي

کہ جیسے اک گدھا لاوے ہے پشاور کتابوں کا
بڑی ہی نا سزا حالت ہے اس قوم ”سنگر“ کی
کہ جس نے ”سر جہ سر“ تکذیب کی آیات داور کی
”ان ایسے“ ظالموں کو راہ پر لاتا نہیں مولا

یہ کہتے اے یہودیو یہ خوش فہمی ہے مگر تم کو
کہ تم اللہ کے بے شرکت غیرے مقرب ہو
تو اپنے من سے مرنے کی تمنا کر کے دکھلا دو

اگر ”اس اپنے مفروضے میں“ تم سب حق بجانب ہو
بھی وہ اپنے مرنے کی تمنا کر نہیں سکتے

بہ باعث ان گناہوں کے رہے ہیں مرتکب جن کے
خدائے پاک تو ان ظالموں سے خوب واقف ہے

یہ فرما دیجئے وہ موت جس سے تم گریزاں ہو
تو سن رکھو کہ ”اک دن“ آدبوچے گی وہ تم سب کو

پھر اس اللہ کی پیشی میں تم لے جائے جاؤ گے
کہ جو آگاہ ہے مخفی و ظاہر ساری باتوں سے

وہ پھر تم کو تمہارے نیک و بد سارے بتائے گا

شرح: - اس سورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرآن مجید کی تریف اور علمائے
ربانی اور علمائے سوء کا فرق بتایا گیا ہے فرمایا کہ تم تسبیح و تقدیس کرو اس مالک الملک کی جو

زمین و آسمان کا مالک ہے اور بڑی عزت و حکمت والا ہے اس کی قدرت دیکھو اور حکمت
کہ اس نے بلاد عرب میں جہاں کوئی لکھا پڑھا اور شائستہ و مہذب انسان نہ رہتا تھا اپنا

ایک ایسا رسول بھیجا جو انہی کی طرح ان پڑھ تھا مگر اس نے علوم و معارف کے وہ چشمے ان
کے درمیان بہائے کہ تمام دنیا ان سے سیراب ہو رہی ہے ان کے دلوں کو ایسا پاک کیا ہے

کہ وہ سراپا نور بن گئے۔ وہ جو پھر دل تھے موم کی مانند نرم ہو گئے وہ جن کا دن رات کا
شیوہ ظلم و عسیان تھا۔ مجسم فرمانبردار بن گئے اس ان پڑھ نے ان پڑھوں کو کتاب سکھائی

اور حکمت و دانش کے خزانے دیئے اور گو وہ اس رسول کی بعثت سے پہلے محض نا آشنا اور

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْيَتِيمُ الْغَنِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُنِيبُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْمَجِيدُ

اَخَذَ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيرٌ
عَادِلٌ
وَأَبْمٌ
جَوْلًا
مَذْعُومٌ
خَلِيلٌ
قَرِيبٌ
مُطَهَّرٌ
مَذْكُورٌ
مَبْتَلٌ
مَكْرَمٌ
مَكْرَمٌ
مَنْبِرٌ
سِرَاجٌ
شَيْبِلٌ
خَامُ الرِّبْلِ
عَكِيمٌ
كَبِيرٌ
نَبِيٌّ
نَبِيٌّ
نَابِلٌ
ظَاهِرٌ
أَجْدٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطِيحٌ
سِينٌ
مَقْدُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- (اے نبی!) بیشک ہم نے تمہیں فتح دی اور فتح بھی صاف و صریح تا کہ اللہ تمہاری اگلی اور پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے اور تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرے اور تمہیں سیدھی راہ کی ہدایت دے اور اللہ تمہاری ایسی مدد کرے جو بڑی زبردست ہو۔ وہ وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں کو تسکین دی تاکہ ان کے ایمان میں اور زیادہ یقین پیدا ہو جائے اور زمین و آسمان کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں (اور) تاکہ مومن مرد اور مومن عورتوں کو ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو دور کر دے اور اللہ کے نزدیک (ان کے لئے) یہ بڑی کامیابی ہے اور منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو خدا سے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں سزا دے یہ گردش بد اور مصیبت کے چکر میں آگئے ہیں اور ان پر اللہ کا غضب ضرور ہوگا اور لعنت ہوگی (علاوہ ازیں) اس نے ان کیلئے جہنم کا (عذاب) تیار کر رکھا ہے جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ اور زمین و آسمان کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ بڑا زبردست ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں (اے نبی!) ہم نے آپ کو گواہ خوشخبری دینے اور ڈر شانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے دین کو تقویت پہنچاؤ اور اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح و تقدیس بیان کرو۔ بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جو کوئی بد عہدی کرے گا تو اس کی بد عہدی کی سزا اسی کو ملے گی اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے اللہ سے باندھا پورا کرے گا۔ اللہ اس کو عنقریب بہت بڑا اجر دے گا۔

شرح:- سن چھ ہجری کی بات ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بقصد عمرہ مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے مکہ معظمہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر مشرق کی جانب ایک مقام تھا جو حدیبیہ کے نام سے مشہور تھا۔ آج کل اس جگہ کو شعی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ آپ کے ہمراہ ڈیڑھ پونے دو ہزار صحابہ کرام موجود تھے۔ اہل مکہ نے سمجھا کہ آپ بغرض جنگ آئے ہیں اس لئے انہوں نے لڑائی کی تیاریاں شروع کر دیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پتہ چلا تو آپ نے اسی مقام پر ڈیرہ جمادیا اور حضرت عثمان بن

شُكْرٌ
حَسْبُ
ضِيَاءُ
حَسْبُ
أَمِينٌ
صَادِقٌ
نَبِيٌّ
تَقْضَى
تَقْضَى
مَجِيئٌ
قَامُ
نَجِيٌّ
بِأَمْرِ
عَبْدِ
كَامِلٌ
حَافِظٌ
رَدْفٌ
حَمِيمٌ
طَسٌ
مَرِيضٌ
مَطِيحٌ
سِينٌ
أَذَى
مَرِيضٌ
وَلِيٌّ
مَدِينٌ
مَدِينٌ
طَبِيبٌ
فَانَصْرٌ
مَشْرُودٌ
يَضَاحٌ
أَمْرٌ



آخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید عادل قائم جواد مدعو خلیل قریب مفضل مذكر مبشر مكرم محمد بن حنیف سراج سید قائم الزمان حکیم کریم یتیم نبی الرحمة باطن ظاہر آخر اول رسول الزمعة مطیع صابن حسن معلوم قوی رسول الرحمة

بیعت کا سلسلہ ابتدائے اسلام سے جاری ہے صحابہ کرام میں سے کوئی ایسی شخصیت نہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام لانے کے وقت بیعت نہ کی ہو اس کے علاوہ مختلف اوقات میں جہاد و دیگر ضروری امور کے لئے بھی بیعت لی جاتی تھی چنانچہ انصار میں سے سب سے پہلے چند لوگوں نے عقبی ادنیٰ کے مقام پر حضور رسالت مآب کے ہاتھ پر بیعت کی اور اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تکمیل میں اپنی جان اور مال تک قربان کر دیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان بزرگان دین کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کر چکے تھے اور عین آپ کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ یہ بزرگ اپنے شاگردوں میں سے کامل ترین افراد کو خلیفہ مقرر کرتے تھے۔ یہ سلسلے آج تک رائج ہیں اور بیعت کا کوئی سلسلہ اس وقت تک قابل تسلیم نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ متواتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچتا ہو۔

فرمایا جس مال غنیمت کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا وہ بہت جلد پورا کیا جائیگا اس واسطے اس معاملہ کو جلدی سے ختم کر دیا ہے اور مکہ والوں کو تم پر حملہ نہیں کرنے دیا اور صلح کرا دی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر اس وقت تم پر منکران حق حملہ آور ہوتے بھی تو وہ تم پر غلبہ نہیں پاسکتے تھے گو تم تعداد میں بہت تھوڑے تھے مگر بات یہ ہے کہ ہم نے اصول مقرر کر رکھا ہے کہ جس کے دل میں ایمان ہو اس پر منکران حق غلبہ نہ پاسکیں فرمایا کہ یہ تمہارے لئے مقام شکر ہے کہ بغیر کشت و خون ہوئے تم کو ان سے اور ان کو تم سے بچالیا اس میں کئی حکمتیں پنہاں تھیں۔ ایک یہ کہ مکہ معظمہ میں اس وقت کئی عورتیں اور مرد ایسے تھے جو اسلام لا چکے تھے مگر کفار کے ڈر سے ظاہر ہو کر نہیں رہ سکتے تھے اگر تمہاری لڑائی ہوتی تو ان میں سے کئی بیگناہ بھی مارے جاتے پھر جب تم کو یہ حقیقت معلوم ہوتی تو تمہیں بہت افسوس ہوتا۔

سن چھ ہجری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آپ چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بیت اللہ میں بقصد عمرہ تشریف لے گئے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خواب کو امر الہی کے مترادف سمجھا اور چودہ سو صحابہ کی

شکورہ حبیب نبی اللہ امین صادق نبی التوبہ توفیقی شہید مجتہد قائم الاوقات مفضل مذكر مبشر مكرم محمد بن حنیف سراج سید قائم الزمان حکیم کریم یتیم نبی الرحمة باطن ظاہر آخر اول رسول الزمعة مطیع صابن حسن معلوم قوی رسول الرحمة

آحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خانم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مختار
منیر
سراج
سید
فام الزول
حکیم
کریم
یتیم
نبی الرحمة
بابین
ظاہر
اجل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرحمة

پس اے مسلمانو تم پر لازم ہے کہ غیر مسلموں سے ہرگز نہ ڈرو تمہارے دلوں میں اگر میرا
ڈر موجود ہے تو تمام دنیا تم سے مرعوب رہے گی۔ تمہارے دین کو ہم نے ہر طرح مکمل کر
دیا ہے اور ہر طرح کی آسانیاں تمام طرح طرح کے انعامات اور سب طرح کی نعمتیں
تمہیں بخش دی ہیں۔ میں خوش ہوں کہ تمہارے لئے میں نے دین اسلام کو منتخب کیا ہے
جو تمہیں تمام امور میں میرا فرمانبردار اور عبادت گزار بناتا ہے۔ پس تمہیں چاہئے کہ
فرمانبرداری اور عبادت گزاری کو اپنا شعار بنالو۔

پھر اسی حلت و حرمت کے سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اور پیغمبر
اسلام کے ذریعے سے تمہیں حلال و حرام تو معلوم ہو گیا مگر تم پر کوئی ناقابل برداشت
پابندی عائد نہیں۔ اگر بھوک اور پیاس کے مارے تمہاری جان جانے کا اندیشہ ہو تو
تمہیں اجازت ہے کہ حرام چیز اس قدر کھا لو کہ زندگی بچ جائے خدا تمہارے حال کو دیکھتا
ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی ایسی تکلیف ڈالی جائے جو تمہاری طاقت سے باہر ہو۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو مسلمان اور خصوصاً جو یہود و نصاریٰ میں سے اسلام
لائے تھے سخت متعجب ہوئے کہ اس قدر آزادی چنانچہ انہوں نے حضور رسالت ماب
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ ہمیں ان چیزوں کے نام لے کر بتائیں جو حلال
ہیں۔ حکم ہوا کہ مسلمانو! تم پر گزشتہ امم کی سی سختیاں اور پابندیاں نہیں۔ تم پر ہر وہ چیز
حلال ہے جو تمہارے لئے نفع رسان ہے۔ صرف وہی چیزیں حرام ٹھہرائی گئی ہیں جو مضر
ہیں۔ یا طبائع سلیمہ جن سے متنفر ہیں۔ فرمایا اگر تمہیں شکاری کتوں کے ذریعے شکار کا
شوق ہو تو انہیں سدھا لو کہ وہ شکار پکڑیں تو اسے خود نہ کھائیں بلکہ پکڑ کر تمہارے پاس
لئے آئیں۔ نیز اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے روا
اور جائز ہے۔ تمدن و معاشرت اور مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی نسبت پوچھو تو
تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ نکاح صرف پاکباز عورتوں سے کرنا چاہئے چاہے وہ مسلمان ہوں
اور چاہے اہل کتاب بدکار اور وہ عورتیں جو پاکبازی کی زندگی بسر نہ کریں گھریلو زندگی کیلئے
موزوں نہیں۔

ترجمہ آیات ۶-۱۱:- اے مسلمانو! تم جب نماز کو اٹھو تو اپنے منہ دھولیا کرو اور

کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور سر کا مسح کر لو اور اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو اور

شکور
حسبنا
صنی اللہ
سین
امین
صادق
بی التوب
عادل
قوی
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مختار
منیر
سراج
سید
فام الزول
حکیم
کریم
یتیم
نبی الرحمة
بابین
ظاہر
اجل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرحمة

اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو (نہاد ہو کر) اچھی طرح پاک و صاف ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے (ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورت سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ آئے تو پاک و صاف مٹی کا قصد کرو پھر اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرنے نہیں چاہتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک و صاف رکھے اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرے تاکہ تم اس کا شکر کرو اور اللہ نے تم پر جو احسان کئے ہیں انہیں یاد کرو اور اس عہد و پیمان کو بھی (یاد کرو) جو اس نے تم سے لیا جب تم نے کہا تھا کہ خدایا دعوت اسلام کو ہم نے سنا اور قبول کیا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ دل کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ اے مسلمانو! خدا کے حقوق کو قائم رکھنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے رہو اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کروے کہ عدل نہ کرو بلکہ انصاف کرو کیونکہ یہی بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے تمام اعمال سے آگاہ ہے۔ اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کر رکھا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے کہ ان کیلئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے اور وہ لوگ جنہوں نے (ان باتوں کے ماننے سے) انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہ لوگ دوزخی ہیں۔ اے مسلمانو! اللہ نے تم پر جو احسان کیا ہے اسے یاد کرو کہ جب کچھ لوگوں نے تم پر دست درازی کرنے کا ارادہ کیا تو ان کے ہاتھ تم پر سے اس نے روک دیئے اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں بدنی صفائی، قلبی طہارت اور قیام حق و عدل کی تعلیم ہے۔ فرمایا کہ تمہارے دلوں کی پاکیزگی کیلئے تمہیں نماز کا حکم دیا جا چکا ہے۔ مگر اس کے لئے یہ لازمی ہے کہ اپنا جسم بھی صاف ستھرا رکھو۔ نماز پڑھنے لگو۔ تو پہلے وضو کرو اگر غسل لازمی ہو تو پہلے غسل کر کے پوری طرح پاک و صاف ہو جاؤ۔

ہاں اگر بیماری کی حالت میں پانی تمہارے لئے مضر ہو اور تم وضو کرنے سے قاصر ہو تو پاک و صاف مٹی سے تمم کر لو۔ یا سفر کی حالت میں پانی میسر نہ آئے تو بھی تمم کر کے نماز ادا کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان آسانیوں سے خود سمجھ گئے ہو گے کہ ہمارا مقصد تمہیں آزمائش میں ڈالنا نہیں ہے ہم تو صرف اس قدر چاہتے ہیں کہ تم ظاہر و باطن اور جس قدر قلب کی طہارت حاصل کر کے ہماری نعمتیں پاسکو اور ہمارا شکر یہ

Marfat.com

آخدا
رسول تہائی
الملاحم
مشہد
شہیر بھی
عادل
خاتم
جوڑ
مدعو
خلیل
قریب
مطہر
مذکر
مبشر
مکرم
مخبر
منیر
سراج
سبید
خاتم
تکبیر
کریم
یقین
نبی
ناجین
ظاہر
آخدا
اقل
رسول
الرحمة
مطہر
سین
حق
مفلام
قوی
رسول

تھیں دیئے جا رہے ہیں۔ مگر انہوں نے متعدد نافرمانیاں کیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ آج مقہور و مغضوب ہیں۔ اور ان کی بجائے تمہیں مخاطب کیا ہے۔ اگر تم نے ان کی طرح نافرمانیاں کیں قرآن کے احکام نہ مانے رسول کی پیروی نہ کی امر بالمعروف نہ کی اور نہی عن المنکر کے ذریعے اصولوں پر کاربند نہ رہے اور تفرقہ بازی میں پڑ کر ایک دوسرے کی مخالفت میں زور شور دکھایا تو یاد رکھو کہ تم بھی یہودی کی طرح مقہور و مغضوب قرار پاؤ گے ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ ہمارے فرمانبردار اور اطاعت گزار بن کر رہیں گے پھر ہم نے انہیں ایک منظم جماعت بنایا اور ہمیں یقین دلایا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تم ہمیشہ غالب رہو گے مگر ہاں تمہیں ان شرائط کا پابند رہنا پڑے گا ایک یہ کہ تم کبھی نماز نہ چھوڑو گے دوسرے زکوٰۃ ادا کرتے رہو گے ہمارے رسولوں کی پیروی کرو گے اور اشاعت حق میں ہمیشہ ان کی امداد کرتے رہو گے چوتھے دین حق کے پھیلانے اور بے بس اور نادار لوگوں کی امداد کرنے کے واسطے اپنا پیسہ پیسہ خرچ کرتے رہو گے۔ ہمارا وعدہ تھا کہ اگر وہ ان باتوں پر قائم رہے تو ان کی نگرشوں سے درگزر کیا جائے گا اور دونوں جہانوں میں انہیں راحت و آرام کی زندگیاں عطا کی جائیں گی مگر انہوں نے اپنے عہد کو توڑا اور کسی ایک بات پر بھی قائم نہ رہے بالآخر ایک مدت مدید تک ان کی نافرمانیاں دیکھنے کے بعد ہم نے ان کو ملعون ٹھہرایا اور ان کے دلوں کو واقعی پتھر بنا دیا کہ وہ کوئی بات سمجھ ہی نہ سکیں۔ چنانچہ ان بد بختوں کو دیکھو کہ کلام الہی میں تحریف کرنے سے باز نہیں آتے۔ اصل میں وہ مواعظ حسہ بالکل بھول گئے ہیں جن پر ان کے دین کی بنیاد تھی اور وہ کچھ اس قسم کے دور از عقل کام کر رہے ہیں کہ ہر شخص ان کی حماقت سے باسانی مطلع ہو رہا ہے فرماتا ہے یہی حالت ہو ہونصاری کی ہے انہوں نے بھی اپنے عہد و اقرار کو توڑا اور مواعظ حسہ کو بھول گئے اور آپس میں ایک دوسرے سے اس طرح لڑنے جھگڑنے لگے کہ قیامت تک یہ لڑائی فساد جانے والا نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ اہل کتاب کو سنا دو کہ اب بھی موقع ہے چاہیے کہ جلد از جلد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں جن کی زبان سے وہ اپنے دین میں پیدا کردہ فراط و تفریط سے واقف ہو چکے ہیں۔ فرمایا! لوگو ہم اس شخص کو سیدھی اور سلامتی کی راہ دکھاتے ہیں جو اللہ کی مرضی پر چلے اور اس کے احکام ماننے ایسے لوگوں کو جہالت و ظلمت

شکور
حسین
ضی اللہ
حسین
امین
صادق
بی انور
توسی
مستبہات
مختار
قاسمہ قاتیخ
مختار
بیم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مختار
مختار
لیین
اڈی
مزیل
ولی
مدین
متین
مدین
طیب
ناصر
منصور
مصباح
امیر

بجاریہ تراز۔ قریشی۔ مضمربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمود۔ عاقب۔ شاہد۔ رشیدہ بشیر۔ دایع شایف۔ تہد سبغ۔ بھیر

آنحضرت
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جود
مدعو
خلیل
قربیب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مجتہد
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
حکیم
کریم
یتیم
بنا
ظاہر
آخبر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطمین
سین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرحمان

نے گویا تمام انسانوں کو بچالیا اور یقیناً "ہمارے رسول ان کے پاس واضح احکام لیکر آئے۔ پھر اس کے بعد بھی ان میں بہت سے آدمی ہیں جو ملک میں زیادتی کرنے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں آڑے ترچھے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے۔ یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی اور آخرت میں بھی ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ مگر ہاں وہ لوگ جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ۔ توبہ کر لیں (انہیں چھوڑ دو) جان لو کہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام نے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا قصہ بیان ہوا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انسانی قتل کی کبھی جرات نہ کریں۔ اس سلسلے میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کو بھی اسی طرح قتل انسان سے روک دیا گیا تھا۔ مگر وہ باز نہ آئے اب تم دیکھو کہ کہیں نافرمانوں کے نقش قدم پر نہ چلنے لگو۔ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کا ایک بیٹا متقی، عبادت گزار اور فرمانبردار تھا۔ دوسرا حاسد اور نافرمان۔ ایک دفعہ دونوں نے منت مانی اور قربانیاں دیں۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اس دستور کے مطابق ایک کی قربانی تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی نہ ہوئی پھر جس کی قربانی قبول نہ ہوئی تھی اس نے طیش میں آکر دوسرے بھائی کو قتل کر دیا۔ اس بچارے نے ہزار کہا کہ بھائی آخر میرا کوئی قصور بھی تو بتاؤ اور اگر بلا سبب میری جان لو گے تو سمجھ لیتا کہ ظالموں میں تمہارا شمار ہوگا اور دوزخیوں میں ٹھکانا اس نے ایک نہ مانی اور حق و انصاف کا خون اپنے سر لیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے ظلم و ستم کی اس خون ریزی کو روکنے کی خاطر حکم دیا کہ جو کسی انسان کو قتل کرے گا وہ مجرم ہے، اسے بہت عذاب ہوگا۔ گویا اس نے عام بنی نوع انسان کو قتل کر دیا ہے اور جو کسی شخص کو ہلاکت سے بچالے گا وہ بہت زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ گویا اس نے نوع انسان کو ہلاکت سے بچالیا۔

اس کے بعد یہ ارشاد ہے کہ مسلمانو! تمہارے لئے بھی یہ قانون ہے نیز یاد رکھو کہ اگر کوئی ڈاکو، رہزن یا فتنہ پرداز انسان ملک کے امن و امان میں خلل اندازی کرے اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی نافرمانی پر لوگوں کو ابھارے تو ایسے لوگوں کو یا تو جلا

شکور
حسب
صنی
نبی
ایمیں
صادق
بی
نصی
مطمین
مجتہد
منیر
سراج
سید
خاتم الزیل
حکیم
کریم
یتیم
بنا
ظاہر
آخبر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطمین
سین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرحمان



وطن کر دینا چاہئے یا قتل کر دیا جائے، یا سولی پر چڑھائے جائیں یا آڑے ترچھے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے چاہئیں۔ فرماتا ہے کہ یہ تو ان لوگوں کے دنیا میں ذلت و رسوائی کا سامان ہوا۔ آخرت کی بے شمار اور سخت سزائیں اس کے علاوہ ہیں۔ ارشاد ہوا کہ مسلمانو! اگر ایسے لوگ قبضہ میں آنے سے پہلے تائب ہو جائیں اور تمہارے سامنے صدق دل سے اعتراف کر لیں کہ آئندہ کبھی ایسی حرکات نہ کریں گے تو ان کو معاف کر دو اور مطلق مزاحمت نہ کرو۔

ترجمہ آیات ۳۵-۳۴: اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جان لڑا دو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی اگر ان کے پاس تمام چیزیں ہوں جو زمین میں ہیں اور اسی قدر اور بھی ہوں تاکہ وہ یہ مال دے کر قیامت کے دن عذاب سے جان چھڑائیں تو بھی قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں اور وہ وہاں سے نکلنے والے نہیں اور ان کیلئے دائمی عذاب ہے اور چور مرد ہو تو عورت ہو تو دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کے اس فعل کے بدلے میں یہ اللہ کی طرف سے بطور سزا کے ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے پھر جو اپنے (اس) ظلم کے بعد توبہ کر لے اور اپنی حالت سنوار لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کیلئے ہے وہ جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے بخش دے اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ اے رسول جو لوگ کفر پر لپکتے ہیں وہ آپ کو غمگین نہ کر دیں (چاہے) ان لوگوں میں سے (ہوں) جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور ان کے دل بالکل ایمان نہیں لائے (چاہے) ان لوگوں میں سے جو یہودی ہیں (یہ لوگ) جھوٹ پر کان لگانے والے ہیں اور جھوٹ پر کان لگاتے تو ہیں دوسروں کیلئے جو تمہارے پاس نہیں آئے، کلمات کو اس کا صحیح محل مقرر ہو جانے کے بعد بدل دیتے ہیں کہتے ہیں اگر تمہیں یہی حکم دیا جائے تو لے لو اور اگر یہ نہ دیا جائے تو اس سے بچو اور جس کو اللہ فتنے میں ڈالنا چاہے تو اس کیلئے خدا پر آپ کا کوئی زور نہیں چل سکتا یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ بھی نہیں چاہتا کہ ان کے دلوں کو پاک و صاف کرے ان کیلئے دنیا میں ذلت و رسوائی ہے اور ان کیلئے آخرت میں بڑا (سخت) عذاب ہے۔ یہ لوگ جھوٹ کی ٹوہ لگانے

الْوَهَابُ
الرِّزْقُ
الْفَتْحُ
الْعَلِيمُ
الْقَابِضُ
الْبَاسِطُ
الْحَافِظُ
الْمُرَافِقُ
الْمُمْسِكُ
الْمُدَبِّرُ
السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ
الْمُحِيطُ
الْقَدِيرُ
الطَّيِّبُ
الْمُبِينُ
الْغَنِيُّ
الْقُدُّوسُ
الشَّكُورُ
الْقَلْبُ
الْكَبِيرُ
الرَّحِيمُ
الْمُقْتَدِرُ
الْمُبِينُ
الْمُتَعَدِّ
الْقَادِرُ
الْقَمَدُ
الْوَلِيُّ
الْمُؤْتَمِرُ
الْمُجِيبُ
الْمُجِيبُ
الْمُجِيبُ

الضُّمُّ
الرَّشِيدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيعُ
الْبَادِي
النُّورُ
النَّافِعُ
الْغَنِيُّ
الْمَعْنَى
الْبَاطِنُ
الْمُقِيطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْعَفْوُ
الْمُسْتَقِيمُ
الْتَوَابُ
الْبَسُّ
الْمَتَعَالَى
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الْقَادِرُ
الْأَخِيرُ
الْأَوَّلُ
الْمُؤْتَمِرُ
الْمُقِيمُ
الْمُقَدِّرُ
الْقَادِرُ
الْقَمَدُ
الْوَلِيُّ
الْمُؤْتَمِرُ
الْمُجِيبُ
الْمُجِيبُ
الْمُجِيبُ

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْمُبِينُ الْوَلِيُّ - الْمُسْتَمِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاعِثُ - الْمَجِيدُ

آنہ
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
قائم
جول
مدعو
خلیل
قربیب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
متمم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
حکیم
کریم
نیم
نبی الرحمۃ
ناہین
ناہر
آخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
صین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمۃ

والے (اور) بڑے حرام کھانے والے ہیں اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو (آپ کو اختیار ہے کہ) ان کے درمیان فیصلہ کر دیں یا کنارہ کش ہو جائیں اور اگر ان سے کنارہ کشی کر لیں تو وہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر آپ فیصلہ کر دیں تو ان کے درمیان حق انصاف سے فیصلہ کریں۔ بیشک اللہ حق و انصاف والوں کو محبوب رکھتا ہے اور وہ آپ کو کیونکر حاکم مان لیں گے۔ حالانکہ ان کے پاس تورات ہے اس میں اللہ کا حکم موجود ہے پھر اس کے بعد بھی وہ روگردانی کرتے ہیں اور یہ لوگ بالکل اعتقاد نہیں رکھتے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں رہزनों، ڈاکوؤں اور باغیوں کی سزا کا حکم تھا اس رکوع میں فرمایا ہے کہ مسلمانو! برائیوں کے انسداد اور مجرموں کو سزا دینے کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہو کہ کہیں کوئی بیچارہ بلا تصور نہ مارا جائے اور کسی پر ناحق زیادتی نہ ہونے پائے۔ تقویٰ و طہارت اختیار کرو کہ اللہ کی طرف پہنچنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے مگر اس تمام نرم دلی اور قیام حق و عدل کے ساتھ جمادنی سبیل اللہ کی طرف سے بے پروا نہ ہونا کیونکہ اس کے بغیر انصاف کا قائم کرنا اور ملک میں امن و امان کا رواج دینا محض ناممکن ہے۔ مسلمانو! اس بات کو یاد رکھو کہ ایمان و اسلام ایک بڑی چیز ہے جس کی تمہیں قدر کرنی چاہئے اور خدا کا شکر بجالانا چاہئے کہ اس نے تمہیں یہ نعمت عطا فرمائی ورنہ منکروں کی زبوں حالی کا کچھ نہ پوچھو یہ لوگ اگر زمین و آسمان کے خزانوں سے دگنے خزانے اور ان کی نعمتوں سے دگنی نعمتیں بھی بطور فدیہ دے کر اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیں گے تو نہ ان کا عوضانہ قبول کیا جائے گا اور نہ عذاب سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔ یہ لوگ ہزار چاہیں گے کہ کسی نہ کسی طرح عذاب دوزخ سے نکل جائیں مگر ان کو ہمیشہ قائم رہنے والے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا کہ جہاں سے نکلنا محض ناممکن ہے اسی واسطے اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ ہر ممکن طریقے سے منکروں کو ایمان و اسلام کی دعوت دو اور جہاں تک تمہارا بس چلے نہ کسی کو ملحدانہ زندگی بسر کرنے دو نہ کسی کو ملک میں بد امنی اور فساد پھیلانے دو۔ باغیوں، ڈاکوؤں، رہزनों اور فتنہ و فساد پھیلانے والوں کی سزاؤں کا ذکر ہو چکا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی چوری کرے تو خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس کا ہاتھ کاٹ دو کہ اپنے کئے کی سزا پائے اور لوگوں کیلئے نشان عبرت بن کر رہے۔ مسلمانو! تم اس زمانے کے یہودیوں اور منافقوں کی عیارانہ چالوں سے مت گھبراؤ ان کے دل

شکور
خلیبا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی انور
توفی
مظہر
مذکر
مبشر
کامل
حافظ
زین
رحیم
طہ
مجتبی
طہ
مربط
مضبغ
سین
اولی
مذکر
ذلی
مذکر
مبتدئ
مبتدئ
مبتدئ
طیب
ناصر
متمم
مفباح
امر

جبار۔ قریشی۔ ممبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمود۔ عاقب۔ شامد۔ رشید۔ بشیر۔ داغ شتاب۔ ہمد۔ سبغ۔ عزیز

الْوَعَابُ
 الرِّزْقُ
 الْفِتَاخُ
 الْعَلِيمُ
 الْعَالِي
 الْبَاسِطُ
 الْحَافِظُ
 الرَّافِعُ
 الْمَعْنَى
 الْمَذَلُ
 التَّسْبِيحُ
 الْبَيْتُ
 الْوَكْمُ
 الْعَدْلُ
 الْبَطِينُ
 الْحَمِيمُ
 الْبَلِيغُ
 الْفَعْلُ
 الشُّكْرُ
 الْعَلِي
 الْكَبِيرُ
 الْحَقِيقُ
 الْعَقِيمُ
 الْبَيْتُ
 الْبَلِيغُ
 الْقَدِيمُ
 الْقَرِيبُ
 الْبَلِيغُ
 الْوَسِيْعُ
 الْعَلِيمُ
 الْوَدُودُ
 الْعَبْدِيُّ
 الْحَقِيقُ
 الشَّيْبُ

نہ چلیں۔ تم میں سے ہر ایک (گروہ) کیلئے ہم نے وقتاً فوقتاً ایک شرع شہرائی اور ایک طریق اور اگر خدا چاہتا تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اسے یہ منظور تھا کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اس میں تمہیں آزمائے پس نیکیوں کی طرف سبقت چاہو آخر کار تم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ پھر وہ تمہیں (اس چیز کی حقیقت) بتائے گا جس میں تم باہم اختلاف کرتے تھے اور ہم نے کہا کہ اسی (کتاب) کے مطابق ان میں فیصلہ کیجئے جو اللہ نے نازل کی ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے اور ان کی طرف سے محتاط رہئے کہ کہیں آپ کو کسی حکم سے جو اللہ نے آپ کی طرف نازل کیا ہے بھگانہ دیں پھر اگر یہ اعراض کریں تو جان لیجئے کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کو سزا دے اور اس میں شک نہیں کہ لوگوں میں بہت سے البتہ نافرمان ہیں۔ تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھنے والے ہیں اللہ سے بہتر فیصلہ کے لحاظ سے کون ہو سکتا ہے؟

شرح :- گزشتہ رکوعوں میں قیام حق و عدل اور قیام امن و امان کلمے سلسلے میں احکام صادر ہوئے ہیں اس رکوع میں اسی سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ مسلمانو! عدل و انصاف قائم کرنے اور امن و امان پھیلانے کے لئے جو احکام تم پر نازل کئے گئے ہیں ہو ہو یہ حکم تورات میں بنی اسرائیل پر نازل ہوئے تھے اگرچہ وہ آج تورات میں اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں۔ منحرف ہو چکے ہیں۔ یہ یہود کی تیرہ بختیوں کا نتیجہ ہے سنو! ہم نے تورات کو نازل کیا اور اس میں سراسر روشنی و ہدایت بھردی۔ ہمارے نبی یعنی دین حق کی پیروی میں جانیں نثار کر دینے والے بزرگ ہمیشہ تورات ہی کے احکام پر چلتے رہے پھر بنی اسرائیل کے مشائخ اور ان کے خدا پرست علماء بھی اس کتاب کے مطابق چلتے رہے اور جہاں تک ان لوگوں کا بس چلا انہوں نے تورات کو تحریف سے بچایا پس اے مسلمانو! تم بھی ان ہی قابل قدر ہستیوں کی تقلید کرو تم بھی اسی طرح خدا کی نازل کردہ کتاب قرآن پر عمل کرو اور لوگوں کو عمل کی ترغیب دو تمہارے مشائخ اور تمہارے علماء بھی قرآن کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچائیں اور کسی آیت کا معنی یا مفہوم بگڑنے نہ دیں۔ مسلمانو! کافر کون ہوتے ہیں؟ یاد رکھو کافر انہیں لوگوں کو کہا جاتا ہے جو احکام خداوندی پر نہ خود چلیں اور نہ اوروں کو چلنے کی ترغیب دیں مسلمانو! دیکھو! ہم نے تورات میں حکم دیا تھا کہ جو کسی

الضُّورُ
 الرَّشِيدُ
 الْوَارِثُ
 الْبَاقِي
 الْبَدِيْعُ
 الْبَادِي
 الْتَوَدُّ
 الرَّافِعُ
 الْغَنِيُّ
 الْمَعْنَى
 الْجَامِعُ
 الْقَسِطُ
 مَا يَكُ
 الْمَكْرُ
 الرَّوْفُ
 الْغَمُّ
 الْمُنْتَقِمُ
 التَّوَابُ
 الْبَرُّ
 الْمُتَعَالِي
 الْوَالِي
 الْبَاطِنُ
 الظَّاهِرُ
 الْأَجْدُ
 الْأَوَّلُ
 الْوَجِدُ
 الْقَدِيمُ
 الْمُتَدَبِّرُ
 الْقَادِرُ
 الْعَصْدُ
 الْوَالِدُ
 الْبَدِيْعُ
 الْحَقِيقُ
 الْعَبْدِيُّ
 الْبَدِيْعُ

السَّاجِدُ - الْوَالِدُ الْقَدِيمُ - آيَةُ الْبَيْتِ الْبَيْتِ الْوَالِدِي - الْمُنْتَقِمُ - الْوَالِدُ - الْبَاقِي - الرَّحِيمُ

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
لیل
قریب
مطرب
مذکر
مبشر
مکتب
مکتب
منیر
سراج
سید
فام الزیل
عکیم
کبریم
نیتم
نبی الرحمة
ناون
ظاہر
آخبر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
حسن
مفلح
قوی
رسول الرحمة

جب حالات زمانہ کے ”مطابق“ ”منہاج“ کو بدلنا ضروری ہوتا تھا۔ بدل دیا جاتا رہا اب
دیندار وہی لوگ ہیں جو منہاج کی ان تبدیلیوں کو تسلیم کر کے رسول کی آواز پر لبیک کہہ
اٹھیں۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانو! یہود و نصاریٰ سے مطلق توقع نہ رکھو۔ وہ
تمہارے یار و مددگار نہیں ہو سکتے۔ وہ باوجود اس قدر باہمی دشمنی کے تمہارے مقابلہ پر
اکٹھے ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ دشمنان دین ہیں اگر تم ان کے ساتھ دوستانہ قائم کرو گے تو
تمہارا نام بھی انہیں میں لکھ دیا جائے گا وہ ظالم و کفار لوگ ہیں اور خدا ایسے لوگوں کو پسند
نہیں کرتا۔ ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! نہ تو کافروں سے میل جول رکھو نہ دل میں منافقت رکھو
بلکہ تمہیں چاہئے کہ پورے اخلاص کے ساتھ دین مبین پر قائم رہو۔ دیکھو خدا کو نفاق پسند
نہیں ہے۔ اگر تم خدا سے محبت کرو گے تو خدا تم سے محبت کرے گا ورنہ تمہارے نیک
عمل بھی ضائع اور اکارت جائیں گے۔

فرماتا ہے مسلمانو! تمہاری شان یہ نہیں ہے کہ ”نیمے دروں نیمے بروں“ رہو بلکہ
تمہاری شان یہ ہے کہ تم خالص و مخلص مسلمان بن کر رہو۔ تمہیں چاہئے کہ مسلمانوں
کے ساتھ کمال ہمدردی، کمال ملاحظت اور بھائی بھائی بن جاؤ اور منکرین دین کے ساتھ سخت
گیر، قہرمان اور غالب ہو کر رہو۔ خدا کے دین کی خاطر جہاد کرو اور ملامت کرنے والوں کی
لامت سے نہ ڈرو، ڈرو اس خدائے قدوس سے جو برائی کی سزا دینے اور نیکی کا اجر عطا
کرنے والا ہے۔ دیکھو مسلمانو! یہ تم پر بڑا ہی فضل ہے کہ تمہیں ایک غازی اور عذر قوم
بننے کا حکم دیا گیا ہے دیکھو! تمہارا دوست اللہ ہے اللہ کا رسول ہے اور وہ مسلمان ہیں جو نماز
پڑھتے، زکوٰۃ ادا کرتے، اور خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یاد رکھو، جو اللہ کو اللہ کے رسول
کو اور ایسے مسلمانوں کو دوست بنالے تو وہ اللہ کے گروہ میں سے ہو گیا۔ جو کبھی مغلوب
ہونے والا نہیں مسلمان اس آیت مبارکہ پر توجہ کریں اور دیکھ لیں کہ وہ تب ہی مسلمان
کہلانے کے مستحق ہیں جب شریعت اسلامی کے تمام ارکان کا احترام کریں۔ نماز پڑھیں
روزے رکھیں، زکوٰۃ دیں، حج کریں جہاد کے لئے تیار ہوں۔ اپنے فیصلے شریعت اسلامی کے
مطابق کریں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہوں۔ اگر یہ باتیں نہیں تو اسلامی نام
رکھ لینے یا مسلمان گھرانے میں پیدا ہو جانے سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا مسلمانو!
تمہاری قوم اسی وقت تک زندہ رہ سکتی ہے جب تک تم آپس میں رحمدل رہو گے اور ایک

شکر
حسب
صنی اللہ
نبی اللہ
ابین
صادق
نبی اللہ
نصی
مکتب
مکتب
فام الزیل
عکیم
کبریم
نیتم
نبی الرحمة
ناون
ظاہر
آخبر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
حسن
مفلح
قوی
رسول الرحمة

انصوبهم كوديكهو کہ خاموش بیٹھے ہیں اور انہیں منع تک نہیں کرتے یہ ہیں وہ شفا میں جن کی بنا
 الرزاق قوموں کو سزا ملا کرتی ہے۔ دیکھنا کہیں تم بھی ایسے نہ ہو جانا۔ پھر یہود کی دیدہ دلیری اور بد
 الفتحا مبنی تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کس قدر گستاخانہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ
 الباقی اللہ کے ہاتھ بستہ ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ گستاخی، سرکشی اور کفر کے کلمات ہیں۔ ان
 الباسطہ لوگوں میں حمیت دینی باقی نہیں رہی اسی واسطے ایسی ایسی باتیں قرآن کی مخالفت
 الخافضہ کے سلسلے میں کہہ جاتے ہیں۔ اس کی سزا ان کو یہ مل رہی ہے کہ خود ان کے اندر پھوٹ پڑ
 الشافعیہ ہے۔ جو قیامت تک جانے والی نہیں اور اے مسلمانو! اگر تم مسلمان رہے تو یہ لوگ
 المعنی فتنہ و فساد کی جو آگ بھڑکائیں گے ہم اسے بچھا دیں گے اور انہیں ان کے ارادوں میں ناکام
 الخافضہ رکھیں گے۔ مسلمانو! یہودی احکام تورات کی مخالفت کر کے دنیا میں فساد پھیلا رہے ہیں تم
 المسببہ ایسا نہ کرنا۔ ہمیں فتنہ و فساد پھیلانے والے لوگ پسند نہیں۔ مسلمانو! اگر اہل کتاب ایمان
 الکوکب لے آتے اور خدا سے ڈرتے۔ تو ہم ان کے گناہ معاف کر دیتے اور باغات جنت میں داخل
 الترتیب کرتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اگر وہ تورات اور انجیل پر چلتے اور اگر وہ ان احکام پر
 التفتیم عمل کرتے جو انہیں دیئے گئے تھے تو انہیں کوئی تکلیف نہ ہوتی۔ انہیں تمام آسائشیں عطا
 التراب کردی جاتیں اوپر سے ان پر برکت سماوی نازل ہوتی اور ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین
 التتالی الوالحی خزانے اگل اگل کر ان کے سامنے رکھ دیتی۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ مسلمانو! یاد رکھو اگر
 التباطین تم بھی قرآن پر نہ چلو گے اور ان احکام پر عمل نہ کرو گے جو تمہیں دیئے گئے ہیں تو مسکنت
 القاصد و افلاس اور ذلت و ادبار کی مار تم پر پڑے گی اور اگر فرمانبردار رہو گے تو زمین و آسمان کی اس
 الاخذہ قدر نعمتیں تمہیں میسر آئیں گی کہ تم سمٹ نہ سکو گے۔ دیکھو مسلمانو! اگر یہود کو ان کی
 الاولیٰ تا فرمانی کی وجہ سے سزا دی گئی تو یہ نہ سمجھو کہ ان میں کوئی بھی حق و عدل پر قائم نہیں اور
 الموجد سب کے سب جاہ مستقیم سے دور ہیں۔ نہیں نیک لوگ بھی ہیں مگر اکثریت بروں کی
 المتذکرہ ہے۔

ترجمہ آیات ۶۷-۷۰:- اے رسول آپ کے رب کی جانب سے آپ پر جو
 کچھ نازل ہوا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو (یاد رہے کہ)
 آپ نے خدا کا (کوئی) پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں سے حفاظت میں رکھے گا یقین
 جانو کہ اللہ راہ کفر اختیار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تمہارا

المآجد - الواجد التیوم - ایبت العیذ - الوالی - المتین - الوکیل - الباعث - المجد

حکم خداوندی سے لوگوں کو آگاہ کرتے تو وہ بیل کی کھال نکالنے لگتے اور بیشتر سوال کرتے۔ اس کو تعمق فی اللہ کہا جاتا ہے اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو اس سے روک دیا کہ اس طرح پوچھ پوچھ کر اپنے اوپر پابندیاں لگا لو گے اور جب دائرہ آزادی محدود ہو جائے گا تو دین آسان نہیں رہے گا مشکل ہو جائے گا اور تمہارے لئے اس پر عمل کرنا دشوار ہو گا اور اگر عمل نہ کر سکو گے تو اللہ کا عتاب تم پر نازل ہو گا اور اس کے نافرمان ٹھہرو گے۔ لہذا تمہیں چاہئے کہ جو کچھ تمہیں بتا دیا جائے اس پر عمل کرو اور اس سے زائد کچھ نہ پوچھو اور اگر تم نے اب جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے کوئی سوال پوچھ لیا تو یقیناً تمہیں اس کا جواب ملے گا اور ممکن ہے کہ وہ جواب تمہارے لئے دقت و دشواری کا باعث ہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب ان کو ان خرافات سے روکا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ باتیں چھوڑو ان میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے اس کی جگہ اللہ اور اللہ کے رسول کی بتائی ہوئی باتوں پر چلو تو کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں وہی راستہ صحیح معلوم ہوتا ہے جس پر ہمارے بڑے چلتے آئے ہیں۔ ہمیں باپ دادا کی رسوم ہی کافی ہیں۔ مسلمانو! ان لوگوں سے پوچھو کہ عقل کے اندھو! اگر تمہارے باپ دادا صحیح راستہ پر نہ ہوں تو بھی تم انہیں کے پیچھے لگے رہو گے؟ اگر کوئی شخص ایسا کرے تو یقیناً بڑا ہی بے سمجھ ہو گا۔ کیونکہ مقصود اللہ کی فرمانبرداری ہونی چاہئے بڑوں کی یا بتوں کی یا کسی گمراہ شخص کی اندھی تقلید اللہ اور اس کے رسول سے صریح بغاوت ہے۔

اے مسلمانو! اگر تم دیکھو کہ اکثر لوگ گمراہ ہو رہے ہیں تو ان کی گمراہی سے تمہیں متاثر نہیں ہونا چاہئے اور یہ نہ کہنا چاہئے کہ اکثریت ہمارے مخالفوں کی ہے۔ اگر ہم ہدایت پر رہے تو بھی تنہا کیا کریں گے یاد رکھو ہر شخص صرف اپنی ذات کا ذمہ دار ہے۔ دوسروں کی ذمہ داری اس پر عائد نہیں ہوتی۔ اگر ساری دنیا راہ راست کو چھوڑ دے جب بھی تمہیں حق و صداقت اور دین میں کونہ چھوڑنا چاہئے۔ مسلمانو! تم دیکھتے ہو کہ اکثر لوگ بالخصوص یہودی، نصرانی اور مشرکین خلق خدا کے ساتھ وراثت و شہادت کے معاملے میں سخت نا انصافی برتتے ہیں وہ لوگ جن کے دل میں اللہ کا ڈر نہیں ان میں اکثر یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ نہ مخلوق خدا کا حق پہچانتے ہیں نہ خود خدا کا بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جس کو مانتے ہیں وہ ان کی بخشش و کامرانی کا ذمہ دار ہے۔ مگر حقیقت یہ نہیں۔ سنو اگر تم کسی کے

شکر
حسب
ضیقات
حسب
امین
صادق
بی شکر
توفیق
مفتوح
محبوب
قائم
اللہ
بیم
اللہ
کامل
حافظ
زوت
مقام
مستطیع
سین
اولی
مذہب
دینی
مذہب
میتین
معدن
طیب
ناصر
مشمور
بمباح
امر

آخذ
رسول
اللہ
شہید
عادل
قائم
جواد
مذہب
محبوب
قائم
اللہ
بیم
اللہ
کامل
حافظ
زوت
مقام
مستطیع
سین
اولی
مذہب
دینی
مذہب
میتین
معدن
طیب
ناصر
مشمور
بمباح
امر

آخذ
رسول
اللاحم
شہید
عادل
خاتم
جود
مذہب
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
براج
نبی
خاتم
کیم
کیم
نبی
ناہن
طاهر
آخذ
اقل
رسول
التر
مطہر
سین
حق
معلوم
قوی
رسول

ندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے اور جب میرے حکم سے تم مردوں کو قبر سے نکل کھڑا کرتے، جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم پر (زیادتی کرنے) سے روک دیا تھا جس وقت کہ تم روشن دلیلیں ان کے پاس لائے تھے تو ان میں سے جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی انہوں نے کہا کہ یہ سوا کھلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں اور (یاد کرو) جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور (خدا یا) تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ (یاد کرو) جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تمہارا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے (کھانے کا) ایک خوان اتارے (عیسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو اور ہم جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس (بات) پر گواہ رہیں۔ عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے خدا! ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک (کھانے کا) خوان بھیج دے جو ہمارے موجودہ اور بعد میں آنے والوں کیلئے خوشی کا دن ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی بھی اور ہمیں روزی دے تو بہترین روزی دینے والا ہے۔ اللہ نے کہا کہ بیشک میں تم پر وہ (خوان) نازل کروں گا پھر جو تم میں سے اس کے بعد بھی ناشکری کرے گا تو میں اسے سزا دوں گا کہ میں نے جہان بھر میں کسی کو بھی وہ سزا نہ دی ہوگی۔

شرح :- اس رکوع میں اس مشہور واقعہ کا ذکر ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا جب انہوں نے حواریوں کے سامنے اپنی تعلیمات پیش کی تھیں۔ حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ ہم پر کھانے کا ایک خوان آسمان سے آنا چاہئے کہ ہم اسے کھائیں۔ یہ ایک ایسا اہم واقعہ ہے کہ اس میں تذکیر و موغلت کے اس قدر پہلو ہیں کہ اس سورہ کا نام اسی واقعہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔

پچھلے رکوع میں شہادت لینے کا طریقہ بتایا گیا تھا اور اس سے پہلے چند رکوعوں میں بہت سے قوانین شریعت بیان ہوئے تھے یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! صرف یہی نہیں کہ ہم اپنے رسولوں اور اپنی کتابوں کے ذریعہ تمہیں حکم پہنچا دیتے ہیں اور بس۔ یہ نہ سمجھو کہ اس کے بعد کوئی کارروائی ہونے والی نہیں۔ یاد رکھو ایک دن آنے والا ہے جب ہم تمام رسولوں کو اکٹھا کریں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ جن لوگوں کے سامنے تم نے

شکر
حسب
نبی
سین
صادق
نبی
جود
مذہب
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مختار
مختار
منیر
براج
نبی
خاتم
کیم
کیم
نبی
ناہن
طاهر
آخذ
اقل
رسول
التر
مطہر
سین
حق
معلوم
قوی
رسول

الوصايا
 التوراة
 الانجيل
 الرسالة
 التفسير
 الصلاة
 الصوم
 الحج
 الزكاة
 النكاح
 الطهارة
 الجهاد
 القضاء
 الادب
 الفقه
 التاريخ
 الجغرافيا
 الفلك
 الطب
 الفنون
 الرياضة
 الزراعة
 الصناعة
 التجارة
 السياسة
 الاجتماع
 التعليم
 الثقافة
 الفنون
 الرياضة
 الزراعة
 الصناعة
 التجارة
 السياسة
 الاجتماع
 التعليم
 الثقافة

ہماری تعلیمات پیش کی تھیں انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا تھا اس دن کوئی بات پر وہ اخبار رزاق
 میں نہیں رہے گی۔ وہ کہیں گے بار خدایا! ہم سے کیا پوچھتا ہے تو خود عالم الغیب ہے اور ہم
 بات کو اچھی طرح جانتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا جائے گا تو اس نے
 طرح خطاب کیا جائے گا کہ اے عیسیٰ! کیا تمہیں میری عنایات یاد ہیں کیا تمہیں یاد ہے کہ
 میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر بیشمار مہربانیاں کی تھیں تمہاری روح القدس کے ساتھ تانبہ
 کی تھی تمہیں بچنے اور بڑھاپے میں یکساں عقل و شعور اور یکساں گویائی عطا کی تھی۔ سوچ
 سمجھ دی اور تورات و انجیل کے علوم سے تمہیں ملامت کیا۔ تمہیں اور یہ مجھو دیا کہ مٹی
 کے کھلونے بنا کر میرے حکم سے ان میں پھونک مارتے تو وہ کھلونا پرندہ بن کر اڑنے لگتے
 اندھوں کو میرے حکم سے بینائی اور کوڑھیوں کو میرے حکم سے تندرست کر دیتے تھے۔
 حتیٰ کہ مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت بھی، تمہیں وہ وقت بھی یاد ہو گا جب یہودی تمہاری
 جان کے پیچھے پڑے تھے اور تمہیں ہلاک کر دینا چاہتے تھے، تو ہم نے تمہیں بچا لیا پھر تم
 واقعہ کو کبھی بھی نہیں بھولو گے جب تم نے حواریوں کو ایمان لانے کی ترغیب دی تھی وہ
 ایمان تو لے آئے مگر انہوں نے تم سے کہا تھا۔ اے عیسیٰ! بھلا اپنے رب سے یہ تو
 درخواست کرو کہ ہم پر آسمانوں سے ایک مانند یعنی خوان نعمت نازل ہو۔ ہم اس میں سے
 کھائیں ہمارے دلوں کو اطمینان ہو اور ہم بھی سمجھیں کہ تم واقعی سچے پیغمبر ہو اس پر اے
 عیسیٰ! تمہیں یاد ہو گا کہ تم نے ہم سے بدیں الفاظ دعا کی تھی کہ بارے خدایا! آسمان سے ہم
 پر ایک خوان نازل فرما جو ہمارے لئے جو اس وقت موجود ہیں اور ان کے لئے جو بعد میں
 آنے والے ہیں سب کے لئے یکساں طور پر خوشی کا باعث ہو اور تیری جانب سے ایک
 نشانی کا کام دے۔ بارے خدایا! ہمیں ضرور یہ چیز عطا فرما تیرے پاس کوئی کمی نہیں۔ اے
 عیسیٰ! ہم نے تمہاری درخواست قبول کر لی اور آسمان سے ویسا ہی خوان نازل کرویا جیسا کہ
 تم نے مانگا تھا۔ مگر ساتھ ہی سنا دیا تھا کہ آج کے بعد بھی اگر ہم پر کوئی شخص ایمان نہ لائے گا
 تو اس پر وہ عذاب نازل ہو گا کہ دنیا جہنم والوں پر ایسا عذاب نہیں نازل ہو گا۔

ترجمہ آیات ۱۱۶-۱۲۰: اور (یاد کرو) جب اللہ کے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا
 تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا قرار دے لو (عیسیٰ)
 عرض کریں گے کہ (اللہ) تو پاک ہے یہ میرے لئے روا نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کے

التوراة
 الانجيل
 الرسالة
 التفسير
 الصلاة
 الصوم
 الحج
 الزكاة
 النكاح
 الطهارة
 الجهاد
 القضاء
 الادب
 الفقه
 التاريخ
 الجغرافيا
 الفلك
 الطب
 الفنون
 الرياضة
 الزراعة
 الصناعة
 التجارة
 السياسة
 الاجتماع
 التعليم
 الثقافة

استقامت اختیار کرو۔ یاد رکھو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خدا واحد ہے وہ وحدت ہی کو پسند کرتا ہے دوئی سے اسے سخت تنفر ہے پس جو وحدت قائم کرتا ہے اور ملت کی شیرازہ بندی میں مصروف رہتا ہے خدا کا ایک گونہ مقرب ہے اور محبوب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جب اس پیغام ربانی کو سنا، سوچا اور سمجھا اور اس پر عمل کیا تو وہ پوری طرح کامیاب ہوئے اب انہیں حکم دیا گیا کہ دیکھو جو لوگ تمہاری وحدت اور تمہارے اجتماع کے مخالف ہوں وہ کافر ہیں۔ تم دنیا کو پیغام وحدت سناؤ۔ تم لوگوں کو خدائے یگانہ کی عبادت کا حکم دو۔ تم بنی نوع انسان کو نیکی اور پسندیدگی کے کام کرنے کو کہو اور برائی سے منع کرو۔ تم میں سے ایک گروہ ایسے لوگوں کا ہونا چاہئے جو نیکی کے کام کرنے کو کہے اور برائی سے منع کرے پس جو کوئی نہ مانے وہ کافر ہے اور ایسے کافروں کو آج سنا دو کہ اگر وہ اپنے مذموم اور مخالف اسلام طریقوں سے باز نہ آئیں تو جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ سابقہ معاہدے ان کی اپنی شرارت کی وجہ سے کالعدم ہیں۔ انہیں مہلت دی جاتی ہے کہ وہ سوچ لیں کہ آیا انہیں بھی دائرہ اسلام کے اندر شامل ہو کر مشترکہ قومیت پیدا کرنا اور خدائے قدوس کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے یا راہ کفر اختیار کر کے اپنی نفسانی خواہشات اور شیطانی انگہختوں پر چلنا ہے اگر اول الذکرات کو اختیار کریں گے تو دنیا میں معزز اور آخرت میں کامیاب ہوں گے اور اگر موخر الذکر صورت حالات پر وہ قانع ہیں تو مقابلہ کے لئے وہ تیار ہو جائیں اور حرمت کے مہینہ گزرنے پر قوت آزمائی بھی کر کے دیکھ لیں اگرچہ ان کی کثرت ہے اور تم قلیل التعداد ہو مگر یاد رکھو کہ ارباب ایمان کا مقابلہ کوئی آسان کام نہیں۔

ترجمہ آیات ۷-۱۶:- اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکین کا عہد کیونکر معتبر ہو سکتا ہے (جبکہ انہوں نے خود اس کو توڑا) مگر جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے پاس معاہدہ کیا پس جب تک وہ تمہارے لئے اپنے اقرار پر قائم رہیں تم بھی ان کے لئے اپنے اقرار پر قائم رہو بلاشبہ اللہ پر ہیزگاروں کو محبوب رکھتا ہے۔ (ان کا عہد) کیونکر (معتبر ہو) ان کا حال تو یہ ہے کہ اگر وہ تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے ساتھ نہ رشتہ داری کا لحاظ رکھیں نہ عہد و پیمانہ کا۔ وہ زبانی باتوں سے ہی تمہیں راضی کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کے

آنہوں نے تمہارے رسول کو مکہ معظمہ سے نکال دیا تھا نیز جب کبھی چھیڑ خانی ہوئی ہے تو انہیں لوگوں کی طرف سے ہوئی ہے پھر از روئے غیرت و حمیت کیا تمہیں ان کی شرارتوں کو برداشت ہی کرتے چلے جانا چاہئے۔ سنو! ان لوگوں سے جہاد کرو اور اس بات کا یقین رکھو کہ یہ تمام اقوام تمہارے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہوں گی سخت سزائیں پائیں گی تم فتح و نصرت حاصل کرو گے اور تمہارے دلوں کو ٹھنڈک حاصل ہوگی۔ امن و عین پاؤ گے اور تمہارے دلوں کا کٹنا نکل جائے گا۔ یاد رکھو یہ حکم تمہیں تمہارا علیم و حکیم خدا نے دیا ہے۔ پس اس کے حرف پر ایمان لاؤ اور لفظ لفظ پر عمل کرو یہ پیغام عین علم و حکمت ہے۔

اس کے بعد جہاد کی اہمیت بتائی گئی ہے اگرچہ اس کے لئے ایک ہی جملہ استعمال کیا گیا ہے مگر جو قوت اور زور اس ایک جملہ میں ہے۔ کتابوں کی کتابیں لکھی جائیں تو بھی ان میں یہ زور پیدا نہ ہو سکے۔ فرمایا اے مسلمانو! کیا تم سمجھے بیٹھے ہو کہ محض مسلمان کہلانے اور اسلامی نام رکھ لینے سے تم چھوڑ دیئے جاؤ گے اور دنیا میں کامیاب اور آخرت میں نجات حاصل کر لو گے۔ نہیں نہیں تمہارا خیال غلط ہے اور وہم پرستی پر مبنی ہے تم اس وقت تک نہ دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہو نہ آخرت میں فلاح و نجات حاصل کر سکتے ہو جب تک تم راہ خدا میں حق کے منکروں باطل پرستوں اور رسول اللہ کے دشمنوں کے خلاف جہاد نہ کرو اور اس بات کا بھی عملی ثبوت نہ دو کہ تم اللہ اور اس کے رسول اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ماسوا کسی کو نہ اپنا راز دان بناتے ہو نہ کسی کی دوستی پر اعتماد کرتے ہو۔ تمہیں ایک طرف اپنی جماعت سے اتحاد و یک جہتی پیدا کرنی ہوگی دوسری طرف جان ہتھیلی پڑ رکھ کر دنیا کی افواج قاہرہ سے اگر وہ غیر مسلم ہیں اور کفر و نفاق پر مصر ہیں تو جنگ کرنی ہوگی۔ تمہیں عملاً اپنی ہر ایک چیز اپنی دولت اپنی راحت و آسائش اپنی بیوی اپنے بال بچے حتی کہ اپنی جان تک خدا کی راہ میں صرف کر دینی ہوگی تب کہیں جا کر تم مسلمان کہلانے اور دنیا اور آخرت میں فلاح و کامیابی کی توقع رکھنے کے حقدار ہو سکتے ہو مسلمانو!

یہ شہادت کہ الفت میں قدم رکھنا ہے لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا ترجمہ آیات ۱۷-۲۴: مشرکوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کفر کا اقرار کرتے

شکر
حسبنا
صی اللہ
نبی اللہ
ایمیں
صادق
نبی اللہ
توفی
توفی
مجتب
فان لا یقول
بکم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زین
رحیم
مجتبی
مس
مظفر
مظفر
مظفر
لیب
اولی
مزیل
دلج
مدین
مدین
مدین
طین
نامر
منصور
یضاح
ایر

آنہوں نے
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
خاتم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
فام الہد
حکیم
کریم
یتیم
نبی اللہ
بابین
فلا یض
آنہوں نے
اول
رسول
الرحمة
مظہر
سین
حق
معلوم
قوی
رسول اللہ

الضوء
 الرشيد
 الوارث
 الباقي
 اليلع
 البادي
 السور
 النافع
 الغني
 المغني
 الجامع
 المسيطر
 مالك
 الملك
 الرزق
 الغفور
 المتقيم
 الثواب
 البر
 المتعالي
 الوالي
 الباطن
 الظاهر
 الاجر
 الاول
 الوجود
 المقدم
 القادر
 الصمد
 الواحد
 الخليل
 المحيي
 المغيث
 الذي

ہوئے اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ ان لوگوں کے سب اعمال اکارت گئے اور آگ میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھیں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ سو قریب ہے کہ وہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے۔ کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو اس شخص کے (عمل کے) برابر قرار دے رکھا ہے جو کہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو اللہ کے نزدیک یہ لوگ برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دکھاتا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مال و دولت اور اپنی جانوں کے ساتھ اس کی راہ میں جہاد کیا، اللہ کے نزدیک وہ درجے میں بہت برہ کر ہیں اور وہی لوگ فائز المرام ہیں۔ اس کا رب ان کو اپنی رحمت کی خوشنودی کی اور ان باغات کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کیلئے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (بلاشبہ) اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو ان کو بھی رفق نہ بناؤ اور جو تم میں سے ان کو دوست رکھے گا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں تمہارے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں۔ وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو تمہیں خدا سے خدا کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو حتی کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے اور (یاد رکھو کہ) اللہ نافرمان لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔

شرح :- گزشتہ دو تین رکوعوں میں جہاد کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی اس کی ضرورت و اہمیت پر بحث کی گئی اور مسلمانوں کو اس کے لئے آمادہ کیا گیا یہاں ایک مشکل کو حل کیا گیا ہے ارکان و اعمال دین کے سلسلے میں بعض اعمال کو افضل بعض کو افضل تر اور بعض کو افضل ترین کہا گیا ہے اور اکثر مقامات پر کئی مختلف اعمال کو افضل ترین کہا گیا ہے دور نہ جاؤ نماز کے بارے میں متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ وہ افضل ترین عمل ہے۔ پھر جہاد کو بھی افضل ترین عمل کہا گیا ہے۔ اس طرح لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا بھی افضل ترین عبادت کے نام سے پکارا گیا ہے تو سوال یہ پیدا ہوا کہ اس قسم کے اعمال میں

الوهاب
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المعز
 المذل
 السميع
 البصير
 الحكيم
 العدل
 اللطيف
 الخبير
 الخليم
 العظيم
 الغفور
 الشكور
 العلي
 الكبير
 الحفيظ
 المقيت
 المبین
 الباقی
 البصير
 الخبير
 الخليم
 العظيم
 الغفور
 الشكور
 العلي
 الكبير
 الحفيظ
 المقيت
 المبین

المجايد - الواحد القويم - الميثم البديع - الوحي - المتين - الوكيل - الباقى - المجد

أَخْتَدِ
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيدٌ
شَهِيدٌ
عَادِلٌ
فَاتَمَّ
جَوْلًا
مَدْعُوٌّ
غَلِيلٌ
تَرِيْبٌ
مُطَهَّرًا
مَذْكُرًا
مَبْتَرًا
مَكْرَمٌ
مُحْتَرَمٌ
مَنْبَرٌ
بِرَاحٍ
مَبِيدٌ
فَأَمَّ الرَّبِيلَ
تَكِيْمًا
كَرِيْمٌ
نَيْبٌ
نَبِيٌّ لِقَوْلِهِ
بَابِيْنٌ
ظَاهِرٌ
أَخْبَرٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطِيْعٌ
صَبِيْنٌ
حَقٌّ
مَقْلُوْمٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

بھی آخر کوئی افضل، کوئی افضل تر اور کوئی افضل ترین ہو گا یا سب کے سب یکساں برابر ہوں گے۔ یہاں اس مشکل کا حل ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک دفعہ حرم کعبہ کے اندر طلحہ بن عثمان حضرت عباس اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مابین گفتگو ہوئی تو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں خانہ کعبہ کا کنجی بردار ہوں اور اس کی خدمت گزاری کی وجہ سے مجھے حق پہنچتا ہے کہ اگر میں خانہ کعبہ کے اندر سونا بھی چاہوں تو سو جاؤں۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے حاجیوں کو پانی پلانے کی معزز خدمت میرے سپرد ہے مجھے بھی حق ہے کہ خانہ کعبہ میں سونے کا شرف حاصل کروں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمانے لگے میں یہ باتیں تو جانتا نہیں میری تمام زندگی تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے گزری ہے ایک اور دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ صحابہ مسجد نبوی میں تشریف فرماتے اور افضل ترین اعمال کا ذکر کر رہے تھے۔ ایک نے کہا کہ اسلام لانے کے بعد حاجیوں کو پانی پلانا سب سے بہترین عمل ہے۔ دوسرے نے کہا کہ مسجد حرام کی آبادی سب سے زیادہ ضروری ہے تیسرے نے کہا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو جہاد ان سب سے بہتر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے فرمانے لگے بھائی مباحثہ نہ کرو جمعہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سب کچھ دریافت کریں گے۔ چنانچہ آپ سے پوچھا گیا اس پر یہ آیت مبارک نازل ہوئی کہ کسی غیر مسلم کو مساجد و عبادت گاہیں بنانے کا اور ان کو آباد کرنے کا حق نہیں پہنچتا جب تک کہ وہ ایمان و اسلام سے مشرف نہ ہو۔ خواہ اس کے اعمال کیسے ہی اچھے کیوں نہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ خواہ حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا فی نفسہ بہت عظیم الشان کام ہو۔ مگر جہاد و قتال کے مقابلہ میں اس کی کوئی وقعت نہیں۔ یاد رکھو کہ اعمال کبھی یکساں نہیں ہو سکتے جو لوگ ان اعمال کو یکساں خیال کرتے ہیں وہ ظالم و بے انصاف ہیں اور کبھی سیدھی راہ کو یعنی صراط مستقیم کو نہیں پاسکتے۔ مسلمانو! قرآن کریم پر غور و خوض کرو اور ہر ایک عمل کو اس کی جگہ پر رکھو بیشک نماز کا پڑھنا اور روزے رکھنا بڑے ہی افضل کام ہیں مگر انہیں مخصوص اعمال کی حیثیت حاصل ہے ان اعمال پر پابند ہونے سے ہر ایک مخصوص انفرادی طور پر فائدہ اٹھا سکتا اور اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے اور ان کے ترک سے صرف ان افراد کو نقصان پہنچے گا مگر جہان قوم کی موت و زندگی کا سوال ہو وہاں جہاد افضل ترین عبادت ہے۔

شكْرًا
حَسْبًا
صَبِيْرًا
حَسْبًا
أَبِيْنٌ
صَادِقٌ
بِيْ التَّوْبَةِ
تَفَضُّلًا
تَفَضُّلًا
مُحْتَرَمٌ
فَأَمَّ الرَّبِيلَ
تَكِيْمًا
كَرِيْمٌ
عَبْدُ اللَّهِ
كَامِلٌ
خَافِظٌ
رَبِيْمٌ
طَلْحٌ
مُحْتَرَمٌ
طَسٌ
مُرْتَضٍ
مُطِيْعٌ
لِيْسِيْنٌ
أَوْثِيْنٌ
مُرْتَبِلٌ
دَلِيْلٌ
مَدِيْنَةٌ
مَدِيْنَةٌ
مَدِيْنَةٌ
طَبِيْبٌ
نَاصِرٌ
مَنْصُوْرٌ
يَضِيْحٌ
أَمْرٌ

مَوَالِدِهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
 نَعْبُدُكَ - الشُّكْرُ الْخَالِقُ الْبَارِي - فَصَبْرٌ
 لِمَا أَلَمْنَا مِنَ الْخَوْفِ - الْفَقْدَانُ الْقَبَارُ الْوَسِيدُ
 لَوْ أَنَّ كِلَيْهِمْ لَوْ أَنَّ كِلَيْهِمْ لَوْ أَنَّ كِلَيْهِمْ

اعتقادات اب لو ان کے اعمال۔ دیکھو کہ ان کے عوام خود تعلیمات مذہبی سے محض
 کورے ہوتے ہیں اور جو کچھ ان کے علماء اور صوفیا کہہ دیں اس کو حکم الہی سمجھ کر ماننے
 لگتے ہیں۔ انہوں نے گویا علماء اور حضرت عیسیٰ کو خدا بنا رکھا ہے حالانکہ صاف لفظوں میں
 ان کو حکم دیا گیا تھا کہ سوائے خدائے یگانہ کے کسی کی عبادت نہ کرو۔ وہی معبود حقیقی ہے
 اور ہر قسم کے شرک سے پاک ہے۔ علماء کی تکریم و تعظیم بیشک ان لوگوں پر ضروری تھی
 مگر محض اس وقت تک جب تک وہ احکام الہی کو صحیح صحیح طور پر ان تک پہنچاتے اب جبکہ
 انہوں نے اپنے منصب کا غلط استعمال شروع کر دیا اور فرعونیت اختیار کر لی تو عوام کو
 چاہئے تھا کہ ان کی مطلق پرواہ نہ کرتے مگر انہوں نے ان علماء کی آواز پر آمنا و صدقہ
 اور ان کی ایسی ہی تعظیم کی جیسی خدا کے احکام یا اس کے پیغمبروں کی کرنی چاہئے تھی پس
 عوام بھی تباہ و برباد ہو گئے۔

ہمارے سلف صالحین میں سے سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے جو
 کوئی بگڑ گیا وہ یہودی علماء کی مانند ہو گیا۔ اور ہمارے صوفیوں میں سے جو بگڑا تو عیسائی علماء
 کی مانند ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ علماء اپنے قابل نفرت طریقوں اور کاموں سے
 عوام کو روکتے ہیں اور درحقیقت چاہتے ہیں کہ خدائی تعلیمات کو نور ایمان کو اور حق پرستی
 کو سرے سے مٹا ہی دیں مگر میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا ہاں یہ لوگ جس قدر زور
 لگانا چاہیں لگالیں۔ اس واسطے اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے کہ وہ
 دنیا کو از سر نو توحید کا سبق پڑھائیں۔ اور دین حق کو ادیان سابقہ پر غالب کریں۔ مسلمانوں
 یاد رکھو کہ یہود و نصاریٰ کے علماء میں اکثر مختلف طریقوں سے لوگوں کا روپیہ پیسہ سمیٹنے کی
 فکر میں رہتے اور خزانے جمع کرتے ہیں۔ انہیں اپنے عزیز و اقارب کی امداد جہادنی سبیل
 اللہ اور رفاہ عام کے کاموں میں نہیں صرف کرتے بلکہ زمین میں گاڑتے اور خزانے جمع
 کرتے ہیں۔ یاد رکھو ان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے والا ہے اگر تم یا تمہارے علماء بھی ان
 ان کے نقش قدم پر چلنے لگے تو یقیناً "وہ بھی اسی سلوک کے مستحق سمجھے جائیں گے
 مسلمانو! دیکھو جہاد کا حکم ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہی رہے گا۔ ذیقعدہ ذی الحج محرم اور
 رجب کے مہینے حرم کے ہیں ان مہینوں میں لڑائی نہ ہونی چاہئے۔ ہاں اگر مشرک و بت

الْمَاجِدُ - الْوَالِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْمُبَارَكُ - الْوَالِدُ - الْمُبِينُ - الْوَالِدُ - الْبَابُ - الْوَالِدُ

آنحضرت
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جود
مدعو
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مخمس
منیر
میراج
سید
خام الزمان
مکیم
کرم
نیل
نبی
ناہین
ظاہر
اندر
اقل
رسول
الترجمہ
مطہح
مین
مست
مستلم
مستوی
مستوی

اور اگر جہاد سے زندہ واپس آیا تو غازی ٹھہرا۔ پس اے مسلمانو! اگر جہاد و قتال میں تم کا مشکوڑ
آ جاؤ تو بھی تمہیں کوئی نقصان نہیں چہ جائیکہ تم منصور و مظفر لوٹو اور اپنی یقینہ زندگیوں میں
اسلام کے معزز سپاہیوں کے خطاب سے مخاطب کئے جاؤ۔ ہاں تم دیکھو کہ ان حکم ہمت
ضعیف الایمان، کمزور دل اور منافق لوگوں کے سر پر یا تو آسمانوں سے کوئی مصیبت نازل
ہوگی یا خود تمہاریے ہاتھوں سے ذلیل و رسوا ہوں گے۔ سنو، مسلمانو! اسلام جانی قربانی
طلب کرتا ہے، اللہ کے رسول اور مومنین حق کو مال پیارا نہیں۔ اگر یہ لوگ جانی
قربانی سے گریز کریں۔ عبادت میں تسائل کریں اور دلوں میں ایمان کی روشنی پیدا نہ ہو
دیں تو پھر مجبور ہو کر تمہیں یہ چندہ دیں یا خوش ہو کر ان کے چندے ہرگز قبول نہیں
جائیں گے۔ جو جان پیش کرتا ہے اس کا چندہ بھی مقبول ہے مگر جو شخص جان دینے سے
گریز کرے وہ منافق ہے اس کا چندہ قبول نہیں۔ دیکھو یہ لوگ تمہیں کبھی چندہ نہ دیں مگر اللہ
چونکہ ان میں سے اکثر مسلمانوں کے ہاں پیدا ہوئے ہیں۔ اسلامی نام رکھتے ہیں مسلمانوں
ہی سے دن رات ان کو واسطہ ہے اس واسطے دنیاوی طعن و تشنیع سے بچنے کیلئے تھوڑا بہت
چندہ دے دیتے ہیں اور دل میں کہتے ہیں چلو روپیہ تو گیا جان تو بچی۔ پس مسلمانو! تم ان کی
قسموں پر نہ جاؤ اور ان کو اپنے حال پر ٹھوڑو۔ تم ان کی دولت و ثروت و کثرت اولاد کو کھتہ
دیکھ کر تعجب نہ کرو اگرچہ یہ چیزیں اچھی ہیں مگر ان لوگوں کے لئے وبال جان بن جایا کرتی
ہیں۔ یہ انہی کے سبب دنیا میں ذلیل ہوئے اور آخرت کا عذاب الیم سیں گے۔ تم ان کی
قسموں پر نہ جاؤ یوں تو یہ لوگ ہر طرح تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ صاحب ہم بھی تو آخر
مسلمان ہی ہیں۔ آپ کے بھائی بند ہیں ہم سے قوم کی غداری اور بد خواہی کیسے ہو سکتی
ہے۔ یقین جائے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں بالکل ٹھیک کہتے ہیں آپ ہم سے کیوں بد ظن
ہیں۔ ہمارے خاندان نے اور خود ہم نے اسلام کی فلاں فلاں خدمت کی ہے اب بھی
رہے ہیں۔ روپے پیسے کے بغیر کوئی کام نہیں چل سکتا سو وہ ہم سے لیجئے نیز دنیا کے مصالح
کی واقفیت ابنائے زمان کی چالوں کے تجربے اور اسی قسم کی صدہا باتوں کی ضرورت ہوتی
ہے جو آپ کو محض ہم سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ ہم آپ کی خدمت کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔
تقسیم کار کے اصول پر چاہئے کہ آپ یہ کام ہمارے سپرد کر دیں۔ حالانکہ یہی کام سنہ
سے زیادہ مشکل ہے۔ رہا میدان جنگ تو وہاں جانے کے لئے آپ کو ہزاروں آدمی

Marfat.com

الضوء
 الرزق
 الفتح
 العليم
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المصير
 المذل
 التبرج
 البصير
 الحكيم
 العدل
 اللطيف
 الخبير
 الغني
 الغفور
 الشفيق
 التواب
 الباسط
 المتعالي
 الوالح
 الباطن
 الظاهر
 الاخر
 الاول
 البصير
 المقدم
 المتأخر
 القادر
 الصمد
 الوليد
 الخلاق
 الخبير
 البصير
 المتعالي

مسلمانو! آج تم میں سے بعض لوگ نبی پر بے جا نکتہ چینی کرتے ہیں کل کو امیر قوم پر بے جا نکتہ چینی کرنے لگیں گے۔ یاد رکھو! نبی پر نکتہ چینی کرنا عذاب الیم کو دعوت دینا ہے یہ مت کہو کہ جو نبی کے کان بھرے وہ فائدہ اٹھالیتا ہے اور باقی نقصان میں رہتے ہیں نہیں نہیں نبی اور اسی طرح امیر قوم کا فرض ہے کہ جو شخص ان سے کوئی بات کہتا ہے اس کو کہنے دیں اور وسعت قلبی کے ساتھ سنیں اس میں تمہارا فائدہ ہے تم اپنی خواہشات کو آزادی کے ساتھ بیان کر سکو گے اور پیغمبر سے تمہیں کوئی شکایت پیدا نہ ہوگی۔ مسلمانو! جب تم ایسے لوگوں کا منہ کھری کھری باتیں سنا کر بند کر دیتے ہو جو منافق ہیں تو یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کہا تھا کسی نکتہ چینی کے خیال سے نعوذ باللہ نہیں کہا تھا بلکہ یونہی سرسری طور پر مزاح کہہ دیا تھا ان لوگوں کو بر ملا سنا دو کہ کیا تمہیں شرم نہیں آتی جو اللہ اور اس کے رسول سے مزاح کرتے ہو یاد رکھو کہ اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرنے کی سزا دوزخ کی آگ ہے۔ جو بڑی سخت اور رسوا کن سزا ہے۔ جب منافقوں کی شرارتوں کا بھانڈا پھوڑا جا چکا اور رسول پر نکتہ چینی کے اسباب بیان ہو چکے نیز مال غنیمت اور مال زکوٰۃ و صدقات کا مصرف بیان ہو چکا تو منافقوں کو سخت فکر لاحق ہوئی انہوں نے سمجھا کہ ہمارا وار خالی گیا اور دل ہی دل میں ڈرنے لگے کہ جس طرح ہمارے دل منسوبوں اور شرارتوں میں سے بعض کو یہاں کھولا گیا کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی سورۃ میں ایک ایک کر کے ہمارا تمام پول ہی کھول دیا جائے اس لئے انہوں نے یہ ٹھانی کہ اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ کو بھائی یہ کیا معاملہ ہے آپ ایسی باتیں کرنے والے تو منافق ہیں تو ہم جواب دیں گے کہ ہم تو سرسری طور پر محض غور و خوض کر رہے تھے اور دل لگی ہو رہی تھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے احکام کے ساتھ مزاح جائز نہیں یہ درست نہیں کہ تم رسول کو ہدف استہزا بنا لو۔ یاد رکھو تمہارے یہ بہانے یک قلم نامسموع ہیں۔

الذوات
 الرزاق
 الفتح
 العليم
 القابض
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المصير
 المذل
 التبرج
 البصير
 الحكيم
 العدل
 اللطيف
 الخبير
 الغني
 الغفور
 الشفيق
 التواب
 الباسط
 المتعالي
 الوالح
 الباطن
 الظاهر
 الاخر
 الاول
 البصير
 المقدم
 المتأخر
 القادر
 الصمد
 الوليد
 الخلاق
 الخبير
 البصير
 المتعالي

تمہیں صریحاً "کفر کا ارتکاب کیا ہے۔"
 ترجمہ آیات ۶-۷: منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے میں سے بن۔ برے کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں اور (نیکی کی راہ میں خرچ کرنے سے) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھتے ہیں وہ اللہ کو بھول گئے ہیں سو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا (یاد رکھو کہ) منافق لوگ یقیناً "نافرمان ہیں۔ اللہ نے منافق مردوں

الواجد القیوم - المیت البصیر - الوالی - المبین - الوکیل - الباقی - المجدد

مر جائے تو آپ اس پر (نماز جنازہ) ہرگز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔

ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور ایسی حالت میں مرتے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔ ان کے مال و اولاد آپ کے لئے موجب تعجب نہ ہوں اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ان کو اسی کی وجہ سے دنیا میں گرفتار عذاب رکھے اور ان کا دم نکلے تو ایسی حالت میں ہوں۔ اور جب کوئی سورت (اس مضمون کی) نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مند آکر آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو پیچھے بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ چھوڑ دیجئے۔ یہ لوگ پیچھے بیٹھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ (بیٹھے رہنے پر) خوش ہیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے پس وہ سمجھتے ہی نہیں لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو اس کے ساتھ ایمان لائے اپنی جان و مال سے جہاد کیا اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے سب قسم کی خوبیاں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں انہی میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

شرح:۔ اس جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ باوجود عوائے اسلام جہاد و قتال میں حصہ نہیں لیتے اور عورتوں کی طرح گھروں میں بیٹھے رہنے کے متمنی ہوتے ہیں خواہ وہ اسلامی نام رکھیں خواہ طوعاً و کرہاً" مالی امداد کریں خواہ بڑے اونچے خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ وہ منافق سمجھے جائیں اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جس کا اس سے پہلے ذکر آچکا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جوک کی جنگ پر جانے سے بعض لوگوں نے گریز کیا اور جہاد کے واسطے اپنی جانیں اور اپنی دولت کو صرف کرنا گوارا نہ کیا اور بہانہ تراشا کہ گرمی سخت ہے اور مسافت بعید۔ نہ پانی میسر آئے گا نہ سایہ فوج راستے ہی میں بھوکی پیاسی مر جائے گی۔ لہذا اس شدت گرما میں دشمن کے مقابلے میں کلنا سخت غلطی ہے۔ پس اگر ہماری جماعت ہماری بات نہیں مانتی تو کم از کم ہم اپنے کو ہلاکت میں ڈالنے کو تیار نہیں۔ اے کاش کہ ان لوگوں کو معلوم ہوتا کہ دوزخ کی آگ اس گرمی سے کہیں زیادہ تیز ہے مسلمانو! جب تم ان کو چھوڑ کر جنگ پر چلے گئے تو تمہارے بعد یہ لوگ خوب ہی ہنستے کہ ہمارا داؤ چل گیا۔ مگر حقیقت حال سے واقف ہوتے تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔ کیونکہ انہوں نے ایک ایسا فعل کیا تھا جس پر جس قدر بھی آنسو بہائے جائیں کم ہیں۔

مسلمانو! جنگ سے واپسی پر اگر یہ لوگ تمہارے پاس عذر و معذرت کرتے آئیں تو شکوہ
تم ان کی ایک نہ سنا اور اس کے بعد کسی جنگ میں ان کو ساتھ نہ لویہ مرجائیں تو خواہ
تمہارے رشتہ دار یا دوست اور ہمسائے ہی کیوں نہ ہوں نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو نہ ان
کی قبر پر جاؤ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی دولت مندی اور جتہ بندی تمہیں خوف زدہ کر صادق
دے۔ ایسا نہ ہو کہ اگر ان میں سے کوئی غریب و نادار مرجائے تو اس کے ساتھ یہ سلوک
روا رکھو۔ مگر دولت مند کے مرنے پر ڈھیلے پڑ جاؤ۔ ہرگز نہیں۔ لوگ ہمیشہ دل سے کافر
رہے ہیں اور کفر ہی کی حالت پر مرے ہیں۔ تو ان کے دولت مند حاضر ہوتے اور جہاد سے
مستثنیٰ قرار دیئے جانے کی درخواست کرتے ہیں۔ دیکھو! یہ احمق لوگ مردوں کا ساتھ پسند
نہیں کرتے مگر گھروں میں بیٹھے رہنے والی عورتوں سے مشابہت کے خواہاں ہیں حالانکہ
ایک مومن صادق کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی جان و مال خدا کی راہ میں جہاد پر قربان کر
دینے کو ہر وقت و ہر لمحہ تیار ہوتا ہے اور حقیقتاً "یہی لوگ انعامات کے مستحق ہیں۔ اور
یہی فلاح و کامرانی حاصل کرنے والے ہیں۔ تمام خوشیاں اور راحتیں صرف انہی لوگوں کی
خاطر تیار کی گئی ہیں اور یہی لوگ ایسی عظیم الشان کامیابیاں حاصل کر سکیں گے۔

ترجمہ آیات ۹۰-۹۹:۔ اور دیہات والوں میں سے بعض بہانہ کرنے والے آئے
ہیں تاکہ ان کو اجازت مل جائے اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹے
بولا وہ بیٹھے رہے ان میں سے منکرین کو عنقریب دردناک عذاب ملے گا۔ ناتوانوں پر
مریضوں پر اور ان لوگوں پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ اللہ
اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں۔ ان نیکو کاروں پر کوئی الزام نہیں۔ اور اللہ بخشنے والا
اور رحم کرنے والا ہے۔ اور نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ ہے جو آپ کے پاس آئے تاکہ آپ
ان کے لئے سواری کا بندوبست کر دیں آپ نے فرما دیا کہ میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں
جس پر تمہیں سوار کروں۔ پس وہ اس حالت میں واپس لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو
جاری تھے اس غم کی وجہ سے کہ ان کے پاس (جہاد میں) خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔ گناہ
صرف انہی لوگوں پر ہے جو آپ سے باوجود غنی ہونے کے (پچھے رہنے کی) اجازت چاہتے
ہیں ان کو پچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہنا پسند آیا اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر
دی ہے سو یہ (جہاد کی برکتوں کو) نہیں جانتے جب تم ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تم

آخند
رسول
اللام
شہید
شہید
عادل
فائم
بیولا
مدعو
قلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مختار
منیر
براج
سید
فام الزیل
کبیر
کبیر
نبی اللہ
ناہین
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الترجمہ
طبیح
مین
حسن
معلوم
قوی
رسول الزیل

Marfat.com

أحمد
رسول
الملاحم
شہید
شہیدان
خادل
خانم
جولہ
مذمو
خلیل
تربیب
مذکر
مبشر
مختار
مختار
منیر
بیراج
سید
خام الرسول
حکیم
کریم
یتیم
نبی الرحمة
ناہن
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرحمة

تمام دھکی چھپی اور کھلی چیزوں کو جاننے والا ہے سو وہ ہمیں تمہارا سب کیا دھرا بتا دے گا اور کچھ اور لوگ ہیں کہ ان کا معاملہ خدا کا حکم آنے تک ملتوی ہے خواہ ان کو سزا دے یا ان پر نگاہ کرم کرے اور (یاد رکھو کہ) اللہ علیم و حکیم ہے۔ اور (مخالفین میں سے بعض وہ ہیں) جنہوں نے ضرر پہنچانے کیلئے کفر پھیلانے کیلئے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے اور ان لوگوں کو پناہ دینے کیلئے مسجد بنائی جو پہلے ہی سے اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں اور یہ قسمیں کھا جائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں کیا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً "جھوٹے ہیں۔ (انے پیغمبر اسلام) آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں البتہ وہ مسجد جس کی روز اول سے بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں نماز کیلئے کھڑے ہوں اس میں ایسے لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ پاک و صاف رہیں اور اللہ پاک و صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے تو کیا جو آدمی اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے ڈر اور اس کی خوشنودی پر قائم رکھے وہ زیادہ بہتر ہے یا جو اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھے جو گرنے کے قریب ہو پھر اس کو دوزخ کی آگ میں لے کرے اور اللہ ظالموں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا ان کی وہ عمارت جو انہوں نے بنائی تھی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل (مسجد کے گرا دینے سے) کھڑے کھڑے ہو جائیں اور اللہ بڑے علم و حکمت والا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں حصول قرب الہی کا طریق جہاد قرار دیا تھا یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جو مہاجرین و انصار کا مسلک اختیار کرے اور ظاہر و باطن سے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر احکام خداوندی کی تعمیل میں پوری طرح کوشاں رہے وہی خدا کا محبوب ہے اور ابدی راحتیں صرف اسی کا حصہ ہیں۔ نیز ایک لطیف پیرایہ میں اشارہ کر دیا گیا ہے کہ ہر ایک نیک کام کی ابتدا بے حد دشوار گزار اور وقت طلب ہوتی ہے مگر جس قدر کوئی کام زیادہ صعب و دشوار اور زیادہ وقت آفرین ہوگا۔ اسی قدر اس کی قدر و قیمت بھی زیادہ ہوگی۔ اسی واسطے یہاں ارشاد ہوا کہ وہ سعادت مند لوگ جنہوں نے ابتدائے اسلام ہی میں اسے قبول کیا اور پیغمبر اسلام کی صدا پر لبیک کہا وہی سب سے زیادہ اجر و ثواب کے حقدار ہیں۔ اور اس کے بعد جنہوں نے ان کی اقتداء میں دین اسلام قبول کیا اور اپنی زندگیاں اس کے لئے وقف کر دیں چاہیے کہ آئندہ آنے

شکور
حسینا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
نبی اللہ
توفی
مختار
مختار
منیر
بیراج
سید
خام الرسول
حکیم
کریم
یتیم
نبی الرحمة
ناہن
ظاہر
اخیر
اول
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حسن
معلوم
قوی
رسول الرحمة

أَخْبَدَ
رَسُولُ
اللَّاحِمِ
شَيْبِ
شَيْبِ
عَادِلِ
خَاتَمِ
جَوْلَا
مَدْعُو
خَلِيلِ
قَرِيبِ
مُطَهَّرِ
مَذْكُورِ
مَشْرُوعِ
مَكْرَمِ
مَحْتَرَمِ
مَنْبَرِ
سِرَاجِ
سَيِّدِ
قَامِ الرِّبْلِ
كَبِيْرِ
كَرِيْمِ
تَمِيْمِ
نَبِيِّ الرِّبْلِ
بَابِ
نَهْلِ
أَخْبَدَ
أَقْلَ
رَسُولِ
الرَّحْمَةِ
مُطَهَّرِ
مَنْبَرِ
مَشْرُوعِ
مَقْدَامِ
مَقْوِي
رَسُولِ الرِّبْلِ

خود بھی دیکھ لیں گے پھر آنے والی زندگی میں وہی اس کی سزا بھی بھگتیں گے اس کے بعد ایک تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کر کے سبق آموز تصدیق کا انکشاف کیا ہے۔ مدینہ طیبہ کے ایک مشہور قبیلہ بنی خزرج میں ایک شخص ابو عامر راہب تھا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے عیسائی ہو گیا تھا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا اعلان کیا تو وہ آپ کے خلاف ہو گیا اور مسلمانوں کے خلاف کئی لڑائیوں میں حصہ لیا جنگ حنین کی فیصلہ کن لڑائی کے بعد وہ شام کی طرف بھاگ گیا اور خط و کتابت کے ذریعہ سے مدینہ کے چند مشہور منافقین کو اپنے ساتھ ملا لیا اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ تم اپنا ایک مرکز بنا لو تاکہ اگر میں رومی سپاہ کے چند افراد کے ساتھ مدینہ کے محلہ جنگ وغیرہ کا مطالعہ کرنے آؤں تو وہاں ٹھہر سکوں اور تم لوگ بھی ہمیں مدد دے سکو اس پر ان لوگوں نے مسجد تیار کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ اس کا افتتاح کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تبوک کی جنگ پر جا رہے تھے فرمایا وہاں سے واپس آکر اس کا افتتاح کریں گے اس مسجد کے بنانے سے ان لوگوں کے پیش نظر ذیل کے مقاصد تھے۔

(۱) مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنا چاہتے تھے اور ان کے متفقہ مرکز سے جو قبائل قائم ہو چکا تھا الگ ہو کر نیا مرکز بنا کر تنظیم کا شیرازہ بکھیر دینا چاہتے تھے تاکہ جب اس عظیم الشان جماعت کے اندر باہمی اختلاف کی روچل نکلے تو وہ آسانی سے معاندانہ ضرب لگا سکیں۔

(۲) اپنے ہم خیال آزاد منش اور دشمنان اسلام منافقوں اور منکروں کی ریشہ دوانیوں کا اسے اڑھ بنا کر جماعت صحابہ کو داخلی طور پر کھوکھلا کرنا چاہتے تھے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ مرکز کی اہمیت کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔

پس جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جنگ تبوک سے واپس آئے تو ان کی دوبارہ درخواست پر آپ جانے پر آمادہ ہو گئے تھے کہ یہ آیات نازل ہوئیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان کی تمام فریب کاری کھل گئی۔ چنانچہ آپ نے مسجد کو فوراً گرا کر زمین کے ساتھ ملا دینے کا حکم دیا جس کی معافیت کی گئی چونکہ اس مسجد کی تعمیر سے مسلمانوں کو مسلمانوں کے مرکز کو مسلمانوں کی تنظیم کو اور خود اسلام کو سخت تکلیف پہنچنے کا اندیشہ تھا

شُكْرٌ
حَسْبُ
صَنِىُّ
نَبِيٍّ
أَمِيْنٌ
صَادِقٌ
بِى التَّوْبَةِ
تَفَضُّلِ
مُطَهَّرِ
مَنْبَرِ
مَشْرُوعِ
مَقْدَامِ
مَقْوِي
رَسُولِ
رَبِّ
رَحِيْمِ
سَيِّدِ
طَبِيبِ
مَدِيْنَةِ
مَدِيْنَةِ
طَبِيبِ
نَاهِرِ
مَشْرُوعِ
مَضِيحِ
أَمْرِ

الضُّوْرُ
الرَّشِيْدُ
الْوَارِثُ
الْبَاقِي
الْبَدِيْعُ
الْبَادِي
النُّوْرُ
الْمُتَّخِذُ
الْمُغْنِي
الْمُعْنِي
الْمُبَاحِ
الْمُتَّسِطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْعَفْوُ
الْمُنْقِمُ
الْمُرَابُ
الْمُنْتَهَى
الْوَالِي
الْمُبَاطِنُ
الْمُطَابِرُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْمُوَجِّدُ
الْمُقِيمُ
الْمُعْتَدِرُ
الْمُعَادِرُ
الْمُضَدُّ
الْمُوَلِّدُ
الْمُؤَلِّدُ
الْمُؤَلِّبُ
الْمُعْنِي
الْمُنْدِي

اور تکلیف کو عربی میں ضرر کہتے ہیں۔ لہذا یہ مسجد "مسجد ضرار" کے نام سے مشہور ہے۔
فرماتا ہے کہ وہ منافق جنہوں نے مسجد ضرار تعمیر کی ہے اگرچہ وہ قسمیں کھا کر تمہیں یقین
دلاتے ہیں کہ اس تعمیر سے ان کا مقصد محض خدمت اسلام ہے مگر تم یاد رکھو کہ یہ سفید
جھوٹ بول رہے ہیں اگر ان کا کوئی مقصد تھا تو صرف اتنا کہ تمہیں اور تمہارے مغللوں کو
نقصان پہنچے اور دشمنان اسلام کی مقصد براری کیلئے ایک مرکز قائم ہو جائے اے پیغمبر اسلام!
تم اس مسجد میں قدم نہ رکھو مسجد درحقیقت وہی مسجد ہے جس کی بنا روز اول ہی سے تقویٰ
اور طہارت پر رکھی گئی ہے چنانچہ دیکھ لو کہ تمام شیدائی ہیں اور اللہ بھی ایسے ہی لوگوں کو
محبوب رکھتا ہے اس کے آگے ارشاد فرمایا کہ سوچو تو بھلا جو کوئی تقویٰ و طہارت پر اپنے تمام
افعال و اعمال کی بنیاد رکھے وہ اچھا ہے یا جو آگ کے گڑھوں کے کناروں پر ایسی عمارت
کھڑی کرے کہ فہرا" ہی اس میں گر کر راکھ ہو جائے۔ بہتر ہے فرمایا یاد رکھو کہ ■ لوگ جو
حدود و شریعت سے تجاوز کریں خواہ وہ مسلمان ہی کہلاتے ہوں وہ ظالموں میں سے قرار
دیئے جائیں گے اور ظالم لوگوں کو راہ ہدایت کبھی نصیب نہ ہوگی۔ فرمایا کہ ایسے لوگوں کے
تمام اعمال کی بنیاد بلی شکوک و شبہات پر ہوتی ہے کیونکہ ان کو آخرت کے معاملات پر پورا
پورا ایمان نہیں ہوتا لہذا ان کے دل مسخ ہو چکے ہیں بس جب تک ان کے یہ خیالات
موجود ہیں ان سے بھلائی کی توقع ہی نہ رکھو۔ ہاں اگر وہ صدق دل سے توبہ کر کے موجودہ
دلوں کی جگہ نئے دل پیدا کر لیں یا غیض و غضب کے مارے سرے سے فنا ہی ہو جائیں تو
دوسری بات ہے۔ لوگو! یاد رکھو کہ تمہارا خدا حلیم و حکیم ہے اپنے ہم جنسوں کے ساتھ
دھوکہ اور فریب سے پیش آؤ گے تو اس کی سزا ہمارے ہاں تمہیں ضرور ملے گی تم دنیا والوں
کو دھوکہ دے سکتے ہو مگر جس نے تمہیں پیدا کیا اور دالش و ہمیش سے بہرہ ور کیا اسے ہرگز
دھوکا نہیں دے سکتے۔

ترجمہ آیات ۱۱۸-۱۱۹:- بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جائیں اور ان کے مال و
دولت کو اس عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی یہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں
سودشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ اللہ کا یہ وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کی
رو سے بالکل سچا ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے قول کا پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے سو تم کو
اپنے اس سوئے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے خوشخبری ہو اور یہ بڑی کامیابی ہے (یہ لوگ)

الْحَبَابُ
الرِّزَاقُ
السَّخَابُ
الْعَلِيْمُ
الْقَابِلُ
الْبَاسِطُ
الْمُغْنِي
الْمُتَّخِذُ
الْمُغْنِي
الْمُعْنِي
الْمُبَاحِ
الْمُتَّسِطُ
مَا بَلَكَ
الْمَلِكُ
الرَّوْفُ
الْعَفْوُ
الْمُنْقِمُ
الْمُرَابُ
الْمُنْتَهَى
الْوَالِي
الْمُبَاطِنُ
الْمُطَابِرُ
الْأَجْدُ
الْأَوَّلُ
الْمُوَجِّدُ
الْمُقِيمُ
الْمُعْتَدِرُ
الْمُعَادِرُ
الْمُضَدُّ
الْمُوَلِّدُ
الْمُؤَلِّدُ
الْمُؤَلِّبُ
الْمُعْنِي
الْمُنْدِي

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جواد
مذموم
خلیل
تربیب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
ذام الزوال
حکیم
کریم
یتیم
بی لومہ
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمة

اس کے بعد مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنی ذاتی وصف "تواحم مابین و
صلت علی الفیہ" کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور مکرمین خدا کیلئے کبھی رحم کے خواہیں نہ
ہوں اس معاملہ میں چاہئے کہ وہ کبھی اپنے وصف کو نہ بھولیں (محمد رسول اللہوا للذین
بعدا اشلء علی الکفار ورحما بینہم) ارشاد ہوتا ہے اے نبی! اور اے مومنو! تم
مشرکوں کے لئے کبھی دعا استغفار نہ کرو خواہ وہ تمہارے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ وجہ یہ
ہے کہ اللہ کسی قوم پر عتاب نازل نہیں کرتا تا آنکہ اس کو ہر طرح اپنے احکام پہنچاتا ہے
عقل و شعور عطا کرتا ہے کہ سمجھ لیں ضمیر عطا کرتا ہے کہ جانچ لیں احکام نازل کرتا ہے کہ
سن لیں وہ سب کچھ سنتے اور سمجھتے ہیں مگر پھر بھی اس طرف نہیں آتے بلکہ نہ آنے پر
اصرار کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ ان کی فطرت مسخ ہو جاتی ہے پس تم ان مسخ فطرت والوں
سے کوئی تعلق نہ رکھو ان کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں اور تم مردہ کو زندہ نہیں کر سکتے نہ کوئی
اور کر سکتا ہے تم دعائے استغفار کرو تو ان لوگوں کے لئے ہی کرو جو پیغمبر اسلام کے قبیح اور
تمہارے ساتھی اور اسلام کے شیدائی ہیں کیونکہ تمہاری دعا ان لوگوں کے لئے ہی منظور
ہوگی اس کے بعد جنگ تبوک کے ایک دلچسپ واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو ہجری کا واقعہ
ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ کو خبر پہنچی کہ رومی اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایک لشکر
جرار اکٹھا کر کے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت کو پاش پاش کر دیا جائے چنانچہ آپ نے
مدافعت کی تیاریاں شروع کر دیں اور تیس ہزار جان نثاروں کی ایک خدائی فوج تیار کی اور
فیصلہ کیا کہ سرحد پر جا کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے ان کو یہاں تک پہنچنے کا موقع ہی نہ ملے
اس وقت افلاس اور غربت کی یہ حالت تھی کہ بسا اوقات دو دو مسلمان ایک کھجور پر
گزارہ کرتے تھے سفر پاپادہ اور موسم سخت گرم اور سلمان خورد و نوش قطعاً نہ ارد۔ مدینہ
کے تمام مسلمانوں میں سے صرف تین حضرات اتفاقاً لشکر اسلام کے ہمراہ نہ جاسکے اور
ستی کے باعث لشکر مجاہدین کے مرکب ہونے سے رہ گئے اور منافق تو تمار ہی نہیں
گئے۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیش اسلام کے ساتھ وہاں سے واپس آئے تو منافقوں
نے حیلے بہانے تراشے اور جھوٹ سچ بول کر معذرت خواہی کی آپ نے کمال حوصلگی اور
خندہ پیشانی سے ان کو معاف کر دیا۔ ادھر یہ تین مسلمان بھی جو بد قسمتی سے پیچھے رہ گئے
تھے اور جن کے نام کنب بن مالک ہلال ابن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ ہیں۔ شرم و ندامت

شکور
حسب
ضی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توفی
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
ذام الزوال
حکیم
کریم
یتیم
بی لومہ
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
صین
حق
معلوم
قوی
رسول الرحمة

Marfat.com

احمد
رسول
اللام
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جبر
مذمو
لیل
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
تکیم
کریم
نیل
نبی
بابین
ظاہر
انجیل
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول

میں ایسے ہی پیش آجاتے ہیں جو کسی ایسی جماعت کے متقاضی ہوتے ہیں جو امن عامہ کو قائم رکھنے اور آئندہ کیلئے ظالموں اور زبردستوں کو مجبور کر دے تاکہ وہ کسی کمزور کو نہ ستائیں۔ یہ لوگ ان حالات و شواہد کو دیکھتے ہیں مگر اس کے باوجود سوچ سمجھ سے کام نہیں لیتے کیونکہ غلامی اور محکومی ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہے وہ اسی میں راحت دیکھتے ہیں خواہ ان کی عزت ان کی دولت اور ان کی اولاد ظالموں کے ہاتھوں سے تباہ و برباد ہو جائے۔ جماد کے احکام سن کر یہ لوگ بنگاہ حیرت و استعجاب ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں کہ دیکھو کتنا بھاری اور مشکل حکم صادر ہو رہا ہے بھلا ہمارے لئے یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہم حکام وقت کا مقابلہ کر سکیں وہ مسلح ہیں اور ہم نہتے وہ دولت مند ہیں ہم مفلس۔ طاقتور ہیں ہم کمزور الغرض سو سو طرح کے شکوک و شبہات اور دلائل لا طائل ان کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح یا تو یہ حکم صلور نہ ہو اگر ہو چکا ہے تو منسوخ ہو جائے اور اگر یہ بھی نہیں تو کم از کم ہمیں اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہو گا حکم صادر ہو چکا ہے اور پورے زور سے اپنی تمام جزئیات و کلیات کے ساتھ صادر ہوا ہے۔ اب منسوخ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے بغیر شریعت و حکومت اسلامی کا وجود ہی قائم نہیں رہ سکتا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بے بصیر تو! ذرا سوچو کہ جس پیغمبر کے ذریعہ تم پر یہ احکام صادر ہوتے ہیں خود تمہاری طرح کا ایک انسان ہے جو تمہارے ہی قبیلہ کا ایک فرد ہے اور تمہارے اندر ہی رہ کر اتنا بڑا ہوا ہے تم جانتے ہو کہ تمہارا دلی خواہش ہے جس بات سے تمہیں تکلیف ہو اس بات سے اسے صدمہ پہنچتا ہے۔ الغرض وہ تمہارے حق میں انتہائی درجہ کارحیم و شفیق واقع ہوا ہے اگر جملہ کے احکام درحقیقت تمہارے لئے مفید نہ ہوتے بلکہ محض تکلیف کا باعث ہوتے تو ہرگز اس کے ذریعے تم پر نازل نہ کئے جاتے۔ اگر تم قلب سلیم رکھتے ہو تو تم جذبہ جملہ کو بالکل عقل کے مطابق پاؤ گے اور بنی نوع انسان کیلئے بیحد مفید اور اگر منحرف ہو جاؤ گے تو ہو جاؤ ہمارے نبی کا اعتماد کسی انسان پر نہیں اس کے لئے وہ اللہ کافی ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے وہ ہر معاملہ میں اس کی مدد کرے گا اور تم نافرمانی کے عذاب میں مبتلا ہو گے۔

شکور
حسب
ضی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توضی
مفید
محبت
قائم
تکلیف
کام اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
عربی
طس
میر
مستطیع
لین
اوی
مزیل
ولی
مدبر
میتین
ممدین
طیب
ناصر
منصور
مضاح
امر

اللہ تبارک و تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے معظم و متبرک
تو وہ یعنی ۹۹ اور ۹۹ ہیں اگر ان کو مفرد کر دیا جائے تو پھر عدد ۹ ہی برآمد ہوتا ہے جو
عین انسان کے عدد کی مطابقت رکھتا ہے گویا کہ ان اعداد میں بھی انسان ہی مخفی
ہے۔

قرآن پاک کے جملہ حروف، کلمات اور آیات مبارکہ کے اعداد مفرد کرنے
کے بعد عدد ۹ ہی برآمد ہوتا ہے جو نوری عدد کی ابتدا بھی ہے اور اختتام بھی۔ جیسا
کہ لفظ قرآن کے اعداد ۹ ہیں اور اس کے سارے متن کے بھی اعداد ۹ ہیں۔
اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ۲۹ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کے
اسمائے گرامی اور ۲۹ حروف مقطعات کا تذکرہ کیا ہے، جو ۲۹ سورہ مبارکہ کے
آغاز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اگر ان اعداد کو آگے پیچھے کر دیا جائے تو یہ اعداد ۹۲
کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں جو اعداد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم
مبارک کے ہیں۔ جس کا تجزیہ حسب ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

م	ح	م	ز	=	محمد
۲۰	۸	۲۰	۲	=	۹۲

اگر ان دونوں اعداد کو جمع کیا جائے تو حاصل جمع ۱۱ ہوگا اور پھر ان کو جمع کیا
جائے تو ۲ کا ہندسہ وجود میں آتا ہے جو کہ نہ صرف اس امر کو تقویت دیتا ہے کہ
اللہ تبارک و تعالیٰ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ہے یعنی بعد از خدا
بزرگ تو کی قصہ مختصر! بلکہ اس امر کی بھی تصدیق کرتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت اور انس ہے۔

قارئین حضرات کے علم میں مزید اضافہ کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ جب
سرور کائنات سید المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ خاتم النبیین
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو اس وقت
حسب ذیل نقش میں درج مذاہب عالم رائج تھے۔

الساجد - الواجد التیوم - المیت المیت - المونی - المیت - الوکیل - البابت - المجدید

چاند کی منازل ۳۶۰ ہیں ان اعداد کو جمع کرنے سے ۹ کا ہندسہ برآمد ہوتا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ یسین آیت ۳۹ میں لفظ "قَدْرُونَهُ" سے کیا ہے جس کا تجزیہ علم الاعداد کی روشنی میں حسب ذیل کیا جاتا ہے:-

قَدْرُونَهُ

ق	و	ر	ن	ا	ہ	جملہ اعداد	پازگشت
۱۰۰	۴	۲۰۰	۵۰	۱	۵	۳۶۰	۹ = ۶ + ۳

ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اکٹھا کیا اور خطبہ دیا۔ اے لوگو! خدا نے مجھے تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (۱۰۷:۲۱) دیکھو حواریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اختلاف نہ کرنا۔ جاؤ میری طرف سے پیغام حق ادا کرو۔ اس کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتمام حجت کے لئے اس زمانہ کے تمام بادشاہوں اور حکمرانوں کو دعوت اسلام کے لئے ۹۹ مکتوبات شریفہ بذریعہ قاصدین روانہ کئے۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بے جا نہ ہو گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسمائے حسیٰ بھی ۹۹ ہیں جنہیں جمع کرنے سے عدد ۹ برآمد ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے اعداد بھی جمع کرنے سے ۹ ہی بنتے ہیں۔ تجزیہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام

آ	د	م	=	آدم
۱	۴	۴	=	۹

ہندوستان کے جنوب مغربی ساحلی علاقہ مالابار کے بادشاہ چلو رتی فرماں نے جب آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا معجزہ شق القمر دیکھا تو وہ اپنے بیٹے کو جانشین مقرر کر کے عرب شریف روانہ ہو گیا اور وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوا اور آپ ﷺ کے حکم سے عازم سفر ہوا لیکن راستے میں یمن کی ایک بندرگاہ ظفار میں انتقال کر گیا۔ جہاں آج بھی اس ہندی نژاد حاکم کا مزار ہے جو مرجع خاص و عام ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تجزیه جملہ آیات، کلمات، حروف و رکوعات مبارکہ قرآن پاک اور محل نزول

صفحہ نمبر	محل نزول	جملہ رکوع	جملہ حروف	جملہ کلمات	جملہ آیات	ترتیب صحیفی		ترتیب نزول	
						سورۃ نمبر	پارہ نمبر	سورۃ	نمبر
۳۸	مکہ	۱	۲۹۰	۷۲	۱۹	۹۶	۳۰	العلق	۱
۴۰	مکہ	۲	۱۲۹۵	۳۰۶	۵۲	۶۸	۲۹	القلم	۲
۴۶	مکہ	۲	۸۶۲	۲۰۰	۲۰	۷۳	۲۹	الزلزل	۳
۵۰	مکہ	۲	۱۱۳۵	۲۵۶	۵۶	۷۴	۲۹	المدثر	۴
۵۳	مکہ	۱	۱۲۶	۲۵	۷	۱	۱	الفاتحہ	۵
۵۵	مکہ	۱	۸۱	۲۳	۵	۱۱۱	۳	اللب	۶
۵۶	مکہ	۱	۳۳۶	۱۰۲	۲۹	۸۱	۳۰	التکویر	۷
۵۸	مکہ	۱	۲۹۹	۷۲	۱۹	۸۷	۳۰	الاعلیٰ	۸
۶۰	مکہ	۱	۳۱۳	۷۱	۲۱	۹۲	۳۰	الیل	۹
۶۱	مکہ	۱	۵۸۵	۱۳۷	۳۰	۸۹	۳۰	الفجر	۱۰
۶۳	مکہ	۱	۱۶۶	۳۰	۱۱	۹۳	۳۰	الضحیٰ	۱۱
۶۶	مکہ	۱	۱۰۳	۲۷	۸	۹۴	۳۰	الانشراح	۱۲
۶۷	مکہ	۱	۷۳	۱۳	۳	۱۰۳	۳۰	العصر	۱۳
۶۸	مکہ	۱	۷۰	۳۰	۱۱	۱۰۰	۳۰	العدت	۱۴
۶۹	مکہ	۱	۳۷	۱۰	۳	۱۰۸	۳۰	الکوثر	۱۵
۷۰	مکہ	۱	۱۲۳	۲۸	۸	۱۰۲	۳۰	التکاثر	۱۶
۷۱	مکہ	۱	۱۱۵	۲۵	۷	۱۰۷	۳۰	الماعون	۱۷
۷۲	مکہ	۱	۹۹	۲۶	۶	۱۰۹	۳۰	الکافرون	۱۸
۷۳	مکہ	۱	۹۳	۲۳	۵	۱۰۵	۳۰	الفیل	۱۹
۷۴	مکہ	۱	۷۳	۲۳	۵	۱۱۳	۳۰	التین	۲۰
۷۵	مکہ	۱	۸۱	۲۰	۶	۱۱۲	۳۰	الناس	۲۱
۷۶	مکہ	۱	۳۹	۱۷	۳	۱۱۲	۳۰	الاخلاص	۲۲

الماجد - الواجد التیوم - الیوم التیوم - الیوم التیوم - الیوم التیوم - الیوم التیوم

احمد رسول

السلام

شہید

شہیر

عادل

خانم

جیولا

مذکور

خلیل

تربیب

مظہر

مذکور

مبشر

مکرم

مکرم

مسنر

سراج

سید

خانم الزیل

کیمیا

کرم

نیل

نی لکھنؤ

ناہی

نظاہر

انجیل

اول

رسول

رسول

الرحمۃ

مطمع

مبین

مسن

معلوم

قوی

رسول الرحمۃ

نمبر شمار	ترتیب نزول	ترتیب مصحفی		جملہ آیات	جملہ کلمات	جملہ حروف	جملہ رکوع	محل نزول	صفحہ نمبر
		پارہ نمبر	سورہ نمبر						
۷۱	نوح	۲۹	۷۱	۲۸	۲۳۱	۹۷۴	۲	مکی	۶۱۷
۷۲	ابراہیم	۱۳	۱۴	۵۲	۸۴۵	۳۶۹۱	۷	مکی مدنی	۶۲۰
۷۳	الانبیاء	۱۷	۲۱	۱۱۲	۱۱۸۷	۵۱۵۴	۷	مکی	۶۳۳
۷۴	المومنون	۱۸	۲۳	۱۱۵	۱۰۷۰	۴۵۳۸	۶	مکی	۶۳۸
۷۵	الہجدۃ	۲۱	۲۲	۳۰	۲۷۴	۱۵۷۷	۳	مکی مدنی	۶۶۱
۷۶	الطور	۲۷	۵۲	۴۹	۳۱۹	۱۳۳۳	۲	مکی	۶۶۶
۷۷	الملک	۲۹	۶۷	۳۰	۳۳۵	۱۳۵۹	۲	مکی	۶۷۰
۷۸	الحاکمہ	۲۹	۶۹	۵۲	۲۶۰	۱۱۳۳	۲	مکی	۶۷۵
۷۹	المعارج	۲۹	۷۰	۴۳	۲۶۰	۶۷۷	۲	مکی	۶۷۹
۸۰	النبا	۳۰	۷۸	۴۰	۱۷۲	۸۰۱	۲	مکی	۶۸۳
۸۱	التازعات	۳۰	۷۹	۳۶	۱۸۱	۷۹۱	۲	مکی	۶۸۶
۸۲	الانفطار	۳۰	۸۲	■	۸۰	۳۳۳	۱	مکی	۶۸۹
۸۳	الاشقاق	۳۰	۸۴	۲۵	۱۰۸	۴۴۸	۱	مکی	۶۹۰
۸۴	الروم	۲۱	۳۰	۶۰	۸۲۷	۳۵۴۷	۶	مکی مدنی	۶۹۲
۸۵	العنکبوت	۲	۲۹	۶۹	۹۹۰	۴۳۱۰	۷	مکی مدنی	۷۰۳
۸۶	التطینف	۳۰	۸۳	۳۶	۱۷۲	۷۵۸	۱	مکی	۷۱۸
۸۷	البقرۃ	۱	۲	۲۸۶	۶۳۱۲	۲۶۷۹۲	۳۰	مدنی	۷۲۱
۸۸	الانفال	۹	۸	۷۵	۱۲۵۳	۵۵۲۲	۱۰	مدنی	۸۱۰
۸۹	آل عمران	۳	۳	۲۰۰	۳۵۲۲	۱۵۳۲۶	۲۰	مدنی	۸۳۱
۹۰	الاحزاب	۲۱	۳۳	۷۳	۱۲۱۰	۵۹۰۹	۹	مدنی	۸۸۱
۹۱	الممتحنہ	۲۸	۶۰	۱۳	۳۷۰	۱۵۹۳	۲	مدنی	۹۰۱
۹۲	النساء	۴	۴	۱۷۶	۳۷۲۰	۱۶۶۶۷	۲۳	مدنی	۹۰۶
۹۳	الزلزال	۳۰	۹۹	۸	۳۷	۱۵۸	۱	مدنی	۹۵۷
۹۴	الحدیث	۲۷	۵۷	۲۹	۵۸۶	۲۵۹۹	۴	مدنی	۹۵۹

شکور
حسین
ضیاء اللہ
سید امین
صادق
بی اسرار
مکرم
مظہر
مذکور
خلیل
تربیب
مظہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
مسنر
سراج
سید
خانم الزیل
کیمیا
کرم
نیل
نی لکھنؤ
ناہی
نظاہر
انجیل
اول
رسول
رسول
الرحمۃ
مطمع
مبین
مسن
معلوم
قوی
رسول الرحمۃ

حجرات: قریشی، مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شاہد، رشید، بشیر، داغ، شایب، محمد، مسیح، خیر

أَحَدٌ ۱۳ آکیلا	صَّمَدٌ ۱۳۲ بے نیاز	قَادِرٌ ۳۵ قدرت والا	مُقْتَدِرٌ ۴۲ صاحب قدرت کا
مُقَدِّمٌ ۱۸۲ پہلا	مُؤَخَّرٌ ۸۲۶ پچھلا	أَوَّلٌ ۳۷ اول	آخِرٌ ۸۰۱ آخر
بَاطِنٌ ۶۲ پوشیدہ	ظَاهِرٌ ۱۱۰۶ آشکار	وَإِلَىٰ ۴۷ واپس	مُتَعَالَىٰ ۵۵۱ بڑا
بِرٌّ ۲۰۲ احسان کرنے والا	تَوَّابٌ ۳۰۹ توبہ قبول کرنے والا	مُنْتَقِمٌ ۶۳۰ بدلہ لینے والا	حَقْوٌ ۱۵۶ معاف کرنے والا
رَوْحٌ ۲۸۶ بہت مہربان	مَالِكُ الْمَلِكِ ۲۱۱ مالک ملک کا	ذَالِ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۷۹۸ صاحب بزرگی اور عظمت اور بخشش کا	
مُقْسِطٌ ۲۰۹ عدل کرنے والا	جَامِعٌ ۱۱۲ جمع کرنے والا	عَنِيٌّ ۱۰۶ بے پرواہ	مُعْتَنِيٌّ ۱۱۱ دو تہمت کرنے والا
مُعْطِيٌّ ۱۴۹ دینے والا	مَانِعٌ ۱۶۱ منع کرنے والا	ضَارٌّ ۱۰۰ ضرر دینے والا	نَافِعٌ ۲۰۱ نفع دینے والا
نُورٌ ۲۵۶ روشنی والا	هَادِيٌّ ۲۰ راہ دکھانے والا	بَدِيْعٌ ۸۶ نیا پیدا کرنے والا	بَاقِيٌّ ۱۱۳ ہمیشہ رہنے والا
وَارِثٌ ۷۰۷ مالک	رَشِيْدٌ ۵۱۲ اچھی تدبیر والا	شَكُوْرٌ ۵۲۶ شکریند	صَبُوْرٌ ۲۹۸ بڑا تحمل والا
۱۱۷۸	۵۶۸	۹۵۵	۱۲۱۲

جملہ اعداد کو مفرد کرنے کے بعد

۳۲۵۱۲
۷۹۶۳
۷۶۹
۲۶
۱

آخرا
رسول
الملاحم
شہید
شہیر
عادل
خاتم
جواد
مذمو
خلیل
قریب
مظہر
مذکور
مبشر
مستتر
مستتر
صنیر
براج
سبب
خام الزیل
فکیہ
شمیم
یتیم
نبی الرحمۃ
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
مستتر
مفرد
قوی
رسول الرحمۃ

شکر
خلیبا
صنی اللہ
نبی اللہ
امین
صادق
بی التوبہ
توفیق
مستتر
محب
خام الزیل
مظہر
کلیم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
مستتر
مجتبی
طس
مستتر
مستتر
مستتر
لیبین
اولی
مستتر
دینی
مستتر
مستتر
مستتر
مستتر
ناصر
مستتر
مصباح
امیر

آپ کا اسم اعظم:

ہر انسان کا اسم اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں مقید ہے جیسا کہ علم الاعداد کی روشنی سے ثابت ہوتا ہے۔ حروف ابجد کا نقشہ صفحہ نمبر ۱۸۲ پر موجود ہے جہاں سے آپ اپنے پیدائشی نام کے مطابق اعداد حاصل کریں پھر ان اعداد کے مطابق صفحات نمبر ۱۷۶ تا ۱۷۸ سے اسماء الحسنیٰ میں سے کوئی ایسا ایک یا زائد اسمائے پاک اخذ کریں جن کے اعداد کا میزان آپ کے اعداد کے مطابق ہو۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ اسماء الحسنیٰ جمالی ہوں کیونکہ جمالی اسمائے پاک پڑھنے سے فوائد جلد حاصل ہوتے ہیں۔

مثلاً "مولف کے پیر بھائی کا پیدائشی اسم گرامی ساجد جاوید اور خاندانی اسم گرامی اکبر ہے۔ اسم اعظم نکالنے کے لئے فقط پیدائشی اور ذاتی نام ہی کے اعداد اخذ کئے جاتے ہیں۔ حروف ابجد کے حساب سے اس نام کے اعداد یوں ہیں:

نقشہ بحساب ابجد

اسم	حروف مسوولہ	جملہ اعداد
ساجد	س ا ج د	۱۰ + ۱ + ۳ + ۴ = ۱۸
جاوید	ج ا و ی د	۳ + ۱ + ۶ + ۱۰ + ۴ = ۲۴
		۱۸ + ۲۴ = ۴۲

یہ اعداد (یعنی ۴۲) نہ صرف باری تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں مقید ہیں بلکہ حضور علیہ ازیٰ الصلوٰۃ والسلام کے اسم مبارک سے بھی براہ راست مطابقت رکھتے ہیں اس ضمن میں ہمارے ایک واجب الاحترام و عالی مرتبت دوست حضرت لائے فقیر میاں خادم حسین صوفی قادری، بلوی، عطائی مدظلہ العالی (مصنف کنز العارفين من مرات العارفين اور مدینہ سرالانسان) یوں فرماتے ہیں کہ ساجد کا معنی سجدہ کرنے والا اور سجدہ کے معنی کلی فتا کے ساتھ ثابت ہوا کہ ساجد بوجہ سجدہ فتا فی اللہ کے مقام میں ہے اور جاوید کے معنی ہمیشہ یا باقی رہنے والے کے ہیں جیسے زندہ جاوید اور بقا ذات باری تعالیٰ کو ہی حاصل ہے اس لئے ساجد جاوید دونوں کا معنی بقا باللہ کے ہوا اور بقا باللہ کا مقام حقیقتاً "آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے لئے ہے۔

شکرت
حسب
رضی اللہ
عنہ
صالح
بی انبیا
جود
مدعو
خلیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
فام الزیل
نکیم
کریم
ندیم
نبی لہو
ناوین
ظاہر
انجیل
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
مکن
معلم
موسیٰ
رسول

انجیل
رسول
الملاہم
شہید
عادل
قائم
جود
مدعو
خلیل
قریب
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
فام الزیل
نکیم
کریم
ندیم
نبی لہو
ناوین
ظاہر
انجیل
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
مبین
مکن
معلم
موسیٰ
رسول

آخرا
رسول
اللام
شہید
شہید
عاد
خانم
جود
مذمو
لیل
قریب
مذکر
مبشر
مکتب
مکتب
مکتب
سید
نام الیل
کبیر
کبیر
نبی
باہن
ظاہر
آخرا
اقل
رسول
الرحمة
طبع
مین
حق
معلوم
قوی
رسول

کے ارشاد کے مطابق قرآن حکیم جس ترتیب سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرتب کیا۔ وہی آج بھی اپنی اصل ترتیب میں اصل متن کے ساتھ محفوظ موجود ہے۔ حضرت زید بن ثابت ؓ نے آخری سال رسول خدا ﷺ اور جبریل علیہ السلام کو قرآن کا دور کرتے سنا اور اپنا لکھا ہوا قرآن حضور ﷺ کو بھی سنایا۔

"بخاری شریف" میں حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ عہد نبوی میں حضرت ابی بن کعب ؓ، معاذ بن جبل ؓ، زید بن ثابت ؓ اور انس ؓ کے چچا ابو زید کے پاس قرآن موجود تھا۔

قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود اٹھایا ہے:

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ (۱۷:۷۵)

(اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت کروانا ہماری ذمہ داری ہے)

"نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ" (۹:۱۵)

(ہم نے ہی ذکر نازل کیا ہے اور ہم یقیناً اس کے محافظ بھی ہیں)

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے زمانے میں مسلمانوں کے خلاف جنگ میں حفاظ صحابہ کی بڑی تعداد شہادت پا گئی۔ چنانچہ خطرہ پیدا ہوا کہ اگر یہ حفاظ کرام شہادت پاتے گئے تو مبادا قرآن تحریری طور پر ناپید ہو جائے۔ اس لیے حضرت عمر ؓ کے مشورہ سے حضرت صدیق اکبر ؓ کے عہد میں حضرت زید بن ثابت ؓ کی قیادت میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی اور تحقیق و تدقیق کے بعد قرآن حکیم کو قلمبند کیا گیا۔ یہ نسخہ الگ الگ صحیفوں میں تھا۔ اس لیے اسے "صحف" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ صحف شریف پہلے حضرت صدیق اکبر ؓ کی تحویل رہا پھر حضرت عمر ؓ کی حفاظت میں آیا بعد میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد ہوا۔

امام ابن حزم نے لکھا ہے کہ صدیقی عہد میں قرآن حکیم کے مکمل

شکوہ
حسب
ضیعی اللہ
حسب اللہ
امین
صادق
بی التریب
تضیی
تضیی
مکتب
مکتب
مکتب
عبد اللہ
کامل
حافظ
زین
حکیم
مکتب
مکتب
مکتب
لیسن
اوی
مکتب
مکتب
مکتب
طیب
ناصر
منصور
مصابح
امر

احمد
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جولہ
مَدْعُو
خلیل
تربیت
مظہر
مذکر
مبشر
مترجم
مترجم
منیر
سراج
شہید
قام الزل
عکبہ
کریم
یتیم
نبی الرحمۃ
ناہن
ظاہر
آخِر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
مست
مفلح
قوی
رسول الرحم

اہل اسلام کی تعداد بڑھنے کے بعد ان کے لئے قواعد و ضوابط اور معاشرتی احکام کا بیان ضروری تھا۔

مدنی سورتوں کی تعداد اٹھائیس ہے۔ یہ آیات مجموعی طور پر قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہیں۔

نازل ہونے کی ترتیب سے مکی سورتیں (جن کی تعداد چھیاسی ہے) :-

الْعَلَقِ، الْقَلَمِ، الْمُزَّمَلِ، الْمُدَّثِرِ، الْفَاتِحَةِ، الْهَبِّ، التَّكْوِيْرِ، الْاَعْلٰى،
الْبَلَدِ، الْفَجْرِ، الضُّحٰى، الْاِنْشِرَاحِ، الْعَصْرِ، الْعَدِيَّتِ، الْكٰوِثِرِ،
التَّكٰوِيْرِ، الْمَاعُوْنَ، الْكٰفِرُوْنَ، الْفِيْلِ، الْفَلَقِ، النَّاسِ، الْاِخْلَاصِ،
النَّجْمِ، عَبَسَ، الْقَدْرُ، الشَّمْسِ، الْبُرُوْجِ، التِّيْنِ، لَقْرِيْشُ، الْقَارِعَةِ،
الْقِيَمَةِ، الْهُمَزِهِ، الْمُرْسَلَتِ، ق، الْبَلَدِ، الطَّارِقِ، الْقَمْرِ، ص،
الْاَعْرَافِ، الْجِنِّ، يٰس، الْفُرْقَانِ، فَاطِر، مَرِيْم، طه، الْوٰقِعَةِ،
الشُّعْرَاءِ، النَّمْلِ، الْقَصِصِ، بَنِيْ اِسْرٰئِيْلَ، يُوْنُسَ، هُوْدَ، يُوْسُفَ،
الْحٰجِرِ، الْاَنْعَامِ، الصَّفٰتِ، لَقْمٰنَ، سَبَا، الزُّمَرِ، الْمُؤْمِنِ، حَمَّ،
السَّجْدَةِ، الشُّوْرٰى، الزَّخْرَفِ، الدُّجٰنِ، الْجٰثِيَةِ، الْاَحْقَافِ،
الدَّرِيْتِ، الْغٰشِيَةِ، الْكٰهْفِ، النَّحْلِ، نُوحِ، اِبْرٰهِيْمَ، الْاَنْبِيَا،
الْمُؤْمِنُوْنَ، السَّجْدَةِ الطُّوْرِ، الْمُلْكِ، الْحٰقَّةِ، الْمَعَارِجِ، النَّبَا،
النَّازِعَاتِ، الْاِنْفِطَارِ، الْاِنْشِقَاقِ، الرَّوْمِ، الْعَنْكَبُوْتِ، الْمُطَفِّفِيْنَ۔
یہ اٹھائی سورتیں مدنی ہیں :-

البقرہ، الانفال، آل عمران، الاحزاب، الممتحنہ، النساء،
الزلزال، الحديد، محمد صلی اللہ علیہ وسلم، الرعد، الرحمن، الدهر، الطلاق،
البینہ، الحشر، النور، الحج، المنافقون، المجادلہ، الحجرات،
التحریم، التغابن، الصف، الجمہ، الفتح، المائدہ، التوبہ،
النصر۔

شکور
حسبنا
ضنی
بیبانہ
ابین
صادق
بی انور
توفیق
مفتی
مجتب
قام الا
تجلی
بکرم اللہ
غید اللہ
کامل
حافظ
زود
رحم
ظ
مجتبی
طس
مرفیض
ممنی
لیین
انور
مزیل
ولی
مدبر
متین
ممدون
طیب
ناصر
منصور
مصباح
امر

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عادل
عالم
جولہ
مدعو
خلیل
قریب
مکرم
مذکر
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
سراج
سید
خام الزیل
فکیما
کریم
نیل
نیل
ناہ
ظاہر
اندر
اول
رسول
الزمنہ
مطلع
مین
حق
مقدم
توی
رسول

الفاظ میں جامعیت کے ساتھ ساتھ معنوں میں جو وسعتیں پائی جاتی ہیں ان کا تصور تو کیا جاسکتا ہے لیکن ان کو احاطہ ادراک میں نہیں لایا جاسکتا۔
قرآن حکیم کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ ہر ذہن کا آدمی اسے پڑھتا ہے اور اپنی استعداد کے مطابق اس سے فیض یاب ہوتا ہے۔ جو لوگ عربی نہیں جانتے وہ بھی اس کے گرویدہ اور دلدادہ ہیں یہ شائستگی اور پاکیزگی کا مرقع ہے، تکرار ایسی دلفریب کہ کانوں کو بھلی لگتی ہے اور دل پر اثر کرتی ہے۔
آیت قرآن کا مطلب ہے: نشانی، معجزہ۔ ایک فقرہ یا جملہ۔ آیات بڑی بھی ہیں۔ مثلاً آیت الکرسی اور چھوٹی بھی۔ مثلاً آلم، یس۔ آیات کو نشانی یا معجزہ اس لحاظ سے بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی مثل و مثال نہیں لائی جاسکتی۔ قرآن کی ایک آیت یا اس سے بھی کم کا منکر کافروں میں شمار ہوتا ہے۔

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کے مطابق چند اسماء یہ ہیں۔

(۱) القرآن (۲) الفرقان (۳) الکتاب (۴) الذکر۔

① قرآن :- سب سے زیادہ پڑھی جانے والی محفوظ کتاب

"بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝" (۲۱:۸۵-۲۲)

② الفرقان :- یعنی حق اور باطل میں تمیز قائم کرنے والا۔

"تَبْرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ

عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝" (۱:۲۵)

③ الکتاب :- تحریری شکل میں ہے اس لیے اسے الکتاب کہا گیا۔

"ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ" (۲:۲)

④ الذکر :- یاد دہانی، نصیحت، بات چیت۔ قرآن کریم انسان کو بھولا ہوا

راستہ یا سبق یاد دلاتا ہے نیز اسے نصائح سے بھی نوازتا ہے۔ اس

کی تلاوت کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام

ہوتا ہے۔ لہذا اس کو "الذکر" بھی کہا گیا ہے۔ "وَ اِنَّهُ لَذِكْرٌ

شکر
حسبنا
ضی اللہ
نیبنا
امین
صادق
بی اثر
توفی
مصدق
محب
قام الا
محبی
کلم اللہ
عبد اللہ
کامل
حافظ
زین
حکم
طاس
مجبی
لسی
مرنے
مظن
سین
ذوی
مزیل
ولی
مدین
مبین
مصدق
طیب
ناور
منصور
یضاح
ایر

مَوْلَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ التَّوْحِيدُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
الْجَبَلُ الشَّكْبَرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْفَتْحُ الْقَبَارُ الْقَبْرُ

الْمُحَمَّدُ الْمُهَيَّبُ الْمُنِيرُ الْمُهَيَّبُ الْمُهَيَّبُ
الْمُهَيَّبُ الْمُهَيَّبُ الْمُهَيَّبُ الْمُهَيَّبُ

مستحق وہی اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔ جس نے مجھے رحمت للعالمین بنایا۔ قیامت تک کے لئے جن وانس کے لئے بشیر و نذیر اور سراج منیر بنا کر بھیجا۔ قرآن کریم سے نواز اور روئے زمین کو میرے لئے مسجد بنایا۔ تیمم سے پاکیزگی جائز کی گویا مٹی کو پانی کے حکم میں کر دیا۔ حوض کوثر سے نواز او غیرہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

”هَذَا أَفْضَلُكُمْ مُحَمَّدًا“

(ان وجوہات کی بناء پر محمد ﷺ تم پر فضیلت رکھتے ہیں)

پھر تمام انبیاء علیہم السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے حق میں اللہ سے حتی الوسع تخفیف کا سوال کرنا۔ واللہ المصیر۔ (معارض النبوة)

بیت المقدس تا سدرۃ المنتہی: یہاں سے براق پر سوار ہو کر ایک نورانی سیڑھی جو فرشتوں کی گزرگاہ تھی کے ذریعے آسمان پر پہنچے۔ سیڑھی کے آخری سرے پر ایک بزرگ فرشتہ بیٹھا تھا جس نے ہاتھ کھول رکھے تھے اور ساتوں آسمانوں کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کیا اور خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ میری ڈیوٹی اس سیڑھی پر تخلیق آدم علیہ السلام سے پچیس ہزار سال قبل لگی تھی۔ تب سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنا میرا وظیفہ ہے اور آج کے دن کا منتظر رہا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِسَعَادَاتِ آج نَصِيبٌ هُوَ لِي۔

پھر آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور ایک دریاے بسیط دیکھا جس کا نام ”قاسیہ“ ہے اور ہوا میں معلق ہونے کے باوجود پانی کا قطرہ تک ادھر ادھر نہیں گرتا بلکہ پوری روانی سے بہ رہا ہے۔ اس کے پانی کا رنگ شفاف ہونے کی وجہ سے نیلا ہے۔ کہتے ہیں کہ آسمان کی نیلاہٹ اسی دریا کے نیلے پانی کے عکس کے باعث ہے۔

پھر آپ ﷺ ہوا کے خزانے پر پہنچے جسے ستر ہزار زنجیروں میں باندھ رکھا

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْقُدْسُ - الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ - الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ - الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ

هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم
الجليل الشكيب الخالق البارئ المصور

الحق القادر على كل شيء
له الاسماء الحسنى - الفعلة القهار الخبير

تمام لفریض اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جب حمد کرنے والا اسکی حمد کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ جب کوئی اس کا نام بلند کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور جب بڑائی بیان کرنے والا اس کی بڑائی بیان کرتا ہے۔
رکوع گزار فرشتے: یہاں ایک جماعت فرشتوں کی دیکھی کہ صف بستہ رکوع میں ایضاً جھکی ہے۔ ان کی تسبیح تھی۔

”سُبْحَانَ الْوَارِثِ الْوَسِيعِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ سُبْحَانَ الْعَظِيمِ الْعَلِيمِ“
(تمام پاکیزگی اس ذات جل جلالہ کیلئے ہے جو وارث اور وسعت والا ہے)
تمام پاکیزگی اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے۔ کہ آنکھیں اسکا اور اک نہیں کر سکتیں تمام پاکیزگی اس ذات جل جلالہ کے لئے جو عظیم اور علیم ہے)

حضرت جبریل علیہ السلام کے ایما پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عبادت سے اپنی امت کا حصہ چاہا۔ پس مسلمانوں پر رکوع فرض ہوا۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہم السلام سے بھی اسی آسمان پر ملاقات ہوئی۔ سلام کے جواب میں انہوں نے کہا:

”رَحَبًا يَا أَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ“

(خوش آمدید میرے صالح بھائی اور صالح نبی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ کیا اور آپ ﷺ کی عظمت اور کرامت اور تفوق جو آپ ﷺ کو دوسرے انبیاء پر حاصل ہے اس کا ذکر کیا اور خوش خبری دی۔ حضرت عیسیٰ کی تسبیح تھی۔

”سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ الْآبِدِ الْآبِدِ سُبْحَانَ الْمُبْدِي الْمُعِيدِ“

(تمام پاکیزگی اس ذات جل جلالہ کے لئے ہے جو بخشنے اور احسان کرنے والا ہے)
تمام پاکیزگی اس ذات جل جلالہ کیلئے ہے جو ہمیشہ ہمیشہ ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جل جلالہ کیلئے ہے جو ہمیشہ ہمیشہ ہے۔

السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْبَيْتُ الْمَعِينُ - الْعَلِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمَسْكِينُ - الْبَائِسُ - الْمُسْتَغِيثُ

أحمد
رسول
الملاحم
شہید
عماد
خاتم
جواد
مدح
خلیل
قریب
مذکور
مکتوب
مستند
منیر
بیر
سید
خاتم
فکیہ
کرم
نی
ناہین
ظاہر
أفضل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
حق
معلوم
قوی
رسول

شکر
حسب
ضی
نبی
امین
صادق
بی
توفی
محب
محب
عبد
عبد
کامل
حافظ
زین
حجیم
طی
محب
طس
مظہر
مظہر
سین
ادی
مرب
دلی
مرب
مرب
طیب
ناصر
مشر
مضاح
امر

”سُبْحَانَ مَنْ هُوَ فَوْقَ الْجَبَّارِينَ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ فَوْقَ الْمُسْلِطِينَ مِمَّنْ عَصَا“

(پاکیزگی ہے اس ذاتِ جَلِّ جَلَّالَہُ کے لئے جو تمام جباروں سے بالا ہے۔
اس ذاتِ جَلِّ جَلَّالَہُ کے لئے جو تمام تسلط رکھنے والوں سے اس شخص پر بالا ہے جو اسکی نافرمانی کرے۔)

یہاں پر ہی ”بحر التَّمَم“ ایک دریا دیکھا جس کی توصیف اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا ہے۔ یہ دریا دنیا سے سات گنا بڑا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ اس دریا کا تھوڑا سا پانی بھیجا تھا تو طوفانِ نوح ظہور میں آیا اور آبی عذاب کا تعلق اس بحر سے مذکور ہوتا ہے۔

یہ تھا آسمان : یہ آسمان خام چاندی یا (دوسری روایت کے مطابق) سفید مروارید کا ہے۔ حسب سابق سوال و جواب ہوئے اور دروازہ کھولا گیا جو نور کا ہے اور اس پر نور کا ہی نور تھا۔ اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا تھا۔ چوتھے آسمان کا نام ”زیون“ ہے۔ ساتوں زمینیں اور تینوں آسمان کے اس احاطہ کے اندر ایک حلقہ کی مانند دکھائی دیتے تھے۔ اس کے داروغہ کا نام ”موضیائیل یا مومیائیل“ تھا اور اس کے تحت لاکھوں فرشتے تھے۔ ان کی تسبیح تھی :

”سُبْحَانَ الْخَالِقِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورِ سُبْحَانَ خَالِقِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
السُّبْحَانَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى“

(تمام پاکیزگی اس ذاتِ جَلِّ جَلَّالَہُ کے لئے جو تاریکیوں اور نور کا خالق ہے۔
تمام پاکیزگی اس ذاتِ جَلِّ جَلَّالَہُ کے لئے ہے جو سورج اور چاند کا خالق ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذاتِ جَلِّ جَلَّالَہُ کے لئے جو رفیقِ اعلیٰ ہے۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات فرمائی کہ یہ ملاقات چھٹے آسمان پر ہوئی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :

جباراً، براراً، قریشی، مضری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شامد، رشید، بشیر، داع، شارب، مہدی، مہدی، عزیز

الوهاب
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 الباق
 الباطن
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المحيي
 المذل
 الشفيق
 البصير
 الخبير
 الوكيل
 القوي
 المتين
 الجبار
 المهيمن
 العزيز
 الجبار
 المتكبر
 الوهاب
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 الباق
 الباطن
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المحيي
 المذل
 الشفيق
 البصير
 الخبير
 الوكيل
 القوي
 المتين
 الجبار
 المهيمن
 العزيز
 الجبار
 المتكبر
 الوهاب

الصبور
 الرقيب
 الهادي
 الباق
 الباطن
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المحيي
 المذل
 الشفيق
 البصير
 الخبير
 الوكيل
 القوي
 المتين
 الجبار
 المهيمن
 العزيز
 الجبار
 المتكبر
 الوهاب
 الرزاق
 الفتاح
 العليم
 الباق
 الباطن
 الباسط
 الخافض
 الرافع
 المحيي
 المذل
 الشفيق
 البصير
 الخبير
 الوكيل
 القوي
 المتين
 الجبار
 المهيمن
 العزيز
 الجبار
 المتكبر
 الوهاب

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بغل گیر اور آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ وَجَهَكَ“

(سب تعریف اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے ہے چہرے پر قربان)

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کو بشارت دی کہ آج کی رات بارگاہِ ناز میں آپ ﷺ کی خاص مجلس ہوگی جس کا تصور بھی ناممکن ہے۔ اس لطف و کرم کی پُر عظمت مجلس میں ضعفائے امت کو نہ بھولنا اور حتیٰ امکان فرانس و اعمال میں تخفیف کی درخواست ضرور کرنا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تسبیح تھی:

”سُبْحَانَ هَادِيٍّ مَنْ يَشَاءُ وَ مَضِلٍّ مَنْ يَشَاءُ سُبْحَانَ الْغَفُورِ الرَّحِيمِ“

(پاکیزگی ہے اس ذاتِ جلّ جلالہ کیلئے جو جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور گمراہ کر دیتا ہے۔ پاکی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے جو غفور اور رحیم ہے)

اس آسمان پر فرشتوں کی ایک جماعت دیکھی جو دو زانو بیٹھے یہ تسبیح پڑھتے

”سُبْحَانَ الرَّؤُفِ الرَّحِيمِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِينَ“

(تمام پاکی اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو رؤف اور رحیم ہے۔ تمام پاکی ہے اس

اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ تمام پاکی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو رب العالمین ہے)

حضرت جبریل علیہ السلام کے ایما پر آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے اس

عبادت سے حصہ چاہا۔ دوسرا اقدہ نماز میں فرض ہوا۔

اسی آسمان پر حضرت مریم علیہا السلام والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رضی اللہ عنہا کو دیکھا۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استقبال کیا۔

اسی آسمان پر حضرت عزرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ جن کے چہرے سے خوف آتا تھا اور ان کے دائیں بائیں رحمت اور عذاب کے فرشتے موجود دیکھے جو روح قبض کرنے کے لئے اللہ کی رضا کے مطابق بچھے جاتے ہیں۔

”بحر التلج“ بھی چوتھے آسمان پر ہے۔ یہ برف کا دریا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اگر اس دریا سے برف کی ذرا سی مقدار بھی زمین یا آسمان پر گرے تو بے بسی اور بزدلی سے اہل سموات و الارض فوت ہو جائیں۔

اسی آسمان پر سورج کو دیکھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ زمین سے ایک سو ساٹھ گنا بڑا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق سورج کے میدان کی مسافت اسی ہزار سالہ راہ کے برابر ہے۔

پانچواں آسمان: یہاں سے آپ ﷺ آگے بڑھے تو آسمان پنجم میں حسب دستور مراحل طے کر کے داخل ہوئے۔ اس آسمان کا نام ”البیالیقون“ ہے اور اس قدر بڑا ہے کہ نچلے چاروں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک حلقہ کی مانند اس کے احاطہ میں نظر آتی تھیں۔ اس آسمان کے دربان فرشتے کا نام ”اوسقائیل“ ہے اور لاکھوں فرشتے اس کے ماتحت ہیں۔ اس کی تسبیح تھی:

”قُدُّوسُ قُدُّوسُ رَبِّ الْأَرْبَابِ سُبْحَانَ رَبَّنَا عَلَى الْأَعْظَمِ قُدُّوسُ قُدُّوسُ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ الرَّوحِ“

(وہ اللہ تبارک و تعالیٰ قدوس ہے رب الارباب ہے۔ اعلیٰ درجے پر تمام پابکی)

احمد رسول الملائم شہید شہیر عادل خاتم نبی یونس خلیل قریب مطہر مذکور ماہر منکر منکر منیر سیاح سبب خاتم الزمان حکیم کبیر یونس باہر نیا سبب اول رسول الرحمن مطہر منین طیب معلوم قوی رسول الرحمن

شکور حسنیہ نبی اللہ نبی الامین صادق نبی التوبہ نبی صوفی نبی صمد مجتہد قائم الاثر نبی محمدی کلیم اللہ غیث اللہ کامل حافظ زین رحیم طاہر مجتہب طہر منصف منصفین یسین اولیٰ منزل و علی مدین متین ناصر منصور مصباح امیر

Marfat.com

ہمارے پروردگار کیلئے ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ قدوس ہے۔ فرشتوں اور حضرت
جبرائیل امین علیہ السلام کا پروردگار ہے۔

یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات حضرت ابراہیمؑ حضرت اسحاقؑ
حضرت لوطؑ اور حضرت یعقوب علیہم السلام سے ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے آپ ﷺ سے مصافحہ کیا اور آپ ﷺ سے کہا کہ آج کی رات بارگاہ رب العزت
میں حاضری کے وقت اپنی امت کے اعمال میں تخفیف طلب کیجئے۔ آپ کی تسبیح تھی :
”سُبْحَانَ مَنْ لَا يَصِفُ الْوَاصِفُونَ عَظْمَهُ مُنْتَهِيهِ سُبْحَانَ مَنْ خَفَّتْ
لَهُ الرِّقَابُ وَ ذَلَّتْ لَهُ الصَّحَابُ“

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے کہ وصف بیان کر نیوالے اس کا وصف
بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ پاکیزگی ہے اس ذات جل جلالہ کیلئے جس کیلئے گردنیں
پست ہو گئیں اور مشکلات اس کیلئے ذلیل و حقیر ہو گئیں)
یہاں آپ ﷺ نے فرشتوں کی جماعت دیکھی جو حالت قیام میں تھی اور
ان کی نگاہ قدموں پر تھی۔ ان کی تسبیح تھی :

”سُبْحَانَ الْقَاضِي الْأَكْبَرِ سُبْحَانَ الْعَدْلِ الَّذِي لَا يَجُورُ“

(پاکیزگی ہے اس خالق جل جلالہ کیلئے جو سب سے بڑا فیصلہ کر نیوالا ہے۔
پاکیزگی ہے اس ذات جل جلالہ کیلئے جو ہر پانعدل ہے اور وہ ظلم نہیں کرتا)
ان کی عبادت نماز میں خضوع و خشوع سے عبادت تھی۔ حضرت جبریل
علیہ السلام کے کہنے پر آپ ﷺ نے اس عبادت سے حصہ طلب فرمایا چنانچہ وہ عطا ہوا
جو نماز میں خشوع و خضوع ہے۔

چھٹا آسمان : ”بحر الصعق“ آگے بڑھے تو آپ ﷺ کے سامنے چھٹا آسمان تھا۔ اس کا
نام ”عاروس“ ہے۔ اس کا دربان ”روعاہیل“ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلام

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَيُّومُ - الْمَيْتُ الْبَيْتُ الْغَيْبِيُّ - الْوَلِيُّ - الْمُنْتَمِنُ - الْوَكِيلُ - الْبَابُ - الْمَجِيدُ

الضُّمُودُ
التَّوْبَةُ
النَّارُ
الْبَاقِي
الْبَيْعُ
الْبَادِي
النُّورُ
التَّافِعُ
الْمَغْنَى
الْمَعْنَى
الْبَاطِنُ
الْمَقْبُورُ
قَابَلُكَ
لَمَّا كُنْتُ
التَّرْتِيبُ
الْخَفِيُّ
التَّعْقِبُ
التَّوَابُ
الْبَيْتُ
الْمُتَعَالَى
الْوَالِي
الْبَاطِنُ
الطَّاهِرُ
الْأَخْبَرُ
الْأَوَّلُ
الْمَوْجِبُ
الْمَقْدِمُ
الْمُعْتَدِرُ
التَّوَابُ
الْقَادِرُ
الضَّمَدُ
الْوَالِدُ
الْمَوْلَى
الْمَجْبِي
الْمَعْنَى
الْمَعْنَى

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ ﷺ کی امت کے گنہگاروں پر رحم کروں اور آپ ﷺ کے منکروں سے انتقام لوں۔

چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت اوریس علیہم السلام سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی۔ (ایک روایت کے مطابق حضرت اوریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا اور دوسری روایت کے مطابق بہشت میں دیکھا۔) حضرت اوریس علیہ السلام کی تسبیح تھی:

”سُبْحَانَ الْمُجِيبِ السَّائِلِينَ سُبْحَانَ الْقَابِضِ الْخَالِصِ سُبْحَانَ

الَّذِي عَلَى فَلَا تَعْلُوهُ أَحَدٌ.“

(پاکیزگی ہے اس اللہ جل جلالہ کیلئے جو سوال کر نیوالوں کی پکار سننے والا ہے۔

پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو زبردست گرفت کر نیوالا ہے۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو سب سے بلند ہے اور اس جل جلالہ سے کوئی بلند نہیں۔

اور نوح علیہ السلام تسبیح پڑھتے تھے)

”سُبْحَانَ الْحَيِّ الْحَلِيمِ سُبْحَانَ أَفْرَدِ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ“

(پاکیزگی ہے اس اللہ جل جلالہ کیلئے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور حلیم ہے۔

پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو اکیلا اور بزرگی والا ہے۔ پاکیزگی ہے اس باری تعالیٰ کیلئے جو غالب اور نہایت رحمت کر نیوالا ہے)

آپ ﷺ کی ملاقات حضرت میکائیل علیہ السلام تھی۔ وہ تعظیم کے

لئے کھڑے ہوئے اور دعا دی:

”زَادَكَ اللَّهُ تَعَالَى كِرَامَةً وَفَرْحًا“

(اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ﷺ کی بزرگی اور خوشی میں اضافہ فرمائے)

ان کے ماتحت لاکھوں فرشتے مشاہدہ فرمائے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام

أَخْبَدَ
رَسُولُ
الْمَلَامِ
شَهِيدٌ
شَهِيدٌ
عَادِلٌ
خَائِمٌ
جَوَادٌ
مَذْمُومٌ
مَدِيدٌ
قَرِيبٌ
مُطَهَّرٌ
مُذَكَّرٌ
مُبَشَّرٌ
مُحْتَمِلٌ
مُتَمِّمٌ
مُنِيرٌ
سِرَاجٌ
سَبِيدٌ
خَائِمٌ
مَكِينٌ
كَرِيمٌ
يَتِيمٌ
نَبِيٌّ
بَابُونَ
فُلَاهِرٌ
أَخْبَدَ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْمَعٌ
مَسِينٌ
مَسِينٌ
مَعْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ

نے بتایا: ”ہم سب آپ ﷺ کے خدمت گزار ہیں اور پچیس ہزار سال قبل از پیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے آ رہے ہیں۔“

حضرت میکائیل علیہ السلام کی تسبیح تھی۔

”سُبْحَانَ رَبِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكَافِرٍ سُبْحَانَ مَنْ تَصْنَعُ مِنْ هَيْئَةِ مَا فِي

بَطُونِهَا الْحَوَامِلُ“

(پاکیزگی ہے اس اللہ جل جلالہ کیلئے جو مومن اور کافر کا پروردگار ہے۔

پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ایک خاص شکل پر بچے کو پیدا فرماتا ہے)

پھر آپ ﷺ ”بحر اخضر“ پر پہنچے جو سبز اور نورانی رنگ کا ہے۔ اس پر مامور

فرشتوں کی تسبیح تھی۔

”سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ كَرِيمِ الْأَكْرَمِ سُبْحَانَ الْجَلِيلِ الْأَعْظَمِ“

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو قادر اور مقتدر ہے۔ کریم اور اکرم

ہے اس اللہ جل جلالہ کیلئے جو جلیل ہے اور سب سے بڑا ہے)

یہ دریا تمام سبزیاں کا سرچشمہ ہے گویا ہر فصل اور باغ اسی کے فیض سے

ہے۔ اس سے آگے ”بحر اسود“ کا مشاہدہ فرمایا۔

ساتواں آسمان: بعد ازاں آپ ﷺ کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا۔ حسب سابق

سوال و جواب ہوئے اور پھر اس کے خازن ”روحائیل“ نے دروازہ کھولا اور استقبال کیا۔

آسمان ہفتم کا نام ”قائیل“ ہے اور جو ہر سفید اور نور تاباں کا بنا ہوا ہے۔ روحائیل کے

تحت لاکھوں فرشتے ہیں۔ ان سب کی تسبیح یہ تھی:

”سُبْحَانَ الَّذِي بَسَطَ السَّمَوَاتِ فَرَفَعَهَا سُبْحَانَ الَّذِي سَطَعَ

الْأَرْضَ مَسِينًا فَضَرَسَهَا سُبْحَانَ الَّذِي أَطْلَعَ الْكَوَاكِبَ وَأَزْهَرَهَا سُبْحَانَ الَّذِي

شَكُورٌ
حَسْبَبٌ
ضَمِيحٌ
نَبِيٌّ
أَمِينٌ
صَادِقٌ
بِي شَرِيحٌ
تَضَوِّي
مُتَمِّمٌ
مُحْتَمِلٌ
مُطَهَّرٌ
مُذَكَّرٌ
مُبَشَّرٌ
مُحْتَمِلٌ
مُتَمِّمٌ
مُنِيرٌ
سِرَاجٌ
سَبِيدٌ
خَائِمٌ
مَكِينٌ
كَرِيمٌ
يَتِيمٌ
نَبِيٌّ
بَابُونَ
فُلَاهِرٌ
أَخْبَدَ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطْمَعٌ
مَسِينٌ
مَسِينٌ
مَعْلُومٌ
قَوِيٌّ
رَسُولُ

أَرَسِيَ الْجِبَالِ فِيهَاهَا“

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس نے آسمانوں کو کشادہ کیا پس ان کو بلند کیا۔ پاکیزگی ہے اللہ جل جلالہ کیلئے جس نے زمینوں کو پھیلا یا پس انکو فرش بنایا۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس نے ستاروں کو روشن کیا اور انکو خوب جگمگایا۔ اس آسمان پر آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی۔

انہوں نے استقبال میں فرمایا:

”مَرَحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالنَّبِيَّ الصَّالِحِ“

(صالح بیٹے علیہ السلام اور صالح نبی ﷺ خوش آمدید)

نیز فرمایا: ”یا رسول اللہ اپنی امت سے کہیے کہ بہشت میں بہت سے درخت لگائے وہ اس طرح کہ:

”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“

(نہ تو حرکت ہے نہ قوت ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ جو بلند اور عظیم ہے کہ مشیت

سے)

زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمات تھے:

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَحَمْدُهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

(معارض النبوة)

إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“

(پاکیزگی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے اور تمام تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے ہیں

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ جل جلالہ سب سے بڑا اور نہ حرکت ہے اور نہ قوت ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ جو بلند اور عظیم ہے کسی مشیت سے)

بیت المعمور: ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی کمریت

المعمور کے ساتھ لگائے بیٹھے تھے۔ بیت المعمور کعبۃ اللہ کے عین اوپر ساتویں آسمان پر

الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامَةُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى - الْعَمَلَةُ الْفَيْدُ

آخند

رسول

الملاحم

شہید

شہید

عادل

خاتم

جولو

مدعو

ملیل

قریب

مفسر

مذکر

مبشر

مختار

مختر

مہر

سراج

سید

خام الزیل

نکیر

کریم

قائم

نجا

باوین

ظاہر

انجمن

اول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

رسول

شکوہ

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

ضیائی

کرتے وقت کھاؤ کیونکہ تمہارے ہمہ جہت ظلم کے مقابلہ میں ہمیشہ وفا اور عدل ہی کرتا ہوں۔

⑥ اگر کسی کو وعدہ کا سچا جانتے ہوئے اس کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تو میری تصدیق بطریق اولیٰ کرو کیونکہ میں جھوٹ اور وعدہ خلافی سے پاک و منزہ ہوں اور ہر طرح کے حرص و ہوس سے بالاتر ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا: "اے محمد ﷺ! مانگئے" عرض کیا: اے رب العزت تو نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور عظیم ملک عطا فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلومی کا شرف بخشا، داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کیا۔ پہاڑوں کو مسخر کیا اور عظیم سلطنت دی۔ سلیمان علیہ السلام کو عظیم الشان سلطنت عطا فرمائی اور جنات و شیاطین، انسانوں اور ہواؤں کو ان کے لئے مسخر کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو تورات سکھائی اور انجیل عطا کی۔ مادر زاد اوندھے کو بینا کرنے اور کوڑھی کو اچھا کرنے کا معجزہ دیا۔ مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت سے نوازا۔ شیطان سے ان کے اور ان کی والدہ کی مکمل حفاظت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں نے تجھے خلیل و حبیب بنایا۔ تورات میں تمہارا نام حبیب الرحمان لکھا اور قیامت تک جن و انس کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ کا سینہ آشادہ کیا۔ بوجھ ہلکا کر دیا اور ذکر تمہارا بلند کیا۔ تمہاری امت کو بہترین امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے کام کرے گی۔ اسے عادلہ بنایا" اسے اول بھی بنایا اور آخر بھی بنایا۔ اگر آپ ﷺ کی امت میری الوہیت اور تمہاری عبدیت و رسالت کی گواہی دے تو اسے ہر طرح کی مغفرت حاصل ہوگی۔ آپ ﷺ کے امتیوں کے قلوب کو ان کی اناجیل بنایا اور آپ ﷺ کو تمام انبیاء سے پہلے پیدا فرمایا اور آخر میں مبعوث کیا۔ اور سب انبیاء علیہم السلام سے پہلے آپ ﷺ کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا۔ آپ ﷺ ہی کو سب مشائی سے نوازا گیا ہے۔ ازیں پیشتر یہ کسی کو نہ دی گئی اور اپنے خزانہ خاص سے آپ ﷺ کو سورہ بقرہ کی آخری آیات عطا کیں جو کہ عرش کے نیچے ہے۔ آپ ﷺ کو

الساجد۔ الواجد التیوم۔ الیوم التیوم۔ الیوم التیوم۔ الیوم التیوم۔ الیوم التیوم۔

آخند
رسول
الملاحم
شہید
شہید
عاد
خاتم
جور
مذمو
خلیل
قرب
قطر
مذکر
مبشر
مکرم
مخدم
سیر
سراج
سید
خام الرسول
تکیم
کریم
یتیم
نی اللہ
باون
ظاہر
آخند
اقل
رسول
الرحمة
مطیع
سین
حق
مخلوم
قوی
رسول اللہ

وثر عطا کی اور میں نے آپ ﷺ کو آٹھ حصے یعنی اسلام، ہجرت، جہاد، نماز، صدقہ، صوم، رمضان، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر عطا کئے اور آپ ﷺ کو فاتح اور خاتم بنایا۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا۔
تمام لوگوں کی طرف بشارت و نذیر بنا کر بھیجا، میرے دشمن کے دل میں ایک مہینہ کی مسافت سے میرا رب ڈالا۔ میرے لئے غنیمت کو حلال فرمایا جو پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھی۔ تمام زمین کو میرے لئے مسجد بنایا اور پاکیزہ کیا اور مجھے مفتاح الکلم، جومع کلم سے مخفی نہ رہا اور میری امت کو پیش آنے والے حالات سے مجھے آگاہی بخشی گئی۔ پھر حکم ہوا کہ آپ ﷺ اپنی امت میں تشریف لے جائیے اور لوگوں کو حق و باطل سے آگاہ کیجئے اور جنت و دوزخ کی حقیقت واضح کر کے تبشیر و تنذیر کا فریضہ انجام دیجئے اور جب ہماری ملاقات درکار ہو تو نماز کی نیت باندھ لیجئے۔ ہم حجابات اٹھادیں گے۔

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی معراج: دیگر انبیاء علیہم السلام کو معراج

سے سرفراز فرمایا گیا لیکن یہ ”تِلْكَ الرَّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ“ (۲۵۳:۲) (یہ رسول ﷺ ہیں جن میں سے بعض کو ہم اللہ جل جلالہ نے بعض پر فضیلت دی) کے مطابق درجہ بدرجہ ہوئی۔ اولیاء اللہ کو بھی معراج سے نوازا جاتا ہے جو ان کے موافق حال ہوتی ہے۔ ان کو شریعت، طریقت، حقیقت و معرفت کے مقامات سے گزارا جاتا ہے اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیض سے عالم حقیقت تک پہنچایا جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کی معراج کو آنحضرت ﷺ کی معراج کا عکس گردانا گیا ہے۔
حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو وصال و قرب سے نوازا چاہتا ہے تو پہلے اسے تکالیف و مصائب کے ذریعے آزماتا ہے۔ اگر ثابت قدم رہے اور عبادات و طاعات اور سنن و فرائض کی پابندی سے انحراف نہ کرے بلکہ ان میں مزید خشوع و

شکور
حسبنا
ضی اللہ
حسبنا
امین
صادق
بی التوبہ
خصی
مغضوب
محبوب
قام الا
تجلی
کلم اللہ
غذ اللہ
کامل
حافظ
زوت
رحیم
طہ
مجتبی
طس
مرتضی
مستغنی
سین
اوی
مزیل
ولی
مدین
مبین
مصدق
طیب
ناصر
منور
مصابح
ایم

حجارت، یزید، قریشی، مہربانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود، عاقب، شاہد، رشید، بشیر، داغ شاہ، تہذیب، یزید

الصبور
 الرشيد
 الوارث
 الباقى
 اليبع
 البادئ
 النور
 النافع
 الغنى
 المعنى
 الجامع
 المسبط
 ما بك
 الملك
 التوف
 الغفور
 المتبعم
 الثواب
 التبر
 المتعالي
 الواح
 الباطن
 الظاهر
 الاجد
 الاول
 البرحم
 المقدم
 المتبر
 القادر
 الصمد
 الواحد
 الخلاق
 الخبير
 المعنى
 المبدئ

الباب“ (٣٨ : ٥٠) (هميشه رهنه كه باغات جن كه دروازه ان كيايه كهله
 هوتي) سه يكي مراد هه- پهر نمازي كي روح ”فأقرنوا ما تيسرو من القرآن“ (پس
 قرآن مجيد سه پرهو جتنا تمهيس آسان هو-) كه فرمان الهى سه رسول الله ﷺ كه
 اجماع مين قرآنى سورتون كي تلاوت كه ذريعه قرآنى باغات كي سير كرتي هه-

اب الله كي تجليات اور كرم نوازيون كو ديكه كر نمازي سر خم تسليم كر ديتا هه
 اور الله تعالى ”من تواضع لله رفعه الله“ (جو الله تبارك و تعالى كيايه انكسارى
 كرتا هه الله تبارك و تعالى اسه بلند كر ديتا هه) كه مصداق اسه سر بلند كر ديتا هه اور وه
 ”سمع الله لمن حمده“ كمتا هوا كهر اهو جاتا هه اور ”ربنا لك الحمد“ كمتا هه تو الله
 كه نور كي بارش هوتي هه اور نمازي سجده شكر كه لئه اس كي بارگاه مين كر جاتا هه-
 سجده الله تعالى كه قريب بهترين ذريعه هه-

پهر دوسري ركعت مين قعدہ كامر حله هه يه بارگاه رسالت كا امتزاجي مرحله
 هه- نمازي يهاں پهله ”التحيات لله والصلوات والطيبات“ كه كر الله كي بارگاه
 مين عقيدت مين موتي نچھاوڑ كرتا هه- پهر سامنه اسي بارگاه مين ”ورفعنا لك ذكرك“ كه
 موصوف كو جلوہ فرما ديكمتا هه كيونكه اسي قدمون كي بركت سه الله كي بارگاه تك رسائي
 نصيب هوتي اس لئه بے اختيار پكارا ائمتا هه-

”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“

اور پهر حضور عليه الصلوة والسلام كه جواب مين خود ان كه ساتھ شريك هو كر ان كه
 ساتھ شريك كه اتباع مين ائمتا هه

”السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ“

اتنه مين الله اور نبى اكرم ﷺ كي طرف وحيان جاتا هه تو وه ائمتا هه

”أشهد أن لا إله إلا الله و أشهد أن محمداً عبده و رسوله“

المساجد - الواجد القيوم - آية العبد المعنى - الوحي - المنين - الوكيل - الباعث - الحميد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ

"قرآن عظیم" مترجم از اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان بریلوی مع
تفسیر از صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی میں سورۃ البقرۃ کی آیت کی
تفسیر یوں مندرج ہے:

"وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُم إِن كُنتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝ (۲: ۲۴۸)

(اور اُنکے نبی نے اُن سے کہا کہ دیکھو کہ طالوت کی حکمرانی کی نشانی یہ ہے کہ
تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رب کی جانب سے
دُجھتی کا سامان ہوگا اور وہ بقیہ اشیاء جو آل موسیٰ اور آل ہارون چھوڑ گئے
تھے۔ اُس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ یقیناً تمہارے لئے اس ایک
بات میں نشانی ہے اگر تمہیں اللہ پر ایمان ہو)

تفسیر :- یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زرد اندود صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا
اور عرض دو ہاتھ کا تھا۔ اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا
تھا۔ اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں تھیں۔ اُن کے مساکن و مکانات
کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید الانبیاء ﷺ کی اور حضور کی دولت سرانے اقدس کی
تصویر ایک یا قوت نرخی میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ ﷺ کے
صحاب حضرت آدم علیہ السلام نے تمام تصویروں کو دیکھا۔ یہ صندوق وراثتاً منتقل ہوتا
ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا۔ آپ علیہ السلام اس میں توریث رکھتے تھے اور اپنا
مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں الواح توریث کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت
موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ علیہ السلام کے کپڑے اور نعلین شریفین اور حضرت ہارون


الْمَاجِدُ - الْوَالِدُ الْعَلِيمُ - الْوَلِيُّ - الْمَتِينُ - الْوَكِيلُ - الْبَاقِي - الْحَمِيدُ

أَخِي
رَسُولُ
الْمَلَأَمِ
شَهِيْدٌ
شَهِيرٌ
عَادِلٌ
خَائِمٌ
جَوَادٌ
مَدْعُوٌّ
عَلِيْلٌ
قَرِيْبٌ
مُطَهَّرٌ
مَذْكُورٌ
مَبْتَلٌ
مُكْرَمٌ
مُحْتَرَمٌ
مَنْبُورٌ
بِرَاجٍ
سَيِّدٌ
فَأَمُّ الرِّبِ
عَكِيْمَةٌ
كَرِيْمٌ
يَتِيْمٌ
بِالْحَمْدِ
بَابِيْنٌ
ظَاهِرٌ
أَيْبِدٌ
أَقْلٌ
رَسُولٌ
الرَّحْمَةُ
مَطِيْعٌ
مَبِيْنٌ
مُحَقِّقٌ
مُعَلِّمٌ
مُتَوَكِّلٌ
رَسُولُ الرَّحْمَةِ

غلبه السلام کا عمامہ اور ان کا عصا اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔ حضرت
موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے۔ ان سے بنی
اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ علیہ السلام کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل ہی امین
متواتر ہوتا چلا آیا۔ جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوئی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر
دُعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ دشمنوں کے مقابلہ میں اُس کی برکت سے فتح پاتے۔
جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بد عملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ
نے اُن پر عمارت کو مسلط کیا تو وہ اُن سے تابوت چھین کر لے گئے اور اُس کو نجس اور گندے
مقامات میں رکھا اور اُس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے
امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے۔ اُن کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہو
کہ تابوت کی اہانت اُن کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت کو ایک بیل گاڑی پر
رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اُس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے
اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی
اسرائیل یہ دیکھ کر اُس کی بادشاہی کے متر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لئے آمادہ ہو گئے۔
کیونکہ تابوت پا کر انہیں اپنی فتح کا یقین ہو گیا۔ طالوت نے بنی اسرائیل میں سے
ستر ہزار (۷۰۰۰۰) جوان منتخب کئے جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے۔ (جلالین مرتضیٰ
وجمل و خازن و مدرک وغیرہ)

فائدہ:- ① اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز و احترام لازم ہے۔
ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور
تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ ہے اور بربادی کا سبب ہے۔
② تابوت میں انبیاء علیہم السلام کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی
ہوئی نہ تھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے آئی تھیں۔

حقیر سگ دربار دستگیر
فقیر الحاج ساجد جاوید اکبر
نوری، سروری، قادری، قلندری و چشتی

محسن: ۱۰۸۲'۱۰۱۵'۱۰۱۴'۱۰۱۱'۹۱۵: ۱۳۹۳	لوہو لعب: ۱۰۷۱'۷۱۷'۷۱۶'۴۱۷'۴۱۶: ۱۳۷۲
مخت: ۳۷۸'۲۷۸: ۱۳۹۴	لوہے میں فائدہ بھی اور نقصان بھی: ۹۶۳: ۱۳۷۳
مجر د افراد اور غلاموں کے نکاح کا حکم: ۱۰۱۷: ۱۳۹۵	لیڈر اور عوام: ۱۰۷۱'۷۱۷'۷۱۶'۴۱۷'۴۱۶: ۱۳۷۴
مدد کے مستحق: ۱۱۳۹'۸۰۲'۷۷۹: ۱۳۹۶	۸۹۸'۸۶۵'۷۶۳: ۱۳۷۵
مدینہ منورہ: ۱۱۵۱'۸۸۴: ۱۳۹۷	لے پالک کو بیٹانہ کو: ۸۸۱: ۱۳۷۶
مدح صحابہ اکرام: ۱۰۵۲'۱۰۰۵'۸۸۷'۸۸۶'۸۵۹: ۱۳۹۸	لیلۃ القدر: ۵۴۳'۵۴۲'۸۵: ۱۳۷۷
۱۱۵۶'۱۱۵۱'۱۱۴۹'۱۰۸۰'۱۰۷۹'۱۰۷۶: ۱۳۹۹	یل و نهار کے رد و بدل میں اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور
مدافعانہ جنگ: ۱۰۳۵'۷۸۱'۷۷۳: ۱۴۰۰	زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں لوگوں کے لئے نشانیاں
مذاق اڑانا: ۱۰۵۴'۴۰۲'۳۴۹: ۱۴۰۰	ہیں: ۳۱۶:
مذہبی پیشوا: ۱۱۳۰'۱۱۲۹'۱۱۰۱'۱۰۹۶: ۱۴۰۱	
مذہبی تعصب: ۹۲۳'۸۵۰'۷۵۱۷'۷۴۹'۷۴۴: ۱۴۰۲	مال اور اولاد کی حرص: ۶۵۳'۶۲۱'۵۷۹'۴۷۳'۲۱۶: ۱۳۷۸
مرد: ۱۰۹۹'۹۷۲'۹۴۸'۸۵۸'۷۸۱: ۱۴۰۳	۱۱۳۵'۱۰۴۹'۱۰۴۴'۹۶۳'۹۰۱'۸۶۰'۸۱۶: ۱۳۷۹
مرد اپنی کمائی کے مالک ہیں اور عورتیں اپنی کمائی کی مالک	مال اور اولاد محض آزمائش ہے: ۱۰۶۳: ۱۳۸۰
ہیں: ۹۱۷: ۱۴۰۴	مال دو التمدوں کے ہاتھوں میں نہ گھومتا ہے: ۱۰۰۵: ۱۳۸۱
مرد و عورت کے حقوق: ۷۸۴: ۱۴۰۵	مال و دولت کی حرص: ۱۰۰۵'۹۷۷'۹۶۷'۷۰'۶۸: ۱۳۸۲
مرد عورت کے نگران اور محافظ ہیں کیونکہ اللہ نے ان	مال غنیمت: ۱۰۷۵'۹۳۵'۹۳۴'۸۱۰: ۱۳۸۳
میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے: ۹۱۸: ۱۴۰۶	مال باپ کی نافرمانی کر نیوالوں کیلئے عذاب: ۵۵۷: ۱۳۸۴
مرد و زن کیلئے رشک کی ممانعت: ۹۱۷: ۱۴۰۷	مباہلہ: ۸۴۷: ۱۳۸۵
مرد و زن سے یکساں سلوک: ۸۷۸: ۱۴۰۸	مبارک رات میں قرآن نازل ہوا جس رات تمام فیصلے
مرد و زن کے درجات میں برابری: ۸۹۰'۸۷۸'۶۱۱'۶۱۰: ۱۴۰۹	کئے جاتے ہیں: ۵۴۲: ۱۳۸۶
۹۴۳'۹۱۷: ۱۴۱۰	متفرق ہونے والوں اور اختلاف کر نیوالوں کو بہت بڑا
مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فضیلت دی گئی ہے: ۷۸۴: ۱۴۱۱	عذاب ہوگا: ۵۸۵: ۱۳۸۷
مردوں سے بد فعلی نہ کرو: ۷۰۹: ۱۴۱۲	مستنسی کی مطاقہ زوجہ سے نکاح جائز ہے: ۸۹۱: ۱۳۸۸
مزدلفہ اور منیٰ میں قیام کا حکم: ۷۷۲'۷۷۵: ۱۴۱۳	متقیوں کا بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ کریں
مساجد: ۷۶۱'۷۵۱'۱۳۰'۱۲۹: ۱۴۱۴	گے: ۵۴۶: ۱۳۸۹
مسجد الحرام: ۸۱۸'۷۶۱'۷۶۰'۷۵۹'۲۹۲: ۱۴۱۵	مٹی گار: ۹۷۲'۸۴۷'۶۸۶'۳۹۴: ۱۳۹۰
۱۱۲۵'۱۰۸۱: ۱۴۱۶	مجوسی (آتش پرست): ۱۰۳۰: ۱۳۹۱
مسجد الحرام میں لڑائی کی ممانعت: ۷۷۳: ۱۴۱۷	مجبوری کی حالت میں حرام چیزوں کا کھانا: ۴۲۹'۴۲۸: ۱۳۹۲
مسجد الاقصیٰ: ۲۹۲: ۱۴۱۸	مچھلیاں: ۱۱۱۰'۵۹۳'۲۰۰'۱۶۱: ۱۳۹۳
مسجد قبا: ۱۱۵۲: ۱۴۱۹	
مسجد کو تعمیر کرنا ثواب ہے: ۷۵۱'۲۹۲'۱۷۳: ۱۴۲۰	

وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اس بات کو پسند نہیں

کرتے ہیں اور نہ شرک کہ آپ کے رب کی طرف سے

آپ پر کوئی بھلائی نازل ہو: ۷۴۹

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ہم

انکے گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے: ۷۰۵

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول (ﷺ) کی مخالفت

کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگ ہیں: ۱۰۵۰

وہ مخفی اور ظاہر باتوں سے آگاہ ہے پھر وہ تم کو تمہارے

نیک اور بد اعمال سارے بتائے گا: ۱۰۶۹

وہ وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور

اسی سے اسکا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے دل لگائے: ۱۶۹

وہی اول و آخر ہے اور وہی ظاہر و باطن اور اسکو ہر چیز کا علم

ہے: ۹۵۹

وہی غنی کرتا ہے اور وہی دولت دیتا ہے: ۸۱

وہی اول بار پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ پیدا کرے گا: ۸۹

وہی ہنساتا اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا اور زندہ کرتا

ہے: ۸۱

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا سو تم

اسکے اطراف و جوانب میں چلو پھرو: ۶۷۲



بائبل و تائیل کا سچا واقعہ: ۱۰۹۱

ہاروت و ماروت شہر بائبل میں اترے: ۷۷

باتھ لگانے سے پہلے طلاق: ۸۹۳

باتھ لگانے سے پہلے اور مہر مقرر کر کے بعد طلاق: ۸۹

ہجرت: ۶۰۰، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵

ہجرت کر نیوالوں سے ہمدردی: ۱۰۰۵

ہدایت و گمراہی: ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

ہدایت اس کو ہوتی ہے جو خدا کی طرف رجوع کرتا

۱۵۸۷	وراثت: ۷۲۸، ۷۲۹، ۸۲۸، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰
۱۵۸۸	وراثت کے احکام - قصص وغیرہ میت کا قرضہ: ۹۱۰، ۹۰۷
۱۵۸۹	وسعت جنت: ۹۲۳، ۸۶۳
۱۵۹۰	وسعت یوم الحشر: ۶۷۹
۱۵۹۱	وسوسہ: ۲۳۲، ۱۰۳، ۷۶
۱۵۹۲	وسیلہ (وریعہ): ۱۰۹۳، ۳۰۴
۱۵۹۳	وصیت: ۷۸۹
۱۵۹۴	وصیت میں تبدیلی کے احکام: ۷۶۹، ۷۲۸
۱۵۹۵	وصیت کیلئے گواہی لازمی ہے: ۱۱۱۳، ۱۱۲۰
۱۵۹۶	وصیت کے احکام: ۹۱۰
۱۵۹۷	وضو کرنے کا طریقہ: ۱۰۸۵، ۱۰۸۴
۱۵۹۸	وعظ اور نصیحت پر اجرت نہ لینا: ۳۸، ۳۳، ۷۱، ۷۸
۱۵۹۹	وعظ بے عمل کی مذمت: ۱۰۶۵
۱۶۰۰	وتوع قیامت کے بعد انسان کئی گروہوں میں منقسم کر دیئے جائیں گے: ۲۳۵
۱۶۰۱	ولایت: ۸۲۸
۱۶۰۲	وہم نہ کہو توکل خدا پر کام کرو: ۸۷۱
۱۶۰۳	وہبات مت کہو جس پر تمہارا عمل نہیں: ۱۰۶۵
۱۶۰۴	وہبات کہا کرو جو بہت عمدہ ہو: ۳۰۴
۱۶۰۵	وہ حبیبی دنیوم ہے اسے نہ لوگو آئی ہے اور نہ ہی نیند: ۷۹۵
۱۶۰۶	وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ زبردست رحم والا ہے: ۶۹۳
۱۶۰۷	وہ چیز خدا کی راہ میں دو جو تم کو عزیز ہو تب تک نیکی کو نہیں پہنچ سکتے: ۸۵۵
۱۶۰۸	وہ گناہ کون سے ہیں جن کی معافی نہیں: ۹۲۲، ۹۳۱
۱۶۰۹	وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اسکو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انکے کیلئے دردناک عذاب ہے: ۱۱۳۰
۱۶۱۰	وہ لوگ جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں یقیناً فلاح نہیں پائیں گے: ۳۳۰
۱۶۱۱	وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی بدترین نیکان ہیں: ۸۲۳

۱۶۴۹	ہر چیز کا اس نے اندازہ باندھ دیا پھر اسکی رُو آسمان کردی: ۸۳	۱۶۳۰	ہدایت اس کو ہوتی ہے جس کو اللہ چاہے: ۳۲۱، ۱۶۵
۱۶۵۰	ہر چیز فنا ہو نیوالی ہے بجز اس ذات کے: ۲۹۱		۸۵۰، ۸۰۲، ۷۷۹، ۵۹۸، ۴۳۰، ۳۱۸، ۳۱۰
۱۶۵۱	ہر چیز کیلئے ایک وقت مقرر ہے: ۴۱۶	۱۶۳۱	ہر چیز کو ہم نے واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے: ۱۷۷
۱۶۵۲	ہر سرکش و متکبر نامراد ہوا سے دوزخ میں پھینکا جاتا ہے: ۶۲۴	۱۶۳۲	ہر امت کے لئے ایک رسول ہے: ۵۹۸، ۳۲۷
۱۶۵۳	ہر شخص اپنے اعمال دیکھ لے گا: ۶۸۶	۱۶۳۳	ہر ایک چیز کا ہم نے جوڑا پیدا کیا کہ تم نصیحت حاصل کرو: ۵۶۶
۱۶۵۴	ہر شخص کیلئے اسکے اعمال کے مطابق درجے ہیں: ۴۳۳	۱۶۳۴	ہر ایک کام کا وقت مقرر ہے: ۹۸۷، ۱۰۹
۱۶۵۵	ہر شخص اپنے طریق پر عمل کرتا ہے سو تمہارا رب اس شخص کو خوب جانتا ہے جو سب سے زیادہ راہ راست پر ہے: ۳۰۹	۱۶۳۵	ہر ایک گروہ جس بات پر قائم ہے اس پر خوش ہے: ۶۵۴
۱۶۵۶	ہر وہ شخص جس نے نافرمانی کی دنیا بھر کی چیزیں اگر اسکے پاس ہوں تو بطور فدیہ دینا چاہیگا جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا: ۳۲۹	۱۶۳۶	ہر بات کا دو ٹوک فیصلہ کیا جائے گا ہم نے تم کو اور انکوں کو جمع کیا ہے: ۹۸
۱۶۵۷	ہر صاحب علم سے بالاتر ایک اور علم والا ہے: ۳۸۲	۱۶۳۷	ہر شخص اپنے اعمال کیلئے خدا کے روبرو ذمہ دار ہے: ۶۶۷، ۵۲
۱۶۵۸	ہر کوئی جو زمین اور آسمان میں ہے اسی سے مانگتا ہے ہر روز اسکی نئی شان ہے: ۹۹۰	۱۶۳۸	ہر ایک کو اس کو اپنی اپنی کتاب عمل دیکھائی جائے گی: ۵۵۳، ۲۹۴
۱۶۵۹	ہر تنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہوگا: ۷۳۷	۱۶۳۹	ہر ایک قوم کے زوال کا وقت مقرر ہے اس کے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا: ۶۵۲، ۳۲۷، ۱۳۱
۱۶۶۰	ہر تنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم بطور امتحان تمہیں بھلائی اور برائی سے آزما رہے ہیں: ۶۷۳	۱۶۴۰	ہر انسان اپنے دونوں فرشتوں کے ساتھ عدالت الہی میں پیش ہوگا: ۱۰۳
۱۶۶۱	ہم بلاشبہ اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں اور ان لوگوں کی بھی جو دنیا کی زندگی میں ایمان لے آئیں: ۵۰۱	۱۶۴۱	ہر امت کیلئے ہم نے عبادت کے طریقے مقرر کر رکھے ہیں: ۱۰۳۹
۱۶۶۲	ہر مسلمان پر حضور ﷺ کی پیروی لازم ہے: ۸۸۷، ۸۸۷	۱۶۴۲	ہر ایک امت میں سے گواہ مقرر کریں گے: ۹۱۹
۱۶۶۳	ہم انکے مومنوں پر مہریں لگا دیں گے اور ہم سے انکے ہاتھ بائیں کریں گے: ۱۸۳	۱۶۴۳	ہر ایک کے لئے ہم نے وقتاً فوقتاً ایک شرح تھرائی ہے اور ایک طریق: ۱۰۹۶
۱۶۶۴	ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچنے والا: ۱۱۲، ۱۱۰	۱۶۴۴	ہر ایک پرندہ اپنی اپنی دعا اور تسبیح کو جانتا ہے: ۱۰۲۱
۱۶۶۵	ہم نے قرآن کو آپ کی زبان میں اس لئے آسان کر دیا کہ اس سے پرہیزگاروں کو بشارت دیں: ۲۱۸	۱۶۴۵	ہر پیغمبر اپنی اپنی قوم کی زبان بولتے تھے: ۶۲۱
۱۶۶۶	ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے: ۷۰۳	۱۶۴۶	ہر حال میں اللہ سے ڈرو اور یقین جانو کہ اللہ تمہارے ان اعمال کو جو کر رہے ہو خوب دیکھ رہا ہے: ۷۸۷
		۱۶۴۷	ہر شخص کے نامہ اعمال کو گلے میں لٹکا رکھا ہے: ۲۹۴
		۱۶۴۸	ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے: ۳۳۱
		۱۶۴۹	ہر چیز تسبیح کرتی ہے: ۱۰۶۱
		۱۶۵۰	ہر چیز کو اللہ نے گھیر رکھا ہے: ۵۱۷

۱۶۶۷	ہم نے ان حوروں کو ایک خاص طریقے سے بنایا ہے پھر انکو کنوارا کھا پھاری پھاری اور ہم عمر بنایا دینے ہاتھ والوں کے لئے: ۲۳۵	۱۶۸۶	ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو چوچہ ان کے درمیان ہے مصلحت سے اور ایک وقت میں تک کے لئے بنایا ہے: ۵۵۴
۱۶۶۸	ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے: ۶۵۲	۱۶۸۷	ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اس کے درمیان ہیں سے کھیل تماشے کے طور نہیں بنایا: ۶۳۵، ۶۳۴
۱۶۶۹	ہم نے آپ کو سات آیتیں عطا کیں جو مکرر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن شریف دیا: ۳۰۰	۱۶۸۸	ہم نے ان (پتھروں) کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے: ۶۳۳
۱۶۷۰	ہم ہر قوم میں ایک نہ ایک رسول ضرور بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور بت پرستی سے باز رہو: ۵۹۸	۱۶۸۹	ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے قبل اس کے کہ تم میں سے کسی پر موت آجائے ہماری راہ میں خرچ کر دو: ۱۰۳۴
۱۶۷۱	ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان نازل کیا ہے: ۹۸۵	۱۶۹۰	ہم نے حضرت ایوب علیہ السلام کو کہا کہ اپنے ہاتھ میں تیلوں کا مٹھا لو اور اسے (بی بی) کو مارو اور قسم نہ توڑو: ۱۲۰
۱۶۷۲	ہم نے انسان کو حسین انداز میں ڈھالا: ۹۱	۱۶۹۱	ہم نے زمین میں تمہارے رہنے کو جگہ دی اور اسمیں تمہاری ضروریات زندگی کے سامان رکھے: ۱۲۵
۱۶۷۳	ہم نے ایک میوے کو دوسرے پر فضیلت دی ہے: ۶۷		
۱۶۷۴	ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا جو کسی شخص کو بغیر قصاص کے اور بغیر زمین میں نساہ پھیلانے کے مار ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو مار ڈالا: ۱۰۹۱		
۱۶۷۵	ہم نے زمین اور آسمان کو اپنی قدرت سے بنایا: ۵۶۶		
۱۶۷۶	ہم نے سب کو انکے گناہوں کی بنا پر پکڑ لیا سو بعضوں پر ہم نے پتھر برسائے اور بعض کو زور کی چیخ نے آویلا: ۷۱	۱۶۹۲	یا جوج و ماجوج: ۲۳۶، ۵۵۸
۱۶۷۷	ہم نے آپ ﷺ کو سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اس کے لئے اللہ کی گواہی کافی ہے: ۹۳۰	۱۶۹۳	یا در کھو مجرم بھی فلاح نہیں پائیں گے: ۳۱۸
۱۶۷۸	ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت: ۵۰۵، ۵۳۸، ۶۵	۱۶۹۴	یا وہ گوئی: ۱۹۵، ۱۹۶، ۲۸۳، ۶۳۸، ۱۱۱۲
۱۶۷۹	ہم زمین کو اسکے کناروں سے گھماتے چلے آتے ہیں: ۹۸۷	۱۶۹۵	یہ اللہ ہی ہے جو انسان اور نباتات کی پیدائش پر پوری قدرت رکھتا ہے: ۱۰۲۸
۱۶۸۰	ہم جانتے ہیں کہ اس کے دل میں کیا خیالات آتے ہیں: ۱۰۳	۱۶۹۶	یہ (آدی) اللہ کو چھوڑ کر اسکو پکارتا ہے جو نہ اسے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے یہی تو انتہا درجہ کی کراہی ہے: ۱۰۳۰
۱۶۸۱	ہم نے نہیں ایک دوسرے کی آزمائش کے لئے بنایا ہے: ۱۸۹		
۱۶۸۲	ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ علیہ السلام پر سب کے دودھ حرام کر کے تھے: ۲۷۳	۱۶۹۷	یہ دنیا کی زندگی تو متاع فانی ہے اور آخرت ہی بیشکلی کا کما ہے: ۴۹۹
۱۶۸۳	ہم نے نالاموں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے: ۱۹۲	۱۶۹۸	یہ دنیاوی زندگی کے ظاہر ہی کو جانتے ہیں اور آخرت کی طرف یسر غافل ہیں: ۶۹۳
۱۶۸۴	ہم نے ہوس کی بیطرفی و جی پتلی کی دریا پر اپنا عصا مارو پس دریا بچھٹ گیا اور ہر ایک بڑے نگر اپہاڑ کی مانند نظر آنے لگا: ۲۴۶	۱۶۹۹	یہ زندگی محض تباہی کی زندگی ہے مرتے اور جیتے ہیں: ۶۵۲
۱۶۸۵	ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان پیدا کیے جو انسان اور جن تھے: ۲۲۸	۱۷۰۰	یہ قرآن ایک باعزت کتاب ہے جس میں باطل کو نہ آگے سے رسائی نہ پیچھے سے: ۵۱۴
		۱۷۰۱	یہ قرآن ایک عزیز فرشتے کا ایسا ہوا ہے: ۶۷۸



۱۴۰۲	یہ قرآن بستیوں کے بڑے آدمی پر نازل نہیں ہوا: ۵۳۴	۱۴۲۶	یوں نہ کہو کہ یہ حرام ہے اور یہ حلال: ۶۱۴
۱۴۰۳	یہ قرآن کسی مردود شیطان کی بنائی ہوئی باتیں نہیں ہیں: ۵۷	۱۴۲۷	یقیناً ہم نیک کام کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں کرتے: ۵۷۵
۱۴۰۴	یہ قرآن تو تمام جہان کے لوگوں کیلئے ایک نصیحت ہے: ۵۷	۱۴۲۸	یقیناً وہ لوگ جو ظلم سے قیہوں کا مال کھاتے ہیں اپنے پیٹ
۱۴۰۵	یہ کتاب (قرآن) کن کی رہنما ہے: ۲۱، ۲۲، ۷۸، ۱۰۸		میں انکارے بھرتے ہیں: ۹۰۷
۱۴۰۶	یہ کتاب روشن کی آستیں ہیں ہم نے اس قرآن کو عربی	۱۴۲۹	یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت: ۱۰۹۹
	زبان میں اتارا ہے تاکہ تم سمجھ سکو: ۳۶۸	۱۴۳۰	یہود نے کہا اے موسے! جب تک اللہ کو آنکھوں سے دیکھ
۱۴۰۷	یہ (قرآن) کسی کا ہن کا کلام نہیں: ۶۷۸		نہ لیں ایمان نہیں لائیں گے: ۱۵۵، ۲۲۶، ۳۳۳، ۹۵۱
۱۴۰۸	یہ کہ زندگی تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دیتا	۱۴۳۱	یہود و نصاریٰ: ۳۶، ۴۹، ۷۵، ۷۸، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۰
	ہے: ۹۶۶		۱۱۰
۱۴۰۹	یہ وہ جہنم ہے جسکی یہ گناہگار تکزیب کیا کرتے تھے وہ	۱۴۳۲	یہود کی مثال گدھے کی جس پر کتابیں لدی ہوں: ۱۰۶۹
	آگ اور کھولتے پانی میں گھومتے پھریں گے: ۹۹۱	۱۴۳۳	یہود پر اللہ نے لعنت کی بعض کو بند اور بعض کو سوراٹا دیا: ۱۱۰۱
۱۴۱۰	یہ محض دنیا کی رونق ہے ہم انکو آزمانہ چاہتے ہیں: ۲۳۳	۱۴۳۴	یہود اپنے آپ کو اللہ کے بیٹے اور چہیتے بتلاتے ہیں: ۱۰۸
۱۴۱۱	یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی: ۶۳۱	۱۴۳۵	یہود کہتے ہیں کہ صرف ہم ہی ہدایت پر ہیں اور آخرت کا
۱۴۱۲	یہ محض دنیا کی رونق ہے ہم انکو آزمانہ چاہتے ہیں: ۲۳۳		گھر ہمارا ہے: ۷۴۵
۱۴۱۳	یہ مخلوق ہے تو تم مجھ کو دکھاؤ جو دوسروں نے پیدا کی ہے: ۲۵۷	۱۴۳۶	یہود کو دوست بنانے سے مسلمانوں کو ممانعت: ۱۱۰۱
۱۴۱۴	یتیم و فقیر کو مت جھڑکونہ ان پر سختی کرو: ۶۵	۱۴۳۷	یہود عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بتاتے ہیں: ۱۱۲۹
۱۴۱۵	یتیم کی جائداد: ۹۰۷	۱۴۳۸	یہود مسلمانوں کے سب سے زیادہ دشمن ہیں: ۱۱۰۶
۱۴۱۶	یتیم عورتوں اور بچوں کے ساتھ سلوک: ۹۴۵	۱۴۳۹	یہود میں قیامت تک کیلئے عداوت و بغض ڈال رکھا ہے: ۱۱۰۱
۱۴۱۷	یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح منع نہیں: ۹۴۵	۱۴۴۰	یہود تورات کو بدلتے اور تحریف کرتے ہیں: ۹۲۱، ۹۳۳
۱۴۱۸	قیہوں کے ساتھ سلوک: ۶۲، ۱۰۶، ۳۰۰، ۳۳۹	۱۴۴۱	یہودیوں کے متعلق نقطہ نظر: ۵۴۹، ۶۳۹، ۸۵۰
	۶۸، ۷۹، ۸۱۹، ۹۱۹	۱۴۴۲	یہودیوں پر تمام ناخین دار جانور حرام کر دیئے تھے: ۴۳
۱۴۱۹	قیہوں کا عمدہ مال اپنی گمی چیزوں سے نہ بدلو: ۹۰۶	۱۴۴۳	یہودیوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ: ۱۰۹۴ (شرح
۱۴۲۰	قیہوں کے مال کی حفاظت: ۸۱، ۹۰۶، ۹۴۵		۱۰۹۵، ۱۰۹۶)
۱۴۲۱	یقیناً بمقابلہ ظن کچھ نہیں: ۸۰	۱۴۴۴	یہودیوں پر گائے اور بھری کی چربی حرام تھی: ۴۳
۱۴۲۲	یقیناً رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر ہیزگاروں کے ساتھ ہے: ۱۱۶۱	۱۴۴۵	یہودیوں نے حضرت موسے علیہ السلام سے کہا کہ اپنے
۱۴۲۳	یقیناً اللہ تعالیٰ تو کل کرنیوالوں کو محبوب رکھتا ہے: ۸۷۱		رب سے دعا کریں کہ ہمارے لئے ساگ اور پالک وغیرہ
۱۴۲۴	یقیناً رکھو کہ اللہ تمہارا کار ساز ہے وہ اچھا کار ساز اور اچھا		زمین سے پیدا کرے: ۷۳۶
	مددگار ہے: ۸۱۹	۱۴۴۶	یہ ایک کتاب (قرآن) ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ
۱۴۲۵	یقیناً کر لو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اسی حالت میں		کی طرف اس واسطے نازل کیا ہے کہ آپ ﷺ
	مر گئے تو زمین کے برابر بھی سونا بطور نذر دیا جائے تو ہر		لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں: ۹۲۱
	کے قبول نہ ہوگا: ۸۵۴		

قہرست سر تہذیب قرآن پاک

(ترتیب نزول) صفحات ۱۰۷۱

تا ۱۱۷۵

حقانیت قرآن حکیم: ۱۱۶۳

تجزیہ اعداد القرآن ترتیب نزول و مصحفی: ۱۱۷۱

نقشہ اسماء بار تعالیٰ مع اعداد قمری و ترجمہ: ۱۱۷۶

نقشہ اسماء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اعداد

قمری و ترجمہ: ۱۱۷۹

حروف اجد اور ان کے اعداد: ۱۱۸۲

اسماء الحسنی باری تعالیٰ و حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام: علم الاعداد: ۱۱۸۳

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۱۱۹۳

سیاح لامکان: ۱۲۰۵

التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ: ۱۲۳۷

مآخذ و منابع: ۱۲۵۶

ضروری التماس

۱) قارئین حضرات کی خدمت میں عرضداشت ہے کہ اگر دوران مطالعہ کوئی

غلطی معلوم ہو جائے تو براہ مہربانی اس کی نشان دہی مؤلف کو کریں تاکہ

آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کر دیا جائے۔ شکریہ!

۲) سلسلہ اشاعت عام عطیات بشکریہ قبول کئے جائیں گے۔

مآخذ و منابع

"نثر القبی" کی تکمیل کے سلسلے میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا:

- 1) مطالب القرآن - جناب مولانا الحاج سید محمد شاہ صاحب - ایم۔ اے (عربی)
ترجمہ و شرح
- 2) بحر البیان - جناب اترزیری لکھنوی
- 3) کنز الایمان - اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- 4) متوسط قرآن شریف - رئیس الفقہاء الحدیثین حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- 5) احکام القرآن - جناب چوہدری نذر محمد صاحب
- 6) مضامین قرآن حکیم - جناب زاہد ملک صاحب
- 7) مصباح القرآن - جناب محمد نصیب بیر سٹریٹ لا
- 8) موضوعات قرآن - جناب خواجہ عبدالوحید صاحب اور انسانی زندگی
- 9) مجموعہ احکام الہی - جناب چوہدری المانت اللہ صاحب
- 10) بھیرت - جناب شیخ عبدالرؤف صاحب
- 11) اعدا القرآن - جناب چوہدری محمد شریف صاحب
- 12) مجموعہ الایمان - تاج العارفین خطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- 13) مراد انسان - جناب فقیر میاں غلام حسین صوفی قادری جلوی عطائی صاحب
- 14) نقوش رسول نمبر جلد دوم - مدیر جناب محمد طفیل صاحب
- 15) مذاہب عالم - جناب چوہدری غلام رسول صاحب - ایم۔ اے

شکرت
حسب
ظنی اللہ
عظیم
کافی
بی

تفسیر
عظیم
کافی
بی

عظیم
کافی
بی

عظیم
کافی
بی

عظیم
کافی
بی

عظیم
کافی
بی

محمد رسول
الاحم
شہید
شہید
عادل
قائم
جولہ
مدعو
عظیم
قریب
مطہر
مذکور
مبشر
مکرم
مکرم
منیر
براج
سید
قائم الزیل
حکیم
کریم
یتیم
نبی الرحمۃ
بابین
ظاہر
اخیر
اقل
رسول
الرحمۃ
مطیع
مبین
حکیم
معلوم
قوی
رسول الرحمۃ

حجرات بزرگ قریشی - مہتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - محمود - عاقب - شاہد - رشید - بشیر - داغ - شاکر - محمد - مسیح - عزیز

